نُورٌ عَلیٰ نُورٍ یَهدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَن یَّشَاءُ

کتاب شریف وصحیفۂ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع سوم

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ بے بدل مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم ومغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک مشائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی اندراج ہی اس کتاب کے میٹل پیج کے تین صفحہ جو ملو سے ہین انمین بعض کتب حدیث وفقہ اردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اردو حدیث شریف

تحفۃ الاخیار ترجمۂ اردو مشارق الانوار ترجمہ مولوی خرم علی۔

شرح شمائل ترمذی منظوم اردو مسمی بہ بہار خلد۔ از مولوی محمد کافی۔

حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات ترجمہ فارسی مشکوۃ چار جلدین از شاہ عبد الحق دہلوی۔

حدیث عربی

جامع ترمذی داخل صحاح ستہ اسمین احادیث سرور انس وجان باب الطہارۃ سے تا کتاب العلل اڑتالیس باب مذکور ہین از تصنیفات ابو عیسی محمد بن عیسیٰ الترمذی الحافظ اور اسکے ساتھ رسالہ اصول حدیث کا مصنفہ سید شریف جرجانی بھی شامل ہی۔

سنن ابی داؤد۔ مصنفہ ابی داؤد محدث یہ کتاب داخل صحاح ستہ ہی دو جلد مین
۱۔ جلد اول۔ مین کتاب الطہارۃ سے تا کتاب الجہاد کی احادیث مذکور ہین۔
۲۔ جلد دوم۔ مین کتاب ضحایا سے تا کتاب الحدود کی احادیث مسطور ہین۔

صحیح مسلم۔ مع شرح نووی داخل صحاح ستہ مبسوط متن از ابو الحسن مسلم بن الحجاج و شارح محی الدین ابو بکر زکریا دو جلد مین۔
۱۔ جلد اول۔ احادیث کتاب الایمان سے تا کتاب العتق ہی۔
۲۔ جلد دوم۔ احادیث کتاب البیوع سے تا کتاب التفسیر ہی۔

مشکوۃ المصابیح۔ مصنفہ شیخ ولی محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری الترمذی جسمین کتاب الایمان سے تا باب ثواب ہذہ الامۃ کی احادیث مدون ہین۔

قسطلانی شرح صحیح بخاری مسمی بارشاد الساری مولفہ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی۔ شرح نہایت معتبر اور مستند صحیح بخاری کی ہی جو صحاح ستہ مین سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی ہی دس جلد مین کاغذ عمدہ بہت صفائی صحت کے ساتھ چھپی ہی۔
۱۔ جلد اول۔ مین احادیث کتاب الایمان سے تا باب السمر۔
۲۔ جلد دوم۔ مین احادیث کتاب الاذان سے تا باب شرار الموتی۔
۳۔ جلد سوم مین احادیث باب وجوب الرکوع سے تا باب المعتکف۔
۴۔ جلد چہارم مین احادیث کتاب البیوع سے تا باب الشروط فی الوقف۔
۵۔ جلد پنجم مین احادیث کتاب الوصایا سے تا باب قول اللہ تعالیٰ۔
۶۔ جلد ششم۔ مین احادیث باب المناقب سے تا باب کم غزا النبی۔
۷۔ جلد ہفتم مین احادیث کتاب فضائل القرآن سے تا باب قراءۃ القرآن۔
۸۔ جلد ہشتم۔ مین احادیث کتاب النکاح سے تا باب الاستقاء۔
۹۔ جلد نہم مین احادیث کتاب الادب سے تا باب توبۃ السارق۔
۱۰۔ جلد دہم مین احادیث کتاب المحاربین سے تا باب وضع الموازین۔

دلائل الخیرات مع ترجمۂ فارسی ومع نودونام ونقشۂ خواص اسماے باری عز اسمہ اور اسکے حاشیہ پر پوری شرح مزرع الحسنات حل المتن دلائل الخیرات کی چڑھی ہی۔

سنن النسائی۔ معروف بہ صحیح نسائی مولفہ ابو عبد الرحمن النسائی محدث کی دو جلد مین۔
۱۔ جلد اول مین احادیث باب ... تا باب ما یحل للمحرم بعد رمی الجمار۔
۲۔ جلد دوم۔ مین احادیث باب وجوب الجہاد سے تا باب الاشربہ ہی۔

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب تہذیب و تصنیف لطیف کنز احادیث رسول مقبول ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح یعنی

ربع ثالث

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہو

فہرست جلد سوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

تمت

نور علیٰ نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثالث

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جزیل محدث فقیہ ہمہ دان مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم و مغفور

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوئی

ربّ یسّر ‏ بسم اللہ الرحمن الرحیم ‏ وتمم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہی بیچ بیان بیعون کے ف اول مصنف نے ذکر کیے حقوق اللہ تعالیٰ کے وہ عبادات ہین بعدازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا
کہ وہ معاملات ہین اُنمین سے ایک بیع ہی اور بیع کے معنے ہین بیچنا اور کبھی معنے اوسکے خریدنے کے بھی آتے ہین اور کہا فخر الاسلام نے کہ بیع شرع مین
کہتے ہین مال کے بدلنے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی سے اور شرعیت بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سے أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور
حدیثون رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے بھی ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگے آتی ہین او بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ
تو وہ بیع ہی کہ طرفین مین مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتے ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی
چیز بلا اجازت اور بے ولایت بیچا اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل
بیع فاسد و باطل کا مع مثالون کے باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین ہین معاوضہ صرف سلم بیع مطلق بیع معاوضہ
وہ ہی کہ بیچے عین کو بدلے عین کے جیسے بیچے کپڑا بدلے کتاب کے اور بیع صرف یہہ ہی کہ بیچے نقد کو بدلے نقد کے مثلاً روپیہ بدلے روپیہ کے یا اشرفی بدلے روپیہ کے
یا عکس اسکے اور سلم بیچنا دین کا بدلے عین کے مثلاً غلہ لینا بوعدہ بدلے روپیون کے اور بیع مطلق یہہ ہی کہ بیع کرے ایک چیز کو مقابلہ نقد کے اور
اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحہ تولیت و ودیعت مساومت مرابحہ وہ بیع ہی کہ خریدے پھر نفع رکھکر بیچے اور تولیت وہ کہ جتنے کو
لیا اوتنے ہی کو بیچے اور ودیعت یہہ کہ جتنے کو لیا اُس سے کم کو بیچے اور مساومت وہ بیع ہی جو آپسمین بائع مشتری راضی ہون اوسمین لحاظ
پہلے ثمن کا نہین ہوتا ۱۲ ع درمختار ۱۲ مولانا

بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

باب ہی بیچ بیان کسب کے اور طلب کرنے
روزی حلال کے ف کسب کے معنے ہین ڈھونڈنے رزق کے اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کی اور یہہ بیان کیا ہی کہ اچھا کسب
کونسا ہی بُرا کونسا ہی اور فقہ مین تفصیل اوسکی یون لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پھر تجارت پھر زراعت پھر دستکاری اور کسب فرض
بھی ہی اور مستحب بھی اور مباح بھی اور حرام بھی فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کرے کسب کرنیوالے کو اور اسکے عیال کو اور ادا ہو قرض اسکا
اور مستحب ہی زیادہ اس سے باین نیت کہ خبرگیری کرونگا بسبب اوسکے فقیرون کی اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کے

اور حرام ہی اس نیت سے کسب کرنا کہ اس سے مال جمع کرونگا واسطے فخر اور تکبر کے اگرچہ حلال ہو اور کسب کر کر خرچ کرے اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر بغیر اسراف اور تنگی کے اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہی اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہی اوسکو سوال کرنا پس اگر سوال نکیا یہاں تلک کہ مرگیا مارے بھوک کے تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہی اوسکے حال جاننے والے پر یہ کہ کھلاوے اوسکو یا سفارش کردے ایسے سے کہ کھلاوے اوسکو ۞ ع ۞ ح ملتقی اور مولانا عبد العزیز رح نے یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم کی تفسیر مین یون لکھا ہی کہ بہترین کسب جہاد ہی لیکن شرط یہ ہی کہ وقت قصد کرنے جہاد کے ہرگز خیال غنیمت کے ملنے کا دل مین نلاوے اور نیت اپنی خالص رکھے اور بعد ازان تجارت ہی خصوصا وہ تجارت کہ سبب لانے حاجت کی چیزون مسلمانون کی ہو ایک ملک سے دوسرے ملک مین اور ایک شہر سے دوسرے شہر مین پس اگر اسطرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانون کی اور حاجت روائی اونکی سے کرے تجارت اوسکی حکم عبادت کا پیدا کرتی ہی بعد ازان زراعت ہی کہ اوسمین بھی نیت خیر یعنے نیت حاصل کرنے قوت آدمیون اور جانورون کی ہوتی ہی اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہی رحمت الہی پر کہ وہ مینہ اور ہوا ہی بعد ازان تینون کسبون کے اور کسب آسمین چندان فضیلت نہین رکھتی مگر ان کتابت کہ اوسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور حوال انبیا اور بزرگون کا یاد ہونے مین بہتر معلوم ہوتی ہی بعد ازان اونچے کہ تعلق ساتھ بقا عالم رکھتے مین مانند معماری اور بیلداری اور پنچایتون اور جوتے کے اور گھی اور تیل نکالنے کے اور روئی بیچنا اور سوت کاتنے اور سینے اور آٹا پیسنے کے یہ کسب بہتر ہین اون کسبون سے کہ محض واسطے تکلف اور تزین اور رونق دولت کے ہوتے ہین مانند سناری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانے اور عطر بیچنے اور رنگریزی کے پھر یہ صنعتین بھی جو اپنے موقع پر ہون کچھ کراہیت نہین رکھتی ہین بخلاف اون کسبون کے کہ اونمین آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الہی یا اونمین فروشی یا بہت جھوٹ بولنا اور فریب و دغا لازم ہو مانند شاخ کشی اور قصابی کے اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حجامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی اور کناسی اور نلپچنے اور نقالی اور جرہ بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرت تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن کی کہ یہ سب مکروہ ہین تہے اور مغنی الطالب مین لکھا ہی کہ حدیثون مین فضیلت کسب کی اور کسب کرنیوالے کی بہت آئی ہین اور وعید وارد ہوئی ہی بیچ حق اوسکے کہ ترک کرے کسب کو ازراہ کسل کے اور بھیک مانگتا پھرے لیکن جو کوئی کہ سوال نکرے اور بسبب اعتقاد کے رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان عمل دینی کے اور نلن پڑنیکے اشغال و عبادت مین کسب نکرے تو داخل وعید مین نہوگا بشرط تعلق ربی اور توقع خدمت کی خلق سے نرکھتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتے ہین اور وہ بدتر ہی سوال زبان سے اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کے رکھتا ہو یا بقدر کفایت کے اوقاف سے یا اور جگہہ سے بہم پہونچ سکتا ہی اوسکو بلا خلاف عبادات افضل ہی کسب کرنے سے اور اسیطرح تعلیم کرنیوالے علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند انکے کے اگر بقدر کفایت کے معین رکھتے ہون تو اونکو اپنے امور مین مشغول رہنا چاہئے نہ کسب مین اور جو کوئی کہ کسب کرنا اختیار کرے تو فرض ہی اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سے اور ہر پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی منظور کرے اور لازم ہی کہ با وجود کسب کے توکل خدا پر کرے کہ رازق مطلق اللہ تعالی ہی اور کسب اسباب ظاہر ہی کسب کو رزاق سمجھنا یہ شرک خفی ہی اور تمام حلال و حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب کے فقہ مین مذکور ہین پس لینے مال حرام اور کسب حرام سے پرہیز کرے رسول علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی مال حرام مین سے اللہ دے تو قبول نہین ہوتا اور نہین چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے یعنی بعد مرگ کے مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا پہونچانیوالا طرف آگ دوزخ کے اور جانے کہ اگر تھوڑا سا مال حلال حرام مین ملجاویگا تو سب مشتبہ ہو جائیگا اور اسیطرح کا مال اور کسب مشتبہ سے بھی بازرہنا اولے ہی اور اگر کوئی کسیکو کچھ دے اور اوس چیز مین شبہ ہو تو چاہئے کہ اوسکو ساتھ حیلہ اور نرمی کے پھیرے اور اگر اوسکے پھیرنے مین دینے والا آزردہ ہو تو نہ پھیرے اور اسیطرح ہی مال تحقیق کرنے مشکوک کا کہ اگر دینے والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کرے والا نہ کرے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہی اور تحقیق کرنا اوسکا ورع ہی اور ورع کے لیئے مرتکب حرام کا نہونا چاہئے مگر یہہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پھیر دے لیکن اگر جانے کہ پھیرنے مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ پھیرے اور راہ سے لیکر کسی مضطر کو دیدے اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کھالیوے اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوسمین خرید و فروخت نکرے اور بغیر علم حرمت

اور شبہ کے ہر جا تجسس و تحقیق مین زیادہ سوسہ نکرو اور مزدوری کسب نامشروع کی بھی حرام ہے جیسے سیونا کپڑا ریشمی یا زیور بنانا واسطے مرد کے لیے اور عقد نامشروع سے
جو حاصل ہو حرام ہے جیسے بیچنے شراب مسکرہ اور بچانا تونمین بہتر تجارت آرسی ہے اور پیشون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہے اور مانند اسکے کے اور خرید و فروخت
مین روپیہ پیسے تلبیس کرے اور کھوٹے مروج نکرے اور اگر پیسے تانبے کے روپیہ ہاتھ لگین تو کنوین مین ڈالدے اور معاملہ مین فریب نکرے اور قسم نکھاوے
اور عیب اسباب کا خریدار سے پوشیدہ نکرے اور تعریف اپنے اسباب کی جیسا کہ ہے اوس سے زیادہ نکرے اور کوئی چیز ایسے ہاتھ نہ بیچے کہ لینے والا اوسکو بیچ فعل
حرام کے کام مین لاوے جیسے انگور بیچتے ہین شراب سازکے ہاتھ اور ہتیار قزاق اور مانند اسکے کے ہاتھ اور اسیطرح پیشون مین آمیزش کھوٹ اور بری چیز کی اور
دغا اور فریب نکرے کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہے اور ناپ تول مین کمی نکرے اور غبن نکرے اور جانے کہ بسبب ایک دانگ غیر کے جنت کے جانے سے
رکا رہیگا اور مستحب ہے کہ تھوڑے نفع پر اکتفا کرے اور تجارتون اور حرفون مین بہت حریص نہووے جبکہ بقدر کفایت کے حاصل ہو کار آخرت مین مشغول
ہووے

الفصل الاوّل

فصل پہلی عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا کسینے کوئی کھانا کبھی
بہتر اس سے کہ کھاوے کسب ہاتھ اپنے کے سے اور تحقیق نبی اللہ کے داؤد علیہ السلام تھے کھاتے عمل ہاتھون اپنے کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف**
یعنے کسب کرنا انبیا کی سنت ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بنا کر بیچتے تھے پس تم بھی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی
خلافت مین تجسس کرتے تھے لوگون سے احوال اپنا اور پوچھتے تھے اوس سے کہ نہ پہچانتا ہوتا اونکو کہ کیسی سیرت ہے داؤد کی تم مین پس ایکروز اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ
بھیجا آدمی کی صورت مین اوس سے بھی اونھون نے یہی پوچھا اوسنے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہے مگر کھاتا ہے وہ بیت المال مین سے پس دعا کی داؤد علیہ السلام نے
اپنے رب سے کہ بے پروا کردے مجھکو بیت المال سے پس سکھایا اونکو اللہ تعالیٰ نے بنانا زرہ کا اور لوہا اونکے ہاتھ مین مانند موم کے تھا پس زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو
بیچتے اور بعضون نے کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتے تھے اور بیچتے تھے اوسکو چھ ہزار درہم کو پھر خرچ کرتے دو ہزار اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر اور چار ہزار
للہ دے دیتے فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلانی ہے کسب حلال کے کرنے پر اسلیئے کہ اوسمین بڑے بڑے فائدے ہین کہ کسب کرنیوالیکو بھی نفع اوسکا
پہونچتا ہے اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتے ہین اونکو بھی نفع حاصل ہوتا ہے اور کسب کرنیوالا بسبب مشغولی کے بچتا ہے بری باتون سے اور لہو ولعب سے اور کسر نفسی بھی
ہوتی ہے اس سے پس کم ہوتی ہے سرکشی نفس کی اور بچتا ہے بسبب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کسیکا نہین ہوتا ہے ش ح ع **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا
رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے یعنے نقصانون اور عیبون سے نہین قبول کرتا یعنے صدقات
اور اعمال سے مگر پاک کو یعنے جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سے اور غرضون فاسدہ سے نیت مین اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مومنون کو ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ
اوسکے رسولون کو یعنے کھانا حلال کا اور اچھے اعمال کرنے پس فرمایا اے رسولو کھاؤ رزقون حلال سے اور عمل کرو اچھے اور فرمایا اے مومنو کھاؤ کھانون پاک
حلال سے جو کچھ کہ دیا ہمنے تمکو پھر ذکر کیا حضرت نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہے دونون

اپنے طرف آسمان کے کہتا ہی ای رب میری ای رب میری یعنے دے یہ دے اور کہانا اوسکا حرام ہی اور پینا اوسکا حرام اور پہننا اوسکا حرام اور پرورش
کیا گیا ساتھ حرام کے یعنے چھوٹی عمر سے بڑی عمر تک حرام ہی اوسکی غذا رہی پس کہان سے قبول کیجاوے دعا اوس شخص کی نقل کی یہ مسلم نے
ف نہین قبول کرتا الخ یعنے جبکہ اللہ تعالے پاک ہی اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونے اوسکی نجاست کے حرمت سے جناب پاک اوسکی مین ایک نسبت
ہی قابل اسکے ہی کہ اوس سے بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کرے اور حرام قابل اسکے نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنے حج کے لیئے یا اور عبادات کے لیے
اور کھینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعا مسافر مقبول ہی حاصل یہ کہ سب حال اچھا ہی لیکن کھانا وغیرہ
جو حرام ہی دعا نہین مقبول ہوتی اس سے یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لئے کہا گیا ہی کہ دعا کے دو بازو ہین اکل حلال و صدق
مقال ؛ ح ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ
مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آویگا لوگون پر
ایک زمانہ کہ نہین پروا کریگا آدمی ساتھ اوس چیز کے کہ لیویگا مال سے کیا حلال سے لیا ہی یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنے تمیز نہین کریگا
درمیان حلال و حرام کے **بیت** ہر چہ آمد بدہان شان خوردند ؛ وانچہ آمد بزبان شان گفتند ؛ ح **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ
لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ أَلَا وَإِنَّ
لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا
فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال و حرام کے چیزین ہین مشتبہ نہین جانتے اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہ کی
چیزون سے پاک کیا اوسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنے طعنے والون کے طعنے سے بچا اور جو پڑا شبہ کی چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند
چرواہے کے کہ چراتا ہی گرد رمنہ کے قریب ہی کہ چرین اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے رمنہ ہی خبردار ہو کہ رمنہ اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار
ہو تحقیق اوسکے بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت درست ہوتا ہی وہ یعنے روشن ہوتا ہی بسبب ایمان اور عرفان اور یقین کے تو درست
ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنے بسبب کرنے اعمال خیر کے اور اچھے ہونے اخلاق و احوال کے اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا
خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حلال ظاہر ہی کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسے کھانیکی چیزین کہ
متعارف ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکھنا اون چیزون کو کہ دیکھنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی
کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنے
طرف امرد کے اور عورت اجنبیہ کے اور غیر ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلون کے پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہین
جانتے اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعضے لوگ جانتے ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑے عالم کہ وہ جانتے ہین اونکو ساتھ قوت دینے ایک کے دلیلون مین سے اور اسمین علما کے تین مذہب ہین
صحیح تر یہ ہی کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ حلال ہونے اور حرام ہونے اور مباح ہونے اوسکے کے اور دوسرا مذہب یہ ہی کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیو اور تیسرا یہ کہ مباح
ہی اور مثال مشتبہ کی یہ ہی کہ مثلا ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا کہ مین نے ان دونون کو دودھ پلایا ہی تو وہ عورت منکوحہ اوس
شخص کے حق مین مشتبہ ہوئی بہتر یہ ہی کہ اوسکو نکاح مین نہ رکھے یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس سے پرہیز کرے

اور مانند چرواہے کی ہر تشبیہ حرام چیزون کو ساتھ روند کے کہ منع کیا گیا ہی آدمی اونکے کرنے سے اور واجب ہی پرہیز کرنا اونسے اور تشبیہ دی پڑنے کو شبہات مین
ساتھ چرانے کے گرد روند کے یعنے چرواہیکو چاہیے کہ روند سے دور چراوے تا روند مین جانور نہ جا پڑین اور اگر گرد اور نزدیک اوسکے چراویگا تو احتمال ہی کہ روند مین
جانور جا پڑینگے اسیطرح آدمی کو چاہیے کہ شبہات سے دوری کرے تا محرمات مین نہ پڑے بعد ازان واسطے بیان کرنے تشبیہ کو کے فرمایا خبردار ہو کہ
تحقیق واسطے ہر بادشاہ کے الخ یہ بیان جاہلیت کے بادشاہونکا ہی کہ وہ روند روکتے تھے یا خبر دی اہل اسلام کو ظالم بادشاہون کی اسلیے کہ روند روکنی درست نہین
اور روند اللہ کے حرام چیزین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنے مرتکب ہوا حرام چیزونکا مستحق ہو عذاب کا پھر اون حرام چیزون مین بعضی چیز ایسی ہی کہ بخشی نہین
جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اور توبہ سے سب بخشے جاتے ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح نے
اس باب مین ایک جدول لکھی ہی اور لکھا ہی کہ جب بندہ اکتفا کرے قدر ضرورت پر کہ اوس سے بقا اوسکا ہووے سلامت رہتا ہی اور جب حد ضرورت سے گذرا اور مباح
مین پڑا اور وسعت کی اوسمین مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سے محرمات مین پڑیگا اور محرمات سے کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام
کفر اور جسوقت بگڑتا ہی وہ ٹکڑا یعنی تاریک ہوتا ہی بسبب انکار و شک کفر کے تو بگڑتا ہی تمام بدن یعنے ساتھ کرنے گناہ کے پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کیطرف اور
روکے اوسکو منہمک ہونے سے شہوات مین یہانتک کہ نہ مبادرت کرے طرف شبہات کے اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ صلاح بدن موقوف ہی غذاء حلال پر
اسلیے کہ اوس سے صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سے تمام بدن صلاحیت پر آتا ہی کہ اچھے اعمال صادر ہوتے ہین اوس سے یہ خلاصہ ہی کلام بعض محققین کا
اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن
اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہ ہی الحلال بین الخ ﴿ع ح﴾ **وعن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومھر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث رواہ مسلم اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا پلید ہی اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کھینچنے والیکی زبون ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** دلیل پکڑی ہی
ساتھ اسکے امام شافعی نے اسپر کہ بیچنا کتے کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور بعضے اور اماموں نے جائز رکھا ہی بیچنا کتے کا
اور چیتے کا اور درندونکا کہ اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہون خواہ غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونھون نے یہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت
کرتا ہی حرمت پر اسلیے کہ اسی حدیث مین ہی کسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس خبیث کے معنے یہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی
نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کھینچنے والیکی زبون ہی یعنے مکروہ تنزیہی ہی اسلیے کہ حضرت نے مزدوری سینگی کھینچنے کی دی ہی
اگر حرام ہوتی تو حضرت صلعم کاہیکو دیتے ﴿ع ح﴾ **وعن** ابی مسعود الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن
ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن متفق علیہ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کے سے اور اجرت کاہن کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منع کیا مول کتے کے سے ہمارے نزدیک
یہ محمول ہی اسپر کہ یہ منع جب ہوا تھا کہ حضرت نے کتون کے مارنے کو فرمایا تھا اور نفع لینا اونسے اون ایام مین حرام ہو گیا تھا پھر اجازت دیدی
اونسے نفع لینے کی یہانتک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت صلعم نے فرمایا بیچ کتے شکاری کے کہ مارا تھا اوسکو ایک شخص نے ساتھ دینے چالیس درہمون کے
اور حکم فرمایا بیچ مارنے کتے ریوڑ کے ساتھ دینے دنبے کے اور کہا طیبی نے کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتے کا اور نہین قیمت ہی اوسکے تلف
کرنیوالے پر برابر ہی کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہی کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکھا ہی امام ابو حنیفہ رح نے بیچنا اوس کتے کا کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب
کی قیمت اوسکے تلف کرنیوالے پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکا اور کاہن اوسکو کہتے ہین کہ جو خبر دے اون چیزون کی کہ زمان آیندہ مین ہوگی

اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہے اور ان سب کو عربی مین حلوان کہتے ہین اور حلوان معنے ہین شیرینی کے اسکو حلوان اسلیئے کہتے ہین کہ دینا اوسکا اچھا لگتا ہے لینے والیکو جیسے شیرینی کھانی اچھی لگتی ہے اور بیرنج و مشقت حاصل ہوتا ہے اور عراف اور نجومی بھی بیچ حکم کاہنون کے ہین اور اونکے پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہے سب علما کے نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی باب السحر والکہانۃ مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ ع **وعن** ابی جحیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب البغی ولعن اکل الربوا وموکلہ والواشمۃ والمستوشمۃ والمصور رواہ البخاری اور روایت ہے ابی جحیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول لہو کے سے اور کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کے سے اور لعنت کی سود لینے والیکو اور سود کے دینے والیکو اور گودنے والیکو اور گدوانے والیکو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** مول خون کے سے یعنے خون کے بیچنے سے منع فرمایا اسلیئے کہ وہ نجس ہے بیچنا اوسکا درست نہین اور بعضون نے حمل کیا ہے اوسکو اجرت حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتے کے مول کا اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہوچکا اور گودنا یہ ہے کہ سوئی سے بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین پس نیلے یا سبز داغ ہو جاتے ہین اس سے اسلیئے منع منع فرمایا کہ یہ کام فاسقون اور بدچلنون کا ہے اور تغییر خلقت الٰہی کی ہوتی ہے اور تعلیق القراء مین لکھا ہے کہ مثلا جو داغ گودے ہوے ساتھ کسی تیر کے پس اگر مٹ سکین بغیر زخم کرنیکے تو زخم نکیا جاوے اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکے اور مصور سے وہ مصور مراد ہے کہ تصویر جاندار کی کھینچے یا بناوے یا کاڑھے اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کے بنانی اور کھینچنی اور کاڑھنی درست ہے اور خطابی نے لکھا ہے کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہوتی ہے کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہے وہ چیز تابع اوسکے ہوتی ہے اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہے جیسے تصویر کاغذ پر کھینچی جاتی ہے اور دوسری وہ ہے کہ جس چیز پر ہوتی ہے وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہے اور تصویر تابع اوسکی جیسے تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چھتون اور قالینون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہے اور بنانا دونون کا منع ہے ۔ ع **وعن** جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارأیت شحوم المیتۃ فانہ تطلی بہا السفن ویدھن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ھو حرام ثم قال عند ذلک قاتل اللہ الیہود ان اللہ لما حرم شحومہا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ اونے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سال فتح مکہ کے اور حضرت تھے مکہ مین یہ کہ اللہ نے اور رسول اوسکے نے حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتھ اوسکے کشتیان اور چکنے کیے جاتے ہین ساتھ اوسکے چمڑے اور چراغ جلاتے ہین ساتھ اوسکے لوگ پس فرمایا نہین جائز یہ بیع اوٹھانا ساتھ اوسکے حرام ہے پھر فرمایا نزدیک اسکے کہ لعنت کرے اللہ یہود کو تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کین چربیان جانورونکی پگھلاتے چربی کو پھر بیچتے اوسکو پھر کھاتے مول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ شراب وغیرہ کے حکم مین ہے باجا کہ اوسکا بیچنا درست نہین اور ضمان یعنے قیمت اوسکی نہین دینی آتی اوسکے تلف کرنے مین اور نفع اوٹھانا الخ امام شافعی کے نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اوٹھانا یعنے اور کام مین لانا سوا کھانے اور آدمی کے بدن پر ملنے کے درست ہے خواہ چراغ مین جلاوے خواہ کشتی پر ملے یا کچھ اور کام مین لاوے اور اسیطرح گھی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنے نجاست کے اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا درست ہے اونکے نزدیک اور جمہور کے نزدیک نہین جائز نفع اوٹھانا ساتھ مردار کے کسیطرح واسطے عام ہونے نہی کے سوا چمڑے دباغت کئے گئے

کہ خاص کیا گیا ہے اور یہ جائز رکھا ہے ابو حنیفہؒ نے اور علماؤں نے بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کر دے اور جلانا تیل نجس کا چراغ میں مکروہ ہے اونکے
نزدیک نہ سوائے مسجد میں اور کھانے مول اوسکا یعنی حیلہ کرتے تھے کہ نہیں بیچ کھانے حق ہے اور ہم چربی نہیں کھاتے بلکہ مول اوسکا کھاتے ہیں پس پگلاتے تھے
اوسکو بقصد تغیر اور تبدیل کے کہ گویا حقیقت اوسکی اور ہو گئی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر بطلان اوس حیلہ کے کہ پہونچے بسبب اوسکے حرام کو اور دلیل ہے
اسپر کہ مول ہر چیز کا بیع حکم اوس چیز کے ہوتا ہے ش ع ح وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ
الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئیں اونپر چربیاں پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہو اونسے نام چربی کا اور بیچا اونکو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور بلاو کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے
یعنی بیچنے بلی کی تنزیہی ہے اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہے جمہور کے نزدیک مگر ابو ہریرہؓ نے اور ایک جماعت نے تابعین میں سے نہیں جائز
رکھا اوسکو دلیل پکڑی ہے اونہوں نے ساتھ ظاہر اس حدیث کے ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا سینگی
کھینچی ابوطیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر حکم کیا حضرتؐ نے اوسکے لیے ساتھ دینے ایک صاع کے کچھ روں سے اور حکم فرمایا اوسکے مالکو
یہ کہ تخفیف کریں اوس سے یعنی کم لیویں کمائی اوسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عادت تھی عرب کی کہ غلاموں اور لونڈیوں سے کچھ کسب کراتے
ہیں اور کہدیتے ہیں کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابوطیبہ نے کہ غلام تھے بنی بیاضہ کے خدمت گذاری حضرتؐ کی تو حضرت اونسے خوش ہوے
اور اونکے مالکوں سے فرمایا کہ جسقدر ابوطیبہ کی کمائی سے ہر روز لیا کرتے ہو اوس سے کچھ کم لیا کرو اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ حلال ہے کسب حجام کا
یعنی شاخ کش کا اور حلال ہے اجرت دینی اوسپر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مباح ہے علاج کا کرنا اور دینا اجرت کا معالجہ پر اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ جائز ہے مالک کو کہ غلام سے کچھ کسب کروا دے اور اپنے لیے کچھ اوسمیں سے ٹھہرا لے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سفارش کرنی حق والوں اور
دین والوں سے ع ح

الْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہے عائشہ
سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین اوس چیز کی کہ کھاتے ہو تم وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب تمہارے سے اور تحقیق اولاد تمہاری
کسب تمہاری سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت ابو داؤد اور دارمی کے میں یہ ہے کہ بہترین اوس چیز کی کہ کھاوے
آدمی نے وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب اوسکے سے اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکے سے ہے ف اسلیے کہ وہ پیدا ہوتی ہیں بسبب نکاح کرنے تمہارے کے
پس جائز ہے تمکو کھانا اپنی اولاد کے کسب میں سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہیں تو نہیں مگر یہ کہ خوش معلوم ہو اولاد کو کھانا تمہارا تو بہر حال کھانا درست ہے
اسیطرح لکھا ہے علما ہمارے نے اور طیبی نے لکھا ہے کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہے جبکہ ہوں وہ محتاج اور عاجز ہوں وہ کسب سے نزدیک شافعی کے اور سوا
شافعی کے اور علما شرط نہیں جانتے ہیں یہ ش ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ

اِلَى

اِلَى النَّارِ اِنَّ اللهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبداللہ ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کماتا بندہ مال حرام پھر اللہ دے اوس سے پھر قبول کیا جاوے اوس سے یعنی مال حرام میں سے اگر اللہ دے تو مقبول نہیں ہوتا اور ثواب نہیں ملتا اور نہیں خرچ کرتا مال حرام میں سے یعنی اپنے نفس پر پھر برکت دیجاوے واسطے اوسکے اوس مال میں سے یعنی مال حرام میں سے تو کچھ خرچ کرے برکت نہیں ہوتی اوسمیں اور نہیں چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے یعنی بعد مرگ کے مگر کہ ہوتا ہے توشہ اوسکا پہونچانے والا طرف آگ کے تحقیق اللہ تعالی نہیں دور کرتا برائی کو ساتھ برائی کے ولیکن دور کرتا ہے برائی کو ساتھ بھلائی کے تحقیق پلید مال نہیں دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہے پلید کو یعنی برائی کو نقل کی یہ احمد نے اور اسیطرح شرح السنۃ میں **ف** توشہ اوسکا آگ اسلیئے کہ جب وہ گنہگار ہو بسبب جمع کرنے مال کے وجہ حرام سے اور پھر مرگیا اور چھوڑ گیا وہ مال وارثوں کے لیئے تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا قیامت تک اسلیئے کہ اوسکے سبب سے اور مرتکب گناہ کے ہوئے اور تحقیق اللہ تعالی نہیں دور کرتا الخ یہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہے بمنزلہ تعلیل عدم قبول کے اور معنی یہ ہیں کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہے اور نہیں دور کرتا اللہ تعالی برے مال کو ساتھ برائیوں کے بلکہ کہا ہے بعضے علماء ہمارے نے کہ جو کوئی تصدق کرے مال حرام اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہے اور اگر فقیر لینے والے کو معلوم ہو کہ یہ حرام ہے اور وہ دعا کرے اوسکے لیئے تو وہ بھی کافر ہوتا ہے ولیکن دور کرتا ہے برائی کو ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ صدقہ دینے کے مال حلال سے اسمیں اشارہ ہے اس آیہ پر اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ اور یہ سب جملے مقدمہ اور تمہید ہیں اس عبارت کے اِنَّ الْخَبِيْثَ الخ ۝ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ گوشت کہ اوگا ہو حرام کھانے سے اور جو گوشت کہ اوگا حرام کھانے سے ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتھ اوسکے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کھانے سے پیدا ہوا ہے وہ بہشت میں نہیں داخل ہوگا یعنی اول نجات پانے والوں کے ساتھ نہیں داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونے کے بقدر کھانے حرام کے یا نہیں داخل ہوگا جنت کے منازل عالیہ میں یا مراد یہ ہے کہ نہیں داخل ہونگے وہ بدن کہ اعتقاد کرتے ہیں حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر و تشدید اور وعید شدید ہے اور جسوقت کہ توبہ کرے یا مغفرت کیجاوے اوسکی بغیر توبہ کے اور راضی کیئے جاویں دشمن اوسکے یا پہونچے اوسکو شفاعت کسی کی پس وہ خارج ہے اس وعید سے ۝ **وَعَنِ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہے حسن بن علی رض سے کہ کہا یاد رکھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی بلاواسطہ یہ حدیث چھوڑ اوس چیز کو کہ شک میں ڈالے تجھکو اور میل کر طرف اوس چیز کے کہ نہ شک میں ڈالے تجھکو اسواسطے کہ حق باعث اطمینان دل کا ہے اور باطل باعث شک اور تردد کا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی دارمی نے پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط **ف** مقصود یہ ہے کہ پرہیز کرے شبہات سے یا معنی یہ ہیں کہ جب پاوے تو اپنے دل کو کہ شک کرنیوالا ہو ایک چیز میں قسم اقوال و اعمال سے تو چھوڑ اوسکو اور انتقال کر اوس چیز کی طرف کہ شک نرکھتا ہو اوسمیں اسلیئے کہ شک ہونا ایک چیز میں علامت اوسکی باطل ہونے کی ہے اور طمینان علامت حقانیت کی ہے پس یہ قاعدہ ہے واسطے پہچاننے حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کے ولیکن یہ متحقق نہیں ہوتا مگر اچھے نفسوں میں کہ

جو آراستہ ہیں ساتھ تقویٰ اور عدالت کے ۔ وعن وابصة بن معبد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا وابصة
جئت تسأل عن البر والإثم قلت نعم قال فجمع أصابعه فضرب بها صدره وقال استفت نفسك استفت قلبك
ثلاثا البر ما اطمأنت إليه النفس واطمأن إليه القلب والإثم ما حاك في النفس وتردد في الصدر وإن أفتاك
الناس رواه أحمد والدارمي ۔ اور روایت ہے وابصہ بن معبد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ آیا تو پوچھتا نیکی سے
اور گناہ سے کہا میں نے البتہ کہا راوی نے پس جمع کیں حضرت نے انگلیاں اپنی اور مارا ساتھ انگلیوں کے سینے میرے کو اور فرمایا فتویٰ پوچھ اپنی نفس یعنی
ذات سے فتویٰ پوچھ اپنے دل سے تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہے کہ قرار پکڑے اور مائل ہو طرف اوسکے جی اور آرام پکڑے طرف اوسکے دل اور گناہ
وہ چیز ہے کہ کھٹکے دل میں اور شک و تردد کرے سینہ میں اگرچہ فتویٰ دیں تجھکو لوگ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** آیا تو پوچھتا الخ یہ دلیل ہے نبوت
کی کہ حضرت نے بغیر اوسکے بیان کرنے کے از راہ مکاشفہ کے اوسکے دل کی بات بیان فرمادی اور انگلیاں حضرت نے سینہ پر اشارہ کے لیے ماریں کہ دل
سارا ہے اسسے [illegible] فتویٰ پوچھ اور تاکہ حاصل ہو بسبب [illegible] سمجھ کمال کلام کے سمجھنے کے لیے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اپنے دل سے فتویٰ پوچھ لے
نیکی وہ ہے کہ جس سے خاطر جمع رہے اور دل میں خلجان نہو کہ یہ بری ہے اور گناہ وہ کہ دل میں تردد و خلجان رہے اوس سے اگرچہ لوگ تجھکو فتویٰ دیں کہ یہ
حق ہے پس اونکے کہنے پر عمل نکر مثلاً اگر دیکھے کسیکو کہ اوس پاس مال حلال ہے یا حرام ہے پس نے اوس کچھ بخوف اسکے کہ کہیں تو حرام ہو اگرچہ فتویٰ دے تجھکو
مفتی اسلیے کہ فتویٰ اور ہے اور تقویٰ اور اور یہ حکم دل سے فتویٰ پوچھنے کا اچھے لوگوں کیلیے ہے کہ جنکے دل صاف ہیں کدورت خواہشوں نفسانیہ سے
اور آراستہ ہیں ساتھ تقویٰ کے اسلیے کہ اونکے قلوب و نفوس مائل ہوتے ہیں طرف خیر کے اور بیزار ہوتے ہیں برائی سے والا برے لوگ گرفتار ہیں
خواہش نفسانی میں امر خیر سے نفرت رکھتے ہیں اور برائی سے رغبت اور جاننا چاہیے کہ دل سے فتویٰ پوچھنا اوس صورت میں ہے کہ دلیل شرعی نہو پس جب
دو آیتیں متعارض ہوں تو واجب ہے رجوع کرنا طرف سنت کے اور دو حدیثیں متعارض ہوں تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کے اور اگر اقوال
علما کے متعارض ہوں تو فتویٰ دل سے پوچھے اور اختیار کرے اونکے قولوں میں سے وہ قول کہ فتویٰ دے ساتھ اوسکے دل صحیح و سلیم اور آرام
پکڑے اوسپر خوب ۔ وعن عطية السعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغ العبد أن
يكون من المتقين حتى يدع ما لا بأس به حذرا لما به بأس رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت
ہے عطیہ سعدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہونچتا بندہ متقیوں یعنی کامل متقیوں کے درجہ کو یہانتک کہ چھوڑ دے
ایسی چیز کو کہ نہیں قباحت اوسمیں واسطے بچنے اوس چیز کے کہ اوسمیں ہے قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** شرع میں متقی وہ ہے
کہ بچا دے نفس اپنے کو اوس چیز کے کرنے سے کہ مستحق ہو بسبب اوسکے عذاب کا خواہ وہ چیز کرنی ہو یا چھوڑنی اور بعضوں نے کہا کہ تقویٰ کے تین مرتبہ
ہیں ایک تو یہ ہے کہ شرک سے بسبب اوسکے بچتا ہے ہمیشہ کے عذاب سے چنانچہ اس آیت میں وہی مراد ہے والزمهم كلمة التقوى اور دوسرا یہ ہے کہ بچے ہر گناہ
سے یہانتک کہ صغائر سے بھی بعضوں کے نزدیک یہ تقویٰ متعارف شرع کا ہے اور اس آیت میں یہی مراد ہے ولو أن أهل القرى آمنوا واتقوا
اور تیسرا تقویٰ یہ ہے کہ خوب احتیاط کرے ہر امر میں اور بعضی مباح کو بھی ترک کرے بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ میں نرکھے
لوگوں سے انقطاع کرکر رجوع اوسیکے طرف ہووے چنانچہ آیت اتقوا الله حق تقاته میں مراد ہے اور اس حدیث میں بھی یہی مراد ہے اور حاصل حدیث کا
یہ ہے کہ بندہ پورا متقی نہیں ہوتا جبتک کہ مباح چیزیں نہ چھوڑے بخوف گرفتار ہونے کے حرام اور مکروہ اور شبہ میں جس طرح بیوی نہو وے
تو بیبی ہمبستر نکرنے کی [illegible] اور حرص نہ کرے [illegible] بخوف غلبہ شہوت کے اور واقع ہونیکے حرام میں اور یہ نہایت تقویٰ ہے بعد پرہیز کرنیکے حرام اور مکروہات

اور

اور مشتبہات سے منقول ہو حضرت عمر بن الخطاب سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نو حصے دس حصوں میں سے بخوف واقع ہونے کے حرام میں اور حضرت ابوبکر صدیق سے منقول ہو کہ کہا ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنے کے حرام میں ؎ ح **وعن** انس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبائعھا واکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتری لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہو انس سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنیوالے اور نچڑوانیوالے کو اور پینے والیکو اور اوٹھانیوالیکو اور اوسکو کہ اوٹھالے گئے طرف اوسکے یعنی اوسنے حکم کیا کسیکو اوٹھالانیکا اور پلانیوالے کو اور بیچنے والے کو اور اوسکے مول کھانیوالے کو اور اوسکے مول لینے والے کو یعنی پینے والے کے لیے یا تجارت کے لیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوائے انکے کے اور اوسکو کہ مول لے گئے واسطے اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** نچوڑنیوالے کو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے لیے نچوڑے خواہ اور کے لیے اور اسیطرح نچڑوانیوالا خواہ اپنے نچڑوا دے خواہ غیر کے لیے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو لہ انگور بیچے نچوڑنیوالے کے ہاتھ اور جو کچھ لہ آتا ہو اوسکے یعنی مول اوسکا پس وہ لائق تر ہین ساتھ لعنت کے ؎ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اوسکے پینے والے کو اور اوسکے پلانے والے کو اور اوسکے بیچنے والے کو اور اوسکے خریدنے والے کو اور اوسکے نچوڑنیوالے کو اور نچڑوانیوالے کو اور اوسکے اوٹھانے والے کو اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لعنت کی شراب کو اسلیے کہ ام الخبائث ہو اور احتمال یہ ہو کہ مراد شراب سے شراب کا مول کھانیوالا ہو ؎ ع **وعن** محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنھاہ فلم یزل یستاذنہ حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک رواہ مالک والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہو محیصہ سے کہ تحقیق اوسنے پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے پس منع کیا حضرت نے اوسکو پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سے یہانتک کہ فرمایا کھلا اوسکو اپنے اونٹ کو اور کھلا اوسکو اپنے بردے کو نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے کہ کھانا اوسکا حلال ہو یا نہیں حضرت نے اونکو منع کیا پھر وہ اذن مانگتے باین سبب کہ حضرت اوسکے کھانے کا حکم دین اسلیے کہ اکثر صحابہ کے یہان خدم بہت تھے اور بعضی انمین سینگی کھینچتے تھے اور صحابہ اونکی کمائی کھایا کرتے وہ جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرت نے اس سے منع فرمایا اونپر دشوار ہوا یہ امر بار بار پروانگی لی اس مقدمہ مین یہانتک کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی کمائی والس لیکر اپنے اونٹ کو کھلا دے اور لونڈی غلام کو کھلا از بسکہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرت نے کھانا اوسکا اشرف کے لیے مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلاموں کے لیے اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہین رکھتے کہ منافی ہو اوس شرف کے دنائت اس کسب کی بخلاف حر کے پس یہ نہی تنزیہی ہو واللہ اعلم کو یہ نہین پہونچتا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کھلاوے حاصل یہ کہ کھانا اوسکا مکروہ تنزیہی ہو نہ حرام ؎ ع **وعن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وکسب الزمارۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہو ابوہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول سے اور کمائی گانیوالیوں کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** اور بعضوں نے کہا مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہو اور بعضوں نے کہا کہ لفظ زمارہ ہو زمر سے بمعنی اشارہ کے ساتھ چشم وابرو کے کہ زانیات

مردوں کو ساتھ اشارہ چشم وابرو کے فریفتہ کرلیتی ہیں ۔ **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هٰذَا أُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو لونڈیوں گانیوالیوں کو اور نہ خریدو اونکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیوں کو گانا اور مول اونکا حرام ہے اور بیچ مانند اسکے یعنی خریدنے کے واسطے گانے کے نازل کی گئی ہے یہ آیت اور بعضے آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ مول لیتے ہیں کھیل کی بات نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **ف** مول اونکا حرام ہے کہا بعضوں نے کہ نہیں صحیح ہے بیچنا لونڈیوں گانیوالیوں کا بموجب ظاہر حدیث کے اور جمہور کے نزدیک بیچنا اونکا صحیح ہے اور حدیث باوجود ضعیف ہونیکے تاویل کی گئی ہے کہ لینا مول کا اونپر حرام ہے مانند لینے مول انگور کے شراب فروش سے اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہے نہ اسلیے کہ بیچنا غیر صحیح ہے اور کھیل کی بات یعنی گانا اور آوازیں حرام کہ باز رکھیں ذکر اللہ سے پس داخل ہیں اسمیں کہانیاں اور جھوٹی باتیں اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی باتیں اور سیکھنا موسیقی کا اور مانند انکے یعنی کلام فضول اور اوتری یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں کہ وہ خریدتا تھا گانیوالی لونڈیاں تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور بعضوں نے کہا کہ نضر بن حارث کے حق میں اوتری کہ اوسنے کتابیں عجمیوں کی لی تھیں اور اونکی کہانیاں قریش کے آگے بیان کرتا تھا اور کہتا کہ محمد بیان کرتے ہیں تمہارے آگے قصے عاد وثمود کے اور میں بیان کرتا ہوں تمہارے آگے قصے رستم واسفندیار کے اور بادشاہوں کے عجم وسند کر

حدیث جابر نہی عن اکل الهر فی باب ما یحل اکلہ انشاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا یہ ہے نہی عن اکل الهر بیچ باب یحل اکلہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثالث فصل تیسری

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے بعد فرض کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے لیکن جو فرائض کہ مقرر ہیں جیسے نماز وروزہ اور سوائے انکے کے اول درجہ اونکا ہے بعد اونکے طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنا فرض اوسپر ہے کہ محتاج ہو اوسکا اپنے نفس کے لیے یا اونکے لیے کہ جنکا نفقہ اسپر فرض ہے اور مراد حلال سے غیر حرام یقینی ہے تا شامل ہو مشتبہ کو بھی اسلیے کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ احتراز کرنا مشتبہ سے احتیاط ہے نہ فرض پھر ساتھ اس فرضیت کے نہیں خطاب کیا جاتا ہے ہر شخص بذاتہ اسلیے کہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ اونکا نفقہ اوروں پر واجب ہوتا ہے ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ وَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ وہ پوچھے گئے مزدوری لکھنے قرآن کے سے پس فرمایا کچھ مضائقہ نہیں سوائے اسکے کہ وہ نقش کھینچنے والے ہیں اور تحقیق وہ نہیں کھاتے مگر اپنے ہاتونکے کام سے نقل کی یہ رزین نے **ف** گویا پوچھنے والے نے بعید جانا تھا اسپر مزدوری لینے کو پس حضرت نے جواب دیا کہ کاتب لفظوں کی صورتوں کے نقش کھینچتے ہیں اور محنت کرتے ہیں اور مزدوری لیتے ہیں اپنے کام کی قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ۔ **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہے یعنی افضل ہے فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ سے اور جو بیچنا ہو مقبول نقل کی یہ احمد نے **ف** اپنے ہاتھ سے یعنی افضل کسب وہ ہے کہ ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے زراعت اور کتابت

وغیرہ ذلک اور جو بیچنا مقبول ہو یعنی صحیح شرع میں یعنی اگر ہاتھ سے کسب نکرے تو تجارت کرے کہ اوسمین دیانت اور امانت ہو یہی کسب طلب ہی
شرح **وعن** ابی بکر بن ابی مریم قال کانت لمقدام بن معدیکرب جاریۃ تبیع اللبن ویقبض المقدام ثمنہ فقیل
لہ سبحان اللہ اتبیع اللبن وتقبض الثمن فقال نعم وما باس بذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لیاتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدینار والدرہم رواہ احمد اور روایت ہے ابی بکر بن ابی مریم تابعی سے کہ
کہا تھی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تھی دودھ یعنی مقدام کے گھر کے جانوروں کا اور قبض کرتا تھا مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطے
مقدام کے سبحان اللہ کیا بیچتی ہے لونڈی دودھ اور لیتا ہے تو مول پس کہا مقدام نے کہ ہاں اور نہیں ہے کچھ مضائقہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرماتے تھے البتہ آویگا لوگوں پر زمانہ نہیں فائدہ دیگا مگر دینار و درہم نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی لوگوں نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے
سامنے دودھ بیچتی ہے اور تم اوسکا مول لیتے ہو حالانکہ دودھ واسطے تصدق کرنے فقرا کے اور واسطے صرف کرنیکے دوستوں اور متعلقوں پر ہی
بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسے کے نہیں اونہوں نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہیں اسلیئے کہ اسمین کچھ نقصان شرعی نہیں
نہ حرمت ہے اسمین نہ کراہت اور میں نے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ اوسمین نہیں نفع دینے کا مگر دینار و درہم یعنی مال
اسلیئے کہ اوس زمانہ کے لوگوں پر از بسکہ نقصان غالب ہوگا نہیں قدر کرینگے اہل کمال کی اور قدر کرینگے مالداروں کی کہتے تھے صحابہ رض کہ تجارت کرو اور
کسب کرو اسلیئے کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنے دین ہی کو کھاویگا شرح **وعن** نافع قال کنت اجہز
الی الشام والی مصر فجہزت الی العراق فاتیت ام المؤمنین عائشۃ فقلت لہا یا ام المؤمنین کنت اجہز الی الشام
فجہزت الی العراق فقالت لا تفعل مالک ولمتجرک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سبب اللہ
لاحدکم رزقا من وجہ فلا یدعہ حتی یتغیر لہ او یتنکر لہ رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا
میں سامان درست کرتا یعنی بھیجتا اپنے وکیلوں کو ساتھ مال و اسباب تجارت کے طرف شام کے اور طرف مصر کے پھر سامان درست کیا میں نے طرف
عراق کے پس آیا میں ام المؤمنین عائشہ کے پاس پس کہا میں نے اونکو اے ام المؤمنین سامان لیجاتا تھا میں تجارت کا طرف شام کے یعنی پہلے اس سے پس ارادہ سامان
لیجانیکا کرتا ہوں طرف عراق کے پس فرمایا کہ نکر کیا ہے واسطے تیرے اور واسطے تجارت تیرے کے یعنی کیوں چھوڑتا ہے تجارت اپنی کو کہ پہلے کرتا تھا پس تحقیق میں نے سنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسوقت کہ ایک سبب کردے اللہ واسطے کسی کے تم میں سے روزی کا ایکطرح پس نہ چھوڑے اوسکو یہانتک کہ تغیر ہو واسطے
اوسکے یا نقصان ہو واسطے اوسکے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** ایک سبب کر دے الخ یعنی مثلا کسین مال تجارت کا بھیجتا ہے اور اوسکے نفع سے
رزق حاصل ہوتا ہے تو اوسکو چھوڑے نہیں یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال میں تو اس صورت میں اوسکو چھوڑ دے
حاصل یہ کہ بلا سبب نہ چھوڑے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی پہنچے امر مباح میں سے خیر کو تو لازم ہے اوسپر ملازمت اوسکی اور نہ عدول
کرے اوس سے طرف غیر اوسکے کے مگر سبب کسی ضد قوی کے شرح **وعن** عائشۃ قالت کان لابی بکر غلام یخرج لہ الخراج
فکان ابو بکر یاکل من خراجہ فجاء یوما بشیء فاکل منہ ابو بکر فقال لہ الغلام تدری ما ہذا فقال ابو بکر
وما ہو قال کنت تکہنت لانسان فی الجاہلیۃ وما احسن الکہانۃ الا انی خدعتہ فلقینی فاعطانی
بذلک فہذا الذی اکلت منہ قالت فادخل ابو بکر یدہ فقاء کل شیء فی بطنہ رواہ البخاری اور
روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا واسطے ابو بکر صدیق رض کے ایک غلام دیتا تھا واسطے ابی بکر کے خراج یعنی کچھ مال کہ مقرر

تھا اوسکے ذمہ اوسکی کمائی مین سے جیسے کہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے کچھ مال لیا کرتا ہی مالک پس تھے ابو بکر کھاتے کمائی اوسکے سے
پس لایا غلام ایکدن ایک چیز پس کھایا اوسمین سے ابو بکر نے پھر کہا واسطے اونکے غلام نے جانتے ہو کیا ہی یہ پس کہا ابو بکر نے کیا ہی یہ کہا غلام نے تھا مین
خبر غیب کی بتاتا واسطے ایک آدمی کے جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچھی جانتا تھا مین یہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تھا اوسکو
پس ملا مجھسے وہ یعنی اب پس دی مجھکو بدلے اوس خبر کے بتانے کے یعنی یہ چیز پس یہ وہ چیز ہی کہ کھائی ہی تمنے اسمین سے کہا حضرت عائشہ نے پھر ڈالا
ابو بکر نے ہاتھ اپنا یعنی اپنے حلق مین پس قی کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکے پیٹ مین تھی یعنی از راہ ورع کے نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنی از بسکہ حرمت اوسمین مغلظہ تھی بسبب اسکے کہ جمع ہوئی تھی کہانت اور فریب خوب طرح نکالا اوسکو اور اس سے یہ
نکالا ہی امام شافعی نے کہ جو کوئی کھاوے حرام اور وہ جانتا تھا اوسکو یا نجانتا تھا اور پھر جانا تو لازم ہی اوسکو یہ کہ قی کرے جو کچھ کہ کھایا
ہی فی الفور اور امام غزالی نے منہاج العابدین مین لکھا ہی کہ یہ ورع کے قبیلہ سے ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہی کہ نہ لیوے تو کچھ کسی سے
یہانتک کہ نہایت تحقیق کرے اوسکو پھر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہ ہی اوسمین کسی حال مین والا پھیر دے اوسکو ؛ ع **وَعَنْ** أَبِي بَكْرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رض سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کے اچھے لوگون کے ساتھ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتھ مال حرام کے
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَأَعْجَبَهُ قَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ
فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا لِي مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ
فِي سِقَائِي وَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی زید بن اسلم سے
کہ مولی تھا حضرت عمر کا کہا اوسنے کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رض نے دودھ اور اچھا لگا اونکو وہ کہا واسطے اوس شخص کے کہ پلایا تھا اوسے
کہا نسے ہاتھ لگا تجھکو یہ دودھ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تھا ایک پانی پر یعنی کنوئین یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان
کتنے چارپائے تھے یعنی اونٹ و بکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کے سے اور وہ پلاتے تھے یعنی دودھ لوگونکو پس دہا اونہون نے میرے لیئے
دودھ اونکے سے پس ڈال لیا مین نے اوسکو بیچ مشک اپنی کے اور یہ دودھ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھ اپنا یعنی مونھہ مین پھر قی کی نقل کین
یہ دونو حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کہا سید جمال الدین محدث نے کہ یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہی اور تھی بیچ اصل سماع
ہمارے کے لکھی ہوی حاشیہ مین اور صواب حذف اسکا ہی انتہی اسلیئے کہ کتاب الزکوۃ مین یہ حدیث لکھی جا چکی ہی ساتھ اختلاف ایک دو لفظون
کے پس جن نسخون مین یہ نہین ہی تو پہلی حدیث کے بعد لکھا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہی اونمین اسکے بعد رواہما البیہقی الخ ہی ؛
ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَلٰوةً
مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ
يَقُولُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سے
کہ کہا جو شخص کہ خریدے ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلا اور اوسکے مول مین ہو ایک درہم یعنی کچھ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ تعالے
واسطے اوسکے نماز جبتک کہ ہووے کپڑا اوسپر پھر داخل کین ابن عمر نے دو اونگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنے کانون مین اور کہا بہرے ہو جیو
دونو کان اگر نہ سنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اوسکو نقل کیا یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہی **ف**

نہین قبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینے کے نہین ہوتی اگرچہ فرضیت قطع ہو جاتی ہو مانند نماز کے زمین غصب کیے مین اور اخیر عبارت کے یہ معنی ہین کہ مین نے اپنے کانون سے یہ حدیث حضرت سے سنی ہو کہ نہ سنی ہو تو بہرے ہون میرے کان یعنی معتبر سنی ہو

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

باب ہو بیچ بیان نرمی کرنیکے معاملات مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہو جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہو جبکہ بیچتا ہو اور جبکہ خریدتا ہو اور جبکہ تقاضا کرتا ہو نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِيْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ اور روایت ہو حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص تھا بیچ اون لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے آیا اوسکے پاس فرشتہ تاکہ قبض روح کرے اوسکی پس کہا گیا واسطے اوسکے آیا کیا تونے کچھ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنی نہین پاتا اپنے مین کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطے اوسکے سوچ کہا نہین جانتا مین کچھ سوا اسکے کہ تحقیق مین معاملات کرتا تھا لوگون سے دنیا مین اور احسان کرتا تھا مین اونپر وقت تقاضا کے یعنی وقت لمگنے مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تھا مین غنی کو اور معاف کرتا تھا مین مفلس کو یعنی سارا حق یا کچھ اوسمین سے پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نے بہشت مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے ہین مانند اسکے ہو عقبہ ابن عامر اور ابی مسعود انصاری سے یعنی معنی دونون روایتون کے ایک ہین اور لفظون مین اختلاف ہو اوسمین یون ہو کہ پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین تجھسے زیادہ لائق ہون ساتھ اسکے یعنی ساتھ معاف کرنیکے اور فرمایا فرشتونکو درگذر کرو میرے بندے سے **ف** آیا اوسکے پاس فرشتہ یعنی عزرائیل ع یا کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہو کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتے ہین جیساکہ اللہ تعالی نے فرمایا قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ اور پھر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لیے لیتے ہین ارواح کو اونسے اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہو جیسے کہ اس آیۃ مین فرمایا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ مین ہوسنا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نے فرمایا یا کسی فرشتہ نے کہا اور ظاہر یہ ہو کہ سوال اسکے روح قبض کرنیکے پہلے جیساکہ اول حدیث سے معلوم ہوتا ہو اور مظہر نے کہا کہ یہ سوال قبر مین کیا طیبی نے کہا کہ احتمال ہو کہ قیامت کو ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہو معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینا غنی کو ۝ **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کھانے سے بیچنے کھوچنے مین اسلیے کہ بہت تحقیق قسم کھانی بیچنے مین رواج دیتی ہو پھر کھو دیتی ہو برکت کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ بہت قسم کھانے سے بالفعل بکری خوب ہوتی ہو لیکن انجام کار مین باعث کھونی برکت و خیر کے ہوتی ہو اسلیے کہ جسکو عادت ہوگی بہت قسم کھانی اوس سے جھوٹی قسم بھی صادر ہو جائیگی ۝ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم سبب ہو رواج کے واسطے

اسباب کے اور سبب مٹنے برکت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قسم یعنی کثرت قسم کی یا جھوٹی قسم اور سبب ہو مٹنے برکت کے کہ کمانے مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونے مال کے یا بسبب خرچ کرنیکے ایسی جگہ کہ نہ دنیا مین فائدہ ہو اور نہ آخرت مین ثواب ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اونسے اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام مہربانی وعنایت کا نہین کریگا اور نہ دیکھے گا اونکی طرف یعنی بنظر رحمت وعنایت کے نہین دیکھے گا اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہون سے اور واسطے اونکے عذاب ہے درد دینے والا کہا ابوذر نے محروم ہوئے خیر سے اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو پائچے دراز کرنیوالا دوسرا احسان رکھنے والا یعنی بعد دینے کسی چیز کے منہ پر رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** پائچے دراز کرنیوالا یعنی ٹخنون سے نیچے از راہ تکبر کے اور اسمین داخل ہے دامن دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہے ثواب سے محروم رہتا ہے اور جو رواج دینے والا ہے مثلاً ایک چیز لی تھی نوّے روپیہ کو اور مول لینے والے سے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ قسم خدا کی یہ چیز سو روپیہ کو مین نے لی ہے تا وہ جانے کہ اتنے کی مالیت ہے یا زیادہ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانت دار ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہیدون کے ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنے کھوچنے اور اجارہ مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا بیچنا ہے پھر عطاری اور ساتھ نبیون کے جو سوداگر کہ متصف ساتھ ان دو صفتون ذکر کیے گئے کے ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھ تمام صفتون کمال کے پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا جنت مین ہو ساتھ نبیون کے بسبب طاعت اونکی کے اور ساتھ صدیقون کے بسبب موافقت کے بیچ صفت اونکی کے اور ساتھ شہیدون کے بسبب شہادت اونکی کے اوپر صدق وامانت اوسکی کے ۱۲ ع

وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَۃَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَۃَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ ھُوَ اَحْسَنُ مِنْہُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے قیس بن غرزہ سے کہ کہا تھے ہم یعنی گروہ تجار کے نام رکھے جاتے تھے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سماسرہ پس گذرے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکھا ہمارا ساتھ ایک نام کے کہ وہ بہتر ہے پہلے نام سے پس فرمایا اے معشر تجار یعنی گروہ سوداگرون کے تحقیق بیع حاضر ہوتا ہے اوسکو بے فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع وشرا کے اکثر باتین بے فائدہ اور قسم یعنی بہت قسمین یا جھوٹی قسم پیش آجاتی ہین پس ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سماسرہ جمع سمسار کی ہے بمعنی دلال کے پس پہلے سوداگرون کو سمسار کہتے تھے حضرت نے اوس سے بہتر نام رکھا تجار یہ نام بہتر اسلیے ہے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے تجارت کا قرآن مین بسبیل مدح کے کئی جا ایک تو اس آیت مین ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم اور دوسرے تجارت عن تراض اور تیسرے تجارۃ لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتھ صدقے کے یعنی چند

اللہ بھی دیا کرو تا کفارہ ہو اسکا اسلئے کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کا ہے اور صدقہ دفع کرتا ہے غضب رب کو **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تاجر حشر کیئے جاوینگے دن قیامت کے فاجر یعنی دغگو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگون سے تجارت مین یا عبادت اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین براء سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ الْخِيَارِ

باب ہے بیچ بیان خیار کے **ف** خیار اسم ہے اختیار کا اور معنی اوسکے یہ ہین کہ دو امر مین سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام انکے اور اختلاف کہ انمین ہے مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہے کہ اوسکو خیار مجلس کہتے ہین وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب و قبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہے جبتک کہ مجلس مین بیٹھے ہین اور جب اوٹھ کھڑے ہوئے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہے امام شافعی اور بعضے عالم قائل ہین اسکے اور امام ابوحنیفہ اور اور بعضے عالم نہین قائل اسکے اور کہتے ہین کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نرہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو اور اسکو خیار شرط کہتے ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہے اور زیادہ اس سے نہین ثابت ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ اَوْ يَخْتَارَا روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک دونوں مین سے اختیار رکھتا ہے اوپر صاحب اپنے کے یعنی اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جبتک کہ جدا نہوون یعنی جبتک ایک مجلس مین اوٹھ کھڑے نہوئے اور جدا ہو گئے اختیار نرہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہو کہ اختیار ہے مجھے چاہے بیع ثابت رکھون اور چاہے پھیر دون اور چاہے نرکھون تو اوسمین اختیار موجود رہیگا جبتک خیار باقی ہے تا بوقت کہ یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بائع اور مشتری پس ہر ایک کو ان مین سے اختیار ہے کہ ثابت رکھے بیع کو جبتک کہ جدا نہوون یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کے ہے کہ بائع اور مشتری واسطے انکا اختیار ہے جبتک جدا نہون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کر لینگے اختیار کی جیسے کہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے ہے یا کہ مگر کہے ایک دونکا واسطے صاحب اپنے کے شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہے قبول کیا یہ بدلے کہنا اوسکے یہ عبارت بدل او یختار کے واقع ہوئی ہے **ف** ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنیوالا خیار مجلس کا ہے لیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کے وہ کہتے ہین کہ مراد جدا ہونے سے جدا ہونا از روے قول کے ہے یعنی جبتک مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب و قبول تمام نہین ہوا اختیار رکھتے ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نے کہا بیچا مین نے اور دوسرے نے کہا لیا مین نے خیار فرما اور سنا دونکی آیت ہے

وان یفرقا یعنی اللہ کلام میں تہا یعنی مراد جدا ہونے سے جدا ہونا مرد و عورت کا ہے ساتھ طلاق کے نہ جدا ہونا مجلس بیع **وَعَنْ** حَكِيْمِ بْنِ
حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ
بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہیں جبتک کہ نہ جدے ہوں اور اگر سچ کہیں بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اوسکے کے
اور بیان کی عیب مبیع اور ثمن کی برکت دیجاتی ہے واسطے اون دونوں کے بیچ معاملہ بیچنے لکھو چنے اونکے کے اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ
بولے دور کیجاتی ہے برکت اونکے بیچنے لکھو چنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن
عمر سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق میں فریب دیا جاتا ہوں بیچ معاملہ بیع کے پس فرمایا جسوقت کہ بیع کرے تو
پس کہہ نہیں ہے فریب یعنی دین میں پس تہا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہ نہیں فریب اختلاف کیا ہے علما نے بیچ مقصود کے اس قول سے
کسی نے کچھ لکھا ہے اور کسی نے کچھ چنانچہ شروح میں وہ قول مذکور ہیں اور تورپشتی نے یہ لکھا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس شخص کو کہ کہے
وقت بیچ یہ بات تا آگاہ کرے لینے والے کو کہ مجھے واقفیت نہیں ہے بیع میں چاہیے کہ مجھکو فریب اور نقصان نہ دیو تو اور لوگ اوسوقت میں دیندار
و خیر خواہ خلائق کے تھے دوست رکھتے تھے مسلمان بھائیوں کے لیئے وہ چیز کہ دوست رکھتے تھے اپنے لیئے خصوصا وقت آگاہ کرنیکے پس اس کہنے سے وہ
خیر خواہی اوسکی ملحوظ رکھے گا طیبی نے اسی قول کو پسند کیا ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ
وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جبتک کہ نہ جدے ہوں
مگر یہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوئے تو نہ رہا خیار دونوں کو مگر جس بیع میں خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکے بھی اختیار رہتا ہے اور روا نہیں یعنی درع میں
بائع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنے سے یعنی اوٹھ کھڑا رہے مجلس سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اوس سے اقالہ کو یعنی فسخ کرنے بیع کو نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اِثْنَانِ اِلَّا عَنْ
تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ جدا ہو دیں بائع اور مشتری آپس میں
مگر رضا سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جبتک بائع اور مشتری آپس میں راضی نہوں ساتھ دینے مول کے اور قبض کرنے
مبیع کے جبتک جدا نہوں والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہے شرع میں یا مراد یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے جسکا ارادہ جدا ہونے کا
ہو وہ مشورہ کرے اپنے صاحب سے کہ آیا تجھکو رغبت ہے مبیع میں پھر اگر وہ ارادہ فسخ کرنے بیع کا کرے تو فسخ کرے پس اس صورت میں
یہ حدیث موافق ہے پہلی حدیث کے معنوں میں اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیئے کہ اجماع ہے اسپر کہ حلال ہے جدا ہونا بغیر اذن دوسرے کے
اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ
الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اختیار دیا ایک اعرابی کو پیچھے بیچنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے **بَابُ الرِّبٰوا**

باب

باب ہی بیچ بیان سود کے **ف** سود شرع مین کہتے ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیجاوے زیادتی درمیان عقد کے ؛
مسئلہ ربوٰ حرام ہی بیع اور قرض مین گناہ کبیرہ ہی منکر حرمت اوسکے کا کافر ہی **مسئلہ** ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا نسیہ کا یعنی
نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تھوڑے کو بدلے بہت کے بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس
اور دوسرے اتحاد قدر تو امام اعظم کے نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر عبارت ہی کیل
سے یا وزن سے کہ معیار شرعی یہی کیل ہی یا وزن اور جس چیز کو شارع نے کیلی کہا ہے وزنی نہوگی ساتھ عرف لوگون کے اور جس چیز کو وزنی
کہا ہی وہ کیلی نہین ہوگی ساتھ عرف لوگون کے پس بیچنا گیہون کا بدلے گیہون کے ساتھ وزن کے جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونے کا یا چاندی کا
ساتھ جنس اپنے کے ساتھ کیل کے اگرچہ برابر ہون اسلیئے کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سے اور جس چیز مین نص نہین ہی یعنی شارع نے نہ اوسکو
کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمین اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سے عمل ساتھ عرف لوگون کے مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح
دی ہی اوسکو کمال نے اور بنا بر اسی قول کے جائز رکھا ہی قرض لینا نقود مسکوکہ کا ساتھ گنتی کے اور بیچنا آٹیکا ساتھ وزن کے اور کافی
مین فتوی اوپر عادت لوگون کے دیا ہی مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونون چیزون مین سے یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سے ایک
پائی جاوے تو ربوا نسیہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلے گیہون کے یا چنے بدلے چنون کے یا چونہ بدلے چونیکے یا سونا عوض سونے کے
یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو فضل اور نسیہ دونو حرام ہین کہ دونو چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض
چنون کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدہ پر بیچنا حرام ہی کہ گیہون اور چنے ساتھ ایک
کیل کے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بٹون کے اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو و بٹون کے بیچے جاتے ہین لیکن
جنس ایک نہین اور ٹکرے گزی کے کو ساتھ ٹکرے گزی ہی کے یا گھوڑے کو عوض گھوڑے کے بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کہ
یہان اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہین اسلیئے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین
یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلا گیہون کو عوض چاندی کے یا عوض لوہے کے بیچے تو فضل اور
نسیہ دونو جائز ہین اسلیئے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر ہی کہ گیہون کیلی ہین اور سونا لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونے کو عوض
لوہے کے یا بالعکس اسکے بیچے یہان بھی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور باٹ سونیکے اور ہین اور ترازو اور
باٹ لوہیکے اور اسیطرح اگر گیہون کو عوض چونہ کے بیچے کہ کیل گیہون کا اور ہی اور کیل چونے کا اور بالا بدؔ درمختار

الفصل الاول

فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ
هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والیکو اور دینے والے کو اور لکھنے والیکو اور گواہون کو
اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی لکھنے والے وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد
کرنے اونکے کے امر نامشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی تمسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا ؛ **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ
بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ
فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا جاوے سونا بدلے سونیکے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہون بدلے گیہون کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے درحالیکہ مانند ہون ساتھ مانند کے یعنی برابر ہون مقدار مین جیسا کہ تاکید دبیان کے لیئے کہا کہ برابر ہون ساتھ برابر کے دست بدست یعنی جبکہ مختلف ہون یہ قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وہی مجلس مین پہلے جدا ہونیکے بائع اور مشتری محل کو اور اوس چیز کو قبض کرلین یہ نہین درست کہ ایک چیز وعدے پر ہو اور ایک چیز نقد اور اس حدیث مین چھ چیزون سے کے ربوٰا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہون جو کھجور نمک اور سوا انکے اور چیزون کو مانند لوہے اور چونے اور اقسام دالون کے علمانے نہین پر قیاس کیا ہی لیکن ساتھ اختلاف کے اور اختلاف اس سبب سے ہی کہ علت ربوا کی چھ چیزو مین کیا ہی امام مالک نے علت ربوا کی ان چھ چیزون مین یہ سمجھی ہی کہ ثمنیت سونے چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزون مین ہی پس جسمین قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی وسمین ربوا حرام ہی پس اونکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانیکی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہو سکتین اونمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلے ایک کے یا دینا ایک بدلے لینا دو درست ہی اور نزدیک امام شافعی کے علت ربوا کی ثمنیت ہی سونے چاندی مین اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزون مین اونکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور دواؤن مین ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی کی ہمجنس مین نادرست اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اوردوبات اور چونہ اور مانند انکے چیزونکے نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلا ایک پیمانہ چونہ کا بدلے دو پیمانہ چونہ کے لینا دینا درست ہی جیسے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہی اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور قدر سے کیل [illegible] ہی پھر علت ربوا کی سونے چاندی مین وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر موزون چیز مین مانند تانبے اور لوہے وغیرہ کے اور باقی چار چیزون مین علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا [illegible] چیزون مانند چونہ [illegible] وغیرہ کے اور کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہی اوسمین [illegible] مثلا سونا چاندی شرع مین وزنی ہی اوسکو حکم وزن کا اگرچہ [illegible] جاری ہی اور گیہون جو کھجور نمک شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی ہون پس بیچ دست بدست جو ان چیزون کے درست کیا ہمجنس ہون باعتبار وزن اور کیل کا ہی سونے کو سونیکے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہیئے اور چاندی کو چاندی کے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہیئے کمی بیشی وزن درست نہین اور چار چیزون باقی مین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف مین رواج ان چیزون مین کیل کا نہو شرعا کیلی ہین پس اگر کوئی من بھر گیہون بدلے من بھر گیہون کے بیچے تو درست نہین جبتک کہ پیمانے مین برابر نہون اور یہی حکم ہی جو اور کھجور اور نمک کا اور جسمین وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہین ہوا اوسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف مین وزنی ہی تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیئے اور اگر عرف مین کیلی ہی تو اسکو حکم کیلی کا ہی کیل مین برابر چاہیئے گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلا چونہ عرف مین کیلی ہی کیل مین برابر چاہیئے زیادتی کمی کیل مین درست نہین بشرطیکہ بیع بجنسہ ہو اور لوہا تانبا عرف مین وزنی ہی اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن مین برابر چاہیئے کمی بڑھتی وزن مین ہمجنس کے ساتھ موجب ربوا کے ہوگی تح ع مولانا

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْہِ سَوَاءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونیکے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہون بدلے گیہون کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے مانند ساتھ مانند کے ہاتھ بہ ہاتھ بیچنا درست ہی پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اوسنے معاملہ بیاج کا لینے والا اور دینے والا اوسمین برابر ہی نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو بدلے چاندی کے چاندی کو مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو ان میں سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو موجود بدلے نقد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نہ بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر ہوں تول میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے زیور سونے کا بدلے سونے کے یا چاندی کا بدلے چاندی کے تو برابر ہی ہوں دونوں وزن میں بنوائی اوسکی لینی جائز نہیں اسلئے کہ زیادتی لازم آویگی ؛ **وَعَنْ** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معمر بن عبداللہ سے کہ کہا تھا میں سنتا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیچو طعام بدلے طعام کے برابر ساتھ برابر کے یعنی بیچنا غلہ کا ساتھ جنس اوس غلہ کے برابر چاہیئے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سونا بدلے سونیکے بیاج ہے یعنی اگرچہ دونوں برابر ہوں مگر دست بدست یعنی اگر دونوں برابر ہوں اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہیں اور چاندی بدلے چاندی کے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہوں بدلے گیہوں کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر دست بدست اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچنا ایک جنس کا اوسکے ہم جنس کے ساتھ تین طرح سے ہوتا ہے یا تو دونوں طرف وزنی ہوں یا کیلی ہوں دونوں چیزیں موجود ہوں یا دونوں نہوں یا ایکطرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ برابر ہوں کیل میں یعنی پیمانہ میں یا تول میں کیلی چیز کیل میں برابر ہو تولنے کی چیز تول میں برابر ہو اور دوسری صورتیں اخیر کی یعنی دونوں طرف وعدہ ہی ہو یا ایکطرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دونو صورتیں درست نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کے پاس کھجوریں اچھی پس فرمایا حضرت نے کیا سب کھجوریں خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہیں کہا کہ نہیں قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتے ہیں ایک صاع اچھے میں سے بدلے دو صاع کے یعنی ناکارہ میں سے اور دو صاع بدلے تین صاع کے پس فرمایا حضرت نے نکر بیچ جمع کو یعنی پھیل کو کہ جسمیں ہر طرح کی کھجوریں ہو بدلے درہموں کے پھر خرید کر بدلے درہموں کے اچھی کھجوریں اور فرمایا ترازو میں مانند اسی کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کھجور اور مانند اوسکے کیلی ہیں کہ پیمانے میں ناپ کر بیچتے ہیں اور جو چیزیں کہ ترازو میں تول کر بیچتے ہیں جیسے سونا اور چاندی و نحوہا بھی یہی حکم ہے کہ اچھے کو بدلے برے کے ساتھ زیادتی کے نہ بیچیں بلکہ برے کو بدلے درہموں کے بیچیں اور اون درہموں کے اچھے لے لے اور گیہوں اور جو عرف شرع میں کیلی ہیں اگرچہ اس دیار میں تولکر بیچتے ہیں اور اچھے اور برے باب با

عہ اگر بیچی چاندی درہموں کے بیچ بدلے تول میں برابر نہ ہو اور اگر برابر سونا بدلے درہموں کے بیچ اچھے ہونیکی زیادتی

مین برابر برابر ہے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا لاے بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان سے لایا یہ کہا تہین ہمارے نزدیک کہجورین ناکارہ پس بیچین مین نے اوس سے دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہی نکر یعنی اسطرح ولیکن جسوقت کہ ارادہ کرے خریدنے کا یعنی اچھی کہجورونکی خریدیگا کہ سالم ہو ربوا سے پس بیچ کہجور یعنی بری ساتھ اور بیع کے یعنی بدلے درہم کے یا غلہ کے پھر خرید کر بدلے اوسکے اچھی کہجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتّٰى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ أَمْ حُرٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرۃ پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت مین حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہ غلام ہی پھر آیا مالک اوسکا ڈھونڈتا ہوا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتھ اوسکو پس خریدا اوسکو بدلے دو غلامون سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اوس سے کہ غلام ہی یہ یا آزاد نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلامونکے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہی اور شرح السنۃ مین لکھا ہی کہ اس سے اہل علم نے یہ نکالا ہی کہ جائز ہی بیع حیوان کی بدلے دو حیوانونکے نقد برابر ہی کہ ایک جنس کے ہون یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ بیچنے حیوان کے بدلے حیوان کے وعدے پر پس منع کیا ہی اوسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے اور قول عطا ابن ابی رباح اور ابی حنیفہ اور علما اونکے کا بھی یہی ہی اور دلیل اونکی یہ کہ منقول ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے وعدے پر اور بعض صحابہ نے اوسکو جائز رکھا ہی اور یہی قول شافعی کا ہی وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے تودہ کہجور کے سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلے پیمانہ معین کے کہجور سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایسی طرح کے بیچنے سے منع فرمایا کہ ایکطرف تودہ کہجور کا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہون مثلا بیس یا دس اسلیے کہ اوس تودہ کا حال نہین معلوم کہ کسقدر ہی شاید کہ ان پیمانون سے زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوے اور یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ دونون طرف ایک جنس کی چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کی چیزین ہون تو جائز ہی اسطرح بیچنا اسلیے کہ اوسمین زیادتی حرام نہین ۱ ع بح وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی فضالہ بیٹے عبید سے کہ کہا خریدا مین نے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمین تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا مین نے اوس ہار کو یعنی سونے مین سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مین نے اوسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوے نگینون وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچے مال ربوا ساتھ جنس اوسکے کے

ربوا … یعنی … جائز … ۱۲

اور بیع اور ثمن کے ساتھ یا ایک کے ساتھ انمین سے کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس اگر بیچے سونیکا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیان ہون یا اور کچھ تو نگینہ وغیرہ اوسکے جدا کر کر برابر سونیکے تول کر بیچے اسیطرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلے چاندی کے خواہ روپے ہون یا اور کچھ تو اوسکا بھی یہی حکم ہے تا کہ زیادتی سے ربوٰ لازم نہ آوے اور اگر بیچے سونے کی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کے خواہ روپے ہون خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونیکے خواہ اشرفیان ہون خواہ اور کچھ اوکھاڑنا اسکے نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیے کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہے اسمین کمی زیادتی سے ربوا لازم نہین آتا ع مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ یَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَیُرْوٰی مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہیگا کوئی مگر کھانیوالا سود کا پس اگر نکھاویگا سود پہونچیگا اوسکو بخار اوس کا اور روایت کیا جاتا ہے یعنی بجائے من بخارہ کے من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بخار اوسکا یعنی اثر اوسکا پہونچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکھنے والا ہوگا یا درمیان مین پڑیگا ربوٰ کے معاملہ مین یا معاملہ کریگا ساتھ سود خوری کے اور لیگا مال اوسکا ساتھ حلال اسکے کے ع

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَیْنًا بِعَیْنٍ یَدًا بِیَدٍ وَلٰكِنْ بِیْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ وَالشَّعِیْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ یَدًا بِیَدٍ كَیْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونیکے اور نہ چاندی بدلے چاندی کے اور نہ گیہون بدلے گیہون کے اور نہ جو بدلے جو کے اور نہ کھجور بدلے کھجور کے اور نہ نمک بدلے نمک کے مگر برابر ساتھ برابر کے نقد بدلے نقد کے ہاتھ بہ ہاتھ ولیکن بیچو سونے کو بدلے چاندی کے اور چاندی کو بدلے سونیکے اور گیہون کو بدلے جو کے اور جو کو بدلے گیہون کے اور کھجور کو بدلے نمک کے اور نمک کو بدلے کھجور کے ہاتھ بہ ہاتھ جسطرح چاہو نقل کی یہ شافعی نے **ف** حاصل یہ کہ دونون چیزین ایک جنس کی ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جسطرح چاہے بیچے چاہے کم چاہے زیادہ چاہے برابر لیکن ہون دست بدست ع

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَی التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کھجور خشک کے بدلے کھجور تازی سے فرمایا کیا کم ہو جاتی ہے کھجور تازی جسوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** منع کیا اوسکو اسلیے کہ دونون برابر نہین ہووینگی پس ربوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہے مالک اور ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علما نے اور جائز رکھا اوسکو ابو حنیفہ نے جبکہ دونون برابر ہون پیمانے مین اور حمل کیا ہے اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنی یہ جو منع فرمایا تو اوس صورت مین کہ ایک جانب سے بالفعل دے بلکہ وعدہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے اس راوی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے کھجور ترکے سے بدلے کھجور خشک کے از راہ نسیہ کے اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلے خشک کے اور گوشت تازے کی بدلے گوشت خشک کے ع

وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ قَالَ

سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعید ابن مسیب سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے گوشت کے سے بدلے حیوان کے کہا سعید نے تھا بیچنا گوشت کا بدلے حیوان کے جوے جاہلیت کے سے نقل کی شرح السنہ میں ف جوے جاہلیت کے سے مراد یہ ہے کہ جیسے جوے سے مال لوگوں کا ساتھ باطل کے کھایا جاتا ہے ویسے اسمیں اگرچہ طریقہ کھانیکا دونوں میں مختلف ہے اوسمیں بسبب کھیل کے کھایا جاتا ہے اور اسمیں بسبب عقد کے اور کہا شافعی نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر حرمت بیع گوشت کے بدلے حیوان کے برابر ہے کہ ہو وہ گوشت جنس سے اس حیوان کے یا غیر جنس سے اور وہ حیوان کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے یہ اور دلیل اونکی یہ ہے کہ بیع موزون کی ساتھ غیر موزون کے ہے اور مراد ساتھ نہی کے حدیث میں یہ ہے کہ ہو ایک اون دونوں میں سے نسیہ یعنی وعدہ پر ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے بطریق وعدے کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف تحقیق اسکی اوپر گذر چکی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتھیار وغیرہ پس تمام ہوا اونٹ یعنی اکثر لوگوں کو اونٹ دئیے اور بعضی لوگ بغیر سواری کے رہ گئے پس حکم کیا اوسکو کہ لیوے اونٹ عوض اونٹ کے پس تھے عبد اللہ لیتے ایک اونٹ بدلے دو اونٹوں کے تا زمانے آنے اونٹوں زکوۃ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اونٹ عوض اونٹ کے یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لیے کہ جب آوینگے اونٹ زکوۃ کے تو ادا کرینگے کذا ذکرہ علی جاننا چاہیے کہ در مختار میں لکھا ہے کہ امام اعظم رح کے نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہیں اور اونٹ بھی غیر مثلی ہے پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ رح نے حمل کیا ہے اسکو بیع پر کہ لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے حیوان کے وعدے پر اور ہمارے علما نے منع کیا ہے اسکو بسبب پہلی حدیث کے کہا توربشتی نے کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہے اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی تر ہے یا یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوا کے سے کیا ہو پھر منسوخ ہوا

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبٰوا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے اسامہ ابن زید سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیاج ہے وعدے میں اور ایک روایت میں فرمایا نہیں بیاج اوس چیز میں کہ ہووے دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیاج ہے وعدے میں یعنی بیاج متحقق ہوتا ہے وعدے میں اگرچہ دونوں جنسیں مختلف ہوں یا برابر ہوں مثلا بیچنا گیہوں کا بدلے جو کے ساتھ زیادتی کے درست ہے اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدے کے ہو تو نہیں درست اور نہیں بیاج الخ یعنی اگر دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں اور ہوں برابر اور قبض کیجاویں ایک ہی مجلس میں تو ربوا نہیں اور خلاف جنس میں ساتھ کمی زیادتی کے بھی ربوا نہیں لازم آتا ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبٰوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنْيَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن حنظلہ سے کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتے تھے یعنی فرشتوں نے اونکو غسل دیا تھا کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم سود کا کہ کھاوے اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا ہے بہت زیادہ ہے گناہ

ہین تحقیق زنا ست نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رض سے اور زیادہ کیا بیہقی نے ابن عباس سے
ابن عباس ... کہا حضرت نے جو شخص کہ پیدا ہو گوشت اوسکا مال حرام سے یعنی سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی لائق تر ہے
ساتھ اوسکے **ف** اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا ہو لیکن اوسنے تقصیر کیا اسکے معلوم کرنے مین اور لکھا ہے علما نے کہ سود اشد زنا سے
اسلیے ہے کہ سود کہانیوالے کے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ یعنی خبردار ہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور رسول اوسکے کی طرف سے
اور جو بیچ سے اللہ اور رسول اوسکا لڑے یا وہ اللہ اور رسول اوسکے سے لڑے اوسکا کیا ٹھکانا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ پہچاننا سود کا مشکل ہے لیکن اکثر
حلال جانتے ہین اوسکو جاہل اہل دنیا بخلاف امر زنا کے کہ وہ مشہور رہا جاہلیت اور اسلام مین اور حرام ہونا اوسکا سب
کو معلوم ہو. **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا
اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ بیاج کا ستر جز ہے ادنی
اونمین سے یہ ہے کہ صحبت کرے آدمی اپنی ماں سے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا
وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَى اَحْمَدُ الْاَخِيْرَ اور
روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کے اگرچہ بہت ہو
لیکن انجام اوسکا رجوع کرنا ہے طرف کمی کے یعنی بے برکتی ہوتی ہے نقل کین یہ دونو حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
اور روایت کی احمد نے اخیر کی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى
قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰٓؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ هٰٓؤُلَاءِ اٰكَلَةُ الرِّبٰوا رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اونکے
مانند گھرون کے تھے اونمین سانپ تھے معلوم ہوتے تھے باہر پیٹون اونکے سے پس کہا مین نے کون ہین یہ لوگ اے جبرئیل کہا یہ ہین کہانیوالے سود کے نقل کی
یہ احمد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ
الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے علی سے یہ کہ اونھون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لعنت
کرتے تھے سود لینے والے کو اور دینے والے کو اور سود کے تمسک اور حساب لکھنے والے کو اور ... والے کو ... تھے حضرت منع فرماتے نوحہ کرنے سے
نقل کی یہ نسائی نے **ف** صدقہ منع کرنیوالا یعنی جو شخص کہ صدقہ دینے سے منع کرے اور مداومت کی یا منع کرنے والا صدقہ کا اور مراد ہے اوس سے
صدقہ واجب خواہ زکوۃ ہو یا اور نوحہ کہتے ہین چلانے کو اور ساتھ بیان کرنے اوصاف میت کے **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ
الرِّبٰوا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ آخر چیز کہ اوتری آیت ربا کی ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کر گئے اور نہین کھولا اوسکو واسطے
ہمارے پس چھوڑ دو ربوا اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہ ہو ربوا کا وہ بھی حکم ربوا کا رکھتی ہے اوسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے
ف آخر اوس چیز کی کہ اوتری الخ یعنی معاملات مین جو آیتین اوتری ہین اونمین سے یہ سبکے پیچھے اوتری ہے نہ مطلق آخر مراد ہے اسلیے کہ سب
آیتون کے بعد یہ آیت اوتری ہے الیوم اکملت لکم دینکم اور نہین کھولا الخ یعنی بعد اسکے اوترنیکی حضرت زندہ نہین رہے مگر تھوڑے دنون سو
مشغول رہے اور امور ضروری مین پس بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربو کے ذکر کرتے بلکہ بیان کیا چند چیزون کا اور سوائے انکے کے

کو موقوف رکھا قیاس اور اجتہاد پر پس چاہیے کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اوس چیز کو کہ اوسمین شبہ ربوا کا ہو واسطے تورع اور احتیاط کے ؛ ع ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْہَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیوے ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پھر تحفہ بھیجے قرض لینے والا طرف اوسکے یعنی قرض دینے والے کے یا سواری کو دے اوسکو جانور پس نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کرے تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بھیجنا اور سوار کرنا بیچ میان قرض لینے والے اور درمیان قرض دینے والے کے پہلے اس سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ قبول کرے تحفہ اور نہ سوار ہو اسلیئے کہ جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو پس وہ ربو ہی مگر کہ عادت ہو قرض لینے کی پہلے سے کچھ بھیجنے بھجانے کی تو کچھ مضائقہ نہین اسلیئے کہ وہ قرض کے جہت سے نہین ہی بلکہ بسبب عادت پہلے کے ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ رح سے کہ ایک شخص کو اونہون نے قرض دیا تھا ایکروز اوسکے یہان تقاضا کو گئے اور اوسوقت گرمی بہت تھی اوسکے دیوار کے سایہ مین نہ ٹھہرے دھوپ مین کھڑے رہے تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہت سے یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کے یہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کے کی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی جو قرض کہ قرض دینے والے کو باعث نفع ہو حکم ربو کا رکھتا ہی پس قرض دینے والا قرض لینے والے سے ضیافت نہ قبول کرے مگر بحسب عادت قدیم بلکہ اوسکی دیوار کے سایہ مین بھی بیٹھنا مکروہ ہی

وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا یَاْخُذْ ھَدِیَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی اور روایت ہے انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ قرض دیوے کوئی کسیکو پس نہ لیوے اوس سے تحفہ نقل کی یہ بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اسیطرح سے ہو منتقی مین

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْہَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبٰوا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے کہ کہا آیا مین مدینہ مین پس ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس کہا اونھون نے کہ تحقیق تو بیچ ایسے زمین کے ہے کہ اوسمین بہت رواج ہے سود کا پس جسوقت کہ ہووے واسطے تیرے کسی پر حق یعنی قرض پھر تحفہ بھیجے وہ طرف تیری ایک بوجھ بھس کا یا بوجھ جو کا یا گٹھا گھانس کا پس نہ لے تو اوسکو اسلیئے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکھتا ہی نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْمَنْہِیِّ عَنْہَا مِنَ الْبُیُوْعِ

باب ہے بیچ بیان بیعون کے کہ منع کیا گیا ہی اونسے **ف** نہی بیع سے کبھی آتی ہی واسطے حرمت کے جیسے نہی بیع باطل اور فاسد سے اور کبھی ہوتی ہی نہی واسطے کراہت کے جیسے نہی بیچنے سے وقت اذان جمعہ کے اور بیع حرام حنفیہ کے نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ع ح **ف** کچھ مسائل متعلق اس باب کے کہ جاننا اونکا ضروری ہی مالا بد اور مختار سے لکھے جاتے ہین تاکہ بھائی مسلمان اونکو مفید ہوں **مسئلہ** اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر کے بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کے اگر عوض روپون کے بیچے جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کے بیچے جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سے مشتری مالک مبیع کا نہین ہوتا اور فاسد سے مالک بعد قبض کے ہو جاتا ہی اور قیمت اوسکی نقود سے دینی ذمہ اوسکے واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہی **مسئلہ** بیچنا دودھ کا تھنون مین باطل ہی کہ شک ہوتا ہی اوسکے ہونے مین احتمال ہی کہ ریح ہو پس فریب ہوگا **مسئلہ** نہین جائز بیچنا جانور کا ہوا مین اگر عادت پھر آنیکی نرکھتا ہو اور اگر عادت پھر آنیکی رکھتا ہو مانند کبوتر کے تو بیچنا اوسکا اوڑنے کی حالت مین بھی درست ہی اور نہین جائز بیچنا مچھلی کا کہ نہین پکڑی گئی ہی پانی یعنی دریا وغیرہ سے یا پکڑی گئی ہی لیکن پھر ایسے حوض مین ڈالدی ہی کہ نہین پکڑی جاتی اوس سے

بدون جال کے اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کے بالون کا درست
نہین لیکن انتفاع اوٹھانا اس سے مانند سینی گون کے جائز ہی اور بیچنا آدمی کے بالون کا اور نفع اوٹھانا اونسے جائز نہین **مسئلہ** جو بیع کہ باعث
نزاع آپس کی ہو فاسد ہی جیسے کہ بیع پشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کے یا بیع کڑی کے چھت مین یا بیع ایک گز کے بڑے کپڑے مین سے یا بیع
کرنی ساتھ مدت مجہول کے مثلا مشتری کہے بس روز مینہ برسیگا یا ننہ ہوا چلے گی ادس روز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نے بیع کو فسخ کیا
اور بائع نے کڑی چھت مین سے جدا کر دی اور گز بھر کپڑا بڑے کپڑے مین سے جدا کر دیا یا مدت مجہول کو مول لینے والے نے موقوف کیا بیع صحیح ہو جائیگی
مسئلہ بیع ساتھ شرط فاسد کے فاسد ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنے والے کو یا مول لینے والے
کو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا ملک مشتری کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنا کہ اس کپڑے کو مول لینے والا نہ بیچے نہین اگرچہ
مقتضای عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسی کی نہین پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنی کہ اس گھوڑے کو مشتری فربہ کرے اسمین منفعت مبیع کی ہی لیکن
مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا ایک مہینے تک گھر بیچے گئے مین
سکونت کرے اسمین نفع بائع کا ہی پس شرط فاسد ہی اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا اس کپڑے کی پوشاک سیدے اسمین نفع مول لینے والے کا ہی یہ بھی
فاسد ہی اور یہ شرط کرنی کہ غلام بیچے گئے کو مشتری آزاد کرے اسمین نفع مبیع کا ہی یہ بھی فاسد ہی ایسی شرطون سے بیع فاسد ہو جاتی ہی اور زیادہ
تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہی ایسے بیع سے پرہیز کرنا واجب ہی **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کے یا کم کرنا مشتری کا
قیمت مین حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنے قیمت مبیع کے اور دیون معجلہ کے اور مزدوری مزدور کے بیچ عذر
تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلے اس سے کہ عرق اوسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب دین ادا کرتے تو زیادہ قدر حاجت سے دیتے بجای آدھے وسق کے ایک وسق اور بجای ایک وسق کے دو وسق دیتے اور فرماتے
کہ اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرف سے ہی اور یہ زیادہ دینا بغیر شرط کے ربو نہین جائز ہی بلکہ مستحب اور عہد شکنی اور فریب اور جھوٹ کسب
حلال کو حرام کر دیتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین تودہ گیہونکا دیکھا جب دست مبارک اون گیہون مین ڈالا تو اندر سے تر تھے فرمایا کہ یہ کیا ہی کہ
بیچنے والے نے کہا کہ مینہ اوسکو پہونچا تھا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودہ کے کیون نرکئے تو نے جو کوئی فریب دے مسلمانونکو وہ ہم مین سے نہین ہی **مسئلہ** بیع
بیع مرابحہ کے بائع خرید پہلے سے ساتھ اضافہ سوایہ کے مثلا بیچے اور بیچ بیع تولیہ کے کہ ساتھ قیمت پہلے کے بیچے قیمت پہلی بلا تفاوت کہدینی واجب ہی
اور اگر مبیع پر سوا قیمت کے مانند مزدوری اوٹھانیوالے کی یا دھلائی کی خرچ ہوا وسکو قیمت کے ساتھ ملا اور کہے کہ اسقدر روپیہ کا اسباب پر میرے
خرچ ہوا ہین اور یہ نہ کہے کہ اتنے روپونکو مین نے خریدا ہی تا جھوٹا نہو **مسئلہ** اگر ایک شخص نے ایک کپڑا اسنادس روپیہ کو بیچا اور ہنوز لینے والے نے روپیہ بیچنے والے
کو نہین دیے تھے کہ بیچنے والے نے پھر وہی کپڑا مول لینے والے سے پانچ روپیہ کو خرید لیا یا اوس کپڑے کو ساتھ ایک کپڑے کے دس ہم کو خریدا یہ بیع صحیح نہوگی
کہ بیچ حکم ربو کے ہی **مسئلہ** بیچنا منقول کا پہلے قبض کرنے کے صحیح نہین **مسئلہ** اگر ایک پیمانہ کیلی بشرط کیل کے خریدے اور مول لینے والے نے بیچنے والے سے کیل
کر لے پھر اور کے ہاتھ بشرط کیل کے بیچے دوسرے مول لینے والے کو طعام بیچے گئے مین سے کھانا یا اور کے ہاتھ بیچنا جائز نہین جبتک کہ پھر کیل نکرے اور
کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطا اسلیے کہ مبادا کیل مین کچھ زیادہ نکلے اور مال بائع کا ہو **مسئلہ** اگر ایک مسلمان کچھ خریدتا ہی اور نرخ مشخص کرتا ہی
یا پیغام ایک عورت کا کسینے دیا تو دوسرے کو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تا وقتیکہ معاملہ پہلے شخص کا درست ہو یا موقوف کرے **مسئلہ**
بیچنا وقت اذان جمعہ کے مکروہ ہی **مسئلہ** اگر دو بڑے چھوٹے آپسمین قرابت محرمیت کی رکھتے ہون بیچنا اونکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہی اور اسیطرح سے

اگر ایک اونمین سے چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اور بعضون کے نزدیک یہ بیع جائز نہین مسئلہ بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابو حنیفہ
نزدیک جائز ہی اور اماموں کے نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسان کے گندگی کا اگر کچھ اوسمین ملا ہو تو نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہی اور اگر راکھ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام
اعظم کے نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا بھی اونکے نزدیک جائز ہی اور اکثر اماموں کے نزدیک بیچنا کسی چیز کا نجس سے جائز نہین اور جس چیز سے نفع
نہین نفع اوٹھانا بھی اوس سے جائز نہین مسئلہ بادشاہ حاکم کو نرخ ٹھہرانا مکروہ ہی مگر جبکہ بیچ گرانی غلہ کے بہت تعدی کرین تو اوس صورت مین
ساتھ مشورہ داناؤن کے نرخ مقرر کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَّقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ یہ کہ بیچے میوہ اپنے باغ کا اگر ہو میوہ کھجور بدلے خشک کھجور کے بطریق پیمانے کے یعنی مثلا دس
پیمانے بھر تازی کھجورین درخت پر اندازہ کرکر بدلے دس پیمانے بھر خشک کھجورونکے کہ لینے والے پاس ہین بیچے اور اگر ہو میوہ انگور بیچے اوسکو بدلے انگور
خشک کے اندازہ پیمانے کے حاصل یہ کہ نہ بیچے میوہ تر کہ درختو پر ہو بدلے میوہ خشک کے کہ زمین پر رکھا ہوا اور کتاب مسلم مین ہی اور اگر ہو باغ کھیتی بیچے اوسکو بدلے
پیمانے غلہ کے یعنی بیچے گیہوں اور جو وغیرہ کہ کھیتی مین ہون بدلے گیہوں وغیرہ کے کہ لینے والے پاس ہون منع کیا اس سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور ایک روایت بخاری اور مسلم کے مین یوں ہی کہ منع کیا حضرت نے مزابنت سے فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی کہ اوپر درختون کھجور کے ہو بدلے
کھجورون خشک کے ساتھ پیمانے معین کے بیچے بائع یہ کہا کہ اگر زیادہ نکلے یہ درست کا یعنی پیمانے معین سے پس واسطے میرے ہی اور اگر کم نکلے پس مجھپر ہی یعنی پورا
کردونگا اوسکو تیرے لیے اے مشتری **ف** مزابنہ مشتق ہی زبن سے اور زبن کے معنی ہین دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال
زیادتی اور نقصان کا رکھتی ہی جاہی اسکی بدلہ مشتری اور بائع مین نزاع پڑے اور ایک دوسرے کو دفع کرے اور فرق ان دونون روایتون مین
یہ ہی کہ پہلی روایت مین ثمر ساتھ ثائے مثلثہ کے ہی اور دوسری مین ساتھ تائے فوقانی کے اور مقصود یہان بھی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہی ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرت اور محاقلت سے اور مزابنت سے اور محاقلت یہ ہی
کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے سو فرق گیہون کے اور مزابنت یہ ہی کہ بیچے کھجور کو درختون پر بدلے سو فرق کھجور کے کہ زمین پر ہو اور مخابرہ کرایہ کو دینا
زمین کا ہی حصہ معین جیسے تہائی یا چوتھائی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر رے کے نام پیمانے کا ہی کہ اوسمین سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹھ سیر اور
فرق ساتھ جزم رے کے ایکسو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہی مقصود بیچنا کھیتی کا ہی بالون مین بدلے گیہون کے جیسا کہ بیچ بیان
مزابنت کے گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میوون مین بھی آتا ہی اور کھیتی مین اور کبھی خاص میوہ ہی مین آتا ہی اور استعمال محاقلہ کا
کھیتی ہی مین آتا ہی اور مخابرہ کرایہ کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسیکو دے باین شرط کہ اسمین تو جوتے اور جو اسمین پیدا ہو اوسمین سے
تہائی چوتھائی مجھکو دینا اس سے منع فرمایا واسطے جہالت اجرت کے اور واسطے ہونے اوسکے کے معدوم اور مخابرت کو مزارعت بھی کہتے
ہین اور مخابرت مین تخم بونے والیکا ہوتا ہی اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت درست نہین ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک درست

تر ہے دو نون ... اسواسطے کہ تیمون برس ترلوگون کو اوسکی بیع سے وعنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
المحاقلة والمزابنة والمخابرة والمعاومة وعن الثنيا ورخص في العرايا رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت اور مخابرہ سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرۃ کے پہلے معلوم ہو چکے اور معنی معاومت یہ ہین کہ بیچنا میوے کا درخت کے
ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے پہلے نمودار ہونے میوے کے اور ثنیا یہ ہے کہ میوہ درخت پر جو موجود ہو اور اوسکو
بیچے اور ایک قدر غیر معین اوسمین استثنا کرے یعنی نہ بیچے اور معنی رخصت دینے کے عرایا مین یہ ہین کہ بعضے شخص اپنے باغ مین سے ایک
درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکے لیئے دیتے اور معمول تھا کہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ اگر باغ مین بیٹھتے تھے پس اوس فقیر کے
آنے سے اونکو رنج ہوتا تو اوسکو اپنے پاس سے میوہ اوسکے بدلے مین دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لیلیتے اوسکو درست رکھا اور یہ پانچ
وسق سے کم مین درست ہے اوس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرۃ کی مین آگے مذکور ہوگی **وعن** سهل بن
أبي حثمة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع التمر بالتمر إلا أنه رخص في العرية أن تباع
بخرصها تمرا يأكلها أهلها رطبا متفق عليه اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے بیچنے سے درخت پر کے بدلے خشک کھجور کے لیکن مگر یہ کہ رخصت دی عریہ مین یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتھ اندازہ کرنے
اوسکے بحالت خشک ہونے کے یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونیکے کسقدر رہیگا اوسقدر خشک کھجور بدلے لیں کہا دین اوس میوے کو
اوس کے اہل تر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص في بيع
العرايا بخرصها من التمر فيما دون خمسة أوسق أو في خمسة أوسق شك داود بن الحصين متفق عليه اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیع بیچنے عرایا کے یعنی پہلوں عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اوسکے کے خشک
کھجوروں سے بیچ اوس چیز کے کہ کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کے شک کیا داؤد بن حصین راوی نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف بیچ کم پانچ وسق کے اسلیئے کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کے تھی اور اسقدر کافی ہے اور پانچ وسق سے کم مین
بیع جائز ہے سب کے نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین بیع جائز نہین اور پانچ وسق مین اختلاف ہے صحیح عدم جواز [illegible]
اور یہی قول ہے [illegible] اور اس مین خلاف ہے [illegible]
صحیح یہ ہے کہ دونون ایک ہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے [illegible] **وعن** ابن
عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الثمار حتى يبدو صلاحها نهى البائع والمشتري متفق
عليه وفي رواية لمسلم نهى عن بيع النخل حتى تزهو وعن السنبل حتى يبيض ويأمن العاهة
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پہل کے سے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنے
والے کو اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پہل کہجور کے سے یہانتک کہ سرخ و زرد ہو اور
منع کیا بیچنے خوشہ کہیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے **ف** بیچنے والے کو اسلیئے منع کیا تا کہ مال لینے والے کا بغیر عوض کسی چیز
نہ لیوے اور مول لینے والے کو اسلیئے منع کیا تا مال ضائع نکرے بسبب ہونے خوف ہلاک کے **وعن** أنس قال نهى رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ
بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے
کے سے یہانتک کے خوش رنگ ہو کہا گیا کیا معنی ہیں خوش رنگ ہونیکے فرمایا یہانتک کہ سرخ ہو اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کرے اللہ تعالی میوے
کو یعنی پکنے سے کس سبب لیوے ایک تمہارا مال بھائی اپنے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی پہلے پختہ ہونیکے محل خطر ہے شاید کہ آفت
پہونچے اور میوہ جھڑ جاوے پس اگر بیچنے والا لیویگا مول لینے والے سے مفت لیگا پس چاہیے کہ پکنے تک صبر کرے ؔ ح وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے
کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سالیانہ کے سے یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ
اس سے نہ بیچے اور حکم کیا ساتھ موقوف کر دینے آفتوں کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اسکو آفت پہونچی کہ جھڑ گیا بائع کو
چاہیے کہ کچھ مول میں سے کم کرے یا مشتری کو پھیر دے اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر استحباب کے لئے ہے کہ جو آفت مبیع کو پہونچے بعد قبض کرنیکے
وہ بیچ ضمان مشتری کے ہے یعنی بعد قبض کرنیکے جو کسی آفت سے مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی بائع پر کچھ نہیں ؔ م ؔ ح
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ أَخِيْكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ
أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر بیچا تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ میوہ پس پہونچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہیں حلال ہے تجھکو لینا اوس سے کچھ کس سبب سے
لیتا ہے مال بھائی اپنے کا بغیر حق کے یعنی ناحق لیتا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں حلال ہے الخ یہ حکم بر تقدیر ہلاک ہونیکی ہے اور اگر آفت
ایسی پہونچی کہ کچھ ہلاک ہو تو کچھ مول میں چھوڑ دے جیسے کہ اوپر گذرا کہا ابن مالک نے کہ اگر ہو ہلاک پہلے سپرد کرنیکے مشتری کو تو ہلاک بائع ہی
کا ہوا اور اگر ہلاک ہو بعد سپرد کرنیکے تو معنی یہ ہیں کہ نہیں حلال بیچ تقوی اور ورع کے ؔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ
الطَّعَامَ فِيْ أَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ فِيْ مَكَانِهِ
حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب
بلندی بازار کے پھر بیچ ڈالتے اوسکو اوسی جگہ یعنی بے قبض کرنیکے پس منع کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اوسکے
سے اوسی جگہ میں یہانتک کے نقل کریں اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں ف نقل کریں یعنی قبض کریں
اور قبض کرنا منقول کا یہ ہے کہ اسکو اسکی جگہ سے اوٹھا کر اور جگہ رکھ دے اگرچہ پاس ہو اوسکے ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہے کیل کر کر اوٹھا لے اور
اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہے تو یوں ہی اوٹھا کر اور جگہ رکھ لے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں یعنی بیچ ایک کے اون دونوں میں سے یہ اعتراض
ہے صاحب مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہے ؔ ع ؔ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اوسکو یہانتک کہ پورا لے
اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے یہانتک کہ کیل کرے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پورا لے یعنی قبض کرے اور
بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کے نزدیک جائز

ہے

نہین بیچنا غلہ کا اور اور چیزونکا بیچنا جائز ہی اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام
احمد کا بھی یہی ہی اور یہانتک کہ کیل کرے دلیل پکڑی ہی بعضون نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ بائع اگر کیل کرے غلہ کو روبروی مشتری
کے تو نہین کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہی مشتری کو کہ کیل اور کرے بعد قبض کرنیکے لیکن مختر یہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اسلیئے کہ کیل بایع کا روبرو
مشتری کے اسکا بھی کیل ہی ۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَّا الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ
اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا مِثْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا وہ
چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہی کہ منع کیا ہی بیچنے اوسکے سے یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباس نے
اور نہین گمان کرتا مین ہر چیز کو مگر مانند غلہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پہلے قبض کرنیکے بیچنا کسی چیز کا درست نہین
مانند غلہ کے اور یہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر ۳ ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَیْعٍ وَلَا یَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ
وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَهَا اِنْ رَضِیَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا
مِّنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرٰی شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا
صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگے جا ملو تم قافلہ سے
کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور نہ جمع کرو
دودھ اونٹ اور بکری کے تھنونمین اور جو شخص خریدے اوس جانور کو بعد دودھ جمع کرنیکے پس وہ مختار ہی رکھنے اور پھیرنے مین بعد دوہنے اوسکے
کے اگر راضی ہو اوس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اوسکو اور دیوے چار سیر کھجورین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت
مسلم کے یون ہی کہ جو کوئی خریدے بکری مصراۃ کو یعنی جسکے تھنون مین دودھ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہی تین دن تک پھر اگر پھیرے اوسکو تو
پھیرے ساتھ اوسکے چار سیر کھجور نہ گیہون **ف** نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ جا ملو اونسے سستا خریدنیکے
لیئے پہلے اسکے کہ شہر و بازار مین آوین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اس سے منع اسلیئے کیا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہی بیچنے والے کو اور
نہ بیچے الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیچ خیار کرلی اور ایک شخص کہے بیچنے والے کو کہ فسخ کر اس بیچ کو میرے ہاتھ ایسی چیز اس سے سستی
مول کو دونگا اس سے منع دیا گیا ہی بعضون نے کہ یہ نہی مخصوص ہی ساتھ اوس چیز کے کہ نہو اوسمین غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ
کروا دینا اس بیچ کا اور بیچنا اوسکے ہاتھ سستے مول کو واسطے دفع ضرر کے اور یا بیچ الخ یعنی خریدنیکے ہی یعنی ایک شخص کچھ خریدتا ہی اور
بیچنے والا اور لینے والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اونکے معاملہ کو بگاڑ دے اور آپ لیوے یہ برا ہی
اور اگر قصد خریدنے کا نرکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہ اوس سے بھی برا ہی اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتے ہین کہ ایک شخص
کچھ خریدتا ہی اور ایک آیا اور اوسنے تعریف کی اور تحسین کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینے والا اسے دیکھا
دیکھی زیادہ رغبت کرے اسکے لینے مین اس سے منع فرمایا کہ لینے والے کو فریب دیتا ہی اور نہ بیچے شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا
شہر مین اس ارادہ سے کہ آجکی نرخ بیچ جاؤن ایک شخص شہر کے نے آنکر کہا کہ میرے سپرد کر اس غلہ کو مین بسہولیت مہنگا بیچ رکھونگا اس سے
منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سے اور یہ حرام ہی امام شافعی کے نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کے نزدیک اور نہ جمع کرو

دودھ الخ یعنی بیچنے سے پہلے ایک دو روز دودھ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہے تاکہ دودھ بہت سا جمع ہو جاوے تھنوں میں اوس کے [illegible]
پینے والا کہ بہت دودھ کی ہی پس زیادہ مول دے اس سے منع فرمایا کہ فریب ہے اسمین اور اگر کوئی اسطرحکا جانور لیوے اور بعد دوہنے کے
معلوم ہو کہ کم دودھ ہے تو مختار ہی چاہے رکھے اور چاہے پھیر دے اور پھیرے تو اوسکے ساتھ چار سیر چھوہارے بھیجدے [illegible] اسلیے کہ
دودھ پیدا ہوا ہے بیچ ملک مشتری کے اور کچھ تھا تھا پس واسطے نہ تمیز ہونے اسکے کے ممتنع ہوا پھیرنا دودھ کا اور دینا قیمت اوسکی [illegible]
کیا شارع نے چار سیر کھجورین واسطے دفع خصومت کے اور نظر نہ کی طرف قلت دودھ کے اور کثرت اوسکے کے جیسے کہ مقرر کی دیت نفس کی [illegible]
باوجود تفاوت نفسون کے اور عمل کیا شافعی نے اس حدیث پر اور ثابت کیا ہی خیار اسطرحکے جانور مین اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں خیار اسمین اور اس
حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہے اسلیے کہ یہ حکم پہلے حرام ہونے ربو کے تھا کہ اسطرح کی چیزین جائز تھین معاملات مین پھر نسخ کیا گیا اور کھجورین کیسون کہا ابن حجر
شافعی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچھ دینا اس جگہ سوائے کھجور دینے کے اگرچہ راضی ہو ساتھ اوسکے بیچنے والا اسلیے کہ اکثر طعام اونکا تھا کھجور
اور دودھ پس قائم کیا کھجور کو مقام دودھ کے اور بعضون نے کہا کہ جائز ہے دینا سوائے کھجور کے بھی ساتھ رضا بیچنے والے کے [illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے جاؤ تم قافلے سے کہ لایا ہو غلہ وغیرہ [illegible] اور خریدا
اوس سے پس جسوقت کہ آوے مالک اوسکا بازار مین پس وہ مختار ہے [illegible] درمیان [illegible] **ف** [illegible]
اور نقصان ان کے کہ اوپر گذرا [illegible] ایک ہی [illegible] [illegible] اور علما [illegible]
اور صورت [illegible] ہے کہ خریدا [illegible] اونکو اور اگر [illegible]
خریدا اور نرخ چھپا دے نہیں او فریب دیکر اونکو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اور خیار کے ثابت ہونیمین ہے کہ شافعیہ تو کہتے ہین کہ جب مالک شہر مین
آوے اور دیکھے کہ مشتری نے بہ نسبت شہر کے سستا لیا تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکھے کہ گران لیا شہر کے بھاؤ سے یا شہر کے بھاؤ لیا تو خیار
بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بائع بعد آنیکے شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین
تو نہین شرح طیبی [illegible] مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا
إِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر [illegible] قافلہ سے کہ
[illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے آدمی اوپر بیچنے بھائی اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بھائی
اپنے کے مگر یہ کہ پروانگی دے واسطے اوسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ بیچے الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کی مین اوپر ہو چکا اور
نہ بھیجے پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بھیجا تھا اوس پر اور کو نہ چاہیے پیغام بھیجنا اور اس صورت مین منع ہے
کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کے پر راضی ہو گئے تھے اور کچھ نہ باقی رہا تھا مگر عقد ہونا مگر یہ کہ اذن دے بھائی اوسکو کہ مین نہین لیتا یہ چیز تو ہی
لے لے یا مین نہین نکاح کرونگا اس عورت سے تو پیغام بھیج تو اس صورت مین لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بھیجنا درست ہوگا [illegible] شرح
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چکاوے آدمی اوپر چکانے بھائی مسلمان اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنی جس صورت میں کہ بائع اور مشتری راضی ہو گئے تھے ایک مول پر تو اور کو نہ چاہیئے کہ ارادہ دینے کا کرے اور زیادہ مول لگا کر معاملہ بگاڑ
دیا بہا کرے پیر یہ حرام ہے اور بیع صحیح ہے اور کہا ابن حجر نے کہ مسلمان کے حکم میں ذمی اور معاہد اور مستامن بھی ہیں شعر **وَعَنْ** جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگوں کو کہ روزی دے اللہ
بعض اونکے کو بعض سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی چھوڑ دو جنگلیوں کو کہ غلہ باہر سے لاویں اور شہر میں سستے مول کو بیچیں اور باعث فراخی
رزق کا ہو شہر والوں پر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہ کی حدیث میں گذر چکا شعر **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ
لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى
الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ
الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوَ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرَى
احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا ملامست سے اور منابذت سے بیچنے میں اور ملامست
یہ ہے کہ لگاوے آدمی کا اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں اور نہ اولٹے اوسکو مگر اسی سبب سے اور دوسری بیع منابذت اور وہ یہ ہے کہ
پھینکے ایک شخص طرف دوسرے شخص کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا اپنا کپڑا اور ہووے بیع اونکے بغیر دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے اسطرح کی بیع
بھی جاہلیت میں کرتے تھے اسکو بھی منع فرمایا حضرت نے اور دو طرح کے پہناوے سے جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑے کا ہے بطریق صما کے اور صما یہ ہے کہ ڈالے
کپڑا ایک مونڈھے پر اور ظاہر ہووے ایک جانب اسکی نہ ہو اوسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ گوٹ مارے لپٹے سے اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو
نہ ہو اوسکی شرمگاہ پر اوس کپڑے میں سے کچھ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نہ اولٹے اوسکو مگر اسی سبب سے یعنی نہ چھوے اوسکو مگر سبب بیع
بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب و قبول لفظ میں اور تعاطی فعل میں یعنی نہ تو منہہ سے کہے بائع کہ یہ چیز میں نے بیچی اور مشتری
کہے میں نے لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سے کپڑا دے اور مشتری مول دے اور کہا طیبی نے کہ نہ اولٹے کپڑے کو اور نہ کھولے اوسکو مگر ساتھ چھونے کے
یعنی حق یہ تھا کہ کھولتا کپڑے کو اور دیکھتا اوسکو اور اوسنے نہ کھولا اور نہ دیکھا سو چھونیکے اور چھونے سے کھولنا اور دیکھنا حاصل نہیں ہوتا حاصل
یہ ہے کہ بیع ملامست ایام جاہلیت میں یہ تھی جہاں ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھتے بھالتے اوسکو کچھ تھے اور نہ شرط خیار کی
کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہیں گے رکھیں گے اور چاہیں گے پھیر دینگے اور بیع منابذت یہ کہ جہاں آپس میں ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا ڈال دیا پس وہی بیع
ہو گئی حاجت دیکھنے کی اور رضامندی کی کچھ نہ تھی اور صما کے معنی ایک تو [illegible] ہیں جو مذکور ہوئے اور مشہور معنی یہ ہیں کہ ایک کپڑا سر سے پاؤں تک
لپیٹے کہ ہاتھ بھی اوسمیں لپٹے رہیں اور کسی سے کھلا نہ رہے اور دوسرے معنی احتباء کے یہ ہیں کہ کولوں پر بیٹھے اور دونوں زانوں کو کھڑی کر کے کپڑا اپنی زانون
اور کمر کے گرد لپیٹے اسطرح کہ ستر کھلا رہے پس اسطرح کے لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہے اور اگر اسطرح لپیٹے کہ ستر ڈھکا رہے تو مشروع
ہے اور ہاتھ یا کپڑا گرد زانو کے حلقہ کر کر بیٹھنا مسنون ہے شعر **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ سے اور بیع غرر سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بیع حصاۃ یہ ہے کہ مول لینے والا بیچنے والے کو کہے کہ جب تیری طرف کنکری پھینکوں تو جب ہو بیع یا کہے بیچنے والا لینے والے کو کہ جن چیزوں میں تیرے ہاتھ سے اسباب ہے وہ چیز کہ پڑے اوس پر کنکری تیری جب پھینکے تو اوسکو یا زمین میں سے زمین بیچی کہ جہاں تک تیر کنکر جاوے یہ بیع ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والے کے قدرت میں نہ ہو جیسے مچھلی دریا میں بیچی اور جانور ہوا میں اور غلام بھاگے ہوئے کو بیچنا ٭ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور تھی یہ بیع ایک بیع کہ کرتے تھے اوسکو اہل جاہلیت تھا آدمی کہ خریدتا اونٹ کو یہاں تک بچہ دیوے اونٹنی پھر بچہ دیوے وہ کہ بیچ پیٹ اوسکے کے ہے یعنی اوس وعدے پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کے پیٹ کے بچے سے کے یہاں بچہ ہوگا تب مول اوسکا دونگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچنے حمل حمل کے سے یعنی ایک اونٹنی کے پیٹ میں بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اوسکے یہاں اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی وہ میں بچہ کو بیچتا ہوں اس تفسیر سے منع فرمایا اسلیئے کہ بیع معدوم کی ہے نہ ہنوز پیدا نہیں ہوا اور اگر پیٹ کے بچے کو بیچے اوسکا بھی یہی حکم ہے بچہ جنے پیچھے بچے کو بیچنا اور بیع مجہول ہے یا یہ کہ مراد بیچنے حمل حمل کے سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یہاں تک کہ بچہ دے وہ بچہ کہ پیٹ میں اونٹنی کے ہے چنانچہ ابن عمر نے بھی یہی تفسیر اسکی کی ہے ساتھ اس عبارت کے وکان بیعا الخ ٭ ع **وَعَنْهُ** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جست کرانے کے کرایہ سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا ہو خواہ اور کچھ کسیکو دے مادہ پر چھوڑنے کے لیئے اور اوسکی اجرت لے اس سے منع فرمایا اسلیئے کہ اسمیں جہالت ہے نر کبھی جست کرتا ہے اور کبھی نہیں اور مادہ کبھی باردار ہوتی ہے اور کبھی نہیں اور اکثر صحابہ اور فقہا کے نزدیک حرام ہے یہ اور اگر عاریت دے نر مادہ پر چھوڑنے کے لیئے مستحب ہے اور اگر بعد عاریت دینے کے کچھ وہ اپنی طرف سے بطریق انعام کے دے اوسکو درست ہے قبول کرنا اوسکا ٭ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ جست کرنے اونٹ کے سے یعنی مادہ پر اور بیچنے پانی اور زمین کے سے تاکہ کھیتی کیجاوے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دیوے کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کے ہے کسیکو تاکہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کھیتی کرنیکی اوسکے اور لیوے زمین والا بعض غلہ کہ اوسکو مخابرت کہتے ہیں اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کے اوپر ذکر کیا گیا ٭ ع **وَعَنْهُ** قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پانی کے سے کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر پانی اسکے حاجت سے زیادہ ہو اور لوگوں کو احتیاج ہو تو جائز نہیں ہے روکنا اوسکو اونسے اور بیچنا اونکے ہاتھ بلکہ یونہیں اونکو اوس صورت میں ہے کہ کوئی آپ پیا چاہے یا جانور کو پلاوے اور اگر کھیتی میں یا درختوں میں کوئی پانی دیا چاہے تو جائز ہے پانی کے مالک کو کہ نہ دیوے اوسکو مگر بعوض ٭ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچا جاوے زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوے بسبب اوسکے گھاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی لازم آتا ہے بیچنے پانی کے سے بیچنا گھانس کا اسلیے کہ کوئی چاہتا ہے چرانے جانور کے پانی کے گرد اور وہ جانوروں کو پانی نہیں
پینے دیتا بغیر عوض کے پس نظر ہوگا اوسکا خریدنے پر اوسکے پس بیچنا پانی کا بیچنا گھانس کا ہوگا اور گھانس کا بیچنا منع ہے اور اختلاف کیا ہے
علما نے کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ تنزیہی ہے وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی
صُبْرَۃِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْہَا فَنَالَتْ اَصَابِعُہٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْہُ السَّمَآءُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَہٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاہُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر تودے غلہ کے پس داخل کیا اپنا ہاتھ تو دہین پس پایا
انگلیوں حضرت کی نے تراوٹ کو پس فرمایا کیا ہے یہ تری اے مالک غلہ کے یعنی کہاں سے یہ تری پہونچی اور کیوں تر کیا کہا پہونچا تھا اسکو
مینہ یا رسول اللہ یعنی مین نے تر نہیں کیا مینہ سے تر ہو گیا فرمایا کیوں نکیا تو نے تر کو اوپر کے جانب غلہ کے تا دیکھتے اوسکو لوگ جو فریب دے
پس نہیں مجھسے یعنی میرے طریقہ پر نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ یُّعْلَمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے جابر سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کیا
مستثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کہے کہ بیچی مین نے یہ چیز مگر بعض اسمین سے نہین بیچی اس سے منع فرمایا بسبب جہالت
بیچے گئے کے مگر جس صورت مین معلوم ہو کہ سقدر نہین بیچی مثلا تہائی یا چوتھائی یا دس سیر تو درست ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ ھٰکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ
وَالزِّیَادَۃُ الَّتِیْ فِی الْمَصَابِیْحِ وَھِیَ قَوْلُہٗ نَہٰی عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ حَتّٰی تَزْھُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِیْ رِوَایَتِہِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ
النَّخْلِ حَتّٰی تَزْھُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچنے انگور کے سے یہانتک کہ سیاہ ہو جاوے یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلہ کے سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے یعنی قابل انتفاع
ہو اسیطرح سے روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے انس سے اور زیادتی کہ مصابیح مین ہے وہ قول اوسکا کہ منع کیا بیچنے کھجور کے سے
یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہین ہوئی ہے بیچ روایت ترمذی اور ابوداؤد کے مگر ابن عمر سے یعنی نہ انس سے اسطرح کہ کہا ابن
عمر نے کہ منع کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف
اسمین دو اعتراض ہین بغوی صاحب مصابیح کے مؤلف پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انس سے روایت کی ہے اور وہ ہے ابن عمر سے اور دوسرا اعتراض یہ ہے
کہ اسنے بیع التمر نقل کیا اور ہے بیع النخل وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ الْکَالِیِٔ بِالْکَالِیِٔ
رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے ادہار کے ساتھ ادہار کے نقل کی یہ دارقطنی نے ف
یعنی بیچنے دین کے ساتھ دین کے اور لفظ کالی ساتھ ہمزہ کے ہے اور بغیر ہمزہ کے بھی آیا ہے کلا بمعنی تاخیر کی اور بیع ادہار کی ساتھ ادہار کے یہ ہے کہ خریدے ایک آدمی ایک چیز
مدت معلوم تک اور جب آوے مدت اور نہ پاوے مول لینے والا مول کہ ادا کرے پس کہے بیچنے والا کہ بیچ اوسکو میرے ہاتھ ساتھ اور مدت کے کچھ زیادہ مول کو مثلا
دس روپے کو وہ چیز لی تھی اب کہا گیارہ روپیہ کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک مہینے کے بعد اسکا مول دونگا پس بیچے اوسکو بغیر قبض کرنے کے تو آئی اسمین اس سے منع
فرمایا اسلیے کہ بیع اوس چیز کی ہے کہ قبض نہین کی اور بعضوں نے کہا کہ صورت اوسکی یہ ہے کہ ہو زید کا عمرو پر ایک کپڑا اور بکر کے عمرو پر دس درہم پس کہے زید بکر کو بیچا
مین نے تیرے ساتھ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہے عوض اون دس درہم کے کہ تیرے عمرو پر آتے ہین پس کہا بکر نے کہ قبول کیا مین نے یہ بیع بھی جائز نہین اسی سبب سے کہ بیع اوس چیز کی

ہو نہ قبض نہیں کی ہو۔ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
بَيْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہنے باپ سے اونہنے نقل کی اپنے دادے سے کہ منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان سے نقل کی یہ مالک نے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** تفسیر عربان کی یہ ہے کہ خریدے کوئی ایک چیز اور روپے
بیچنے والے کو ایک روپیہ یا کمتی بڑھتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اوسکو مجرا کرینگے مول میں اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو روپیہ تیرا پاس نہیں لونگا میں
اوسکو ہندی میں اوسکو بیعانا اور بیانی کہتے ہیں شریعت میں یہ بیع باطل ہے چاہیے کہ اگر بیع ہوئی ہو تو وہ حق بیچنے والے کا ہے سو اسواسطے کہ مول میں مجرا ہوتا ہے
اور اگر بیع ہوئی تو حق مول لینے والے کا ہے واپس ہو اور جائز رکھا ہے اوسکو ابن عمر رضی نے اور امام احمد نے ۔ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے
حضرت علی رض سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے مضطر کے سے اور بیچنے غرر کے سے اور بیچنے میووں کے سے پہلے پختہ ہونے کے نقل کی یہ ابو داؤد
نے **ف** بیچنے مضطر کے سے مراد بیچنے سے یہاں فروخت یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے اور یہ بیع فاسد ہے نہیں منعقد ہوئی یا مراد
مضطر سے محتاج ہے کہ ساتھ بیچنے کے بسبب قرضداری کے یا مصیبت کے کہ اوسپر پڑی ہو اور بیچے کوئی چیز اپنے اموال میں ارزان بنا بر ضرورت کے پس مروت
یہ ہے کہ اوس سے نہ خریدے سستی ولیکن مدد اوسکی کرے ساتھ اور قرض دینے یا خریدے اوسکو ساتھ قیمت اوسکے کے اور یہ عقد صحیح ہے لیکن ساتھ کراہیت
کے اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہے اس باب میں ۔ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے
انس سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب میں سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجرت نر کے سے مادہ پر چھوڑنے کے لیے پس منع فرمایا اوسکو پھر عرض کیا
اوسنے یا رسول اللہ ہم عاریت دیتے ہیں نر کو پھر انعام دیے جاتے ہیں ہم یعنی کچھ اجرت ہم نہیں ٹھہراتے ہیں یوں ہی بطریق انعام کے ہمیں دیتے ہیں پس اجازت دی
حضرت نے اوسکو بیچ لینے انعام کے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيْعَ مَا
لَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِأَبِيْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَأْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي
الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ فَأَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا منع کیا مجھکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں اوس چیز کو کہ نہیں نزدیک میرے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابی داؤد اور نسائی کے یوں ہے کہ کہا
حکیم نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہے مجھسے خریدنے ایک چیز کا اور نہیں ہوتی وہ نزدیک میرے پس خریدتا ہوں میں واسطے
اوسکے بازار سے یعنی اوسکے ہاتھ ایک چیز بیچتا ہوں اور بازار سے مول لا کر حوالے کر دیتا ہوں فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نہیں نزدیک تیرے **ف** نہیں
نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیرے ملک میں نہیں وقت بیچنے کے پھر اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ نہ وہ چیز ملک میں ہے اور نہ پاس موجود ہے پس اوسکی
بیع صحیح نہیں ہے دوسری صورت یہ ہے کہ ملک میں تو نہیں ہے کہ مال غیر کا ہے لیکن ہے پاس اوسکے پس اوسکو بھی نہ بیچنا چاہیے بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچیگا
بغیر اوسکے اذن کے تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کے اور نزدیک امام شافعی کے اسکی بھی بیع صحیح نہیں ہوگی اور پہلی
صورت کے حکم میں داخل ہے بیچنا اوس چیز کا کہ قبض نہیں کی ہے یا گم ہو گئی ہے یا بھاگ گئی ہے مانند غلام وغیرہ کے یا قادر نہیں اوسکے حوالہ کرنے پر جیسے جانور
ہوا میں اور مچھلی پانی میں اور یہ نہی بیع غیر صورت کے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق ساتھ شرطوں معلومہ کے کہ بیان انکا باب سلم میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ
١٠١ **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعون سے بیچ ایک بیع کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اس حدیث کی دو تفسیرین ہین ایک یہ کہ کہے ایک شخص مثلاً کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپیہ کے بشرط اسکے کہ بیچے تو میرے ہاتھ گھر اپنا بعوض سو روپیہ کے یہ درست نہین اور دوسرے یہ کہ کہے بیچا مین نے غلام اپنا تیرے ہاتھ دس روپے نقد کو یا بیس روپے قرض کو یہ بھی نادرست ہے ۴ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعون سے بیچ ایک عقد کے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** اس حدیث کے معنی اور اس سے اوپر کی حدیث کے معنی ایک ہین ۵ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال قرض اور بیع اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین اور نہین درست نفع اوٹھانا اوس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اوسکے اور نہین درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہین نزدیک تیرے یعنی نہین تیرے ملک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** نہین حلال قرض اور بیع یعنی کسی کے ہاتھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپیہ وغیرہ مجھکو قرض دے یا یہ درست نہین یا معنی یہ ہین کہ ایک شخص کسیکو قرض دے اور کچھ چیز اپنی اوسکے ہاتھ بیچے اوسکی قیمت سے زیادہ کو یہ بھی حرام ہے اسلیے کہ اسکے قرض دینے سے وہ زیادہ قیمت دیتا ہے اور جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو وہ حرام ہے پس حیلہ سودخورون کا نکالا ہوا ہے بچے اس سے اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین یعنی ایک بیع مین دو بیعین نکرے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہے اور بعضون نے معنے یہ کہے ہین کہ نہ بیچے ایک چیز ساتھ دو شرطون کے مثلاً کہے کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا اتنے کو باین شرط کہ دھلا بھی دونگا اور سلوا بھی دونگا اور لکھا ہے علمانے کہ قید دو شرطون کی اتفاقی ہے ایک شرط بھی بیع مین نہین جائز اسلیے کہ وارد ہوئی نہی بیع اور شرط سے اور درست نہین نفع اوٹھانا الخ یعنی مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابھی اوسکو قبض نہین کیا اور بیچنے والے کے اوسکا کرایہ لیا اور جو چاہے مول لینے والا کہ بیچنے والے سے کرایہ لے تو درست نہین سو اسطے کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنے والے کی ضائع ہوتی مول لینے والے کی کچھ نجاتی پس بسبب اسکے اگر نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق بیچنے والے کا ہے مول لینے والے کا نہین ہے ۶ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھا مین بیچتا اونٹونکو بدلے دینارون کے نقیع مین کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے پھر لیتا مین بدلے دینار کے درہم اور بیچتا مین اونٹونکو بدلے درہمون کے اور لیتا مین بدلے درہمون کے دینار پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا مین نے یہ واسطے اونکے پس فرمایا نہین مضائقہ کہ لیوے تو دینارون کو بدلے درہمون کے یا درہمون کو بدلے دینارون کے موافق نرخ اوس دن کے یعنی وقت لینے کے جبتک نہ جدے ہو تم ایک دوسرے سے اس حال مین کہ درمیان تمہارے ہو کوئی چیز نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** درہم چاندی کے ہوتے ہین اور دینار سونے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلے روپیون کے بیچا اور اونکے بدلے اشرفیان دیدے یا بدلے اشرفیون کے لے اور اونکے بدلے روپے دیدے تو درست ہے اور نرخ اسدن کی جو قید لگائی بنا بر استحباب کے ہے والا جس نرخ سے چاہے بیچ ڈالے ہے اور درمیان تمہارے ہو کوئی چیز یعنی قبض نہ کیا ہو مبیع یا مول کو یا دونون کو یعنی یہ بدل کرنا دینار و درہم کا آپسمین باین شرط جائز ہے

ہر کسی چیز مجلس کے قبض آپس میں کرین بیع نقد کے ساتھ نسیہ یعنی وعدہ کے لازم نہ آوے اور ربوا نہ ہو منقول ہے کہ حضرت شیخ علی متقی مکہ معظمہ میں جب تمام کو بازار میں بھیجتے تو نصیحت کر دیتے کہ ہشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا آپس کے قبض کرنے میں فرق درمیان میں نہ واقع ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ درہم متعین نہیں ہوتی یہانتک کہ اگر دکھاوے بیچنے والیکو ایک درہم بدلے اسکے یہ چیز لیتا ہوں پس بیچی اوسنے وہ چیز بعوض اوس درم کے اور دے اوسکو اور درہم جائز ہے جیسا ہوں دونوں حالت میں یکسان ہیں ع وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عدا بن خالد بن ہوذہ سے کہ نکالا ایک خط کہ اوسمین لکھا تھا کہ یہ خریدنا عدا بن خالد بن ہوذہ کا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا اوسنے غلام یا لونڈی نہیں بیماری اور نہیں بری اسمین خریدنا مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یا لونڈی یہ شک راوی ہے کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام لکھا تھا یا لونڈی اور نہیں بیماری مراد بیماری سے یہان جنون اور جذام اور کوڑھ اور مانند انکے کے ہے اور مراد بدی سے وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونے غلام کے چور یا بھگوڑا اور نہیں برائی اوسکی اصل مین کہ پیدا ہوں اوس سے افعال و اخلاق برے مانند ہونے اوسکے ولد الزنا یا فاسق یا حرامی یا جھوٹا اور خریدا الخ یہ اشارہ ہے ساتھ رعایت خیر خواہی و حقوق اسلام کے اس بیع مین طرفین سے حاصل یہ کہ یہ غلام اچھا ہے عیب دار نہیں اور اس بیع مین طرفین سے دغا اور فریب نہیں اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتا میں اوسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے اور عباد ضعیف ہے اور کچھ نہیں اور لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد از ہجرت کے بیع نہیں واقع ہوئی مگر نادر پہلے ہجرت سے بیع اور شرا دونوں ہوے ہیں اور بخاری مین یہ حدیث یون ہے ہذا ما اشتری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عدا بن خالد پس اوس سے معلوم ہوا کہ مول لینے والے حضرت تھے اور بیچنے والے عدا اور اس حدیث سے عکس اسکا معلوم ہوا ہے ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا انکے بیچنے کا پس فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالہ کو پس کہا ایک شخص نے لیتا ہوں میں ان دونوں کو ایک درہم کو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم پر پس دیے اونکو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا اون دونوں کو حضرت نے اوس شخص کے ہاتھ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف قصہ اس بیچنے کا یہ ہے کہ ایک شخص نے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پس فرمایا حضرت نے اوسکو کیا ہے تیرے پاس کچھ اوسنے کہا کہ نہیں ہے میرے پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ اون دونوں کو اور کھا مول اونکا پھر جبکہ نہ ہو تیرے پاس کچھ پس مانگ صدقہ پس وہ لے آیا اور حضرت نے اونکو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کے بیچنے کو عربی میں بیع من یزید اور حراج کہتے ہیں یہ بیع شرع میں درست ہے اور یہ جو آیا ہے کہ ایک کے چکانے پر دوسرا نہ چکاوے تو وہ اوس صورت میں ہے کہ بیچنے اور لینے والا ایک مول پر راضی ہو گئے ہوں تب اور کوئی نہ چاہیے کہ اوسکو چکاوے اور اسمین وہ بات نہیں ہے بلکہ بیچنے والیکو منظور یہی ہوتا ہے کہ جو زیادہ مول دیگا اوسکو دونگا اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ معاطاة یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو کافی ہے بیع مین اگرچہ منہ سے کچھ نہ کہیں

ع الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا سنا میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ جو شخص کہ بیچے عیب دار چیز کہ نہ خبردار کیا یعنی اوسکے عیب پر ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب

الٰہی کے یا فرمایا ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے ہیں اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **باب** یہ باب متعلق ہے پہلے باب کے **الفصل الاول**
فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان
یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان یشترط المبتاع رواہ مسلم وروی البخاری المعنی
الاول وحدہ ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد تابیر کے پس میوہ اوسکا
واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور جو شخص کہ خریدے غلام واسطے اوسکے ہو مال پس مال اوسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے
خریدنے والا نقل کی یہ مسلم نے اور روایت کیا بخاری نے پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ **ف** تابیر اوسکو کہتے ہیں کہ رکھتے ہیں پھول نر کھجور کے
درخت کا بیچ پھول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم الٰہی سے پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے اور اوس میں
میوہ لگا ہو تو پھل اوسکا بیچنے والے ہی کا ہوتا ہے مگر جس صورت میں کہ مول لینے والا شرط کرے یعنی کہے کہ لیا میں نے درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو مول ہوگا
لینے والے کا ہوتا ہے اور یہی حکم بغیر تابیر کے ہوئیگا ہمارے نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے کہ بغیر تابیر کیے ہوئے کا ہوتا ہے پھل مول لینے
والے کا مگر یہ کہ شرط کرے بیچنے والا اپنے لیئے تو اوسکا ہوتا ہے اور جو کوئی غلام اور اوسکے لیئے مال ہو یعنی بحسب ظاہر کے کہ اوسکے ہاتھ میں ہے وہ مال
غلام مالک کا نہیں ہوتا پس وہ مال بائع کا ہے مگر جس صورت میں کہ شرط کرے مول لینے والا تو اوسکا ہوتا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ کپڑے
غلام کے پہنے ہوئے ہوں نہیں داخل ہوتے بیع میں مگر جبکہ شرط کرے لینے والا اور بعضے ہمارے عالموں نے کہا ہے کہ داخل ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ کپڑا بقدر ستر
ڈھکنے کے داخل ہے اور زیادہ نہیں اور صحیح یہی ہے کہ نہیں داخل ہوتا کچھ بموجب ظاہر حدیث کے ۔ ع ح **وعن** جابر انه کان یسیر
علی جمل له قد اعیی فمر النبی صلی اللہ علیه وسلم به فضربه فسار سیرا لیس یسیر مثله ثم قال بعنیه بوقیة
قال فبعته فاستثنیت حملانه الی اهلی فلما قدمت المدینة اتیته بالجمل ونقدنی ثمنه وفی روایة فاعطانی
ثمنه ورده علی متفق علیه وفی روایة للبخاری انه قال لبلال اقضه وزده فاعطاه وزاده قیراطا
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ وہ تھے چلتے اپنے اونٹ پر کہ تحقیق تھک گیا تھا یعنی ماندہ ہو گیا تھا پس گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جابر پر پس مارا حضرت نے اونٹ کو یعنی لکڑی سے یا کوڑے سے دست مبارک سے تو ہو گیا وہ ایسا چلنے والا کہ نہیں چلتا تھا مانند اوسکے یعنی دست مبارک کی
برکت سے ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلے ویسا نہ تھا پھر فرمایا حضرت نے کہ بیچ میرے ہاتھ اسکو ساتھ ایک وقیہ کے کہا جابر نے پس بیچا میں نے اوس اونٹ کو اور استثنا کی میں نے
سواری اوسکی اپنے گھر تک پس جب آیا میں مدینہ میں لایا میں حضرت کے پاس اونٹ اور دیا مجھکو مول اوسکا اور ایک روایت میں ہے کہ پس دیا مجھکو مول اوسکا اور پھیر دیا
اونٹ مجھپر یعنی مول بھی دیا اور اونٹ بھی عطا کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی میں یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے بلال کو کہ دے جابر کو
مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچھ پس دیا بلال نے اونکو اور زیادہ دیا اونکو ایک قیراط کہ نام چھٹے حصہ درہم کا ہے **ف** وقیہ اوسکو کہتے ہیں چالیس درہم کا
ہوتا ہے اور استثنا کی میں نے الخ یعنی شرط کر لی میں نے کہ مدینہ تک اوس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادونگا پس ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا
ساتھ شرط کرنے بائع کے سواری اپنے کو اپنے لیئے ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے یہ شرط کرنا اگر مسافت
نزدیک ہو چنانچہ یہاں ایسا ہی تھا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہیں رکھتے ہیں بیع کر ڈالنے ساتھ اوس شرط کے اور کہتے ہیں کہ یہ بیع باطل ہے خواہ
مسافت قریب ہو خواہ بعید دلیل اونکی وہ حدیث ہے کہ منع کیا حضرت نے بیع اور شرط سے اور اس حدیث کا وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بات خاص جابر کے حق میں جائز ہوگا
اور کو نہیں جائز یا کہ یہ شرط بعد ہو بیع کے ہوئی ہو ۔ ع ح **وعن** عائشة قالت جاءت بریرة فقالت انی کاتبت علی تسع اواق فی کل

عام وقية فاعينيني فقالت عائشة ان احب اهلك ان اعدها لهم عدة واحدة واعتقك فعلت ويكون ولاءك لي فذهبت الى اهلها فابوا الا ان يكون الولاء لهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذيها و اعتقيها ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فما بال رجال يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وان كان مائة شرط فقضاء الله احق وشرط الله اوثق وانما الولاء لمن اعتق متفق عليه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تھی میں نے نو اوقیہ پر کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پھر کہا عائشہ نے بریرہ کو کہ اگر چاہیں مالک تیرے یہ کہ دوں میں اوقیے اونکو ایک مرتبہ سب کے سب اور آزاد کردوں میں تجھکو تو کردوں میں اور ہو حق ولا تیری کا مجھکو پس گئی بریرہ طرف مالکوں اپنے کے پس نہ مانا اونھوں نے اور کہا کہ نہیں بیچینگے ہم مگر اسطرح سے کہ ہو حق ولا کا ہمارے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ کو کہ لے اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجھکو پہونچے گی پھر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں پس حمد اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پھر فرمایا پیچھے اسکے کیا حال ہے اون لوگوں کا کہ کرتے ہیں شرطیں کہ نہیں وہ کتاب اللہ میں یعنی نامشروع ہیں جو شرط کہ نہیں کتاب اللہ میں پس وہ باطل ہے اگرچہ ہوں سو شرطیں یعنی اگر سو شرط کرے تو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہے کہ عمل کیا جاوے اوسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور سوا اسکے نہیں کہ ولا واسطے اوسکے ہے کہ آزاد کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہے پہلے وہ ایک یہودی کی لونڈی تھیں اونہیں نے کتابت کی اپنے مالکوں سے اور کتابت اوسکو کہتے ہیں کہ مالک آزاد کرے بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ مجھکو ادا کرنا اور وہ قبول کرے پھر اگر اوسنے ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہیں تو ویسا ہی اوسکے ملک میں رہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئیں اور کہا کہ میں نے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پس میری یاری کرو یعنی کچھ دو کہ میں اپنے بدل کتابت میں ادا کروں حضرت عائشہ نے کہا کہ تیرے مالک اگر چاہیں یہ نو اوقیہ یکمشت دوں یعنی تیری قیمت میں اور خرید لوں تجھکو اور آزاد کردوں تو کردوں یہ اور بیچنا مکاتب کا بیچ صورت عاجز ہونے اوسکے کے ادا کرنے بدل کتابت سے جائز ہے اور ولا کہتے ہیں حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مر جاوے اور مال چھوڑ جاوے اور اوسکا کوئی عصبہ نہو تو آزاد کرنیوالے کو مال اوسکا پہونچیگا پس بریرہ کے مالکوں نے چاہا کہ عائشہؓ لیں بریرہ کو تو ولا اوسکا ہمارے لیے ہو یہ شرط لغو تھی اور نامشروع کہ عائشہؓ آزاد کریں اور ولا اونکے لیے ہو اور ولا اوسکے لیے ہوتا ہے کہ جو آزاد کرے پس یہ بات حضرت عائشہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اوسپر حضرت خفا ہوئے اور کلام مذکور فرمایا ؀ **وعن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الولاء وعن هبته متفق عليه اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ولا سے اور ہبہ کرنے اوسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکے لیے ثابت ہوا اب چاہا کہ اوس حق کو کسیکے ہاتھ بیچے یا بخشے تو درست نہیں اسلیے ولا ملک نہیں ہے کہ اوسکو بیچے یا بخشے سب علما کا مذہب یہی ہے ؀

الفصل الثاني

عن مخلد بن خفاف قال ابتعت غلاما فاستغللته ثم ظهرت منه على عيب فخاصمت فيه الى عمر بن عبد العزيز فقضى لي برده وقضى علي برد غلته فاتيت عروة فاخبرته فقال اروح اليه العشية فاخبره ان عائشة اخبرتني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في مثل هذا ان الخراج بالضمان فراح اليه عروة فقضى لي ان آخذ الخراج من الذي قضى به علي له رواه في شرح السنة اور روایت ہے مخلد بن خفاف سے کہ کہا خریدا میں نے ایک غلام پس لی میں نے کمائی اوسکی پھر مطلع ہوا میں اوس عیب

یعنی عیب قدیم پر پس جھگڑا لیگیا مین اوس غلام کے مقدمہ مین طرف عمر بن عبدالعزیز کے کہ خلیفہ تھے پس حکم کیا واسطے میرے ساتھ پھیر دینے غلام کے اور حکم کیا مجھپر ساتھ پھیر دینے کمائی اوسکے کے پس آیا مین عروہ بن زبیر کے پاس کہ کبار تابعین اور فقہای سبعہ سے تھے اور خبر دی مین نے اونکو یعنی عمر بن عبدالعزیز کے اس حکم کرنیکی پس کہا عروہ نے جاونگا مین طرف عمر بن عبدالعزیز کے آخر روز یا وقت شام کے اور خبر دونگا مین اونکو یہ کہ حضرت عائشہ نے خبر دی مجھکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بیچ مانند اس قصہ کے یہ کہ منفعت بدلے ضمان یعنی تاوان بھرنے کے پس گئے طرف عمر بن عبدالعزیز کے عروہ پس حکم کیا عمر بن عبدالعزیز نے واسطے میرے یہ کہ لون مین کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تھا ساتھ اوسکے مجھپر واسطے اوسکے نقل کی یہ شرح السنۃ مین

ف بدلے ضمان بھرنیکے یعنی اگر غلام اس حالت مین مرجاتا یا ناقص ہو جاتا تو مول لینے والے کا نقصان ہوتا بیچنے والے پر کچھ نتھا پس اگر منفعت حاصل ہے تو وہ بھی مول لینے والے کی ہے؛ مولانا من المرقاۃ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے بیچنے والا اور لینے والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز کہ بکی ہے قائم ہو جونکی تون اور نہون درمیان اون دونون کے شاہد پس قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یا پھیر دین دونون بیع کو

ف جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنی قدر مول مین یا شروط خیار مین یا مدت مین سوا انکے اور شرطین تو قول قول بیچنے والیکا ہے یعنی ساتھ قسم کے کہ قسم دیجاوے کہ تو نے ثمن بیچا ہے اتنے اتنے کو اور مول لینے والا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے راضی ہو ساتھ اوس چیز کے کہ قسم کھائی ہے اوسپر بائع نے اور اگر چاہے قسم کھاوے کہ مین نے نہین خریدی ہے مگر اتنے کو پھر اگر دونون نے قسم کھائی پس اگر راضی ہوا ایک دونون مین سے ساتھ قول دوسرے کے بہتر اور اگر راضی نہو فسخ کرے قاضی عقد کو خواہ مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے نہ قسم کھاوین دونون وقت ہلاک ہونے مبیع کے بلکہ قول اسوقت مین قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور وقت باقی قائم ہونے مبیع کے ان دونون مذہب کے اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یعنی جس وقت کہ مبیع قائم ہو تو بیچنے والیکو قسم دیجاوے جس چیز پر کہ سب کھاوے وہ تو لینے والیکو اختیار ہوگا جیسے کہ اوپر گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر ہو مبیع قائم وقت نزاع کے تو قول قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور یہ قسم دیجاوے بیچنے والیکو یہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہے ذکرہ المظہر [illegible] مفصل ہے جسکو تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو ہدایہ مین دیکھے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پھیر دے بیع مسلمان کو بخشے گا اوس کو اللہ تعالی گناہ اوسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور شرح السنۃ مین یہ حدیث نقل کی ہے ساتھ اون الفاظ کے کہ مصابیح مین ہین شریح شامی سے بطریق ارسال کے

ف شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اقالہ بیع مین اور سلم مین جائز ہے پہلے قبض کرنیکے اور بعد اوسکے اور اقالہ کہتے ہین فسخ کرنے بیع کو اور ابن ماجہ نے یعنی دونون نے متصل سند سے روایت کی ہے یہ اور اسیطرح حاکم نے ابی ہریرہ سے اور مصابیح مین یہ حدیث یون ہے من اقال نادما اسلم صفقتہ کرہہا اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ اور بطریق ارسال کے یہ اعتراض کیا مصنف نے بغوی پر کہ اوسنے ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی منفصل اور نہ ذکر کی متصل

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ

الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص نے اون لوگون مین سے کہ تھے تم سے پہلے زمین ایک شخص سے پس پائی اوس شخص نے کہ خریدی تھی زمین بیچ زمین اپنی کے ایک ٹھلیا کہ اوسمین تھا سونا پس کہا بیچنے والے کو اوس شخص نے کہ لی تھی زمین لے سونا اپنا مجھسے نہین خریدی ہے مین نے مگر زمین اور نہین خریدا مین نے تجھسے سونا پس کہا بیچنے والے زمین کے نے کہ نہین بیچی مین نے تیرے ہاتھ مگر زمین اور جو چیز اوسمین ہے پس قصہ لے گئے دونون طرف ایک شخص کے پس کہا اوس شخص نے کہ قصہ لیگئے تھے طرف اوسکے کیا ہے تم دونون کی اولاد پس کہا دونون سے ایک نے کہ میرے ہان لڑکا ہے اور کہا دوسرے نے کہ میرے ہان لڑکی ہے پھر کہا اوس شخص نے کہ نکاح کردو لڑکی کا لڑکے سے اور خرچ کرو اونپر اوس سونے سے اور خیرات دو یعنی جو بچے یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ وہ فیصلہ کرنیوالے حضرت داؤد تھے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اوپر فضیلت صلح کر دینے کے درمیان بیچنے والے اور لینے والے کے اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسے کہ مستحب ہے غیر اسکے کو ع

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

باب ستر بیع بیان سلم اور گروی کے ف سلم نام ہے اوس بیع کا کہ بالفعل نقد روپیہ یا اشرفی دی اور جنس ٹھہرا لے کہ اتنی مدت مین ملیگی ایک مہینے مین یا دو مہینے مین مثلا ایکسو روپے ایک شخص کو دیئے اور اوس سے ٹھہرا لیا کہ دو مہینے مین گیہون سو من اس نرخ کے تجھسے لینگے اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور کبھی سلف بھی کہتے ہین اور ہندی مین بدھنی بھی کہتے ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہے اور سب شرطین اوسکی سولہ ہین چھ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چھ شرطین راس المال مین یہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپے ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہ بخاری روپے یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈبک کے اور بیان کرنا صفت کا کہ روپے کھرے ہین یا کھوٹے اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلا یہ سو ہین یا دو سو ہین اور روپے اشرفی نقد دینا وعدے پر نرکھنا اور قبض کرنا اوسی مجلس مین یعنی مجلس عقد مین اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا چنے ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کھادر کے ہین یا بانگر کے اور بیان کرنا صفت کا کہ اچھے ہین یا برے اور جتانا مسلم فیہ کے قدر کا مثلا دس سیر ہین یا دس من ہین اور مسلم فیہ اوس قسم سے ہو کہ متعین ہو جاتی ہے تعین کرنے سے پس نہین درست سلم روپے اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگے دو مہینے مین یا چار مہینے مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہے ورنہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین یعنی جسوقت سے عقد کیا ہے اوسوقت سے لینے وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہ ہو پیدا تو اوسمین سلم نہین درست اور ہو وے عقد بیع سلم کے بدون خیار کے یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہ مسلم فیہ ملیگا اگر ہو مسلم فیہ اور ہونا مسلم فیہ کا منضبط یعنی بیان کرنے جنس اور صفت کے سے وہ چیز معلوم ہو وے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کے سے معلوم اور متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑے وغیرہ کے اوسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنے چاہیے ، مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ مین اور مدینہ کے لوگ بیع سلم کرتے تھے ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی زر دیتے تھے اور شرط کرتے تھے کہ بعد ایکسال یا دو سال یا تین سال کے میوہ پہونچا دینا پس فرمایا حضرت نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس

کیل اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اوس چیز مین کہ بیچی جاتی ہے تول کر
جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم مین مثلاً چار تولہ یا پانچ تولہ اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس و مانند انکے اور ظاہر
اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کے نزدیک مدت
معلوم کا ہونا اسمین نہین شرط ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهُ
دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا خرید ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ غلہ ایک یہودی سے بوعدہ ایک مدت
معلوم کے اور گرو رکھی اوسکے پاس اپنی زرہ لوہے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کچھ مول لینا نسیئۃ یعنی بوعدہ اور جائز ہی
کچھ گرو رکھنا بدلے دین کے اور جائز ہی گرو رکھنا حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرہان مقبوضة قید سفر کی
اسمین اتفاقی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتھ اہل ذمہ کے اسلئے اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سے اور اور کفار سے جبکہ
نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس مال کا کہ اون پاس ہی لیکن نہین جائز ہی مسلمان کو بیچنا ہتیار کا اور اسباب لڑائی کا حربیون کے ہاتھ اور نہین جائز مطلق کفار کے
ہاتھ بیچنا اوس چیز کا کہ باعث تقویت اونکے دین کی ہی اور نہین جائز ہی بیچنا مصحف کا اور غلام مسلمانون کا اونکے ہاتھ اور کہا نووی نے کہ اسمین بیان
ہی اسکا کہ حضرت دنیا مین قلت مال کی رکھتے تھے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کے پاس اور حضرت نے جو معاملہ
گرو کا یہودی سے کیا اور صحابہ سے نکیا تو کہا ہی بعضون نے کہ شاید یہ بیان جواز کے لیئے کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیئے کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سے کسی پاس نتھا
سوا یہود کے **وَعَنْهَا** قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا وفات کیئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت مین کہ زرہ اونکی گرو تھی نزدیک
یہودی کے بدلے تیس صاع جو کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ
بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور سواری کا سواری کیا جاوے بدلے خرچ کرنے اوسکے کے جسوقت کہ
ہووے گرو اور دودھ جانور شیر دار کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اوسکے کے جسوقت کہ ہووے گرو اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اوسپر ہی خرچ نقل کی
یہ بخاری نے **ف** ملا علی نے اول جملہ حدیث کے تحت یہ لکھا ہی کہ یعنی جائز ہی گرو کرنے والے کو سوار ہونا اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی
بسبب اسکے کہ اسپر ہی دانا گھاس اوسکا اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نے اخیر جملہ کے تحت یہ لکھا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہی
اور دودھ پیتا ہی اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گرو کے جانور کو دانا گھاس دیتا ہی تو وہ سوار ہو اور دودھ پیوے اور اگر راہن دانا گھاس دے تو اوسکو
جائز ہی سوار ہونا اور دودھ پینا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹھانا ساتھ گرو کے اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما برخلاف
اسکے ہین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ نہین جائز ہی مرتہن کو کہ نفع لے ساتھ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہی اسلیئے کہ جو قرض حاصل کرے نفع کو حرام ہی اور
لکھا ہی علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ حدیث آیندہ کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا
وَرُوِيَ مِثْلُهُ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہی سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا نہین منع کرتا گرو رکھنا چیز گرو رکھی ہوئی کو مالک اوسکے سے کہ جسنے گرو ہی رکھا ہی اوسکو یعنی گرو رکھنے سے وہ چیز اوسکے ملک سے

نہین نکل جاتی اوسکے لیئے ہی فائدہ اور زیادتی اوسکی اور اوسپر ہی تاوان اوسکا نقل کی یہ شافعی نے بطریق ارسال کے اور روایت کی گئی مثل اس حدیث کے یعنی
موافق اسکے لفظا و معنًا ہین یا مثل معنی اسکے کے یعنی موافق معنون ہین اور مخالف لفظون مین کہ مخالف نہین ہی اسکے معنون مین سعید بن مسیب سے کہ اونہون نے
روایت کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے **ف** فائدہ الکالخ یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا یا گروی کے جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچے
وغیرہ ہون گروی چیز کے تو حق راہن کا ہی اور اگر ہلاک ہو مرتہن کے ہاتھ مین تو تاوان راہن ہی پر ہی یعنی نقصان راہن کا ہوا مرتہن کے حق مین سے کچھ
ساقط نہین ہو نیکا راہن کو سب قرض دینا آویگا اور بعضی نسخون مین لفظ روی کا ساتھ صیغہ معروف کے بھی آیا ہی اس صورت مین فاعل شافعی ہوگا
اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ہی ہونگی ۱۲ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْمِیْزَانُ
مِیْزَانُ اَھْلِ مَکَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی اور تول
تول اہل مکہ کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی حقوق شرعیہ مین مانند زکوٰۃ اور مانند اسکے کے اعتبار مدینہ والونکے پیمانون کا ہی
اور مکہ والون کے تول کا بیان اس اجمال کا یہ کہ نہین واجب ہوتی زکوٰۃ درہمون مین جبتک کہ نہو دوسو درہم موافق تول مکے کے اور صدقہ فطر مین
اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیئے کہ مدینہ والے اہل زراعت ہین وہ خوب جانتے ہین احوال پیمانونکا اور مکہ والے اہل تجارت ہین وہ
احوال تولونکا خوب جانتے ہین کذا قال القاضی والبغوی ۱۲ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِاَصْحَابِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اِنَّکُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ ھَلَکَتْ فِیْھِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَۃُ قَبْلَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ماپنے والون اور تولنے والون کے کہ تحقیق تم والی کیئے گئے ہو دو کامون کے یعنی ماپنے
اور تولنے کے کہ ہلاک ہوئین اونمین امتین گذری ہوئی پہلے تمسے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مانند قوم شعیب وغیرہ کے کہ لیتے تھے لوگون سے پورا اور دیتے تھے کم اور
حاصل یہ کہ تم کم ماپنے اور کم تولنے سے بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بھی نہ ہلاک ہو جاؤ ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَہٗ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس نہ پھیرے اوسکو
طرف غیر اپنے کے پہلے قبض کرنے اوسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نہ پھیرے الخ یعنی نہ کسی کے ہاتھ بیچے اور نہ ہبہ کرے پہلے قبض کرنیکے یا یہ کہ
تبدیل نکرے اوس چیز کو ساتھ غیر اوسکے کے یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکے بدلے اور چیز نہ لے پہلے قبض کرنیکے ۱۲ع **بَابُ الْاِحْتِکَارِ** یہ باب ہی بیچ بیان احتکار
کے **ف** شرع مین احتکار کہتے ہین بند کر رکھنے قوتون کو بانتظار گرانی کے باینطریق کہ وقت گرانی کے کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتے ہون مول لیکر بند کر
رکھے اس نیت سے کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہ حرام ہی ہان اگر اوسکی زمین سے آیا ہو یا وقت ارزانی کے خرید کر رکھا ہو اور گرانی مین بیچے تو
یہ حرام نہین اور اسیطرح حرام نہین ہی بند کر رکھنا اون چیزونکا کہ قوت نہین ہین ۱۲ ح ع اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتون آدمیون
اور جانورون کے جبکہ ہو یہ احتکار بیچ ایسے شہر کے کہ ضرر کرے شہر والونکو یعنی شہر چھوٹا ہی اسکے احتکار سے گرانی زیادہ ہو جائیگی اور ضرر پہونچیگا لوگونکو
اور اگر شہر بڑا ہی یہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین ہویگا وہان کچھ مضائقہ نہین اور جسنے احتکار کیا غلہ زمین اپنے کا یا خریدے ہوئے غلہ کو اور شہر سے پس نہین
ہی وہ احتکار کرنیوالا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ
فَھُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی معمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کرے پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہ مسلم نے
وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عُمَرَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ فِیْ بَابِ الْفَیْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی

کہ

کہرا اوسکا یہ ہو کانت اموال بنی النضیر سے باب فی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجالب مرزوق والمحتکر ملعون رواہ ابن ماجۃ والدارمی روایت ہو عمر رضی اللہ
عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہو اور احتکار کرنیوالا ملعون ہو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف**
یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوے تا بیچے بموجب نرخ حال کے برخلاف احتکار کرنیوالے کے وہ رزق دیا گیا ہو یعنی حاصل ہوتا ہو نفع اوسکو
بغیر گناہ کے اور برکت دیجاتی ہو اوسکے رزق مین اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اوسکے اوپر مذکور ہوے گنہگار اور دور خیر سے ہو جبتک کہ اس فعل مین ہو یعنی بیشتر نہین ہوتی
اوسکو برکت ع **وعن** انس قال غلا السعر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد
منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت انس سے کہ کہا
مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنی حکم کیجیے لوگونکو کہ اس بھاو بیچا کرین
پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ وہی نرخ مقرر کرنیوالا تنگی کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینیوالا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون
پروردگار اپنے سے اس حالت مین کہ نہو کوئی تم مین سے کہ طلب کرے مجھسے کچھ حق بسبب خون کے یا مال کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف**
وہی نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہو کہ ساتھ اوسکے روزی لوگون پر تنگ اور فراخ کرتا ہو یہ جو کہتے ہین کہ نرخ آسمانی ہو اوسکے بھی
معنی یہی ہین اور امید رکھتا ہون مین الخ اسمین نہی ہو نرخ مقرر کرنے سے اسلیئے کہ وہ تصرف کرنا ہو لوگون کے مال مین بغیر اذن اونکے کے اور ظلم کرنا ہو اونکے
حقمین اور نرخ مقرر کرنے سے کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتے ہین اور یہ باعث ہوتا ہو قحط کا اور مراد یہ ہو کہ تکلیف نہ دیجاوے لوگونپر ساتھ نرخ مقرر
کرنیکے اور لازم نکیا جاوے اوپر نرخ ولیکن حکم کیئے جاوین ساتھ انصاف اور شفقت کے خلق پر اور خیر خواہی خلق کی ع **الفصل**
الثالث فصل تیسری **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکر علی المسلمین
طعامہم ضربہ اللہ بالجذام والافلاس رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ روایت
ہو عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی بند کر رکھے مسلمانون سے غلہ اونکا پہونچاتا ہو اللہ اوسکو
جذام اور افلاس نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے اپنی کتاب مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہو
ضرر پہونچانے کا مسلمانون کو تو مبتلا کرتا ہو اوسکو اللہ تعالیٰ بلا بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہو نفع پہونچانے کا اونکو پہونچاتا ہو
اللہ تعالیٰ اوسکے نفس اور مال مین خیر و برکت ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر طعاما
اربعین یوما یرید بہ الغلاء فقد برئ من اللہ وبرئ اللہ منہ رواہ رزین اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو اوسکے مہنگے ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سے اور اللہ بیزار ہوا اوس سے نقل کی
یہ رزین نے **ف** بیزار ہوا اللہ سے یعنی توڑا عہد اوسکا کہ بیچ بجا آوری احکام اور شفقت کرنے کے خلق پر باندھا اور بیزار ہوا خدا اوس سے
یعنی حفظ و عنایت اپنی اوس سے اوٹھائی ع **وعن** معاذ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد
المحتکر ان ارخص اللہ الاسعار حزن وان اغلاہا فرح رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ اور روایت ہو
معاذ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے برا ہو بندہ احتکار کرنیوالا اگر سستا کرے اللہ نرخون کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کرے نرخون کو

تو خوش ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق بہ لم یکن لہ کفارۃ رواہ رزین اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن پھر اللہ دے اوسکو نہو گا واسطے اوسکے کفارہ نقل کی یہ رزین نے **ف** چالیس دن کے
غلہ بند کر رکھنیکا یہ حکم و سزا ہے اور اگر کم اس سے رکھے اوسکے لئے بھی سزا ہے ولیکن کمتر اس سے ۱۲ح **باب الافلاس والانظار** باب ہے
بیچ بیان مفلسی کے اور مہلت دینے کے معاملہ میں **ف** یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہوا اور وہ مفلس ہو گیا ہوا اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اوسکو مہلت دے ۱۲ح

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل افلس فادرک
رجل مالہ بعینہ فہو احق بہ من غیرہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
مفلس ہو اپس پایا ایک شخص نے مال اپنا بعینہ یعنی اوسکے پاس پس وہ لائق تر ہے ساتھ اوس مال کے غیر اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی
مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا اور مول اوسکا دیا نتھا کہ وہ مفلس ہو گیا حاکم شرع نے حکم اوسکے مفلس ہونیکا کر دیا اور پائی بیچنے والے نے وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہوئی
تھی وہ چیز یا معنی ساتھ تصرفات بیع کے مانند ہبہ و وقف کے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ فسخ کرے بیع کو اور لے لے وہ چیز اپنی بہ نسبت قرضخواہوں کے
وہ مقدم ہے اور اگر کچھ مول لے لیا تھا بائع سے اور مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا لیوے مال اپنا بقدر اوس حصے کے کہ باقی رہا ہے مول میں سے یہی مذہب
ہے امام شافعی اور مالک کا اور ہمارے نزدیک نہیں پہونچتا ہے بیچنے والے کو فسخ کرنا بیع کا اور لے لینا اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرضخواہوں کے ہے اور
حمل کیا ہے ہمنے حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کے لئے تھا پھر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار کے کہ مول لینے والا مفلس ہو گیا پس
انسب ہے اوسکو یہ کہ اختیار کرے فسخ کو بیع ۱۲ح **وعن** ابی سعید قال اصیب رجل فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار
ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید
سے کہا پہونچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میووں کے کہ خریدا تھا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگونکو صدقہ دو اوسکو یعنی تاکہ دین اپنا ادا کرے پس صدقہ دیا لوگوں نے اوسکو پس نہ پہونچا وہ صدقہ موافق دین اوسکے کے پھر فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قرضخواہوں کو لو جو پاؤ تم اور نہیں واسطے تمہارے مگر یہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہونچایا گیا الخ یعنی حضرت کے زمانہ میں
ایک شخص نے درخت میوہ کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تھا آفت کے سبب سے جھڑ گیا اور مول اوسکا دیا تھا بیچنے والے نے طلب کیا مول اوسکا
لینے والے نے لوگوں سے قرض لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سے اوسکے ذمہ پر دین بہت سا ہو گیا اور خیر جملہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ نہیں پہونچتا تمکو تنبیہ کرنا
اور قید کرنا اوسکو بسبب ظاہر ہونے افلاس اوسکے کے پس واجب ہے مہلت دینی اوسکو جب کچھ اوس پاس دیکھو گے پھر لینا نہ یہ کہ حق بیچنے والے کا اوسکے ذمہ سے ساقط ہوں
ح مولانا **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت معسرا
فتجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگوں سے قرض کا اور تھا کہتا واسطے گماشتے اپنے کے کہ جب آوے تو تنگدست کے پاس پس گذر کر اوس سے شاید کہ
اللہ تعالیٰ در گذر کرے ہم سے فرمایا حضرت نے پس ملاقات کی اوسنے اللہ تعالیٰ سے یعنی مر گیا پس در گذر کیا اللہ تعالیٰ نے اوس سے یعنی گناہوں پر
مواخذہ نکیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینجیہ

الله من كرب يوم القيمة فلينفس عن معسر او يضع عنه رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ نجات دے اوسکو اللہ تعالی سختیون دن قیامت کے سے پس چاہیے کہ تاخیر کرے طلب سے اپنے دین مفلس سے یا موقوف
کردے اوس سے یعنی سارا حق اپنا معاف کردے یا کچھ اوسمین سے نقل کی یہ مسلم نے ف فرض افضل ہے سنت سے مگر چند مسائل مین ایک تو معاف کردینا
حق کا کہ تنگدست پر سو مستحب ہے لیکن وہ افضل ہے اسکے مہلت دینے سے کہ وہ واجب ہے دوسرا ابتدا السلام سنت ہے لیکن افضل ہے اوسکے جواب سے
کہ وہ فرض ہے تیسرے وضو پہلے وقت کے مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سے کہ بعد داخل ہونے وقت کے کرے کہ وہ فرض ہے **وعنه** قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر معسرا او وضع عنه انجاه الله من كرب يوم القيمة رواه مسلم اور روایت ہے
ابی قتادہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مہلت دے مفلس کو یا معاف کرے اوس سے یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اوسکو
اللہ سختیون دن قیامت کے سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی الیسر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر
معسرا او وضع عنه اظله الله في ظله رواه مسلم اور روایت ہے ابی الیسر سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کردے اوس سے جگہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کے یعنی محفوظ رکھے گا گرمی روز قیامت سے
اور آسان کریگا اوس پر شدت اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ف اور روایت کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی مہلت دے تنگدست کو
پس واسطے اوسکے بدلے ہر دن کے مانند دین کے ثواب صدقہ کا ہے پہلے اسکے کہ وقت آوے ادا دین کا پس جب آوے وقت ادا دین کا پھر مہلت دے اوسکو
پس واسطے اوسکے بدلے ہر دن کے مانند اوسکے ثواب صدقہ کا ہے پہلے اسکے کہ آوے وقت ادا دین کا پھر جب آوے وقت ادا دین کا پس مہلت دے اوسکو
پس واسطے اوسکے بدلے ہر دن کے دو مثل اوسکے ثواب صدقہ کا ہے **وعن** ابی رافع قال استسلف رسول الله صلى الله عليه و
سلم بكرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرني ان اقضي الرجل بكره فقلت لا اجد الا جملا خيارا
رباعيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطه اياه فان خير الناس احسنهم قضاء رواه مسلم اور روایت ہے
ابی رافع سے کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس آئے حضرت پاس اونٹ زکوۃ کے کہا ابو رافع نے پس
حکم فرمایا مجکو یہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکے کہ قرض لیا تھا حضرت نے اوس سے پس کہا مین نے نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا
کہ ساتوین برس مین لگا ہے یعنی اونٹ اوسکا جوان تھا بچا اوسکے یہ کیونکر دون کہ یہ افضل ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
اونٹ اچھا پس بہترین لوگون کا وہ ہے کہ بہت اچھا ہووے بیچ ادا قرض مین نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا
جائز ہے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ
ہے اور اخیر جملہ سے یہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اوسکے کہ قرض لی ہے مستحب ہے اور یہ حال ہے بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی
ہو **وعن** ابی هريرة ان رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغلظ له فهم اصحابه فقال دعوه فان
لصاحب الحق مقالا واشتروا له بعيرا فاعطوه اياه قالوا لا نجد الا افضل من سنه قال اشتروه فاعطوه
اياه فان خيركم احسنكم قضاء متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرت کو پھر قصد کیا حضرت کے یارون نے اوسکے ایذا دینے کا پس فرمایا حضرت نے
چھوڑ دو اوسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی اور خرید کرو اوسکے لیے اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نے نہین پاتے ہم یعنی مگر عمر کا

اونٹ کہ اوس سے لیا تھا مگر زیادہ تر اوسکی عمر سے یعنی اوسکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و اوسکو یعنی اوسی اونٹ کو کہ پاتے ہو اگرچہ اوس سے زیادہ عمر کا ہو پھر دو اوسکو اونٹ اسلیئے کہ تحقیق بہتر تم میں وہ ہے جو اچھا ہو تم میں از روی ادا کرنے قرض کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود میں سے یا غیر انکے میں سے اور بعضوں نے کہا کہ شاید وہ اجمعت گنواروں میں سے تھا اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی کہا ابن ملک نے مراد حق سے یہاں دین ہے یعنی جسکا کسی پر قرض پر آتا ہو پھر وہ تاخیر کرے ادا کرنے میں تو پہونچتا ہے قرض خواہ کو یہ کہ شکوہ کرے اوس سے اور لیجاوے اوسکو حاکم کے پاس اور غصہ کرے اوسپر **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرے حوالہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہوا ایک چیز کے سوال دینے کا اور پھر وہ نہ دے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہے اس سبب سے گواہی اگرچہ ایک بار ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر مکرر کرے اور عادت کرے اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلدی سے قبول کرے تاکہ اوسکا مال ضائع نہو اور یہ امر استحباب کے لیئے ہے اور بعضوں نے کہا وجوب کے لیئے اور بعضوں نے کہا اباحت کے لیئے **وعن** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ اونہوں نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اپنے دین کا کہ تھا اوسپر بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں پس بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازوں کو اور حضرت تھے گھر اپنے میں پس ارادہ نکلنے کا کیا طرف ونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کھولا پردہ اپنے حجرے کا اور پکار کعب بن مالک کو فرمایا اے کعب عرض کیا کعب نے حاضر ہوں یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے کہ موقوف کر آدھا اپنے دین سے کہا کعب نے تحقیق کیا میں نے یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے ابن ابی حدرد کو کھڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد میں اور سفارش کرنی صاحب حق سے اور صلح کروا دینی جھگڑنے والوں میں اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت میں **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نے نماز پڑھیے اسپر پس فرمایا حضرت نے آیا ہے اسپر دین کہا صحابہ نے کہ نہیں پھر نماز پڑھی اوسپر پھر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا گیا ہاں پس فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا صحابہ نے کہ چھوڑ گیا ہے تین دینار پس نماز پڑھی اوسپر پھر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا صحابہ نے تین دینار فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا کہ نہیں فرمایا

فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھیے یا رسول اللہ اور میرے ذمہ پر ہو دین اوسکا پس نماز پڑھی حضرت نے اوسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ یہ تینون جنازے ایکدن اور ایک مجلس مین آئے ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون مین اور دوسرے شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہوگا جو اوسکے پاس سے نکلے اسلیے حضرت نے اوسپر نماز پڑھی اور تیسرے پاس جو مال ادا دین کیلیے نہ نکلا اور حضرت نے اوسپر نماز نہ پڑھی یہ یا تو اسلیے تھا کہ لوگ پرہیز کرین دین سے اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنے سے ادا مین یا مناسب نجانا حضرت نے کہ مین دعا کرون اوسکے لیے اور وہ موقوف ہے یعنی قبول نہو اس سبب سے کہ اسپر حق لوگونکا ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ضامن ہونا میت کیطرف سے جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو مال ادا دین کیلیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کے کہ اونکے نزدیک نہین درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضے علمانے لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نے اسپر کہ صحیح ہے کفالت اوس میت کیطرف سے کہ نہین چھوڑا مال اور ہو اوسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑھتے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ نہین صحیح ہے کفالت میت مفلس کیطرف سے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کیطرف سے کفالت ہے دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے اور حدیث مین احتمال ہے یہ کہ ہو اقرار ساتھ کفالت پہلی کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ۞ ع ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جو شخص کہ لے مال لوگونکا ارادہ رکھتا ہو ادا اوسکے کا یعنی قرض لے احتیاج کیلیے اور وہ ارادہ رکھتا ہو اوسکے ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالی اوس سے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکے ادا پر دنیا مین یا راضی کردیگا حقدار کو عقبی مین اور جو شخص کہ لے مال ارادہ رکھتا ہو ضائع کرنے اوسکے کا یعنی قرض لے بغیر احتیاج کے اور نہ قصد ہو اوسکے ادا کرنیکا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہین مدد کریگا اوسکی اور نہین فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد کیا اوسنے مسلمان کے مال تلف کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے اس حال مین کہ ہوؤن صبر کرنیوالا ڈھونڈھنیوالا ثواب کا یعنی نہ قصد کرنیوالا اسکے اور دکھانیکا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹھ دینیوالا کیا اوتار دیگا اللہ تعالی مجھسے گناہ میرے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان پس جب پیٹھ پھیری اوس شخص نے پکارا حضرت نے اوسکو پھر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہے لیکن دین نہین بخشتا ہے اسیطرح سے کہا جبرئیل نے اور وحی لائے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ بندونکے حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل حضرت سے کچھ باتین سوا قرآن کے بھی کہہ جاتے تھے ۞ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے جاتے ہین واسطے شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سے مراد ہین حقوق آدمیون کے خواہ مال کسیکا اسکے ذمہ ہو خواہ خون کسیکا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہ نہین بخشے جاوینگے بسبب شہادت کے اور کہا ابن ملک نے کہ کہا بعضونے کہ یہ بیچ حق شہید بر کے ہے یعنی جنگل کے ہے اسلیے کہ روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابو امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کے بخشے جاتے ہین تمام گناہ اور دین بھی ۞ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ

الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ
فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ
وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکے پاس آدمی
مردہ کہ اس حال میں کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچھتے کہ کیا چھوڑا ہے واسطے ادای دین اپنے کے مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ چھوڑ گیا ہے مال اس قدر کہ دین
ادا ہو جاویگا تو نماز پڑھتے اوسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھ فرماتے واسطے مسلمانوں کے کہ پڑھو نماز اپنے یار پر یعنی آپ نہ پڑھتے اور ونکو فرماتے کہ تم پڑھو
پس جب کھولیں اللہ تعالی نے حضرت پر فتوحیں یعنی غنیمتیں ہاتھ لگیں کھڑے ہو یعنی خطبہ کے لیئے پس فرمایا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ مسلمانوں کے
اونکی جانوں سے پس جو کوئی مرے مسلمانوں سے اور چھوڑ جاوے دین یعنی اور نہ کچھ اوسکا مال پس میرے ذمہ پر ہے ادا کرنا دین اوسکے کا اور جو شخص کہ چھوڑ
جاوے مال پس وہ واسطے وارثوں اوسکے کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لائق تر ہوں الخ یعنی ہر چیز میں امور دین اور دنیا سے پس
واجب ہے مومنوں پر یہ کہ ہوں حضرت محبوب تر طرف اونکی جانوں کے سے اور حضرت کے حکم کو مقدم کریں اپنے نفسوں کے حکم سے اور حضرت کے
حق کو مقدم جانیں اپنی نفسوں کی حق سے اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو نسبت شفقت اونکی کے اپنی نفسوں پر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لائق تر ہے شفقت اونکی سے اپنی نفسوں پر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئے لائق ساتھ ادا کرنے دین اونکی کے جیسا
کہ فرمایا فمن توفی الخ اور واسطے وارثوں اوسکے کے یعنی بعد ادا کرنے دین اسکی کے اور کہا بعضوں نے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے
قرض مردوں کا بیت المال میں سے اور یہ ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت اپنے مال میں سے ادا کرتے تھے پھر کہا بعضوں نے کہ تھا یہ ادا کرنا دین کا واجب حضرت پر
اور بعضوں نے کہا کہ تھا یہ تبرعا یعنی از راہ احسان کے ۱۲ ع

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ أَبِيْ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ جِئْنَا
أَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ قَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ
أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ . روایت ہے ابی خلدہ زرقی
سے کہ کہا آئے ہم پاس ابوہریرہ کے بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے کہ تحقیق مفلس ہو گیا تھا یعنی اور اوسکے پاس اسباب لوگونکا تھا کہ نہیں دیا تھا
مول اوسکا پس پوچھا ہمنے کہ کیا حکم ہے اوسکا پس کہا ابوہریرہ نے کہ یہ مانند اوس شخص کے ہے کہ حکم فرمایا اوسکے مقدمہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جاوے پس مالک اسباب کا لائق تر ہے ساتھ اسباب اپنے کے جبکہ پاوے جوں کا توں نقل کی یہ شافعی اور ابن ماجہ نے
ف بیان اسکا اسی باب کے پہلی فصل میں ہو چکا ہے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ
مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے دین اپنے کے یعنی نہیں داخل ہوتی جنت میں اور نہیں پہونچتی
بیچ جماعت بندگان صالح کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اوسکا نقل کی یہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** کہا ہے
بعضوں نے کہ دین جو جنت سے روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوے وہ وہ دین ہے کہ روپیہ قرض لیکر خرچ کیا واہیات میں اور اسراف کیا اور جسنے قرض
لیا حق واجب کے ادا کرنیکے لیئے بقدر ضرورت کے اور مال بقدر ادا کرنیکے چھوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکنے کا نہیں جنت سے انشاء اللہ تعالی اگر سلطان
یعنی حاکم کو چاہیئے کہ ادا کرے اوسکی طرف سے اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکے قرضخواہونکو راضی کر دیگا ۱۲ ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُوْرٌ بِدَيْنِهِ يَشْكُوْ إِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ

فی شرح السنۃ وروی ان معاذا کان یدان فاتی غرماؤہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مالہ کلہ فی دینہ حتی قام معاذ بغیر شیء مرسل ھذا لفظ المصابیح ولم اجدہ فی الاصول الا فی المنتقی وعن عبد الرحمن بن کعب بن مالک قال کان معاذ بن جبل شابا سخیا وکان لا یمسک شیئا فلم یزل یدان حتی اغرق مالہ کلہ فی الدین فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ لیکلم غرماءہ فلو ترکوا لاحد لترکوا لمعاذ لاجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھم مالہ حتی قام معاذ بغیر شیء رواہ سعید فی سننہ مرسلا اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاوے کا بسبب دین اپنی کے یعنی جنت کے داخل ہونے سے اور صالحین کی صحبت میں پہونچنے سے روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنے کے تنہائی کا دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی گئی یہ کہ معاذ بن جبل تھے لیتے قرض پھر آئے قرضخواہ انکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کے لیے بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال انکا سارا انکے دین میں یعنی انکے دین ادا کرنیکے لیے یہانتک کہ ہوگئے معاذ مفلس یہ حدیث مرسل ہے اور یہ لفظ مصابیح کی ہیں اور نہیں پائی میں نے یہ حدیث اصول میں یعنی صحاح ستہ وغیرہ میں مگر منتقی میں اسطرح اور روایت ہے عبد الرحمان بیٹے مالک سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل جوان سخی اور تھے نہ پاس رکھتے اپنے کوئی چیز یعنی مال میں سے بسبب سخاوت کے پس ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض میں پھر آئے معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس بات کی حضرت نے تاکہ کہیں انکے قرضخواہوں سے یعنی یہ کہ قرض چھوڑ دیں سب یا بعض پس فرمایا حضرت نے انہوں نے کچھ نہ چھوڑا پس اگر چھوڑتے قرض کسیکے لیے تو البتہ چھوڑتے معاذ کے لیے واسطے خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے لیے مال معاذ کا یہانتک کہ ہوئے معاذ مفلس نقل کی یہ سعید نے اپنے سنن میں بطریق ارسال کے **ف** شکوہ کریگا الخ یعنی اپنے پروردگار سے شکوہ کریگا اپنی تنہائی او بہشت ... بہشت میں جاوینگے اور یہ انکے پاس جانے سے محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چھڑا دے اوس تنہائی سے یہانتک کہ حق دین ... بیمار ... کہ قرضخواہ کو یار کھنے گنا ہوں قرضخواہ کے اوسپر یا ساتھ راضی کرنے اللہ تعالی کے قرضخواہ کو اپنے فضل سے پس تنہائی بھی کے لیے عذاب ہوگی کہ ہر رنج پاویگا اوس سے عیاذا باللہ منہ اور ایک روایت میں آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بیچ اپنے دین کے اپنی قبر میں شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہیں پائی میں نے یہ اصول میں الخ اصول اون کتابوں کو کہتے ہیں کہ جنمیں حدیثیں معہ سند کے لکھی گئی ہیں اور منتقی نام ہے کتاب میں تیمی کا پس مؤلف مشکوۃ کا کہتا ہے کہ یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور نہیں پایا میں نے اسکو اصول میں مگر منتقی میں ساتھ ان الفاظ کے وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نے کہ یہ عبارت ہے کتاب منتقی کی لایا اسکو مؤلف تاکہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ ان اصول میں نہیں ہے کہ دیکھا انکو مؤلف نے لیکن موجود ہے منتقی میں پس اگر نہوتی بعض اصول میں تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب میں اسلیے پس چاہیے کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبد الرحمن کے سیاہی لکھا جاوے نہ سرخی سے فتامل **وعن الشرید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ قال ابن المبارک یحل عرضہ یغلظ لہ وعقوبتہ یحبس لہ رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت شرید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر کرنا غنی کا حلال کرتا ہے آبروئی اوسکی کو اور سزا دینی اوسکی کو کہا ابن مبارک نے حلال کرتا ہے آبروئی اوسکی یہ ہے کہ سخت کہا جاوے اوسکو اور سزا یہ ہے کہ قید کیا جاوے اسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یعنی غنی ہوکر جو قرضخواہ کا قرض ادا نہ کرے تو مباح ہوتی ہے ... سخت کہا جاوے اسکو اور قید کرے اسکو حاکم کے حکم سے اسلیے کہ دیر کرنا اوسکا ظلم ہے ... وعن ابی سعید الخدری ... صلی اللہ علیہ وسلم

بجنازة ليصلي عليها فقال هل على صاحبكم دين قالوا نعم قال هل ترك له من شيء قالوا لا قال صلوا على صاحبكم قال
علي بن أبي طالب علي دينه يا رسول الله فتقدم فصلى عليه وفي رواية معناه وقال فك الله رهانك من النار كما
فككت رهان أخيك المسلم ليس من عبد مسلم يقضي عن أخيه دينه إلا فك الله رهانه يوم القيامة رواه في
شرح السنة اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ کہ نماز پڑھیں اوسپر پس فرمایا آیا ہے تمہارے یار پر قرض کہا
لوگوں نے ہاں فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے واسطے قرض لینے کے یعنی مال بقدر ادا کے عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر یعنی میں نہیں پڑھتا کہا علی
ابن ابی طالب نے کہ میرے ذمہ پر ہے ادا کرنا دین اوسکا اے رسول خدا پس آگے بڑھے حضرت اور نماز پڑھی اوسپر اور ایک روایت میں معنی اس حدیث کے ہیں مع الفاظ
مذکورہ اور زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کرے اللہ تعالی نفس تیرا آگ دوزخ سے جیسا کہ خلاص کیا تو نے نفس بھائی
مسلمان اپنے کا نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کرے اپنے بھائی کیطرف سے دین اوسکا مگر خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکے کو دن قیامت کے نقل کی
شرح السنہ میں **وعن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو بريء من الكبر والغلول
والدين دخل الجنة رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ مرے اس حال میں کہ وہ پاک ہو تکبر سے اور خیانت سے اور قرض سے داخل ہو گا جنت میں یعنی ساتھ مقبولوں کے نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أعظم الذنوب عند الله
أن يلقاه بها عبد بعد الكبائر التي نهى الله عنها أن يموت رجل وعليه دين لا يدع له قضاء رواه أحمد وأبو داود
اور روایت ہے ابو موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہوں میں نزدیک اللہ کے یہ ملے اللہ تعالی ساتھ گناہوں کے
بندہ پیچھے کبیرہ گناہوں کے کہ منع کیا اللہ تعالی نے اونسے یہ ہے کہ مرے آدمی اس حال میں کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چھوڑے مال واسطے اوسکے بقدر ادا کے
نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** پیچھے کبیرہ گناہوں کے اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سے نہیں ہے بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہے بعض احادیث میں اور
نہی جو آئی ہے اوس سے بسبب عارض کے ہے کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگوں کا ہے بخلاف کبائر کے کہ وہ منع کیے گئے لذاتہا ہیں طیبی ایک توجیہ
خوب یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہیں مانند شرک اور زنا وغیرہما کے انکے بعد درجہ اسکا ہے بحسب اس توجیہ کے یہ بھی اندر کبیرہ گناہوں میں داخل رہا ہے موافق
وعن عمرو بن عوف المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصلح جائز بين المسلمين إلا صلحا حرم حلالا
أو أحل حراما والمسلمون على شروطهم إلا شرطا حرم حلالا أو أحل حراما رواه الترمذي وابن ماجة و
أبو داود وانتهت روايته عند قوله شروطهم اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا
صلح جائز ہے درمیان مسلمانوں کے مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں یعنی شرطیں کہ آپس میں
کی ہیں صلح و جنگ میں اور سوا انکے میں لازم ہے رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور ابو داود نے اور تمام ہوئی روایت ابو داود کی لفظ شروطہم تک **ف** مگر وہ صلح الخ مثلا صلح کرے اسپر کہ نہیں صحبت کرنے کا بیوی کی سوکن سے
تو یہ صلح نہیں درست کہ اسمیں حرام سمجھا حلال کو اور اسیطرح وہ صلح بھی نہیں درست ہے کہ حلال کرے حرام کو مثلا صلح کرنی شراب اور سور پر اور
وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو مثلا شرط کرے اپنی بیوی کے لیے کہ نہیں صحبت کریگا اپنی لونڈی سے اور یا حلال کرے حرام کو مثلا یہ شرط کرے کہ نکاح
کرونگا بیوی کی بہن سے ساتھ بیوی کے تو ایسی شرطیں نہیں درست مناسبت اس حدیث کے ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہا جاوے

کہ صلح بیع وشراءمیں وقت افلاس کے ہوتی ہو واللہ اعلم بالشرع ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سُوَیْدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ ھَجَرَ فَاَتَیْنَا بِہٖ مَکَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِیْلَ فَبِعْنَاہُ وَثَمَّ رَجُلٌ یَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہر سوید بن قیس سے کہ کہا لایا میں او مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لئے ہجر سے کہ نام ہر ایک مکان کا قریب مدینہ کے پس لائے ہم اوسکو مکہ میں پھر آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسحال میں کہ پیادہ پا چلتے تھے یعنی سوار نہ تھے پس چکایا ہم سے پائجامہ پس بیچا ہم نے اوسکو اور اوس جگہ ایک شخص تولتا تھا مول بدلے مزدوری کے یعنی تولنے پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تول دے تو بھی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہر اوس سے کچھ زیادہ تول دے نقل کی یہ احمد او ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہر **ف** ابو یعلی [illegible] مسند میں ابی ہریرہ سے لایا ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] پائجامہ چار درہم کو خرید [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا ثابت نہیں ہوا [illegible] حضرت کی تواضع کا [illegible] [illegible] پائجامہ [illegible] زیادہ [illegible] حدیث [illegible] **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ لِیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہر جابر سے کہ تھا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس ادا کیا مجھکو اور زیادہ دیا مجھکو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** [illegible] معلوم ہوا [illegible] ادا کرے اور کچھ زیادہ دے اپنی طرف [illegible] **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ [illegible] فَقَالَ [illegible] اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پس آیا حضرت کے پاس مال بہت پس دیا سب مال [illegible] برکت دے تجھکو اللہ تعالی بیچ [illegible] اور مال تیرے کے نہیں ہر بدلہ قرض کا مگر شکر و ثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَہٗ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہر عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کرے اوسکو یعنی اپنے حق کے طلب کرنے میں تاخیر کرے ہوگا واسطے اوسکے بدلے ہر دن کے صدقہ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِیْ وَتَرَکَ ثَلٰثَ مِائَةِ دِیْنَارٍ وَتَرَکَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِہٖ فَاقْضِ عَنْہُ قَالَ فَذَھَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْہُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ قَضَیْتُ عَنْہُ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَلَیْسَتْ لَھَا بَیِّنَةٌ قَالَ اَعْطِھَا فَاِنَّھَا صَادِقَةٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہر سعد بن اطول سے کہ کہا مرا بھائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار اور چھوڑ گیا لڑکے چھوٹے پس چاہا میں نے یہ کہ خرچ کروں میں اونپر یعنی وہ قرض جو سکا نہ ادا کروں پس فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بھائی تیرا قید کیا گیا ہر بدلے دین اپنے کے یعنی عالم برزخ میں قید ہر کہ نہیں

پہونچ سکتا وہان نعمتونکو اور صالحین کے پاس پس اوٹھا کر اوسکی طرف سے کہا سعد نے پس گیا مین اور ادا کیا مینے قرض اوسکی طرف سے پھر آیا مین اور عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مینے اوسکی طرف سے اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہے دو دینار کا اور نہین واسطے اوسکے گواہ فرمایا دے اوسکو اسلیئے کہ تحقیق وہ سچی ہے نقل کی یہ احمد نے **ف** یا تو حضرت کو حال اوسکے قرض کا بغیر وحی کے معلوم ہوگا پس حکم کیا اوسکو دینے کا اسلیئے کہ جائز ہے حاکم کو یہ کہ حکم کرے ساتھ علم اپنے کے اور یا حضرت کو وحی سے حال اوسکے قرض کا معلوم ہوا ہوا ور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے **وعن** محمد بن عبد اللہ بن جحش قال کنا جلوسا بفناء المسجد حیث یوضع الجنائز و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بین ظہرینا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ قبل السماء فنظر ثم طأطأ بصرہ ووضع یدہ علی جبہتہ قال سبحان اللہ سبحان اللہ ماذا انزل من التشدید قال فسکتنا یومنا و لیلتنا فلم نرہا خیرا حتی اصبحنا قال محمد فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما التشدید الذی نزل قال فی الدین والذی نفس محمد بیدہ لو ان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی عنہ رواہ احمد وفی شرح السنۃ نحوہ اور روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے کہ کہا تھے ہم یعنی صحابہ بیٹھے ہوئے بیچ صحن متصل مسجد کے اوس جگہ کہ رکھے جاتے تھے جنازے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے درمیان ہمارے پس اوٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کے پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھ اپنا اوپر پیشانی اپنی کے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی ازراہ تعجب کے کہ کسقدر اوتری سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنی سوال سے اوس دن اور رات پس نہ دیکھی ہمنے مگر بھلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنے یعنی اونھونے خیال کیا تھا کہ مراد سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنے کہا محمد بن عبد اللہ راوی نے پس پوچھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا سختی ہے جو کہ اوتری فرمایا بیچ مقدمہ دین کے سختی اوتری ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اوسکے کے ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو اور اوسپر ہو دین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اوسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہ احمد نے اور شرح السنہ مین مانند اوسکے ہے یعنی مطلب یہی ہے اور لفظ اوسکے اور **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ جنازون پر نماز مسجد مین نہ پڑہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم

باب الشرکۃ والوکالۃ

باب ہے بیچ بیان شرکت اور وکالت کے **ف** شرکت دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہے کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کے بسبب ارث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اون دونون کو کچھ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلا شکار کرین دو شخص وغیر ذلک یا ملجاوے مال دو شخصونکا اسطرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس مال دونو پاس تھا وہ مل گیا جیسے دو دوہ ایک دوسرے کے دودہ مین ملجاوے یا دونون قصداً اوس مال کو ملا دین تو یہ شرکت ملک ہے اور شرکت کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حصہ مین اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصہ کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا جائز ہے اپنے حصہ کا بغیر اذن شریک کے سوائے دونون قسم اخیر کے یعنی دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپسے ملگیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہین اور شرکت عقد یہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا مینے تجھکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اوسکی یہ ہے کہ نہو اسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپیونکے فائدہ مین سے واسطے ایک کے اون دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے ایک یہ شرط کرے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین

پانچ روپے میں لے لونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہے نہ ہونا اسکا شرط ہے اس شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہے شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و تقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں دونوں تصرف میں اور دین میں اور مال میں اور فائدے میں اور متضمن ہوتی ہے یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے پس نہیں جائز ہے یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کے اسلئے کہ دین میں مساوی نہیں اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے اسلئے کہ تصرف میں مساوی نہیں اور ضرور ہے اس میں لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اسکے کا اور نہیں شرط ہے اسمیں دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کے اور اون دونوں میں سے جو کوئی کچھ مول لیویگا سوا طعام اور لباس اپنے اہل کے پس وہ دونوں کا ہوگا اور نہیں صحیح شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی یا پیسوں کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کے اور ساتھ ڈلے سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہوں لوگ ساتھ اونکے اور اگر ایک دونوں شریکوں میں سے مالک ہو بسبب ارث کے یا اور جہت کے ایسے مال کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ درست ہو سکتی ہے مانند روپے اشرفی کے تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہو ایک دو شریکوں میں سے ایسی چیز کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ نہیں ہو سکتی مانند اسباب و مکان و زمین کے باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص برابر نہیں چیزوں میں کہ کہی گئی ہیں یعنی تصرف وغیرہ میں یا نہ برابر ہوں اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہے وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و تقبل یہ ہے کہ شریک ہوں دو حرفے والے مثلاً دو درزی ہوں یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہے اس شرط پر کہ قبول کریں کام دونوں اور ہو کسب میان دونوں کے یعنی دونوں ملکر کسب کریں اور اگر شرط کریں دونوں کام کرنے میں آدھوں آدھ کی اور نفع میں یہ شرط کریں کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لے گا دونوں میں سے لازم ہوگا دونوں پر کرنا اوسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا پہونچتا ہے اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہوجاتا ہے دالا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو اون دونوں میں سے اور کمائی درمیان دونوں کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک ان دونوں میں سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہے کہ دو شخص کہ اونکے پاس مال نہ ہو شریک ہوں اس طرح کہ اپنی وجاہت و رویت سے اسباب مال لیکر بیچینگے اور نفع درمیان دونوں کے ہو جسقدر شرط کریں پس اگر شرط کریں دونوں اسمیں بطور مفاوضہ کے تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھیں تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت وکالت کو بیچ اوس چیز کے کہ مول لیں یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے پس اگر شرط کریں دونوں آدھوں آدھ مول لی ہوئی چیز خریدی گئی کا آپس میں یا تہائی ایک کے لئے اور دو تہائی ایک کے لئے تو نفع بھی اسیطرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہے اور نہیں جائز ہے شرکت اوس چیز میں کہ نہیں صحیح ہے وکالت اوسمیں مانند کاٹنے لکڑیوں کے اور گھاس کے اور شکار کرنے اور پانی لانے کے جو جمع کریگا وہ اوسکا ہوگا اور اگر مدد کی دوسرے نے وہ مزدوری اپنی لے بحسب مول و عرف کے اور وکالت کے معنی ہیں قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف میں اور شرط وکالت کی یہ ہے کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہ ملتقی الابحر میں سے مختصر کر کر لکھا ہے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی میں سے یا اور فقہ کی کتاب میں سے دیکھ لے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے زہرہ بن معبد سے یہ کہ وہ تھے کہ لیجاتے اونکو دادا اونکے عبداللہ بن ہشام طرف بازار کے پس خریدتے دادا اونکے غلہ پھر ملتے اونسے ابن عمر اور ابن زبیر پس کہتے وہ دونوں اونکو کہ شریک کرلے ہمکو اسلئے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے دعا کی ہر واسطے تیرے ساتھ برکت کے پس شریک کرتے ولوا ایسے اونکو پس اکثر پاتے وادا ایسے فائدہ مقدار بوجہ اوس کے نصیب بے نقصان یعنی برکت دعا حضرت کے پھر بھیجے اوسکو طرف مکان اپنے کے اور تھے عبداللہ بن ہشام کہ لیگئی تھی اونکو ماں اونکی یعنی زینب طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہاتھ پھیرا سر پر اوسکے اور دعا کی واسطے اوسکے ساتھ برکت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی شرکت عقود میں ۔ع **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ انصار نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تقسیم کر دو درمیان ہمارے اور درمیان بھائیون ہمارے کے درخت کھجور کے فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسے یعنی مہاجرون سے محنت کو یعنی فقط تمہین محنت کرو ہم نہین کرتے اور شریک ہونگے ہم تمہارے میوے مین یا انصار نے کہا ہمنے سنا اور مانا ہمنے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جب مہاجر ہجرت کر کر آئے مدینہ مین اور مال اپنا گھر وغیرہ وہین چھوڑ آئے تو اوس وقت انصار نے بات جو ضرور تھی اور درخت کھجور کے ہمارے ہم مین اور ہمارے بھائیون مہاجرین مین تقسیم کر دیجئے اوسکے جواب مین حضرت نے فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمہین محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ دینے کی محنت اپنے ذمہ رکھو اور مہاجرون سے محنت نہین ہو سکیگی جو میوہ تیار ہوگا تو وہ تمہین تقسیم کر دونگا بانٹ دونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی مدد کرنی بھائی مسلمان کی اور دور کرنی مشقت کا اونسے اور یہ باب ہی شرکت کا ۔ع **وَعَنْ** عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدے واسطے آپکے ایک بکری پس خریدین اوسنے واسطے حضرت کے دو بکریان پھر بیچی ایک اونمین سے ایک دینار کو اور آیا حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لیکر پس دعا کی واسطے عروہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اوسکے کے ساتھ برکت کے پس تھے وہ اگر خریدتے مٹی البتہ فائدہ اوٹھاتے اوسمین نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا ابن مالک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون مین کہ جاری ہوتی ہی اوسمین نیابت اور جو کوئی بیچے مال غیر کا بغیر اذن اوسکے کے منعقد ہو جاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہی ہمارا اور کہا شافعی نے کہ نہین جائز ہی اگرچہ راضی ہو مالک بعد اوسکے ۔ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہونچائی حدیث حضرت تک کہ فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ عز و جل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکون کا جبتک نہین خیانت کیا ایک نے دونون مین سے ساتھی اپنے کی پس جس وقت خیانت کرتا ہی نکل جاتا ہون مین درمیان اون دونون کے سے نقل کی یہ ابو داود نے اور زیادہ کیا رزین نے اور آتا ہی شیطان **ف** تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکے ہون ساتھ مدد اور برکت کے کہ محفوظ رکھتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون اونکو رزق و خیر اونکے معاملات مین اور مدد کرتا ہون اون دونون کی اور نکلتا ہون مین یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب خیانت کے اون دونون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی شرکت کرنی اسلیئے کہ برکت اور ترقی ہی اللہ تعالی کیطرف سے اوسمین بخلاف اکیلے کے اسلیئے کہ ہر ایک دونون شریکون مین سے سعی کرتا ہی بیچ حفاظت مال شریک اپنے کے اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہی بندیکا جبتک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد مین ہوتا ہی ۔ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی

ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار کرے تجھکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کی
کہ خیانت کرے تیری نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف کہا قاضی نے مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے بقصد معاملہ اوسکے کہ پس ہو ویگا
تو مثل اوسکے اور نہیں داخل ہے اسمین وہ کہ لیوے مانند حق اپنے کے مال جاحد یعنی منکر کے سے اسلیے کہ یہ حق اپنا لیتا ہے اور نہین ہے حد سے زیادتی اور خیانت
عدوان ہے اور مذہب امام اعظم رح کا یہ ہے کہ اگر کسیکا کچھ کسیکے ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکے مال پر قادر ہو تو اوسکے مال مین سے بقدر اپنے حق کے لے لے بشرطیکہ
جس مال پر قادر ہوا ہو وہ جنس اوس مال سے ہو کہ اوسکے ذمہ مثلاً دس روپے اسکے کسیکے ذمہ تھے اور یہ اوسکے روپیون پر قادر ہو تو دس روپے
لے لے کذا یفہم من الہدایۃ ۱۲ ع : مولانا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ
عَلَیْہِ وَقُلْتُ اِنِّیْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ فَخُذْ مِنْہُ خَمْسَۃَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی
مِنْکَ اٰیَۃً فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی تَرْقُوَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ارادہ کیا مین نے نکلنے کا طرف خیبر کے
پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکے پس سلام کیا اونپر اور کہا مین نے تحقیق مین چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کے پس فرمایا
جسوقت کہ پہونچے تو میرے وکیل کے پاس پس لے اوس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجھسے کوئی نشانی پس رکھہ ہاتھ اپنا اوپر حلق اوسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف پندرہ وسق یعنے کھجورین اور وسق ہوتا ہے ساٹھہ صاع کا اور حضرت نے اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے
مانگنے آوے اور تو اوس سے نشان طلب کرے اور وہ ہاتھ تیرے حلق پر رکھدے تو جان لینا کہ مین نے بھیجا ہے اوسکو پس حضرت نے وہی نشانی سکھا کر اوسکو بھیجا
تا وکیل سچ سے دیوے ۱۲ مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ صُہَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثٌ فِیْہِنَّ الْبَرَکَۃُ اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَۃُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَا لِلْبَیْعِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے
صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہے بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو
مول مین اور مضاربہ اور ملانا گیہون کا ساتھہ جو کے واسطے خرچ گھر کے نہ واسطے بیچنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مضاربہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا
مال سوداگری کیلیے کسیکو دے اور وہ محنت کرے اور آپس مین نفع ٹھہرالین آدھون آدھ یا کم و بیش اور جو ملاوے گیہون مین گھر کے خرچ کیلیے
تا تہمت سے بچا رہے اور بیچنے کیلیے نہ ملاوے کہ یہ گناہ و فریب ہے وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
مَعَہٗ بِدِیْنَارٍ لِیَشْتَرِیَ لَہٗ بِہٖ اُضْحِیَۃً فَاشْتَرٰی کَبْشًا بِدِیْنَارٍ وَبَاعَہٗ بِدِیْنَارَیْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰی اُضْحِیَۃً بِدِیْنَارٍ فَجَاءَ بِہَا وَبِالدِّیْنَارِ الَّذِیْ
اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰی فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالدِّیْنَارِ فَدَعَا لَہٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَہٗ فِیْ تِجَارَتِہٖ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ساتھہ اون کے ایک دینار کہ خریدے
واسطے حضرت کے ساتھہ اوس دینار کے قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈھا یا دنبہ دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پھر آئے اپنے گھر کو یا پھرا
اوس بیچنے سے اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسرے سے یعنی قیمت اوس قربانی
سے کہ بیچا اوسکو پس تصدق دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کے یہ کہ برکت دیجاوے واسطے اوسکے بیچ سوداگری اوسکے کے
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے

بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِیَۃِ

یہ باب ہے بیچ بیان غصب اور عاریت کے ف غصب چھین لینا مال کسیکا از راہ ظلم کے
بغیر حق کے اور عاریت کو سب جانتے ہین حاجت بیان نہین ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے

سعید بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے بالشت بھر زمین میں سے از راہ ظلم کے پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کے
پہنائی جاویگی اوسکے گردن میں دن قیامت کے ساتوں زمینوں میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتوں طبق میں سے لیکر اوسکی
گردن میں ڈالدینگے اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ معنی طوق پہنانے کے یہ ہیں کہ دھنسا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ زمین میں پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا گیا اوسکی
گردن میں مانند طوق کے ۔ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلبن احد ماشیۃ امرئ بغیر
اذنہ ایحب احدکم ان یؤتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ وانما تخزن لہم ضروع مواشیہم اطعماتہم
رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دودھ دوہے کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا بے اذن اوسکے
یعنی بدون حکم دینا اوسکے کے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا یعنی نہیں دوست رکھتا یہ کہ آوے کوئی خزانہ اوسکے میں پس توڑا جاوے خزانہ اوسکا اور
اوٹھالیا جاوے غلہ اوسکا اور سوا اسکے نہیں کہ حفاظت کرتے ہیں واسطے اون کے تھن مواشی اون کے طعاموں اونکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی تھن اونکے
مواشی کے بیچ حفاظت کرنے دودھ کے بمنزلہ خزانوں تمہارے کے ہیں جو کہ محفوظ رکھتے ہیں غلہ تمہارے کو پس جو شخص اون کی مواشی کا دودھ دوہے گویا اوسنے توڑا خزانہ
اونکا اور چرا لیا اونمیں سے کچھ اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہے دودھ دوہنا کسیکے مواشی کا بغیر اذن اوسکے کے
مگر جبکہ بیقرار ہو بھوک سے تو بقدر ضرورت کے پی لے اور ضمان دے یعنی قیمت اوسکی دے اگر اوسکے پاس ہو اور اسیوقت دیوے والا جب اوسکے پاس ہو تب دے
ع **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند بعض نسائہ فارسلت احدی امہات المؤمنین
بصحفۃ فیہا طعام فضربت التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہا ید الخادم فسقطت الصحفۃ فانفلقت فجمع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلق الصحفۃ ثم جعل یجمع فیہا الطعام الذی کان فی الصحفۃ ویقول غارت
امکم ثم حبس الخادم حتی اتی بصحفۃ من عند التی ہو فی بیتہا فدفع الصحفۃ الصحیحۃ الی التی کسرت صحفتہا
وامسک المکسورۃ فی بیت التی کسرت رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعض
بیبیوں اپنی کے یعنی حضرت عائشہ کے پس بھیجی ایک نے بیبیوں میں سے یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نے رکابی کہ اوسمیں تھا کھانا پس مارا اون بی بی نے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونکے گھر میں یعنی عائشہ نے خادم کے ہاتھ کو پس گر پڑی رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے رکابی کے
پھر اکٹھا کیا ٹکڑوں میں کھانا کہ تھا رکابی میں اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نے پھر ٹھہر رکھا خادم کو یہانتک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کے
پاس سے کہ حضرت اوسکے گھر میں تھے پس بھیجی رکابی ثابت اوس بی بی کے کہ توڑی گئی تھی رکابی اوسکی اور رکھی ٹوٹی ہوئی رکابی اون کے
گھر میں کہ توڑی تھی جنہوں نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** خادم لونڈی کو بھی کہتے ہیں اور غلام کو بھی اور یہاں لونڈی مراد ہے اور حضرت نے
جو کھانا اکٹھا کیا اس سے معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بیبیوں کے ساتھ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کے
اور ماں تمہاری نے یہ خطاب عام ہے اس قصہ سننے والیکو حضرت نے عذر بیان کیا اون بی بی کیطرف سے کہ یہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کے
کہ جبلت میں ہے عورت کے کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہے اسطرح کا رشک نہیں دفع کر سکتی اوسکو اپنی نفس سے یہ اسلیئے بیان فرمایا کہ تا
لوگ اس فعل کو حمل برائی پر نکریں بلکہ جان لیں کہ باقتضائے بشریت یہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نے اس حدیث کو اس باب میں اسلیئے لائے کہ
ایک طرح کا غصب تھا توڑنا رکابی کا اسلیئے کہ تلف کرنا مال غیر کا اپنا اگرچہ کسی سبب سے ہو یا یہ کہ بھیجنا طعام کا بطور تحفہ کے تھا
اور جس رکابی میں کہ طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی ۔ ع مولانا **وعن** عبد اللہ بن یزید عن النبی صلی اللہ علیہ ۱۸

وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا اپنے لوٹنے سے اور مثلہ کرنے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہے اور مثلہ ہے کاٹنا ناک کا اور کان کا اور مانند اسکے کا اور یہ حرام ہے ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ
رَاَيْتُهُ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ
يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ
الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى
قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُّ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے جابر سے کہ کہا گہنا گیا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس دن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرت نے لوگوں کو
چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے یعنی دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں تین تین رکوع کیے اور دو دو سجدے پھر پھرے نماز سے اس حال میں کہ ہو گیا تھا آفتاب جیسا کہ تھا اور
فرمایا نہیں کوئی چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکھی میں نے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہ اوس وقت تھا کہ دیکھا تم نے مجھکو پیچھے
ہٹتے اوس ڈر سے کہ پہونچے مجھکو گرمی اوسکی اور یہاں تک کہ دیکھا میں نے اوسمیں کجدار لکڑی کی لاٹھی والے کو یعنی عمرو بن یحیی کو اس حال میں کہ کھینچتا ہے انتڑیاں اپنی دوزخ
میں اور تھا وہ چراتا حاجیوں کی چیزیں ساتھ لاٹھی کجدار اپنی کے پس اگر جانا جاتا ساتھ اوسکے کہتا کہ اٹک آئی تھی میری لاٹھی میں یعنی آپ سے اور اگر بیخبر ہوتا تھا
ساتھ اوسکے لیجاتا اوس چیز کو اور یہاں تک کہ دیکھا میں نے دوزخ میں ایک عورت بلی والی کو کہ باندھ رکھا تھا اوسنے بلی کو پس نہ کھلاتی تھی اوسکو کچھ اور نہ چھوڑتی
تھی اوسکو کہ کھاوے حشرات الارض یعنی چوہے وغیرہ یہاں تک کہ مر گئی مارے بھوک کے پھر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کے پاس اور یہ اوس وقت تھا کہ دیکھا تم نے مجھکو کہ
آگے بڑھا یہاں تک کہ کھڑا ہوا میں اپنی جگہ کھڑے ہونیکی میں اور تحقیق دراز کیا میں نے ہاتھ اپنا حال آنکہ ارادہ رکھتا تھا میں کہ لوں میں میوہ اوسکے سے تا دیکھو تم
طرف اوسکی پھر عقل میں آیا میرے یہ کہ نکروں میں یعنی تا کہ ایمان تمہارا ساتھ غیب کے ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہو چکے
ہیں اور موجود ہیں اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کی جگہ سے سنت ہے اور تھوڑا سا عمل نہیں باطل کرتا نماز کو
اور بعضے لوگ عذاب دیے جاتے ہیں دوزخ میں اب بھی ع **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
روایت ہے قتادہ سے کہ کہا سنا میں نے انس سے کہ کہتے تھے مدینہ میں گھبراہٹ و خوف یعنی بسبب اسکے کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تھا پس عاریۃً مانگا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے گھوڑا ابو طلحہ سے کہ کہا جاتا تھا اوس گھوڑے کو مندوب یعنی نام تھا پس سوار ہوے حضرت یعنی اوسپر نکلے واسطے تحقیق خبر کے لئے پس جبکہ پھرے فرمایا نہیں
دیکھی میں نے کچھ خوف کی چیز اور تحقیق پایا میں نے اوس گھوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو طلحہ کا گھوڑا پہلے نہایت سست تھا حضرت
کی سواری مبارک کی برکت سے تیز رو ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عاریۃً مانگ لینا جانور کا اور جائز ہے نام رکھنا جانور کا اور اسیطرح نام رکھنا
سامان لڑائی کا اور جائز ہے کوشش کرنی بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوشخبری دینی لوگوں کو بعد خوف کے جبکہ جاتا رہے خوف اور
اسمیں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ

عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے سعید بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اوسکے ہے اور نہیں واسطے رگ ظالم کے حق کوئی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے یعنی متصل اور روایت کیا مالک نے عروہ سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** زندہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ مالک ہوسکتا ہے بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مصلحت شہر کے یا گاؤں کے جیسے کہ مواشی کے بیٹھنے کی جگہ ہے یا دھوبی کپڑے وہاں دھوتے ہیں وغیر ذلک اور امام اعظم کے نزدیک اذن ہونا امام کا بھی شرط ہے صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک نہیں شرط ہے لیکن بسبب کی تحقیق کتابوں میں اور مرقات میں مذکور ہے اور نہیں واسطے رگ ظالم کے حق یعنی جو کوئی کھیتی کرے یا درخت لگاوے بیچ زمین آباد کی ہوئی کسیکے وہ بسبب مستحق اوس میں کا نہیں ہوتا ہے ع

وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَظْلِمُوْا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى اور روایت ہے ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو ظلم کرو خبردار ہو نہیں حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھ خوشی اوسکے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبی میں **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران ابن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا نہیں ہے جلب اور نہ جنب اور نہیں ہے شغار اسلام میں اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہیں ہے ہم میں سے یعنی ہماری جماعت میں سے نہیں یا ہمارے طریقہ پر نہیں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جلب اور جنب ایک تو سباق میں ہوتے ہیں اور ایک صدقہ میں اور سباق اوسکو کہتے ہیں کہ دو شخص آپس میں گھوڑے دوڑاویں کہ دیکھیں کون آگے نکلجاوے پس سباق میں جلب یہ ہے کہ گھوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھے کہ گھوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب اوسمیں یہ ہے کہ گھوڑا اپنے ساتھ رکھے کہ اگر سواری کا گھوڑا تھک جاوے تو اوسپر سوار ہو کر آگے نکلجاوے اور صدقہ میں جلب یہ ہے کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہ اوترے اور مال والوں کے پاس آدمی بھیجے کہ اپنے مکانوں سے زکوۃ لیکر یہاں آویں اور جنب اسمیں یہ ہے کہ مال والا اپنے مکان سے اور کہیں چلا جاوے اور زکوۃ لینے والیکو تکلیف دیوے کہ یہاں آکر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات میں گذرا پس انسے منع فرمایا کہ یوں نہ چاہیئے اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص نکاح کرے اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرے اس سے اور مہر کچھ نہ ہو یہ شرط ہی بمنزلہ مہر کے ہو اور یہ عقد فاسد ہے اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتے ہیں کہ صحیح ہے اور مہر مثل واجب ہوتا ہے لیکن کرنیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہے نہ کرنا چاہیئے ع

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹھی اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے قصد کرتے ہوئے پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی بھائی اپنے کی پس چاہیئے کہ پھیر دے اوسکو طرف اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت ابو داؤد کی لفظ جادا تک ہے **ف** کھیلتے ہوئے الخ یعنی لیوے لاٹھی ظاہر میں ہنسی سے اور قصد ہو اوسکا اسمیں کہ رکھ چھوڑ لگا اس سے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کیلئے ہے کہ ایسی چیز حقیر کے لینے کو منع فرمایا تو اوس سے زیادہ میں بطریق اولی منع ہوگا م ع

وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پاوے بعینہ اپنا مال نزدیک کسیکے پس وہ سزاوار ہے ساتھ اوسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اوس شخص کا کہ بیچا ہے اوسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چورایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور وہ دوسرے کے ہاتھ پڑا اور اوس سے

اور اوس سے کسی اور نے خرید لیا پس وہ مالک مستحق ہے کہ مال اپنا خرید نیوالے کے پاس پاوے لیوے اور وہ خرید نیوالا پیچھا کرے بیچنے والے کا پکڑے اور پول
پیسا اوس سے لیوے ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی رواہ الترمذی وابو داؤد وابن
ماجۃ اور روایت ہے سمرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی یہاں تک کہ ادا کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن
ماجہ نے **ف** اوپر ہاتھ کے یعنی صاحب ہاتھ کے یعنی لینے والے کے ہے پہونچا دینا اوس چیز کا کہ لی ہے یہاں تک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہ کہ جو شخص
مال کسیکا بطریق چھین لینے کے یا چرانے کے یا عاریت کے یا امانت کے اوسپر ہے اوس کا پہونچا دینا پس واجب ہے دے دینا جسنے چھینا ہے مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور رد جب ہے
دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکے مدت اگر ایک مدت معین ہے اور امانت کا دینا نہیں لازم ہے مگر جبکہ طلب کرے مالک شے **وعن** حرام بن سعد بن محیصۃ
ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت حائطا فافسدت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی اھل الحوائط حفظھا بالنھار
وان ما افسدت المواشی باللیل ضامن علی اھلھا رواہ مالک وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے حرام بیٹے محیصہ کے سے یہ کہ اونٹنی براء بن عازب کی گھس گئی
ایک باغ میں اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ باغ والوں پر ہے نگہبانی باغوں انکی کو دنکو اور تحقیق وہ باغ کہ خراب کرے اونکو مواشی راتکو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہے
مویشی کے مالک پر نقل کی یہ مالک نے اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہ کہ اگر مواشی تلف کرے باغ کسیکا دنکو مالک چار پایہ کو بدلہ دینا اوسکا نہیں آتا اسلئے کہ دنکو
محافظت کرنا باغ کی باغ والے پر ہے پس تقصیر اوسکی طرف سے ہوئی اور اگر رات کو تلف کرے تو بدلہ مالک چار پایہ پر ہے بسبب تقصیر اوسکے کہ رات کو محافظت کرنی
جانور کی اوسپر ہے اور یہ اوس صورت میں ہے کہ مالک چار پایہ کا ہمراہ اوسکے نہو اور اگر ہمراہ ہوگا بدلہ دینا آویگا اوسکو برابر ہے کہ سوار ہو اوسپر یا ہانکتا ہو اوسکو
یا کھینچتا ہو اوسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چار پایہ اپنے ہاتھ سے یا پاؤں سے یا موتھ سے اور یہ مذہب مالک و شافعی کا ہے اور مذہب حنیفہ کا یہ ہے کہ اگر مالک چار پایہ کا ہمراہ اوسکے
نہو بدلہ دینا اوسکو نہیں آتا دن ہو یا رات ح **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل جبار وقال النار جبار رواہ
ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پاؤں جو ہے معاف ہے اور فرمایا آگ بھی معاف ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی اگر
جانور کے پاؤں سے کوئی چیز تلف ہو جاوے تو اوسکے مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہیں بشرطیکہ مالک ساتھ اوسکے نہو اور اسیطرح جسنے کہ آگ جلائی بغیر قصد ظلم و ایذا رسانی کے اور اوس میں سے
کسیکے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلا دیا تو جلانیوالے آگ پر ضمان نہیں بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تھی اوسوقت ہوا ٹھہری ہوئی تھی اور پھر چلی اور اگر ہوا
چلنے کے وقت جلائی تھی تو ضمان دیگا ح **وعن** الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان
فیھا صاحبھا فلیستاذنہ وان لم یکن فیھا فلیصوت ثلثا فان اجابہ احد فلیستاذنہ وان لم یجبہ احد فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل
رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حسن سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم میں سے مواشی پر پس اگر ہو وہاں مالک اونکا پس
پروانگی مانگے اوس سے یعنی دودھ پینے کی اور اگر نہو مالک پاس اوسکے پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیا اوسکو کسینے پس پوچھ لے اوس سے اور اگر نہ جواب
دیا اوسکو کسینے پس دودھ دوہے اور پیوے یعنی بقدر ضرورت کے اور نہ اوٹھا کر لیجاوے اوسمیں سے کچھ نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یہ دودھ دوھکر پی لینا اوسوقت
درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنی بھوک کے مارے مرا جاتا ہو اور یا یہ محمول ہے عادت پر یعنی جہاں رسم و عادت ہو کہ مسافر کو دودھ پینے کو منع نکرتے ہوں
اوس جگہ بقدر پی لینا درست ہے ح **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنۃ
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کہ جاوے کسی باغ میں پس چاہیے کہ کھاوے اور نہ لیجاوے پلا میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یہ حکم بھی
مضطر کے لیے ہے یا موافق عادت کے ہے ع **وعن** امیۃ بن صفوان عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار منہ

اَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے امیہ بیٹے صفوان کے سے کہ نقل کی اپنے باپ
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریت لین اوس سے کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کے پس کہا صفوان نے چھیننے کی راہ لیتے ہو اے محمد پس فرمایا نہین بلکہ عاریت
لیتا ہون کہ پھیر دیجاوینگی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** صفوان اوس زمانہین کافر تھا پھر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ کے نزدیک
عاریت امانت ہوتی ہے عاریت لینے والے پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کرے اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور شافعی اور احمد کے نزدیک بدلہ
دینا آتا ہے یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہے اور یہ لفظ مضمونۃ کے معنی یہ لیتے ہین کہ بدلہ دیئے گئے ہین اگر جاتے رہین شرع ؛ **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاریت ادا کیجاوے یعنی واجب ہے عاریت لینے والے پر پہونچا دینا
اوسکا مالک کے تئین اور منحہ پھیری جاوے اور دین ادا کیا جاوے یعنی واجب ہے ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے یعنی جو کوئی کسیکے قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم
ہے اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** منحہ اوسکو کہتے ہین کہ دودھ کا جانور کسیکو دے تا دودھ پیوے یا زمین یا باغ دیوے
وغیرہ کے کھانیکے لیے پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہے نہ اصل چیز کا پس بعد انتفاع کے واجب ہے پھیر دینا اوسکا شرع ؛ **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو
الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مَا
سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے رافع بن عمرو غفاری سے
کہا تھا مین لڑکا پھینکتا تھا درخت کھجوروں انصار کے پر پس لایا گیا مجھکو یعنی لے آئے مجھکو انصار روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا کہ اے لڑکے کیون پھینکتا ہے
پتھر کھجوروں پر کہا مین نے کھاتا ہون مین کھجورین یعنی کھجوروں کے کھانیکے لیے پتھر پھینکتا ہون سو اور درخت نیچے لینے والا پتھر نہ پھینک پھر اور کھا جو گرا پڑا ہو نیچے
اوسکے پھر ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور کہا یا الٰہی بھر تو پیٹ اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اور کہا جو گرا پڑا ہو الخ یعنی اسلیے کہ
اکثر عادت جاری ہے کہ گرے ہوے میوے کے کھانیکو کوئی منع نہین کرتا خصوصًا لڑکے کو اور لڑکوں کا جی کھانیکی طرف بہت رغبت ہوتی ہے اور کہا طیبی نے
اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سے بھی توڑنیکی اجازت دیتے **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللُّقَطَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** سَالِمٍ
عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى سَبْعِ
أَرَضِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے زمین سے کچھ ناحق یعنی
از راہ ظلم دھنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کے زمینوں تک نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ کہا سنا
مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ لے زمین ناحق یعنی از راہ ظلم تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اوسکو یہ کہ اوٹھاوے مٹی اوسکی سر پر حشر مین نقل کی
یہ احمد نے **ف** پہلی فصل مین کہا کہ طوق کر کر زمین اوسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا دھنسایا جاویگا اور مٹی کے اوٹھانیکا حکم کیا جاویگا
یہ قسمین عذاب کی ہین بعضی اسطرح عذاب دیے جاوینگے اور بعضی اسطرح **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

جو شخص کہ لیوے از راہ ظلم کے بالشت بھر زمین سے تکلیف دیویگا اوسکو اللہ تعالیٰ یعنی قبر مین کہ کھودے اوسکو یہانتک کہ پہونچے آخر ساتوین زمین تک
پھر طوق کر کر ڈالی جاویگی وہ زمین اوسکے گلے مین دن قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگون کے متفق علیہ

باب الشفعة

باب بیچ بیان شفعہ کے **ف** شفعہ ساتھ شین کے مشتق ہے شفع سے بمعنی ملانے اور جفت کرنیکے یہ نام اسکا اسلیئے رکھا کہ اسمین ملانا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیئے تینون امامون کے نزدیک اور ہمسایہ کیلیئے نہین ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور یہی روایت صحیح ہے امام احمد سے ثابت ہے ہمسایہ کے لیئے بھی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہونچی ہین اور جسنے کہ اوسمین کلام کیا ہے بیجا کلام کیا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** جابر قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة رواه البخاري روایت ہے جابر سے کہ کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت ہونے شفعہ کے بیچ ہر چیز کے کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت اوسمین ہو پس جسوقت کہ واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوے اور نکل جاوے شرکت اور پھیر دیجاوین راہین یعنی ہر ایک حصہ کی راہ جدی ہوجاوے پس نہین شفعہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی سبب باقی نہ رہنے شرکت کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوسپر کہ شفعہ شریک کیلئے ہے نہ ہمسایہ کیلیئے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کیلئے ہے دلیل اونکی اور حدیثین ہین اور اس حدیث مین وے تاویل کرتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ شفعہ شرکت کا نہین ہے پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کی نہین لازم آتی ہے ع **وعنه** قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة او حائط لا يحل له ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان شاء اخذ وان شاء ترك فاذا باع ولم يؤذنه فهو احق به رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین مشترک کے کہ نہ تقسیم کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہے مالک کو بیچنا یہانتک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے لے اور اگر چاہے چھوڑ دے پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہے ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہے مگر اوس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اوس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانورون کے اور یہی مذہب ہے سب علما کا پھر شفعہ خاص نہین ہے ساتھ مسلمان کے بلکہ مسلمان اور ذمی مین بھی ہے اور نہین حلال بیچنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا ع **وعن** ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجار احق بسقبه رواه البخاري اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ زیادہ تر ہے سبب نزدیک ہونے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اوسکو پہونچتا ہے جسوقت کہ نزدیک متصل ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کے لیئے ح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع جار جاره ان يغرز خشبة في جداره متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ کرے ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو گاڑنے لکڑی کے سے بیچ دیوار اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کے لیئے ہے نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیئے نزدیک امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی رحمہم اللہ کے ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبعة اذرع رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہرایا جاوے چوڑاؤ اوسکا سات ہاتھ کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہین وے عمارت بنانی اوسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو خیر اور اگر نزاع کرین بیچ مقدار اوسکے کے تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ پس مراد حدیث سے تو یہی ہے جو ذکر کی گئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روا نہین کسیکو کہ

کچھ بھی وسمین سے اور نیز کہ رہ سات ہے مسلی کافی ہو شرح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْکُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا یُبَارَکَ لَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ مِثْلِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سعید بن حریث سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے تم مین سے گھر یا زمین لائق ہے کہ نہ برکت دیجاوے واسطے اوسکے یعنی اوسکے مول مین مگر یہ کہ گردانے اوسکو بیچ مانند اوسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بیچنا زمین اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہے اسلیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہے کہ نہین چرایا اوسکو چور بخلاف منقولات کے پس اولی یہ ہے کہ نہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر بیچے تو خرچ کرے مول اوسکا زمین اور مکانات مین ۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِہٖ یُنْتَظَرُ بِھَا وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُھُمَا وَاحِدًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے واسطے اوسکا سبب شفعہ کے اگرچہ ہو وہ غائب جسوقت کہ ہو راہ اون دونون کی ایک نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ قَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَھُوَ اَصَحُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہے شفیع ہے اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند انکے نقل کی یہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بطریق ارسال کے اور وہ صحیح تر ہے ۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ مُخْتَصَرٌ یَعْنِیْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً فِیْ فَلَاۃٍ یَسْتَظِلُّ بِھَا ابْنُ السَّبِیْلِ وَالْبَھَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بِغَیْرِ حَقٍّ یَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا صَوَّبَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ فِی النَّارِ اور روایت ہے عبد اللہ بن حبشی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے درخت بیری کا اولٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث مختصر ہے یعنی جو شخص کہ کاٹے بیری کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتے ہین ساتھ اوسکے مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کے ساتھ غیر حق کے کہ ہووے واسطے اوسکے اوس درخت مین تو اولٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین **ف** لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کے یا حق سے مراد شفعہ ہے اور ابوداؤد کے مرقات الصعود مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہے کہ جو درخت بیری کا حرم مین کاٹے اوسپر یہ وعید ہے اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہے کہ مسافر اور حیوانات اوسکے سایہ مین آرام پاتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ بیری ہے کہ ملک کسیکی ہو اور ریا اوسکو از راہ ظلم کاٹ ڈالے ہو ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَۃَ فِیْھَا وَلَا شُفْعَۃَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلِ النَّخْلِ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا جسوقت کہ واقع ہون حدین بیچ زمین کے پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اوسمین اور نہ شفعہ ہے بیچ کوین کے اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے نقل کی یہ مالک نے **ف** نہ شفعہ ہے کوین مین اسلیے کہ شفعہ اوس زمین مین ہے کہ احتمال تقسیم کا رکھے اور کوا احتمال تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہے مذہب شافعی کا اور ہمارے نزدیک شفعہ ثابت ہے ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکھے مانند کوین اور حمام اور چکی کے اور دلیل ہماری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اَلشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ یعنی شفعہ ہر چیز مین ہے یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے یعنی جسوقت کہ وارث ہوئے کتنے شخص کھجور کے

دیکھو

درخواست کے اور آپس میں بانٹ لے درخت اور اوس زمین پر ایک درخت نرکے ڈالتے ہیں اوسمیں سے اپنی کھجور و پنر موپل اوسکا پس جس وقت کہ بیچے ایک شخص اوس زمین سے اپنا حصہ ساتھ حقوق اوسکے کے درخت بیسے اور نخیر اوسکے سے تو نہیں ہے شفعہ شریک کو واسطے درخت نر میں اسلئے کہ وہ زمین نہیں ہے اور نہ ممکن ہے بانٹنا اوسکا بیچ

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

باب بیچ بیان مساقات کے اور مزارعت کے **ف** مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسیکو دیدے اور یہ کہدے کہ اونمیں پانی دیا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لینگے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اوسکے اور مزارعہ یہ کہ کسیکو زمین دے کہ اوس زمین میں بووے جو اوسمیں پیدا ہوگا آپس میں بانٹ لینگے آدھوں آدھ وغیر ذلک حاصل یہ کہ مساقاۃ درختوں میں ہوتی ہے اور مزارعہ زمین میں اور حکم دونوں کا ایک ہی ہے اور مساقاۃ اور مزارعہ فاسد ہیں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور نزدیک صاحبین کے دونوں جائز ہیں اور دونوں کا جائز ہونا دلیل امام ابو حنیفہ کی یہ ہے کہ اجارہ ساتھ اجر مجہول کے ہے اور معدوم کے ہے اور درست نہیں اور حدیث میں بھی نہی واقع ہوئی ہے مخابرت سے اور فتویٰ صاحبین ہی کے قول پر ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین وہاں کی اس شرط پر کہ محنت کریں اوسمیں اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیویں آدھا میوہ اوسکا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کی یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کے یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اوسمیں اور کھیتی کریں اوسمیں اور ہو یہود کے لیے آدھا اوس چیز کا کہ نکلے اوس سے **ف** خیبر نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یہ حدیث دلیل ہے سب علما کی سوا امام ابو حنیفہ کے بیچ جائز ہونے مساقات کے اور مزارعت کے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ یہ اوس قبیلے سے نہیں ہے اسلئے کہ درخت اور زمین خیبر کے ملک سے تھی کہ اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کے دیے بلکہ اونمیں کے درخت اور زمین کو اونپر مسلم رکھا اور اونپر خراج رکھا اور خراج دو قسم پر ہے خراج موظف اور خراج مقاسمت خراج موظف یہ کہ امام ہر سال کچھ مال اونسے لینا مقرر کرے جیسے کہ اہل نجران سے ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلے یعنی جوڑے لیتے تھے اور خراج مقاسمت یہ کہ تقسیم کرے پیدا اوس چیز کو کہ زمین سے نکلے جیسے کہ اہل خیبر سے کیا تھا **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم مخابرت کرتے اور نہ دیکھتے اوسکا مضائقہ یہاں تک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اوس سے پس چھوڑ دیا ہمنے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مخابرہ اوسی مزارعہ کو کہتے ہیں جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہ دلیل امام ابو حنیفہ کی ہے **وَعَنْ** حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمَّايَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حنظلہ بن قیس سے کہ نقل کی رافع بن خدیج سے کہ کہا خبر دی مجھکو دو چچا اون میرے نے یہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتے تھے زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس چیز کے کہ پیدا ہوتا نالیوں پر یعنی کرایہ کو دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ زراعت کرے عامل ساتھ تخم اپنے کے اور جو کچھ نالیوں کے کنارے پر اُگے مالک کے لیے ہو اجرت زمین اوسکے کی اور سوا اوسکے عامل کے لیے ہو یا کرایہ کو دیتے تھے زمین ساتھ اوس چیز کے کہ جدا کرے اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ جو کچھ کہ اُگے قطعہ معین میں مالک کے لیے ہو اور جو کچھ سوا اوس قطعہ کے اُگے عامل کے لیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے یعنی اسلئے

[illegible]

تو اسمین خطرا اور فریب ہی شاید کہ وہ ان چیزون نہ اگے کہا حنظلہ نے پس کہا مین نے واسطے رافع کے پس حکم کیا ہی مزارعت کا بدلے درہمون اور دینارون کے
پس کہا نہین ساتھ اسکے مضائقہ ہی اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سے وہ چیز ہی کہ اگر دیکھے اوسمین صاحب فہم کا ساتھ حلال اور حرام تو نہ جائز
رکھا اسکو واسطے وہ چیز نے کہ اوسمین ہی مخاطرہ سے کہ ہووے یا نہ ہووے یعنی جیسی صورتون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
پس منع کیا انسکو انہین صورتین ذکر کی گئی عام ہی کی ہین نزدیک جائز رکھنے والون مزارعت کے اور جاننا چاہئیے کہ حدیثین بیچ مقدمہ مزارعت کے مختلف
آئی ہین اور روایت آئی ہین لاجائزیت سے کھلا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کے نزدیک مزارعت جائز ہی اور فتوی ہمارے مذہب مین بھی جواز ہی پر ہی واسطے دفع
حاجت کے وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ
لِي وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے
کہا تھے ہم اکثر مدینہ والون مین کھیتی کرتے کرایہ دیتا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تھا زمین اپنی اور کہتا تھا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہی یعنی جو کچھ اسمین پیدا ہو
میرے لیئے ہی اور یہ واسطے تیرے پس اکثر نکلتی کھیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونون مین سے ایک کے قطعہ مین کھیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ مین یعنی دوسرے کے
قطعہ مین پس منع فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس معاملہ سے اسلیئے کہ ایک کے ہاتھ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ
وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی سے کہ کہا
کہا مین نے واسطے طاؤس تابعی کے اگر چھوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تھا اسلیئے کہ کہتے ہین علما یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اوس سے
کہا طاؤس نے اے عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگونکو یعنی زمین کھیتی کرنیکے لیئے اور مدد کرتا ہون مین انکی اور تحقیق بڑے عالم اون کے نے یعنی
ابن عباس نے خبر دی مجھکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع فرمایا اس سے ولیکن یہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمھارا زمین کو اپنے بھائی کے تئین بہتر
ہی واسطے اوسکے اس سے کہ لیوے اوس پر کرایہ معین کر کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت مین یہ ہوتا ہی کہ کچھ دیتے ہین اور کچھ
لیتے ہین پس اگر احسان کرے اور بغیر کچھ لینے کے زمین بطریق عاریت کے دے کہ اوس سے لینے والا فائدہ اوٹھاوے تو بہتر ہی ح وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زمین پس چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمین
یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت پس اگر نہ مانے مالک دونون باتین پس چاہیے کہ رکھے اپنے پاس زمین اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا
مظہر نے کہ یعنی لائق ہی آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس پاس زمین ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمین تا حاصل ہو اوسکو نفع اوس سے
یا دیوے اوسکو اپنے بھائی مسلمان کے تئین تاکہ حاصل ہو اوسکو ثواب پس اگر دونون چیزین نکرے تو رہنے دے زمین اپنی یہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کے لیئے ہی یعنی توبیخ
ہی اوپر ترک کرنے دونون امر ذکر کیئے گئے کے اور اختیار کرنے مزارعت کے اور توبیخ ہی اوس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہو اور نہ اور کو
نفع پہونچاوے اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر انکار کرے بھائی اوسکا قبول کرنے عاریہ سے تو رہنے دے زمین اپنی پس امر اباحت کے لیئے ہی
ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ
هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سے اس حال مین کہ دیکھا انھون نے ہل اور کچھ اسباب کھیتی کا

پس کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتا یہ کسی کے گھر میں مگر کہ داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوس گھر میں ذلت کو نقل کی یہ بخاری نے ف اسمین رغبت دلانی ہے جہاد کرنے پر کہ زراعت میں مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دین اور اگر واسطے حاصل کرنے قوت حلال کے زراعت کریں تو ظاہر یہ ہے کہ اس وعید میں داخل نہوں گے اور بعضوں نے کہا کہ یہ اونکے حق میں ہے کہ قریب دشمن کے ہوں اسلیے کہ اگر مشغول ہوں گے زراعت میں اور ترک کرینگے جہاد کو تو ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اوپر تمہارے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ فَلَیْسَ لَہٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَہٗ نَفَقَتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا جو شخص کہ کھیتی کرے کسی قوم کی زمین میں بغیر اذن اونکے یعنی بغیر حکم اور رضا اون کے پس نہیں واسطے اوسکے کھیتی میں کچھ اور واسطے اوسکے ہے خرچ اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور تخم بونیوالے کے لیے کچھ نہیں ہے سواے اوسکے تخم کے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والیکے لیے ہوگی اور اوسکو نقصان زمین کا دینا آویگا یہ ذکر کیا ہے بعضی عالموں ہمارے نے اور کہا ابن ملک نے کہ اوسپر اجرت زمین کی ہے دن قبض کرنے اوسکے کے دن فارغ ہونے اوسکے تک اور جو کچھ کہ حاصل ہو کھیتی سے پس وہ تخم والیکے لیے ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِیْنَۃِ اَھْلُ بَیْتِ ھِجْرَۃٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَۃُ وَاٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ کُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِہٖ فَلَہُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَھُمْ کَذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے قیس بن مسلم سے نقل کی ابی جعفر سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں مدینہ میں کوئی اہل بیت ہجرت کے یعنی مہاجرین مگر کہ زراعت کرتے تہائی اور چوتھائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نے اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نے اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نے تھا میں شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سے مزارعت میں اور معاملہ کیا حضرت عمر نے لوگوں سے یعنی ساتھ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لاوے عمر بیج اپنے پاس سے پس واسطے اوسکے ہے آدھا اور اگر لاویں لوگ بیج واسطے اونکے اتنا یعنی آدھا یا مانند اوسکے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا کرمانی شارح نے کہ سمجھا جاتا ہے بخاری سے اور اوسکے شرحوں سے کہ کلام ابی جعفر کا تمام ہوا ہے لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہے اور تمام یہ آثار معلق ہیں کہ لایا ہے اونکو بخاری بغیر اسناد کے پس اولیٰ یہ تھا کہ کہتا مصنف قَالَ الْبُخَارِیُّ تعلیقاً **بَابُ الْاِجَارَۃِ** باب ہے بیچ بیان اجارہ کے ف اجارہ کے معنی ہیں کرایہ دینا کسی چیز کو اور شرع میں اجارہ کے معنی ہیں مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہ چاہتا تھا کہ اجارہ جائز نہو واسطے ہونے منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکھا اوسکو لوگوں کی احتیاج کے لیے اور ثابت ہے اجارہ احادیث و آثار سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُزَارَعَۃِ وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَۃِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا ثابت بن ضحاک نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتھ اجارہ کے اور کہا نہیں مضائقہ ساتھ اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف منع کیا مزارعت سے یعنی اوس مزارعت سے کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوائی پس دی سینگی کھینچنے والیکو مزدوری اوسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہے اجارہ اور کسب سینگی کشی کا اور

جائز ہو وادا کرنی **وعن** أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم فقال أصحابه وأنت
فقال نعم كنت أرعى على قراريط لأهل مكة رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے
کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں پس کہا اون کے صحابیوں نے اور آپنے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہان تھا میں چراتا اوپر اجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے
نقل کیا یہ بخاری نے **ف** یعنی نوکر رکھا مجھکو اہل مکہ نے اوپر چرانے بکریوں کے ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت مہینے کے اور قیراط
کہتے ہیں آدھے دانق کو اور دانق چھٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریاں چراتے تھے اسلیے کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی
اور صبر کرنا اونکی مشقت پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت پادشاہ کو رعیت کے ساتھ ایسی ہے جیسے چرواہیکو ساتھ بکریوں کے **وعنه** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى ثلثة أنا خصمهم يوم القيمة رجل أعطى بي ثم غدر ورجل باع حرا فأكل ثمنه ورجل
استأجر أجيرا فاستوفى منه ولم يعطه أجره رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تین شخص ہیں کہ میں جھگڑونگا اونسے دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتھ نام و سوگند میرے کے پھر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنے
ایک آزاد کو پھر کھایا مول اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور رکھا ایک مزدور پھر کام لیا اوس سے پورا یعنی جس کام کے لیے لگایا تھا وہ تمام کروایا اور نہ دی
اوسکو مزدوری اوسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** پھر کھایا مول اوسکا یہ قید واسطے زیادتی تشنیع کے ہے اگر نہ کھاویگا تو بھی گنہگار ہوگا اور داخل اس وعید میں
ہے **وعن** ابن عباس أن نفرا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم مروا بماء فيهم لديغ أو سليم فعرض لهم رجل من أهل
الماء فقال هل فيكم من راق إن في الماء رجلا لديغا أو سليما فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الكتاب على شاء فبرأ فجاء
بالشاء إلى أصحابه فكرهوا ذلك وقالوا أخذت على كتاب الله أجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله أخذ على
كتاب الله أجرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحق ما أخذتم عليه أجرا كتاب الله رواه البخاري وفي رواية أصبتم
اقسموا واضربوا لي معكم سهما اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک جماعت صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک پانی پر کہ اون میں تھا لدیغ
یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچھو کا یا سانپ کا پس نمودار ہوا واسطے اون کے ایک شخص بستی والوں میں سے پس کہا کیا ہے تم میں کوئی منتر پڑھنے والا تحقیق بستی میں
ایک شخص کاٹا ہوا بچھو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص نے اونمیں سے یعنی صحابیوں میں سے اور پڑھی سورۂ فاتحہ اوپر لینے بکریوں کے یعنی اس
شخص نے اونسے کہا کہ میں منتر پڑھتا ہوں اس شرط پر کہ دو تم مجھکو اتنی بکریاں پس وہ راضی ہوئے پھر اونھوں نے پڑھی فاتحہ بار بار کہ آیا ہے فاتحۃ الکتاب
شفاء من السم پس اچھا ہو گیا وہ پھر لایا یہ بکریاں اپنے یاروں کے پاس پس مکروہ جانا یاروں نے اس لینے کو اور کہا اونھوں نے کیا تو نے کتاب اللہ پر مزدوری
یہانتک کہ آئے وہ صحابہ مدینہ میں اور کہا یا رسول اللہ لیا فلانے شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لائق تر جن
اور جسپر کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہے نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اچھا کیا تمنے تقسیم کرو یعنی
بکریوں کو آپس میں اور حصہ لگاؤ واسطے میرے ساتھ اپنے **ف** لفظ او سلیم شک راوی ہے لفظ میں کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم ایک ہی
معنی میں کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور بعضے کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچھو کے کاٹے ہوے پر آتا ہے اور سلیم کا سانپ کے ڈسے ہوے پر اس حدیث پر فی ملک راوی
ہے معلوم نہیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ نام اون صحابہ منتر پڑھنے والیکا ابو سعید خدری تھا اور جماعت صحابہ کی تھی تیس آدمی تھے اور بکریاں بھی اون
پڑھنے والوں نے تیس لیں اور حضرت نے اپنا حصہ لگانیکو اسلیے فرمایا کہ تا وہ خوش ہوں اور جانیں کہ بیشک شبہ یہ حلال ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ منتر
ساتھ قرآن اور ذکر اللہ کے اور اوسپر مزدوری لینی درست ہے اور قرآن کو پڑھکر مزدوری لینی نہیں درست اور فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ پڑھنا قرآن کا عبادت ہے

اور

اور عبادت پر مزدوری لینی نہیں درست ہے اور کسی کلمے پر دم کرنا اور اوس سے اچھے ہو جانا اوسکا عبادت نہیں ہے پس اوسپر لینا درست ہے اور یہ بھی اسی سے معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکھوائی کو لکھنا مصحف اور اور کتابوں دین کا جائز ہے اور متاخرین حنفیہ نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی اسپر قیاس کرکے کہا ہے کہ جائز ہے اجرت لینی اوسپر اور متقدمین مثل امام ابو حنیفہ وغیرہ کے تعلیم قرآن پر اجرت لینے کو حرام کہتے ہیں [illegible] مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أُنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقْيَةٍ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهًا فِي الْقُيُودِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِمَعْتُوهٍ فِي الْقُيُودِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ قَالَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِي لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے خارجہ بیٹے صلت کے سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا چلے ہم نزدیک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس گذرے ہم ایک قوم پر عرب میں پس کہا اونہوں نے یعنی بعضوں نے اونمیں سے کہ ہم خبر دیے گئے ہیں کہ تحقیق تم ... ہو اس شخص کے پاس سے یعنی آنحضرت کے پاس سے بھلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ لیکر کیا ہے تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ہے ایک دیوانہ بیڑیوں میں پس کہا ہم نے ہاں ہمارے پاس منتر ہے پھر لائے وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں پس پڑھی میں نے اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح و شام اس حال میں کہ جمع کرتا تھا میں اپنا تھوک پھر تھوکتا میں اوسپر کہا چچا میرے نے پس گویا کہ کھولا گیا وہ رسی بندھی ہوئی سے یعنی وہ اچھا ہو گیا جلدی پھر دی ان لوگوں نے مجھکو مزدوری پس کہا میں نے کہ نہیں لیتا ہوں میں یہ مزدوری یہاں تک کہ پوچھوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی پھر پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہا قسم ہے زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کھاتا ہے ساتھ منتر باطل کے پس اوسکا گناہ ... تحقیق کھایا تو نے ساتھ منتر حق کے نقل کیا یہ احمد اور ابو داود نے **ف** منتر باطل وہ ہے کہ جس میں ذکر ہو ستاروں کا اور مدد مانگی ہو ستاروں اور جنات سے اور اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور منتر حق وہ ہے کہ جس میں ذکر اللہ اور کلام الٰہی ہو اور اگر کوئی کہے کہ قسم ساتھ غیر نام خدا تعالیٰ کے کھانی منع ہے پھر حضرت نے کیونکر قسم کھائی جواب کہ مراد اس سے قسم نہیں ہے بلکہ جاری ہوا ہے یہ لفظ عرب کے کلام میں بحسب عادت اون کے یا یہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر خدا کے کھائی ہو اور یہ بھی کہا ہے کہ حضرت کو ایسا اجازت تھا یعنی قسم ان کھانیکی پس یہ حضرت کے خصوصیات سے تھی ترجمہ مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلے خشک ہونے پسینے اوسکے کے یعنی بعد کام کر چکنے کے مزدور کو مزدوری جلدی دو دیر نکرو نقل کیا یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي الْمَصَابِيحِ مُرْسَلٌ اور روایت ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل مانگنے والے کا حق ہے اگرچہ آوے گھوڑے پر نقل کیا یہ احمد اور ابو داود نے اور مصابیح میں کہا ہے یہ حدیث مرسل ہے **ف** یعنی مت پھیر سائل کو اگرچہ گھوڑے پر چڑھکر آوے مانگنے کو اور کہا قاضی نے کہ نہ پھیر سائل کو اگرچہ آوے تیرے پاس ایسے حال سے کہ دلالت کرے اوسکے غنا پر یہ گمان کرکے اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا تیرے آگے اپنے تئیں اور گویا دینا اجرت ہے اوسکے سوال کی اسی سبب سے باب الاجارہ میں اس حدیث کو لائے اور اس حدیث کے اسناد میں کلام ہے کہ بعضے محدثین نے کہا ہے احمد نے کہا کہ کچھ اصل اسکی نہیں اور کہا کہ یہ حدیث بازاروں میں پھرتی ہے اور ابو داود نے اسپر سکوت کیا ہے پس اسکے نزدیک قابل دلیل پکڑنے کے ہے اور کہا مصابیح میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق ہے کہ یہ مسند ہے ... بعضے متصلہ نسخوں میں لفظ مرسل کا ہی نہیں

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طٰسٓمٓ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسٰى قَالَ اِنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عتبہ بن منذر سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی طسم یہانتک کہ پہونچے قصہ حضرت موسیٰ تک فرمایا تحقیق موسیٰ علیہ السلام نے مزدوری مین دیا ذات اپنی کو آٹھ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کے اور طعام پیٹ اپنے کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** سورۂ طسم یعنی سورۂ قصص مین ذکر ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانیکا مدین مین اور ملاقات کرنا اونکے کا حضرت شعیب علیہ السلام سے اور نکاح ہونی حضرت موسیٰ کا اونکی بیٹی سے اور مزدوری مین دینا حضرت موسیٰ کا اپنے تئین پس جب حضرت اس قصہ تک پہونچے تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانے شرمگاہ سے نکاح ہی سا ماں یہ کہ دونون نے انکی بیٹی سے نکاح کیا اس شرط پر کہ مین آٹھ برس یا دس برس تک بکریان تمہاری چراؤنگا اور یہی مہر ٹھہرایا اونکی شریعت مین درست تھا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹھہرا دین اور یا مہر اور ہو اور یہ خدمت بطریق احسان کے ہو اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی حنفیہ کہتے ہین کہ نہین جائز ہو نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکے کہ خدمت کرے اوسکی خاوند آزاد اوسکا برس دن تک مثلاً اور یہ درست ہی کہ نکاح کرے عورت سے عوض اسکے کہ خدمت کرے اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک امام شافعی کے نزدیک درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کے واسطے بعضے کاموں کے اور خدمت کے بکریاں چرانا ہو یا خدمت فیہ اور تعلیم قرآن وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفہ کے کمان بھیجی طرف میری ان لوگون میں سے کہ تھا مین سکھلاتا اونکو لکھنا اور پڑھنا قرآن اور نہین ہی کمان مال پس تیر اندازی کرونگا مین اوس سے بیچ راہ خدا کے فرمایا اگر تو دوست رکھتا ہی کہ طوق پہنایا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی کمان کا اوس نے اپنی چیز نہین ہی کہ شمار کیجاوے مال میں اور قیمت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی کرونگا اوس سے بیچ راہ خدا کے پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی تیرے لیے اجر کلام اللہ کی لیکر وہ باطل کریگی تیرا اخلاص کو پس نہ لے تو اوسکو اور جو امام کہتے ہین سبب اونکے کو تعلیم علوم دین پر وہ لیکر پس انکے ہین ساتھ نفی اس حدیث کے

باب احیاء الموات والشرب

باب ہی بیچ بیان آباد کرنے زمین خراب کے اور بیچ حق پانی پلانیکے **ف** نہایہ مین لکھا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتے ہین کہ جسمین نہ عمارت ہو اور نہ مکان اور اوسکا کوئی مالک نہو اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتے ہین کہ فائدہ نہ اوٹھایا جاوے اوس سے بسبب منقطع ہونے پانی کے اوس سے یا بسبب غلبہ پانیکے اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سے پس جو زمین کہ عادی ہی یعنی قدیم ہی کہ مالک نہین کوئی اوسکا یا مملوک ہو اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اوسکا اور دور ہی بستی سے اسقدر کہ اگر کھڑا رہے آدمی کنارہ بستی پر اور آواز کرے تو آواز اوسکی اوس زمین تک نہ پہونچے پس وہ زمین موات ہی انتہیٰ اور احیاء موات سے مراد آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھ مکان بنانیکے ہوتا ہی یا درخت بونیکے یا کھیتی کرنیکے یا پانی دینے کے یا ہل چلانیکے کذا فی الدر المختار اور حکم اس طرح کی زمین کے آباد کرنیکا یہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک اوسکا ہو جاتا ہی پھر آباد کرنے مین اذن لینا امام کا شرط ہی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن لینا شرط نہین اور شرب ساتھ زبر شین کے حصہ پانی کو کہتے ہین اور شریعت مین عبارت ہی نوبت انتفاع سے ساتھ پانیکے کہ دیوے پانی کھیتی مین اور جانورونکو پلاوے اور لوگونکا حق ہی پانی مین کہ منع نکرنا چاہیئے اونکو اوس سے اور بیان تفصیل ہونا پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اون پانیون کے کہ برتنون مین بھر گئے ہین اور احکام اونکے مذکور ہین فقہ مین اور مذہب ہمارا یہ ہی

کہ دریا کے پانی میں سب لوگوں کا حق ہے یعنی پینے کے اور زمین میں پانی دینے کے اور نہر میں کھود کر پانی لیجانے میں اپنی زمین میں نفع لینا پانی دریا سے مانند نفع لینے کے ہے آفتاب و چاند و ہوا سے کہ خصوصیت کسیکے ساتھ نہیں رکھتے سب و نیز شفہ یعنی کنووں اور ندیوں میں بھی سب لوگوں کا حق ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ اوس پانی سے زمین کو احیا کرے یعنی افتادہ زمین زراعت کرے تو اہل نہر اوس سے منع کر سکتے ہیں نقصان کرے اور ڈول نکرے پانی لینا اوسکا اسلیے کہ اوسمیں خالص اونہیں کا حق ہے اور جو پانی کے باسنوں میں بھر جاتا ہے وہ مملوک ہو جاتا ہے اور حق غیر کا اوس سے منقطع ہو جاتا ہے جیسے کہ شکار کسینے پکڑا تو اوسکی ملک میں آجاتا ہے اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسیکے ملک میں ہو تو یہ درست ہے کہ اوسکو منع کرے غیر کو داخل ہونے سے اپنی ملک میں جسوقت کہ اور پانی پاوے نزدیک اوسکے سوا اوسکی غیر ملک کسیکے اور اگر نہ پاوے وہ پانی تو کہا جاوے مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادے یا اجازت دے اوسکو آوے اور پانی لے بشرطیکہ کنارے کنوین کو نہ توڑ ڈالے اور اگر خوف ہو کنوان ٹوٹ جانے کا تو منع کرنا پانی کے لینے سے نہیں پہنچتا اور جیسکہ زمین مملوک اوسکی ہو اور پانی نہیں ملتا ہو اور اگر وہ منع کرے اور شخص ڈرتا ہے اپنے ہلاک ہونے سے اور سواری کے ہلاک ہونے سے تو پہونچتا ہے اوسکو لڑنا ہتھیار سے اور پانی کنوین میں مباح در غیر مملوک بخلاف اوس پانی کے جو باسنوں میں بند ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سے تو لڑے بغیر ہتھیار کے اسیطرح طعام حالت مخمصہ میں اور بعضوں نے کہا کہ اوس آدمی کنوین کے پانی نہ دینے سے بھی لڑے بغیر ہتھیار کے اسلیے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور قائم مقام تعزیر کے ہے یہ سب مسائل مذکور ہیں ہدایہ میں ف ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهِ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آباد کیا ایسی زمین کو کہ نہیں کسی کی ملک ہو وہ لائق تر ہے ساتھ اوسکے کہا عروہ نے حکم کیا ساتھ اسکے حضرت عمرؓ نے بیچ خلافت اپنی کے نقل کیا یہ بخاری نے **ف** یعنی بغیر حکم امام کے علاوہ ہوا کہ حدیث منسوخ نہیں ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ صعب بن جثامہ نے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں ہے روکنا واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** حمی کہتے ہیں اوس زمین کو کہتے ہیں کہ گھاس اوسمیں روکی جاتی ہے تا کہ نہ چراوین اوسکو جسکو یہاں روند کہتے ہیں پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہیں لائق ہے کسیکو یہ کہ روکے مگر ساتھ اذن اللہ کے اور رسول اوسکے کے ایام جاہلیت میں عادت تھی کہ سرداران عرب گھیر لیتے تھے اپنے مواشی کے لیے اوس زمین کو کہ جسمیں گھاس اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اور نہیں اجازت دی واسطے اون لوگوں کے اور چونکہ جہاد کے لیے تھے اور واسطے جانوران زکوۃ کے اور نہیں جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو روکنا اپنے لیے اور خلاف کیا بیچ پہنچنے اوسکے واسطے اکثر مسلمانوں کے پس بعضوں نے تو کہا کہ درست ہے جیسے کہ حضرت نے کیا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں درست جبکہ باعث تکلیف شہر والوں کا ہو دلنا اوسکا ع ت

وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ سے کہا جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار میں سے بیچ نالیوں پانی زمین سنگستان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے کہ یہ حکم اسلیے کرتے ہو کہ ابن عم زبیر ہے یعنی بیٹے پھوپھی تمہاری کے پس متغیر ہوا چہرہ حضرت کا پھر فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اوسکی زراعت میں یہانتک کہ پہونچے منڈیر تک یعنی پہونچے پانی تمام زمین میں اور اندازہ کیا گیا اوسکو ساتھ پہونچنے پانی کے ٹخنے تک پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے پس پورا دلوایا نبی

نبی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اونکا بیچ صریح حکم کے اوسوقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تھے حضرت کہ مشورہ دیا تھا اون دونونکو پہلی مرتبہ ایک امر کا کہ واسطے اون دونون کے تھی اوسمین فراخی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ جو مدینہ مین تھے ونمین سے ایک یہ بھی ہین اور مان انکی علو بیٹی حضرت ابوبکر کی ہین اور باپ انکے زبیر حضرت کے پھپھی کے بیٹے تھے کہ نام اونکا صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کے تھے کہ اونکے چچا نے عذاب دیا اونکو ساتھ دھوئین تاکہ چھوڑ دین اسلام کو پس نچھوڑا اور حضرت کے ساتھ رہے ہین سب لڑائیون مین اور عشرہ مبشرہ مین سے ہین پس وہ اور ایک انصاری ایک نالی مین سے پانی کھیتونکو دیا کرتے تھے پس ایکبار دونون جھگڑے اوسنے کہا مین پہلے پانی دیتا کھیت کو انہون نے کہا مین پہلے دونگا پھر دونون حضرت کے پاس جانب ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنے کھیت کو دیدے پھر ہمسایہ کی طرف مین چھوڑ دے زبیر کی زمین اونچی تھی اور اوسکی نیچی تھی اور متصل تھی لیکن اسپر انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پھپھی کے بیٹے ہین آپنے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت کو دے جو کہ حق تیرا ہی بخوبی بعد اوسکے انصاری کیطرف چھوڑ اور بیچ صریح حکم کے یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لے اور تھے حضرت اول بطریق صلح کے زبیر کو حکم کیا تھا کہ کچھ حق اپنا بطریق احسان کرنیکے ہمسایہ پر چھوڑ دے بغیر اسکے کہ واجب ہو اور جب انصاری نے ایسا بیہودہ کلام کیا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتھ پورا حق لینے اپنے کے رہا یہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس سبب سے تھی بعضون نے کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری کہا اوسکو اس لیے کہ انصار کے قبیلہ میں سے تھا انصار کے قبیلون مین بعضی منافق بھی تھے مانند عبداللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل نکیا اوسکو اسلیے کہ تالیف قلوب منظور تھی اور حضرت صبر کرتے ایذائے منافقون پر تا لوگ نکہین کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ مومن تھا اور شیطان کے اغوا سے اوس طرح کی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو اوسکے سبب سے زیادہ گھانس کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** مواشی کو گھانس وہان چراتے ہین جہان پانی ہوتا ہے اگر پانی پلانے سے جانورونکو منع کریگا تو گویا گھانس کا بھی چراونیکا اور پانی پلانیکا منع کیا گویا گھانس سے منع کیا اور گھانس کی احتیاج مواشی کو پانی ہی سے ہوتی ہے اور منع کرنا اوسکا درست نہین پس پانی پلانیکو منع کرنا اوس سے روکنا گھانس کا لازم آوے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم رجل حلف علی سلعۃ لقد اعطی بہا اکثر مما اعطی وہو کاذب ورجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقتطع بہا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ الیوم امنعک فضلی کما منعت فضل ما لم تعمل یداک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اون سے اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا نہ ملامت کا اور نہ دیکھیگا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سے نہ نظر غضب سے ایک وہ شخص کہ قسم کھاتا ہی اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تھا وہ شخص یعنی مین بدلے اس اسباب کے زیادہ اوس چیز سے کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہی اور خریدار مول دیتا ہی اور بیچنے والا قسم کھاتا ہی کہ مجھکو زیادہ اس سے ملتا تھا اور حال آنکہ وہ شخص ہی جھوٹا اپنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم کھاکے ایک چیز پر قسم جھوٹی پیچھے نماز عصر کے تا لے لیوے بسبب اوس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنے زیادہ پانی کو پس فرمائیگا اللہ تعالی یعنی دن قیامت کے کہ آجکے دن منع کرونگا مین تجھکو فضل اپنے سے جیسا کہ منع کیا تونے زیادہ پانی کہ نہین نکالا تھا ہاتھون تیرے نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** پیچھے نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہی کہ قسمین مغلظ اوسوقت کھائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جھوٹی اوسوقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسکے حکم مین مال ذمی کا ہے اور ہاتھون تیرے نے

یعنی تیری قدرت سے نہیں نکلا تھا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تھا اگرچہ کنواں اور نہر آدمی کی مشقت سے بنتے ہیں لیکن نکلنا پانی کا محض اللہ ہی کی
قدرت سے ہے۔ وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من
البیوع کے ف وہ حدیث یہ ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نے یہاں ذکر کی تھی ہم نے وہاں ذکر کی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت
ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ گھیرے دیوار زمین پر پس وہ واسطے اوسکے ہے نقل کی یہ
ابوداود نے ف یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیرے تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہے ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے کہ دیوار کھینچنی کافی ہے بیچ مالک
ہونے زمین موات کے اور یہ مذہب امام احمد کا ہے بیچ مشہور تر روایتوں کے اور تینوں اماموں کے نزدیک شرط ہے احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا ابتدا باب میں ہو چکا
اور دیوار کھینچنے کو احیا میں دخل ہی نہیں اور مراد حدیث میں دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہے شرع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے جاگیر کر دی واسطے زبیر کے درخت کھجوروں کی نقل کی یہ ابوداود نے ف احتمال ہے کہ یہ درخت خمس میں سے تھے کہ حق اوسکا تھا یا زمین موات تھی
لاوارث [illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ
فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] دوڑنے گھوڑے
اوس کے [illegible] زمین [illegible] گھوڑا [illegible] دو
جا کر تک پہونچا [illegible] نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا
بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے اوس نے باپ سے یہ کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت میں کہا وائل نے کہ بھیجا حضرت نے ساتھ میرے معاویہ کو تاکہ بانٹ دیوے وہ زمین مجھکو فرمایا حضرت نے معاویہ
کو کہ دے وہ زمین اس کو [illegible] ف حضرموت نام ایک شہر کا ہے [illegible] وَعَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ
الْمَأْرِبِيِّ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَأَقْطَعَهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
إِنَّمَا أَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ مَاذَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابیض بن حمال ماربی سے کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا [illegible] اوسکو کان
نمک کی [illegible] جاگیر کر دی حضرت نے کان نمک کا اوسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس [illegible] سے تھا اسکے
نہیں کہہ دیا آپنے اوسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالے نے ابیض سے پس پھیر لیا حضرت نے اوسکو ابیض سے کہا راوی نے اور سوال کیا اوس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ کونسی زمین پیلو کی [illegible] کہ نہ پہونچیں اوسکو پاؤں اونٹوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مارب نام ایک جگہ کا ہے یمن
میں اور پانی طیار [illegible] والا کہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پھیر لیا الخ یعنی حضرت نے اول گمان کیا تھا کہ وہ قطعہ مانند اور کانوں کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے
اوس سے نمک ساتھ محنت و مشقت کے جب جانا کہ وہ طیار ہے بغیر محنت و مشقت کے نمک ہو جو درست پانی اور گھاس کے پھیر لیا اوسکو واسطے متعلق ہونے
حق سب لوگوں کے ساتھ اوسکے [illegible] اور رعایت حق پھیر لینے میں دیکھی جاتی ہے کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیار کے ہے پھیر لیا اوسکو
اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانوں کا جائز ہے بشرطیکہ ہوں پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اون سے کچھ مگر ساتھ رنج و محنت کے اور جو کہ ہوں ظاہر کہ حاصل ہو

مقصود ہونے بغیر تدبیر و محنت کے جائز نہیں ہی جاگیر کر دینا اونکو بلکہ لوگ اونمین شریک ہین مانند گھانس اور پانی نالون کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کرے
پھر ظاہر ہو کہ حق اوسکے خلاف مین ہی تو جائز ہی کہ توڑ ڈالے اپنے حکم کو اور رجوع کرے اوس سے اور گھیری جاوے یعنی احیا یعنی آباد کیجاوے اور نہ ہو نہین اوسکو
پاؤن اونٹون کے یعنی جو کہ الگ ہو چراگاہ اور عمارت سے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ احیا نہین جائز ہی قریب عمارت کے اسلیے کہ وہان احتیاج پڑتی ہی جانورون کے
چرانیکی ۱۲ ع ب ج وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان شریک ہین تین چیزون مین پانی اور گھانس اور آگ مین نقل کی یہ ابوداود
اور ابن ماجہ نے ف مراد پانی سے پانی کنوین اور مانند اوسکے کا ہی نہ پانی بھرا ہوا اس مین چنانچہ بیان اوسکا ترجمۃ الباب مین مفصل ہو چکا ہی اور گھانس سے وہ
گھانس مراد ہی کہ جنگل مین اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسیکے پاس آگ ہو تو نہین پہونچتا ہی اوسکو کہ منع کرے کسیکو آگ لینے سے اور چراغ جلانے سے اور اوسکی روشنی
مین بیٹھنے سے اور مانند اونکے سے لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کرے اوس شخص کو کہ لے اوسمین سے سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہو جائیگی اور بجھ جائیگی اور
بعضون نے کہا کہ مراد آگ سے سنگ چقماق ہی یعنی نہ منع کرے کسیکو اوس پتھر کے لینے سے جبکہ ہو زمین موات مین ۱۲ ع ح ع وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اسمر بن مضرس سے
کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیعت کی مین نے حضرت سے یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کرے یعنی پہونچ جاوے طرف اوس پانی کے کہ نہ
پہونچا طرف اوسکے کوئی مسلمان پس وہ واسطے اوسکے ہی نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی جو کوئی لیوے پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اوسکی ہو جاویگا
اور وہ پانی کہ باقی رہا اوس جگہ وہ اوسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزون کا ہی مانند گھانس اور لکڑی وغیرہ کے ۱۲ ع وَعَنْ طَاؤُسٍ
مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَعَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ عِمَارَةِ
الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِيَ
اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهٗ اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ آباد کرے زمین خراب کو پس وہ واسطے اوسکے ہی اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے کے پھر واسطے تمہارے ہی میری طرف سے نقل کی یہ شافعی نے اور روایت
کی گئی شرح السنۃ مین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے واسطے عبداللہ بن مسعود کے گھر مدینہ مین اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کے یعنی درمیان مکانون
اور کھجورون اونکے کے پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکھو ہم سے ام عبد کے بیٹے کو یعنی عبداللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس کیون بھیجا ہی مجھکو اللہ نے اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اونمین حق اوسکا ف قدیم زمین
کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کے بسبب قدیم ہونے زمانے اونکے کے واسطے مبالغہ کے اور مراد اوس سے زمین خراب ہی
اور رسول اوسکے کے الخ یعنی مین تصرف کرتا ہون اسمین جسطرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اوسکے آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ
ثم ہی لکم سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہی واسطے ذکر رسول کے اور اونکی تعظیم شان کے لیے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہی اور گھر جو حضرت نے عبداللہ
کو دیئے واقع تھے وہ درمیان عمارتون اور کھجور کے درختون انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبداللہ بن مسعود کا درمیان مکانون اونکے کے ہو اور مسعود باپ عبداللہ
کے حلیف تھے بیٹون عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت مین اور ام عبد ماں عبداللہ کی بھی اونکے خادمون مین سے تھی پس بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہا کہ بیٹے ام عبد
کو یعنی عبداللہ بن مسعود کو ہم سے الگ کیجیے اور اس طرح جو اونھون نے کہا اللہ تعالی رسالت کے کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ پھر مجھکو اللہ نے کیون بھیجا ہی یعنی جبکہ

مین تقویت ضعیفون کی اور مددگاری کمزورون کی کرنی تو بھیجنا کاہے کے لیے ہوگا اور حکمت پیغمبر بھیجنے مین کیا ہوگی اللہ تعالیٰ پاک نہین کرتا گناہون سے اوس
جماعت کو کہ حق ضعیفون کا انمین نہ دیا جاتا ہو یعنی عبد اللہ بن مسعود ضعیف ہے تم مین پس مجھکو لازم ہے کہ تقویت اوسکی کرون ش ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمْسَكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلَ الْأَعْلَى عَلَى
الْأَسْفَلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بیچ پانی مہزور کے یہ کہ بند کیا جاوے یہانتک کہ پہونچے ٹخنون تک پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
ف مہزور نام ایک وادی کا تھا بنی قریظہ مین کہ وہان سے پانی آتا تھا کھیتون اور باغون مین اونکے پس حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک نالے سے اول اوسکا حق
ہے پانی دینے کا یہانتک کہ ٹخنون تک پہونچ جاوے پھر چھوڑ دے پانی کو کہ پہونچے اوس زمین پر کہ نیچے اوس سے ہے اور ایسا ہی حکم ہر نہر کا ہے کہ جاری ہوا خود بغیر عمل اور
محنت کسی کے کہ جسکی زمین بلند بیشی ہو وہ تا پہنچنے پانی کے پشتہ تک روک رکھے اور جب پانی اسقدر ہو جاوے تو چھوڑ دے تا جو زمین نیچے اوس سے ہو اوسمین پہونچے
ع **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَأَذَّى
بِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيعَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ أَنْ يُنَاقِلَهُ فَأَبَى قَالَ
فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا أَمْرًا رَغَّبَهُ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ اذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
سمرہ بن جندب سے یہ کہ تھے اوسکے کتنے ایک درخت کھجورون کے بیچ باغ ایک شخص کے انصار مین سے اور ساتھ اوس شخص کے اہل اوسکے تھے یعنی باغ مین اوسکے
ساتھ اہل وعیال بھی اوسکے رہتے تھے پس تھے سمرہ کہ آتے تھے باغ مین پس ایذا پاتا تھا انصاری اوسکے سبب سے پھر آیا انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر
کیا یہ روبرو حضرت کے پس طلب کیا بطرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو تاکہ بیچے انصاری کے ہاتھ یعنی درخت کھجور کے تاکہ نہ ہو ایذا اوسکو پس نہ مانا سمرہ نے
پھر طلب کیا حضرت نے یہ کہ بدل کرے ان درختونکو ساتھ درختون انصاری کے کہ اور جا تھے پس نہ مانا سمرہ نے فرمایا حضرت نے پس بخش تو یہ درخت اوسکو اور واسطے
تیرے ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملینگی یہ امر ہے کہ رغبت دلائی اوسمین یعنی یہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانیکے ہے یا ترجمہ اسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے ایک
امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نے پھر فرمایا حضرت نے سمرہ کو کہ تو ضرر پہونچانیوالا ہے یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہونچاوے واجب ہوتا ہے دفع
ضرر کا اوس سے پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اوسکے درخت کھجورون کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام اوس انصاری کا مالک بن
قیس تھا اور حضرت نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کا کیا اور اونھون نے نہ مانا تو سبب اسکا یہ ہے کہ وہ امر وجوب کے لیے نہ تھا بلکہ بطریق سفارش کے تھا اسلیے حضرت نے
رغبت دلائی ثواب مین والا کیونکر متصور ہو سکتا ہے کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانے اور شاید کہ حضرت نے حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنے کا اسلیے کہ معلوم ہوا حضرت کو
کہ سمرہ ضرر پہونچاتا ہے اوسکو کہ درخت عاریت لگایا تھا اور اب نہ بیچتا ہے نہ بدلتا ہے نہ ہبہ کرتا ہے ش ح ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ جَابِرٍ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا فِي
بَابِ الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي صِرْمَةَ مَنْ ضَارَّ أَضَرَّ اللهُ بِهِ فِي بَابِ مَا يُنْهَى مِنَ التَّهَاجُرِ اور ذکر کی گئی حدیث
جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہ ہے من احیی ارضا باب غصب کے مین ساتھ روایت سعید بن زید کی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی صرمہ کی کہ ابتدا اوسکا یہ ہے من ضار
اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّيْءُ
الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ
مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقَى
مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ

فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ اونھون نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہیں درست ہی نہ دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک
اور آگ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مین نے یا رسول اللہ یہ پانی تحقیق جانا ہمنے اوسکو یعنی پہچانا ہمنے حال پانی کا اور احتیاج لوگونکی اور حیوانات کی ساتھ اوسکے اور ضرر پہونچنا اونکو نہ دینے
سے پس کیا حال ہی نمک اور آگ کا یعنی یہ چیزین مثل پانی کے ہین نہین حقیر چیزین ہین دینا اور نہ دینا اونکا کیا اعتبار رکھتا ہی فرمایا ای حمیرا جو شخص کہ دیوے آگ سیکو پس گویا کہ تصدق کیا
تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس آگ نے اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچھا کر دیا اس نمک نے اور جسنے پانی پلا دیا مسلمانکو جگہ پایا جاتا ہو پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنے پلایا کسی مسلمان کو پانی ایک بار پلانا اوس جگہ کہ نہین پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل کی ابن ماجہ نے ف زندہ کیا اوسکو
یعنی اوس مسلمانکو اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو دعویٰ کیا تھا پانی کے حال جاننے کا اس دعوے کے رد کرنیکے لیئے حضرت نے پانی دینے کا ثواب اخیر کو بیان کیا یعنی تو نہین جانتی ہو حال پانی کا
اسطرح مفصل ع باب العطايا باب ہی بیچ بیان بخششون کے ف اس باب مین بیان ہی قسمین بخشش کی مانند وقف اور ہبہ و عمری اور رقبی کے کذا ذکر الشیخ
اور ملا علی نے لکھا ہی کہ عطایا سے مراد بخشش امرا کی اور انعام اونکے ہین کہا امام غزالی نے منہاج العابدین مین کہ بیچ جائز ہونے یعنی بخششون سلاطین کے اختلاف کیا ہی
علما نے بعضون نے تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اوسکے حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نے کہا کہ اولیٰ نہ لینا اوسکا ہی جبتک کہ نہ یقین ہو اوسکے حلال ہونیکا اسلیئے
اس زمانہ مین سلاطین کے پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ صلے پادشاہون کے حلال ہین غنی اور فقیر کے لیئے جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہ حرام ہی اور وبال دینے والے پر ہی
دلیل اونکی یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سے باوجود فرمانے اللہ تعالیٰ کے اونکو اکالون للسحت اور بعضون نے کہا
کہ جو مال کہ نہ یقین ہوا اوسکے حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کے لیئے ... اور نہین صحیح ہی فقیر پر یہ کہ لیوے مال سلطان کے سے اسلیئے کہ اگر وہ مال مالک سلطان
ہی تو لینا اوسکا ... اور اگر ہی وہ مال فی ... سے تو فقیر کے لیئے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کے بھی اوسمین حق ہی اور حضرت
علی نے کہا جو کوئی داخل ہوا اسلام مین خوشی سے اور پڑھا قرآن پس واسطے اوسکے بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا وہ اونکو دنیا مین لیویگا اونکو عقبیٰ مین پس
جبکہ ہوا ایسا تو لے فقیر اور عالم حق اپنے بیچ الفصل الاول فصل پہلی عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ
بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ
لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ حضرت عمر نے
پائی ایک زمین خیبر مین یعنی غنیمت مین سے اونکے حصہ مین آئی اور وہ زمین کھجور کی تھی پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے پائی ہی
ایک زمین خیبر مین نہین پایا مین نے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میرے اوس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ متقرب ہون ساتھ اوسکے طرف اللہ کے اور مین نہین
جانتا ہون کہ کسطرح متقرب ہون پس فرمایا اوسکا اگر چاہے تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکے کو پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت
عمر نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اوسکا فقیرون مین اور قرابتیون مین اور بیچ آزاد کرنے بردون کے یعنی جیسے کہ
بردہ مکاتب ہوتے ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہوون اور بیچ راہ خدا کے یعنی ... اور بیچ مسافرون کے یعنی اگرچہ گھرون مین مال رکھتے ہوون اور بیچ مہمانون کے
نہین گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہی اوسکا یعنی ... کھاوے اوسمین سے موافق دستور یعنی بقدر
قوت کے لیوے یا کھلاوے یعنی ... مال جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکے حاصل مین سے کہا ابن سیرین نے یعنی بیان کئے معنی غیر متمول کے کہ
نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی بخاری اور مسلم نے ف سمین دلیل ہی اوپر صحت وقف کے اور اجماع ہی اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہی اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوے
اور نہ ہبہ کیا جاوے اور نہ میراث جاری ہوا اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر فتح کی گئی تھی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کے

اور غانمین یعنی غنیمت لینے والے مالک ہوے اوسکے اور تقسیم کیا اونہون نے اوسکو اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہو وقف کرنا زمینونکو کہ نفع اوٹھاوے ساتھ وقف لینے کے اسلیے کہ مباح کیا حضرت نے لکھنا اوسکے لیے کہ متولی ہو اوسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا حضرت نے کہ کون لیتا ہے بیر رومہ پس ہو ڈول اوسکا اوسمین مانند ڈولون مسلمانونکے پس خرید لیا اوسکو حضرت عثمان نے **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمری جائز ہے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** عمری اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو اسطرح دے کہ یہ مکان تجھکو تیری عمر تک دیا مین نے یہ جائز ہے اور جبتک کہ وہ شخص زندہ ہے اوس سے یہ نہین لے سکتا رہا یہ کہ بعد اوسکے اوسکے وارثونکو بھی پہونچتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ یکتا تین طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مالک کہے کہ یہ مکان تیرا ہے اور تجھکو دیا مین نے جبتک کہ تو زندہ ہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علما اتفاق کرتے ہین کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اوسکی ملک مین آجاتا ہے اور بعد اوسکے وارث اوسکے مالک ہوتے ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کہتے ہین کہ حکم اسکا حکم اول قسم کا سا ہے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ قول شافعی کا بھی یہی ہے اور بعضے علما کے نزدیک اس صورت مین بعد اوسکے مرنیکے وارثونکو نہین پہونچتا اور پھر مالک کی طرف رجوع کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے ملک مین اور میرے وارثونکی ملک مین آوے صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور ہمارے نزدیک شرط فاسد ہے اور یہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہین ہوتا اور صحیح قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک عمری اسطرح کا فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور کہا امام مالک نے کہ عمری سب صورتون مین مالک کرنا منافع کا ہے **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العمری میراث لاہلہا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہے واسطے اہل اوسکے کے نقل کیا یہ مسلم نے **ف** یعنی جسکو مکان بطور عمرے مذکورہ کے دیا وہ اوسکی ملک ہوتا ہے اور بعد اوسکے میراث اوسکے اولاد کی ہوتا ہے ظاہر اس حدیث کا بھی موید ہے مذہب جمہور کا ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانہا للذی اعطیہا لا ترجع الی الذی اعطاہا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطے اوسکے اور واسطے وارثون اوسکے کے پس تحقیق وہ عمری اوس شخص کے واسطے ہے کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی ملک اوسکی ہوتا ہے نہین پھرتا طرف دینے والے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ دینے والے نے دیا دینا کہ واقع ہوئی ہے اوسمین میراث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جسکو دیا اوسکی ملک ہو جاتا ہے پس پہونچیگا بعد اوسکے مرنیکے اوسکے وارثونکو اور دینے والے کی طرف رجوع نہین کریگا اور ابوہریرہ کی جو حدیث ابھی اوپر گذری اوسکے فائدہ مین تینون قسمین عمری کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہے اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سے وہان ذکر کیا گیا ہے **وعنہ** قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما عشت فانہا ترجع الی صاحبہا متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا نہین ہے عمری کہ جائز رکھا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہ کہ کہے مالک کہ یہ عمری تیرے لیے ہے اور تیرے وارثون کے لیے پس جس وقت کہ مطلق کہے کہ یہ عمری تیرے لیے ہے جبتک کہ جیتا رہے تو پس تحقیق وہ عمری پھر آتا ہے طرف دینے والے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث خلاف ہے مذہب جمہور کے نزدیک اور مذہب جمہور کا بیچ فائدے حدیث ابی ہریرہ کے ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ قول جابر کا ہے بموجب رای اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہے ح:

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمرہ فہی لورثتہ رواہ ابو داود روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچھ یعنی کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس عمری وہ واسطے وارثون اوسکے کے ہے نقل کی یہ ابوداود نے

ف رقبی یہ ہے کہ کوئی کہے کسیکو کہ مکان تجھکو دیتا ہوں بایں شرط کہ اگر میں مروں پہلے تجھسے تو یہ مکان تیرے ہی پاس ہے اور اگر تو مجھسے پہلے مرے تو پھر آوے طرف میرے اور رقبی مشتق ہے ارتقاب سے بمعنی مراقبہ کے یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہے موت دوسرے کا پس آنحضرت نے حدیث میں منع کیا رقبی اور عمری سے اور تعلیل کیا اسکو ساتھ اسکے کہ وہ اوسیکا ہوتا ہے کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطے اوسکے اور نکل جاتا ہے تمہاری ملک سے اور پہونچتا ہے اوسکے وارثوں کو پس ضائع نکرو اموال اپنے اور نہ نکالو اپنی ملک سے ساتھ رقبی اور عمری کے پس کہ نہی پہلے جائز ہونیکے اُنکے کے ہو یا مراد یہ ہے کہ مخالف مصلحت کے ہے ولیکن بعد کر سکے صحیح ہوتے ہیں اور ہوتے ہیں اوسکے لیے اور اوسکے وارثوں کے لیے پس حاجت اسکی نہیں کہ قائل ہوں نسخ کے کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ رقبی نہیں صحیح ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اور صحیح ہے ابو یوسف کے نزدیک اور کہا بعضی شارحین نے ہمارے علماء سے کہ یہ نہی ارشادی ہے یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنے ایک مدت تک پھر لوٹالو اوسکو بلا حجت کیونکہ تم نے ایک چیز تو زائل ہوئی تمسے اور نہیں رجوع کریگی طرف تمہارے برابر ہے کہ ہو ساتھ لفظ ہبہ کے یا عمری کے یا رقبی کے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمری جائز ہے واسطے عمری والوں کے یعنی جنکو واسطے عمر کے دیا اور رقبی جائز ہے واسطے رقبی والوں کے نقل کی احمد اور ترمذی اور ابو داود نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِي أُعْمِرَهَا حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھو تم اپنے مالوں کو اپنے پاس نہ خراب کرو اونکو پس تحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ دیتا ہے کسیکو بطریق عمری کے پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسمیں کیا گیا عمری واسطے اوس شخص کے ہے کہ عمری کیا گیا واسطے اوسکے حالت زندگی میں اور حالت موت میں اور واسطے اولاد اوسکے کے نقل کی مسلم نے ف تاویل اسکی وہی ہے کہ جو دوسری فصل میں ذکر کی گئی ہے ؎

بَابٌ

یہ باب متعلق ہے پہلے باب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیا جاوے پھول خوشبو دار پس نہ پھیرے اوسکو اسلیے کہ وہ سبکبار ہے یعنی احسان اوسکا ہلکا ہے اور اچھی ہے بو اوسکی نقل کی مسلم نے ف ایسا ہی حال ہے تحفہ کا ہے کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو پھیرے نہ تاکہ بھیجنے والیکو رنج نہو ؎ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پھیرتے تھے خوشبو کو نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیرنے والا اپنے ہبہ میں یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے قے اپنی نہیں لائق ہمکو مثل بری نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی لائق نہیں ہے ہمارے اہل ملت کو کہ کرے ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوے بسبب اوسکے اور جاننا چاہیے کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سے بعد قبض کرنیکے جائز ہے ہمارے نزدیک لیکن مکروہ ہے مگر کتنی ایک صورتوں میں جائز نہیں چنانچہ وہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کے فائدہ میں مذکور ہوگی اور ایک حدیث بھی اس باب میں آئی ہے اور یہ حدیث واسطے بیان کراہت اور بیمروتی کے ہے اور تینوں اماموں کے نزدیک جائز نہیں رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کے کہ اونھوں نے اسکو حرمت پر حمل کیا ہے اور نزدیک شافعی کے اور بیچ ایک روایت کے احمد کے جائز ہے رجوع کرنا والد کو اوس چیز سے کہ ہبہ کی ہو اپنے فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثیں کہ آگے آتی ہیں اسپر دلالت کرتی ہیں اور امام ابو حنیفہ نے جواب حدیثوں کے معنی سے لیے ہیں آگے مذکور ہونگی ؎ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتٰى بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا إِذًا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْطَيْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا اُشْهِدُ عَلٰی جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے یہ کہ باپ انکا لایا اونکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق بخشا میں نے اس بیٹے اپنے کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نے کہ کیا اپنے سب فرزندوں کو دیا ہے تو نے مانند اس بیٹے کے کہا کہ نہیں فرمایا پس پھیر لے اوسکو اور ایک روایت میں ہے یہ کہ فرمایا حضرت نے اوسکو کیا خوش کرتا ہے تجھکو یہ کہ ہوویں سب فرزند طرف تیرے نیکی میں برابر یعنی کیا چاہتا ہے تو کہ سب فرزند تیرے سلوک کریں تجھسے اور فرمانبرداری اور تعظیم کریں تیری کہا ہاں فرمایا پس نہیں ہے اسوقت یعنی اگر تو یہ چاہتا ہے تو نہ دے اکیلے اس بیٹے کو غلام اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ دی مجھکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ نے کہ بیوی تھی بشیر کی نہیں راضی ہوتی میں یہانتک کہ گواہ کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق دی میں نے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک چیز پس کہا مجھکو عمرہ نے یہ کہ گواہ کروں میں آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ دیا تو نے اپنے سارے فرزندوں کو مانند اس دینے کے کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کے کہا نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیر لی بخشش اپنی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں گواہ ہوتا ہوں میں ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف سب فرزندوں کو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹوں اور بیٹیوں کو اور پھیر لینا یہ امر بنا بر اولویت کے ہے یعنی اولیٰ ہے پھیر لینا اور کہا شافعی و مالک اور ابوحنیفہ نے کہ اگر اولاد میں سے بعضوں کو دے اور بعضوں کو نہ دے تو یہ ہبہ صحیح ہے لیکن ساتھ کراہت کے اور کہا احمد اور ترمذی اور اسحق وغیرہم نے کہ یہ حرام ہے اور دلیل پکڑی ہے اونھوں نے ساتھ قول حضرت کے لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہے پہلوں نے ساتھ اسکے کہ ایک روایت میں آیا ہے فاشہد علی ہذا غیری پس اگر یہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیوں فرماتے حضرت یہ ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنی میں یعنی لائق نہیں ہے کہ رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی کی کہ اون کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کے ہبہ سے رجوع کرنا اور ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کے سے یعنی لینا اور خرچ کرنے اوسکے کے ہے اپنے نفقہ میں وقت حاجت کے مثل تمام اموال اوسکے کے ۱۲ ع **ف** امام اعظم کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہے مع الکراہت مگر سات جگہ اونکی ہاں بھی نہیں درست چنانچہ اون سات جگہونکی طرف اشارہ ہے ان حرفوں میں دمع خزقہ دال سے مراد زیادتی متصلہ ہے یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتا مثلا کسی نے کسیکو زمین دی عمارت اور لیے درختوں ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اوسنے اوسمیں عمارت بنائی یا درخت لگائے تو ہبہ کرنیوالا امکان میں نہیں پھر سکتا اور میم سے اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہے یعنی اگر کسی نے کسیکو کچھ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مر گیا تو ہبہ کرنیوالے کے وارثوں کو موہوب سے دعوی کچھ نہیں پہونچتا بابت اس ہبہ کے یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثوں سے بابت اس ہبہ کے کچھ دعوی نہیں پہونچتا اور عین سے اشارہ ہے ہبہ بالعوض کی طرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھ ہبہ کرے عوض کسی چیز کے تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ میں نہیں پہونچتا اور خے سے اشارہ ہے طرف خروج کے یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک میں سے نکل گئی یا اوسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دے ڈالی تو واہب تقاضا کر کر موہوب لہ سے نہیں لے سکتا اور زے سے اشارہ ہے طرف زوجیت کے یعنی اگر خاوند نے بی بی کو کچھ بخشا یا بیوی نے خاوند کو تو ایک دوسرے سے نہیں لے سکتا اور قاف سے اشارہ ہے طرف قرابت کے وہ قرابت کہ جسمیں محرمیت ہو مثلا باپ نے بیٹے کو بخشا یا بیٹا باپ کو یا ان کو بخشے یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوا انکے کو کہ جنمیں قرابت ہے محرمیت کی تو رجوع نہیں کر سکتا اور ہے سے اشارہ ہے طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہو گئی یعنی جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے نہیں پہونچتا ۱۲ مولانا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِیَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِیْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ

يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال یعنی نہیں لائق از راہ مروت کے واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچھ پھر رجوع کرے اوسمیں مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اوس چیز میں کہ دیوے بیٹے اپنے کو اور مثل اوس شخص کی کہ دیتا ہے کچھ پھر رجوع کرتا ہے اوسمیں مانند مثل کتے کے ہے کہ کھایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بھر گیا قے کر ڈالی پھر چاٹنے لگا اپنی قے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا ہے اسکو ترمذی نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کے لایا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹنی جوان پس بدلے اوس اونٹنی کے دیں حضرت نے اوس گنوار کو چھ اونٹنیاں جوان پھر بھی خفا رہا وہ گنوار پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسے کہ عادت تھی حضرت کی وقت شروع خطبہ و کلام کے پھر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کے لایا تھا طرف میری ایک اونٹنی پس اوسکے بدلے میں دیں میں نے اوسکو چھ اونٹنیاں جوان پھر بھی رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ نہ قبول کروں میں کوئی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** اوسکی بات ناگوار معلوم ہوئی حضرت کو اوسپر یہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلوں کے ہیں اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا اسلئے کہ عالی ہمتی اور سخی ہونے اونکے کے وجہ سے ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلے کا پس چاہئیے کہ بدلہ دے اوسکا اور جو شخص کہ نہ پاوے مقدور پس چاہئیے کہ تعریف کرے دینے والے کی اور ظاہر کرے عطا اوسکی اسلیے کہ جسنے تعریف کی اپنے محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلہ اوتارا اور جسنے چھپایا احسان کسیکا یعنی نہ اوتارا بدلہ اوسکا ساتھ دینے کے یا تعریف کرنیکے پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنے کو ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں دیا ہوگا مانند پہننے والے دو کپڑوں جھوٹ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** شکر ادا کیا اسلیے کہ تعریف فرد شکر ہے ہے کہ شکر کے معنی ہیں محبت رکھنی دل سے اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنی ہاتھ پاؤں سے اور جو شخص کہ آراستہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ اظہار کرے کمال دینی یا دنیوی کو کہ نہو اوسمیں مانند پہننے والے دو کپڑوں جھوٹ کے ہے مراد اوس سے وہ شخص ہے کہ لباس زاہدوں اور مساکین کا پہنے اور واقع میں ایسا نہو اور بعضوں نے کہا کہ اوسکے ساتھ تشبیہ ہے کہ پیراہن پہنے اور لگاوے اوسمیں دو آستینیں اور بنیچے آستینوں کے تاکہ لوگ جانیں کہ گویا دو پہنے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرب میں ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تھا تاکہ اوسکو عزت و شرف ہو اور جھوٹی گواہی دیگا کہ کوئی جھوٹی نجانے اوسکے ساتھ تشبیہ دی اوسکو ح ع

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا جاوے طرف اوسکے احسان اور کہے واسطے احسان کرنیوالے کے بدلہ دے تجھکو اللہ تعالیٰ بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اوسنے تعریف نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی مبالغہ کیا اوسکے ادائے شکر میں اسلیے کہ اوسنے اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونیکا اوسکے بدلہ اوتارنے سے اور اوسکی تعریف کرنے سے پس سونپا بدلہ اوسکا طرف اللہ تعالیٰ کے کہ بدلہ دے اوسکو پورا دنیا اور آخرت میں شیخ بزرگ عبد الوہاب متقی رح فرماتے تھے کہ صوفی کو چاہیے کہ دینا اور نہ دینا خلق کے میں دائرہ استقامت سے باہر نہ نکلے اور قدم راہ حق سے باہر نہ رکھے جب کوئی فاسق ہو نااہل کچھ دیوے تو اوسکی تعریف نہ کرے کہ اوسکو صالح اور ولی کہے کہ کھا خدا

اوسکو جزای خیر دے اور اگر کسی جانب سے رنج پاوے تو نفع اوسکی صلاح کی نہ کرے اور برا نکہے بلکہ کہے غفر اللہ لہ ولنا یہ طریقہ اہل سعادت کا ہے ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہیں شکر کرتا ہے لوگوں کا نہیں شکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا نقل کی یہ احمد و ترمذی نے **ف** یعنی یہ ہے کہ شکر اللہ تعالیٰ کا تمام ہوتا ہے ساتھ تابعداری پیغمبر کے اور بجا لانے حکم اوسکے کے بیچ شکر کرنے لوگوں کے کہ وہ واسطہ ہیں بیچ پہونچانے نعمتوں اللہ کے طرف اوسکے پس جسنے نہ تابعداری کی اوسکی اسمیں اور نہ بجا لایا حکم اوسکی نعمتوں کا یا مراد یہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگوں کا اور اقرار نکریگا اونکی نعمتوں کا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر نہ ادا کریگا بسبب عادت پکڑ لینے ساتھ کفران نعمت کے ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ کَثِیْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِیْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَکُوْنَا فِی الْمَهْنَاِ حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّهِ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے انس سے کہ کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں یعنی ہجرت کر کے حاضر ہوئے حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نہیں دیکھا ہمنے کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ نیک تر مدد کرنے میں مال تھوڑے سے اوس قوم سے کہ اوترے ہم درمیان اون کے یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت میں یہانتک کہ تحقیق ڈرے ہم یہ کہ لیجاویں وہ تمام ثواب پس فرمایا نہیں یعنی تمام ثواب نہیں لیجاوینگے جبتک کہ دعا کرو گے تم اللہ سے اونکے لیئے اور تعریف کرو گے تم اوپر یعنی شکرانہ نعمت ادا کرو گے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو **ف** حضرت جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمت گذاری کی کہ باغ وغیرہ آدھوں آدھ اونکو بانٹ دیئے اور طرح طرح کی خاطرداریاں کیں اسپر مہاجرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکے ایسا بہت خرچ کرنیوالا نہیں دیکھا کہ خبرگیری ہماری کی تھوڑی و بہت مال سے یعنی جیسا کسی کو مقدور تھا اوس سے دریغ نلیا اور غمخواری ہماری کی کہ بار رکھا ہمکو محنت سے یعنی خبرگیری درختوں کی اور بنانا نالیاں تھانوں کا وغیرہ اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت میں کہ جو کچھ درختوں میں حاصل ہوتا ہے آدھا ہمیں بانٹ دیتے ہیں پس شاید کہ بدلے تمام ہمارا وہ سارا ثواب لیجاویں یعنی دیوے اللہ سبحانہ ثواب ہماری ہجرت کا اور ہماری عبادت کا بسبب کثرت احسان اونکے ہمپر حضرت نے فرمایا کہ سارا ثواب نہیں لیجاوینگے اللہ کا فضل واسع ہے تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا جبتک کہ تم دعا کرو گے اونکے لیئے بھلائی تو دعا تمہاری بدلا اونکے احسان کا ہوگی اور ثواب تمہاری عبادت کا تمکو ملیگا ۱۲ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں اسلیئے کہ تحفہ بھیجنا دور کرتا ہے کینوں کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بغض و عداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوٰۃ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے پیچھے سے کسینے لفظ الترمذی کا لاحق کردیا ہے ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینہ کی یعنی بغض و عداوت اور نہ حقیر جانے ہمسائی واسطے ہمسائی اپنے اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھیجے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہمسائی بھیجنے والی کو چاہیے کہ تھوڑی سی چیز بھیجنے کو ہمسائی کے تئیں حقیر نسمجھے بلکہ بھیجدے گو کہ تھوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینے والی کو نہ چاہیئے کہ حقیر جانے ہمسائی کے تحفہ کو بلکہ لیوے اگرچہ تھوڑی اور بری چیز ہو ۱۲ ع ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قِیْلَ اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّیْبَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ نہ پھیری جاویں تکیہ اور تیل اور دودھ نقل کی یہ ترمذی نے

اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا گیا ہے کہ رد نہ کیا حضرت نے ساتھ تیل کے خوشبوئی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کے یا تیل یا دودھ پینے کے
تو لائق نہین ہے پھیر دینا انکا اور بعضون نے دہن سے خوشبوئی مراد لی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہے اسلئے کہ عرب لگاتے
ہین تیل سر مین ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ
خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا
پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اوسکو اسلئے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی اصل پھول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہ ہے
کہ آئی ہے اوس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکے سبک ہے یعنی احسان و بکا کم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر گذرا ۱۲ ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامًا وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ
نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ کہا
کہا عورت بشیر صحابی کی نے بشیر کو کہ بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ
تحقیق بیٹی فلانے کی یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ بیوی میری ہے سوال کیا مجھ سے یہ کہ بخشون مین اوسکے بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہے واسطے اوس بیٹے کے بھائی کہا کہ ہان فرمایا کیا سبکو دیا ہے تو نے مانند اوس چیز کے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا کہ نہین فرمایا پس نہین
لائق ہے یہ اور تحقیق مین نہین گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہ مسلم نے ف حق پر یعنی حق خالص پر کہ نہ کراہت ہو اوسمین یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا
فصل اول مین گذر چکا ہے ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا
عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ
الْكَبِيرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ دیئے گئے نیا پھل رکھا اوسکو اپنی آنکھون پر اور اپنے ہونٹون پر
اور کہا یا الٰہی جیسا کہ دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو آخر اسکا پھر دیتے میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کے لڑکون مین سے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات
کبیر مین ف حضرت آنکھون پر رکھتے نئے پھل کو واسطے تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کے اور آخر اوسکا یعنی دنیا مین پس ہے کی دعا عمر درازی کی اور
یا عقبی مین پس اس صورت مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہے آخرت کے آگے بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہے وہان نصیب کر ۱۲ ع

باب اللقطة

باب ہے بیچ بیان لقطہ کے ف لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کے زبر اور جزم سے آیا ہے لیکن محدثون کے نزدیک قاف کے
زبر سے مشہور ہے اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی ہوئی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر
اوسکی تعریف کریگا اور الا ترک کرنا اوسکا اولی ہے اور واجب ہے اوٹھانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکے ضایع ہونیکا پس اگر چھوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ
ضایع ہو تو گنہگار ہوگا ۱۲ ح در مختار ف لقطہ امانت ہے اگر اوٹھانیوالے نے کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کے دینے کے لیے لیتا ہون پس
اس صورت مین ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا آویگا اور اگر گواہ نکیا کسیکو اور وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ
میرے دینے کے لیے اسنے نہین لیا تھا اور تعریف کیا جاوے یعنی معلوم کروایا جاوے لقطہ کو اوس جگہ کہ پایا گیا ہے اور لوگون کی جمع ہونیکی جگہ اتنی مدت
تک کہ جانے کہ نہین طلب کریگا مالک بعد اوسکے اور صاحبین کے نزدیک برس روز تک تعریف کرے اور جو چیز کہ نہ رہ سکے اوسکو تعریف
کرے یہانتک کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا پھر تصدق کر دے پس جب آوے مالک اوسکا چاہے اجازت دے ثواب ہوگا اوسکو اور چاہے ضمان لے

مالک سے

مالک سے یا قاضی سے جیسیکہ جانور پلنے بیٹھ کا حکم ہے اور جو کچھ کہ خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہے اوسکا یعنی مالک سے کچھ نہیں لیسکتا پہونچتا اوس
اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لینے خرچ کے مالک سے تو دین ہے اوسکے مالک پر اور کمائی کرو دے قاضی اوس چیز سے جو اوسمین منفعت ہو
مانند غلام بھاگے ہوے کے اور خرچ کرے اوسپر اوسمین سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہیں ہو منفعت اوسمین اذن دے قاضی ساتھ خرچ کرنیکے اوسپر
اور شرط کرے لینے اوس خرچ کی مالک اوسکے سے اگر مالک کے حقمین بہتر ہو والا بیچ ڈالے اوسکو اور رکھ چھوڑے مول اوسکا اور خرچ کرنیوالیکو
روک رکھنا اوس چیز کا پہونچتا ہے واسطے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہے دیدینا اوسکا واجب نہیں بغیر گواہون
کے اور نفع اوٹھانا ساتھ لقطہ کے اگر فقیر ہو والا البتہ دیدے اگرچہ اپنے اصول کو دے یا فرع کو یا بیوی کو اگر ہون وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردہ بھاگے ہوے کا اوس
شخص کو کہ پکڑ سکے اوسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بھولے ہوے بردہ کا رکھ لینا اور بردہ بھاگے ہوے کے لے آنے والیکو مدت سفر چالیس درہم دیئے جاوین
اگر گواہ کر لیا تھا کہ مین پکڑتا ہون مالک کے دینے کے لیئے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہ سے لاوے کہ حد سفر سے کم ہو تو موافق اوسکے حساب سے
دے مثلا ڈیڑھ منزل سے لاوے تو بیس درہم دے پھر اگر بھاگ جاوے اوس سے تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسیکو تو کچھ نہین دینا آتا اوسکو اور
ضمان دے اگر بھاگ جاوے اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوے تو اوٹھا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکے ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہے اور وہ حر ہے
اگرچہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال مین سے دیا جاوے اور میراث اوسکی بھی بیت المال مین رکھی جاوے اور
نہ لیا جاوے لقیط اوس سے کہ لیوے اوسکو اور نسب اوسکا اوس سے ثابت ہوگا کہ دعوی کیے اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین اور اگر ایک اون دونون مین سے نشانی بیان
کرے اوسکی مثلا کہے کہ اوسکی پیٹھ پر مسہ ہے اور وہ سچ ہو یا ایک اونمین کا پہلے دعوی کیے اوسکا تو اولی وہ ہے اور اگر غلام دعوی کریگا اوسکے نسب کا تو ثابت ہوگا
اوس سے لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سے بھی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہے اگر ذمیون کی بستی مین نہ تھا اور اگر اونکی بستی مین
تھا تو وہ بھی ذمی ہوگا اور جو کچھ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کرے بحکم قاضی اور بعضون نے کہا بغیر حکم کے خرچ کرے اور روپئے اوٹھانیوالیکے جائز ہے سپرد
کرنا اوسکا حرفہ کے لینے نہ نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکے مال مین اور نہ مزدوری کروانی اوس سے بحسب صحیح روایت کی مسئلہ ایک شخص نے
رکھین جوتیان اپنی ایک جگہ پر آیا ایک اور شخص اور رکھین جوتیان اپنی اوسی جگہ پھر آیا پہلا اور لین جوتیان دوسرے کی پس آیا جائز ہے دوسرے کو یہ کہ لیوے جوتیان
پہلے کی مختار یہ ہے کہ نہین جائز ہے جبکہ ہوئین جوتیان پہلے کی مانند جوتیون اوسکے یا بہتر اون سے اور اگر ناقص ہون اوسکی جوتیون سے تو جائز ہے اوسکو انتفاع اوٹھانا
اون سے بلا تکلف کذا فی الظہیریہ مسئلہ آدمی جو پاتا ہے مال غیر کا دو طرحکا ہوتا ہے ایک تو اسطرحکا ہوتا ہے کہ جانتا ہے یہ کہ نہین طلب کریگا اوسکو مالک اوسکا مانند
گٹھلیون کے بیچ متفرق جگہون کے اور مانند چھلکون انار کے بیچ متفرق جگہون کے پس جائز ہے اوسکو یہ کہ لیوے اونکو اور نفع اوٹھاوے اون سے اور نہین ہوتے ہین وہ ملک
لینے والیکی اور پہونچتا ہے اون کے مالک کو لے لینا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ وہ جاتے ہین ملک لینے والیکی اور ایک مال اسطرحکا ہوتا ہے کہ جانتا ہے کہ
مالک اوسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونے چاندی کے اور تمام اسباب کے پس چاہیے اوسکو یہ کہ لیوے اور رکھ چھوڑے اوسکو اور تعریف کرے یہانتک کہ پہونچا دے
طرف مالک اوسکے کے اور اگر پاوے روٹی یا کم اوس سے تو مباح ہے کھا لینا اوسکا حالت فراخی مین اور اگر میوے یہون کسیکی گلی مین اور بچا ہوا ہو اوسکے آگے مین
وہ مانند باقی رہتا ہے گلی مین عادۃ تو نہین مضائقہ ہے اوسکا اور اگر کہو کسیکی جھاڑ دین سے خلال ایسے واسطون کے لیئے تو نہین مضائقہ ہے اوسکا اور لید وغیرہ جو
جانور کرتے ہین سر راہ مین تو بعد جانے مالک اون کے کے وہ ملک ہوتی ہے اوسکی کہ لے اوسکو نہ صاحب اوسکا مولانا شیخ عبدالعزیز رحمہ متقی **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن** زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسئلہ عن اللقطۃ فقال اعرف عفاصہا
ووکاءہا ثم عرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا والا فشانک بہا قال فضالۃ الغنم قال ہی لک او لاخیک او للذئب قال فضالۃ

الابل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها متفق عليه وفي رواية لمسلم فقال عرفها
سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فان جاء ربها فادها اليه روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرت سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اوسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑے مین ہو خواہ کپڑے مین اور پہچان رکھ
سربند اوسکا پھر تعریف کر اوسکی ایک برس پس اگر آوے مالک اوسکا دیدے اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس اپنے کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نے پس
گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیئے کے کہا اوسنے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہے
تجھے اوس سے یعنی چھوڑ دے اوسکو اور نہ لے کہ حاجت اوسکے لینے کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اوسکے ساتھ مشک اوسکی ہے اور موزہ اوسکے
وارد ہوتا ہے پانی پر اور کھاتا ہے درخت مین سے یہانتک کہ ملے اوس سے مالک اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے مین یون ہے کہ
فرمایا حضرت نے تعریف کر اوسکی ایک برس تک پھر پہچان رکھ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پھر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس دیدے
اوسکے تئین اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دے **ف** کہا ابن مالک نے ظرف اور سربند پہچان رکھنے کو اسلیئے فرمایا کہ تا معلوم ہو
جھوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کرے اوسکا شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اوسنے پہچانا ظرف اور سربند اوسکا
تو واجب ہے دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتے ہین واجب ہے دینا اوسکا بغیر گواہ کے اسلیئے کہ یہی مقصود ہے پہچاننے ظرف اور سربند کے سے اور کہا
شافعی اور حنیفہ نے کہ جب پہچانے آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اوسکے نفس مین یہ کہ سچا ہے پس جائز ہے اوسکو دینا اوسکا اور
جبر کرنا نہین پہونچتا بغیر گواہون کے اس صورت مین پہچان رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ تا وہ لقطہ اوسکے مال مین اسطرح مل نہ جاوے کہ تمیز کر نسکے جبکہ آوے مالک
اوسکا اور پھر تعریف الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکے حال سے اوس جگہ کہ پایا گیا ہے اور بازارون مین اور مسجدونمین اور اور جگہونمین کہ جہان لوگ جمع ہوتے ہون اور
طریقہ تعریف کا یہ ہے کہ پکارے کہ جسکی کچھ چیز گری ہو آوے اور صفت اوسکی ذکر کرے اور برس بھر تک تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد کا ہے
عمل کیا ہے اونھون نے ظاہر حدیث پر اور صحیح نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہ ہے کہ [illegible] تعیین کی نہین ہے اور حدیث مین ذکر سال کا
بر سبیل اتفاق کے واقع ہوا ہے باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر کم دس درم سے ہو تو تعریف کرے چند روز اور اگر دس ہون ایک مہینے تک
اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کرے اور یہ ایک روایت مین ہے ابی حنیفہ سے اور بعضون نے کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقدارونمین سے لازم
ایک بھی نہین اور موقوف ہے لقطہ اوٹھانیوالے کی رای پر پس تعریف کرے یہانتک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی صاحب آنیکا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے دلیل
اونکی حدیث مسلم کی ہے کہ اوسمین مطلق عرفها آیا ہے بلا قید سنۃ کے اور تعریف کھانونمین اور میوونمین یہانتک ہے کہ خراب نہون اور کچھ چیز حقیر ہو
مانند گٹھلی اور چھلکون انار کے اور خوشہ انار کے بعد کاٹنے کے تو فائدہ اوٹھاوے ساتھ اون کے بدون تعریف کے اور پہونچتا ہے مالک کو لے لینا اونکا اور
اگر پاوے مالک اوسکا تو دیدے اگر گواہ گذارے تو واجب ہے دینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنے کام مین لا اوس سے
معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کے مالک ہو جاتا ہے غنی ہو یا فقیر اور مذہب احمد کا اور شافعی کا بھی یہی ہے اور بعضے علمانے کہا کہ غنی تصدق کرے
اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور ابو حنیفہ کا بھی یہی ہے بعد ازان اگر مالک آوے تو اختیار رکھتا ہے چاہے
جائز رکھے تصدق کو اور ثواب اوسکے لیئے ہوگا اور اگر چاہے ضمان یعنی بدلہ لے اوس سے یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور جونسا دونومین سے
ضمان دے دوسرے پر نہ رجوع کرے یعنی دعوی دوسرے پر نہین پہونچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی حاصل ہے کہ ضمان اوس صورتمین لینا پہونچتا ہے کہ وہ
چیز ہلاک ہو جاوے اور اگر موجود ہو تو وہی لے اور بعضے حواشی شرح وقایہ مین نہایہ سے نقل کیا ہے کہ تصدق بعد تعریف کے جائز ہے اور رکھ چھوڑنا اوسکا

[illegible]

[illegible]

عزیمت ہو اور وہ واسطے تیرے ہی یعنی اگر پکڑی تو نے بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نپایا مالک اوسکے مالک کو تو جائز ہی تجھکو مستفع ہونا اوس سے یا واسطے بھائی تیرے کے یعنی اگر تو نے پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لے لیگا اوسکو یا چھوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو بھی وہ لے لیگا یا معنی یہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بھائی مسلمان لے لیگا اور اگر ان صورتون مین سے ایک بھی نہ پائی جاویگی تو بھیڑیا لے لیگا مقصود آگاہ کرنا ہی اوپر جائز ہونے لینے اور منتفع ہونیکے ساتھ اوسکے تا ضائع نہو اور بھیڑیا نہ کھا جاوے اور یہ حکم عام ہی ہر جانور کے لیئے کہ بغیر چرانیوالیکے ضائع ہو اور مشک اوسکی ہی یعنی پیٹ اوسکا بمنزلہ مشک کے ہی کہ ایسے پر پانی بہت ہوتی ہی یہ کنایت کرتی ہی مدت دونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا کہ اور جانور ایسے متحمل نہین ہوسکتے چنانچہ مشہور ہی کہ پندرہ روز تک متحمل ہوسکتا ہی اور موزہ اوسکے یعنی قوی مین ٹانگ اوسکے کہ قدرت راہ چلنے کی دریائی اور گھاس کھانیکے لیئے جانیکی اور بچنے کی درندون سے خوب رکھتا ہی تشبیہ دی اوسکو ساتھ اوس مسافر کے کہ سامان سفر کا اپنے ساتھ رکھتا ہی اور لکھا ہی علمائے کہ یہ حکم اونٹ کے ہر حیوان ہی کہ ضائع نہین ہوتا بغیر چرانیوالیکے مانند گھوڑے کا اور گائین اور گدھے کے اور ساتھ اس حدیث کے لیا ہی اور یہی ہی امام مالک اور شافعی نے بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینے اونٹ اور گائین کے جنگل مین اور اگر پاویں یہ جانور دیہات مین اور شہرو نمین تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہ واسطے محافظت مال لوگونکے اور جواب دیا گیا ہی اس حدیث سے یہ کہ یہ حکم اوس زمانہ مین تھا بسبب غلبۂ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی پکڑتا تو ہاتھ کسی خائن کا اون تک نہ پہونچتا تھا اور ہمارے زمانہ مین امن نہین ہی پس اگر پکڑے نہ جاوین جانور تو احتمال ہی ضائع ہونیکا [illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [illegible] روایت [illegible] فرمایا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ جگہ دیوے گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہی جبتک کہ تعریف کرے اوسکی نقل کی یہ مسلم نے

ف [illegible] تعریف [illegible] اور جو تعریف کے نہ رکھے چھوڑ دے [illegible] **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ [illegible] لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [illegible] روایت ہی عبد الرحمن [illegible] سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] **ف** [illegible] لقطہ کا بعد تعریف [illegible] اٹھانیوالیکو رکھنے اوسکو [illegible] سوا حرم مکہ مین مفصل ہو چکا [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

[illegible] **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ روایت ہی عمرو بن شعیب سے [illegible] اوس نے باپ اپنے [illegible] سے اونکی شعیب نے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

تو اپنے کام مین لاوے اور جو لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اوسمین اور رکاز گڑے ہوے مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہی نقل کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابو داود نے
جو و بن شعیب سے قول اوسکے سئل عن اللقطۃ آخر تک **ف** صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سے یا تو فقیر ہو اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہونچے یا مضطر ہو
یعنی بھوک کے سبب کے مرا جاتا ہو حاصل یہ کہ جو کوئی بضرورت میوہ درخت کا کھاوے اور جھولی بھر کر نہ نکلے اوسپر کچھ گناہ نہیں اور کہا ابن مالک نے مراد یہ ہی کہ گنہگار
نہیں ہوگا لیکن ضمان یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی یا یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکے یعنی دو چند
قیمت اوسکی دیگا ابن ملک نے کہا یہ بطریق تنبیہ کے فرمایا والا اوسکے بدلے مین زیادہ قیمت اوسکے سے نہیں دینا آتا اور حضرت عمرؓ دوچند ہی قیمت کا حکم کرتے تھے
بحسب ظاہر حدیث کے اور امام احمد کا مذہب بھی یہی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور اوسپر ہی سزا یعنی تعزیر اور ہاتھ کاٹنا
نہین آتا اسلیے کہ اوس زمانہ مین باغ محفوظ اور محصور یعنی گھرے ہوے تھے اور جو کوئی چراوے میوہ مین سے بعد پڑنے کے کھلیان مین اور ہووے وہ بقدر قیمت سپر کے
تو اوسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہی اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تھی اور یہ نصاب چوری کی ہی نزدیک شافعی کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنی نے کہ
قیمت سپر کی اوس زمانہ مین دس درہم تھے اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے الخ یعنی جو لقطہ پایا جاوے آبادی کی راہ مین کہ اوسپر لوگ چلتے ہون تو واجب ہی تعریف
اوسکی اوسواسطے کہ غالب یہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے الخ مراد یہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوے گاؤن ویران اور زمین قدیم مین کہ
نہ پائی جاوے اوسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہی کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوائے انکے قسم ظروف اور زیور سے
پس وہ اوسمین اور مال گڑا ہوا جو نکلے اوسمین پانچوان حصہ للہ دینا آتا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ
دِیْنَارًا فَاَتٰی بِہٖ فَاطِمَۃَ فَسَئَلَ عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا رِزْقُ اللّٰہِ فَاَکَلَ
مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ علی بن ابی طالب نے پایا ایک دینار یعنی راہ مین بطریق لقطہ کے
پس لائے اوسکو حضرت علیؓ فاطمہؓ کے پاس پھر پوچھا حضرت علیؓ نے حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رزق ہی
اللہ کا پس کھایا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا علیؓ اور فاطمہؓ نے یعنی اوسکا کچھ لیکر کھایا پس جبکہ ہوا بعد اوسکے آئی ایک عورت ڈھونڈتی ہوئی
دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی دے تو دینار نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت علیؓ نے بغیر
تعریف کے وہ دینار کھایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پھر کھایا ہو اور حضرتؐ نے جو فقط اوس عورت کے کہنے سے دینار اوسکو دلوایا تو اوسنے
علامت اوسکی بیان کی ہوگی یا حضرتؐ کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہی **وَعَنِ** الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَالَّۃُ
الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جارود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گم ہوئی چیز مسلمان کی شعلہ ہی آگ کا نقل کی یہ دارمی
نے **ف** یعنی اگر لیوے کوئی لقطہ کو اس ارادہ سے کہ مالک ہونگا اوسکا اور نہ رعایت کرے اوسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ سے
تو وہ لقطہ پہونچانا ہی اوسکو آگ دوزخ مین کذا قال الطیبی **وَعَنْ** عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَۃً
فَلْیُشْہِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ وَلَا یَکْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَہَا فَلْیَرُدَّہَا عَلَیْہِ وَاِلَّا فَہُوَ مَالُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہیے کہ
گواہ کرے صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چھپاوے لقطہ کو یعنی ساتھ ترک کرنے تعریف کے اور نہ غائب کر ڈالے اوسکو یعنی اور کسی مکان مین
نہ بھیجدے پھر اگر پاوے اوسکے مالک کو پس پھیر دے لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہ احمد اور

ابو داود اور دارمی نے **ف** گواہ کرے کہ یہ چیز مین نے پائی ہو تاکہ ثانی الحال تہمت اور دعوی زیادتی کا نکرے اور اسمین یہ بھی حکمت ہو کہ بغیر گواہ کرنیکے کبھی اپنا نفس طمع کرتا ہو کہ گاہ تو کوئی ہی ہی نہین مالک کو دینا کیا ضرور ہو اور گواہ کرنے سے یہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہو اور یہ بھی اسمین حکمت ہو کہ ساتھ موت ناگہانی کے وارث اوسکو داخل ترکہ مین نکرین اور یہ امر گواہ کرنیکا بعضے کہتے ہین کہ بطریق استحباب کے ہو اور بعضے کہتے ہین کہ بطریق وجوب کے ہو اور اس حدیث مین کہا کہ وہ مال ہو اللہ کا اور اوپر کی حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہو مراد ان دونون لفظون سے حلال ہو یعنی وہ مال حلال ہو مستفع ہو اوس سے کہ خدا نے غیب سے بھیجا اور پھر اگر مالک آوے اوسکو دے اوسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ؛ ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہو جابر سے کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی مین اور کوڑے مین اور رسی مین اور مانند انکے مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتے ہین کہ اوٹھا لیوے اوسکو آدمی فائدہ لے اوس سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی لقطہ اوٹھانیوالا ان چیزون سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنۃ مین لکھا ہو کہ اسمین دلیل ہو اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوے ولیکن اسمین کلام ہو اور حد قلیل کی کیا ہو بعضون نے کہا یعنی درہم سے کم قلیل ہو اور بعضون نے کہا کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہو کہ بموجب حدیث حضرت علی کے ؛ ع **وَذُكِرَ حَدِيْثُ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ اَلَا لَا يَحِلُّ فِيْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ مطلع اوسکا یہ ہو الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے

بَابُ الْفَرَائِضِ

باب ہو بیچ بیان فرائض کے

ف یعنی اس باب مین بیان ہو حصون کا کہ معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث کے اور لکھا ہو علما نے کہ متعلق ہوتے ہین ساتھ متروکہ میت کے چار حق ہین اس ترتیب سے کہ اول تو نوبت کو تکفین و تجہیز کرے یعنی پہلے اوسکو غسل دے پھر کفن دے پھر نماز پڑھے اور اوٹھا کر قبر مین لیجاوے اور قبر مین دفن کرے اور ان سب چیزون مین کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کے خرچ کرے بعد اسکے اگر میت کے ذمے دین ہو تو دین ادا کرے بعد اسکے جو مال بچے اوس سے تہائی تک وصیت جاری کرے اگر وصیت کی ہو پھر بعد اسکے مال کو درمیان وارثون کے بانٹے اسطرح سے کہ پہلے اصحاب فرائض کو دے یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہو پھر بعد اسکے جو بچے تو میت کے عصبات نسبی کو دے کہ جو کچھ اصحاب فروض سے بچتا ہو وہ لیتے ہین اور اگر اصحاب فروض وارثون مین نہوتے ہون تو سب ترکہ عصبات نسبی کو پہونچتا ہو اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچھ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنیوالیکو دے اگر میت بردہ آزاد ہوا اور اگر آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد کرنیوالیکے عصبونکو دے جو عصبہ کہ مرد ہین اور اگر یہ بھی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائے زوجین کے کہ انپر رد نہین اور رد یہ ہو کہ جو کچھ بچے اصحاب فروض کے حصون معین سے وہ پھر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکے کے دے اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی ہون تو ذوی الارحام کو دے اور وہ بھی نہون تو مولی موالات کو دے اور صورت مولی موالات کی یہ ہو کہ ایک شخص لاوارث نے کہا کسی سے کہ تو مولی ہو میرا جو وارث ہوتا تو میرا اگر مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرف سے اور اوسنے قبول کیا تو یہ عقد ہمارے نزدیک درست ہو اور قبول کرنیوالا مولی موالات کہلاتا ہو اور اگر دوسرا شخص لاوارث تھا اور اوسنے بھی اسیطرح کہا اور اوسنے قبول کیا تو آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بھی نہون تو اوسکو دے کہ جسکے نسب کا اقرار کیا میت نے غیر پر یعنی کہا کہ یہ بیٹا میرے باپ کا ہو اور اسیطرح نسب اوسکا ثابت نہو سوائے اسکے اقرار کے اگر وہ بھی نہو تو جسکے لیے تمام مال کی وصیت کی ہو اوسکو دے اور وہ بھی نہون تو بیت المال مین مال اوسکا رکھا جاوے اور اگر بیت المال بھی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کرے یعنی فقرا وغیرہ کو دے اور اصحاب فروض بارہ ہین باپ اور دادا اگرچہ اوپر کے درجے ہون اور بھائی اخیافی اور بھائی اخیافی وہ ہو کہ ماں اوسکی اور اوسکی ایک ہو اور باپ دو اور جورو اور خاوند اور ماں اور جدہ یعنی دادی و نانی اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافیہ پس باپ کا چھٹا حصہ ہو اگر اوسکے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجہ کا ہو اور اگر یہ دونون نہون اور اسکے ساتھ ہو بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کی درجے کی ہو

تو چھٹا حصہ یعنی بیٹا اور عصبہ بھی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اگرچہ نیچے کے درجہ ہو حاصل یہ کہ پہلی صورتمین باپ صاحب فرض ہی
اور دوسری صورتمین صاحب فرض بھی ہے اور عصبہ بھی اور تیسری صورتمین صرف عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونے باپ کے تینون احوال مذکور مین مانند باپ کے ہے اور
باپ میت کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہے اور بھائی اخیافی اور بہن اخیافی کا چھٹا حصہ ہے اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہے کہ مرد اور عورت میں
برابر بانٹا جاوے اور یہ بھائی اور بہن اخیافی ساتھ اولاد میت کے اور ساتھ اولاد بیٹے میت کے اور ساتھ باپ دادا میت کے محروم ہین اور خاوند کا چوتھائی
حصہ ہے اگر میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدھا ہے اور بیوی کا آٹھوان حصہ ہے ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتھائی ہے اور مان کا
چھٹا حصہ ہے اگر اسکے ساتھ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کے بیٹے کی ہو یا ایک بھائی اور ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہے کہ سگے ہون
یا سوتیلے یا اخیافی اور اگر انمین سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہے کل مال کا مگر جس صورت مین کہ مان کے ساتھ باپ اور خاوند یا بیوی میت کے ہون تو حصہ خاوند یا
بیوی کو دیکر تہائی باقی کے وارث ہوگی اور اگر اس مسئلہ مین دادا بجای باپ کے ہو تو حصہ مان کا تہائی سب ترکہ کا ہوگا اور دادی اور نانی کا کہ [illegible] ایک
یا کئی باپ کی طرف کے ہو یا ان کی طرف کے یا دونون طرف کے چھٹا حصہ ہے کہ سب برابر لین بشرطیکہ درجے مین برابر ہون اور اگر درجہ مین متفاوت ہون تو دور کے بسبب قریب کے
محروم ہوگی اور سب جدات یعنی دادیان اور نانیان مان کے ہوتے محروم ہوتی ہین اور اسیطرح جدات پدری ہونے جد میت کے سے ساقط ہوتی ہین مگر بیوی دادا کی
نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا حصہ آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اوسکے ساتھ سگا بھائی یا سوتیلا بھائی نہو
اور بھائی کے ہوتے ہوئے عصبہ ہوتی ہے پس حصہ اوسکا بہ نسبت بھائی کے حصے کے آدھا ہوگا اور اگر [illegible] بیٹیان متعدد ہون تو تقسیم اونکی بطرح [illegible] کہ بیٹے کے
دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہے اگر [illegible] بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی
میت کے ہوتے ہوئے پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور دو بیٹیون میت کے ہوتے ہوئے پوتی محروم ہوگی مگر یہ پوتی کے ساتھ پوتا [illegible]
ہو تو اوس صورت مین ایک بیٹی یا دو بیٹیون میت کے وہ پوتی عصبہ ہوگی [illegible]
پوتیلو ہو چکا تقسیم [illegible] بطور عصوبت کے [illegible] پوتا ایک حصہ [illegible] بھائی [illegible]
بیٹے بھائی [illegible] محروم [illegible] اولاد [illegible]
پوتیان سب باتون [illegible] اور اولاد بیٹی کی بیٹے کے ہوتے محروم ہین [illegible] محروم ہین بھائی [illegible]
اخیافی بسبب ہونے اولاد میت اور میت کے بیٹے کی اولاد کے ہونے سے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور باپ دادا کے ہونے سے بھی محروم ہوتے ہین اور سگی بہن بیچ
صورت نہونے بیٹے کے اور نہونے پوتے کے اور نہونے پردوتے کے سب حال مین قائم مقام بیٹی کے ہے یعنی ایک کو آدھا اور دو کو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی اور بہن
سوتیلی بشرط نہونے سگی بہن کے یہی حکم رکھتی ہے اور عصبہ ہوتی ہے بہن سگی اور سوتیلی ساتھ ہونے بیٹی میت کے یا پوتی میت کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون
اور اسیطرح سگی بہن سگے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور سوتیلی ساتھ [illegible] صاحب فرض ہوتی ہے اور بھائی اور بہن سوتیلے ہوتے بھائی سگے کے
ساقط ہوتے ہین [illegible] سوتیلی [illegible] ہوتے [illegible] اور سگی بہن کے ہوتے ہوئے سوتیلی بہن ساقط
نہوگی [illegible] ساتھ بھائی سوتیلے [illegible] صورت [illegible] ہون سگی کے اور بیچ صورت نہونے سگی بہن کے
سوتیلی [illegible] ساتھ بھائی سوتیلے کے عصبہ ہوتی ہے اور [illegible] بطور عصوبت کے تقسیم ہوتا ہے اور جبکہ سگی بہن ساتھ بیٹی یا پوتی یا پڑپوتی وغیرہ
میت کے عصبہ ہوتی تو بھائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہوتی اور [illegible] محروم ہوتی ہین بھائی اور بہن [illegible] بسبب ہونے بیٹے اور پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کا
ہو اور بسبب ہونے باپ اور دادا کے مسئلہ عصبات چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے باپ اور دادا اگرچہ

اور یہ کہ جسکی طرف سے بچ رہے اولی ہے اور سوتیلے بیٹے کے درجے کی ہوں جو تھے چچا ہیں میت کے اور چچا میت کے باپ کے [illegible] دادا کے [illegible] اور
انہیں سون چچاؤں کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں اور مقدم انہیں بیٹے پھر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں پھر باپ پھر دادا اگرچہ اوپر کے
درجے کے ہوں پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلے بھائی پھر بھتیجے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں پھر چچا پھر اولاد انکی پس جان لے یہ کہ قسم اول [illegible] ہوگا [illegible] تیسری [illegible]
بالکل محروم ہوتے اور [illegible] سبب ہونے ایک قسم دوسری [illegible] باقی دو قسموں کے لوگ محروم ہوتے ہیں [illegible] سبب [illegible] ایک کے قسم [illegible]
[illegible] محروم ہونگے اور بیچ ہر قسم کے ان قسموں میں سے قریب بعید سے اولی ہے یعنی بسبب ہونے قریب کے بعید کو کچھ نہیں پہونچیگا اور سگا سوتیلے سے اولی ہے [illegible]
پوتے بیٹے چچاؤں کے بیچ ان باپ میت کے اولی ہیں اور پوتے باپ کے چچاؤں کے چچاؤں دادا کے اولی ہیں **مسئلہ** ذوی الارحام بھی چار قسم پر ہیں اول
اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتے کی اور اولاد پر پوتی کی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں دوسرے اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور جد فاسد اسکو
کہتے ہیں کہ بیچ واسطہ اوسکے کے ساتھ میت کے عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطہ اوسکے
ساتھ میت کے جد فاسد آوے مانند نانا کے ماں کے اور دادی اور نانی کے باپ کی ماں کے کہ یہ ذوی الارحام ہیں اور جد صحیح وہ ہے کہ بیچ واسطہ اوسکے کے ساتھ
میت کے عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا کے اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور جدہ صحیحہ وہ ہے کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکے کے ساتھ میت کے نہو مانند دادی اور
پردادی اور نانی اور پرنانی کے اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور یہ دونوں ذوی الفروض ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کی گئیں اور تیسری قسم ذوی الارحام اولاد سگی بہنوں کی اور سوتیلی بہنوں کی اور
بہنوں اخیافی کی اور اولاد بھائی اخیافی کی اور بیٹیاں سگے بھائی کی ہیں اور بیٹیاں علاتی بھائی کی اور سوتیلی اور [illegible] چچا اخیافی اور [illegible]
اولاد انکی ہے اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو موجود ہو تو لوگ [illegible] تینوں باقی کے سبب عدم ہونے [illegible] ایک قسم دوسری [illegible] لوگ قسم تیسری اور
چوتھی کے محروم ہوتے اور سبب ہونے ایک قسم تیسری سے سب لوگ چوتھی قسم کے محروم ہونگے اور قریب بعید سے سب قسموں کے اولی ہیں اور باقی
تفصیل انکی فرائض [illegible] دیکھنی چاہیے **مسئلہ** موانع ارث کے چار ہیں یعنی ایسے وارث نہیں ہوتا ایک غلام یعنی بردہ ہونا کہ بردہ کا وارث آزاد ہوتا ہے نہ بردہ
آزاد کا وارث ہوتا ہے بردہ اور دوسرے قتل مانع ہے ارث کے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمیں ہیں چنانچہ
آگے بیان مفصل انکا [illegible] گا انشاء اللہ تعالی ان میں سے چار قسمیں تو ایسی ہیں کہ کسی میں قصاص لازم آتا ہے اور کسی میں کفارہ اور دیت پس ان چاروں صورتوں میں محروم
ہوتا ہے قاتل میراث سے ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو ازراہ قصاص کے یا حد کے یا دفع کرنے کے نفس [illegible] مارے تو محروم نہیں ہوتا اور
ایک قسم انمیں قتل بالتسبیب کہلاتی ہے اوس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے [illegible] قاتل نہیں محروم ہوتا اور قتل بالتسبیب یہ ہے
کہ کھودے ایک شخص کنواں یا رکھے پتھر غیر ملک اپنی میں بلا اذن [illegible] ہلاک ہو جاوے [illegible] انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہیں
محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسری اختلاف دو دینوں کا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا اور
چوتھے اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دار الاسلام میں ہو اور ایک شخص دار الحرب میں تو وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہ اوسکا اور یہ حکم کافروں کے لیے ہے
اہل اسلام کے لیے نہیں کہ اہل اسلام اختلاف [illegible] رکھتے ہوں تو آپس میں ایک دوسرے کا وارث ہوگا [illegible] شریفی [illegible] مولانا

الفصل الاول

صلی علی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بالمؤمنین من انفسہم فمن مات وعلیہ دین
ولم یترک وفاء فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ وفی روایۃ من ترک دینا او ضیاعا فلیأتنی فانا مولاہ وفی روایۃ من ترک مالا فلورثتہ
ومن ترک کلا فالینا متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نزدیک تر اور لائق تر ہوں ساتھ مسلمانوں کے
جانوں انکی سے یعنی ہر چیز میں امور دین و دنیا سے شفقت میری اونپر بہت ہے شفقت انکی سے اپنی جانوں پر پس میں ہوں [illegible] لائق تر ساتھ انکے

[illegible]

[illegible]

قرضخواہونکے کہ پس جو شخص کہ مرے اور اوسپر ہو دین اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اوس سے ادا ہو سکے پس مجھپر ہے ادا کرنا اوسکے دین کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے
مال پس وہ اوسکے وارثونکے لیئے ہے یعنی بعد ادا کرنے دین و وصیت اوسکی کے اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال پس آوے میرے پاس
یعنی وکیل یا وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکے عیال کی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے
مال پس اوسکے وارثونکے لیئے ہے اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے چیز بھاری یعنی دین اور عیال پس وہ رجوع کرنیوالا ہے طرف میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ اگر کوئی مرجاتا اور اوسپر قرض ہوتا اور مال چھوڑ نگیا ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے جنازے کی
نماز نہ پڑھتے اور اخیر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹھہرایا کہ دین اوسکا اپنے ذمے کر لیتے اور نماز پڑھتے چنانچہ یہ مطلب حدیث ابی ہریرہ سے کہ باب الافلاس
والانظار کی پہلی فصل مین گذری سمجھا جاتا ہے اور یہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کے تھی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصہ میراث کے کہ کتاب اللہ مین معین ہین جنکے ہین اونکو پھر جو کچھ بچے پس وہ واسطے اوس شخص کے ہے کہ بہت نزدیک ہو
میت کے مرد نہین ہے کہ اوسکو عصبہ کہتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکا حصہ معین ہے کتاب اللہ مین کہ اونکو ذوی الفروض کہتے ہین اول
اونکو دو ترکے مین سے پھر جو کچھ بچے اوسے تو عصبونکو اور عصبو مین جو قریب تر ہے وہ مقدم ہے پس نہین وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب کے ہوتے
اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبونکا ابتدا باب مین تفصیل سے ہو چکا اور شرح اشعۃ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ بعضے وارث حاجب
یعنی روکنے والے ہوتے ہین بعضونکو اور حجب دو قسم پر ہے حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہے اور لفظ ذکر واسطے تاکید کے
اور احتراز کرنیکے خنثے سے ہے **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ
الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اجماع ہے مسلمانونکا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمان کا اور اسمین اختلاف ہے کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے
یا نہین جمہور تو کہتے ہین کہ وہ بھی نہین وارث ہوتا اور بعضی صحابہ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے اور
مرتد نہین وارث ہوتا مسلمان کا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہے یا نہین اسمین بھی اختلاف ہے نزدیک امام مالک و شافعی و ربیعہ و ابن
ابی لیلی وغیرہم کے مسلمان نہین وارث ہوتا اوسکا اور کہا ابوحنیفہ نے جو کچھ کمایا ہے حالت مرتد ہونے مین پس وہ بیت المال کے لیئے ہے اور جو کچھ کمایا ہے اسلام مین
پس وہ واسطے وارثون مسلمان اوسکے کے ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور
روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مولی قوم کا اوس قوم مین سے ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مولی سے مراد یہان آزاد کرنیوالا ہے
یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کے کہ وہ وارث آزاد کرنیوالے کا نہین ہوتا بعضونے کہا کہ
مولی سے مراد ہے غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نے کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہے مثلا بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ
زکوٰۃ کے حکم بنی ہاشم کا سا رکھتا ہے جیسے کہ بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے اسیطرح بنی ہاشم کے غلام آزاد کیئے ہوئے پر بھی زکوٰۃ حرام ہے **وَعَنْهُ** قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھانجا قوم کا اونھین مین سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بھانجا وارث ہوتا ہے ماموں کا اور ذوی الارحام سے ہے اور نہین
وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابوحنیفہ اور احمد کے اور ذوی الارحام جب وارث ہوتے ہین کہ نہون میت کے ذوی الفروض و عصبات

اور ذوی الارحام کا بیان ابتدائی باب میں تفصیل سے ہوچکا ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے حنفیہ نے اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے
بیچ اوس کے ہے ❊ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَائِشَۃَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِیْ بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ الْبَرَاءِ اَلْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ فِیْ
بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ❊ اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ مراد اوس کا انما الولاء ہے بیچ باب کے پہلے باب السلم سے ہے اور ذکر
کرینگے ہم حدیث براء کی کہ مراد اوس کلام سے الخالۃ بمنزلۃ الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ ف بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ
ماں کے ہے میراث میں پس اگر جمع ہو خالہ ساتھ پھپی کے تو دو ثلث پھپی کو ملینگے اور ایک ثلث خالہ کو ❊

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری ❊ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَارَثُ اَھْلُ مِلَّتَیْنِ شَتّٰی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ ❊ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وراثت ہوتی ہے درمیان دو دین والوں مختلف کے
نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابر سے ف یعنی نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا ❊ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ❊ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل
نہیں وارث ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو شخص کہ اپنے مورث کو مار ڈالے تو وہ اوسکی میراث سے محروم ہے اور بیان مفصل اسکا ابتدائی باب میں گذر چکا
ہے ❊ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّۃِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَکُنْ دُوْنَھَا اُمٌّ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ❊ اور روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرایا واسطے جدہ کے چھٹا حصہ جسوقت کہ نہو حاجب اوسکو ماں نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی
محروم کریگی جدہ کو حصہ سے اور جدہ سے مراد عام ہے نانی ہو یا دادی ❊ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَھَلَّ الصَّبِیُّ
صُلِّیَ عَلَیْہِ وَوُرِّثَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ❊ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آواز کرے لڑکا نماز پڑھی جاوے اوسپر اور وارث کیا جاوے
نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد آواز سے علامت زندگی کی ہے یعنی اگر بچہ پیدا ہوویگا وقت آدھے سے زیادہ نکلا اور اوس میں علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ
چھینکا خواہ کوئی عضو ہلایا ہو پھر مر گیا تو اوسپر نماز جنازہ بھی پڑھینگے اور اوسکو وارث بھی ٹھہراوینگے اور اوسکا ورثہ بھی پاوینگے پس اگر مرے ایک شخص اور رہے وارث اوسکا پیٹ میں ہو تو رکھ چھوڑا جاوے
اوسکے لئے میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سے اوسکے وارثوں کی طرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث لینگے ❊ وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ
اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَحَلِیْفُ الْقَوْمِ مِنْھُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ ❊ اور روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ کے اور انہوں نے نقل کی دادا کثیر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مولی قوم کا اوس قوم میں سے ہے اور حلیف قوم کا اوس قوم میں سے ہے
اور بھانجا قوم کا اوس قوم میں سے ہے نقل کی یہ دارمی نے ف مولی القوم الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کی میں ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب میں پہلے عادت تھی کہ
آپس میں قسمیں کرتے تھے اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہے اور صلح تیری صلح میری ہے اور جنگ تیری جنگ میری ہے اور میں وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد اسکے
یہ حکم منسوخ ہوا ساتھ آیت مواریث کے اور بھانجا قوم کا الخ بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انس کے گذر چکا ہے ❊ وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِہٖ فَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیْعَۃً فَاِلَیْنَا وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَا مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ اَرِثُ مَالَہٗ وَاَفُکُّ عَانَہٗ وَ
اَلْخَالُ مَوْلٰی مَنْ لَّا مَوْلٰی لَہٗ یَرِثُ مَالَہٗ وَیَفُکُّ عَانَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ اَعْقِلُ عَنْہُ وَاَرِثُہٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَہٗ
یَعْقِلُ عَنْہُ وَیَرِثُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ❊ اور روایت ہے مقدام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اولیٰ تر ہوں ساتھ ہر مومن کے جان اوسکی سے پس جو شخص کہ
چھوڑ جاوے دین یعنی قرض یا عیال پس طرف میری ہے ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس واسطے وارثوں اوسکے کے ہے اور میں ولی ہوں اوسکا کہ
نہیں کوئی ولی اوسکا وارث ہوتا ہوں مال اوسکا کا یعنی رکھتا ہوں اوسکو بیت المال میں اور دنیا وارث نہیں ہوسکتے اور نہ کوئی اوسکا وارث ہوتا ہے تو چھڑاتا ہوں

[illegible]

قید ... بیٹے کو بھی او سپر جو خون بہا دینا لازم آیا تھا اوس سبب سے کہ نفس اوسکا مقید ... سبب دعا ... بر زمین ... کیطرف دیا اور سکو پیٹ ... تا ہون تا ... سبب کہ او نکی
وارث اوس شخص کے زکی میں کہ جس کو میت وارث اوسکا یعنی ماموں کہ جو ذوی الارحام ہی وارث ہوتا ہی اوسکا کہ جسکا نہ ذوی الفروض اور عصبہ میں سے ہو وارث ہوتا ہی اوسکے مال کا اور چہڑاتا ہی قیدی
اوسکے کو اور ایک روایت میں ہی کہ میں وارث ہون اوسکا کہ نہیں ... اوسکا خون بہا ... ادا کرتا ہون ... اوسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہون اوسکا اور ماموں وارث ہی اوسکا کہ نہیں کوئی
وارث اوسکا خون بہا پھیرتا ہی اوسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہی ... نقل کیا ... ابوداود نے **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحُوْزُ الْمَرْأَةُ ثَلٰثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جمع کرتی ہی عورت تین شخصوں کی میراث اپنے آزاد کئے ہوئے کی اور پائے ہوئے کی اور بیٹے اپنے کی کہ لعان ہوا اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے
ف میراث آزاد کئے ہوئے کی یعنی اگر عورت بردہ آزاد کرے اور وہ بردہ مرجاوے اور اوس بردے کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہیں تو وہ عورت وارث اوسکی ہوتی ہی مانند مرد کے اور پائے
ہوئے کی یعنی ایک عورت نے بچہ راہ میں پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو اوسکی عورت وارث ہوتی ہی بعد مرنے کے اور یہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہی اور علما کا مذہب ہی کہ نہیں ولا ہی واسطے ملتقط کے
یعنی بچے کو راہ میں سے اوٹھانیوالا نہیں وارث ہوتا اسلئے کہ خاص کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کو واسطے آزاد کرنیوالے کے ساتھ قول اپنے کے لا ولا الا لمن اعتق پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ
ہو اور نزدیک اونکے قاضی نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ مال اوسکا بیت المال کے لئے ہی اور یہ عورت اولی اور احق ہی بہ نسبت اور مسلمانوں کے ساتھ اسکے کہ صرف کیا جاوے اوسپر مال کہ چھوڑا
ہی لڑکے نے اور لعان اوسکو کہتے ہین کہ مرد اپنی بی بی کو تہمت زنا کی کرے یا انکار کرے بچے پیدا ہونے کا کہ یہ میرا نہین اور آپس میں سر کر لعنت کرے چنانچہ بیان مفصل اسکا
باب اللعان میں ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچے کے پیدا ہونے میں لعان ہووے اوس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہیں ہوتا اور ... میں ... وارث ہوتا ہی ... کہ ... بسبب نسب کے
ہوتا ہی اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سے ثابت ہی پس وہ آپس میں وارث بھی ہوتے ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہی ... **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورت آزاد کے یا لونڈی کے پس فرزند کہ پیدا ہو
اوس سے ولد الزنا ہوتا ہی نہ وارث ہوتا ہی وہ اور نہ میراث لیجاتی ہی اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی لڑکا نہیں وارث ہوتا زنا کرنیوالے کا اور نہ اوسکے اقربا کا اسلئے
کہ وراثت بسبب نسب کے ہوتی ہی اور نسب ہی نہیں درمیان اسکے اور درمیان زنا کرنیوالے کے اور نہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا ہی اوس لڑکے کا اور نہ اقربا زنا کرنیوالے کے بخلاف ماں کے
کہ وہ اوس لڑکے کی وارث ہوتی ہی اور لڑکا اوسکا **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ غلام آزاد کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرگیا اور چھوڑ گیا کچھ مال
اور نہ چھوڑا کوئی قرابتی اور نہ فرزند پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکے بستی والوں میں سے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** چونکہ اوسنے کوئی وارث
چھوڑا نہیں مال اوسکا واسطے بیت المال کے تھا اور مصرف بیت المال فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرت نے اسکی بستی والے کو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونے اوسکے کے اور حضرت نے کو ولا لیکن میراث
اوسکی اسلئے نہ لی کہ انبیا وارث کسیکے ہوتے نہیں اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ
فَقَالَ الْتَمِسُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ انْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ مرگیا ایک شخص خزاعہ میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ
تلاش کرو واسطے اوسکے وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اوسکی
بزرگ کو خزاعہ میں سے نقل کی یہ ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ میں سے یعنی اوسے دو اوسکو **ف** اسکی بھی تاویل وہی ہی
جو اوپر کی حدیث میں گذری کہ ترکہ اوسکا داخل بیت المال کے ہوتا حضرت نے مناسب جانا کہ ایک شخص بڑے کو اونمیں سے دیجیے بنظر اسکے کہ وہ بھی مصرف بیت المال ہی اور غنا ...

ہم قبیلہ ہو نیکی اور بر اسکے احق تر ہے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دین کے پہلے وصیت کے اور حکم کیا حضرت نے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوتیلے یعنی باوجود ہونے حقیقی بھائیوں کے سوتیلوں کو نہیں پہونچتا آدمی وارث ہوتا ہے اپنے سگے بھائی کا نہ سوتیلے بھائی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کے میں یعنی ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ بھائی کہ ماں میں بھی شریک ہوں یعنی ماں اور باپ میں شریک ہوں یعنی سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ بھائی کہ فقط باپ میں شریک ہوں یعنی سوتیلے تا آخر حدیث کہ مذکور ہوئی

ف پڑھتے ہو اس آیۃ کو الخ حاصل آیت کا یہ کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کے ہے کہ میت نے کی اور بعد ادا کرنے دین میت کے ہے اور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو یا معنی بھی اسکے سمجھتے ہو بیان اسکا یہ ہے کہ آیۃ کریمہ میں وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کو مقدم رکھا اجراء وصیت پر پس یہ گمان نکریں لوگ درمیان آیہ کے اور فعل آنحضرت کے منافاۃ ہے بلکہ جانیں کہ دین مقدم ہے حکم میں اگرچہ مؤخر ہے ذکر میں اور وصیت کو مقدم ذکر میں اسلیئے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہے اوسکو سہل نجانیں بلکہ اوسکے اجرا میں اہتمام خوب طرح کریں اور آدمی وارث ہوتا ہے الخ یہ تفسیر اور تاکید ہے پہلے کلام کی [illegible]

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونوں بیٹیوں کو کہ سعد بن ربیع سے تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہیں مارا گیا باپ انکا آپکے ساتھ دن احد کے شہید اور تحقیق چچا انکے نے لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہونچتا سعد کے بھائی نے لے لیا بحسب رسم جاہلیت کے کہ عورتوں کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا انکے لیئے مال اور نکاح نہیں کیجاتیں مگر کہ ہو واسطے ان کے مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالی بیچ مقدمہ انکے یعنی صبر کر تا وحی آوے انکے مقدمہ میں پس اوتری آیۃ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو اونکے چچا پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور دے لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو کچھ کہ بچ رہے پس واسطے تیرے ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

ف یعنی مال کے چوبیس حصے کر کے یوں تقسیم کریں بنت بنت زوجہ عم

وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَيُتَابِعُنِيْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰى فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کے سے کہ کہا سوال کیئے گئے ابو موسی اس مسئلہ سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی ہو اور ایک بہن یعنی ایک شخص مرے یہ وارث چھوڑ کر تو اوسکی میراث کیونکر بٹیگی پس جواب دیا ابو موسی نے کہ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابو موسی نے پوچھنے والوں کو کہ جاؤ ابن مسعود کے پاس یعنی اور پوچھو اوس سے بھی یہ مسئلہ پس موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگے پس سوال کیئے گئے ابن مسعود اور خبر دیئے گئے ساتھ جواب ابو موسی کے پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق میں گمراہ ہوں اس وقت یعنی میں اگر ایسا فتوی دوں تو گمراہ ہوؤں اور نہ ہوں میں راہ پانیوالوں سے حکم کرونگا میں بیچ اس مسئلہ میں

موافق اوسکے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ یہ ہے بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کے یعنی حق دو بیٹیوں کا یا زیادہ کا دو تہائی ہے جب ایک بیٹی نے پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کر دینگے اور جو باقی رہے پس واسطے بہن کے ہے یعنی موجب اوس حدیث کے کرو بہنوں کو ساتھ بیٹیوں کے عصبہ اور مذہب جمہور کا یہی ہے پس آئے ہم ابو موسی کے پاس اور خبر دی ہمنے اونکو ساتھ کہنے ابن مسعود کے پس کہا ابو موسی نے نہ پوچھا کرو مجھسے جبتک یہ عالم ہے بیچ تمہارے یعنی ابن مسعود نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی چھ حصے کر کے یوں بانٹ میت مسئلہ ۶ بکر **وعن عمران**

ابن حصين قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن ابن ابني مات فما لي من ميراثه قال لك السدس فلما ولى دعاه قال لك سدس آخر فلما ولى دعاه فقال إن السدس الآخر طعمة رواه أحمد والترمذي وأبو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پہونچتا ہے مجھکو میراث اوسکی سے فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ پس جب پھرا وہ بلایا اوسکو حضرت نے اور فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ اور پس جب پشت پھیری بلایا اوسکو فرمایا تحقیق چھٹا حصہ اخیر کا رزق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** رزق ہے یعنی دوسرا چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے تجھے پہونچا اور پہلا بطریق فرضیت کے اور تہائی حصہ ایکبارگی ہی آپنے نہ دیا تا وہ یہ گمان نکرے کہ فرض تہائی ہے اور صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک شخص مرا چھوڑ کر دو بیٹیاں اور یہ دادا کہ سائل ہے پس اوسکے مال میں سے اوسکی دو بیٹیوں کو دو تہائی پہونچا اور باقی رہا تہائی وہ میں سے چھٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پہونچا اور چھٹا بطریق عصبیت کے ہے ع میت مسئلہ **وعن** قبيصة بن ذؤيب قال جاءت الجدة إلى أبي بكر تسأله ميراثها فقال لها ما لك في كتاب الله

بنت بنت جد

شيء وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجعي حتى أسأل الناس فسأل فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاها السدس فقال أبو بكر هل معك غيرك فقال محمد بن مسلمة مثل ما قال المغيرة فأنفذه لها أبو بكر ثم جاءت الجدة الأخرى إلى عمر تسأله ميراثها فقال هو ذلك السدس فإن اجتمعتما فهو بينكما وأيتكما خلت به فهو لها رواه مالك وأحمد والترمذي وأبو داود والدارمي وابن ماجة اور روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ کہا آئی جدہ پاس ابی بکر صدیق کے سوال میں کہ مانگتی تھی اونسے میراث اپنی پس کہا واسطے اوسکے نہیں واسطے تیرے بیچ کتاب اللہ کے کچھ اور نہیں واسطے تیرے بیچ سنت یعنی حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ یعنی جو حدیثیں کہ مجھے یاد ہیں اونمیں یہ حکم نہیں پایا پس پھر جا یہانتک کہ پوچھوں لوگوں سے یعنی علما صحابہ سے شاید کہ اونمیں کوئی جانتا ہو یہ حکم پھر پوچھا ابو بکر نے لوگوں سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس دلوایا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابو بکر نے مغیرہ کو کیا ہے ساتھ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سنا یا دیکھا ہو حضرت سے یعنی احتیاطا اونھوں نے یہ پوچھا پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا مغیرہ نے پس جاری کیا اوس حکم کو واسطے اوس جدہ کے حضرت ابو بکر نے پھر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمر کے سوال میں کہ طلب کرتی تھی اونسے میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نے وہی چھٹا حصہ ہے پس اگر جمع ہو تم دونوں پس وہ چھٹا مشترک ہے درمیان تم دونوں کے اور جو کوئی تم دونوں سے کہ تنہا ہو ساتھ اس چھٹے حصہ کے پس وہ چھٹا حصہ اوسکے لیے ہو نقل کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی و ابن ماجہ نے **ف** جدہ کہتے ہیں دادی کو بھی اور نانی کو بھی پس حضرت ابو بکر کے پاس جو آئی تھی نانی تھی اور حضرت عمر کے پاس جو آئی دادی تھی اوس میت کی چنانچہ ایک روایت میں اسیطرح آیا ہے اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ میراث جدہ کی چھٹا حصہ ہے خواہ ایک ہوں یا کئی ہوں اور حضرت صدیق نے حکم کیا چھٹے حصے کا ایک جدہ کے لیے تنہا اسلیے کہ دوسری کا ہونا معلوم نہ تھا اور حضرت عمر کو جب معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا دونوں چھٹے حصہ میں شریک ہوں ہے ع **وعن** ابن مسعود قال في الجدة مع ابنها إنها أول جدة أطعمها رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي رواه الترمذي والدارمي والترمذي ضعفه اور روایت ہے

ابن

ابن مسعود سے نکلا ہے مسئلہ جدہ کے ساتھ بیٹے اوسکی کے یہ بات کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلہ مین اول جدہ تھی کہ دلوایا تھا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ساتھ بیٹے اوسکے کے اور بیٹا اوسکا زندہ تھا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے ضعیف کیا ہے اس حدیث کو **ف** یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چھوڑکر حضرت نے دادی کو چھٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکے بیٹے ہونیکے کہ باپ تھا میت کا اور مذہب علما کا یہ ہے کہ باوجود ہونے باپ میت کے اوس میت کی دادی کو کچھ نہیں پہونچتا یعنی دادی پوتے کے مال سے محروم ہے ساتھ اپنے بیٹے کی کہ باپ ہے میت کا اور اس حدیث پر علما نے عمل اسلیے نہیں کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق دلیل پکڑنیکے نہیں دلیل پکڑنے کے لیے حدیث صحیح چاہیے یا یہ کہ حضرت نے جدہ کو اس سو تمین تبرعا یعنی ازراہ احسان کے دلوایا نہ بطریق میراث کے واللہ اعلم **وَعَنِ** الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ضحاک ابن سفیان سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف اوسکے یہ کہ وارث کر دان یعنی میراث دے اشیم ضبابی کی عورت کو خونبہا خاوند اوسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** اشیم ضبابی حضرت کے حیات مین مارے گئے خطا اور شرح السنہ مین کہا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہے واسطے مقتول کے اول پھر انتقال کرتی ہے اوسی طرف وارثوں متوفی کی مانند تمام املاک اوسکے کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فرماتے تھے وارث نہیں ہوتی ہے عورت خاوند کی دیت سے ضحاک نے یہ بیان کی اونکے آگے یہ حدیث تو رجوع کی **وَعَنْ** تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا حکم ہے شرع کا بیچ مشرک کے کہ اسلام لایا ہاتھ پر ایک شخص مسلمان کے یعنی وہ مسلمان مولی اس نو مسلم کا ہوتا ہے یا نہیں پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے لائق تر ہے ساتھ زندگی اوسکے کے اور مرنے اوسکے کے یعنی مولی اوسکا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** تمیم داری مشہور صحابی ہین اول نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے نوین سال ہجری مین اور رات شب بیدار تھے رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتے تھے اور کبھی ایک آیہ صبح تک بار بار پڑھتے رہتے اور ایک رات ناغہ ہوگئی اونسے تہجد اوسکے کفارہ مین برس روز تک نہ سوئے اور مسجد مین چراغ اول انھون ہی نے روشن کیا تھا اور موالی آپسمین وارث ایک دوسرے کے ہوتے تھے ابتداء اسلام مین پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ لائق تر ہے ساتھ مدد کرنے اوسکے کے زندگی مین اور ساتھ نماز پڑھنے کے اوسپر بعد مرنے اوسکے کے طیبی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص مر گیا اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے واسطے اوسکے کوئی وارث لوگون نے کہا صحابہ نے نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اوسکو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد کو نقل کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ دلوانا میراث کا ازراہ تبرع یعنی احسان کے تھا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث مین کہ دو میراث اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والون مین سے بیان مفصل اوسکا وہان گذر چکا ہے اور کہا شریح اور طاؤس نے بحسب ظاہر اس حدیث کے کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہے اپنے آزاد کرنیوالے کا جیسا کہ وارث ہوتا ہے آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا شرع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو وارث ہوتا ہے مال کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اسناد اسکی نہیں قوی **ف** ولا کہتے ہین غلام آزاد کے مال کو یعنی

بعد مرنے کے غلام آزاد کیا ہو یا باپ کے یا باپ کے غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکے مال کا اور یہ مخصوص ہی ساتھ عصبہ
یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولا غلام آزاد کا پس نہین وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال
اسلیئے کہ بیٹی عصبہ نہین ہی عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتے ہین عورتین نہین حاصل یہ ہی کہ عورت وارث ولا کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اوسکا آزاد
کیا ہوا کسیکو آزاد کرے تو اون کے ولا کی وارث ہوتی ہی صحیح میں ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کان من میراث قسم فی الجاہلیۃ فہو علی قسمۃ الجاہلیۃ وما کان من میراث ادرکہ الاسلام فہو علی قسمۃ
الاسلام رواہ ابن ماجۃ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹنے جاہلیت کے
ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نے پس وہ اوپر بانٹنے اسلام کے ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسیکو زیادہ
پہونچ گیا واپس کرنا اوسکا نہین پہونچتا اور اگر کسیکو کم پہونچا اوسکو دعوی باقی کے لینے کا نہین پہونچتا اور اگر بعد اسلام لانیکے بانٹی جاویگی تو بحسب حکم اسلام
بانٹی جاویگی ۔ مولانا **وعن** محمد بن ابی بکر بن حزم انہ سمع اباہ کثیرا یقول کان عمر بن الخطاب یقول عجبا للعمۃ تورث ولا ترث
رواہ مالک اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سے یہ کہ اونسے سنا اپنے باپ سے کہ اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن الخطاب کہتے تعجب ہی واسطے پھپھی
کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بھتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بھتیجے کی نقل کی یہ مالک نے **ف** تعجب اسواسطے کیا کہ عقل لے جاتی ہی اور جبکہ دونون طرف برابر ہی
حکم کے اور طرف ہوسکے کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچھ عجب نہین اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اگر پھپھی مرجاوے اوسکی تو بھتیجا تو وہ وارث ہوتا ہی
اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوے تو پھپھی اوسکی وارث نہین ہوتی اور یہ مبنی ہی اوپر نہ وارث ہونے ذوی الارحام کے والا پھپھیان ذوی الارحام مین وارث ہوتی
ہین نزدیک اون کے کہ وارث کرتے ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کے کہ مذکور ہی علم فرائض مین ۔ طیبی ۔ **وعن** عمر قال تعلموا الفرائض
وزاد ابن مسعود والطلاق والحج قالا فانہ من دینکم رواہ الدارمی اور روایت ہی عمر سے فرمایا سیکھو احکام فرائض کے اور زیادہ کیا ابن
مسعود نے یہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کے کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نے اسلیئے کہ یہ علم ضروریات دین تمہارے سے ہی نقل کی یہ دارمی نے ۔

باب الوصایا

باب ہی بیچ بیان وصیتون کے **ف** وصایا جمع وصیت کی ہی جیسے خطایا جمع خطیہ کی اور وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص تنگی مین کہ جاوے کہ یہ مرنیکے
بعد یون کرنا اور کبھی استعمال کی جاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کے اور وصیت کرنی علمای ظواہر کے نزدیک واجب ہی اور اونکے نزدیک مستحب ہی نہ واجب اور
پہلے نازل ہونے میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو وجوب وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسلیئے وصیت وارث کے لیئے درست
نہین اور لکھا ہی علمانے کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکے ادا کی کر جاوے اور لکھکر اوسپر گواہیان کر دے ۔ صحیح
الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت
لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ متفق علیہ اور روایت ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطے اوسکے
ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو قبیلہ مال اور معاملہ ساتھ اوسکے لوگون کے کہ گذارے دو راتین مگر کہ وصیت اوسکی لکھی ہو اوسکے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی جو کوئی کسیکا حق رکھتا ہو اپنے ذمہ یا کچھ معاملہ ہو لوگون سے تو چاہیئے کہ دو راتین گذرنے پاوین کہ اوسکے پاس وصیت نامہ لکھا رہے اور مراد دو شب سے
زمانہ قلیل ہی اور گئے ہین علماء ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کے بحسب ظاہر حدیث کے اور نہین دلالت ہی اسمین واجب ہونے پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اوسکے
پاس امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہی جلدی کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکھکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کر دے ۔
ح ع س **وعن** سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ
قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ
وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعد بن
ابی وقاص سے کہ کہا بیمار رہا میں جس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پہونچا میں کنارہ موت پر پس آئے میرے پاس رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت
کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال ہے بہت اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کروں میں ساتھ تمام مال اپنے کے فرمایا کہ نہیں
کہا میں نے پس دو تہائی مال اپنے کی وصیت کروں میں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس آدھے مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس تہائی کی وصیت کروں
فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہے تحقیق تو یہ کہ چھوڑ کر جاوے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے اس سے کہ چھوڑ دے انکو مفلس ایسے حال میں کہ ہاتھ پھیلاویں آگے
لوگوں کے مانگنے کے لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتھ اوس خرچ کرنیکے رضامندی اللہ تعالیٰ کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا
تو بسبب اوسکے یہانتک کہ لقمہ اوٹھاوے تو اوسکو طرف منہ بیوی اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض
میں سے یا ایسے وارثوں میں سے کہ خوف اون کے ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہیں سوا بیٹی کے یہ تاویل اسلیے کی کہ وارث اون کے بہت عصبات تھے
اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور عدل کرے وارثوں کے حق میں اور اتفاق ہے سب علماء کا اسپر کہ جس میت کا کوئی وارث
ہو تو نہیں جاری ہوتی وصیت اوسکے تہائی مال سے زیادہ میں مگر جبکہ وارث جائز رکھیں وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی جائز رکھیں اور
جس میت کا کوئی وارث نہو تو بھی مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ زیادہ تہائی میں بھی نہیں جاری ہوگی اور جائز رکھا ہے اوسکو ابو حنیفہ اور علماء اونکے نے اور
اور احمد نے ایک روایت میں اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہے ناتیداروں سے سلوک کرنے کی اور شفقت کرنیکی وارثوں پر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ
قرابتیوں سے سلوک کرنا افضل ہے غیروں کے دینے سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنے سے اپنے عیال پر ثواب دیا جاتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ مباح میں اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالیٰ کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہے بیوی کے منہ میں نوالہ دینا امر دنیوی ہے [illegible] خوشی عیش
ہے اور وہ بہت دور ہے طاعت سے اور امور آخرت سے اور باوجود اسکے حضرت نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینے میں ارادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کا ہو نوالہ دینے میں بھی ثواب
ملتا ہے پس غیر اس حالت میں بطریق اولی ملیگا یعنی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَاءُ
بِخَيْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا خبر
پوچھنے کو میرے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں تھا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہے تو نے کہا میں نے ہاں فرمایا کہ کتنے مال کی وصیت کا ارادہ کیا ہے تو نے
کہا میں نے اپنے سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہے بیچ راہ اللہ کی فرمایا پس کیا چھوڑا تو نے واسطے اولاد اپنی کے کہا میں نے وے غنی ہیں ساتھ مال کے پس فرمایا
وصیت کر دسویں حصہ کی پس ہمیشہ رہا میں کہ کم گنتا تھا اوس چیز کو کہ فرماتے تھے حضرت یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتھ تہائی کے اور تہائی بہت ہے نقل کی
ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى
كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَيُرْوٰى
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِيِّ
قَالَ لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنے کے

سال حجۃ الوداع میں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہر صاحب حق کو حق اوسکا پس نہیں وصیت واسطے وارث کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے اور واسطے زنا کرنیوالے کے محرومی ہے اور حساب اونکا اللہ پر ہے اور روایت کی گئی ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث یہ حدیث منقطع ہے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور بیچ روایت دارقطنی کے یہ الفاظ ہیں کہ فرمایا حضرت نے نہیں جائز ہوتی وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث **ف** اللہ تعالیٰ نے دیا الخ یعنی وارثوں کے لیئے اللہ تعالیٰ نے حصہ معین فرما دیا ہے صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارث کو حاجت وصیت کی نہیں اگر یہ وصیت کی بھی جاوے کسی وارث کے لیئے کہ اور وارثوں سے حصہ زیادہ دلایا جاوے تو شرعًا اوسکا اعتبار نہیں مگر جب کہ وارث بالغ ہوں اور وہ اجازت دیں کہ اوس وارث کے لیئے زیادہ اوسکے حصہ سے دیں بموجب وصیت میت کے تو مضائقہ نہیں اور پہلے اوترنے میراث کے وصیت اقربا کے لیئے فرض تھی پھر جب آیہ میراث کی اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو کہتے ہیں کہ وہ پڑتی ہے نیچے اپنے خاوند کے مانند فرش کے اور مرد فرش ہے یہاں صاحب فراش ہے یعنی کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اوس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہے طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا یا صحبت کرنیوالا ساتھ شبہ کے اور زانی کے لیئے پتھر ہے یعنی وہ محروم ہے کہ نسب لڑکے کا اوس سے ثابت نہیں ہوگا اور میراث اوسکی اسکو نہیں پہونچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے اور حساب اونکا اللہ پر ہے کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اوسکی کے جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے معنوں سے بہت مناسبت ہے یعنی ہم زنا کرنیوالوں پر حد قائم کرتے ہیں اور حساب اونکا خدا تعالیٰ پر ہے چاہے مواخذہ کرے اور اگر چاہے بخشدے اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور نہ قائم ہوا اوسپر حد پس حساب اوسکا اللہ پر ہے اگر چاہے بخشدے اوسکو اور چاہے عذاب کرے طیبی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ إِلٰى قَوْلِهٖ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ بندگی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساٹھ برس پھر آتی ہے اونکو موت یعنی علامت موت کی پس ضرر پہونچاتے ہیں وصیت کرنے میں پس واجب ہوتی ہے اونکے لیئے دوزخ پھر پڑھی ابوہریرہ نے یہ آیت میراث لیں پیچھے وصیت کے کہ وصیت کیا جاوے ساتھ اوسکے یا پیچھے دین کے درحالیکہ نہ ضرر پہونچانیوالا ہو پڑھی آیت اس قول تک اور یہی مراد پانی بڑی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** ضرر پہونچاتے ہیں یعنی وارثوں کو بسبب وصیت کرنیکے واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی سے یا ہبہ کر دیتے ہیں تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہونچے اور وارث کو کچھ مال ورثے سے پس مکروہ ہے اور اللہ کے حکم سے بھاگنا ہوتا ہے اسکے سبب سے لائق عذاب دوزخ کے ہوتے ہیں پھر ابوہریرہ نے واسطے تائید اس حدیث کے اور بیان کرنے اوسکے کے یہ آیۃ پڑھی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کرنے میں ضرر نہ پہونچاویں بسبب وصیت کرنیکے زیادہ تہائی سے **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکے وصیت کی کچھ مال دینے کی غیر کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ پر اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیون اور شہیدوں میں ہوا اور مرا اس حالت میں کہ بخشش کی گئی اوسکے لیئے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصٰى أَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو أَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ أَوْصٰى أَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

یا پتھر سے مراد رسوائی و خواری ۱۲

کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے یہ کہ عاص بن وائل نے وصیت کی یہ کہ آزاد کیے جاوین میری طرف سے سو بردے پس آزاد کیے اوسکے بیٹے ہشام نے پچاس بردے پھر ارادہ کیا بیٹے اوسکے عمرو نے یہ کہ آزاد کرے اوسکی طرف سے پچاس بردے باقی یعنی جو سو میں سے جو باقی رہے تھے پھر کہا عمرو نے یعنی اپنے دلمین کہ نہین آزاد کرونگا مین یہانتک کہ پوچھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کہ اوسکی طرف سے آزاد کرنا بردونکا روا اور مفید ہے یا نہین پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے یعنی عاص نے وصیت کی تھی یہ کہ آزاد کیے جاوین اوسکی طرف سے سو بردے اور تحقیق ہشام نے کہ بھائی میرا ہے آزاد کیے اوسکی طرف سے پچاس بردے اور باقی رہے اوپر میرے یعنی مجھپر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کے پچاس بردے کیا پس بردے آزاد کرون مین اوسکی طرف سے یعنی پچاس باقی کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم اوسکی طرف سے یا صدقہ دیتے اوسکی طرف سے یا حج کرتے اوسکی طرف سے پہونچتا اوسکو یہ نقل کی ابوداؤد نے **ف** عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکے دو بیٹے تھے ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہ دونون مسلمان ہوئے تھے اور صحابہ مین سے تھے رضی اللہ تعالے عنہم اور حاصل حضرت کے جواب کا یہ ہے کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہونچتا چونکہ وہ مسلمان تھا نہین سکو کچھ ثواب اوسکا نہ پہونچا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کے لیے اور اوسکو چھوٹکارا عذاب سے اسکے سبب نہین ہوتا اور مسلمان کے لیے مفید ہے ۱۲ ع ** وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے میراث اپنے وارث کی کاٹیگا اللہ تعالے میراث اوسکی بہشت مین دن قیامت کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے **ف** یعنی اللہ تعالے نے جو مومنون سے وعدہ فرمایا ہے وارث ہونے بہشت کا اس آیہ مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنے وارث کو محروم کریگا میراث سے اللہ تعالے دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم رکھیگا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول وہلہ مین نجات پانے والون کے ساتھ ۱۲ ع

کتاب النکاح

کتاب ہے بیچ بیان نکاح کے **ف** نکاح کے معنی ہین ملنا اور جمع ہونا اور طلاق نکاح کا صحبت کرنے پر اور عقد پر بھی آیا ہے کہ انمین بھی جمع ہونا پایا جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا مین گرفتار ہو جاویگا تو فرض ہے اور یہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہے کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہے ترک کرنا اوسکا اور سنت مؤکدہ ہے حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکھتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینے کی پس گنہگار ہوتا ہے ساتھ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب دیا جاتا ہے اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچے ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہے کہ مشروع ہو حضرت آدم کے وقت سے ابتک اور پھر جنت مین بھی باقی رہی سوا نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہے وقت خوف ظلم کے یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہے بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبر گیری اوسکی نہین کرسکونگا تو مکروہ ہے اور یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہے نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑھنا خطبہ کا پہلے نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کے اور مستحب ہے کہ نکاح باندھنے والا نجیب ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکھ لے بیوی کو پہلے نکاح کے اور مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کے اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سے خلق مین اور ادب مین اور جمال مین اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہے نکاح ساتھ ایجاب و قبول کے کہ دونون ساتھ لفظ ماضی کے ہوون جیسے عورت کہے کہ نفس اپنا تیری بیوی کر دیا مین نے اور مرد کہے قبول کیا یا مرد کہے کہ مین نے تجھسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سے ایک ساتھ لفظ ماضی کے ہو جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجھسے اور مرد کہے نکاح کیا مین نے یا عکس اسکے اور اگر مرد کہے کہ دیا تو نے نفس اپنا یا قبول کیا تو نے اور عورت کہے دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مین نے کے تو بھی درست ہے اور اگر کہے آگے گواہون کے کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح اور تزویج کے اور اون الفاظ کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع و شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور شرط ہے نکاح کی یہ کہ سنے ہر ایک

عاقدین مین سے ہر لفظ دوسرے کا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین اور ہون دونون گواہ مکلف مسلمان اور سنین دونون گواہ معاً لفظ عاقدین کی پس صحیح ہوگا نکاح اگر دونون گواہ سنین متفرق اور جائز ہے ہونا دونون گواہ ہونکا فاسق یا حد لگائے گئے قذف مین یا دونون اندھے ہون یا دونون بیٹے ہون عاقدین کے یا دونون بیٹے ہون ایک کے اور دونو سے نہین اور اگر ایک باپ نے کسیکو حکم کیا کہ میرے چھوٹے بیٹے کا نکاح ایک شخص سے کردے پس اوسنے نکاح کیا اوسکا سامنے ایک مرد کے اور باپ اوسکے کے تو جائز ہوگا اور باپ کے پیٹھ پیچھے سوا دو گواہون کے درست نہین ہے درمختار ملتقی الابحر **ف** فوائد نکاح کے پانچ ہین کم ہونا شہوت کا اور بندوبست ہونا گھر کا اور کثرت نسل کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کے ہین چھ ہین عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادائے حقوق عورتون کے مین اور صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر اور اوٹھانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالیٰ کے سے پس اگر نہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہے اور اگر مقابل ہون دونون امر یعنی فوائد اور آفات برابر ہون جس سے دین کی بات مین زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجائے مثلاً نکاح کرنے سے شہوت کم ہوتی ہے اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہ ہے کہ صبر نہین ہوسکے گا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہے اسلیئے کہ نکاح نکریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ منکوحہ مین آٹھ ہین دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور جننا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہ کہ نہو بہت قریب اس سے یہ خصلتین احیاء العلوم سے نقل کی گئین ہین مولانا عبد العزیز رح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء متفق علیه روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانون جو طاقت رکھے تم مین اسباب جماع کے یعنی نفقہ اور مہر کی پس چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہے نظر کو کہ اجنبی عورت پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ نہ طاقت رکھے اسباب جماع کی پس اوسکو چاہیے روزے رکھنے [illegible] پس تحقیق روزہ اوسکے لیئے خصی کرنا ہے یعنی جیسے فوطے کوٹنی سے شہوت جاتی رہتی ہے ایسیہی روزے رکھنے سے جاتی رہتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آدمی بعد بالغ ہونے کے جوان کہلاتا ہے [illegible] نزدیک امام شافعی کے نزدیک تیس برس کی عمر تک ہے اور امام اعظم کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک ہے

وعن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصینا متفق علیه روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتے اوسکو البتہ خصی ہو جاتے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تبتل کے معنی ہین انقطاع کرنا عورتون سے ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاریٰ کے ہان جائز تھا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا کہ بہت ہو نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہے [illegible] اور سعد نے کہا اگر عثمان کو حضرت اجازت تبتل کی دیتے تو ہم سب آپکو خصی کر ڈالتے تا احتیاج طرف عورتون کی نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ حق ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتے عثمان کو تو ہم بھی تبتل کرتے پس نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتے یہ مبالغہ کیا یعنی اگر حضرت اونکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتے تبتل مین یہانتک کہ خصی ہو جاتے اور نہین ارادہ کیا ساتھ اسکے حقیقۃً خصی ہونا اسلیئے کہ وہ غیر جائز ہے اور نووی نے کہا کہ سعد نے یہ کہا گمان اسکے کہ جائز ہے خصی ہونا اور یہ گمان ان کا موافق واقع کے نتھا اسلیئے کہ خصی ہونا آدمی کے لیئے حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا اور اسیطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کھایا جاتا ہے اوسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور حرام ہے بڑی عمر مین اور امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہے ۔ ملا علی نے مرقاۃ مین دلیل شافعی کی نقل کرکے نقل کی ہین بہت سی دلیلین امام ابو حنیفہ کی کہ اون کے نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہے اور نووی شافعی نے تو جانور کے خصی کرنے مین تفصیل لکھی ہے جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل کے ذکر کیا ہے کہ خصی کرنا چارپایون کا جائز ہے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک متفق علیه روایت ہے ابی ہریرہ

عاقدین اور اولیا وہ ہین نکاح کرنیوالے خواہ اصالۃً ہون یا وکالۃً یا ولایۃً ۱۲ منہ

[illegible] عورتون [illegible] ۱۲ منہ

کہا

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہے عورت سبب چار چیزون کے سبب مال اوسکے کے اور سبب حسب اوسکے کے اور سبب جمال اوسکے کے اور سبب دین اوسکے کے پس مطلب تب ہو ساتھ دین والیکے خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حسب اوسکے کے یعنی بسبب بزرگی اور شرف کے اوسکی ذات مین یا اوسکی قوم مین یعنی لوگ طالب اسکے ہوتے ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سے کہ بیچ نسبت فرزندون کے اوس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ عادت لوگونکی یہ ہے کہ عورتون کے نکاح کرنے مین رغبت کرتے ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی کے پس دیندار کو لائق یہ ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہے اور خاک آلودہ ہون ہاتھ یعنی خوار ومحتاج ہو جیو یہ بددعا ہے لیکن بیان دعا بد منظور نہیں ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہے اور کوشش کرنے کے بیچ طلب کرنے عورت دیندار کے ہے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** متاع ہے یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل ہے اور نفع ہی جاتا رہنے والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتے ہین ساتھ اوسکے دنیا مین عورت نیکبخت ہے اسلیئے کہ مددگار ہوتی ہے امور آخرت پر ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عورتونکی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین جنس عورتون سے اولاد پر بیچ چھوٹی عمر اونکی کے اور بہت حفاظت کرتی ہین جنس عورتون سے خاوند پر بیچ مال اوسکے کے کہ اونکے قبضہ مین ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار ہوتی ہین الخ مراد عورتین عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کے سواری رکھتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین ع ع ع

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین چھوڑا مین نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردونکو عورتونسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیئے کہ طبیعت مردونکی اکثر خواہش رکھتی ہین طرف عورتون کے پس پڑتے ہین بیچ حرام کے اور سعی کرتے ہین قتال و عداوت بیچ بسبب عورتون کے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ رغبت دلاتی ہین بیچ دنیا کے مردونکو یعنی مردونکو دنیا سے زیادہ اور کونسی چیز مضر ہے کہ اسکے حق مین فرمایا حضرت نے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہ جو فرمایا کہ پیچھے میرے اس سے معلوم ہوا کہ فتنہ عورتونکا بعد حضرت کے بہت ہوا حضرت کے زمانہ مین ایسا نہ تھا اسلیئے کہ اوس وقت مین غلبہ حق کا تھا اور بعد حضرت کے مطلب ہوا ع

وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہے اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنے والا ہے تمکو دنیا مین پس دیکھتا ہے کس طرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دنیا شیرین الخ یعنی جیسے شیرینی مرغوب الطبع ہے اور سبز چیز آنکھونمین اچھی معلوم ہوتی ہے ایسی ہی دنیا والون مین پیاری ہے اور آنکھونمین اچھی معلوم ہوتی ہے اور اللہ خلیفہ کرنے والا ہے الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہے دنیا مین یعنی تم بمنزلہ وکیلون کے ہو بیچ تصرف کرنیکے بیچ اوسکے اور حقیقت مین دنیا ملک اللہ تعالی کی ہے پس دیکھتا ہے اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا معنی اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے بدلے خلیفہ اون لوگونکا تمکو کیا ہے جو پہلے تم سے تھے پس دیا تمکو جو کچھ کہ اونکے پاس تھا پس دیکھتا ہے کہ آیا عبرت پکڑتے ہو ساتھ حال اونکے کے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اونکے مال مین اور فتنہ دنیا یعنی بسبب مال وجاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالا ہے اور اوسکے حلال پر حساب ہوتا ہے اور اوسکے حرام پر عذاب ہوتا ہے اور ڈرو عورتون سے یعنی بسبب عورتون کے میل کرنے سے طرف اونکے اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تھا اور اسم اعظم اوسکو یاد تھا جبکہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام بعد ہلاکت جبارون ولایت شام مین پہنچنے کو تھے جب یہ خبر تو قوم بلعم بلعم کے پاس آئی اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہمارے نکالنے اور قتل کرنیکے لیئے آئے ہین ہمارے لیئے دعا کرو کہ ہٹ جاوین پھر جاوین بلعم نے کہا کہ مین جو کچھ جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا اور مومنون پر کیونکر بد دعا کرون اور اگر مین بد دعا کرون تو دنیا اور آخرت میری دونون جاتی ہین اونکی قوم نے بہت الحاح و تکرار کی بلعم نے کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے دیکھون کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نکرتا تھا جب کہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکھا کہ پیغمبر اور مومنون پر بد دعا مت کر بلعم نے اپنی قوم کے آگے یہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی [illegible] تحفہ لائی اور بہت الحاح و تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ مین ڈالا اور بلعم بقصد بد دعا اپنے گدھے پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے قریب لشکر موسیٰ کے تھا راہ مین کئی بار اوسکا گدھا زمین پر گرا اور وہ بہت مارکر اوسکو اوٹھاتا تھا آخر الامر گدھا ساتھ حکم الٰہی بولا کہ وائے بلعم نہین دیکھتا ہے تو کہان جاتا ہے اور ملائکہ سامنے آگے آنکر مجھکو پھیرتے ہین بلعم نے گدھیکو چھوڑکر پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑھا اور دعائے جو کلمہ برا کہ بنی اسرائیل کے حقمین زبان سے نکالنے کا ارادہ کرتا تھا قدرت الٰہی سے بجائے بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کا زبان سے نکلتا تھا قوم نے کہا کہ ہم پر بد دعا کرتے ہو بلعم نے کہا کہ حقتعالیٰ مجھسے کہواتا ہے بغیر ارادہ میرے نکلتا ہے بعد اس کے زبان بلعم کی منہ سے نکل کر سینہ پر پڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرت میری دونون برباد گئین ایک حیلہ کرنا چاہیئے کہ اپنی عورتون کو آراستہ کرکے کچھ چیزین ہاتھ مین دیکر [illegible] بیچنے کے بہانے سے [illegible] بھیجنے کے حیلہ اور اونکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل مین سے [illegible] بلاوے تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بھی [illegible] مبتلا ہوگا [illegible] جاوگے [illegible] اونکی لشکر بنی اسرائیل کے آئین تو ایک عورت تھی [illegible] نام اوسکا [illegible] بنت صور تھا [illegible] زمری بن شلوم [illegible] اوس عورت کو دیکھکر فریفتہ اوسکے جمال کا ہو گیا اور ہاتھ اوسکا پکڑکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجھپر حرام کہتے ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہان ہرگز اسکے پاس نجانا زمری نے کہا اس امر مین [illegible] طاعون بھیجا [illegible] ایکساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئے فنحاص بن العیزار بن ہارون کا [illegible] حضرت موسیٰ کا تھا اس امر سے خبر پاکر اپنا نیزہ [illegible] دونو کو مار ڈالا اور کہا الٰہی جو کوئی معصیت [illegible] ہلاک کرتا ہے تو اوسیوقت وہ دفع ہوگیا [illegible] بنی اسرائیل کا سبب عورتون کے ہوا [illegible] جو مذکور ہوا [illegible] بحر العلوم

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشؤم في المرأة والدار والفرس متفق عليه وفي رواية الشؤم في ثلثة في المرأة والمسكن والدابة

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورت مین اور گھر مین اور گھوڑے مین ہوتی ہے نقل کیا اس کو بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے عورت مین اور مکان مین اور جانور مین ف شوم ضد یمن کی یعنی بے برکتی اور نحوست کہتے ہین ہوتی ہے ان تین چیزون مین اور مراد نحوست لیا ہے بعضون نے کہا کہ نحوست گھر کی یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ برے ہون اور نحوست عورت کی یہ ہے کہ بد مزاج ہو اور بدخلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجھ ہو اور نحوست گھوڑی کی یہ ہے کہ شوخ ہو اور منہ زور ہو [illegible] اور جہاد کیا جاوے اوسپر اور بعضون نے کہا کہ مراد نحوست ہونے سے [illegible] ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز مین تو ان تین چیزون مین ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز مین نہین اور یہ تین چیزین قابل نحوست کے نہین [illegible] اور حدیث مین فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑھ جاتی تقدیر سے تو عین تھی یعنی نظر اور بعضون نے کہا یہ تعلیم ہے حضرت کی طرف سے امت کو کہ جسکے لیئے گھر ہو [illegible] اوسکا یا عورت ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گھوڑا کہ اچھا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو تو جدا کرے اپنے سے کہ گھر سے [illegible] جاوے اور طلاق دیدے [illegible] اور بیچ گھوڑیکو یہ نہین ہے قبیل طیرہ منہی عنہا سے یعنی شگون برا ماننا جو منع ہے یہ اوس قبیل سے نہین [illegible] لوگون مین جو مشہور ہے [illegible] قدم اس گھوڑے کا یا عورت کا نامبارک ہوا وہ یہان مراد نہین [illegible]

وعن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فلما قفلنا كنا قريبا من المدينة قلت يا رسول الله اني حديث عهد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ابكر ام ثيب قلت بل ثيب قال

قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد مین پس جبکہ پھر آئے ہم اور ہم نزدیک مدینہ کے تھے کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین نیا بیاہا ہون یعنی اگر حکم ہو تو مین آگے جاؤن گھر مین فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تو نے کہا مینے ہان فرمایا کواری ہے وہ یا خاوند کر چکی ہوئی ہے کہا مین کواری نہین ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے فرمایا کیون نہ نکاح کیا تو نے کواری سے کہ کھیلتا تو اوس سے اور کھیلتی وہ تجھ سے پس جب آئے ہم یعنی مدینہ مین ارادہ کیا ہمنے کہ داخل ہون ہم اپنے گھرون مین فرمایا حضرت نے ٹھہر جاؤ تاکہ داخل ہووین ہم رات کو یعنی وقت شام کے تاکہ کنگھی کرے عورت پراگندہ بالون والی اور بال زیر ناف کے لے وہ عورت کہ غائب تھا خاوند اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کھیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی آپسمین اسلیے کہ عورت خاوند کر چکی ہے اوسکا دل کبھی متعلق ہوتا ہے ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہے صحبت اور مخالطت مین اگر نہین باقی ہے دوسرے خاوند کو مانند اول کے بخلاف کواری کے کہ اوسمین یہ باتین نہین ہوتین اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ٹھہرے رہو تاکہ تمکو عورتین بناؤ اور سنگار کر لیوین اور مستعد تمہاری صحبت کرنیکے لیے ہوین اگر کہا جاوے کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہے کہ سفر سے آئے تو رات کو گھر مین نہ جاوے اور اسمین مہلت لیا اونکو جاوے جواب اوسکا یہ ہے کہ منع اوس صورت مین ہے کہ بغیر خبر کیے یکایک گھر مین چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسا کہ آنے مین تھا تو منع نہین ہے

الفصل الثانی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ تعالی پر مدد اونکی یعنی بمقتضای وعدہ اپنے کے ایک تو مکاتب جو ارادہ رکھتا ہے ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنیوالا خدا کی راہ مین نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اوسکا کہدے کہ اسقدر روپیہ تو مجھے کما دے تو آزاد ہے اور وہ جو روپیہ اوسنے لگایا ہے بدل کتابت [illegible]

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوسکے سے اور خلق اوسکے سے پس نکاح کر دو اوس سے اگر نکرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین اور فساد بڑا نقل کی یہ ترمذی نے ف مطلب ہے اولیاء عورتون کو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اوسکے سے کوئی شخص دیندار اور اچھے خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکرو گے بلکہ نظر کرو گے مال و جاہ پر جیسیکہ عادت دنیاداروں کی ہے تو اکثر عورتین رہینگی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیویون کے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیاء کو پس ہلاک کرینگے وہ اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے واسطے امام مالک کے کہ وہ کہتے ہین کہ نہ رعایت کرین کفاءت مین مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریت اور نسب اور صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے اور نہ نیک بخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سے اور نہ سوداگر اور اوراسے اچھے حرفے والے کی بیٹی کا اوس سے کہ حرفہ اوسکا حرام یا مکروہ ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتھ نکاح کرنیکے غیر کفو سے تو صحیح ہو جاویگا نکاح

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرو اوس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی کو اسلیے کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کے اور امتون پر نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف دو قیدین ذکر کی گئین اسلیے کہ اگر عورت بہت جننے والی خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اوس سے رغبت نہین ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جننی نہو تو حاصل نہین ہوتا

معلوم ہے وہ کثرت امت کی ہے بسبب بہت ہونے بچوں کے اور یہ دونوں صفتیں اکثر کواریوں میں کہ انکی قرابت میں ہوں پائی جاتی ہیں اسلیے کہ طبیعتیں اقربا کی اکثر دوسروں میں سرایت کرتی ہیں اور عادت اور خو میں ایک دوسرے کا شریک ہوتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے نکاح کرنا عورت بہت محبت والی اور بہت جننے والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہے اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرتے ہیں کثرت امت سے اور احتمال ہے کہ مراد نکاح کرنے سے اوسکے یہ ہو کہ جنہیں منقطع ہو جاویں ثابت رہو اونکے نکاح پر واللہ اعلم ۔ طیبی **وعن** عبد الرحمن بن سالم بن عتبة بن عويم بن ساعدة الانصاري عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالأبكار فإنهن أعذب أفواها وأنتق أرحاما وأرضى باليسير رواه ابن ماجة مرسلا اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم سے سالم نے نقل کی دادا عبد الرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو نکاح کرنا ساتھ کواریوں کے اسلیے کہ وہ شیرین ہوتی ہیں اور وہی منہ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہیں اور بد زبان اور فحش گو نہیں ہوتیں اور بہت بچے جننی ہیں اور بہت راضی ہوتی ہیں ساتھ تھوڑے کے یعنی تھوڑے سے مال نفقہ اور جماع کرنے سے راضی رہتی ہیں نقل کی یہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے **ف** کواری عورت کا رحم نطفہ اکثر قبول کر لیتا ہے اسلیے کہ حرارت اونکے رحم میں بہت ہوتی ہے لیکن اسباب کو تاثیر نہیں ہوتی بدون حکم الٰہی کے اور تھوڑے سے مال وغیرہ پر راضی رہتی ہیں اسلیے کہ اور خاوند کا کچھ دیکھا نہیں ہوتا ہے کہ زیادہ طلبی کریں

الفصل الثالث

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تر للمتحابين مثل النكاح روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی تو نے یعنی اے سننے والے وہ چیز کہ زیادہ کرے محبت کو واسطے دو محبت کرنیوالوں کے مانند نکاح کے **ف** یعنی جیسی کہ درمیان خاوند اور بیوی کے بسبب نکاح کے محبت ہو جاتی ہے بغیر مادہ قرابت کے ایسی اور کسی سے نہیں دیکھی ہو گا ۔ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أراد أن يلقى الله طاهرا مطهرا فليتزوج الحرائر اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد بیویوں سے **ف** اسلیے کہ آزاد بیبیاں پاک پاکیزہ ہوتی ہیں بسبب لونڈیوں کے پس سرایت کرتی ہے پاکیزگی اونکی بسبب صحبت اور مخالطت اونکی کے اور آزاد بیبیاں ادب سکھاتی ہیں اولاد کو اور لونڈیوں میں یہ بات نہیں ہوتی وہ خود ذلیل اور آوارہ ہوتی ہیں اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے ۔ طیبی **وعن** أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه يقول ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله خيرا له من زوجة صالحة إن أمرها أطاعته وإن نظر إليها سرته وإن أقسم عليها أبرته وإن غاب عنها نصحته في نفسها وماله روى ابن ماجة الأحاديث الثلاثة اور روایت ہے ابی امامہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہیں حاصل کی مومن نے بعد تقوی خدا تعالی کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنے بیوی نیک بخت خوبصورت سے ایسی بیوی کہ اگر حکم کرے اوسکو فرمانبرداری کرے اوسکی اور اگر دیکھے طرف اوسکے خوش کرے اوسکو اور اگر قسم دے اوسکو پورا کرے اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اوس سے خیر خواہی کرے اوسکی بیچ نفس اپنے کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیر خواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نکرے اور خیانت نکرے اوسمیں نقل کیں ابن ماجہ نے یہ تینوں حدیثیں **ف** تقوی کہتے ہیں احکام الٰہی کے بجا لانیکو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کرے یعنی اون چیزوں میں کہ نہیں گناہ ہو اوسمیں اسلیے کہ وارد ہے کہ نہیں طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کے اور خوش کرے اوسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم دے اوسکو بیچ ایک امر کے کہ عورت اوسکے کرنے یا نکرنے کو مکروہ جانتی ہو اور یہ چاہتا ہو اوسکے کرنے یا نکرنے کو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کرے یعنی بسبب مرضی اوسکی قسم دینے والے کے اوسکو کرے یا ترک کرے ۔ **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين فليتق الله في النصف الباقي اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا آدھا

دین اپنا پس چاہیے کہ تقوی کرے اللہ سے بیچ آدھے باقی کے **ف** یعنی اکثر فساد دین میں بسبب شرم اور پیٹ کے ہوتا ہے پس بسبب نکاح کے فساد شرم سے خلاصی پائی چاہیے کہ بیچ دفع کرنے فساد پیٹ کے تقوی کرے تا اصلاح دین کی پوری حاصل ہو **وعن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکة ایسره مؤنة رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت میں نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مراد آسان ہونے محنت سے یہ ہے کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نہ مانگے بلکہ جو کچھ دے اوسمیں راضی رہے

باب النظر الى المخطوبة وبيان العورات

یہ باب ہے بیچ بیان نظر کرنے کے طرف مخطوبہ کے یعنی جس سے پیغام نکاح کا دیا ہو اور بیچ بیان اوس چیز کے کہ واجب ہے چھپانا اوسکا یعنی ذکر ستر کا ہے **ف** جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو پہلے نکاح کرنے سے نزدیک ہمارے اور امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علما کے خواہ مخطوبہ اذن دے یا نہ دے اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اوس کے اور ایک روایت میں اونسے منع ہے دیکھنا مطلق اور اگر بھیجے ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هريرة قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني تزوجت امرأة من الانصار قال فانظر اليها فان في اعين الانصار شيئا رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ میں ارادہ رکھتا ہوں نکاح کرنے ایک عورت کا انصار میں سے فرمایا دیکھ لے تو طرف اوسکے اسواسطے کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کچھ خلل ہوتا ہے کہ نفرت لیتی ہے اوس سے طبیعت اور کہا نووی نے یعنی کرنجی یا چھوٹی ہوتی ہیں آنکھیں اونکی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذکر کر دینا عیب کا واسطے خیرخواہی کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا عورت کو پہلے بھیجنے پیغام نکاح کے اور اگر نہ ملے اور دیکھنا تو مستحب ہے کہ بھیجے عورت کو کہ وہ دیکھکر حال اوسکا بیان کرے اس اور مباح ہے اوسکو دیکھنا اوسکے منہ اور ہتھیلیوں کا فقط اسلیئے کہ ما سوا انکے ستر ہے نہیں ان کا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليها متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن نہ لگاوے عورت عورت سے ننگا کرکے پھر بیان کرے اوس عورت کا حال روبرو خاوند اپنے کے گویا وہ دیکھتا ہے خاوند اوس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عورت بدن ننگا کرکے لگاوے عورت سے اور پھر خاوند سے اوس کی نرمی وغیرہ کا حال بیان کرے اسلئے منع فرمایا اسلیئے کہ خاوند کا دل پھر پھرا ہوگا اور اس سے فتنہ برپا ہوگا **وعن** ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الرجل الى عورة الرجل ولا المرأة الى عورة المرأة ولا يفضي الرجل الى الرجل في ثوب واحد ولا تفضي المرأة الى المرأة في ثوب واحد اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھے مرد طرف ستر مرد کے اور نہ دیکھے عورت طرف ستر عورت کے اور نہ جمع ہو مرد ساتھ مرد کے ننگے ہوکر ایک کپڑے میں اور نہ جمع ہو عورت ساتھ عورت کے ننگے ہوکر ایک کپڑے میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** ستر مرد کا زیر ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے اس ستر کو دیکھنا بے ضرورت درست نہیں نہ مرد کو نہ عورت کو مگر اوسکی بی بی یا لونڈی کو دیکھنا اوسکا درست ہے اور سوا اسکے مرد کا باقی بدن دیکھنا جائز ہے مرد کو بھی اور عورت کو بھی بشرطیکہ عورت امن میں ہو شہوت سے اور اگر امن میں نہو بالکل نہ دیکھے اور اسیطرح ستر عورت کا بیچ حق عورت کے زیر ناف سے زانو تک ہے یعنی عورت کو بھی عورت کا یہ ستر دیکھنا درست نہیں اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہے مگر چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اگر امن نہو شہوت سے تو میں جائز مگر گواہ کو وقت ادا کی شہادت اور حاکم کو وقت حکم کے دیکھنا ان اعضا کا بہر حال جائز ہے اور نہیں جائز ہے چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسپر نہیں آتی یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے نفس سے اور اوسکے نفس سے تو جائز ہے چھونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس لونڈی سے حلال ہے صحبت کرنی تمام بدن دیکھنا درست ہے اور ستر عورت کا بہ نسبت محرم کے مانند ستر مرد کے ہے اور پیٹھ اور پیٹ پس انکو دیکھنا اور چھونا اوسکا درست نہیں اگرچہ امن ہو شہوت سے اور پنڈلی اور بازو اور سینہ اور چہرہ اور سر ستر نہیں بہ نسبت محرم کے پس دیکھنا انکو درست ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اسیطرح مس کرنا بھی ان اعضا کا اوسکو جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے

اور ستر عورت کا بھی مانند ستر مرد کے ہے پس اسکے دیکھنے اور مس کرنے کا حکم مانند حکم دیکھنے اور مس کرنے مرد کے ہے اور مرد خوبصورت کا دیکھنا ساتھ شہوت کے حرام ہے اور
جائز ہے دیکھنا اور ہاتھ لگانا عورت کو باوجود خوف شہوت کے وقت ارادہ خریدنے یا نکاح کرنیکے اور غلام سے پردہ کرنا اوسکے مالکہ یعنی بیبی کو مانند پردہ کرنے اجنبی کے
ہے اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کے ہے اور دیکھنا عورت بیگانہ کو حرام ہے خواہ شہوت ہو یا نہ شہوت اور جمع ہونا مرد کا مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگے ہوکر اور جمع ہونا
عورت کا ساتھ عورت کے ننگے ہوکر اگرچہ بسبب حاجت کے محل آفت نہیں لیکن باوجود اسکے حرام ہے اور مکروہ ہے ح وع۔ ملتقط مولانا **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ نہ شب گذارے کوئی مرد نزدیک عورت ثیبہ کے مگر یہ کہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد رات گذارنے سے یہاں خلوت
کرنی ہے یعنی ایک مکان میں مرد و عورت ثیب جمع نہوں رات ہو یا دن اور ثیب کہتے ہیں اوس عورت کو کہ خاوند کرچکی ہو اور یہاں مراد ثیب سے عورت جوان ہے اور
محرم سے مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح حرام ہے ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ دودھ کے ہو ع ح **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ
وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تخلیہ کے یا جبکہ ننگی کھلی بیٹھی ہوں پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو داخل ہونے حمو کے
عورتوں پر فرمایا کہ حمو موت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حمو کہتے ہیں خاوند کے قرابتی کو سوائے باپ اور بیٹے خاوند کے او رحمو موت ہے یعنی داخل ہونا اوسکا
مانند موت کے ہلاک کرنیوالا ہے یعنی فتنہ اوس سے بہت برپا ہوتا ہے بسبب اسکے کہ لوگ اوسکو سہل جانتے ہیں اور وہ بہت داخل ہوتے ہیں اور خلا ملا رکھتے ہیں اور قادر ہونا
اونکو آسان ہوتا ہے بسبب مخالطت کے اور یہ کلمہ عرب میں مقام خوف دلانے میں بولتے ہیں جیسے کہتے ہیں شیر مرگ ہے اور سلطان آگ ہے یعنی قرب انکا مانند موت اور آگ
کے ہے یعنی پس چاہئے کہ بچے موت سے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ
اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ ام سلمہ نے پروانگی مانگی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے سینگی کھچوانیکی پس حکم کیا ابوطیبہ کو یہ کہ سینگی کھینچے ام سلمہ کے کہا جابر نے گمان کرتا ہوں میں یہ کہ ابوطیبہ بھائی تھے ام سلمہ کے دودھ شریک
یا لڑکے تھے نابالغ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہوں میں الخ دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کھچوانیکی ضروری تھی والا وقت
ضرورت کے اجنبی کو بھی جائز ہے یہ کہ سینگی کھینچے اور فصد کھولے اور علاج کیلیے دیکھے طرف تمام بدن عورت کے ع ط طیبی **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا
پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم نظر ناگہان کا کہ بے قصد یکایک بیگانی پر پڑے پس حکم کیا مجھکو یہ کہ پھیر دوں میں نظر اپنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نظر
ناگہان جا پڑے معذور ہے لیکن پھر نہ دیکھتا رہے بلکہ جلدی سے نظر پھیر لے اور پھر دوبارہ نہ دیکھے اسلئے کہ پہلی نظر جبکہ بے قصد ہو معاف ہے پھر اگر دیکھتا رہے
گنہگار ہوتا ہے وجوب پھیر لینے کا فی الفور نظر پھیرے چنانچہ اسمیں وارد ہوا ہے قول اللہ تعالی کا قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اور کسی غرض کیلیے مانند نکاح وغیرہ
کے دیکھنا جائز ہے اور کسی عورت کے زخم ہو یا فصد کھلوا وے یا کچھ اور ضرورت ہو دکھانیکی تو بدن بقدر ضرورت کے دکھاوے اور باقی بدن کو اسے چھپاوے ع ح طیبی
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ
اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت آتی ہے بیچ صورت شیطان کے اور جاتی ہے بیچ صورت شیطان کے جسوقت کسیکو تم میں سے خوش لگے ایک
عورت پس آوے محبت اوسکی بیچ دل اوسکے کے پس چاہئے کہ قصد کرے طرف عورت اپنی کے پس صحبت کرے اوس سے پس تحقیق یعنی جماع کرنا دور کردیگا اوس چیز

کو کہ اوسکے دلمین ہے یعنی خواہش اوسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** شباہت دی عورت کو شیطان کے ساتھ وسوسے ڈالنے اور گمراہ کرنے میں یعنی جیسے
شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اور گمراہ کرتا ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کا باعث وسوسے اور فساد کا ہے اور اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ لائق ہے عورت کو
یہ کہ نہ نکلے گھر سے مگر بضرورت اور بناؤ کر کے نہ نکلے اور لائق ہے مرد کو یہ کہ نہ دیکھے طرف عورت کے اور نہ طرف کپڑوں اوسکے کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں
مضایقہ ہے واسطے مرد کے یہ کہ بلاوے بیوی اپنی کو جماع کرنیکے لیئے دنکو اگرچہ ہو بیوی مشغول ایسے کام میں کہ ممکن ہو ترک کرنا اوسکا اسلیئے کہ کبھی غالب ہوتی ہے مرد پر
شہوت پس ضرر کرتی ہے شہوت سبب تاخیر کرنے جماع کے اوسکے بدن میں یا دلمین ۞ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِہَا فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہے ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بھیجے طرف ایک عورت کے پس اگر کر سکے یہ کہ نظر کرے طرف اوس چیز کے یعنی اعضا اوسکے کے کہ باعث ہو اوسکو طرف نکاح اوسکے کے کہ وہ منہ اور ہاتھ ہیں پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** دیکھ لینا مخطوبہ کو پہلے بھیجنے پیغام نکاح کے مستحب ہے اسلیئے کہ مرغوب الطبع ہوگی تو بعد نکاح اوسکے سبب سے زنا سے بچا رہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے کہ نکاح نہ کیا جاوے عورت سے بسبب جمال اوسکے کے تو اوس سے یہ غرض نہیں ہے کہ رعایت جمال کی نکرے بلکہ غرض یہ ہے کہ رعایت نرے جمال کی باوجود فساد دین کے نکرے ۞ ع

وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ ابْنِ شُعْبَۃَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ نَظَرْتَ اِلَیْہَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْہَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مینے منگنی کا ایک عورت سے پس کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا تو نے طرف اوس عورت کے کہا مینے نہیں فرمایا پس دیکھ تو طرف اوسکے پس تحقیق دیکھنا لایق تر ہے ساتھ اسکے کہ الفت ملی جاوے درمیان تمہارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بعد دیکھنے کے جو نکاح کریگا تو محبت والفت ہوگی آپسمیں اسلیئے کہ جب نکاح بعد دیکھنے کے ہوتا ہے تو ندامت نہیں ہوتی غالبا ۞ ع

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَہِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَہَا نِسَاءٌ فَاَخْلَیْنَہٗ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَاَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَہْلِہٖ فَاِنَّ مَعَہَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئے حضرت سودہ کے پاس کہ بی بی تھیں حضرت کی اوس حال میں کہ وہ بناتی تھیں خوشبوئی استعمال میں کیا اون کے پاس تھیں عورتیں پس خلوت کردی عورتوں نے حضرت کے لیئے یعنی باہر چلی آئیں وہ جگہ سے پس پوری کی حضرت نے حاجت اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سے پھر فرمایا حضرت نے جو مرد کہ دیکھے کسی عورت کو کہ خوش لگے اوسکو پس چاہیئے کہ آوے طرف بیوی اپنی کے یعنی صحبت کرے تاکہ منقطع ہو شہوت اوسکی اور جاتا رہے وسوسہ اوسکا اسلیئے کہ تحقیق ساتھ بیوی اوسکی کے ہے مانند اوس چیز کے کہ ساتھ اوس عورت کے ہے یعنی شرمگاہ ہے مانند شرمگاہ اوسکے کے نقل کی یہ دارمی نے **ف** خوش لگنا عورت کا حضرت کو بمقتضائے طبعیت کے تھا اور یہ پہلی نظر میں تھا کہ اوسکا مضایقہ نہیں ۞ ح

وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَہَا الشَّیْطَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ عورت ستر ہے جبکہ نکلتی ہے یعنی اپنے پردے سے اچھا کر کے دکھاتا ہے اوسکو شیطان مردوں کی نظر میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** عورت ستر ہے یعنی پردہ میں رہنا چاہیئے عورت کو جیسے ستر کو پردہ میں رکھتے ہیں اور لوگوں کے سامنے ہونا اوسکو برا ہے جیسے کھولنا ستر کا برا ہے ۞ ع

وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے اے علی نہ ڈال نظر پیچھے نظر کے یعنی ایکبار کہ نظر ناگہان جا پڑی عورت اجنبیہ پر دوبارہ پھر مت دیکھ

اوسکو اسلیئے کہ جائز ہے واسطے تیرے پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کے ہو اور جائز نہیں تیرے لیئے نظر دوسری نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابوداؤد اور دارمی نے **وعن**
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ فلا ینظرن الی عورتہا وفی روایۃ
فلا ینظرن الی ما دون السرۃ وفوق الرکبۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا جسوقت نکاح کردے ایک تمہارا اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پس نہ دیکھے طرف ستر لونڈی کے یعنی اسلیئے کہ وہ حرام ہوگئی اوسپر اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہ دیکھے
طرف اوس چیز کے کہ نیچے ناف کے اور اوپر زانو کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اپنے غلام کے ساتھ نکاح کردینے کا جب حکم ہوا تو غیر اپنے غلام کے ساتھ نکاح کرنے میں بطریق
اولی یہ حکم ہوگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو حرام ہے دیکھنا اوسکے اتنے بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کے ہے اور مذہب امام اعظم رح کا یہ ہے کہ
جب اپنی لونڈی بیاہ دے تو وہ اوسکے حق میں مانند اجنبی کی لونڈی کے ہوگئی اور بیان اوسکے ستر کا ابی سعید کی حدیث کے فائدہ میں ہو چکا اور امام شافعی کے
نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کے ہے دلیلیں ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابوں میں موجود ہیں مولانا رح **وعن** جرہد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اما علمت ان الفخذ عورۃ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے جرہد سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں جانا تونے کہ تحقیق
ران ستر ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے **ف** کتاب الغایہ میں لکھا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد میں اور ران اونکی کھلی ہوئی تھی
پس فرمایا حضرت نے کہ ڈھانک ران اپنی کیونکہ ران ستر ہے اور یہی مذہب ہے اور پر جو کہتے ہیں ران ستر نہیں ور یہ ایک روایت ہے امام مالک اور امام احمد سے
رح ع **وعن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی لا تبرز فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت رواہ
ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی کے اے علی نہ کھول اپنی ران کو اور نہ دیکھ طرف
زندے کی ران کے اور نہ مردے کی ران کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ اور مردہ برابر ہیں بیچ
حکم ستر کے رح ع **وعن** محمد بن جحش قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی معمر وفخذاہ مکشوفتان قال یا معمر غط
فخذیک فان الفخذین عورۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے محمد بن جحش سے کہ کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اسحال میں کہ
دونوں رانیں اوسکی کھلی ہوئی تھیں فرمایا اے معمر ڈھانک اپنی رانوں کو اسلیئے کہ تحقیق رانیں ستر ہیں نقل کی یہ شرح السنہ میں **وعن** ابن
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اہلہ
فاستحیوہم واکرموہم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونے سے یعنی اگرچہ تنہا ہو
اسلیئے کہ تحقیق ساتھ تمہارے وہ ہیں کہ نہیں جدے ہوتے تمسے یعنی فرشتے نگہبانی کرنیوالے اور کراما کاتبین مگر وقت پاخانہ نکلنے کے اور اوسوقت کہ صحبت
کرے بیوی ہی سے پس حیا کرو اونسے اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ستر ڈھکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بری لغویات باتوں سے
بچتے رہو کہ یہ چیزیں باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکے کی ہیں اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کھولنا ستر کا بغیر ضرورت کے
مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیر ذلک کے رح ع **وعن** ام سلمۃ انہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومیمونۃ اذ اقبل
ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجبا منہ فقلت یا رسول اللہ الیس ہو اعمی لا یبصرنا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ وہ اور
میمونہ تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آئے ابن ام مکتوم کہ صحابی تھے نابینا پھر آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں بیبیوں کو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ کہتی ہیں پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں وہ اندھا کہ نہیں دیکھتا

ہمکو پس پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پس اندھی ہو تم دونوں کیا نہیں دیکھتی ہو تم دونوں یعنی اوسکو اندھا ہے تو تم دونوں تو اندھی نہیں نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیکھنا مرد کو عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن لکھا ہے علما نے کہ یہ محمول ورع
اور تقویٰ پر ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا اوپر ناف کے اور نیچے زانو کے اسلیے کہ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ میں دیکھتی تھی حبشیوں کو
اسحال میں کہ وہ نیزہ بازی کر رہے تھے اور یہ دیکھنا سنہ نو ہجری میں تھا اون ایام میں حضرت عائشہ سولہ برس کی تھیں اور حکم پردہ کا آچکا تھا پس
اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا سوائے ستر مذکور کے اور یہ شرط تعیین ہے کہ اس میں ہو شہوت سے والا بالکل نہ دیکھے مرد کو ع و
عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ
يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اونہوں نے اپنے باپ سے یعنی حکیم سے اور حکیم نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی معاویہ بن حیدہ سے کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانک تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو جسوقت کہ ہو آدمی تنہا وہاں بھی ڈھانکے فرمایا
اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ شرم کیجاوے اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ وہاں کوئی نہو لیکن حق تعالیٰ دیکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے
ستر کا چھپانا خلوت میں بھی مگر بضرورت کھولنا جائز ہے جیسے ... اور اس سے معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کر دیتی ہیں نظر کرنیکو
طرف ستر کے جانبین سے ع وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں تنہا ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے تیسرا اونکا شیطان
نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی شیطان وہاں دونوں کے ساتھ ہوتا ہے وسوسہ میں ڈالتا ہے اونکی شہوتوں کو ابھارتا ہے یہاں تک کہ ڈالتا ہے دونوں کو زنا میں
ع وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا
وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّي وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا نہ داخل ہو اون عورتوں پر کہ اونکے خاوند غائب ہیں اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے ایک تمہاری کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی تصرف
اور وسوسہ اوسکا سرایت کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کے میں کہا ہمنے اور آپ میں بھی جاری ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ میں بھی جاری
ہوتا ہے و لیکن اللہ نے مدد کی ہے میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف جن عورتوں کے خاوند غائب ہیں خاص انکو اسلیے ذکر
کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہیں خوف فتنہ کا وہاں زیادہ ہے اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخ نے تو یہی کیا ہے جو مولانا زادہ اللہ شرفاً نے کیا اور
ملا علی قاری نے یہ کیا ہے مانند جاری ہونے خون کے درمیان تمہارے اسطرح کہ نہیں دیکھتے ہو تم یعنی شیطان مسلط ہے تم پر اسطرح کہ تم نہیں دیکھتے جیسے خون تمہارے
بدن میں جاری ہوتا ہے اور تم نہیں دیکھتے ہو آل دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے اور لفظ اسلم ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونوں روایتیں
صحیح ہیں مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہے شیطان ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى
فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے حضرت فاطمہ کے پاس ایسے حال میں کہ اونکے پاس غلام تھا کہ بخشا تھا غلام حضرت نے فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر کپڑا تھا
یعنی چھوٹا جسوقت کہ ڈھانکتیں اوس سے سر اپنا تو نہ پہونچتا اونکے پاؤں تلک اور جسوقت کہ ڈھانکتیں ساتھ اوسکے پاؤں اپنے نہ پہونچتا اونکے سر تک پس جب

دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشقت کو کہ پاتی ہین فاطمہ یعنی بدن ڈھکنے مین تو حجاب کے فرمایا تحقیق نہین ہے تجھپر نقصان سوا اسکے نہین کہ وہ یعنی جسکی
تو حیا کرتی ہے باپ تیرا ہے اور غلام تیرا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی ہے کہ عورت کا غلام محرم اوسکا ہے اور امام ابوحنیفہ
کے نزدیک غلام مانند اجنبی کے ہے جائز نہین اوسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کے مگر اوسقدر کہ اجنبی کو جائز ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ
اس سے یہ بات کہ تم کہتے ہو نہین ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہوگا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ام سلمة ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہا وفی البیت مخنث فقال لعبد اللہ بن ابی امیة اخی ام سلمة یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا
الطائف فانی ادلک علی ابنة غیلان فانہا تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ہؤلاء علیکم
متفق علیہ روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونکے پاس اور گھر مین ایک مخنث تھا پس کہا اوسنے واسطے عبد اللہ بن ابی امیہ کہ
بھائی تھا ام سلمہ کا اے عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے تمہارے کل کو طائف پس تحقیق مین بتلاؤنگا تجھکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہے ساتھ چار کے اور
جاتی ہے ساتھ آٹھ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوا کرین تمپر یہ مخنث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتھ زیر نون اور ساتھ
زبر نون کے ہے اور زیر فصیح تر ہے اور زبر مشہور تر اور مخنث اوسکو کہتے ہین کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون کے اخلاق مین اور کلام مین اور حرکات مین اور سکنات مین
جسکو ہندی زنانا اور ہجڑا کہتے ہین اور یہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہے پس وہ برا اور باعث گناہ نہین اور کبھی مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہے یہ برا ہے اور موجب
لعن حدیث شریف مین آیا ہے کہ لعنت کرے اون عورتونکو کہ مشابہ ہوتی ہین مردونکی اور لعنت کرے اللہ اون مردونکو کہ مشابہ ہوتے ہین عورتون کے اور پہلے
جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کی بیبیون کے پاس آتا تھا سبب تھا کہ وہ گمان کرتی تھین کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتونکی طرف نہین اور قسم غیر اولی الاربة سے ہے
کہ جو قرآن مجید مین مذکور ہے کہ اوس سے عورتونپر پردہ واجب نہین پس جب حضرت نے کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ اولی الاربة سے ہے منع فرمایا کہ یہ
مخنث عورتونکے پاس نہ آیا کرین اور حکم خصی اور مجبوب کا بھی یہی ہے اور اس مخنث کے کلام مین جو مذکور ہوا کہ آتی ہے ساتھ چار کے الخ مراد اس سے
کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہے کہ فربہ کی پیٹ مین چار شکن پڑتی ہین پس جب آتی ہے تو وہ معلوم ہوتی ہین اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو اون شکنون کے سرے
دونون پہلوون کی طرف سے معلوم ہوتے ہین چار ایک طرف سے اور چار ایک طرف سے پس جو کہا کہ جاتی ہے ساتھ آٹھ کے مراد اوس سے یہی ہے کہ جب
پیٹھ پھیرتی ہے تو وہ آٹھ شکن سرے پیٹ کی شکنون کی معلوم ہوتی ہین حاصل یہ کہ وہ بڑی فربہ ہے اور عرب فربہ عورتکی طرف بہت میلان
ہوتا ہے مردونکو اسلیئے اوس مخنث نے بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تھا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تھا یا ماطع
تھا **وعن** المسور بن مخرمة قال حملت حجرا ثقیلا فبینا انا امشی سقط عنی ثوبی فلم استطع اخذہ فرانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقال لی خذ علیک ثوبک ولا تمشوا عراة رواہ مسلم اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا اوٹھایا مین نے ایک بھاری پتھر پس
اوسوقت مین چلتا تھا اکایک گر پڑا مجھسے کپڑا میرا اور ستر میرا کھل گیا پس نہ پکڑ سکا مین اوسکو پس دیکھا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگے پس فرمایا مجھکو لے اپنے اوپر
کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگے یعنی یہ عام خطاب ہے سبکو نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عائشة قالت ما نظرت او ما رایت فرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قط رواہ ابن ماجة اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہین نظر کی مین نے یا کہا نہین دیکھا مین نے ستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی نقل کی یہ
ابن ماجہ نے **ف** یا کہا الخ یہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت معنی دونون کے ایک ہی ہین اور ایک روایت مین آیا ہے
کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ حضرت نے میرا ستر دیکھا اور نہ مین نے اس سے معلوم ہوا کہ ادب یہ ہے کہ مرد وعورت آپسمین ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھین **وعن**
وعن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ینظر الی محاسن امراة اول مرة ثم یغض بصرہ الا احدث

اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑے اوسکی طرف حسن ایک عورت کے پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پھر پھیر لیوے اوس سے نگاہ اپنی مگر کہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی یہ احمد نے ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنے دلمیں فرحت بسبب بزرگی امر رب اپنے کی یہ جزا بدلہ اوس تلخی کا ہے کہ صبر مین کھینچی ہے ع وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے حسن بصری سے بطریق ارسال کے کہ پہونچی مجھکو یعنی صحابہ سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکھنے والیکو اور اوسکو کہ دیکھا گیا طرف اوسکے یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو کہ جو نظر کرے قصد اوس چیز کی طرف کہ نہیں جائز کرنی طرف اوسکے خواہ وہ عورت اجنبی ہو یا ستر کسی کا اور کچھ لعنت کرے اوسکو کہ جسکی طرف دیکھا گیا یعنی جس صورت مین کہ اوسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کے قصد اً دکھایا ؂

بَابُ الْوَلِیِّ فِی النِّکَاحِ وَاسْتِیْذَانِ الْمَرْاَۃِ

باب ہے ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورت کا متعدد نکاح مین ف ولی کہتے ہین کار ساز کو یعنی کام کسیکا ذمہ اپنے لے اور یہان مراد وہ ہے کہ متولی امر نکاح کا ہو یعنی جسکو اختیار ہو عورت کے نکاح کر دینیکا اور اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اس مضمون کی کہ نکاح مین اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہے اور ولایت نکاح مین عصبات کو ہے اوپر ترتیب میراث کی کہ بیان تفصیل اوسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہے اور اگر عصبات نہون تو ولایت مان کو ہے پھر دادی کو اور قنیہ مین لکھا ہے کہ پھر ولایت بیٹی کو ہے پھر پوتی کو پھر نواسی کو پھر پوتی کی بیٹی کو پھر نواسی کی بیٹی کو پھر نانا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر مانکی اولاد کو برابر ہے کہ مرد ہون یا عورت پھر اونکی اولاد کو پھر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پھپھیون کو ولایت ہے پھر ماموؤنکو پھر خالاؤن کو پھر چچاؤن کے بیٹیونکو اور اسی ترتیب سے اونکی اولاد کو پھر مولی الموالات کو پھر سلطان کو پھر قاضی کو اگر اوسکے فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پھر قاضی کے نائبون کو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینے کی اور نہیں تو نہیں اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہے پس نہیں ہے ولایت غلام کو اور نہ چھوٹے کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح نہیں کافر پر ولایت نہیں ہے مگر ساتھ تمام سببکے جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ؛ یا نائب ہو ؛ درمختار

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ اِذْنُہَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیجاوے عورت شوہر دیدہ بالغہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورت کواری یعنی کواری بالغہ یہانتک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کسطرح ہے اذن اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکھتی ہے فرمایا یہ کہ چپکی رہے یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایم کہتے ہین اوس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تھا وہ مر گیا یا طلاق دی اوسنے اور یہان ایم سے مراد ثیب بالغہ ہے اور ثیب کے نکاح مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کے نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیے کہ ثیب امر کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے صریح اور نہیں شرم کرتی اسمین بخلاف باکرہ کے کہ وہ شرم رکھتی ہے امر کرنے اور اشارہ کرنے سے بلکہ اذن دیتی ہے اور راضی ہوتی ہے اگرچہ ساتھ سکوت کے ہو اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز نہیں نکاح بغیر امر اور اذن عورت کے ولیکن قسطلانی کو بیان تفصیل ہے کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیب بالغہ پس اوسمین اتفاق رکھتے ہین علما کہ جائز نہیں نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن اوسکے کے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جائیگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمین بھی اتفاق ہے علما کا کہ حاجت اوسکے اذن کی نہیں ولی بغیر اوسکے اذن کے نکاح اوسکا کر دیسکتا ہے تیسری ثیب صغیرہ اوسکا بھی نکاح بغیر اوسکے اذن کے جائز ہے ہم حنفیہ کے نزدیک نہ نزدیک شافعیہ کے چوتھی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہیں بغیر اوسکے اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک

جائز ہے پس مدار ولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک مدار بکارت پر ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ پس حدیث محمول ہے ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہے شافعی پر ۴ ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور لڑکی کنواری یعنی بالغہ طلب اذن کی کیجائے وہیچ ذات اپنی کے یعنی بیاہنے اور اذن اوسکا چپ رہنا ہے یعنی احتیاج نہیں ہے اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہے سکوت اوسکا بسبب حیا اوسکے کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور لڑکی کنواری طلب اذن کیجاوے اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا اور ایک روایت میں یون ہے کہ فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور عورت کنواری طلب اذن کرے اوس سے باپ اوسکا بیچ نکاح کرنے اوسکے کے اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** لائق تر ہے الخ یعنی لائق تر ہے ساتھ راضی ہونے کے یہانتک کہ نکاح کیجاوے مگر یہ کہ اذن دے زبان سے بخلاف باکرہ کے اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث میں گذر چکی ہے اور یہ سب روایتیں اکثر قریب المعانی ہیں ۴ ع ح **وَعَنْ** خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَرَدَّ نِكَاحَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا اور روایت ہے خنسا بیٹی خذام کی سے یہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اس حال میں کہ وہ شوہر دیدہ تھی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سے اور وہ تھی بالغہ پس مکروہ جانا اوسنے اوس عقد کو پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پھیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ حدیث ابن ماجہ کے یون ہے کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اوسکے کا **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اونسے اس حال میں کہ وہ سات برس کی تھیں اور بھیجی گئیں وہ حضرت کے گھر میں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور کھلونے کھیلنے کے ساتھ اون کے تھے اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوئے عائشہ سے اس حال میں کہ عائشہ تھیں اٹھارہ برس کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** سات برس کی تھیں کہا نووی نے کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے کہ چھ برس کی تھیں تطبیق ان روایتوں میں یون دی گئی ہے کہ حضرت عائشہ کچھ اوپر چھ برس کی تھیں پس ان روایتوں میں تو اختصار کیا چھ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت میں کسر کو یعنی اوس سال کو بھی کہ لگی تھیں اوسمیں یعنی ساتوین برس میں شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کے اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ جائز ہے باپ یا دادا کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہیں اختیار ہے اوسکو بعد بالغ ہونیکے اوس نکاح کے فسخ کرنیکا نزدیک بعضی عراقین کے اور سوا باپ اور دادا کے اور اولیا کو نہیں جائز ہے نکاح کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کے اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اوروں نے کہ جائز ہے اور اولیا کو بھی نکاح کر دینا اوسکا لیکن اوسکو اختیار ہے بعد بالغ ہونیکے اور ابو یوسف نے کہا کہ اس صورت میں بھی اوسکو اختیار نہیں ہے اور مراد کھلونوں سے گڑیاں ہیں اور اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت نے دیکھا اونکو اور انکار نکیا اونپر یعنی برا نہ جانا اونکو پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے بنانا گڑیوں کا اور مباح ہے لڑکیوں کو کھیلنا گڑیوں سے اور لکھا ہے علمانے وجہ اسکی یہ ہے کہ لڑکیاں گڑیوں کے کھیلنے سے سیکھتی ہیں تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گھر کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو یہ قصہ ابتدا ہجرت میں پہلے حرام ہونے تصویر کے اور بعضوں نے کہا کہ ان گڑیوں کی صورتیں نہ بنی ہوئی تھیں جیسی تصویروں میں ہوتی ہیں کہ جو حرام ہیں بلکہ یونہیں جیسے چیتھڑوں کی بالیں تھیں ۴ ع طیبی ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی نہیں ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کے ہمارے نزدیک یہ غیر بالغہ
اور غیر عاقلہ کے حق میں ہے یعنے نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہیں ہوتا بغیر اذن ولی کے امام شافعی اور امام احمد نے ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے اور کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ
عقد کرنے ولی کے اور نہیں ہوتا نکاح ساتھ عبارت عورتوں کے برابر ہے کہ عورت اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نے کہ عمل کیا ہے اوسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے
اور ابو حنیفہ نے اوپر نفی کمال کے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا
فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بے اذن ولی اپنے کے
پس نکاح اوسکا باطل ہے پس نکاح اوسکا باطل ہے پس نکاح اوسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی ساتھ اوس عورت کے پس واسطے اوسکے ہے مہر بسبب اوس چیز کے کہ فائدہ اوٹھایا
شرمگاہ اوس کی سے پھر اگر اختلاف کریں ولی پس بادشاہ ولی ہے اوسکا کہ نہیں واسطے اوسکے کوئی ولی نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف**
پس نکاح اوسکا باطل ہے تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کے لیے اور یہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہیں اس حدیث کے الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا اس لیے حنفیہ اس میں تاویل
کرتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جو عورت غیر کفو سے نکاح کرے بغیر اذن ولی کے یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کریں بغیر اذن ولی کے تو نکاح اونکا باطل ہے اور اس حدیث کی اور اوپر
حدیث کی صحت میں کلام ہے اور حاصل آخر جملہ حدیث کا یہ ہے کہ اولیا نے جب منع کیا نکاح کرنے سے تو وہ کالعدم ہوئے پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا کہ اوسکا والی نہیں ہے ولایت
بادشاہ کو اون کے ہوتے نہیں ہے ش **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْأَصَحُّ
أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں بے شاہدوں کے
اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن عباس پر یعنے قول ابن عباس کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہوں کے نہیں ہوتا
اور یہی مذہب ہے اماموں کا اور یہی منقول ہے صحابہ اور تابعین سے ش **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کنواری بالغہ پوچھی جاوے بیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہے پس وہی ہے اذن اوس کا
اور اگر انکار کیا پس نہیں جبر اوس پر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسیٰ سے **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے صحیح نہیں پس اگر
صحبت کریگا اوس نکاح کے بعد حرام ہوگی اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کے نہیں جائز اور نہیں ہوتا ہے عقد
صحیح ساتھ اجازت دینے کے بعد اس کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہے لیکن نافذ یعنی صحیح ہونا اوسکا موقوف ہے اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ
ہو جاویگا مانند نکاح فضولی کے ش ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا تحقیق ایک لڑکی کنواری یعنے اور تھی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اور وہ تھی ناراض
پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکھے چاہے فسخ کر ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جبر کرنا پہنچتا
ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا ش **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اس لیئے کہ تحقیق زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** نہ نکاح کرے عورت الخ یہہ نہی تنزیہی ہے ہمارے نزدیک اس لیئے کہ مستحب یہہ ہے کہ نکاح کرے عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہیں تو قاضی اوسکا ولی ہے اور نہ نکاح کرے عورت کسی سے اپنا ہمارے نزدیک مراد یہہ ہے کہ بغیر گواہوں کے یا غیر کفو سے نکاح کرے اور امام شافعی کے نزدیک مراد یہہ ہے کہ عورت اپنا نکاح بغیر ولی کے نکرے اس لیئے کہ زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا یعنے بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کے شافعی کے نزدیک یعنے عقد کرنیکی ولایت عورت کو اپنے عقد کرنے کی یا غیر کے عقد کرنے کی نہیں ہے یعنے عبارت عورتوں کی سے نکاح صحیح نہیں ہوتا نزدیک امام شافعی کے جمع مولانا ہ **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهُ وَاَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ** اور روایت ہے ابی سعید اور ابن عباسؓ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اوسکے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکھے نام اوسکا اور ادب نیک سکھاوے اوسکو یعنی تعلیم کرے آداب و احکام شریعت و معیشت کے کہ دنیا اور آخرت مین مفید ہوں پھر جب بالغ ہو پس چاہیئے کہ نکاح کردے اوسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنے اور ہو وہ فقیر اور نہ نکاح کرے اوسکا یعنے باپ اوسکا اور ہو وہ قادر نکاح کردینے پر پھر پہونچے لڑکا گناہ کو یعنے زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوائے اسکے نہیں کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکے کے ہے **ف** اسلیئے کہ اسمین قصور کیا اوس نے اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہے زجر و تہدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کے اور فرزند کے حکم مین لونڈی و غلام بھی ہین جمع **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ اور انس بن مالکؓ سے انہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا توریت مین لکھا ہوا ہے کہ جو شخص کہ پہونچے بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کرے وہ اوسکا یعنے باوجود پانے کفو کے پھر پہونچے وہ بیٹی گناہ کو یعنے زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکے کے ہے نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخِطْبَةِ وَالشَّرْطِ

باب ہے بیچ بیان اشتہار کرنے نکاح کے اور بیان خطبہ نکاح کے یا بیچ بیان منگنی کے اور بیچ بیان شرط نکاح کے **ف** اشتہار کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہے کہ اشتہار کرو نکاح کو اگرچہ ساتھہ دف بجانے کے ہو اور دف بجانے مین علماء نے اختلاف کیا ہے بعضون نے یون کہا ہے کہ وہ حرام ہے یا مکروہ مطلقا اور بعضون کے نزدیک مباح ہے مطلقا اور صحیح یہہ ہے کہ مباح ہے بعض اوقات مین جیسے عیدین اور وقت آنے مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوائے انکے حرام ہے اور خطبہ ساتھہ پیش خ کے اور زیر خ کے دونون طرح صحت کو پہونچا یا ہے علما نے زیر سے جو خطبہ ہے اوسکے معنے ہین پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سے بمعنی خطبہ کے کہ نکاح مین پڑھتے ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ یہان پیش سے ہے اور قاموس مین لکھا ہے کہ خطبہ کہتے ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑھنا سنت ہے نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کے ہر عقد مین سنت ہے مانند بیع اور شرا اور سوائے انکے اور مراد شرط سے وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح شرح **ف۲** یہہ معنی خطبہ کے جو نقل کیئے گئے بموجب مذہب شافعی کے ہین اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہے اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکے اور صاحبین کے نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتے ہین اور ادنے درجہ اوسکا بقدر تشہد کے ہے کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ نری راگ کا اور بجانے دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسیطرح سے نہین مضائقہ نری راگ گانے اور بجانے دف کا عیدین مین محققون کے نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہہ سب مکروہ ہین ہمارے علما کے نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد کے اور نہین جائز سننا نری راگ کا بھی عورۃ اجنبیہ سے اور امرد سے اور جس راگ مین کہ ہو شراب کا یا عورتوں یا امردون کے خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات

کنیز کا وہ حرام ہے بیٹھے نرے راگ میں بھی اگر یہ باتین ہون تو وہ حرام ہو جاتا ہے اور نکاح کی بدعتون مین سے ہے ظاہر کرنا باجون کا اور مزامیر کا اور کھیل کی چیزون کا اور ظاہر کرنا کھیل کھیلنے والون کا یعنے پتلیون وغیرہ اور ڈھانکنا گھر کی دیوار و نکا ساتھ کپڑون کے واسطے زینت کے اور سواری کرنی گھوڑون کی اور پھرنا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالے نے مت ہو تم مانند اون لوگون کے کہ نکلنے اپنے گھرون سے اتراتے ہوے اور واسطے دکھلانے لوگون کے اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ نکلنے براتون کے گانیوالے ڈھاک بجانیوالے پس تحقیق یہہ بہت بیحیائی یا ہو ساتھ دولہ کے ڈھول و رباجا اور ضائع کرنا مال کا ساتھ جلانے یا روشنی اور کاغذ کے یعنی آتشبازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکے جلوہ سہ برو مردون کے پس تحقیق یہہ سب حرام ہے اور اسیطرح سے ظاہر کرنی چیزون مردون کے نکاح کی مجلس مین اور بٹھانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور رکھنا پڑا ساتھ پگڑی دولہ کے یا قد دولہ کے پھر دینا اوسکو ساحر کے تئین تا کہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کے اور بہنا سونے چاندی کے باسنون مین اور بہت تعریف کرنی خاوند کے قرابتیون اور جورو کے قرابتیون کی اور باتین بیان کرنی کہ محض جھوٹی ہین فرمایا اللہ تعالے نے چاہتے ہین یہہ کہ تعریف کیے جاوین ساتھ اوس چیز کے کہ نہین کی اور اسیطرح سے حرام ہے پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی اور غیر شادی دونو مین حرام ہین اور اسیطرح سے حرام ہے اوتارنا پگڑی کا دولہ کے سر سے اور رکھدینا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرح سے پھرنا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور پیچھے آنا عورتون اجنبیہ کا دولہ کے سامنے اور باتین کرنی اوس سے اور ہاتھ لگانا اوسکے ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی کی باتون کا اور دھلوانا انکو ہمام کا ساتھ دودھ کے سوراخ سے اور کھلانا شکر اور پلانا دودھ کا دولہ کو اور رکھنا نیاز کا دو ججے بدن پر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹھاوے اپنے منھ سے اور کھیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتون کا وقت خلوت کے یہہ سب باتین بدعت کی نکاح مین حرام ہین واجب اور ضرور ہے بچنا ان سے اسیطرح سے لکھا ہے بیچ بعضے رسالون تصنیف کیئے ہوے قاضی ضیاء الدین سنامی کے رحمت کرے اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہے کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہے اون مین اور بعضے چیزین بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجا لاوے علاقہ زوجیت کا درمیان مین سے اوٹھ جاتا ہے اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہے نسب اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہے ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہے کہ تھوڑی سی سرسون اور اسپند و دانہ وغیرہ اور ریلہ یا او رانگوٹھی لوہے کی کپڑے مین باندھکر دولہ دولہن کے ہاتھ مین باندھتے ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنہ کہتے ہین یہہ کفر صریح ہے کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اس کام کا کافر ہوتا ہے اور اور یہہ رسم ہے کہ مٹی کی تھلیا پر پھول باندھتے ہین اور صندل میں کر اوپر لگاتے ہین یہہ رسم کبرونکی ہے اور یہہ رسم ہے کہ جلوہ دیتے ہین دولہن کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور اور یہہ رسم ہے کہ دولہ کے سہرا باندھتے ہین اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہن کے سر پر دستار کھتی ہین دونون ملعون ہوتی ہین اس لیے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون کے اور لعنت خدا کی ہے اوس عورت پر کہ مشابہ ہو ساتھ مردون کے اور اور یہہ رسم ہے کہ انکو یعنی دولہ دولہن کا ساتھ دودھ اور پانی کے دھوتی ہین اور دولہ کو پلاتے ہین یہہ بھی گبرون کی رسمون سے ہے اور خوف ہے اسمین کفر کا اور اور یہہ رسم ہے کہ ڈلیان صیرکی عورت کے بدن پر رکھتے ہین اور مرد اوسکو اپنے منھ سے اوٹھاتا ہے جسکو یہان نباتچنا کہتے ہین ان افعال سے فاسق ہوتا ہے اور یہہ کبرونکی رسمون سے ہے اور مشابہت ساتھ چارپایون کی ہوتی ہے اور اور یہہ رسم ہے کہ وقت جلوہ کے نثار لاتے ہین اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بٹھا کر اعضا اوسکے بلکہ شرمگاہ اوسکی ناپتی ہے اور عورتین دیکھتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سے لعنت کے سبب کئے جاتے ہین اور اور یہہ رسم ہے کہ گالیان فقرے بند دیتی ہین یہانتک کہ حقارت مسجد و محراب شامل کی اون گالیون مین ہوتی ہے اور حقارت ان چیزونکی کفر ہے اور اور یہہ رسم ہے کہ دولہ گرد دولہن کے سات بار پھرتا ہے یہہ رسوم کفار سے ہے اور خوف کفر کا ہے اسمین اور اور یہہ رسم ہے کہ شرمگاہ عورتونکی تصویرین سے ہوتی ہین اور صورت اوسمین پیشاب بھی کر دیتی ہے اور مرد کو وہ پلاتے ہین اسمین بھی خوف کفر کا ہے اور یہہ رسم ہے کہ کاجل دولہ کے لگاتی ہین یہہ بالاتفاق مکروہ ہے اور یہہ رسم ہے کہ گاتی ہین یا دف و رباب اور شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہہ رسم بھی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہ ایک راہ اور مذہب ہے کافر ہوتی ہین اور اور یہہ رسم ہے کہ دولہ کے ہوے بند باندھتے ہین یہہ بھی بالاتفاق حرام ہے اور اور یہہ رسم ہے کہ کاغذ کے جھاڑ اور پھول اور اور چیزین بناتے ہین یہہ سب بلا ہی اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتے ہین اور قرطاس

لہ مولانا عبد العزیز ... [illegible] ... روایات مختلف است ... و احادیث ... ۱۲ منہ

نام اللہ عزوجل کا ہی پس نہانیوالے اوسکے اور راضی ہونیوالے اوسکے دونوں گرفتار عذاب قیامت ہوتے ہیں اور یہ رسم ہو کہ پھول اور تمامی کے پٹے دولہ کے سر پہ باندھتے ہیں یہ بدعت ہی بعضوں نے لکھا ہو کہ یہ گبرون کی رسموں میں سے ہی اور ایک یہ رسم ہو کہ دولہ کے گلے میں یا نمس چاندی کا اور بعضے لباس عورتونکے پہناتے ہیں یہ بدعت سیئہ ہیں **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِيْنَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ دَعِيْ هٰذِهِ وَقُوْلِيْ بِالَّذِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہی ربیع بیٹی معوذ بیٹے عفرا کے سے کہا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے یعنی ہمارے گھر میں جو وقت کہ لائی گئی میں خاوند کے گھر میں پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے نسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہی اسیطرح حضرت بیٹھے یہ خطاب کیا اوس کیطرف کہ جسنے روایت کی حدیث اوس سے لیکر خالد بن ذکوان ہیں پس شروع کیا چھوکریوں نے کہ تھیں ہماری قوم میں بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیوں اور شجاعت اونکی کا کہ مارے گئے تھے ہمارے باپوں میں سے دن بدر کے ناگہاں کہا ایکنے اون چھوکریوں میں سے اور بیچ ہمارے نبی ہیں کہ جانتے ہیں اوس چیز کو کہ ہونیوالی ہی کل کو پس فرمایا حضرت نے کہ چھوڑ دے اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی نقل کی یہ بخاری نے **ف** عفرا نام ہی معوذ کی ماں کا اور معوذ شہید ہوئے بدر میں اور کشندہ ابوجہل لعین کے اور مراد چھوکریوں سے بیٹیاں انصار کی ہیں کہ حد شہوت کو نہ پہونچی تھیں نہ لونڈیاں اور کہا اکمل الدین نے کہ اسمیں دلیل ہی اوپر جائز ہونے دف کے وقت نکاح اور زفاف کے اعلان کے لیے اور لاحق کیا ہی نکاح کے ساتھ بعضے علما نے ختنہ کرنے کو اور عیدین کو اور سفر سے آنیکو اور مجمع احباب کو خوشی کے لیے یعنی انمیں بھی جائز ہی مانند نکاح کے اور دف سے مراد دف بغیر جھانج کے ہی اور جھانجدار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی یعنی ذکر شہداء بدر کا کہ کرتی تھیں ہی کرو اور اسکو منع حضرت نے اسلیے کیا کہ اسنے نسبت علم غیب کی حضرت کیطرف کی حضرت کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اس لیے کہ غیب کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے مگر ہاں جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہتا ہی وہ معلوم کروا دیتا ہی اپنے رسولوں کو غیب کی باتوں میں سے اور اسمیں دلیل ہی اسپہ کہ جائز ہی پڑھنا شعروں کا کہ نہ ہووے انمیں فحش اور جھوٹ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی عایشہ رض سے کہ کہا لائی گئی بعد بیاہ کے ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تھا انصار میں سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ہی ساتھ تمہارے کھیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اوسمیں گناہ نہ ہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی انکو گانا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نکاح کیا مجھسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے اور گھر میں لائے مجکو بیچ مہینے شوال کے یعنے تین برس کے بعد پس کون عورتوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت کے مجھسے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو جہلا شوال کے مہینے میں نکاح کرنیکو نحس جانتے ہیں یہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہے اسمیں نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسے یہاں کے جہلا کا عقیدہ ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تھا چنانچہ حضرت عائشہ نے اونہیں کا عقیدہ رد کرنیکے لیے کلام مذکور فرمایا **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطوں کی کہ وفا کرو تم اونکو وہ شرط ہی کہ حلال کیں تمنے ساتھ اوسکے شرمگاہیں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** مراد شروط سے مہر ہی یا تمام حقوق بیویکے یعنے مہر بیبیوں کے ادا کرو اور خرچ دو کھانے پینے کے لئے اور مکان دو رہنے کے لیے اور اچھی طرح گذران کروا دو انسے اسکو شرط اسلیے کہا کہ چونکہ خاوند نے التزام کیا ہی ان چیزوں کا اپنے اوپر گویا کہ شرط کی ہی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَنْكِحَ اَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

٦٠

نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اور پیغام اپنے بھائی مسلمان کے تاکہ نکاح کر دے وہ یا چھوڑ دے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ پیغام بھیجنا منع اس صورت میں ہے کہ جب دونوں راضی ہو گئے ہوں اور مہر بھی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سے بغیر اذن اول کے کر لیگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ۱۲ ح

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسئل المرأۃ طلاق اختہا لتستفرغ صحفتہا ولتنکح فان لہا ما قدر لہا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے عورت یعنی کسی شخص سے طلاق دینے بہن اپنے کو یعنی دینی بہن کو تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوے حق اوسکا اپنے لیے اور تاکہ نکاح کرے اوسکے خاوند سے پس تحقیق واسطے اوسکے ہے جو مقدر کیا گیا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مثلاً ایک شخص ایک عورت نکاح میں رکھتا ہے اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہے وہ عورت کہتی ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے یا دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں ہیں ایک چاہتی ہے کہ دوسری کو طلاق دیدے خاوند اس سے منع فرمایا اس لیے کہ اپنی اپنی تقدیر ساتھ ہے کیوں اسکی جلن ہوتی ہے اور تاکہ نکاح کرے یہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہے اور باعتبار معنی دوسرے کے یہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کرے سوکن اور خاوند سے ۱۲ ح

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ الآخر ابنتہ ولیس بینہما صداق متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لا شغار فی الاسلام اور روایت ہے ابن عمر سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہ ہے کہ نکاح کر دے اپنی بیٹی کا یعنی مثلاً کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دے اس سے وہ دوسرا بیٹی اپنے کا اور نہ ہوا بیچ میں مہر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں نکاح شغار اسلام میں **ف** شغار اسکو کہتے ہیں کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن نکاح کر دیوے کسی سے بایں شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کر دے اور نہ ہو دونوں کا مہر بھی بدل کرنا ایسے میں مہر ہو اس طرح کا نکاح ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اسلام میں منع کیا اس سے اور اس طرح کا نکاح امام اعظم کے نزدیک ہو جاتا ہے اور لازم آتا ہے مہر مثل دینا لیکن چاہیے نہیں کرنا اور امام شافعی کے نزدیک یہ نکاح ہوتا ہی نہیں اور دلیلیں طرفین کی فقہ میں مذکور ہیں ۱۲ ح

وعن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن اکل لحوم الحمر الانسیۃ متفق علیہ اور روایت ہے حضرت علی رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتوں سے دن خیبر کے اور منع کیا کھانا گوشت گدھوں کا کہ گھروں میں رہتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** متعہ اسکو کہتے ہیں کہ عورت سے نکاح کرے اس طرح کہ فائدہ اوٹھاؤں تجھ سے اتنے دنوں تک مثلاً مہینا بھر تک عوض اتنے روپیوں کے پس یہ ابتداء اسلام میں درست تھا بعد ازاں حرام ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلے حلال تھا پیشتر از خیبر کے پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا روز فتح مکہ کے بعد ازاں حرام ہوا ابد الاباد کو اور نسخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ذکر کیا گیا ہے بیچ حدیث ابن عمر کے کہ متعہ کی اجازت ابتدائے اسلام میں تھی اوس کے لیے کہ مضطر ہو طرف اوسکے مانند مردار وغیرہ مانند اسکے پھر اجماع ہوا صحابہ کا اس پر کہ جب ہو نکاح متعہ کا حکم کیا جاوے ساتھ باطل ہونے اوسکے کے اور اجماع ہے سب علماء کا اسکے حرام ہونے پر نہیں خلاف کیا ہے اس میں کسی نے مگر ایک بعض شیعوں نے اور ابن عباس سے جو مشہور ہے کہ وہ اسکے اباحت کے قائل تھے ثابت ہوا ہے رجوع کرنا اونکا اس سے اور ہدایہ میں جو امام مالک سے جواز متعہ کا نقل کیا ہے ابن ہمام نے لکھا ہے کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالک کے غلط ہے اور نووی نے شرح مسلم میں اس مسئلہ کو بہت طول لکھا ہے اور یہی گدھے جو گھروں میں رہتے ہیں اونکے گوشت کھانے سے منع فرمایا وہ حرام ہے اور جنگل کے گدھے کا گوشت کھانا درست ہے جنکو گور خر کہتے ہیں ۱۲ ح

وعن سلمۃ بن الاکوع قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اوطاس فی المتعۃ ثلثا ثم نہی عنہا رواہ مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال جنگ اوطاس کے متعہ میں تین دن پھر منع کیا اوس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اوطاس نام ایک جنگل کا ہے متعلقات ہوازن سے کہ تقسیم کی اوسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہوازن کی اور یہ بعد از فتح مکہ کے ہے متصل اوس سے بایں اعتبار اس اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح مکہ کے جیسا کہ اوپر کی حدیث کی شرح میں ذکر کیا گیا ۱۲ ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن مسعود

[illegible]

علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الصلوة والتشهد في الحاجة قال التشهد في الصلوة التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله والتشهد في الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ويقرأ ثلث ايات يا ايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها الذين امنوا اتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي وفي جامع الترمذي فسر الايات الثلث سفيان الثوري وزاد ابن ماجة بعد قوله ان الحمد لله نحمده وبعد قوله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا والدارمي بعد قوله عظيما ثم يتكلم بحاجته وروى في شرح السنة عن ابن مسعود في خطبة الحاجة من النكاح وغيره

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشہد پڑھنی نماز میں اور تشہد پڑھنی حاجت میں کہا عبد اللہ بن مسعود نے تشہد نماز میں یہہ ہی عبادتین پاکی واسطے اللہ کے ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بھی واسطے اللہ کے ہین سلام ہی تمپر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بخت بندون اللہ کے گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اللہ کا اور تشہد حاجت مین یہہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اُس سے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون نفسون ہمارے سے جسکو ہدایت کرے اللہ یعنی توفیق دے ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اُسکو یعنے نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنے والا اوس کو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے اور پڑھتے حضرت یہہ تین آیتین ایک آیہ یہہ ہی اے لوگو جو ایمان لائے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اوس کی کا اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیہ یہہ ہی اے لوگو ایمان لائے ڈرو اللہ سے ایسا اللہ کہ مانگتے ہو تم آپسمین بوسیلہ نام پاک اوسکے یعنے کہتے ہو مانگتے ہین ہم تجسے یہہ چیز واسطے اللہ کے اور ڈرو توڑنے ناتے کیسے تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیہ یہہ ہی اے لوگو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی قبول کریگا نیکیان تمہاری اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی مین یہہ عبارت ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینون آیتون کو سفیان ثوری نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنے ان الحمد للہ کے لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنے من شرور انفسنا کے ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نے بعد کہنے عظیما کے یہہ عبارت پھر کلام کرے ساتھ حاجت اپنے کے یعنے ذکر عقد کا کرے اور روایت کی شرح السنہ مین ابن مسعود نے بیچ خطبہ حاجت کے کہ نکاح ہی اور سوای اوسکے یعنے بیان کرنے حاجت کے لیئے عبارۃ من النکاح وغیرہ بڑھادی ہی **ف** تشہد کے معنے ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سے یہان ایک عبارت ہی کہ اوس مین تعریف اللہ تعالی کی اور دونون کلمہ شہادت کے ہون اور تشہد پڑھنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑھنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعی کے خطبہ سنت ہی تمام عقودمین اور دوسری آیہ مین جو لفظ یا ایہا الذین آمنوا کا سب مشکوۃ کے نسخون مین ہی شاید ابن مسعود کے مصحف مین اسی طرح ہوگا والا اس مصحف مجید مین واتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین آمنوا کے

اور یہہ آیہ ابتداء سورۂ نسا مین ہی اور حصن حصین سے سمجھا جاتا ہی کہ ابو داود نے یہہ بھی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کے ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی

الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیأ اور جو نکاح باندھنے بیٹھے اول یہہ خطبہ پڑھے بعد ازان ایجاب وقبول

قبول کرو اوس سے۔ [illegible] وعن ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل خطبة ليس
فيها تشهد فهي كاليد الجذماء رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہو اسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے
ف یعنی جیسے ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہے کہ ہاتھ والیکو اوس سے کچھ فائدہ نہین اسیطرح سے نکاح بغیر خطبہ کے بیفائدہ ہے کہ خالی ہے خیر وبرکت سے ہے ۱۲ ملا علی
قاری نے لفظ خطبہ کا ساتھ زیر خ کے ضبط کیا ہے اور معنے اوسکے لکھے ہین تزوج یعنے نکاح کرنا اور مولانا زاد اللہ شرفاً فرمایا کہ ہمنے اپنے استادون سے ساتھ پیش خ کے
سنا ہے اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہے کلام حضرت شیخ رہ کے سے وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امر ذي بال لا يبدأ فيه
بحمد الله فهو اقطع رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان امر کا کہ نہ شروع
کیا جاوے اوس مین ساتھ حمد خدا کے پس وہ کام بے برکت ہے نقل کی ابن ماجہ نے وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلنوا هذا
النكاح واجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالدفوف رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدون مین اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف
ظاہر کرو یعنے ساتھ گواہون کے پس امر واسطے وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینے کے پس امر استحباب کے لیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد مین اور اسطرح ہونا
نکاح کا دن جمعہ کے اور نکاح کرنے سے مسجد مین اور دن جمعہ کے برکت حاصل ہوتی ہے ۱۲ وعن محمد بن حاطب الجمحي عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال فصل ما بين الحلال والحرام الصوت والدف في النكاح رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے محمد بیٹے حاطب جمحی
کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان حلال اور حرام آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہے ف مراد آواز کرنے سے گانا ہے یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا
نکاح کا لوگون مین اور غرض اس حدیث سے یہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اس لیے کہ نکاح دو گواہون کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے بلکہ مراد اس حدیث سے رغبت
دلانی ہے طرف ظاہر کرنے نکاح کے اور مشہور کرنے اوس کے کے اور حد مشہور کرنے کی اسقدر ہے کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکان مین ظاہر ہو جاوے اور دائرہ بجانے
اور آواز کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے اور یہ حد نہین ہے ظاہر کرنیکی کہ محلون مین اور شہرون مین معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور باجونکے ہو مولانا من الشرح وعن
عائشة قالت كانت عندي جارية من الانصار زوجتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة الا تغنين فان هذا الحي
من الانصار يحبون الغناء رواه ابن حبان في صحيحه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی نزدیک میرے ایک لڑکی انصار مین سے کہ نکاح کر دیا مینے اوس کا
یعنے کسی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ کیا نہین گانا کو کہتی ہے تو اس لیے کہ تحقیق یہ قوم انصار کی دوست رکھتی ہے گانے کو نقل کی یہ
ابن حبان نے بیچ کتاب صحیح اپنے کے ف لڑکی حضرت عائشہ کے پاس یا تو انکی قرابتیون مین کی تھی جیسا کہ آگے کی حدیث مین ہے یا یتیمہ تھی کہ پرورش کی تھی
انھون نے اور اصل کتاب مشکوٰۃ مین بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اسواسطے کہ مولف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا اور علمانے اوسکے پیچھے حاشیہ
یہ عبارت لکھدی ہے ابن حبان فی صحیحہ ۱۲ وعن ابن عباس قال انكحت عائشة ذات قرابة لها من الانصار فجاء رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال اهديتم الفتاة قالوا نعم قال ارسلتم معها من يغني قالت لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم
فيهم غزل فلو بعثتم معها من يقول اتيناكم اتيناكم فحيانا وحياكم رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نکاح کر دیا حضرت عائشہ نے
ایک عورت کا اپنی قرابتیون مین سے کہ تھی انصار مین سے پس آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بھیجا تمنے لڑکی کو بیاہی گئی خاوند کے پاس کہا گھر کے لوگون نے
کہ ہان فرمایا کیا بھیجا تمنے ساتھ اوس کے اوسکو کہ گاوے کہا عائشہ نے کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق انصار ایک قوم ہے کہ اونمین میل ہے طرف

تاکہ پس کاش کہ بھیجتے تم ساتھ اوسکے اوس شخص کو کہ کہتا آئے ہم تمہارے پاس نے ہم تمہارے پاس پس اللہ تعالی باقی اور سلامت رکھے ہمکو اور باقی اور سلامت رکھے تمکو
نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اور بعد اسکے ہے ولولا الحنطۃ السمراء لم تسمن عذاراکم یعنے اگر نہوتے گیہوں سرخ نہ موٹی ہوتیں بیٹیاں کواری تمہاری اور بعضوں نے
کہا کہ بعد اسکے یہہ ہے ولولا العجوۃ السوداء ما کنا بواد کم یعنے اور اگر نہوتیں کھجوریں سیاہ نہ رہتے ہم بیچ مکانوں تمہارے کے یعنے بھوک مارے کہیں نکل جاتے
یہہ گیت ہے کہ شادیوں کا گاتے ہیں عرب عورات **وعن** سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجها ولیان فهی للاول
منهما ومن باع بیعا من رجلین فهو للاول منهما رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہے سمرہ سے یہہ کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کر دیا اوسکا دو ولیوں نے پس وہ عورت واسطے اول کے ہے اون دونوں میں سے اور جو کوئی بیچے چیز کو دو آدمیوں کے ہاتھ پس وہ چیز بیچی گئی واسطے پہلے کے
اون دونوں میں سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **ف** صحیح کر دیں دو ولی یعنے دو شخصوں سے اسطرح کہ پہلے ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اوسکے
دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اول کے ہے یعنے جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کر دیا وہ اوسکی بیوی ہوگئی اور یہہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دو ولی ایک درجہ کے ہوں اور
اگر ایک درجہ کے نہوں تو ولی اقرب یعنے جو قرابت قریبہ رکھتا ہے وہ مقدم ہوگا دورکے علاقہ والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجہ کے نکاح باندہیں معا یعنی ایکہی وقت میں ایک
ولی ایک سے نکاح باندہے اور دوسرا ولی ایک اور سے باندہے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق شرح شرعہ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن مسعود
قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنهانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع فکان
احدنا ینکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یا ایها الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم متفق علیہ روایت ہے ابن مسعود سے
کہ کہا تھے ہم جہاد کرتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ تھیں ساتھ ہمارے عورتیں یعنی بیبیاں اور لونڈیاں اور ہم خواہش اونکی رکھتے تھے پس کہا ہمنے کیا نہ
خوجا ہو دیں ہم یعنی تاکہ چھٹکارا پاویں شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونے سے پھر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تھا ایک ہمارا کہ نکاح
کرتا تھا عورت سے بدلے کپڑے ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تھا پھر پڑھی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ آیۃ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزوں کو اون چیزوں سے کہ حلال کی ہیں
اللہ تعالی نے واسطے تمہارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہہ رخصت ابتداء اسلام میں تھی پیچھے منسوخ ہوئی
چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے پہلے بھی حدیثیں گذریں کہ اونسے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نے کہ آیہ مذکورہ پڑھی اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے
کہ وہ معتقد تھے مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباس کے لیکن ابن عباس کا پھرنا اس اعتقاد سے بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود
بھی شاید کہ پھر ہوں اس اعتقاد سے یا اسی اعتقاد پر رہے ہوں بسبب نہ پہنچنے نص کے اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہونچا ہو شرح **وعن** ابن عباس قال
انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس له بها معرفة فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انه یقیم فتحفظ
له متاعه وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الایۃ الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم قال ابن عباس فکل فرج سواهما فهو حرام رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نہ تھا متعہ مگر اول اسلام میں تھا مرد کہ آتا ایک شہر میں کہ نہوتی واسطے اوسکے اوس شہر میں شناسائی یعنی لوگوں سے کہ ٹہکانا دے اوسکو کوئی پس
نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اوس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھہرونگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اوسکے اسباب اوسکی کے اور پکاتی واسطے اوسکے کھانا اوسکا یہانتک
کہ اوتری یہہ آیۃ مگر اوپر بیبیوں اپنی کے یا اوپر لونڈیوں اپنی کے کہا ابن عباس نے جو شرمگاہ ہے سوا ان دونوں کے یعنے بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سوا پس وہ حرام ہے نقل کی یہہ ترمذی نے
ف حاصل آیۃ کا یہہ ہے کہ جو نگاہ رکھتے ہیں شرمگاہ اپنی کو سوا اپنی بیبیوں اور اپنی لونڈیوں سے وہ ملامت نہیں کئے گئے ہیں اور جو کوئی سوا اسکے ڈہونڈہے وہ تجاوز کرنیوالے ہیں
یعنی حلال سے طرف حرام کے کہا طیبی نے کہ مراد ابن عباس کی یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے وصف کیا اونکا ساتھ اسکے کہ وہ محافظت کرتے ہیں شرمگاہ اپنی کی سوا عورتوں کی
شرمگاہوں سے مگر اپنی بیبیوں سے اور لونڈیوں سے نہیں محافظت کرتے یعنی اون سے صحبت کرتے ہیں اور متعہ کی عورۃ بیوی نہیں ہوتی ہے واسطے نہونے توارث کے یعنی میراث کے

آلیسین احیاناً اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہی بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہے نفس اپنے کے تین چند روز کو پس نہیں داخل ہے وہ نیچے حکم کے اور کہا
امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ متعہ کی عورت نہیں ہے بیوی اوسکی پس واجب ہے یہ کہ نہ حلال ہووے اور تعجب ہے شیعہ سے کہ عمل کرتے ہیں قول ابن عباس پر اور
ترک کرتے ہیں حضرت علی کے مذہب کو کہ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت علی نے سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہیں پس فرمایا حضرت علی نے کہ نہ کہہ اس طرح اے ابن عباس
اسلیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کے اور پلے ہوے گدھوں کے گوشت سے ہے **وعن عامر بن سعد قال دخلت علی قرظة بن کعب و ابی مسعود الانصاری فی عرس و اذا جوار یغنین فقلت ای صاحبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اھل بدر یفعل ھذا عندکم فقال اجلس ان شئت فاسمع معنا و ان شئت فاذھب فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس رواہ النسائی** اور روایت ہے
عامر بن سعد سے کہا داخل ہوا میں اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کے بیچ ایک شادی کے پس ناگہاں کئی ایک چھوکریاں گاتی تھیں پس کہا میں نے اے دو صحابیو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کے کیا گانا پایا جاتا ہے یہہ نزدیک تمہارے یعنی گانا ہوتا ہے کیونکا پس کہا دونوں صحابیوں نے بیٹھ تو اگر چاہتا ہے تو پس سن ساتھ ہمارے اور اگر چاہے
تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہے واسطے ہمارے بیچ گانیکے وقت شادی کے نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ میں بھی مشہور حرمت
اور کراہت راگ کی تھی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند اسکے کے بعضوں کو معلوم تھی اور بعضوں کو نہیں معلوم تھی واللہ اعلم تمت

باب المحرمات

باب ہے بیچ بیان ان عورتوں کے کہ حرام ہیں مرد پر **ف** جو عورتیں کہ حرام ہیں مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیریہ میں خوب لکھی ہے ترجمہ اوسکا لکھا جاتا ہے کہ اونکی
نو قسمیں ہیں اول تو وہ ہیں کہ جو حرام ہیں بسبب نسب کے وہ مائیں ہیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں پس ان سے
نکاح بھی حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور نہ وہ چیزیں کہ باعث صحبت ہیں یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماں سے مراد اوسکی ماں ہے اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر
درجہ کی ہوں اور بیٹیوں سے مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور بہنیں تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بھتیجیاں
اور بھانجیاں اگرچہ نیچے کی درجہ کی ہوں اور پھپھیاں بھی تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکے باپ کی پھپھیاں اور دادا کی پھپھیاں اور اسکی ماں کی پھپھیاں
اور دادیوں کی اور نانیوں کی پھپھیاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور یہہ کہ پھپھی کی پھپھی اوسکو نہیں اگر پھپھی قریب کی سگی یا سوتیلی ہو تو اوسکی وہ پھپھی ہے تو حرام ہے
اور اگر قریب کی اخیافی ہے تو اسکی پھپھی نہیں حرام اور خالائیں بھی کئی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپ کی اور نانا کی اور ماں کی خالائیں اور خالہ کی خالہ کو
دیکھیں اگر قریب کی خالہ سگی یا اخیافی ہے اوسکی وہ خالہ ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی خالہ سوتیلی ہے تو اسکی خالہ نہیں حرام اور دوسری قسم وہ ہیں کہ حرام ہیں بسبب
مصاہرت کے یعنی سسرال کے علاقہ سے اسکے چار فرقے ہیں اول ساسیں و دادیا ساسیں اور نانیا ساسیں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور دوسرے بیٹیاں بیویوں کی
اور بیٹیاں بیویوں کی اولاد کی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں بشرطیکہ صحبت کی ہو بیویوں سے برابر ہے کہ وہ بیٹی اسکی پرورش میں پلی ہو اور ہمارے علما نے نہیں قائم کیا حق خلوت کو
مقام صحبت کے بیچ حرام ہونے بیٹیوں کے اور تیسری بہو اور پوتے اور نواسے کی بہو اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہو صحبت کی ہو لڑکے بیٹے وغیرہ نے یا نہ کی ہو اور نہیں حرام
ہوتی ہے بیوی لے پالک کی اور چوتھی بیویاں باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں پس یہہ حرام ہیں ہمیشہ کو نکاح بھی انسے حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور
ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کے نہ فاسد کے پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سے تو نہیں حرام ہوتی ہے اوسپر ماں اوسکی نرے عقد سے
بلکہ بسبب وطی کے حرام ہوتی ہے اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی بسبب صحبت کرنیکی حلال ہو صحبت یا شبہے سے ہو یا زنا کی ہو پس جسنے زنا کیا ساتھ ایک عورت کے حرام ہوتی
اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کے درجہ کی ہو تو حرام ہوگی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچے کے درجہ کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہے وہ عورت کہ جس سے زنا کیا زنا کرنے والے کے
باپ دادے پر اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور اسکے بیٹوں پر اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور اگر صحبت کی ایک عورت سے پس لگا پھٹ اوسکا ایک ہوگیا تو نہیں حرام ہوتی
اوسپر ماں اوسکی اسلیے کہ یقین نہیں ہے صحبت فرج میں ہوئی مگر جبکہ حمل رہجاوے اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہے اور جبکہ ثابت ہوتی ہے یہہ حرمت بسبب

ایک شخص نے کسی لونڈی سے پھر لونڈی نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے ساتھ اوسکے پس دعوی کیا خاوند نے کہ اوسنے بوسہ لیا شہوت سے اور جھٹلایا اوسکو لونڈی کے مالک نے تو وہ جدی ہو جاوے گی اپنے خاوند سے بسبب خاوند کے کہ اوسنے بوسہ لیا شہوت سے ۔ لازم ہوگا خاوند پر آدھا مہر بسبب جھٹلانے مالک کے اسکو اور نہیں قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا بیچ اسکے اگر کہا اوس نے کہ بوسہ لیا بیٹے اوسکا ساتھ شہوت کے اور اگر پکڑا ایک عورت نے ستر داماد کا لڑائی میں اور کہا کہ تھا بغیر شہوت کے تو سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور نکاح نہیں جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرت کے اور دودھ پلانے کے بلکہ فاسد ہو جاتا ہے یہانتک کہ اگر صحبت کی اوس سے خاوند نے پہلے تفریق کے از راہ اشتباہ کے یا بغیر اشتباہ کے تو نہیں واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورت سے یا چھوا اوسکو وغیرہ لک پھر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کے لئے اسلیے کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے حرمت مصاہرۃ کی نہیں مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے ۔ ایک عورت سے اور نکاح کرے اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی سے یا اوسکی ماں سے اگر لیٹا اوسکو کپڑے میں اور جماع کیا عورت سے اگر تھا کپڑا ایسا کہ نہیں منع کرتا تھا پہنچنے حرارۃ کو طرف ستر اوسکے کے تو حلال ہوگی عورت خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تھا کہ بسبب اوسکے حرارۃ نہیں پہنچتی تھی تو نہیں حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہے کہ حرام ہیں بسبب دودھ پینے کے جو عورتیں کہ حرام ہوتی ہیں بسبب قرابۃ اور صہریت کے حرام ہوتی ہیں بسبب علاقۃ دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا آتا ہے اور تھوڑا دودھ پینا اور بہت ۔ شیر خوارگی میں تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اوسکے حرمت اور تھوڑیکی حد یہ ہے کہ معلوم ہو پیٹ میں پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیر خوارگی کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک ڈھائی برس ہے ۔ اور صاحبین کے نزدیک دو برس اگر دودھ پینا موقوف کیا لڑکے نے عمر شیر خوارگی کے اندر پھر پیا بعد اوسکے عمر شیر خوارگی ہی میں تو وہ بھی دودھ پینا ہوا اسلیے کہ پایا گیا دودھ پینا اوسکی مدت میں اور جب تمام ہو چکی عمر شیر خوارگی کی تو نہیں متعلق ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے کے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ مدت شیر خوارگی کی بیچ مستحق ہونے اجرۃ دودھ پلانیکی اندازہ کی گئی ہے ساتھ دو برس کے یہانتک کہ اگر ماں نے مطلقہ لڑکی کے باپ سے بعد دو برس کے اجرۃ دودھ پلانیکی اوسکے باپ سے مانگی تو جبر کرنا نہیں آتا اور دو برس میں جبر کیا جاویگا اور یہ حرمۃ جیسیکہ ثابت ہوتی ہے ماں رضاعی یعنی دودھ پلانیوالیکی جانب میں ویسیہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب میں اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودھ اوترا بسبب صحبت کرنے اوسکیلیے یعنی خاوند دودھ پلانے والی کا حرام ہیں رضیع پر ماں باپ رضاعی اوسکی اور اصول اونکی اور فروع اونکی خواہ نسبتی ہوں خواہ رضاعی یہانتک کہ ماں رضاعی نے اگر بچہ جنا اوسکے باپ رضاعی سے یا غیر اوسکے سے پہلے اس دودھ پلانیکے یا بعد اوسکے یا دودھ پلایا کسیکے لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی سے پہلے اس دودھ پلانے کے یا بعد اوسکے پس سب بھائی اور بہن رضیع کے اور اولاد اونکی بھتیجی اور بھانجی اوسکی ہونگی اور بھائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا ہوگا اور بہن اوسکی پھوپھی اوسکی اور بھائی ماں رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہیں اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرۃ کی دودھ پینے میں یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اوسکے باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کرا اور دونکو مگر دو مسئلہ نہیں ایک تو یہ کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودھ کے علاقہ میں یہ درست ہے اسلیے کہ اسکی نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سے ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سے نہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودھ کے علاقہ میں یہ باتیں نہیں ہوتیں یہانتک کہ اگر نسب میں بھی ایک بات ان دونوں باتوں میں سے نہیں پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلاً ایک لونڈی تھی دو شریکوں میں اوس نے بچہ جنا اور دونوں شریکوں نے دعوی کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونوں سے اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہے اور عورت سے تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ کہ نکاح کرے دوسرے کی بیٹی سے اسلیے کہ اون باتوں میں سے ایک بھی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی بیٹی کی بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بھائی کی ماں سے اور یہ جائز ہے دودھ کے علاقہ میں اسلیے کہ نسب میں اگر دونوں بھائی ہونگے اخیافی تو ماں بھائی کی اوسکی بھی ماں ہوگی اور اگر دونوں سوتیلے بھائی ہونگے تو ماں بھائی کی اوسکے باپ کی بیوی ہوگی اور یہ باتیں دودھ کے علاقہ میں نہیں ہوتیں اور حلال ہوتی ہے بہن دودھ شریک بھائی کی جیسیکہ حلال

ہوتی ہے نسب میں مثلاً زید کا سوتیلا بھائی عمرو ہو اور عمرو کی ایک بہن ہے اخیافی یعنی اسکے باپ کے نطفہ سے نہیں ہے کسی اور سے ہے اور ماں دونوں کی ایک ہے تو اوس سے حلال ہے نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بھائی کو کہ زید ہے اور حلال ہے ماں دودھ شریک بھائی کی اور حلال ہے ماں چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہے نکاح کرنا ساتھ ماں پوتی رضاعی بیٹے کے اور ساتھ نانی اور دادی فرزند رضاعی کے اور جائز ہے نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پھوپھی سے اور اسکی بہن کی ماں سے اور اسکی بھانجی سے اور اسکی پھوپھی کی بیٹی سے اور اسی طرح عورت کو جائز ہے نکاح کرنا ساتھ باپ بہن رضاعی اپنے کے اور ساتھ بھائی بیٹے رضاعی اپنے کے اور ساتھ باپ پوتے رضاعی اپنے کے اور ساتھ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنے کے اور جائز ہے یہ سب نسب سے جب طلاق دے مرد ایک عورت کو اور وہ دودھ والی ہو پھر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنے عدة کے وہ صحبت کرے اس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہے علما کا اسپر کہ جب وہ جنے گی بچہ دوسرے سے تو دودھ دوسرے کا ہوگا اور منقطع ہوگا دودھ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودھ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوگی دوسرے سے ولیکن بچہ نہ ہو تو کہا ابو حنیفہ نے کہ دودھ ہوگا اول کا یہاں تک کہ جنے دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اس سے کبھی پھر اتر آیا اسکے دودھ اور پلایا اسنے ایک لڑکے کو تو ہوگا دودھ وہ عورت کا نہ اسکے خاوند کا یہاں تک کہ نہیں حرام ہوگی اس لڑکے پر وہ دختر شخص کی کہ جو اس عورت سے ہوگی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اس سے اور دودھ پلایا ایک لڑکے کو تو نہیں جائز اس زانی کو اور اسکے باپ دادا کو اور اسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سے اور جائز ہے زانی کے چچا کو اور اسکے ماموں کو نکاح کرنا اس لڑکی سے مانند اس لڑکی کے کہ نسب ثابت نہ ہو اور اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتھ شبہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اس سے پھر دودھ پلایا اسنے ایک لڑکے کو تو وہ بیٹا ہے رضاعی جماع کرنے والے کا اور اسی قیاس پر جہاں کہ ثابت ہوگا نسب لڑکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا اس سے علاقہ دودھ کا اور جہاں کہیں کہ نہیں ثابت ہوگا نسب لڑکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا دودھ ماں کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا اس عورت سے پھر جنی اس سے بچہ اور دودھ پلایا اپنے لڑکے کو پھر خشک ہوگیا دودھ اسکا پھر اتر دودھ اسکے بعد اسکے پس پلایا اسنے ایک لڑکے کو تو جائز ہے اس لڑکے کو نکاح کرنا اس شخص کی اولاد سے کہ غیر اس دودھ پلانے والی سے ہو ایک باکرہ عورت نے نکاح نہ کیا تھا اور اسکے اتر آیا دودھ پس پلایا اسنے دودھ ایک لڑکے کو تو ہوگی وہ ماں رضاعی اس لڑکے کی اور ثابت ہونگے تمام احکام دودھ کے درمیان ان دونوں کے یہاں تک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سے پھر طلاق دیگا وہ اسکو پہلے صحبت کرنے کے اس سے تو جائز ہوگا اسکو نکاح کرنا اس لڑکی سے اور اگر طلاق دیگا اسکو بعد صحبت کرنے کے تو نہیں جائز ہوگا اسکو نکاح کرنا اس لڑکی سے اور اگر ایک لڑکی نہ پہنچی تھی نو برس کی عمر کو اور اتر آیا اسکے دودھ پھر پلایا اسنے دودھ ایک لڑکے کو تو نہیں متعلق ہوتی بسبب اسکے حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہے کہ اترے نو برس کی عمر میں یا زیادہ اور اسیطرح اگر اتر آیا باکرہ عورت کی چھاتیوں میں پانی زرد تو نہیں ثابت ہوتی اسکے پلانے سے حرمت اگر ایک عورت نے چھاتی دی بچے کے منہ میں اور معلوم نہوا اسکو چوسنا دودھ کا تو نہیں حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کے لیکن از راہ احتیاط اسکے ثابت ہوگی حرمت اگر آیا پانی بچہ کے منہ میں پانی زرد چھاتی سے ثابت ہوگی حرمت دودھ پینے کی اسلیے کہ وہ دودھ ہے کہ بدل گیا ہے رنگ اسکا اگر اتر آیا ایک مرد کے دودھ پس پلایا اسنے ایک بچہ کو تو نہیں ثابت ہوگی حرمت بسبب اسکے دودھ پینے کے اور دودھ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہے اس حرمت میں اور اگر دو لڑکے ایک جانور کا دودھ پئیں تو نہیں ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت اور دودھ پینا دار الاسلام میں اور دار الحرب میں برابر ہے یہاں تک کہ اگر دودھ پلایا گیا دار الحرب میں اور مسلمان ہو گئے وہ دونوں پیچھے دار الاسلام کے ثابت ہونگے احکام دودھ پینے کے انمیں جو ہیئے کہ ثابت ہوتی ہے حرمت ساتھ دودھ پینے کے چھاتی سے ثابت ہوتی ہے ساتھ دودھ ڈالنے کے منہ میں اور ناک میں نچوڑ کے اور نہیں ثابت ہوتی حرمت ساتھ دودھ ڈالنے کے کانوں میں اور حقنہ میں اور سوراخ ذکر میں اور مقعد میں اور زخم دماغ میں اور پیٹ کے زخم میں اگرچہ پہنچ جاوے دماغ میں اور پیٹ میں بظاہر الروایت ہے اور امام محمد کے نزدیک حقنہ سے بھی ثابت ہوجاتی ہے اور اگر مل جاوے دودھ کھانے میں پس اگر آگ پر رکھا گیا کھانا اور پک گیا یہاں تک کہ متغیر ہوگیا دودھ پس نہیں حرام ہوتا برابر ہے کہ ہو دودھ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکھا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہیں ثابت ہونے کی اس سے بھی حرمت

اور اگر دودھ غالب ہوگا تو بھی نہیں ثابت ہوگی حرمت امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز ملے ایک بستہ چیز میں ہوگئی پتلی تابع اس بستہ کے پس نکل گئی اس سے
کہ ہو مشروب یعنی لائق پینے کے نہ رہی یہانتک کہ کہا ہے علمانے کہ اگر ہو کھانا تھوڑا اور باقی رہے دودھ لائق پینے کے ثابت ہوتی ہے بسبب اسکی حرمت دودھ کی اور اگر
دودھ ملگیا آدمی کا ساتھ دودھ بکری کے اور دودھ آدمی کا غالب ہے ثابت ہوگئی حرمت اور اسیطرح اگر بھگوئی روٹی عورت نے اپنے دودھ میں اور جذب کرلیا روٹی نے دودھ
کو یا گھولے ستو اپنے دودھ میں اگر پایا جاوے کا [illegible] سے مزا دودھ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہ جب ہے کہ کھاوے اوسکو لقمہ لقمہ پس اگر گھونٹ گھونٹ پیوے ثابت ہوگی
حرمت اور اگر ملا دودھ عورت کا ساتھ پانی یا دوا کے یا دودھ [illegible] کے پس اعتبار غالب کا ہے اور اسیطرح اگر ملے دودھ دو عورتوں کا پس ان میں تو اعتبار غالب کا ہے
اور تفسیر غلبہ کی یہ ہے کہ معلوم ہوا اس سے مزہ اسکا اور بو اسکی اور رنگ اسکا یا ایک چیز ان چیزوں میں سے اور اگر برابر ہو دودھ اور دوسری چیز تو واجب ہے ثابت
ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودھ مغلوب نہوا اور اگر ملے دودھ دو عورتوں کا تو متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ غالب کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور کہا
محمد رحمہ نے کہ متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ دونوں کے بہر تقدیر اور یہ ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ہے اور یہی مذہب ظاہر تر اور بہت احتیاط کا ہے اور اگر دونوں عورتوں کے دودھ
برابر ہوں تو متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ دونوں کے اجماعاً اور اگر [illegible] جاوے دودھ [illegible] یا دہی یا پنیر یا مانند اسکے اور کھلاوے اسکو لڑکا تو نہیں ثابت ہوتی حرمت
اسلیے کہ اسکو دودھ پینا نہیں کہتے اور ایک لڑکی کو دودھ پلایا کسی عورت نے گانوں والوں میں سے لیکن معلوم نہیں کہ کسنے پلایا پھر نکاح کیا اوس سے ایک مرد نے انہیں گانوں والوں
میں سے تو [illegible] ہے اور واجب ہے عورتوں پر یہ کہ نہ دودھ پلایا کریں ہر لڑکے کو بغیر ضرورت کے اور اگر پلاویں تو یاد رکھیں یا لکھ رکھیں [illegible] حرام ہونے میں [illegible]
کے اور بیچ اسکے اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیرخوار سے پھر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اسکی یا بیٹی اسکی اور دودھ پلایا اوس لڑکی کو تو حرام ہوگئی اوپر اوسکے جس
ہوا واسطے اسکے خاوند پر [illegible] پھر لیوے مہر [illegible] اگر قصد کیا تھا اسنے فساد کا اور اگر قصد نہیں کیا تھا فساد کا تو نہیں لیوے اور اگر نکاح کیا دو چھوٹی لڑکیوں
دودھ پیتی ہوئی دونوں سے پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودھ پلایا دونوں کو [illegible] حرام ہوئیں [illegible] اسکو نکاح کرنا ایک سے ان دونوں میں سے
جسے چاہے اور اگر ہوں تین اور دودھ پلاوے انکو ساتھ حرام ہونگی [illegible] اگر دودھ پلاوے ان تینوں کو آگے
پیچھے تو حرام ہونگی پہلی دو اور رہیگی تیسری بیوی اسکی [illegible] حرام ہوئیں دونوں اور تیسری بیوی اسکی ہے اور اگر [illegible]
پھر دو کو ساتھ حرام ہوئیں تینوں اور واجب ہوگا خاوند پر واسطے ہر ایک کے انمیں سے آدھا مہر [illegible] اگر قصد کیا تھا اسنے فساد کا اور اگر چار لڑکیاں
نکاح میں تھیں اور انکو دودھ پلایا ساتھ یا آگے پیچھے فاسد ہوا نکاح سب کا [illegible] دودھ پلایا ایک کو پھر تین کو ساتھ حرام ہوئیں چاروں اور اگر دودھ پلایا تین کو
ساتھ پھر دودھ پلایا چوتھی کو نہیں حرام ہوئی چوتھی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چھوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سے پھر دودھ پلایا بڑی نے چھوٹی کو حرام ہوئیں دونوں
خاوند پر پھر اگر نہیں صحبت کی تھی بڑی سے نہیں مہر دینا آویگا اسکو اور چھوٹی کو آدھا مہر دینا آویگا اور پھر لیوے خاوند آدھا مہر بڑی سے اور اگر ارادہ کیا تھا اس نے فساد کا
اور اگر نہیں ارادہ کیا تھا فساد کا تو نہیں لینا آویگا اس سے کچھ [illegible] جانتی تھی بڑی یہ کہ چھوٹی بیوی اسکی ہے اور دودھ پلانا ثابت ہوتا ہے ساتھ ایک امر کے دو امروں
میں سے ایک تو اقرار سے اور دوسرے گواہی سے اور نہیں قبول کی جاتی گواہی دودھ کے مقدمہ میں مگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی کہ عادل ہوں
نہیں ہوتی فرقت مگر ساتھ تفریق قاضی کے اور جبکہ گواہی دی دودھ پینے کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتوں نے تفریق کردے قاضی درمیان میاں بیوی کے پس اگر ہو تفریق
پہلی صحبت کرنے کی عورت سے تو نہیں ہے واسطے عورت کے کچھ اور اگر بعد صحبت کرنے کے تو واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل میں سے اور نہیں واجب ہوگا نفقہ اور جگہ
رہنے کی اور اگر گواہی دیں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بعد نکاح کے [illegible] لائق ہے [illegible] رہنا پاس خاوند کے اسلیے کہ یہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کے تو ثابت
ہو جاتا دودھ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوتی نزدیک عورت کے اور اگر ایک نے خبر دی اور اسکے دل میں آوے کہ یہ سچا ہے تو اولی ہے پرہیز کرنا واجب نہیں پائی جاوے
خبر دی پہلے عقد کے یا پیچھے عقد کے اور اگر نکاح کیا عورت سے پس کہا ایک عورت نے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تو اسکی چار صورتیں ہیں اگر سچا نا کہنا

اُس عورت کا میان بیوی نے تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہین کی ہی اُس سے اور اگر جھٹلایا دونون نے تو نکاح قائم ہی لیکن اگر وہ خبر دینے والی عادلہ ہی تو اولی یہ ہی کہ چھوڑ دیوے اُسکو اور جب چھوڑ دے تو اولی یہ ہی کہ دیوے اُسکو آدھا مہر اور اگر ہو یہ امر پہلے صحبت کرنے کے اور اس عورت کو افضل یہ ہی کہ نہ لے اُس سے کچھ اور اگر ہو یہ بعد صحبت کرنے کے تو افضل خاوند کو یہ ہی کہ دیوے اُسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اور عورت کو افضل یہ ہی کہ لیوے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اسکو رہنا ایسے خاوند کے اور اسیطرح اولی ہی چھوڑ دینا اسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اُسکا مرد نے اور جھٹلایا اُسکو عورت نے تو فاسد ہو نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورت نے کہنا اُسکا اور جھٹلایا اُسکو مرد نے تو نکاح قائم ہی ولیکن لازم ہی عورت کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کیجاوے اگر انکار کرے خاوند قسم سے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کہا بعد نکاح کے کہ یہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکے کہا پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو جو کہ کہا مینے اسطرح نہین ہی نہ تفریق کی جاوے درمیان ان کے از راہ استحسان کے اگر ثابت رہا اس کہنے پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تھا مینے تفریق کی جاوے درمیان انکے اور اگر مکر جاوے بعد اسکے تو نہین نفع دیگا اسکو مکر جانا اُسکا اور اگر عورت نے تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطے اُس عورت کے اور اگر جھٹلایا عورت نے اُسکو تو عورت کو آدھا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تھی اُس سے تو اُسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اگر جھٹلایا تھا عورت نے اُسکو اور اگر تصدیق کی تھی عورت نے اُسکی تو اُسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل میں سے اور نہین واسطے اُسکے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اقرار کیا خاوند نے اسکا پہلے نکاح کے یعنی کہا کہ یہ بہن یا مان میری ہی رضاعی پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین تو جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اُس عورت سے اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ ساتھا مینے نہین جائز نکاح کرنا اُس سے اور کرلیوے نکاح تو تفریق کی جاوے میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار سے اور گواہی دی دو شخصون نے اقرار کی تو تفریق کی جاوے میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورت نے کہ یہ باپ میرا ہی رضاعی یا بھائی میرا ہی رضاعی یا بھتیجا میرا ہی رضاعی اور انکار کیا مرد نے پھر جھٹلایا عورت نے اپنے تئین اور کہا چوک گئی مین پھر نکاح کیا مرد نے اُس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کرے اُس عورت سے پہلے اسکے کہ وہ جھٹلاوے اپنے تئین اور اگر کہا ایک عورت نے ایک مرد کو کہ یہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورت نے اسپر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اُس سے اور اگر اقرار کیا مرد نے نسب کا یعنی کہا کہ یہ بہن ہی میری نسبی یا مان میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطے عورت کے نسب معروف اور صلاحیت رکھتا ہی مرد اسکی کہ ہو وہ عورت مان یا بیٹی اُسکی تو وہ مرد پوچھا جاوے دوبارہ پس اگر کہا اُسنے کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مینے تو نکاح دونون کا دستور رہیگا از راہ استحسان کے اور اگر مرد نے کہا کہ اقرار وہی ہی جو کہ کیا تھا مینے تو تفریق کی جاوے درمیان دونونکے اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورت کے بیٹا نہین ہو سکتی واسطے مثل اُسکے کے تو نہین ثابت ہوگا نسب ورنہ تفریق کی جاوے مرد عورت مین اور اگر کہا مرد نے واسطے عورت اپنی کے کہ یہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اس کہنے پر اور واسطے عورت کے نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان انکے اور اسیطرح اگر کہا مرد نے کہ یہ مان میری ہی اور واسطے اسکے مان معروف ہی اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کی جاوے درمیان اُن کے اور چوتھی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام کونے ہین باعث جمع کرنیکے اور کرنا وہ قسم یہی جمع کرنا اجنبی عورتون کا اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنے اجنبیات کا بیان تو یہ ہی کہ نہین درست ہی کو بیاہ کرے زیادہ چار عورتونسے اور نہین جائز غلام کو یہ نکاح کرے زیادہ دو عورتونسے اور جائز ہی مرد آزاد کو یہ حرم کرے جتنی لونڈیونکو چاہے اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ اذن دے مالک اُسکا اور مرد آزاد کو جائز ہی نکاح کرنا چار عورتون سے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتونسے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور اگر نکاح کیے حر آزاد نے پانچ عورتون سے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کیے پانچ سے ایک عقد مین فاسد ہوگا نکاح سب کا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کرے تین سے اور اگر نکاح کیے حربی پانچ سے پھر مسلمان ہو وین میان بیویان تو اگر نکاح کیے تھے اُنسے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلے کا اور تفریق کی جاویگی درمیان اسکے اور پانچوین کے اور اگر نکاح کیا اُن سے اکٹھے تفریق کی جاویگی درمیان اسکے اور درمیان سب کے اور جبکہ نکاح کیا ایک سے پھر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اور چار کا اور کر تفریق کیا ایک عورت نے دو خاوندون سے ایک عقد مین پس اگر نہین ہی واسطے

ایک کے اُنمین سے جائز ہو یا ... تو ساتھ ہوا ... دوسرے کا اور بیان ... کیا جاوین وبیٹیں ساتھ نکاح کے اور صحبت کرنیکے ساتھ ملک
یمین کے برابر ہے یا ہون دونون ... نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جو دو ... ہیں کہ اگر ایک کو اُن مین سے مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اُنکے
سبب ... کے ... نہ ... جائز جمع کرنا ایک عورت کا ... کا بیٹی ... اسیطرح نہین جائز ہے جمع کرنا ایک عورت
کا اور اُسکی خالہ کا اور مانند اُسکی ... جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکے خاوند کی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اُسکے لیے بیٹی اُسکے خاوند کی بخلاف
عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اُسکے لیے نہین حلال ہوگی بیوی اُسکے باپ کی اور اسیطرح جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکی لونڈی کا بشرطیکہ لونڈی سے پہلے نکاح
کیا ہو پس اگر نکاح کرے دو بہنون سے ایک عقد مین تو تفریق کی جاوے درمیان اُنکے ... اگر ہو تفریق پہلے دخول کے تو نہین دینا آتا اُنکو کچھ اور اگر ہو
بعد دخول کے تو واجب ہوگا ہر ایک کے لیے اُنمین سے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے ... اور جو نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد مین تو نکاح پچھلی کا فاسد ہے اور واجب ہے خاوند پر کہ
الگ ہوجاوے اُس سے اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کردے انمین پس اگر تفریق کرے اس سے پہلے صحبت کرنے کے تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سے اور اگر تفریق
کرے اُسکے بعد صحبت کرنے کے تو اُسکے لیے مہر ہوگا واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور لازم ہوگا ... اور ثابت ہوگا نسب اور الگ رہے مرد
اپنی بیوی سے یہان تک کہ تمام ہو عدت اسکی بہن کی اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد مین اور معلوم نہین کہ کس سے پہلے کیا تو حکم کیا جاوے خاوند کو اسکے بیان کرنے کا ...
جو کچھ بیان کرے موافق اسکے حکم کیا جاوے اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کرے درمیان ... کے ... دونون ... آدھا مہر ہے جبکہ ہو مہر اُنکا
برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلے دخول کے اور اگر ہون دونون مہر ... تو حکم کیا جاوے ... ہر ایک کے ان دونون مین سے ساتھ چوتھائی مہر اُسکے
اور اگر نہو مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطے دونون کے بدلے آدھے مہر کے اور اگر ہو تفریق بعد دخول کے تو واجب ہوگا واسطے ہر ایک کے مہر کامل کہا ابو جعفر
ہندوانی نے کہ صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ جب دعوی کرے ہر ایک بیوی پہلے نکاح ہونیکے اور گواہ ... تو حکم کیا جاوے واسطے دونون کے آدھے مہر کا اور اگر
کہین کہ نہین جانتے ہم کہ کس کا عقد پہلے ہوا تو حکم کیا جاوے کچھ یہان تک کہ صلح کرین دونون اور صورت صلح کرنے کی یہ ہے کہ کہین دونون ... آگے قاضی کے کہ واسطے
ہمارے خاوند پر ... اور ہم دونون سے باہر نہین ہے پس صلح کرتے ہین ہم اوپر لینے آدھے مہر کے تو حکم کرے قاضی اور اگر گواہ نہ گذرانے ہر ایک بی بی اوپر پہلے نکاح
ہونیکے تو ... آدھا مہر لازم ہوگا درمیان دونون کے بالاتفاق اور یہ سب احکام کہ ذکر کیے گئے درمیان دونون بہنون کے ثابت ہین درمیان ہر عورت
کے کہ نہین جائز جمع کرنا اُسکا محرمون مین سے اگر ارادہ کرے خاوند نکاح کرنے کا ایک سے اُن دونون مین سے بعد تفریق کے تو جائز ہے اُسکے لیے یہ اگر ہو تفریق پہلے صحبت
کرنے کے اور اگر ہو بعد صحبت کرنے کے تو نہین جائز اسکو یہان تک کہ گذر جاوے عدت دونون کی اور اگر ہو چکی عدت ایک کی اُن دونون مین سے نہ دوسری کی تو جائز ہے خاوند کو
نکاح کرنا اُس عورت کے عدت مین ہے نہ دوسری سے جبتک کہ نہ ہو چکے عدت اُسکی کہ عدت مین ہے اور اگر صحبت کی ایک سے اُن دونون مین سے تو جائز ہے خاوند کو
نکاح کرنا اُس سے نہ دوسری سے جبتک کہ نہ ہو چکے عدت اُسکی کہ جس سے صحبت کی تھی اور اگر ہو چکی عدت اُسکی تو جائز ہے خاوند کو یہ نکاح کرے جس سے چاہے اُن دونون مین
سے اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا مانند وطی فائدہ اُٹھانے کے جیسے کہ نہین جائز جمع کرنا اُنکا اوپر نکاح کرنیکے پس جبکہ مالک ہووے دو بہنونکا تو جائز ہے اُسکو فائدہ
اُٹھانا ایک سے اُن دونون مین سے پس جبکہ فائدہ اُٹھاوے ایک سے تو نہین جائز اُسکو فائدہ اُٹھانا دوسری سے بعد اسکے یہان تک کہ حرام کرے اُسکو اپنے اوپر اور اسیطرح
اگر خریدے ایک لونڈی اور صحبت کی اُس سے پھر خریدی بہن اُسکی تو جائز ہوگا اُسکو یہ کہ صحبت کرے پہلی سے اور نہین جائز ہوگا یہ کہ صحبت کرے دوسری سے جب تک کہ
نہ حرام کرے پہلی کو اپنے اوپر اور حرام کرنا اُسکو یا تو ہوتا ہے ساتھ نکاح کردینے کے کسی سے یا ساتھ نکالدینے کے اپنے ملک سے یا تو ساتھ آزاد کرنیکے یا ہبہ کردینے کے یا بیچ ڈالنے کے
یا صدقہ دینے کے یا مکاتب کردینے کے اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنے کل کے ہے اور اسیطرح ملک کردینا بعض کا مانند ملک کردینے کل کے ہے اور اگر کہا کہ وہ مجھ پر حرام
ہے تو نہین حلال ہوتی واسطے اُسکے دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے اور اگر صحبت کی دو بہنون سے کہ اُسکے ملک مین ہین تو نہین

جائز اسکو صحبت کرنی کیونکہ ان دونون مین سے یہان تک کہ حرام کرے دوسری کو جسطرح کہ کہا ہے اور اگر بیچا ایک کو ان دونون مین سے یا نکاح کر دیا یا ہبہ کر دیا پھر پھیر دی
گئی وہ طرف اُسکے بسبب عیب کے یا بیع کی ہبہ مین یا طلاق دی منکوحہ کو خاوند اُسکے نے اور ہو چکی عدت اُسکی نہ صحبت کرے ایک سے ان دونون مین سے یہانتک کہ
حرام کرے دوسری کو اپنے پر اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس نہ صحبت کی اُس سے یہانتک کہ خریدا اُسکی بہن کو تو نہین جائز اسکو فائدہ اٹھانا خریدی ہوئی سے اسلیے کہ
فراش ثابت ہوتا ہے واسطے اسکے ساتھ نفس نکاح کے پس اگر صحبت کی اُس سے کہ خریدا تھا اسکو ہوا جمع کرنیوالا دونون کو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی
لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی کہ صحبت کی تھی اُس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سے اور نہ صحبت
کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈی کو اپنے پر ساتھ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سے تو اسوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر نہ صحبت کی تھی
لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہین حرام ہونے کی اُسپر لونڈی اُسکی کہ صحبت کرتا تھا اُس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے تو اُسوقت
حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تھا اُس سے دو بہنون نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہم نے اپنے تجھسے بدلے اتنے مہر کے اور نکلے دونون کلام ان دونون سے معاً
پس قبول کیا مرد نے نکاح ایک کا ان دونون مین سے تو وہ نکاح جائز ہے اور اگر ابتدا کی خاوند نے پس کہا کہ نکاح کیا مین نے تم دونون سے ایک سے بدلے ہزار درم کے
پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نے تو نکاح دونون کا باطل ہوا کہا امام محمد نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو یہ کہ نکاح کرے
اسکا ایک عورت سے اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسی پر پس نکاح کیا اسکا ہر ایک نے ان دونون مین سے ایک ایک عورت سے [illegible] اور وہ دونون بہنین
ہیں رضاعی اور نکلے دونون کلام معاً پس دونون نکاح باطل ہوے اور اسیطرح اگر [illegible] ساتھ رضاعی عورت کے [illegible] دونون نکاح ساتھ
دونون کے نکاح کیا دو مہینے سے اور ایک ان دونون مین سے عدت مین تھی کسیکی [illegible] ہوگا نکاح فارغ کا [illegible] اپنی بیوی اپنی
کی اس حال مین کہ بیوی عدت مین ہو برابر ہے کہ عدت طلاق رجعی کی ہو یا بائن کی یا تین طلاق کی یا نکاح فاسد کی یا شبہ کی اور جیسے نہین جائز نکاح کرنا بیوی
کی بہن سے بیوی کی عدت مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا [illegible] جائز [illegible] دونون کا [illegible] حلال [illegible] اسکے
اور اگر آزاد کرے اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اسکو نکاح کرنا اُسکی بہن سے یہان تک کہ ہو چکے عدت اُسکی اور حلال ہے [illegible]
[illegible] ہو چکی عدت [illegible]
عدت تو نہ قبول کی جاوے قول [illegible]
کو مانند استقرار حمل کے [illegible]
غائب تھی پس جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا [illegible]
دار الحرب مین تو جائز ہے اُسکے خاوند کو نکاح کرنا اُسکی بہن سے پہلے تمام ہونے عدت اُسکی کے [illegible] کہ بعد مدت اُسکے یہ جائز ہے اگر وہ عورت مسلمان ہو کر بعد
نکاح کرنے کے اُسکی بہن سے [illegible] اسکی بہن [illegible] تو بھی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رحمۃ اللہ کے اور نزدیک
صاحبین کے نہین جائز اسکو نکاح کرنا [illegible] جائز [illegible] ان دو عورتون کا کہ ہر ایک ان دونون مین سے [illegible]
ان عورتون کا کہ ہر ایک ان مین سے خالہ ہو دوسری کی اور صورت اُسکی یہ ہے کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی ماں سے نکاح کرے اور وہ اُسکی ماں سے اور دونون کے
یہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی پھپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی بیٹی سے نکاح کرے اور وہ اُسکی بیٹی سے
اور اُن کے ہان پیدا ہووین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور اُسکی بیٹی سے ساتھ ایک عقد کے
اور صورت اسکی یہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتون سے کہ ایک ان دونون مین ایسی تھی کہ نہین حلال تھا اُس سے نکاح بسبب اسکے کہ محرم تھی یا خاوند والی تھی

یا بت پرست تھی اور دوسری ایسی تھی کہ حلال تھا نکاح اُس سے تو صحیح ہوگا نکاح اُسکا کہ حلال تھی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر معین سارا اُسیکے لیے ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اُس سے اور یہ نزدیک ابو حنیفہ رح کے ہے اور اگر صحبت کی اُس سے کہ حلال نہین تھی تو اُسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین سارا اُسکے لیے ہوگا کہ حلال تھی اور پانچوین قسم لونڈیاں ہین کہ نکاح کیجاوین آزاد عورت پر یا ساتھ اُسکے نہین جائز نکاح کرنا لونڈی سے آزاد عورت پر اور نہ ساتھ اُسکے اور ویسا ہی حال مدبرہ اور ام ولد کا ہے اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا لونڈی کا اور یہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورت کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اُسکا بھی ساتھ لونڈی کے نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر آزاد سے تو صحیح ہے نکاح دونونکا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کے یا تین طلاق کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رح کے اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تھی طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور آزاد عورت سے اور آزاد عورت عدۃ مین تھی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے بیچ عدۃ لونڈی کے کہ وہ عدۃ مین تھی طلاق رجعی کی پھر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہے ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورت سے اور صحبت کی اُس سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر اجازت دی مالک نے دونونکے نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا [illegible] اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے بغیر اذن مالک [illegible] کے اور صحبت نہین کی اُس سے پھر نکاح کیا آزاد عورت سے پھر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوگا نکاح لونڈی کا [illegible] اور اگر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن اُسکے مالک کے پھر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ تھی آزاد پھر اجازت دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اُسکی بیٹی کا [illegible] اُسکا [illegible] بیٹی ہے بالغہ اور لونڈی ہے بالغہ پس کہا اُسنے ایک شخص سے کہ تجھسے مینے دونونکا نکاح کر دیا بدلے اتنے مہر کے اور قبول کیا خاوند نے [illegible] تو ہوگا باطل [illegible] اگر [illegible] کیا بعد اسکے نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا [illegible] جائز ہے نکاح لونڈی سے مسلمان ہو یا کتابیہ ہو اگرچہ قدرت ہو آزاد سے نکاح کرنے پر لیکن اگر [illegible] مکروہ ہے آزاد کو نکاح کی تو لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر نکاح کیا چار لونڈیوں سے اور پانچ آزاد عورتون سے ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیونکا چھٹی قسم وہ عورتین ہین کہ متعلق ہوا ہے ساتھ اُنکے حق غیر کا نہین جائز مرد کو نکاح کرنا کسی کی جورو سے یا اُس سے کہ عدۃ مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفات کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی یا شبہہ مین عدۃ ہو نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سے از راہ انجانی کے پھر صحبت کی اُس سے واجب ہوگی عدۃ اور اگر جانتا تھا کہ منکوحہ غیر کی ہے نہین واجب ہوگی عدۃ یہان تک کہ نہیں حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اُس سے اور جائز ہے صاحب عدت کے لیے نکاح کرنا اُس سے یہ اُس صورت مین ہے کہ نہو وہان کوئی مانع [illegible] اور جائز ہے نکاح کرنا اُس عورت سے کہ حاملہ ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث ہین یعنی مساس وغیرہ نکرے اُس سے یہان تک کہ جنے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے [illegible] تھا اُس نے اُس سے [illegible] ظاہر ہوا تھا اُسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بھی کر لی [illegible] ہوتی ہے عورت نفقہ کی [illegible] عورت نے بچہ [illegible] ایسا نکلا کہ اُسکی خلقت ظاہر تھی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینے یا زیادہ اس سے تو جائز ہوا اور اگر چار مہینے سے کم میں گرا تو نہ جائز ہوا [illegible] کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین [illegible] نہین جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہ رح [illegible] ہو حمل [illegible] جیسے کوئی عورت ہجرت کرے [illegible] الحرب سے یا [illegible] آوے تو جائز ہے نکاح اُس سے لیکن صحبت نکرے اُس سے یہانتک کہ وہ جنے نقل کی ہے یہ روایت ابو یوسف رح نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی [illegible] امام محمد رح نے روایت کیا ہے کہ نہین جائز ہے نکاح اُس سے اسپر اعتماد کیا ہے کرخی نے اور یہ صحیح تر ہے قابل اعتماد کے ہے ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے اس حال مین کہ وہ حاملہ تھی اُس سے پس نکاح اُسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تھی تو صحیح ہوا نکاح اُسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پھر نکاح کر دیا [illegible] جائز ہوا [illegible] مگر یہ کہ اُسکے مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروا دے اُس سے واسطے محافظت نطفہ اپنے کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہے اُسکے خاوند کو صحبت کرنی اُس سے پہلے استبرا کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابو یوسف رح کے اور کہا امام محمد رح نے کہ نہین دوست رکھتا مین یہ کہ صحبت کرے اُس سے یہان تک کہ استبرا کرے اُس سے [illegible] کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول محمد رح کا قریب

ہی طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہیں اور خلاف اس صورت میں ہی کہ نکاح کیا اُس کے مالک نے پہلے استبراء کے پس اگر استبراء کیا تھا اُس نے
پہلے نکاح کرنے اُسکے کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبراء کے اتفاقاً اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتے ہوئے پھر نکاح کیا اُس سے حلال ہوگی
صحبت کرنی اُس سے پہلے استبراء اُسکے کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کے اور کہا امام محمد رح نے کہ نہیں دوست رکھتا میں اُسکے لیے یہ کہ صحبت کرے اُس سے
جبتک کہ نہ استبراء کرے اور باپ نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سے غیر بندی پکڑا ہوا ایکو اگر وہ بندی میں
آئی تھی تنہا بدون خاوند کے اور نکل گئی طرف اسلام کے اور نہیں عدۃ اُسپر اور اسیطرح جو عورت ہجرت کر کر آوے جائز ہوگا نکاح اُسکا اور نہیں عدۃ
اُسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور صاحبین کے نزدیک اُسپر عدۃ ہی اور نہیں جائز نکاح اُسکا اور نہیں خلاف اسمیں کہ نہیں حلال ہی صحبت کرنی اُس سے پہلے
استبراء کے ساتھ ایک حیض کے اور ساتوین قسم حرام ہیں عورتیں بسبب شرک کے نہیں جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت پرستونسے اور برابر ہیں اسمیں آزاد
اور لونڈیاں انکی اور داخل ہیں بت پرستوں میں پوجنے والیاں سورج کی اور ستاروں کی اور صورتوں کی کہ اچھا جانتی ہیں اور [illegible] عطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اُسکا ہو سبب کفر کا اور [illegible] بت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ
[illegible] عورت [illegible] مسلمان کتابیہ سے تو پہنچتا ہی اُسکو
منع کرنا کتابیہ کو نکلنے سے طرف عبادتخانوں اُنکے کے اور [illegible] اور نہ جبر کرے اُسکو غسل پر بعد حیض و نفاس و جنابت کے اور اگر نکاح کیا
مسلمان نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب میں جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکالا ساتھ اُسکے طرف دار الاسلام کے نکاح باقی رہا اور اگر نکل گیا مسلمان دار الحرب سے اور
اُسکو وہیں چھوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کے اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور رکھتا ہو کتاب آسمانی مانند صحیفوں ابراہیم اور
شیث کے اور زبور داود کے پس وہ اہل کتاب سے ہی لیے جائز ہی [illegible] نکاح کرنا اُنسے اور کھانا ذبح کیے ہوئے جانور کو اُنکے اور جسکے ماں باپ میں سے ایک کتابی ہو
اور دوسرا مجوسی تو حکم اُسکا حکم اہل کتاب کا سا ہی اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پھر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اُسپر اور فسخ ہوا نکاح اُس کا
اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پھر وہ نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ سے نکاح کیا پھر وہ یہودیہ ہو گئی نہیں فاسد ہوتا نکاح اُسکا اور اصل اسمیں یہ ہی کہ ایک میان بیبی
سے جب ایسا ہو جاوے کہ [illegible] نکاح کیا جاوے [illegible] تو نکاح باطل ہوتا ہی پھر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونے اگر ہوا فساد عورت کی جانب سے
تو ہو جاتی ہی تفریق [illegible] اور اگر بعد صحبت کرنے کے اس سے اور اگر بعد صحبت کرنے کے فساد ہوا سارا مہر دینا آوےگا اور اگر ہوا
فساد جانب مرد کی [illegible] تھا تو [illegible] ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنے
[illegible] نکاح کا
[illegible] بعض سے [illegible] ہوں
[illegible] اور جائز ہی نکاح کتابیہ [illegible] آٹھوین قسم حرام ہیں بسبب ملک کے مثلاً
جائز نہیں [illegible] کو نکاح کرنا [illegible] باطل ہوگا نکاح اگر مالک ہو جاوے [illegible] نکاح حرام
اسطرح کہ مالک ہو جاوے میان [illegible] اگر نکاح کرے مرد اپنی لونڈی سے [illegible] بعض اُسکے کا تو نہیں ہوتا
یہ نکاح [illegible] علماء نے کہ [illegible] اولی یہ ہی کہ نکاح کر لیا [illegible] اپنی لونڈی سے اسلیے کہ شاید لونڈی گری [illegible] اگر ہو گی
حرہ تو ہوگی صحبت حلال [illegible] نکاح [illegible] اور اگر خرید لیا اور آزاد نے اپنی بیوی کو ساتھ [illegible] نہیں باطل ہوگا نکاح [illegible] ابی حنیفہ کے اور نویں قسم
حرام ہیں عورتیں بسبب طلاق تو نہیں حلال مرد کو نکاح کرنا اُس عورت آزاد کے ساتھ کہ دی طلاقیں تین اُسکو پہلے صحبت کرنے دوسرے

خاوند کے اور نہیں حلال نکاح کرنا اُس لونڈی سے کہ اُسکو دو طلاقیں دی ہوں جب تک نہیں جائز ہے اُسکو نکاح کرنا اُس سے نہیں درست اُسکو صحبت کرنی اُس سے ساتھ ملک یمین کے اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر دو طلاقیں دیں اُسکو پھر خریدا اُسکو اور آزاد کیا اُسکو نہیں حلال مرد کو نکاح کرنا اُس سے یہاں تک کہ نکاح کرے غیر اُسکا اور صحبت کرے اُس سے اور طلاق دے اُسکو اور ہو چکے عدت اُسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہے نہیں مفید حلت کو اور نہیں واقع ہوگی اُس پر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتی ہیں آپس میں اور متعہ یہ ہے کہ کہے مرد اُس عورت کو کہ خالی ہو موانع سے متع یعنی فائدہ اُٹھاؤں تجھ سے ساتھ تیرے مدت دس روز تک مثلاً یا کہے چند روز یا کہے تمتع یعنی بہرہ مند کر تجھ کو نفس اپنے سے چند روز یا زیادہ مدت بیان ذکر کرے [illegible] تو نکاح [illegible] اتنے مال کے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور نہیں ہے فرق درمیان مدت دراز اور کم مدت کے اور درمیان مدت معلومہ کے اور مجہولہ کے [illegible] اور اگر ذکر کی دونوں نے ایسی مدت کہ یقین ہے اُس مدت تک دونوں نہیں جئینگے مثلاً ہزار برس [illegible] تو [illegible] نکاح باطل ہوگی [illegible] اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے بلا طلاق [illegible] اور اُسکی نیت میں یہ ہے کہ رہونگا اُسکے ساتھ ایک مدت تک [illegible] تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اُسکو بعد ایک مہینے کے پس یہ جائز ہے اور نہیں مضائقہ ساتھ نکاح کرنے [illegible] اگر نکاح کرے ایک عورت سے اس شرط پر [illegible] ساتھ [illegible] جائز ہے مرد و عورت [illegible] حالت احرام میں [illegible] عورت کا کہ یہ ولی ہے اُسکا اور جو عدت کے دعوی کرے ایک مرد پر اپنے نکاح کا [illegible] تو نہیں مضائقہ [illegible] اور اگر عورت طلب کرے [illegible] اور یہ نزدیک ابو حنیفہ کے ہے اور یہ قول ابو یوسف کا بھی [illegible] اور ابو یوسف کا قول آخر میں اور یہی ہے قول محمد کا نہیں جائز اُسکو [illegible] عورت محل انشا کی یہاں تک کہ اگر ہو عورت خاوند والی یا غیر کی عدت [illegible] طلاقیں [illegible] قضا قاضی [illegible] حاضر ہونا گواہوں کا وقت قضا کے اکثر کے نزدیک اور اگر مرد دعوی کرے عورت پر [illegible] ایسا ہی [illegible] اسیطرح [illegible] ساتھ گواہی جھوٹی کے باوجود جاننے عورت کے تو حلال ہوگا عورت کو نکاح کرنا اُس سے بعد عدت کے اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اُس سے اور حرام ہوگی عورت خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کے حلال ہوگا [illegible] کرنا اول کے لیے اور نہ دوسرے کے لیے اور نزدیک محمد رحمہ کے حلال ہوگا [illegible] اول کے لیے جب تک کہ نہ صحبت کرے [illegible] دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا [illegible] حرام ہوئیگی [illegible] واجب ہونے عدت کے [illegible] دوسرا [illegible] نہیں حلال ہوگا [illegible] اور اگر [illegible] عورت [illegible] شرط کہ اقرار کرے عورت نکاح کا پھر اقرار کیا عورت نے [illegible] ہوگا پس اگر [illegible] گواہوں کے صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند کے عند اللہ بھی اور اگر [illegible] گواہ ہونگے نہیں منعقد ہوگا نکاح اور نہیں جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند دوسرے کے ہو الصحیح والحمد للہ تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیر سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پھوپھی اُسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اُسکی کے نقل کی ہے بخاری و مسلم نے **ف** پھوپھی اور خالہ سے عام پھوپھی اور خالہ مراد ہیں خواہ حقیقی ہوں خواہ مجازی یعنی اوپر کے درجے کی جیسے دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلاً علی ہذا القیاس سے اور اوپر کے درجے کی اور تخصیص پھوپھی اور خالہ کی اتفاقی ہے اسلیے کہ انھیں کا حال پوچھا ہوگا اُسکے جواب میں یہ فرمایا اور الا جمع کرنا اور بعض عورتوں کا بھی حرام ہے چنانچہ بیان اسکا شرح [illegible] میں ہو چکا **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے

جننے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی دودھ پینے سے حرام ہوتی ہیں جو کہ بسبب نسب کے حرام ہوتی ہیں مگر تھنے ایک مسائل استثنا کیے گئے ہیں اس سے یعنی کئی ایک صورتیں فرق ہے درمیان نسب کے اور علاقہ دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا بڑے فائدہ میں ہو چکا اور کہا نودی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ علاقہ دودھ سے حرام ہوتا ہے نکاح اور حلال ہوتی ہے نظر اور خلوت اور مسافرت لیکن نہیں مترتب ہوتے اسپر تمام احکام نسب کے پس نہیں وارث ہوتے دونوں آپسمیں اور نہیں واجب ہوتا کسی پر ان دونومیں سے نفقہ دوسرے کا اور نہیں آزاد ہوتا اسپر ساتھ ملک کے اور نہیں ساقط ہوتا دودھ پلانیوالے سے قصاص ساتھ مار ڈالنے دودھ پینے والے کے پس وہ دونوں مانند اجنبیوں کے ہیں ان احکام میں ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَأْذَنِيْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ آیا چچا میرا دودھ کے ناتے کا اور یہ وہ تھی ناتی میرے پاس آنے کی پس انکار کیا مینے اذن دینے کا یہاں تک کہ پوچھوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اسکا میرے پاس درست ہے یا نہیں پس تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچھا مینے حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اذن دے اسکو آنے کا کہا حضرت عائشہ نے پس کہا مینے یا رسول اللہ سوا اسکے نہیں کہ دودھ پلایا مجکو عورت نے اور نہیں دودھ پلایا مجکو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنی آوے تیرے پاس اور یہ آنا اسکا بعد اسکے تھا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیوں سے نہ قرابتیوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ چچا میرا نام انکا افلح تھا بھائی ابو القعیس کا کہ وہ تکلہ تھے حضرت عائشہ رضہ کے اور دودھ پلایا مجکو عورت نے یعنی حاصل ہوا ہے دودھ پلانا جانب عورت کی سے نہ جانب مرد کے سے پس گویا کہ گمان کیا تھا حضرت عائشہ رضہ نے کہ دودھ پلانا عورت کا نہیں سرایت کرتا طرف مردوں کے اسپر حضرت نے پھر وہی فرمایا کہ چچا تیرا ہے شوق سے تیرے پاس آوے اس سے معلوم ہوا کہ جیسے حرمت دودھ پینے کی دودھ پلانیوالی کی جانب میں ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اسکے خاوند کی جانب میں ہوتی ہے ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِيْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ انھوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ حمزہ ہیں پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتوں قریش کی میں پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی یوں ہوئے کہ ثویبہ لونڈی تھی ابولہب کی جسنے اول دودھ حضرت حمزہ کو پلایا اور بعد چار برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نے جب خبر دی حضرت کے پیدا ہونے کی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونے بھتیجے کے میں اس لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا بسبب اسی خوشی کے کرنے کے ابولہب کو پیر کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر ہی کے دن ہوا تھا اور دودھ حضرت کو چار عورتوں نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور حلیمہ نے اور ثویبہ نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کے باپ کی لونڈی تھیں ع سوا **وَعَنْ** اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لِاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ هٰذِهِ رِوَايَاتُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ام فضل سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ پی لینا یا دو بار دودھ پی لینا یعنی ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا جیسا کہ اور بیچ روایت عائشہ رضہ کے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دو بار چوسنا اور روایت ام الفضل سے یوں آئی ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چھاتی کا یا دو بار داخل کرنا یہ روایتیں ہیں مسلم کی **ف** ظاہر ان روایتوں سے سمجھا جاتا ہے کہ دو بار دودھ چوسنے سے نکاح نہیں حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسنے سے تو حرام ہوتا ہے اور بعض علما نے عمل بھی اسپر کیا ہے اور ہمارے نزدیک

اور اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ برابر ہے قلیل اور کثیر دودھ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودھ پینے کے ہووے کہ وہ دو برس ہیں اکثر ونکے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے
نزدیک اڑھائی برس اور دلیل انکی یہ ہے کہ آیہ کلام السکی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہے اور خبر واحد صلاحیت اسکی رکھتی نہیں کہ مقید کرے
اطلاق کتاب کو اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے کہ وہ بھی مطلق وارد ہوئی ہے یحرم من الرضاعۃ مایحرم من الولادۃ اور امام شافعی نے کہا کہ پانچ
بار سے کم ہووے تو حرام نہیں ہوتا انکی حدیث دلیل ما بعد کی ہے ترجمہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ
يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ
کہا تھا بیچ اس چیز کے کہ اتاری گئی قرآن میں یہ کلام کہ دس بار دودھ پینا یقیناً معلوم ہووے جو دائماً حرام کرتا ہے پھر منسوخ ہوا یہ ساتھ پانچ بار دودھ
پینے کے کہ معلوم ہو یعنی بعد اسکے یہ حکم اترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہوا کہ حرام کرتا ہے اس سے پہلا حکم منسوخ ہوا پھر وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
حالانکہ یہ آیت پڑھی جاتی تھی قرآن میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہلے حکم یہی تھا کہ دس بار دودھ پیے تو حرام ہے پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ
ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر یہ قرآن میں حضرت عائشہؓ کی قرات میں رہ منسوخ ہوا بعضا اسکا اور صحابہ کے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک حکم اسکا
باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور امام اعظم اور علما کے نزدیک حکم بھی اسکا منسوخ ہوا ساتھ آیۃ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کہ مطلق وارد ہوئی ہے ترجمہ **وَعَنْهَا** أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ
مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس اور نزدیک انکے تھا ایک شخص بیٹھا پس گویا کہ مکروہ جانا اسکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تحقیق یہ شخص بھائی ہے میرا دودھ شریک فرمایا حضرت نے دیکھو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہے بھائی تمہارا
پس سوا اسکے نہیں کہ معتبر شرع میں دودھ پینا وقت بھوک کے ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دودھ پینا شرع میں وہ معتبر ہے کہ قائم مقام طعام کے
ہو اور بھوک کو دفع کرے اور یہ بات شروع سالی میں ہوتی ہے پہلے تمام ہونے دو برس کے اکثروں کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پہلے تمام ہونے اڑھائی
برس کے کہ اس وقت میں بچہ طعام سے سیر نہیں ہوتا سوائے دودھ کے حاصل یہ کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر میں نہیں ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہؓ کے
پاس بیٹھا تھا اور اسکو انھوں نے دودھ شریک بھائی کہا اسنے بڑی عمر میں دودھ پیا تھا اور کہتے ہیں کہ مذہب عائشہ کا یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر میں بھی
حاصل ہو جاتی ہے ترجمہ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي
تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا
فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا
غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہؓ بیٹے حارث کے سے یہ کہ اسنے نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹے عزیز کے سے پھر آئی ایک عورت اور کہا کہ تحقیق دودھ پلایا
میں نے عقبہ اور اس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نے اس سے یعنی پس وہ عورت دودھ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اور نکاح انکا باطل ہوا پس کہا اسکو عقبہ نے کہ نہیں جانتا
میں کہ تحقیق تو نے دودھ پلایا ہو مجکو اور نہ خبر دی تو نے مجکو یعنی پہلے اس سے پس بھیجا عقبہ نے ایک شخص کو طرف لوگوں ابی اہاب کے پس پوچھا انسے کہ تمہاری
لڑکی کو دودھ پلایا ہے اس عورت نے پس کہا انھوں نے نہیں جانتے ہم کہ دودھ پلایا ہو اس عورت نے ہمارے لڑکی کو پس سوار ہو کر چلے عقبہ طرف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تھے مدینہ میں اور پوچھا حضرت سے حکم اس نکاح پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس طرح نکاح میں رکھے گا اسکو اس حال میں
کہ تحقیق کہا گیا ہے کہ دودھ شریک بہن تیری ہے پس جدا کر دیا اس عورت کو عقبہ نے اور نکاح کیا اس عورت نے اور خاوند سے سوائے اسکے نقل کی یہ بخاری نے
ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام احمد نے کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ میں قبول ہے اور امام اعظم اور اکثر علما کے نزدیک ثبوت

دو دو ملانے کا دو مرد ون یا ایک مرد دو عورتون عادل سے ہوتا ہے اور حاصل اس حدیث کا وہ یہ دیتے ہین کہ حضرت نے بنابر احتیاط کے اور تقوی کے فرمایا کہ مرد ہو رہنا ان
دونون کا مناسب نہین ہے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ
فَظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ
اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَهُنَّ لَکُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہے ایک جگہ کا نزدیک طائف کے
پس ملے دشمنوں سے اور لڑے دشمنوں سے پس غالب آئے دشمنوں پر اور پائی واسطے انکے بندی پس گویا کہ بعضے آدمیوں نے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پرہیز
کیا صحبت کرنے سے ان لونڈیوں کے سبب ہونے خاوندون انکے کے کہ مشرک تھے پس اتاری اللہ تعالی نے اس مقدمہ مین یہ آیت اور حرام کی گئی ہین تم پر عورتین خاوند والیان
مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئی ہین ہاتھ تمھارے یعنی وہ لونڈیان کہ دارالحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی مین اور انکے خاوند دارالحرب مین موجود ہین پس یہ لونڈیان واسطے
تمھارے حلال ہین جس وقت کہ گذر جاوے عدۃ انکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** عورت جو کسی کے نکاح مین ہو اس سے اور کسی کو نکاح کرنا اور اپنے تصرف مین لانا
درست نہین مگر کافروں کی بیبیان کہ بندی مین پکڑی آوین اور خاوند انکے دارالحرب مین موجود ہون تو انکو اپنے تصرف مین لانا درست ہے جبکہ عدۃ انکی گذر
جاوے اور مراد عدۃ سے استبراء ہے یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لے اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اسکو ورنہ ایک مہینا گذر جاوے پھر سلیمی نے
کہ گئے ہین ابن عباس طرف اسکے کہ لونڈی خاوند والی جبکہ بیچی جاوے تو ٹوٹ جاتا ہے نکاح اسکا اور حلال ہوتی ہے مول لینے والے کو صحبت کرنی اس سے
بعد استبراء کے بسبب عام ہونے اس آیت کے اور سب علما کہتے ہین کہ نکاح اسکا نہین ٹوٹتا اور آیت خاص بندیون کے حق مین نازل ہوئی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**
فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْهَا
وَالْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا وَالْخَالَةُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِهَا لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرِوَایَتُهٗ اِلٰی قَوْلِهٖ بِنْتِ اُخْتِهَا روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح
کی جاوے عورت اوپر پھوپھی اپنی کے یا پھوپھی اوپر بھتیجی اپنی کے اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوے چھوٹے
ناتے والی بڑے ناتے والی پر اور نہ بڑے ناتے والی چھوٹے ناتے والی پر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی و نسائی نے اور روایت نسائی کی لفظ بنت اختہا تک ہے **ف**
نہ نکاح کی جاوے چھوٹے ناتے والی الخ یہ تاکید ہے پہلے حکم کی اور مراد چھوٹے ناتے والے سے بھتیجی اور بھانجی ہین اور مراد بڑے ناتے والے سے پھوپھی اور خالہ حاصل یہ کہ خالہ کو بھانجی
پر اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھوپھی پر اور پھوپھی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح مین درست نہین لیکن بعد طلاق دینے ایک کے انمین سے اور بعد گذرنے انکی عدۃ کے
یا بعد مرنے اسکے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے ہو لانا وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ وَمَعَهٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تَذْهَبُ
فَقَالَ بَعَثَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِیْهِ اٰتِیْهِ بِرَاْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَلِلنَّسَائِیِّ
وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیِّ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ وَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ قَالَ عَمِّیْ بَدَلَ خَالِیْ اور روایت ہے براء بن عازب سے
کہ کہا گذرا مجھپر ماموں میرا ابوبردہ بن نیار اور تھا ساتھ اسکے نشان پس کہا مین نے کہاں جاتے ہو پس کہا بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص
کے کہ نکاح کیا ہے اسنے اپنے باپ کی بیبی سے لاؤن مین حضرت کے پاس سر اسکا نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی
روایت مین یون آیا ہے کہ پس حکم کیا مجھکو حضرت نے کہ مارون مین گردن اسکی اور لے آؤن مین مال اسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے کے
ف پس اختلاف ہوا کہ ابوبردہ بن نیار ماموں ہے براء بن عازب کا یا چچا اسکا اور تھا نشان ساتھ اسکے علامت کے لیے تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کا

بھیجا ہوا جاتا ہی کام ذکر کیے گئے کے لیے اور کہا طیبی نے کہ حضرت نے جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکھتا تھا حلال ہونے نکاح کا باپکی بی بی کے ساتھ جیسے کہ اعتقاد تھا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی اعتقاد کرے حلال ہونے ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اُسکا اور اُسکے مال کا ذبح

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم اُسکی مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیونکو یعنی پہنچے چھاتی سے اور ہووے پہلے وقت دودھ چھڑانے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کھولے انتڑیونکو یعنی لڑکے کی انتڑیونکو مانند طعام اور واقع ہو اُنمین جگہ غذا کی اور یہ نہیں مگر ہوتا ہی عمر شیرخوارگی کے کہ دو برس یا اڑھائی برس ہین مراد یہ ہی کہ حرمت بسبب دودھ پینے کے بڑی عمر میں یعنی بعد دو برس یا اڑھائی برس کی عمر کے ثابت نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی عمر میں یعنی دو برس یا اڑھائی برس کی عمر تک ہووے تو ہوتی ہی اور یہ جو کہا کہ پینے چھاتی کے مقصود اس سے بیان کرنا واقع اور صورت دودھ پلانیکا ہی کہ چھاتی سے دودھ پلایا کرتے ہین والا شرط نہین ہی بیچ ثابت ہونے حرمت دودھ پینے کہ چھاتی سے دودھ پیوے یعنی برابر ہی کہ چھاتی سے دودھ پلاوے یا کسی چیز مین لیکر پلا دیوے مانند چمچہ وغیرہ کے حرمت ہر طرح ثابت ہو جائیگی اور پہلے وقت چھڑانے دودھ کے یعنی تمیز جو وقت چھڑانے کا مقرر ہی اُس سے پہلے ہو یہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کے کلام کا اور فقہ مین لکھا ہی کہ نہین اعتبار ہی دودھ چھڑانے کا پہلے وقت معین کے یہان تلک کہ اگر دودھ چھڑا دیوے بچہ کا پہلے وقت معین کے اور پھر دودھ پلاوے اُس مدت مین تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودھ پلانا بعد مدت معین کے درست نہین اسلیے کہ دودھ جزو آدمی کا ہی اور نفع اٹھانا جزو آدمی سے بغیر ضرورت کے حرام ہی اور ضرورت اب واقع ہو گئی اور بنا بر اسکے نہین جائز بطور دوا کے استعمال کرنا آدمی کے دودھ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہی کہ بیٹی کا دودھ فائدہ کرتا ہی آنکھ کو اور مشائخ نے اسمین اختلاف کیا ہی بعضون نے تو کہا کہ نہین جائز ہی اور بعضون نے کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے رنج جاتا رہے گا ذبح درمختار

وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حجاج بیٹے حجاج اسلمی سے کہ نقل کی اُسنے باپ سے تحقیق اُسنے کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجھسے حق دودھ کو پس فرمایا کہ مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** یعنی پوچھنے والے نے پوچھا کہ کونسی چیز ہی کہ اوسکے ادا کرنے سے حق دودھ پلانیوالے کا ادا ہو حضرت نے فرمایا کہ بردہ دینے سے دودھ پلانیوالے کو حق اُسکے دودھ پلانے کا ادا ہوتا ہی چونکہ دودھ پلانیوالی خدمت کرتی ہی دودھ پینے والے کی اُسکے بدلے مین اُسکو خادم دیجیے تا خدمت کرے اُسکی ذبح

وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتّٰى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيْلَ هٰذِهِ اَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی طفیل غنوی سے کہ کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ پس بچھادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی اُنکی تعظیم اور خوش کرنے کے لیے یہان تک کہ بیٹھ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی اور تعجب کیا لوگون نے بسبب تعظیم دینے اُسکے کے اور بیٹھ جانے اُسکے کے چادر مبارک پر کہا گیا کہ یہ عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال مین کہ اُسکے پاس تھین دس عورتین جاہلیت میں اور عورتین بھی مسلمان ہوئین ساتھ اُسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو چار عورتونکو یعنی اپنے نکاح مین اور جدا کر تو باقیونکو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافرون کا صحیح ہی

ہیں یہ کہ اگر یہ سب مسلمان ہوں تو حکم نہ کیجاوینگے ساتھ تجدید نکاح کے مگر بالکل نکاح میں ایسی عورتین ہوں کہ جنکا جمع کرنا انکا نکاح میں اور یہ بھی معلوم
ہوا اس سے کہ نہیں [illegible] زیادہ چار سے تو ثابت ہوا یہ بھی [illegible] علاوہ [illegible] کہ مرتد [illegible] عورتین [illegible] بلا تفریق کا نہیں مانند مرتد ہونے کے
جیسے [illegible] **وعن** نوفل بن معاوية قال اسلمت وتحتي خمس نسوة فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال فارق واحدة
وامسك اربعا فعمدت الى اقدمهن صحبة عندي عاقر منذ ستين سنة ففارقتها رواه في شرح السنة اور روایت ہے نوفل بیٹے معاویہ سے
کہا مسلمان ہوا مین اور تھین نکاح میں میرے پانچ عورتین پس پوچھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم انکا پس فرمایا چھوڑ دے ایک کو اور رکھ چار کو
پس قصد کیا مینے پرانی کی طرف کہ سب سے پہلے تھی صحبت مین نزدیک میرے ساٹھ برس سے پس جدا کر دیا مینے اسکو نقل کی یہ شرح السنہ مین **وعن**
الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه قال قلت يا رسول الله اني اسلمت وتحتي اختان قال اختر ايتهما شئت رواه الترمذي و
ابو داود وابن ماجه اور روایت ہے ضحاک بیٹے فیروز دیلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا
اور نکاح میں میرے تھین دو بہنین پس فرمایا اختیار کر ان دونو مین سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** کہا امام طیبی نے کہ مذہب
شافعی اور مالک اور احمد کا یہ ہے کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اسکے نکاح میں دو بہنین ہوں کہ وہ بھی اسلام لائی ہوں ساتھ اسکے تو جائز ہے اسکو کہ
اختیار کرے ایک کو ان دونو مین سے خواہ پہلی نکاح کی ہو خواہ دوسری اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اگر نکاح کیا تھا ان دونو سے ساتھ ہی نہیں جائز ہے یہ کہ اختیار کرے ایک کو ان دونو میں
سے اور اگر نکاح کیا تھا ان دونو سے آگے پیچھے تو جائز ہے اسکو اختیار کرے اس عورت کو کہ جس سے نکاح اول کیا تھا نہ دوسری کو **وعن** ابن عباس
قال اسلمت امرأة فتزوجت فجاء زوجها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني قد اسلمت وعلمت باسلامي فانتزعها رسول
الله صلى الله عليه وسلم من زوجها الآخر وردها الى زوجها الاول وفي رواية انه قال انها اسلمت معي فردها عليه رواه ابو داود
وروي في شرح السنة ان جماعة من النساء ردهن النبي صلى الله عليه وسلم بالنكاح الاول على ازواجهن عند اجتماع الاسلامين
بعد اختلاف الدين والدار منهن بنت الوليد بن المغيرة كانت تحت صفوان بن امية فاسلمت يوم الفتح وهرب زوجها من
الاسلام فبعث اليه ابن عمه وهب بن عمير برداء رسول الله صلى الله عليه وسلم امانا لصفوان فلما قدم جعل له رسول الله
صلى الله عليه وسلم تسيير اربعة اشهر حتى اسلم فاستقرت عنده واسلمت ام حكيم بنت الحارث بن هشام امرأة عكرمة
بن ابي جهل يوم الفتح بمكة وهرب زوجها من الاسلام حتى قدم اليمن فارتحلت ام حكيم حتى قدمت عليه اليمن فدعته الى
الاسلام فاسلم فثبتا على نكاحهما رواه مالك عن ابن شهاب مرسلا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورت
پھر نکاح کیا یعنی ایک شخص سے پھر آیا پہلا خاوند اسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا تھا اور جانا تھا اسنے
اسلام میرا یعنی اور باوجود اسکے نکاح کیا اس نے اس عورت کو پس چھین لیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند اسکے سے اور پھیر دیا اسکو طرف خاوند پہلے اسکے کے اور ایک
روایت مین یہ ہے کہ اس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھ میرے پس پھیر دیا حضرت نے وہ عورت اسکو نقل کی یہ ابو داود نے اور روایت کی گئی
شرح السنہ مین کہ تحقیق کتنی ہی عورتوں کو پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب پہلے نکاح کے انکے خاوندوں پر نزدیک جمع ہونے اسلام خاوند اور بی بی کے پیچھے اختلاف
ہونے دین کے اور ملک کے انمین سے یعنی ان عورتوں مین سے ہے کہ پھیر دیا انکو حضرت نے انکے خاوندوں پر بسبب پہلے نکاح کے بیٹی ولید بیٹے مغیرہ کی تھی نکاح مین صفوان بیٹے امیہ کی
پس اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کے یعنی خاوند کے پہلے اور بھاگ گیا خاوند اسکا اسلام لانے سے پس بھیجا حضرت نے طرف اسکے بیٹے چچا اسکے کو کہ نام اسکا
وہب بن عمیر تھا ساتھ چادر شریف اپنی کے رحمت ہو اللہ کی ان پر واسطے امان دینے صفوان کے یعنی قتل ہونے سے پس جب آیا صفوان

واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا چار مہینے کا یہانتک کہ مسلمان ہو صفوان یعنے ہوگئے مسلمان ہونے کے دو مہینے بعد پس ٹھیری بیٹی ولید کی بیوی اُسکی تھی اُسکے نکاح میں اور اُنکی عورتوں میں سے مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹے ہشام کی جو عورت تھی عکرمہ بیٹے ابو جہل کی دن فتح مکہ کے مکہ میں اور بھاگ گیا خاوند اُسکا یعنے عکرمہ اسلام لانے سے یہانتک کہ آیا یمن میں اور چلی ام حکیم یعنے بیچ طلب خاوند کے ساتھ حکم آنحضرت کے یہانتک کہ آئی خاوند پاس یمن میں پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کے پس مسلمان ہوا پس رہے دونوں اپنے نکاح پر نقل کی یہ مالک نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے **ف** جاننا چاہیے کہ مختلف ہونے دین اور ملک کے کہا مظہر نے کہ یعنے جب اسلام لاتے خاوند اور بیوی بیچ ایک گھڑی کے عدہ کے تو ثابت رہتا ہے نکاح دونوں میں برابر ہے کہ ہوں ملک میں پر جیسے دونوں کتابی ہوویں یا بت پرست ہوویں یا ایک اُن دونوں میں سے ہوتا ایک دین پر اور دوسرا دوسرے دین پر اور برابر ہے کہ ہوتے دونوں دار الاسلام میں یا دار الحرب میں یا ایک اُن دونوں میں سے ہوتا بیچ ایک کے اُن دونوں میں اور دوسرا اور میں اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں حاصل ہوتی فرقت دونوں میں مگر سبب ایک چیز کے تین چیزوں میں سے تو مدت گذرنے حیض کی یا عرض کرنا حاکم کا اسلام اُس پر جو نہ مسلمان ہوا ہو دوسرے پر اور وہ نہ قبول کرے یا انتقال کرے ایک اُن دونوں کا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے اور برابر ہے اُنکے نزدیک اسلام لانا پہلے دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا یعنے حکم کیا کہ چار مہینے تک با امن ملک میں اپنی پھرا کرے درمیان مسلمانوں کے تاکہ دیکھے خصلت اُنکی پس پھر آیا اُنمیں چند روز پھر نصیب فرمایا اُسکو اللہ تعالی نے اسلام

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عباس قال حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع ثم قرأ حرمت عليكم امهاتكم الاية رواه البخاري روایت ہے ابن عباس سے کہا حرام کی گئیں نسب سے سات عورتیں اور مصاہرت سے سات پھر پڑھی یہ آیت حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری نے **ف** نسب سے سات عورتیں جو حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پھوپھی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی اور مصاہرت کہتے ہیں اُس قرابت کو کہ بسبب نکاح کے حاصل ہو پس مصاہرت کے علاقہ سے چار عورتیں ہمیشہ کو حرام ہیں ماں بیوی کی اور بیویاں بیٹے اور پوتے کی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور باپ اور دادا کی بیویاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اُس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اُس سے اور تین عورتیں ہیں مصاہرت کے علاقہ میں کہ ہمیشہ کو حرام نہیں بیوی کی بہن اور پھوپھی اور خالہ اور آیہ مذکورہ سند کے لیے پڑھی کہ اسمیں جو عورتیں کہ بسبب نسب کے حرام ہیں سب مذکور ہیں اور علاقہ مصاہرت سے جو حرام ہیں اکثر اُنکے اسمیں مذکور ہیں اور ساری آیت یوں ہے حرمت عليكم امهاتكم وبناتكم واخواتكم وعماتكم وخالاتكم وبنات الاخ وبنات الاخت وامهاتكم اللاتي ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة وامهات نسائكم وربائبكم اللاتي في حجوركم من نسائكم اللاتي دخلتم بهن فان لم تكونوا دخلتم بهن فلا جناح عليكم وحلائل ابنائكم الذين من اصلابكم وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف ان الله كان غفورا رحيما

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل نكح امرأة فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها وان لم يكن دخل بها فلينكح ابنتها وايما رجل نكح امرأة فلا يحل له ان ينكح امها دخل بها او لم يدخل بها رواه الترمذي وقال هذا حديث لا يصح من قبل اسناده انما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب وهما يضعفان في الحديث اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پھر صحبت کرے اُس سے پس نہیں درست اُسکو نکاح کرنا اُسکی بیٹی سے اور اگر نہیں صحبت کی اُس سے پس جائز ہے نکاح بیٹی اُسکی سے یعنے بعد طلاق دینے اُس عورت کے یا بعد مر جانے اُسکے اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہیں اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس نہیں حلال ہے نکاح کرنا ماں اُسکی سے صحبت کی ہو اُس عورت سے یا نہ صحبت کی ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں صحیح بسبب اسناد کے سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ اور مثنے بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونوں نسبت طرف ضعف کے کیے جاتے ہیں بیچ نقل کرنے حدیث کے **ف** بیٹی کہ مقدمہ میں جمہور حدیث

میں

مین فرمایا یہ مضمون اس آیت سے ثابت ہے وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور بلکے مقدمہ یہ حکم فرمایا بسبب مطلقات وارد ہونے اس آیت کے یعنی وامہات نسائکم اور لیوبل ستادک یعنی بسبب اوریکہ صحیح نہین ہے اگرچہ صحیح ہے باعتبار معنو کے سبب ملا تو ہونیکے ساتھ ذکر کرنیکے

باب المباشرۃ

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنے کے عورتون سے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** جابر قال کانت الیہود تقول اذا اتی الرجل امرأتہ من دبرہا فی قبلہا کان الولد احول فنزلت نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم متفق علیہ روایت ہے جابر سے کہا تھے یہود کہتے جسوقت کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سے پیچھے کی طرف سے اسکے اگلی جانب مین ہوتا ہے لڑکا بھینگا پس اتری یہ آیت کہ ترجمہ تمھاری یعنے بیبیان اور لونڈیان کھیتی ہین تمھاری پس آؤ اپنی کھیتی مین جسطور سے چاہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے یہود کہتے تھے کہ اگر آدمی عورت سے ہم طرح بستر ہوئے کہ اسکے پیچھے کھڑا ہو یا بیٹھے لیٹے اسکے اگلے ستر مین داخل کرے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے پس انکے ترہم کے رد کرنے کے لیے یہ آیت اتری کہ بیبیان تمھاری کھیتیان ہین یعنے جگہ پیدا ہونے اولاد تمھاری کی ہین جیسے زمین کھیتی پیدا ہونے کی جگہ ہے اور جگہ انکی شرمگاہ ہے نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہ پاخانہ کی ہے نہ جگہ کھیتی کی پس آؤ تم اپنی کھیتی مین ہر طرح چاہو کھڑے ہو یا بیٹھے یا لیٹے پیچھے سے آگے کے ستر مین یا آگے سے آگے کے ستر مین حاصل یہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہے کچھ حرج نہین ہے بشرطیکہ آگے کی جانب مین ہو اور پیچھے کے ستر مین یعنے اغلام کرنا سب کے نزدیک حرام ہے **وعنہ** قال کنا نعزل والقرآن ینزل متفق علیہ وزاد مسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہنا اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اس حال مین کہ قرآن اترتا تھا یعنے حضرت کے زمانہ مین کہ وحی اترتی تھی ہم عزل کرتے تھے اور نہی نہ آئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہونچی خبر اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس منع کیا ہمکو **ف** یعنے عزل کہتے ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو منی عورت کی شرمگاہ مین سے نکال کر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہے نزدیک اکثر علما کے اور مکروہ رکھا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے اور درمختار مین لکھا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اسکے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اسکے اذن سے جائز ہے اگر کسی کی لونڈی ہو تو اسکے مالک کی اجازت سے جائز ہے اور سید نے لکھا ہے کہ جائز رکھا ہے شافعی نے عزل کو لونڈی سے برابر ہے کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سے صحبت کرنے مین عزل کرے تو اذن لیوے اس سے اور کہا نووی نے کہ ہمارے نزدیک عزل مکروہ ہے اسلیے کہ سبب ہے قطع نسل کا **وعنہ** قال ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی جاریۃ ہی خادمتنا وسانیتنا وانا اطوف علیہا واکرہ ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قدر لہا فلبث الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حبلت فقال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قدر لہا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ وہ خدمت کرتی ہے ہماری اور مین صحبت کرتا ہوں اس سے اور مکروہ جانتا ہوں یہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نے کہ عزل کر اس سے اگر چاہے تو پس تحقیق پیدا ہوگی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہے پس رنگ کی اس شخص نے ایک مدت پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق خبر دی تھی مینے تجکو کہ تحقیق پیدا ہوگی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہے واسطے اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اسمین دلالت ہے اوپر الحاق کرنے نسب کے باوجود عزل کے انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہے نفی کرنی اس حمل کی یا نہین کہا علما نے کہ اگر نہ عود کیا تھا طرف عورت کے یا عود کیا تھا بعد پیشاب کرنے کے تو جائز ہے نفی اس حمل کی اور اگر پیشاب نہین کیا تھا پہلے عود کرنے کے تو نہین جائز اسیطرح منقول ہے حضرت علی سے اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر مین تھا وہ گر پڑا رحم مین اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نے اس شخص کے حق مین کہ غسل جنابت کیا پہلے پیشاب کرنے کے پھر پیشاب کیا پھر نکلی منی تو واجب ہے پھر کر غسل کرنا ہے **وعن** ابی سعید الخدری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَاَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْأَلَهُ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ گئے تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوۂ بنی المصطلق کے پس پائی ہم نے بندی بندی عرب کی یعنی کپڑلائے لونڈی غلام پس غلبہ کی ہمنے عورتوں کی صحبت کی اور عورتوں سے علیحدگی سخت ہوئی ہم پر اور ۔۔۔ ہمنے عزل کرنا یعنی نہ چاہتے تھے بخوف حمل رہنے کے پس ارادہ کیا ہمنے عزل کرنیکا اور کہا ہمنے یعنی اپنے دلوں میں آپس میں کہ عزل کرینگے ہم اور حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہیں پہلے اس سے کہ پوچھیں ہم انسے کہ آیا جائز ہے یا نہیں پھر پوچھا ہمنے انسے حکم اسکا پس فرمایا نہیں نقصان تم کو یہ کہ نہ کرو عزل کہ نہیں کوئی جان پیدا ہونے والی قیامت تک مگر کہ وہ ہونے والی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بندی عرب بیچے ... لونڈی غلام ہوجاتے ہیں جبکہ وہ مشرک ہوں مثلے کہ بنی مصطلق قبیلہ ... اور شافعی کا ہے ... کہا ابوحنیفہ اور شافعی نے قول قدیم میں کہ نہیں جاری ہوتا ہے ... بسبب شرافت ... کہا نووی نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں تم پر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلیے کہ جو نفس مقدر کیا ہے اللہ تعالی نے پیدا ... سب سکے جائز ہوا عزل ع وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عزل کرنے سے کہ آیا جائز ہے یا نہیں پس فرمایا نہیں ہوتا ہے آب منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالی پیدا کرنے کسی کا تو نہیں باز رکھتی اسکو کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کیونکر ہوا تو جواب یہ ہے کہ معنی سوال کے یہ ہیں کہ لوگوں نے اذن مانگا عزل کا کہ نہیں بخوف فرزند ہونے کے پس جواب دیے گئے کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدایش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونے کا اور یہ اسطرح نہیں اسلیے کہ نہیں ہوتا فرزند ہر آب منی سے اگر منی گرتی ہے اور بچہ اس سے نہیں ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہیں اور بچہ پیدا ہوجاتا ہے پس پیدا ہونا بچہ کا موقوف ... اگر منی ... موقوف اسکے ... عزل ... لیکن عادت اللہ یون جاری ہوئی ہے کہ فرزند نطفہ سے پیدا ہوتا ہے پس ہوسکتا ہے کہ بیچ صورت ... باختیار کرے نطفہ ... اگر تقدیر ... تو بغیر نطفہ کے بھی وہ پیدا کرسکتا ہے ... حدیث نے رخصت عزل کی ... مکروہ ہے کرنا اسکا ... مذہب ہمارا اور اکثر علما کا جو اسمیں ہے ... فائدہ حدیث ... وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق میں عزل کرتا ہوں اپنی عورت سے پس کہا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں کرتا ہے تو یہ پس کہا اس شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اوپر لڑکے اسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہ مسلم نے ف ڈرتا ہوں میں لڑکے یعنی بیوی لڑکی کو دودھ پلاتی ہے ڈرتا ہوں کہ اگر جماع کروں اس سے تو حاملہ ہوجائیگی اور در صورت حمل کے دودھ پلانا بچہ کو ضرر کرے گا یہ ... اسلیے کہا کہ اعتقاد قوم کا یہ تھا کہ جماع کرنا حالت دودھ پلانے میں اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہے آثر بچہ کو وہ دودھ پلاتی ہے عورت بسبب فساد دودھ کے اور دودھ بھی حمل کے وقت کم ہوجاتا ہے پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ بات ضرر کرنے والی ہوتی تو ضرر کرتی

فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکے کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہ ضرر نہین پہنچاتا عزل اسکو کہ حکمت ... نکلے ... مبالغہ ہی نہی
کے عزل سے ... وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کی سے کہا حاضر ہوئی مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ کتنے لوگون کے اس حال مین کہ وہ فرماتے تھے تحقیق قصد کیا مینے یہ کہ منع کرون مین غیلہ سے پھر دیکھا مینے بیچ حال روم اور فارس کے کہ
وہ غیلہ کرتے ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہ کچھ پھر پوچھا لوگون نے حضرت سے حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
یہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہ خصلت بری داخل ہی اس آیت کریمہ مین اور جسوقت بیٹی گاڑی ہوئی پوچھی جاویگی نقل کی یہ مسلم نے **ف** غیلہ ساتھ
زیر غین کے کہتے ہین کہ کہتے ہین دودھ پلانے کو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکھا ہی کہ غیلہ یہ ہی کہ جماع کرے آدمی اپنی بیوی سے حالت دودھ پلانے مین
پس عرب احتراز کرتے تھے غیلہ سے بگمان اسکے کہ یہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نے بھی چاہا کہ منع کرین اس سے اسلیے پھر دیکھا فارس اور روم کو کہ وہ یہ کرتے ہین اور کچھ ضرر اونکی
اولاد کو نہین پہنچتا پس نہ منع کیا اس سے اور وأد کہتے ہین جیتا بچہ گاڑ دینے کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑ دیتے تھے بخوف تنگدستی اور لاحق ہونے عار کے پس حضرت نے فرمایا
کہ عزل کرنا اوسی پوشیدہ وأد ہی اور یہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز کہتے عزل کو اور جو کہ جائز رکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ منسوخ ہی یا تہدید ہی یا بیان اولی ہی اور مؤید ہی اونکی یہ کہ
بیٹھے حضرت عمر کے پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پھر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا اصحاب
نے کہ نہین مضائقہ اسکا پھر کہا ایک شخص نے اونمین سے کہ لوگ کہتے ہین کہ یہ موؤدہ صغری ہی پس کہا حضرت علی رضہ نے کہ حاصل اوسکا یہ ہی کہ نہین ہوتا موؤدہ
یہانتک کہ پڑے جان بچہ مین یعنی بعد پڑنے جان کے اسقاط حمل کرے یا آپ سے پیدا ہو جیتا اور اوسکو گاڑ دے تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رضہ نے سچ کہا
تمنے عمر دراز کرے اللہ تعالی تمھاری اور جبتک کہ بچہ مین جان نہ پڑے اسقاط حمل جائز ہی اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایک سو بیس روز مین بعد حمل رہنے کے اور بعضون نے
کہا کہ یہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اس لیے کہ نہین ہی بیچ حکم وأد حقیقی کے اسواسطے کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہی
بلکہ مشابہ ہی اسکے اسلیے اسکو وأد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنے نطفہ کے کہ مہیا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نے فرزند پیدا ہونیکے لیے مشابہ ہی ہلاک
کرنے فرزند کے اور گاڑ دینے اوسکے کے جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پہنچا ہی ابن مسعود سے کہ اونھون نے فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سے ہی
کہ وہ پوچھے گئے حکم عزل سے پس کہا اونھون نے کہ نہین دیکھا مینے کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہ اور ابن عمر رضہ سے ہی کہ حضرت عمر نے مارا عزل کرنے پر بعضے شخصونکو اور
حضرت عمر اور حضرت عثمان سے ہی کہ منع کرتے تھی عزل سے انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ نہی محمول ہی تنزیہ پر وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ
يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهٖ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت
نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کے تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے وہ شخص ہی کہ پہنچے
طرف عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اوس سے اور پہنچے عورت طرف اوسکے پھر ظاہر کرے بھید اوسکا نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق بڑی امانت الخ کہا
طیبی نے کہ یعنی بہت بڑی امانت کی خیانت کہ جسمین آدمی پوچھا جاویگا دن قیامت کے امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا
کرے بھید اوسکا اور کہا اشرف نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالی کے دن قیامت کے خیانت اوس شخص کی
ہی کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے اوسکے بھید کو اور افشا کرنے بھید سے مراد یہ ہی کہ کہتا پھرے لوگونسے جو کچھ کہ گذرا ہی اونمین اور اوسکی

بیوی مین قسم کلام اور افعال سے جیسے عادت ہی رذالون کی یا افشا کرے کسی عیب کو اوسکے عیبون مین سے یا ذکر کرے اوسکی خوبیون مین سے اوس چیز کو کہ واجب
ہی شرعا یا عرفا چھپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہ ہی کہ افعال واقوال ہر ایک کے خاوند او بیوی مین سے امانت سکھے گئے ہین دوسرے کے پاس پس جو کوئی
افشا کرے اون دونون مین سے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھے اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنے اوسکی کہا ایک نے ارادہ کرتا ہون مین طلاق دینے بیوی اپنی کا
لوگون نے کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب اپنی بیوی کا پھر جب طلاق دی اوسکو لوگون نے کہا کیون طلاق دی تو نے کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب
عورت اجنبیہ کا پھر کہا بعضون نے کہ یہ مکروہ جب ہی کہ نہ مترتب ہوا اوسپر کچھ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورت دعوی کرے خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کے یا شکوہ کرے
بدی برتنے کا خاوند کا اپنے سے یا مانند اسکیکے تو نہین کراہت ہی اوسکے ذکر کرنے مین فرمایا اللہ تعالی نے لایحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ الْاٰيَةَ**
اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ عورتین تمہاری کھیتیان ہین واسطے تمہارے پس آؤ تم اپنی کھیتیون مین آخر آیت تک اگلی جانب مین اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اگلی جانب
مین اور پرہیز کرو داخل کرنے سے مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بھی صحبت
مکرے کہ حرام ہی اور مقعد مین کبھی نکرے یہ بھی حرام ہی اور لفظ اقبل اور ادبر تفسیر و بیان ہین فاتوا حرثکم انی شئتم کا +مولانا ع **وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی خزیمہ بیٹے ثابت کے سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس یعنی
بدفعل نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** حیا کہتے ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنے اور برا
کہے جانیکے اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہ مجاز ہی ترک سے کہ وہ مقصود ہی حیا سے یعنی اللہ تعالی نہین چھوڑتا ہی حق کہنے کو اور اوسکے اظہار کو اس بات
کو جو مقدمہ تھی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہی اوپر نہایت بری اور حرام ہونے اس فعل بد کی یعنی یہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا
چاہیے اگرچہ بطریق منع ونہی کے ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنے حکم شرعی سے کہ وہ یہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتون سے اونکی مقعد مین پس عورتون سے جب منع
ہوئی تو مردون سے بطریق اولی منع ہوگی آور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہ تھا کہ فرماتے حضرت مین نہین حیا کرتا حق سے لیکن منسوب کیا اوسکو طرف اللہ تعالی کے
واسطے زیادتی مبالغہ کے انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ پیچھے سے بدفعلی کرنی بیویون سے اور لونڈیون سے حرام ہی اور جسنے جائز رکھا اوسکو بڑی خطا کی اور
کہا طیبی نے کہ اگر یہ حرکت کرے اجنبی عورت سے تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کرے تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوے
اور نہ حد لگایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے آور کہا نووی نے کہ اگر اغلام کرے اپنے غلام سے تو وہ مانند اغلام کرنیکے ہی اجنبی سے اور جس سے کہ فعل بد کرے اگر
وہ چھوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سے یہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر اور امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہی موافق حال فاعل
اور مفعول کے ۱۲ منہ رح مولانا **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ**
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آوے اپنی عورت کے پاس
بیچ مقعد اوسکی کے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ يَاْتِي امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا**
لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوے عورت کے
پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی یعنی نظر رحمت وعنایت کی نہین کرتا ہی طرف اوسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ مین و

ترجمہ نہین دوست رکھتا اللہ تعالی پکار کر کہنا بری بات کا مگر جو کہ ظلم کیا جاوے ۱۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِي الدُّبُرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اوس شخص کے کہ آوے مرد کے پاس یا عورت کے پاس مقعد مین نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ فَرَسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل البتہ ہے سوار کو پس پچھاڑتا ہے اوسکو گھوڑے اوسکے سے نقل کی یہ ابوداود نے ف نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھ غیلہ کے اور غیلہ کے معنی اوپر گذر چکے ہین کہ دودھ پلانے کو حالت حمل مین یا صحبت کرنے کو حالت دودھ پلانے مین کہتے ہین یعنی باقی رہتا ہے اثر غیل کا لڑکے مین بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کے تا پونہچنے لڑکی کے حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہے لڑائی مین تو سست ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے گھوڑے کی پیٹھ سے اور ہوتا ہے یہ مانند قتل کے حاصل یہ کہ غیلہ نہ کیا کرو کہ یہ باعث ہلاک لڑکے کا ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہے غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ غیلہ کچھ اثر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثون مین تھی واسطے باطل کرنے اعتقاد جاہلیت کے کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتے تھے اور اثبات اوسکا یہان اس لیے ہے کہ وہ سبب فی الجملہ ہے اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہے انتہی یا یون کہا جاوے کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور قول سابق لقد ہممت ان انہی حمل کیا جاوے تحریم پر پس نہین منافات دونون مین یا یون کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونون یہ اجتہاد نہین اول نہی کی بحسب متعارف قوم کے بعد ازان حال فارس اور روم کا دیکھکر کہ انکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہے اسپر واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحُرَّةِ اِلَّا بِاِذْنِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنے حرہ کے سے بدون اذن اوسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی آزاد عورت سے صحبت کرے تو بدون اذن اوسکے کے عزل نکرے واسطے متعلق ہونے حق اوسکے کے یا تو بسبب لذت جماع کے حق اوسکا متعلق ہے یا واسطے بچہ کے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا آزاد عورت کے صحبت کرنے مین باذن اوسکی کے اور لونڈی کی صحبت کرنے مین بغیر اذن اوسکی کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے

بَابٌ اب یہ بیچ بیان حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عروہ سے کہ نقل کی حضرت عائشہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اونکے بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لے اوسکو پھر آزاد کر اوسکو اور تھا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہ نے اپنے نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہ اول لونڈی تھی ایک یہودی کی بعد ازان حضرت عائشہ نے اوسکو خریدا چنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع مین گذر چکا ہے پس حضرت نے وقت خریدنے اوسکے کے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو اوسکے مالکون سے اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نے اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے اوسکو بعد آزاد ہونے اوسکے کے اختیار دیا کہ چاہے اوسکے نکاح مین رہے اور چاہے فسخ کرے نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے ہین کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے خاوند کے نکاح مین رہے اور چاہے نہ رہے پس اختیار کیا بریرہ نے نفس اپنا اور جدا ہوئی خاوند سے اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہر یہ کلام عروہ کا ہے اور یہی قول تینون امامون کا ہے کہ اختیار کہ عورت کو ثابت ہے بعد آزاد ہونے کے اوس صورت مین ہے کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطے دفع عار کے کہ آزاد غلام کے نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہین ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہے اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین اونکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتھ آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سب کے نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو اختیار نہین ہے اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد

ہویا ہوئے تو ... وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تھا اوسکو مغیث گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اوسکے پھرتا تھا پیچھے بریرہ کے مدینہ کے کوچون مین روتا اور آنسو اوسکے بہتے اوسکی داڑھی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے اے عباس کیا نہین تعجب کرتا تو چاہنے مغیث کے سے بریرہ کو اور دشمن رکھنے بریرہ کے سے مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو کاشکے رجوع کرے تو مغیث سے یعنی نکاح کرے اوس سے پس عرض کیا بریرہ نے یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو مجکو یعنی وجوبا فرمایا سوا اسکے نہین کہ سفارش کرتا ہون مین یعنی حکم کرتا ہون تجکو استحبابا کہا بریرہ نے نہین حاجت مجکو اوسکی رجوع کرنے مین یعنی مجکو اوسکے پاس رہنا منظور نہین نقل کی یہ بخاری نے ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کے تھا بد صورتی مین یا اول غلام تھا پھر آزاد کیا گیا پس ہو گیا آزاد پس نہین منافی ہے یہ اوس روایت کے کہ وہ تھا آزاد اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنے رعیت سے اچھی بات ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہین اور اوسکے نہ ماننے پر امام کو مواخذہ بھی نہین پہنچتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کے جائز ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ اونھون نے ارادہ کیا آزاد کرنے دو مملوک اپنے کا کہ آپسمین تھے خاوند بیوی پھر پوچھا عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلے عورت کے نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے ف یعنی تا کہ عورت کو اختیار نرہے بیچ نکاح کے یعنی اگر عورت کو پہلے آزاد کرتین تو آزاد غلام کے نکاح مین ہوتی اس صورت مین اوسکو اختیار تھا چاہتی نکاح مین رہتی چاہتی نرہتی جیسا کہ مذہب تینون امامون کا ہے چنانچہ بیان مفصل اسکا ابھی ہو چکا ہے پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کرین تا عورت کو اختیار نرہے اور ظاہر یہ ہے کہ اولی مرد کے آزاد کرنے کو اس لیے فرمایا کہ وہ کامل اور افضل ہے یا اس لیے فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہے عورت اس سے کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ع

وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اس حال مین کہ وہ تھی نکاح مین مغیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نکاح کہنے نرکہنے کا اور فرمایا اوسکو اگر نزدیکی کریگا تجھسے یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنے کا واسطے تیرے یعنی واسطے حاصل ہونے رضا کے ساتھ زوجیت اوسکی کے نقل کی یہ ابو داود نے ف ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر نکاح کرے لونڈی ساتھ اذن مولی اپنے کے یا نکاح کر دے اوسکا مولی ساتھ رضا اوسکی کے یا بغیر رضا اوسکی کے اور پھر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہے نکاح مین رہنے نرہنے کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح اپنے آپ کرے بغیر اذن مولی کے پھر آزاد کرے مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہے یعنی صحیح ہو جاتا ہے نکاح اوسکا ساتھ آزاد کرنے کے اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہین ہمارے کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب اختلاف کا یہ ہے کہ بریرہ کے خاوند کے حق مین دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہے حدیث عائشہ سے کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہ کو اس حال مین کہ تھا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین مین یہ بھی روایت ہے کہ اوسکا خاوند آزاد تھا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے پس اور امامون نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور امام ابو حنیفہ نے روایت دوسری کو ع ملا علی نے قول ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات مین لکھا ہے بخوف درازگی کے خلاصہ اوسکا یہان لکھا گیا

بَابُ الصَّدَاقِ

باب ہے بیچ بیان مہر کے ف ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے دس درہم ہین اور امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد کے

نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکھے ساتھ اوسکے مہر باندھنا جائز ہی **ف** شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن مین سات مثقال بھر ہوتے ہین اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ بھر ہوئے پس اگر روپیہ بارہ ماشہ کا ہو جیسے کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل اور تپلی دار تو دس درہم کے دو روپے اور دس آنے ہونگے اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیویوں کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیوں کا سوائے حضرت فاطمہ کے رضی اللہ تعالیٰ عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم کے حساب کو رتے ایک سو اکیس روپے چار آنے ہوئے اگر روپیہ بارہ ماشہ کے ہون جیسے کلدار سیدھی کل کا یا ڈبل یا تپلی دار اور اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہو جیسے لکھنؤ وغیرہ کا تو ایک سو چھتیس روپے پندرہ آنے تین پائی اور پندرہ ٹکڑے پائی کے تیئس ٹکڑون مین سے ہوئے اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تھا جسکے ایکہزار پچاس روپے ہوئے اگر روپے کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا تپلی دار ہون اور اگر روپے لکھنؤ کے ہون تو ایکہزار پچانوین روپے دس آنے پانچ پائی کے تیئس جز مین سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندی کا ہی جسکے ڈیڑھ سو روپے ہوئے اگر روپے کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا تپلی دار ہون اور اگر لکھنؤ وغیرہ کے ہون تو ایک سو چھپن روپے آٹھ آنے چار پائی اور چار جز پائی کے تیئس جزون مین سے ہوئے

مہر ازواج مطہرات کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے	
درہم	۵۰۰
ماشہ	۱۵۷۵
کلدار وڈبل وتپلی دار	ما ۱۲۱
لکھنؤ کے	ما ۱۳۶ ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳

مہر حضرت ام حبیبہ رض کا	
درہم	۴۰۰۰
یا دینار	۴۰۰
ماشہ	۱۲۶۰۰
کلدار وڈبل وتپلی دار	ال ۱۰۵۰
لکھنؤ کے	ال ۱۰۹۵ ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳

مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
مثقال نقرہ	۴۰۰
کلدار وڈبل وتپلی دار	ما ۱۵۰
لکھنؤ وغیرہ کے	ما ۱۵۶ ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳

روپیہ کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل وتپلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکھنؤ کا ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنے کے بارہوین حصہ کا اور آنہ ہی سولوان حصہ روپے کا مولانا فرید الدین وغیرہ رح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنے یا رسول اللہ تحقیق بخشی مینے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت تھے کچھ جواب بسبب نیست کا ندیا پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اوسکو نکاح کرنے کا مجھسے اگر نہین ہی آپکو اوسمین کچھ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہی تیرے پاس کچھ چیز کہ مہر مین دیوے تو اوسکو کہا اوس شخص نے کہ نہین ہی میرے پاس کچھ مگر تہبند میرا یہ فرمایا حضرت نے پس ڈھونڈھ لا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈھا اوسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی ساتھ تیرے قرآن سے کچھ یعنی تجکو کچھ قرآن یاد ہی یا آتا ہی کہا اوس شخص نے کہ ہان سورۂ فلانی اور سورۂ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا مینے تیرا اوس سے بسبب اوس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہی قرآن سے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا مینے تیرا اوس سے پس سکھلا اوسکو قرآن سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بخشی مین الخ یہ حکم تھا کہ اگر کوئی عورت بخشے نفس اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہو اور مہر نہین واجب حضرت پر اور یہ وہ بیت

نہین حضرت ہی کی خصائص سے تھا چنانچہ آیۂ قرآن کی دلالت کرتی ہی اسپر وامرأة مؤمنة ان وہبت نفسها للنبی ان اراد النبی ان یستنکحها خالصة لک من دون المؤمنین
یعنی حلال کی ہم نے تیرے لیے صحبت کرنی اوس مومنہ عورت سے کہ بخشے تیرے لیے نفس اپنا اور نہ مانگے مہر اگر چاہے نبی نکاح کرنا اوس سے یہ خاص تیرے لیے ہی نہ اور مومنون کے لیے
تفصیل اسکی یہ ہی کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح ساتھ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہ خاص حضرت ہی کے لیے تھا اور کے لیے نہین درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے
سب کو نکاح کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہونا مہر کا اس صورت مین یہ خاص حضرت ہی کے لیے تھا اور کے لیے نہین اپس سوای حضرت کے اورون پر مہر مثل واجب ہوتا ہی گرچہ
نہ نام لے مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے نزدیک معنی خالصة لک الخ کے اس آیت مین یہ ہین کہ بغیر واجب ہونے مہر کے وہ عورت خاص تیرے ہی لیے درست ہی اور کے لیے
نہین [illegible] اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندھنا ساتھ اوس چیز کے کہ قسم مال سے ہو بشرطیکہ دونون راضی ہون اور یہی مذہب ہی شافعی
اور [illegible] علما کا [illegible] امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی [illegible] اور دلیل حنفیہ کی یہ حدیث جابر کی ہی آگاہ ہو نکاح کرین عورتون کا
اولیا [illegible] اور نہین ہی مہر کمتر دس درہم سے نقل کی یہ دار قطنی اور بیہقی نے [illegible] حضرت علی رض کا کہ نہین ہی مہر کمتر دس درہم
سے نقل کی دار قطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی اونہون نے [illegible] عادت تھی [illegible] کہ کچھ مہر جلدی دیتے تھے پہلے صحبت کرنے کے
یہانتک کہ گئی [illegible] علما [illegible] کہ نہ صحبت کرے [illegible] چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا بھی یہی
مذہب تھا دلیل اونکی [illegible] حضرت علی رض نے حضرت فاطمہ [illegible] کہ صحبت کرین [illegible] حضرت علی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے [illegible] فاطمہ کو کچھ [illegible] حضرت علی نے کہا [illegible] رسول اللہ [illegible] کچھ نہین فرمایا [illegible] اپنی [illegible] حضرت
علی نے [illegible] صحبت کی اور یہ معلوم ہی کہ مہر حضرت فاطمہ کا [illegible] چاندی کا تھا [illegible] اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہ دینا
[illegible] نزدیک [illegible] ہمارے نزدیک مستحب اور کیا ہی تیرے ساتھ قرآن سے کچھ اس سے ظاہر ہی [illegible] تعلیم قرآن کو مہر ٹھہرایا اور جائز رکھا ہی اسکو بعضے
[illegible] نے اور [illegible] کے نزدیک یہ نہین جائز وہ کہتے ہین کہ واجب ہی اس صورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کے لیے نہین ہی بلکہ واسطے سببیت کے
ہی یعنی نکاح کر دیا مینے بسبب اوس چیز کے کہ ساتھ تیرے قرآن سے ہی اور سبب جمع ہونے تیرے کا ساتھ اسکے وجود قرآن کا ہی جیسے کہ ابوطلحہ کا نکاح کرنا ام سلیم سے سلام
[illegible] اسکو قرآن سے [illegible] واسطے استحباب کے ہی پس نہین دلالت ہی اسمین اسپر کہ تعلیم مہر [illegible] وعن ابی سلمة قال سألت عائشة كم كان صداق النبي
صلى الله عليه وسلم قالت كان صداقه لازواجه ثنتي عشرة اوقية ونش قالت اتدري ما النش قلت لا قالت نصف اوقية
فتلك خمسمائة درهم رواه مسلم ونش بالرفع في شرح السنة وفي جميع الاصول اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ کہا پوچھا مینے عائشہ سے کہ کتنا تھا
مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ تھا مہر حضرت کا واسطے بیبیون اونکی کے بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نے کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش
کہا مینے نہین کہا حضرت عائشہ نے آدھا اوقیہ پس یہ سب ہوے پانسو درہم نقل کی یہ مسلم نے اور لفظ نش ساتھ دو پیشیون کے ہی شرح سنۃ مین اور بیچ سب کتابون
اصول کے اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے شافعیہ نے اسپر کہ مستحب ہی مہر باندھنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہے کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بھی بیوی تھین حضرت کی
چار ہزار درہم کا تھا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکے آگے کی حدیث کے فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابونکو کہتے ہین کہ جنمین حدیثین سند کی لکھی گئی ہین ۱۲

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان
اولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر
من اثنتي عشرة اوقية رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا خبردار ہو نہ بھاری باندھو مہر عورتونکا
پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے تو البتہ لائق ہوتے ساتھ اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہین

نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی سے عورتون اپنی مین سے اور نہ نکاح کر دیا کسیکا بیٹیون اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کے یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرۃ مین بموجب قول اللہ تعالی کے ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم اور بارہ اوقیہ کے چارسو اسی درہم ہوتے ہین اور آگے ایک حدیث آتی ہے کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تھا وہ مستثنی ہے قول عمر رض کی سے اس لیے کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے باندھا تھا حبشہ مین واسطے تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عائشہ نے اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیویون کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ کا تھا اوسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تھا تطبیق انمین یہ ہے کہ حضرت عمر نے محض اوقیہ ذکر کیے اور التفات طرف کسور کے نہ کیا مقصد حضرت عمر نے نفی کی زیادتی کی اپنے علم مین شاید کہ اونکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نے روایت کی نہ پونہچی ہو اور حضرت عمر نے بیان افضل و اولی کا کیا و الا اس سے زیادہ کے جائز ہونے مین کلام نہین ہے **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت جابر سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا بیچ مہر عورت اپنی کے بھر کر دونون ہاتھ ستوون سے یا کھجور سے یعنی مہر معجل اسپر تحقیق حلال کیا اوسنے اوس عورت کو نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَّفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے عامر بیٹے ربیعہ کے سے یہ ایک عورت نے بنی فزارہ مین سے نکاح کیا اوپر دو جوتیون کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیون کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیون کے دیا تونے اور اپنی ہوئی تو ساتھ اونکے باوجود مالدار ہونے کے کہا ہان پس روا رکھا آنحضرت نے اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ بھی محمول ہے مہر معجل پر واسطے دفع تعارض کے اور ظاہر یہ ہے کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جوتیون کے تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنے مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتھ دو جوتیون کے اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تھا جوتیون پر جائز رکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے مین اختلاف نہین پس یہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہو سکتی اور یہ حدیث ضعیف ہے **وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَّلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود سے یہ کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک شخص کے سے کہ نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اوسکے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ اوسکے یعنی صحبت کی اور نہ خلوت صحیحہ یہانتک کہ مر گیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینے کے اجتہاد کر کر واسطے اوس عورت کے ہے مانند مہر عورتون کے کہ اوسکی قوم کی ہین یعنی مہر مثل دینا آویگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اسپر ہے عدت یعنی وفات کی اور واسطے اوسکے میراث بھی ہے پس کھڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم مین سے مانند اوس چیز کے کہ حکم کیا تمنے پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعود نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف** ابن مسعود خوش ہوئے اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علی رض کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ مین یہ ہے کہ نہین ہے اوس عورت کے لیے بسبب عدم دخول کے اور اوسپر ہے عدت اور میراث اوسکو پہونچے گی اور امام شافعی کے اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول حضرت علی رض کے اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور احمد رح کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہے اور مہر مثل کہتے ہین باپ کی قوم کے مہر کو مانند پھپھیون اور بہنون اور چچا کی بیٹیون کے بشرطیکہ مساوی ہون دونون عمر مین اور جمال مین اور مال مین اور عقل مین اور دین مین اور کنوارپن

میں یا نہایت تین دینار ہے ۔ ایک شعہ میں ہوان ہے ملتفی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ** روایت ہے ام حبیبہ سے یہ کہ وہ تھیں نکاح میں عبداللہ بن جحش کے پس مر گئے عبداللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم یعنے اس روایت میں لفظ درہم کا صریح مذکور ہے اور پہلی روایت میں نہیں اور مراد یہی ہے اور بھیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کی ابوداود اور نسائی نے **ف** سب مشکوٰۃ کے نسخوں میں عبداللہ بن جحش ہے اور یہی غلط ہے صواب عبیداللہ بن جحش ہے ساتھ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داود میں اور اصول وغیرہ میں یونہیں ہے اور یہ عبیداللہ اسلام لایا تھا اور مکہ سے ہجرت کر کر حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتھ لیکر پھر وہاں جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہیں مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہیں پھر بھیجا حضرت نے عمرو بن امیہ ضمیری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تھا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سے پس نجاشی نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندھا اور قصہ نکاح کرنیکا یوں منقول ہے کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تھا اوسنے جاکر کہا کہ بادشاہ نے یہ کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے مجکو کہ نکاح کروں تیرا اونسے ام حبیبہ نے یہ سنکر بھیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اونکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کنگن اور انگوٹھی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کی عوض میں پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونے کا جعفر بن ابی طالب کو اور مسلمانوں کو کہ وہاں تھے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑھا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا مینے اوس چیز کو کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا مینے چار سو دینار سونے کے پھر حاضر کیں دینار ین آگے قوم پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ واحمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا مینے اوس چیز کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا مینے اونسے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی کا پس مبارک کرے اللہ واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹھائی گئیں دینار ین طرف خالد بن سعید کے اونھون نے لے لیں پھر ارادہ کیا لوگوں نے اوٹھنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹھے رہو سنت انبیا کی یہ ہے کہ وقت نکاح کے کھانا کھلایا جاتا ہے پھر منگایا کھانا پس کھایا سبھوں نے اور متفرق ہوئے اور یہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید کو ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تھا ابوسفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کے شرک تھا دشمن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد ازاں مسلمان ہوا ہے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا نکاح کیا ابوطلحہ نے ام سلیم سے پس ہوا مہر آپس میں اسلام لانا مسلمان ہوئی تھی ام سلیم پہلے ابوطلحہ کے پھر پیغام نکاح کا بھیجا ابوطلحہ نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی میں تجھسے یعنی اور نہیں لینے کی تجھسے مہر پس مسلمان ہوا ابوطلحہ پس ہوا اسلام لانا ابوطلحہ کا مہر آپس میں نقل کی یہ نسائی نے **ف** ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہیں انس بن مالک کی اول اونسے نکاح کیا مالک بن نضر نے اوس سے انس پیدا ہوے پھر مارا گیا مالک حالت شرک میں پھر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بھیجا ام سلیم کو ابوطلحہ نے اور ابوطلحہ مشرک تھا ام سلیم نے انکار کیا اور بلایا ابوطلحہ کو طرف اسلام کے پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ میں نکاح کرتی ہوں تجھسے اور نہیں لونگی تجھسے مہر سبب اسلام تیرے کے پس نکاح کیا ام سلیم سے ابوطلحہ نے اور ہوا اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا نکاح ساتھ مہر اوسکے کے اور بخشدیا اونسے مہر ابوطلحہ کو بسبب اسلام لانے اوسکے کے بموجب

بموجب وعدی اپنے کے پس گویا کہ اسلام مہر ہوا انسمیں شبہ یہ کہ مہر اسلام تھا مگر حنفیہ تو یون کہتے ہیں اور امام احمد ظاہر پر کرتے ہیں ۱۲ اسلا علم ۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

یہ باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے **ف** ولیمہ اوس کھانے کو کہتے ہیں کہ نکاح میں کھلایا جاتا ہے اور ولیمہ مشتق ہے التیام سے یعنی اجتماع کے چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کھلایا جاتا ہے اسلیے اسکو ولیمہ کہتے ہیں اور اکثر علما اسیر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور بعضون نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضون نے کہا بعد دخول کے ہے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے اور بعضون نے کہا وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ تکرار اوسکی کے زیادہ دو دن پر ایک جماعت علما نے مکروہ رکھا ہے اسکو اور مستحب کہا ہے اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور بہتر یہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال خاوند کے اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ضیافت آٹھ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کے اور خرس ساتھ پیش ث کے واسطے پیدا ہونے لڑکے کے اور اعذار ختنہ کے لیے اور وکیرہ مکان بننے کے لیے اور نقیعہ مسافر کے آنے کے لیے خواہ مسافر تیار کرے یا اوسکے لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتھ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطے نام رکھنے بچہ کے اور مادبہ ساتھ ہمزہ کے اور پیش دال کے اور بار موحدہ کے اوس کھانے کو کہتے ہیں کہ تیار کیا جاوے ضیافت کے لیے بے سبب اور یہ سب اقسام مستحب ہیں مگر ولیمہ کہ بعضون کے نزدیک واجب ہے یعنی ذبیح عرب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن بن عوف پر نشان زردی کا یعنے اوسکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی ہوئی تھی پس فرمایا کیا ہے یہ کہا عبد الرحمن نے تحقیق میں نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر وزن نواۃ کے سونے سے فرمایا حضرت نے برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنے کھانا پکا کر کھلا لوگون کو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا سبب ہے اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ اسکے رنگا اسلیے کہ حضرت منع کرتے تھے لگانے خلوق کے سے اور خلوق نام ایک خوشبو کا ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس ہوا یہ دیا اوسنے کہ یعنے لگائی نہیں ہے بلکہ لگ گئی ہے بسبب مخالطت دلہن کے بغیر قصد کے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواۃ نام ہے پانچ درہمون کا جیسے کہ نش نام ہے بیس درہمون کا اور اوقیہ نام ہے چالیس درہمون کا حاصل یہ کہ مہر اوسکا پانچ درہم بھر سونے کا باندھا جسکے پونے سولہ ماشہ ہوتے ہیں اور بعضون نے کہا مراد ساتھ نواۃ کے نواۃ تمر ہے یعنے گٹھلی کھجور کی انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سے اخیر کے معنی ہیں سے بقدر گٹھلی کھجور سونے کا مہر باندھا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اسلیئے کہ عبارت بیان تقلیل کے لیے بھی آتی ہے اور تکثیر کے لیے بھی آتی ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہان مراد تکثیر ہے یعنے اگرچہ زیادہ بھی خرچ ہو کرا جائے کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ میں بعید ہے جیسا کہ حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتے تھے ساتھ ستو وغیرہ کے اور مانند اسکے اور عبد الرحمن اوس زمانہ میں غنی بھی تھے ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا نہیں ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسی کے اپنی عورتون میں سے اوس قدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح میں ولیمہ کیا اونکا ساتھ بکری کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتھ بکری کے بہت ہے ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف میں لائے زینب جحش کی بیٹی کو پس پیٹ بھر دیا لوگون کا روٹی اور گوشت سے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اوسسے یعنے بعد آزاد کرنے کے اور ٹھہرائی آزادی اونکی مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکے نکاح میں ساتھ حیس کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** صفیہ جنگ خیبر میں ہاتھ لگی تھین اور بیٹی تھین حیی بن اخطب کی اور سردار تھین قریظہ اور نضیر کی اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمین کہ آزاد کرے کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کرے اوس سے اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹھہراوے تو آیا جائز ہے یا نہیں پس گئی ہے ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضے علما طرف جواز اسکے کے بموجب

ظاہر حدیث کے اونہیں جائز رکھا اسکو ایک جماعت علمائے حنفیہ بھی انھیں میں ہیں اور تاویل کیا ہے انھوں نے اس حدیث کو کہ یہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے تھا اور کو نہیں درست اور شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر آزاد کرے کوئی لونڈی کو اوپر اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹھہراوے کہ کہے آزاد کیا میں تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے
تو مجھسے عوض آزادی کے پس قبول کیا اوسنے تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہے نکاح کرنے میں اوس سے پھر اگر نکاح کیا اوسنے اوس سے پس واسطے اوسکے
مہر مثل اوسکا ہے اور حیس نام ایک کھانے کا ہے کہ مثل حلیوے کے بنایا جاتا ہے بنتا ہے کھجوروں اور اقط اور گھی سے اور اقط اوسکو کہتے ہیں کہ دہی کا پانی ٹپکا کر مانند پنیر کے ٹکیاں
بنا لیتے ہیں اور اوسکو قروت بھی کہتے ہیں ع وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ
الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا ٹھہرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کے تین رات لائی گئیں حضرت کے پاس صفیہ یعنے حضرت کے قصر
میں آئیں پس بلایا میں نے مسلمانوں کو طرف ولیمہ ونکے کے اور نہ تھی اوسمیں روٹی اور نہ گوشت اور نہ تھا اوسمیں مگر یہ کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ بچھانے دسترخوان
چمڑے کے پس بچھائے گئے دسترخوان اور ڈالی گئیں دسترخوانوں پر کھجوریں اور اقط اور گھی نقل کی یہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث میں جو گذرا لفظ حیس کا
اس حدیث میں بیان اوسکا ہے کہ کھجوروں اور اقط اور گھی سے بنتا ہے اور معنے اقط کے اوپر کی حدیث کے فائدے میں ذکر کیے گئے ہیں ع وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ
قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے
کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اپنی عورتوں کا ساتھ دو سیر جو کے نقل کی یہ بخاری نے ف شاید کہ وہ عورت ام سلمہ تھیں ع وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ
فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام
شادی کے پس چاہیے کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ پس چاہیے کہ قبول کرے
دعوت نکاح کی ہو یا مانند اوسکے ف مانند اسکے یعنے مثل عقیقہ اور ختنہ کے پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتوں میں مطلق طعام شادی ہے اور کہا ہے بعضوں نے
کہ قبول کرنا دعوت نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہے نہ قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کے بموجب حدیث حضرت کے من ترک الدعوة فقد عصى الله
ورسوله اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور یہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہے اور کھانا اوسکا مستحب ہے اگر روزہ سے نہو اور سوائے نکاح کی دعوت کے اور دعوتوں کا
قبول کرنا مستحب ہے یہ ذکر کیا ہے طیبی اور ابن ملک نے اور کہا ان دونوں نے کہ ساقط ہو جاتا ہے وجوب یا استحباب دعوت کا کئی چیزوں سے مانو کھانا شبہ کا ہو
یا تخصیص اغنیا کی ہو اوس دعوت میں یا وہاں وہ شخص ہو کہ ایذا پہونچے بسبب ہونے اوسکی کے یا نہ لائق ہو ساتھ اوسکے بیٹھنا اوسکا یا واسطے دفع شر اوسکی کے دعوت
اوسکی کیجاوے یا واسطے طمع جاہ اوسکی کے یا دعوت اوسکی اسلیے کریں کہ مدد کرے اونکی باطل پر یا وہاں کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا تالع رنگ کے یا سارنگی یا پتلیوں کے یا گانے
بجانے کی یا فرش حریر کے وغیرہ ذلک انتہی پوشیدہ نہیں ہے کہ اس زمانہ کی مجلسیں ایسی چیزوں سے خالی نہیں اگر سب نہیں ہوتی ہیں تو بعضی انہیں سے اکثر جگہ پائی جاتی ہیں
اسلیے کہا ہے صوفیہ نے کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہے کہ کہا جاوے کہ واجب ہوئی عزلت پس اختیار کرے عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کرے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے یعنی طعام نکاح کے یا مانند اسکے کے پس چاہیے کہ قبول کرے یعنی حاضر ہو پھر اگر چاہے کھاوے اور چاہے نہ کھاوے نقل کی یہ مسلم نے
ف پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہے نہ کھانا اور اگر روزہ سے نہو تو مستحب ہے کھانا اور کہا ابن ملک نے کہ امر اسمیں وجوب کے لیے ہے اور اولے اوس شخص کے حق میں ہے کہ نہو
اوسکو عذر اور جب معذور ہو مثلاً روزہ دار ہو کہ ایذا ہوگی اوسکو مشقت وہاں کے جانے میں پس نہیں مضائقہ اسکے قبول نکرنے میں ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد
عصى الله ورسوله متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے برا کھانا وہ کھانا نکاح کا ہے کہ بلائے جاتے ہین واسطے اسکے
دولتمند اور چھوڑے جاتے ہین فقیر اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت یعنی بغیر عذر کے پس تحقیق نافرمانی کی اُسنے اللہ کی اور رسول اوسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف برا
کھانا یعنی برے کھانون مین سے ایک یہ بھی ہے اسلیے کہ بعضے کھانے اس سے بھی زیادہ برے ہین اور یہی مراد شر الناس من اکل وحده سے ہے اور وہ نہین ہے
کہ مطلق کھانا نکاح کا برا ہے اسلیے کہ حکم کیا ہے اسکے کرنے کا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنے پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہ ہے کہ جو کھانا ایسا ہو کہ اوسمین اغنیا بلائے
جاوین اور فقرا نہ بلائے جاوین تو وہ برا ہے عادت تھی ان لوگون کی کہ اسمین اغنیا ہی کو بلاتے تھے اور بہت اچھے اچھے کھانے کھلاتے تھے اور فقیرون
بیچارون کی بات بھی نہ پوچھتے پس اسطرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوت کے نہ قبول کرنے مین اللہ تعالی کی نافرمانی یون ہوئی کہ سبب مخالفت کی امر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اُسنے مخالفت کی اللہ تعالی کے امر کی اور جو کہ دعوت کے قبول کرنے کو واجب کہتے ہین انھون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اور جمہور نے حمل
کیا ہے اسکو اوپر تاکید استحباب کے ع وعن أبي مسعود الأنصاري قال كان رجل من الأنصار يكنى أبا شعيب كان له غلام لحام فقال اصنع
لي طعاما يكفي خمسة لعلي أدعو النبي صلى الله عليه وسلم خامس خمسة فصنع له طعيما ثم أتاه فدعاه فتبعهم رجل فقال النبي
صلى الله عليه وسلم يا أبا شعيب إن رجلا تبعنا فإن شئت أذنت له وإن شئت تركته قال لا بل أذنت له متفق عليه روایت ہے
ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھا ایک شخص انصار مین سے کنیت کیا جاتا تھا ابو شعیب تھا اوسکا غلام بیچتا تھا گوشت پس کہا اوس شخص نے غلام کو کہ تیار کر میرے لیے پکا
کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو کہ بلاؤن مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ آنحضرت پانچوین ہون پانچ مین سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہون اور چار آدمی ساتھ ہون پس تیار کیا
غلام نے بموجب کہنے اوسکے کے واسطے حضرت کے تھوڑا سا کھانا پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس اور دعوت کی حضرت کی یعنی اور حضرت کے چار اصحاب کی پس ساتھ ہو لیا انکے ایک
شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہونچنے کے اسکے گھر پر کہ اے ابو شعیب ساتھ ہو لیا ہے ہمارے ایک شخص پس اگر چاہے تو اذن دے اسکو آنیکا اور اگر چاہے تو چھوڑ دے اسکو
یعنی رخصت کر یعنی نہ اذن دے آنیکا کہا ابو شعیب نے نہین چھوڑتا مین اسکو بلکہ اذن دیا مینے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلیل ہے اوپر اسکے کہ نہین جائز ہے بن بلائے کو جانا دعوت
ضیافت ایک قوم کے بغیر اذن انکے کے اور نہین جائز ہے مہمانکو یہ کہ اذن دے کسیکو آنیکا اپنے ساتھ مگر ساتھ امر صریح کے یا اذن عام کے یا جاننے رضامندی میزبان کے ہووے اور یہ بھی اس سے
معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے کسیکو یہ کہ جاوے کسیکے گھر مین مگر باذن اُسکے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کرے اور انکے ساتھ کوئی ہو لیوے تو
مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکے لیے اذن چاہے صاحب خانہ سے اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اسکو منع کرے اور نہ آنے سے مگر یہ کہ اسکے آنے سے نقصان کا ڈر ہو اور حاضرین کو اگرچہ اُسکو
تو ساتھ نرمی کے پھیر دے اور اگر اُسکو کچھ کھانے مین سے دیدے بشرطیکہ لائق اُسکے ہو تو یہ اچھا ہے اور شرح سنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جس حلال ہو کھانا ضیافت کا
اسکے لیے کہ بلایا جاوے اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ جب ایک شخص کے آگے کھانا رکھدے اور اسکا مالک کر دے تو وہ مختار ہے چاہے آپ کھاوے اور چاہے اوروں کو کھلاوے اور
چاہے اپنے گھر کو اٹھالاوے اور اگر بیٹھے دسترخوان پر تو چاہیے کہ کھاوے موافق عرف کے اور نہ اٹھاوے اسمین سے کچھ اور نہ کھلاوے اور کو نہین سے اور یہ بھی ساہی بعضے اہل
علم نے یہ کہ دیوین دسترخوان والے بعضے بعضون کو کچھ کھانے مین سے اور اگر دو دسترخوانون پر ہون تو نہین جائز ہے یہ مترجم الفصل الثاني فصل دوسری
عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم أولم على صفية بسويق وتمر رواه أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجة روایت ہے انس سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کھانا کھلایا وقت نکاح صفیہ کے ساتھ ستو اور کھجور کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث مین
گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نے ساتھ حیس کے اور اسمین آیا کہ ساتھ ستو اور کھجور کے وجہ تطبیق کی نہین یہ ہے کہ دونون چیزین ہونگی ولیمہ مین حیس بھی اور
ستو اور کھجور بھی جسنے جو دیکھا سو روایت کیا ع وعن سفينة أن رجلا ضاف علي بن أبي طالب فصنع له طعاما فقالت فاطمة لو دعونا

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَنَا فَدَعَوْہُ فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاَی الْقِرَامَ قَدْ ضُرِبَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَدَّکَ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی سفینہ سے یہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علیؓ نے اوسکے لیے کھانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاوین ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کھاوین وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکھے دونون ہاتھ اپنے دونون بازو دروازے کے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا بیچ کونے گھر کے پس پھر گئے حضرت کہا حضرت فاطمہؓ نے پس پیچھے پیچھے گئی مین حضرت کے اور کہا مینے اے رسول خدا کس چیز نے پھیرا آپکو فرمایا نہین واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہ کہ داخل ہو گھر زینت کئے مین نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہ تھا لیکن ڈھانکا تھا اوس سے دیوار کو مانند چھپر کھٹ وہ ڈھادو لہن کے اور یہ عادت مشہور ہی اور حضرت اسکو دیکھکر پھر گئے آگاہ کرنے کے لیے اسپر کہ یہ بہتر نہین ہی کہ زینت دنیا کی ہی اور وہ باعث نقصان آخرت کے ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دعوت کیا جاوے پھر نہ قبول کرے پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکے کی اور جو آدمی آیا مجلس کھانے کی مین بن بلائے آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہ ابوداود نے ف آیا چور بسبب اسکے کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کے پس گویا چھپکر آیا مانند چور کے پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار ہوتا ہی چور بسبب جانے کے کسی کے گھر مین حاصل یہ کہ حضرت نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچھے اخلاق اور منع کیا آنکو بری خصلتون سے کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور عدم الفت پر اور جانا کسی کے ہان بغیر دعوت کے دلالت کرتا ہی حرص نفس اور حاصل کرنے دولت پر ع وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِیَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَہُمَا بَابًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُہُمَا فَاَجِبِ الَّذِیْ سَبَقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ تھا صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اکٹھے ہوجاوین دو دعوت کرنیوالے پس قبول کر دعوت اوسکی کہ سب سے نزدیک ہو ان دونون مین سے از روی دروازے کے اور اگر پہلی کی ایک نے ان دونون مین سے پس قبول کر دعوت اوسکی جسنے پہلی کی نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے ف ظاہرا یہ اس صورت مین ہی کہ جمع نہین کر سکتا ہی یعنی دونون کی دعوت نہین کھا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت ہونے کے اور مانند اسکے کے اور جمع کر سکتا ہی تو دونون کی دعوت قبول کرے اور یہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوت کرین تو وہان ترجیح اور جہت سے ہوگی مثل معرفت اور صلاح اور ادا حقوق کے یعنی اگر اہل شہر مین سے سوائے ہمسایہ کے دو آدمی اسکی دعوت کرین تو اوسکی دعوت قبول کرے کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیر ذلک اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچھنے والا عالم کے پاس پہلے آوے تو سبق پہلے آنیوالے کو پڑھاوے اور دیوے ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا پہلے دن کا حق ہی اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہی اور کھانا تیسرے دن کا سنانا ہی اور جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف حق ہی یعنی نکاح مین پہلے دن کا کھانا کھلانا اور قبول کرنا اسکا واجب ہی یا سنت موکدہ ہی بحسب اختلاف علما کے اور دوسرے دن کا کھانا سنت اور مستحب ہی اور تیسرے دن کا اسلیے ہوتا ہی کہ لوگ سنین اور تعریف کرین اور جو کوئی سناوے یعنی مشہور کیوے اپنے تئین ساتھ سخاوت کے فخر کے لیے مشہور کریگا اوسکو اللہ تعالی میدان حشر مین کہ اپنے سنانے اور دکھانے کے لیے دیا تھا یہ جہوٹا اور مفتری ہی پس رسوا ہوگا لوگون مین کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالی بندے کو کچھ نعمت دے تو لازم ہی اسکو کہ شکر ادا کرے اور مستحب ہی یہ دوسرے

ان واسطے ہو کہ کرنے نقصان کے کہ اس روز میں واقع ہوا ہو اسیے کہ سنت کامل کر لی ہو واجب کو اور تیسرے دن سنانے اور دکھانے کے لیے ہوتا ہو اوسکو کھلانے کے لیے بلایا ہو تو واجب نہیں اسکو قبول کرنا اول روز میں اور مستحب ہو دوسرے دن اور مکروہ ہو بلکہ حرام تیسرے دن انتہی اور آئین رد صحیح ہو مالکیہ پر کہ وہ کہتے ہیں سنت ہو ولیمہ کرنا سات دن تک بیچ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصوں فخر کرنیوالوں کے آپس میں نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہ ہے کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے ف یعنے صحیح یہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند میں نہیں اور متباریین دو شخص کہ آپس میں مقابلہ کریں طعام میں اور چاہیں کہ ایک دوسرے سے ضد پر بہت پکاوے کھانا تا غالب ہووے دوسرے پر یعنے گر فخر اور سنانے اور دکھانے کے لیے پکاویں اور دعوت کریں دعوت انکی قبول نکرے اور کھانا انکا نکھاوے اگلے بزرگ دعوت فخر کی نہ قبول کرتے تھے بیچ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَّرِيَاءً اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کھانا از راہ فخر و مقابلہ کے تیار کریں انکی دعوت قبول نکیجاوے اور کھانا اونکا نکھایا جاوے کہا امام احمد نے یعنے بیچ تفسیر متباریان کے مراد حضرت کی متباریین سے یہ ہے کہ دو شخص بطریق مقابلہ کے ضیافت کریں از راہ فخر اور ریا کے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوت فاسقین کے سے ف فاسق سے مراد مطلق فاسق ہے کسیطرح کا ہو اور سبب اسکے منع کا یہ کہ اکثر فاسق احتیاط نہیں کرتے ہیں کھانے میں اور کھاتے ہیں حرام اور فاسق کبھی ظالم بھی ہوتا ہے اور کھانا ظالم کا کہ مال لوگوں کا از راہ ظلم کے لیتا ہے بالاتفاق حرام ہے اور یہ بھی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنیمیں خوش کرنا اسکا اور تکریم اسکی لازم آتی ہے بیچ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهٗ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جاوے ایک تمہارا بھائی مسلمان کے پاس پس چاہیے کہ کھاوے کھانے اوسکے میں سے اور نہ پوچھے یعنے حال طعام کا کہ کیسا ہے اور کہاں سے آیا ہے اور پیوے پانی اسکا اور نہ پوچھے اس سے کہ کیسا ہے اور کہاں سے آیا ہے روایت کیں تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے یہ حدیث یعنے اخیر اگر صحیح ہو تو وجہ اسکی یہ ہے کہ ظاہر حال مسلمان کا یہ ہے کہ نہیں کھلاتا مسلمان کو اور نہیں پلاتا اسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اسکے ف مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنے غیر فاسق پس اسکے کھانے کا حال نہ پوچھے بسبب نیک گمانی کے اور پوچھنے سے اسکو ایذا ہووے گی مگر ہاں جبکہ معلوم ہو کہ کھانا اسکا حرام سے ہے تو نہ کھاوے اور اگر ایک شخص کا کھانا اکثر حرام کا ہو تو بھی نکھاوے بیچ بَابُ الْقَسْمِ باب ہے بیچ بیان حکم تقسیم کے ف یعنے اس باب میں بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویوں کے لیے یعنے بیویوں کے پاس باری باری سے رہے انکو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویوں کے لیے اور اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت میں دوسری کے گھر میں انکو رہنا جائز نہیں و ہے جمع کرنا دو عورتوں کا ایک رات میں جائز ہے مگر باذن و رضا وے آنکے کے جائز ہے صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے ایک رات میں پہلے واجب ہونے نوبت کے تھا یا آنکے اذن سے تھا اور مذہب حنفیہ یہ ہے کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نتھی لیکن حضرت نے از راہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکھی تھی واللہ اعلم اور یہ ہی حق عورت کے یعنے نوبت کے حالت سفر میں خاوند جس بیوی کو چاہے اسکو ساتھ لیجاوے اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویوں کے جسکا نام قرعہ میں نکلے اسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت مقیم کے حق میں رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور جو شخص کہ کسی کام میں مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اسکے حق میں اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ میں مذکور ہیں بیچ ہدایہ ف واجب ہے برابری کرنی بیچ انکے رہنے میں بیوی کے پاس اور پہنانے اور کھلانے میں اور صحبت میں نہ جماع کرنے میں اور نسبت میں بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورت کا ساتھ ایکبار جماع کرنیکے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃ اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلا کے مگر ساتھ رضائے عورت کے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی

تو نہیں جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اسکی سے اور رہے ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن لیکن لازم برابری کرنی رات ہی میں ہے یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشاء کے تو ترک کی اسنے قسم یعنی نوبت اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اسکی میں اور اسیطرح نہ داخل ہووے بیوی کے پاس اسکی غیر نوبت اسکی میں مگر واسطے عیادت اسکے کے اور اگر مرض شدید ہو تو نہیں مضائقہ ہے کہ رہے اسکے پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مر جاوے اور یہ اوس صورت میں ہے کہ نہو اسکے پاس کوئی خوا اور اگر خاوند اپنے گھر میں بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اسکی نوبت میں یہ مختار ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے نو بیویاں چھوڑکر اور تقسیم کرتے تھے انمیں سے واسطے آٹھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیویاں حضرت کی اگرچہ نو سے زیادہ تھیں لیکن وقت وفات کے نو موجود تھیں عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالی عنہن انمیں سے آٹھ کے لیے تو نوبت مقرر تھی اور ایک کے لیے یعنی سودہ کے لیے نوبت نہ تھی اسلیے کہ انھوں نے اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تھی انکی نوبت میں حضرت عائشہ کے پاس رہتے تھے جیسا کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ سودہ جبکہ بوڑھی ہوئیں تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کردیا میں نے اپنا دن یعنی نوبت اپنی ایسے کہ تھی واسطے عائشہ کے پس تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتے واسطے عائشہ کے دو دن ایکدن تو انکی نوبت کا اور ایکدن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نکاح سودہ کا مکہ میں ہوا تھا بعد خدیجہ کے اور پہلے عائشہ کے لکھا ہے فقہا نے کہ اگر بخشے ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو یہ ساتھ دینے رشوت کے خاوند کی طرف سے اور جائز ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے یہ کہ رجوع کرے جب چاہے

وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهُ اَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے اپنی بیماری میں کہ جسمیں وفات ہوئی کہاں ہونگا میں کل کو کہاں ہونگا میں کل کو یعنے ہر روز بیویوں سے یہ پوچھتے تھے ارادہ کرتے تھے دن نوبت عائشہ کا یعنے بسبب زیادتی محبت انکی کے پس اذن دیا حضرت کو انکی بیویوں نے کہ رہیں جہاں چاہیں اور رہے حضرت بیچ گھر حضرت عائشہ کے یہانتک کہ وفات ہوئی انکے پاس نقل کی یہ بخاری نے ف ارادہ کرتے تھے یہ تفسیر ہے پہلے قول کی پس تھا پوچھنا اذن چاہنے کے لیے بیویوں سے کہ اذن دیں حضرت کو حضرت عائشہ کے پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہے اسپر یہ جملہ پس اذن دیا

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا قرعہ ڈالتے درمیان بیویوں اپنی کے پس جس کسیکا انمیں سے نکلتا حصہ لیجاتے اسکو ساتھ اپنے سفر میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قلابہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا سنت سے ہے جسوقت کہ نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے ثیب پر رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے یعنے نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جسوقت کہ نکاح کرے ثیب سے رہے اسکے پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا میں کہتا میں کہ انس نے پونہچائی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باکرہ سے ثیب پر الخ باکرہ کہتے ہیں کنواری عورت کو اور ثیب کہتے ہیں اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے نکاح میں کئی عورتیں ہوں یا ایک عورت ہو اور پھر نکاح کرے ایک اور عورت سے اگر وہ عورت باکرہ ہے تو اسکے پاس سات رات رہے اور اگر ثیب ہے تو اسکے پاس تین رات رہے پھر تقسیم برابر کیا کرے اور امام اعظم کے نزدیک باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی تقسیم میں برابر ہیں انھوں نے عمل کیا ہے وہ حدیثوں پر کہ دوسری فصل میں آتی ہیں کہ وہ مطلق ہیں اور اس حدیث کے معنے انکے نزدیک یہ ہیں کہ باکرہ کے پاس سات رات رہے اور اوروں کے پاس بھی سات سات رات رہے

اور ثیبہ کے پاس تین رات رہے اور اونکے پاس بھی تین تین رات رہے اور ابو قلابہ کے قول کے یہ معنے ہیں کہ اگر میں چاہتا تو مرفوع کہتا اس حدیث کو اسلیے کہ
کہنا صحابی کا کہ سنت سے یہی ہے حکم مرفوع ہے اور یہ حدیث مرفوع کے ابتدا کتاب میں لکھے گئے ہیں ۱۲ مولانا ح **وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ
عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے
ابی بکر بیٹے عبدالرحمن کے سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے پاس فرمایا اونکو کہ نہیں ہے سبب تیرے
اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہوں میں تیرے پاس اور سات رات رہوں اور سب بیویوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہوں تیرے
پاس اور دورہ کروں میں کہا ام سلمہ نے تین رہیں یعنے میرے پاس اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات
رات اور ثیبہ کے پاس تین رات نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہیں ہے بسبب تیرے الخ یعنے میں جو تین رات تمہارے پاس رہونگا تو تمہارے کنبے قبیلہ کو اس سبب حقارت نہیں
لاحق ہونیکی اسلیے کہ یہ سبب بے رغبتی کے تمہاری صحبت سے نہیں ہے بلکہ اس سبب ہے کہ حکم شرع اسیطرح پر ہے اور یہ تمہید عذر کی ہے بیچ اقتصار کے تین رات رہنے پر اور اگر چاہے
تو سات رات تیرے پاس رہوں جیسے کہ حکم باکرہ کا ہے ولیکن سات سات رات رہوں اور سب بیبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیرے پاس رہوں جیسے کہ حکم ثیبہ کا
ہے اور دورہ کروں یعنے تین تین رات اور اونکے پاس رہوں ۱۲ مع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

**عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے عائشہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیویوں اپنی کے یعنے نوبت مقرر کرتے از راہ فضل کے اور
بعضوں نے کہا از راہ وجوب کے اور عدل کرتے یعنے برابری کرتے درمیان اونکے رات کے رہنے میں اور کہتے یعنے بعذر اپنا الٰہی یہ تقسیم کرنا میرا بیچ اوس چیز کے ہے کہ مالک
ہوں میں پس ملامت کر مجھکو بیچ اوس چیز کے کہ مالک ہے تو اور نہیں مالک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے نوبت مقرر کرنیکا اور دینے نفقہ کا میں
مالک ہوں اسمیں برابری کرتا ہوں اور دلکی محبت کا میں نہیں مالک تو مالک ہے اسمیں برابری نہیں کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری رات کی رہنے
میں اور نفقے میں چاہیے نہ محبت میں اور صحبت کرنے میں اور بوسے لینے میں ۱۲ مع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ
فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہوں نزدیک ایک شخص کے دو بیویاں یعنے مثلا پھر نہ انصاف کرے درمیان اونکے آویگا دن قیامت کے اس حالت سے کہ آدھا دھڑ اسکا
گرا ہوا ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ سزا اوسی مرد کو ہوگی بے انصافی کرنے پر نہیں موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار اور اونمیں انصاف
نکریگا تو بھی یہی سزا ہوگی اسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت میں باعتبار رات کے رہنے کے نہ صحبت کرنیکے اور باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ میں
برابر ہیں اور لونڈی اور اونکا حکم اور مدبرہ اور ام ولد کے لیے نوبت آدھی ہے بہ نسبت عورت آزاد کے یعنے اگر اسکے نکاح میں لونڈی وغیرہ کسیکے ہے اور عورت آزاد بھی ہے تو لونڈی
وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور عورت آزاد کے پاس دو رات اور تین لونڈی کے لیے نوبت نہیں ہے ۱۲ ملتقی مولانا

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

**عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ هٰذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ
نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا بِهَا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ
لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا أَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا
مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ رَزِينٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ أَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ**

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَاقَہَا فَقَالَتْ لَہٗ اَمْسِکْنِیْ وَقَدْ وَہَبْتُ یَوْمِیْ لِعَائِشَۃَ لَعَلِّیْ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ نِسَائِکَ فِی الْجَنَّۃِ رواہ رزین

عطاء ابن رباح تابعی سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباس کے میمونہ کے جنازے پر مقام سرف مین پس کہا ابن عباس نے یہ بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین جسوقت کہ اٹھاؤ تم جنازہ انکا پس نہ حرکت دو اسکو اور نہ جنبش دو اسکو اور نرمی سے اٹھاؤ اسکو سمجھتے اور تعظیم کرو اسکی اسلیئے کہ تحقیق نو بیبیان تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بی بی تھین حضرت تقسیم کرتے تھے انمین سے واسطے آٹھ کے اور نہ تقسیم کرتے تھے واسطے ایک عورت کے کہا عطاء نے کہ وہ عورت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتے تھے واسطے اسکے پہونچی ہے ہمکو خبر یہ کہ وہ تھین صفیہ اور تھین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے مین کہ مری تھین مدینہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور کہا رزین نے کہ ائمہ حدیث سے ہے کہ کہا غیر عطاء نے کہ وہ عورت کہ تقسیم کرتے تھے اسکے لیے سودہ تھین اور یہی ہے صحیح ہے کہ بخشدیا تھا انھون نے دن اپنا یعنے نوبت کا واسطے عائشہ کے جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طلاق کا پس کہا انھون نے واسطے حضرت کے کہ رہنے دو مجکو اپنے نکاح مین اور تحقیق بخشدیا مینے دن اپنا واسطے عائشہ کے امید اسکے کہ ہون مین تمھاری بیبیون سے بہشت مین **ف** حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون مین سے ہین اور خالہ تھین ابن عباس کی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے کہ ایک منزل ہے مکے سے قبر حضرت میمونہ کی وہین ہے اور نکاح اور زفاف بھی انکا وہین ہوا تھا اور انتقال بھی وہین ہوا اور اس لیے یہ تعلیل ہے نہی کی یعنے نہ ہلاؤ اس لیے کہ یہ ان بیبیون مین سے ہے کہ حضرت نے نوبت مقرر کر رکھی تھی انکی اور کہا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہین تقسیم کرتے تھے حضرت اسکے لیے صفیہ تھین وہم ہے کسی راوی سے واقع ہوا ہے بلکہ وہ سودہ ہی تھین اور تھین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے مین نہ جاننا چاہیے کہ انتقال ہوا صفیہ کا رمضان کے مہینے مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سن باون یا چھپن مین بیچ زمانہ معاویہ کے اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور بعضون نے کہا سنہ چھیاسٹھ مین اور بعضون نے کہا سنہ تریسٹھ مین اور حضرت عائشہ مرین مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹھاون مین اور مرین سودہ سن چوّن مین اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ انسٹھ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلے ہجرت کے اور زینب بنت خزیمہ کا بھی انتقال حضرت کے سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیبیون کے بعد غیر صحیح ہے اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پھیرین تو نہین مناسب ہے اس قول کے ماتت بالمدینۃ اس لیے کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہے یہ کلام اشکال سے واللہ اعلم بالحال

بَابُ عِشْرَۃِ النِّسَاءِ وَمَا لِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

یہ باب ہے بیچ بیان ان حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کے ساتھ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کے **ف** ہر ایک عورت جو کہا گویا باعتبار ارادہ کرنے اقسام عورتون کے کہا ہیئے باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکے کے والا ظاہر یہ تھا کہ یون کہتے بیان حقوق عورتون کے بیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَیْرًا فَاِنَّہُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَہَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بھلائی کے اسلیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اسکو اور اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنے حال پر رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس انکی اصل مین ٹیڑھا پن ہے کوئی اسکو متغیر نہون کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اسکو چھوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہیگی

اسی طرح حال عورتون کا ہے کہ انکی اصل خلقت مین کجی اخلاق و اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست اور درست کرین انکو تو نہ ہونگے کہ مراد ساتھ توڑنے کے
طلاق ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اُٹھانا ساتھ عورتون کے مگر ساتھ چھوڑنے انکے کے بیٹھان یہ ہے کہ اُنکے چھوڑنے مین
گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسے اچھی طرح رکھو و صبر کرو اُنکے بیٹھان پر اور یہ توقع نہ رکھو
کہ سب باتونمین تمہاری مرضی موافق کام کرین گے ** وَعَنْهُ ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ خُلِقَتْ مِنْ
ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰی طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت یعنی اصل وجود اُسکی حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سے
یعنی حضرت آدم کے پسلی سے ہرگز نہین سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے پس اگر چاہے تو کہ فائدہ اُٹھاوے تو ساتھ اُسکے فائدہ اُٹھاوے تو ساتھ
اُسکے اس حالت مین کہ اُسمین کجی اور اگر چاہے تو سیدھا کرنا اُسکا توڑیگا تو اُسکو اور توڑنا اُسکا طلاق دینا اُسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ہرگز نہین
سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے یعنی ہمیشہ ایک حالت سے قیمہ پر نہین رہیگی بلکہ حالتین بدلتی جاوینگی کبھی طرف ناشکری کے اور
اطاعت کے طرف نافرمانی کے اور قناعت سے طرف طمع کے وغیرہ ذلک ** وَعَنْهُ ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ
مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بغض نہ رکھے مرد مسلمان
عورت مسلمان سے اگر ناخوش رکھیگا اُسکے ایک فعل وخو کو تو خوش رکھیگا اُسکے فعل وخوی دوسرے کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے آدمی تمام اخلاق و افعال
سب نہین اگر بعضے بُرے ہوتے ہین تو بعضے اچھے بھی ہوتے ہین پس نظر اُسکے افعال و اخلاق نیک پر کرنی چاہیے اور راضی رہنا چاہیے اُسکے افعال و اخلاق بد پر
صبر کرے مقصود غیبت دلانی اور مبالغہ ہے بیچ خوش گذرانی کے ساتھ عورتون کے اور صبر کرنے کے اُنکی ایذا پر اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ بے عیب
نہین ہاتھ لگتا ہے اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈھونڈھے تو رہیگا بدون یار کے اور نہین خالی ہوتا ہے انسان خصوصا مومن بعضے اچھی خصلتون سے
پس لائق ہے کہ رعایت اُسکی کرے اور چشم پوشی کرے سوا اُسکے سے ** وَعَنْهُ ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ
لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتے
بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت موسی علیہ السلام کے
وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من و سلوی اوترتا تھا اللہ تعالی کے طرف سے اور حکم تھا بقدر ضرورت کے لین اور نہ ذخیرہ کرین وے نہایت حرص سے ذخیرہ کرنے لگے
یہانتک کہ سڑ جاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تھی انکے فعل بد کی یعنے ذخیرہ کرنے کی کہ بسبب حرص اور نہ توکل کرنے کے خدا تعالی پر ذخیرہ کرتے تھے بعد ازان
سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نے اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتے گوشت کو تو سڑا نہ کرتا اور خیانت کے معنی ہین راستی پر نہ رہنا کبھی پس کبھی
حضرت حوا کی یہ تھی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کھانے درخت معلوم کے برخلاف امر اللہ تعالی کے پس فرمایا کہ اگر حضرت حوا سے نہ ہوتی
اگر وہ یہ کجی نہ کرتین تو کوئی عورت اپنے خاوند سے کجی نہ کرتی ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ
اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ
يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن زمعہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا سا یعنے بہت پھر صحبت کریگا اُس سے آخر دن مین اور ایک روایت
مین ہے قصد کرتا ہے ایک تمہارا پس مارتا ہے اپنی عورت کو مارنا غلام کا سا پس شاید کہ وہ ہمخواب ہو اُس سے بیچ آخر دن کے یہ نصیحت فرمائی حضرت نے

صحابہ کو بیچ ہنسنے اُنکے کے ریح نکلنے پر بھی فرمایا کیون ہنستا ہی ایک تمہارا اُس چیز سے کہ آپ بھی کرتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ صحبت
کر گیا یعنی کیا مناسب ہی کہ جسکے ساتھ معاملہ ہو اُس سے ایسا سلوک کرے اگرچہ بیوی کو نافرمانی پر کچھ مارنا آیا ہی نہ کہ ایسا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ساتھ
بیوی کے اتفاق و سلوک سے رہے اور کیون ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچھا نہین معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب پر کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃً پس جب ایک چیز اپنے بہی
موجود ہو تو غیر سے سرزد ہونے پر کیون ہنسے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے گوز سرزد ہو تو تغافل کرے تاکہ اُسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکھا ہی کہ یہ
بہرے نہ تھے ایک بار ایک عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کو آئی اُنکے پاس اور اثناء پوچھنے مین اُس سے گوز سرزد ہوا اُنہون نے اُسکی رفع خجالت کے لیے
اُس سے کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اُسنے جانا کہ یہ بہرے ہین پھر اُنہون نے اُس بات کے پورا کرنے کے لیے اپنے کو بہرا بنا رکھا اور کہا طیبی نے
کہ اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بھائی مسلمان کے عیب گیری کا تو اول اپنے نفس مین تامل کرے کہ آیا مجھ مین عیب
یا مانند اسکے پایا جاتا ہی یا نہین پس اگر اپنے کو اُس سے پاک نہ پاوے تو باز رہنا اُسکی عیب گیری سے بہتر ہی کیا خوب کسی نے کہا ہی کہ دیکھتا ہون مین اکثر
لوگون کو کہ دیکھتے ہین عیب اورون کے اور اندھے ہین اپنے عیبون سے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی مین کھیلتی ساتھ گڑیون کے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تھین میری ہمجولیان کھیلتین ساتھ میرے
اور تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتے چھپ جاتین ہمجولیان میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کے پس حضرت بھیجتے اُنکو طرف
میری پس کھیلتین ساتھ میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین بیان خوش گذرانی کا ساتھ بیوی کے اور حکم لڑکیون کے کھیلنے کا گڑیون سے باب الولی مین گذر چکا ع
وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ
الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے اوپر دروازے حجرے میرے کے اور حبشی کھیلتے تھے ساتھ برچھیون کے مسجد مین اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پردہ کرتے تھے میرا
ساتھ چادر اپنی کے تاکہ دیکھون طرف کھیل اُنکے کے درمیان کانون اور مونڈھون حضرت کے پھر کھڑے رہتے واسطے خاطر میری کے یہانتک کہ ہوئی مین وہ
کہ پھرتی مین آپ یعنی آنحضرت اسقدر ٹھہرے رہے کہ جبتک مین پھری اور بس کیا آپ سے پس اندازہ کرو زمانہ اسقدر کھڑے رہنے کا لڑکی کم عمر
حریص ہونے کھیل پر یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خردسال کسقدر حریص ہوتی ہین کھیل دیکھنے پر اسقدر کھڑی رہی مین اور حضرت بھی میری خاطر کھڑے رہے حاصل کہ
حضرت دیر تک تماشا دکھلایا کیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسجد مین یعنی رحبہ مسجد مین کہ وہ ایک چبوترا تھا متصل مسجد کے یا نفس مسجد مین اور لیے کھیلنا اُنکا
برچھیون سے سامان جہاد سے تھا پس ہوا وہ عبادۃ مانند تیراندازی کے اور نظر کرنی اُنکے طرف ظاہر یہ ہی کہ یہ تھا پہلے نزول حجاب کے کذا ذکرہ التوربشتی اور اس سے حضرت کی
خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت و عنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ
مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا مجکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ جانتا ہون جسوقت کہ ہوتی تھی تو مجھسے خوش اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجھپر خفا یعنی
کسی امر دنیوی کے جیسیکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہی پس کہا مین نے کاہے سے پہچانتے ہو یہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجھسے راضی پس تحقیق تو کہتی ہی نہین ہی

اسطرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہو تو مجہپر خفا کہتی ہو نہین ہی اسطرح قسم ہی پروردگار ابراہیم کی یعنے نام میرا نہین لیتے اور پروردگار ابراہیم کہتی ہو کہا حضرت عائشہ نے کہا مین نے کہان اسیطرح سے ہی قسم اللہ کی ای رسول خدا کے نہین چہوڑتی مین مگر نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہی تمہاری محبت مین ** **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت فبات غضبان لعنتہا الملئکۃ حتی تصبح متفق علیہ وفی روایۃ لہما قال والذی نفسی بیدہ ما من رجل یدعو امرأتہ الی فراشہ فتابی علیہ الا کان الذی فی السماء ساخطا علیہا حتی یرضی عنہا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلاوے کوئی مرد اپنی عورت کو طرف بچہونے اپنے کے ہو پس انکار کرے وہ اور گذارے خاوند رات غصے مین لعنت کرتے ہین فرشتے عورت کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ یعنے قبضہ تصرف اُسکے کے ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورت کو طرف بچہونے اپنے کے پہر انکار کرے اُسپر مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان مین ہی خفا اُسپر یہانتک کہ راضی ہو خاوند اُسکا اُس سے **ف** انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہی انکار کرنے مین اسلیئے کہ خاوند کو جائز ہی فائدہ اٹہانا اُس سے ساتہہ اُس چیز کے کہ اوپر ازار کے ہی نزدیک جمہور کے اور بعضے علما کے نزدیک سوائے شرمگاہ کے اور بدن سے فائدہ اٹہانا جائز ہی اور صبح تک باعتبار غالب کے فرمایا کہ ایسا معاملہ اکثر ہوتا ہی اگر دن کو اسیطرح انکار کرے گی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہی یعنے حکم اُسکا آسمان مین ہی یا وہ کہ معبود ہی آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین بہی اور زمین مین بہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض پس حدیث مین فقط معبود آسمان کا کہا اسلیئے کہ اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنے شرف کے اور احتمال ہی کہ مراد اسے فرشتے ہون اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کی باعث ہی پروردگار کی خفگی کے اور جب قضاء شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ** **وعن** اسماء ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ ان لی ضرۃ فہل علی جناح ان تشبعت من زوجی غیر الذی یعطینی فقال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور متفق علیہ اور روایت ہی اسماء سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجہپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنے خاوند کے طرف سے یعنی سوکن کے آگے سوائے اُس چیز کہ کہ دیتا ہی مجکو یعنی جو کچہہ دیتا ہی اُس سے زیادہ اظہار کرون سوکن کے جلانے کے لیئے دیکہہ تجہسے زیادہ مجکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتہہ اُس چیز کے کہ نہین دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑون جہوٹ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہین جہوٹ کے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہی کہ کپڑے عاریت یا امانت کے پہنے اور اسطرح دکہلاوے کہ گویا اُسکے ہی ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسا نہین اور بعضون نے کہا کہ اُسکے ساتہہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگا دے اُسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کے تا لوگ جانین کہ دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تا اُسکو شرف اور عزت ہو اور جہوٹی گواہی تو کوئی جہوٹا نجانے اُسکے ساتہہ تشبیہ دی اُسکو ** **وعن** انس قال آلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ شہرا وکانت انفکت رجلہ فاقام فی مشربۃ تسعا وعشرین لیلۃ ثم نزل فقالوا یا رسول اللہ آلیت شہرا فقال ان الشہر یکون تسعا وعشرین رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ ایلا کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے ایک مہینے کا اور تہے موچ آئے تہے حضرت کے پانون پس ٹہہرے رہے بالاخانے مین انتیس ۲۹ راتین پہر اترے پس عرض کیا لوگون نے کہ ای رسول خدا کے ایلا کیا تہا ایک مہینے اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہی اور انتیس دن کے بعد کیون اتر آئے پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی انتیس دن کا بہی نقل کی یہ بخاری نے **ف**

ایلا لغت میں کہتے ہیں قسم کھانے کو اور شرع میں ایلا اسکو کہتے ہیں کہ قسم کھاوے کہ میں بیوی کے پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہیں جاؤنگا یعنی صحبت نہیں کرونگا پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہے اور قسم توڑ ڈالے تو ساقط ہوجاتا ہے ایلا اور لازم آتا ہے کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کسی کی اسکے نکاح میں ہو اُس سے ایلا کرے تو ادنی مدت اُسکی دو مہینے ہیں پس اگر ان دونوں سے کم کی قسم کھاوے تو وہ ایلا شرعی نہیں ہے پس اس حدیث میں ایلا لغوی مراد ہے یعنی قسم کھائی کہ میں مہینے بھر تک بیویوں کے پاس نہیں جاؤنگا اور سبب اسکا یہ تھا کہ بیویاں حضرت کی کچھ نفقہ زیادہ مانگتی تھیں حضرت نے قسم کھائی کہ میں انکے پاس مہینے بھر تک نہیں جاؤنگا اور نہیں وہ ان میں حضرت کے پائے مبارک میں چوٹ آگئی تھی سبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر رہے اُنتیس دن بعد اُترے شاید کہ وہ مہینا اُنتیس دن کا تھا اسلئے اُنتیس دن پر اکتفا کیا ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَاذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاۗءُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى عَاۗئِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَاۗئِشَةَ فَقَالَ يَا عَاۗئِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِنْ نِسَاۗئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِي امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی آپکے پاس آنے کی پس پایا ابوبکر نے لوگوں کو بیٹھا حضرت کے دروازے پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسی کو انمیں سے داخل ہونے کی کہا جابر نے پس پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئے پھر آئے حضرت عمر اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی انکو پس پایا عمر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے اس حال میں کہ گرد حضرت کے تھیں عورتیں انکی اور حضرت تھے غمگین خاموش کہا جابر نے یعنی کہ کہا عمر نے یعنے اپنے دل میں البتہ کہوں میں کچھ کہ ہنساؤں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر نے یارسول اللہ اگر دیکھو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی انکی تھی طلب کرے مجھسے خرچ روٹی پانی کا یعنے زیادہ عادت سے تو کھڑا ہوں میں طرف اُسکے اور کوٹوں اُسکی گردن پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتیں گرد میرے بیٹھی ہیں جیسا کہ دیکھتا ہے تو طلب کرتی ہیں مجھسے خرچ یعنے زیادہ عادۃ سے پس کھڑے ہوئے ابوبکر طرف عائشہ کے کوٹنے لگے گردن عائشہ کی اور کھڑے ہوئے عمر طرف حفصہ کے کوٹنے لگے گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونوں نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس چیز کو کہ نہیں حضرت پاس پس کہا عورتوں نے قسم ہے خدا کی نہیں مانگینگے ہم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کبھی کہ نہو انکے پاس پھر الگ رہے حضرت بیویوں سے ایک مہینا یا اُنتیس دن یعنے بنا بر قسم سابق کے اور یہ شک راوی ہے پھر اُتری یہ آیۃ اے نبی کہ اپنی عورتوں سے یہانتک کہ پہونچے اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نے پس شروع کیا حضرت نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہ سے یعنے اسلئے کہ وہ بہت عقلمند او افضل تھیں سب بیویوں میں پس فرمایا اے عائشہ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ بیان کروں روبرو تیرے ایک بات

سے یعنی اگر کہا تھا کہ واللہ نہیں پاس جاؤنگا اپنی بیوی کے چار مہینے تک یا زیادہ اس سے اور پھر مہینے کے اندر پاس گیا تو کفارہ قسم کا دینا ہوگا اور اگر یون کہا تھا کہ اگر بیوی کے پاس جاؤن تو مجھ پر حج ہے یا روزہ یا غلام آزاد کرنا ہے پھر چار مہینے کے اندر چلا گیا تو حج وغیرہ ادا کرنا لازم ہوگا ۱۲

کہ چاہتا ہون کہ نہ جلدی کرے تو اوسمین یعنے اوسکے جواب دینے مین ابھی یعنے یہانتک کہ مشورہ کرے تو ماں باپ اپنے سے کہا عائشہ نے کیا ہی وہ ای رسول خدا کے پس آپ ہی
حضرت نے وہ بر وعائشہ کے آیہ مذکورہ کہا عائشہ نے کیا تمہارے مقدمہ مین ای رسول خدا کے مشورہ کرون اپنے ماں باپ سے یعنے مشورہ اوس امر مین کہ تفے ہین کہ اوسمین کچھ
تردد ہوتا ہی اور مجھے اسمین کچھ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مین نے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور گھر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سے یہ کہ خبر دو کسی عورۃ کو اپنی
عورتون مین سے ساتھ اوس چیز کے کہ کہا مین نے فرمایا حضرت نے نہین پوچھیگی مجھسے کوئی عورۃ اونمین سے مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالے نے
نہین بھیجا مجکو کیکے رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کیسیکے تکلیف دینے کو ولیکن بھیجا ہی مجکو احکام دین سکھانیکو اور آسانی کرنیکو نقل کی مسلم نے **ف** پایا میرے
الخ شاید کہ قصہ پر دیکے حکم پہونے سے پہلے کا ہی اور ہنساؤن الخ یعنے کوئی بات خوش طبعی کی کہون تا حضرت کا ملال رفع ہوا اور خوش ہون اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی
آدمی کو کہ جب اپنے دوست کو غمگین دیکھے تو ایسی بات اوسکے آگے کہے کہ وہ ہنسے اور خوش ہوا ور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرت کسی صحابیکو غمگین دیکھتے تو خوش
کرتے اوسکو ساتھ خوش طبعی کے اور آیۃ مذکورہ ساری یون ہی یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا
جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہ ہی کہ کہدے ای محمد اپنی بیویون کو کہ میتے تو اختیار کیا ہی فقر
دنیا مین پس اگر تم راضی ہو میرے فقر پر تو خیر ورنہ مجکو اور آؤ میرے پاس فائدہ مند کرونمین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میرے
فقر پر اور ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنے جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کے ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کرے تو الخ حضرت نے یہ
اسلیئے فرمایا کہ عائشہ صغیر سن تہین مبادا باقتضائے سن کے دنیا اختیار کرین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجھسے جدا ہونے پر تو اونکو بھی ضرر پہنچیگا اور اونکے
ماں باپ کو بھی اور اگر اپنے ماں باپ سے پوچھینگے تو وہ وہی صلاح دینگے جو اونکے حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہ نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منع کیا
کہ جو کچھ مین نے جواب دیا ہی اوسکی خبر اور کسی بیویکو نکیجے گا سبب اوسکا یہ تہا کہ منظور انکو یہ تہا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرت کے نکاح سے
نکل جاوے اور یہ بات اونہون نے بسبب نہایت محبت کے حضرت سے اور غیرت کرنے کے سوکنون پر کہی پس حضرت نے فرمایا کہ یہ مجھسے نہین ہونیکا جو کوئی پوچھیگی
مین کہدونگا کہ اسمین بھلا اون کا ہی اگر مین نہ کہون تو بے شفقتی ثابت ہوتی ہی مجکو اللہ نے کسیکو رنج اور تکلیف دینے کے لیئے نہین بھیجا ہی بلکہ مجکو تعلیم خلائق
اور آسان کرنے امور اونکے کے لیئے بھیجا ہی **ع** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون پر
کہ بخشتین نفس اپنی واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی ہین کہ کیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالے نے یہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو
چاہی اونمین سے اور ٹہکانا دے اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کرے تو اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے پس نہین گناہ تجہپر کہتی ہین عائشہ کہ کہا مین نے
نہین دیکھتی ہین پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ رضا وخواہش تیری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ اسلیئے عیب کرتی تہین کہ ہبہ کرنا
عورتکا اپنے نفس کو دلالت کرتا ہی اونکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہ بات اچھی تہی کہ حضرتکو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین سبب طالع اونکے اور کہتی ہین یعنے ازراہ
انکار کے کہ آیا بخشتی ہی عورۃ نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آیا نہین حیا کرتی عورۃ اس سے کہ بخشے نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو الخ یعنے ترک کردے
تو ساتھ سلانا جسکا چاہے تو اون مین سے اور ٹہکانا دے یعنے ساتھ سلا جسکو چاہے تو یا طلاق دے تو جسکو چاہے اور نکاح مین رکھ جسکو چاہے
یا معنے آیت کے یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس سے چاہے تو عورتون امت اپنی کے سے اور نکاح کر جس سے چاہے لوگہا نو وے نے صحیح تر یہ ہی کہ یہ
ناسخ ہی اس آیۃ کی لا یحل لک النساء من بعد اسلیئے کہ صحیح تر یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین واسطے اونکے عورتین سوا

بیویان اونکی سے اور کہا بغوی نے کہ مشہور یہ تو لونکا یہ ہو کہ یہ آیہ حضرت کی بیویون کی نوبت مین اوتری ہو کہ چلے حضرت پر نوبت ٹہرانی اور بیونکے لیے واجب تھی جب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سے نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کرے تو اور ارادہ کرے تو اپنے ساتھ سلانیکا اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے نوبت سے پس نہین گناہ تجھپر پس مباح کیا اللہ تعالے نے حضرت کے لیے واسطے بزرگی دینے اونکے کے سب مردونپر ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویون اونکے کے کہ جسکو چاہین غیر نوبت مین ساتھ سلاوین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سلاوین اور نہین دیکھتی مین اے لیے نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پہونچاتا ہو اوس چیز کو کہ خواہش کرتا ہی تو اور کہا نووی نے کہ یعنے تخفیف کرتا ہی تجھسے اور فراخی کرتا ہی تجھپر امور مین اور اسیلیے اختیار دیا تمکو انتہے پھر ہبہ کرنیوالی نفس اپنے کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضون نے کہا کہ میمونہ تہین اور بعضون نے کہا ام شریک اور بعضون نے کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا خولہ بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کیسے ۱۲ ع وَحَدِيثُ جَابِرٍ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُو دَاؤُدَ روایت ہو عائشہ سے یہ کہ وہ تہین ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین کہا عائشہ نے پس پس دوڑی مین ساتھ حضرت کے اپنے پانوؤن پر پس بڑہ گئی مین حضرت سے پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کے ساتھ پس بڑہ گئے حضرت مجھسے فرمایا یہ بڑہ جانا بدلے اوس بڑہ جانے کے ہی یعنے پہلے تو مجھسے بڑہ گئی تھی اب کہ میں بڑھ گیا روایت کیا ابو داود نے **ف** اپنے پاون پر یعنے دوڑی پر اور کہا طیبی نے کہ یہ کلمہ تاکید منظور ہی جیسے کہتے مین کہ لکھا مین نے اپنے ہاتھ سے اور دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے اور اسمین بیان ہی حضرت کے حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تا کہ پیروی کیجاوے حضرت کی اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہی سبقت چار چیز مین اونٹ مین اور گہوڑے اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنے مین اور جائز ہی جبکہ ہو بدل ایکطرف سے اس طرح کہ کہے اگر بڑہ جاوے تو مجھسے تو میرے لیے اسقدر ہو اور اگر تو بڑہ جاوے مجھسے تو نہین ہی کچھ تیرے لیے اور اگر شرط کرین بدل کے جانبین سے تو یہ حرام ہی اس لیے کہ یہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دونون ایک محلل کو یعنے حلال کرنیوالے کو درمیان اپنے پس کہے ہر ایک اگر بڑہ جاوے تو مجھسے تو واسطے تیرے اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوے مین تجھسے تو میرے لیے اسقدر ہی اور اگر بڑہ جاوے تیسرا تو نہین ہی کچھ اوسکے لیے پس یہ جائز ہی اور حلال اور مراد جائز ہونے سے یہی ہے دونو مال حلال طیب ہی بلکہ حق رکھتا ہی اوسکا اسلیے کہ اس سے مستحق نہین ہوتا اور اجود یہ ہی کہ واسطے اون کے کہدیتے ہین کہ جو تم مین سے آگے نکل جاوے اوسکے لیے اسقدر ہی بہتر ہی جائز ہی اور جائز ہی دونو ان چارون چیز مین حدیثین اسمیے کہ وارد ہوئے ہین اسمین احادیث اور سواے انکے اور کسی چیز مین کوئی حدیث نہین ۱۲ ع

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهِ لِاَهْلِي اور روایت ہو عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین تمہارا بہترین تمہارا ہو واسطے اہل اپنے کے اور مین بہترین تمہارا ہون واسطے اہل اپنے کے اور جسوقت کہ مرجاوے صاحب تمہارا پس چھوڑ دو اوسکو نقل کیا یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کیا یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ لاہلی تک **ف** اول جملہ حدیث کے معنے یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق و خدا کے وہ ہی کہ جو اپنے اہل کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرتا ہی اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہی اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سے مراد میان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمہارا یعنے کوئی شخص تم مین سے مرجاوے تو چھوڑ دو ذکر کرنا برائیون اوسکی کا مراد یہ ہی کہ مردونکی غیبت نکرو جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی

کہ یاد کرو موتے اپنے کو ساتھ بھلائی کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ جب کوئی مرجاوے تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور رونا اوسپر اور
تعلق ساتھ اوس کے اور بعضوں نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نے اپنی ذات مبارک رکھی ہی یعنے جب مین انتقال کرون تو تاسف و تحیر مجھپر نکرو
کہ اللہ کارساز تمہارا ہی اور بعضوں نے کہا یہ معنے ہین اسکے کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو مجھکو اور نہ ایذا دو مجھکو بسبب ایذا دینے کے اہل بیت میرے کو
اور صحابہ میرے کو اور متبع شریعت میرے کو یعنے علما اور اولیا کو ❊ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ
اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ
فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جسوقت پڑھے پانچون نمازین یعنے اوقات طہارت
اپنے مین اور روزے رکھے ماہ رمضان کے یعنے ادا اور قضا اور نگاہ رکھے شرمگاہ اپنے کو یعنے باز رکھے نفس اپنے کو فواحش سے اور فرمان
برداری کرے اپنے خاوند کی یعنے اوس چیز مین کہ فرمان برداری کرنی چاہیے پس چاہیے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہے نقل کی
یہ ابونعیم نے حلیۃ الابرار مین ❊ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ اٰمِرٌ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ
الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر حکم کرتا مین
کسیکو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے سجدہ کسیکو درست
نہین سوائے رب معبود کے اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو عورتکو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہین بیوی پر
اور وہ عاجز ہی ادا کرنے شکر حقوق اوسکے سے اوراسمین نہایت مبالغہ ہی بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر ❊ وَعَنْ اُمِّ
سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُہَا عَنْہَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ام سلمہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو
داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندیکا یہ ثواب ہی نہ فاسق جاہل کی رضامندیکا
❊ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَہٗ لِحَاجَتِہٖ فَلْتَاْتِہٖ وَاِنْ کَانَتْ
عَلَی التَّنُّوْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی شخص
بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے یعنے جماع کرنیکے لئے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے اگرچہ مشغول ہو
شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونے مال کا ہو جیسے روٹی پکانی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنے کیلیے تو طاعت اوسکی ضرور ہی
وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَۃٌ زَوْجَہَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ
قَاتَلَکِ اللّٰہُ فَاِنَّمَا ہُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو
دنیا مین مگر کہ کہتی ہی بیوی اوسکی حور بڑی آنکھوںوالی نہ ایذا دے اسکو مارے تجکو اللہ یعنے دور کرے تجکو اپنی رحمت و جنت سے
پس سوائے اس کے نہین کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہی قریب ہی کہ وہ جدا ہووے کا تجھسے اور اویگا طرف ہمارے یعنے بہشت مین نقل کی یہ
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی ف اور ایک روایت مین آیا ہی لعن اللہ الملائکۃ العاصیۃ الزوج ان دونون حدیثون
دلالت ہی اسپر کہ ملاء اعلی یعنے آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہین اوپر اعمال اہل دنیا کے ❊ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ الْقُشَیْرِیِّ

عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَکْسُوْهَا اِذَا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا مینے یا رسول اللہ کیا حق ہی بیوی ایک ہماری کا اوس کے خاوند پر فرمایا یہ کہ کھلا دے تو اوسکو جسوقت کہ کھاوے تو اور پہنا وے اوسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مار موں‍ﮩ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ کہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اوس سے مگر گھر مین نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** نہ مار موں‍ﮩ پر اسلیئے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہی اور اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر سوا سے موں‍ﮩ کے اور جگہہ مارے بر تقدیر ظاہر ہونے فاحشہ کے یا ترک کرنے فرائض کے یا واسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور موں‍ﮩ پر مارنا منع ہی بہر حال اور فتاوے قاضی خان مین لکھا ہی کہ خاوند کو جائز ہے کہ مارے عورتکو چار باتون پر ایک تو ترک کرنے زینت پر جبکہ چاہے خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسرے اور جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ ملے باوجود نہونے عذر کے اور تیسرے ترک کرنے نماز پر اور نہ نماز نہانے سے اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوۃ کے ہی یعنے اسمین بھی مارے اور چوتھے نکلنے پر گھر سے بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی الخ یعنے اگر چہ مصلحت ہو اوسکی جدائی مین تو جدائی نکر مگر چھوٹے مین اور گھر مین رکھو نہ وہ بموجب قول اللہ تعالے کے واللاتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن الخ

وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ امْرَاَةً فِیْ لِسَانِهَا شَیْءٌ یَعْنِی الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِیْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا یَقُوْلُ عِظْهَا فَاِنْ یَکُ فِیْهَا خَیْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَكَ ضَرْبَكَ اُمَیَّتَكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہا کہ مینے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہی کہ اسکی زبان مین ہی کچھ یعنے زبان دراز ہی اور فحش بکتی ہی فرمایا طلاق دے اوسکو یعنے اگر اوسکی ایذا پر صبر نہین کر سکتا ہی تو طلاق دیدے یہ امر اباحت کے لیئے ہی کہا مین نے تحقیق واسطے میرے اوس سے اولاد ہی اور واسطے اوسکے صحبت ہی یعنے موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو مراد اس سے یہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو یعنے خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچھ بھلائی قبول کرے گی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** لفظ یقول کلام راوی کی ہی کہ ساتھ اوس کے مراد حضرت کے بیان سے ہی کہ لفظ مرہا سے مراد حضرت کی یہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث مین کچہ اشارہ ہی طرف اسکے کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچھ تھوڑا مارنا الخ

وَعَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِهِنَّ فَاَطَافَ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ کَثِیْرٌ یَشْکُوْنَ اَزْوَاجَهُنَّ لَیْسَ اُولٰئِكَ بِخِیَارِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ایاس بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیون کو یعنے اپنی بیویون کو پس آئے عمر رضی اللہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ دلیر ہوگئین عورتین اپنے خاوندو پر یعنے بسبب آپ کے منع کرنیکے مارنے سے پس رخصت دی حضرت نے اونکے مارنیکی پھر جمع ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون کے پاس بہت سی عورتین اسحال مین کہ شکوہ کرتی تہین اپنے خاوندونکا یعنے بسبب مارنے اونکے کے اونکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئین محمد کی بیبیونکے پاس بہت سی عورتین شکایت کرتی ہین اپنے خاوندونکی نہین یہ لوگ بہتر تم مین نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** نہین یہ لوگ یعنے جو کہ مارتے ہین اپنی عورتونکو بہت یا مطلق بہتر تم مین بلکہ بہتر وہ ہین کہ نہین مارتے ہین اونکو اور تحمل کرتے ہین

یا کچھ تھوڑا سا مارتے ہین از راہ ادب کے اور نہین مارتے اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنۃ مین لکھا ہی کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ
مارنا عورتونکا بسبب منع کرنے حقوق نکاح کے مباح ہی مگر چاہیے یہ کہ بہت نہ مارے اور حکیم بن معاویہ سے جو حدیث گذری اوسکے فائدہ مین جو آیۃ لکہی
اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ مارے عورتون کو از راہ تادیب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی اتمین یہ ہی کہ احتمال ہی
کہ حضرت صلعم نے منع کیا ہو عورتونکے مارنے سے پہلے اوترنے آیۃ مذکورہ کے پھر جبکہ دلیر ہوئین عورتین اذن دیا حضرت نے اونکے مارنے کا اور اوتری آیۃ
موافق حضرت کے حکم کے پھر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنے مین خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی بدخلقی کی شکایت پر
لیکن تحمل وصبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و جوب ہی اور یہ معنے امام شافعی سے نقل کیے گئے ہین ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے تابعدارونمین سے وہ شخص کہ بدراہ کرے کسی عورتکو خاوند پر یا غلامکو اوسکے
مالک پر نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنے ہمارے تابعدارون سے نہین ہی وہ کہ کسی عورت کا دل برا کر دے اوسکے خاوند کیطرف سے اس طرح کہ ذکر
کرے اوسکے آگے برائی اوسکے خاوندکی یا خوبیان اجنبی کی اور بہکاوے کہ زیادہ طلبی کر اپنے خاوند سے اور اسکی خدمت مین قصور کر یا غلام کو
بہکاوے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمتمین کوتاہی کیا کر اور اوسکے حکم مین ہی بہکانا خاوند کو بیوی کیطرف سے اور بہکانا لونڈیکو اوسکے مالک کیطرف سے
اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کیطرف سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ
الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنے اہل عیال پر نقل کی
یہ ترمذی نے ف اسلیئے کہ کمال ... ث ہوتا ہی خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصًا اپنے اہل وعیال پر ع
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ
خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلٰى قَوْلِهٖ خُلُقًا اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنون کا ایمان مین وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اون مین از راہ خلق یعنے تمام
خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ بہتر ہون واسطے عورتون اپنی کے یعنے اسلیے کہ وہ قابل رحم کے ہین
بسبب ضعف و عجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نقل کی یہ ابو داود نے لفظ خلقا تک وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ فَكَشَفَتْ
نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِيْ وَرَأٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ مِنْ
رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ أَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ
جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهٗ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
عائشہ رضی اللہ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہ کے گھر کے شہ نشین مین پردہ
پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردیکا گڑیون پر سے کہ تہین عائشہ کے کھیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہی یہ ای عائشہ کہا
عائشہ نے یہ گڑیان ہین میری اور دیکھا حضرت نے درمیان گڑیون کے ایک گھوڑا کہ اوس کے مینڈہے پر تکیے لیٹا کا مدکے بیچ فرمایا حضرت نے

کیا ہی یہ وہ چیز کہ دیکھتا ہون مین درمیان گڑیون کے کہا عائشہ نے یہ گھوڑا ہی فرمایا حضرت نے بطریق عجب کے کہ گھوڑا ہی اور اوس کے دو پر مین کہا عائشہ نے کیا نہین سنا آپ نے کہ واسطے سلیمان کے گھوڑے تھے کہ اون کے پر تھے کہا عائشہ نے پس ہنسے حضرت یہان تک کہ دیکھین مین نے کچلیان حضرت کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** تبوک نام ایک جگہ کا ہی متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری مین ہوا یا حنین یہ شک ہی راوی کا اور حنین نام ایک جگہ کا ہی کہ چند منزل ہی مکہ سے غزوہ حنین کا سنہ آٹھ مین ہوا جن ایام مین کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیون کی کھیل سے کا گڑیون سے باب الولی مین گذر چکا ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ روایت ہی قیس بن سعد سے کہا آیا مین حیرہ مین کہ نام ہی ایک شہر کا کوفے کے پاس پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین واسطے سردار اپنے کے پس کہا مین نے یعنی اپنے دل مین کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے انکو پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے کہ تحقیق مین گیا تھا حیرہ مین پس دیکھا مین نے انکے لوگون کو کہ سجدہ کرتے ہین اپنے سردار کو پس آپ لائق تر ہین ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرت نے مجکو خبر دی مجکو اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو پس کہا مین نے نہین پس فرمایا نکرو اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے واسطے کسیکے تو حکم کرتا عورتون کو کہ سجدہ کرین اپنے خاوندونکو بسبب اسکے کہ مقرر کیا اللہ نے مردونکا عورتون پر حق نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے **ف** فرمایا نکرو یعنے حالت حیات مین بھی اسیطرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون

وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عمر رضی اللہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کے کہ مارا اپنی عورتکو اوس چیز پر نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** نہین سوال کیا جاتا مرد یعنے کچھ گناہ نہین لازم آتا اپنی بیویکے مارنے سے کہ باز پرس ہو دنیا اور آخرت بشرطیکہ رعایت کرے شرائط مارنے کے اور حد سے نہ تجاوز کرے اور ضمیر مجرور یعنے لفظ علیہ مین جو ہی پھرتی ہی طرف حرف ما کے کہ مراد اوس سے نشوز ہی جو کہ اس آیۃ مین آیا ہی واللاتی تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنے اس جملہ کے یون ہونگے کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیویکے مارنے سے نافرمانی پر

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ہم پاس حضرت کے تھے پس کہا اُس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہی مجکو جبکہ نماز پڑھتی ہون اور افطار کروادیتا ہی مجکو جب روزہ رکھتی ہون اور نہین نماز پڑھتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنے حقیقۃ یا قریب نکلنے ہوتا ہی کہا راوی نے اور صفوان تھا پاس حضرت کے کہا راوی نے پس پوچھا حضرت نے صفوان سے اُس چیز سے کہ کہا سو رۃ اُسکی نے پس کہا صفوان نے یا رسول خدا کے کہنا اوسکا کہ مارتا ہی مجکو جسوقت نماز پڑھتی ہون مین پس تحقیق وہ پڑھتی دو سورتین یعنے دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مین نے منع کیا ہی اوسکو یعنے قرارۃ دراز پڑھنے سے کہا راوی نے پس فرمایا یعنے تصدیق اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی قراۃ ایک سورۃ یعنے بعد فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نے اور کہنا اُس عورت کا کہ افطار کروا دیتا ہی مجکو جب روزہ رکھتی ہون پس تحقیق یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہی یعنے ہمیشہ رکھتی ہی نفل روزے اور مین ہون مرد جوان پس نہین صبر کر سکتا ہون یعنے جماع کرنے دیکھنے سے اور رات کو کام مین مشغول رہتا ہون جیساکہ آگے مذکور ہی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت یعنے نفل روزے مگر باذن خاوند اپنے کے اور کہنا اُس عورت کا کہ مین نماز نہین پڑھتا یہانتک کہ نکلتا ہی سورج پس سبب اسکا یہ ہی کہ ہم کام والے ہین یعنے بڑی رات تک کھیتون اور باغون کو پانی دیتے ہین سونا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہی واسطے ہمارے یعنے عادت ہماری قوم کی کہ ایسی ہی پڑی ہی کہ نہین جاگتے ہم یعنے جبکہ سوتے ہین اخیر رات مین یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنے حقیقۃ یا قریب نکلنے کے ہوتا ہی فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ جاگے تو اے صفوان پس پڑہ نماز نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** صفوان جو پانی دیتا تھا زراعت و باغات مین بری اوتک وہین پڑا سو رہتا تھا اور وہان کوئی جگانے والا تہا نہین پس وہ معذور تھا واللہ اعلم بالشرع

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰى جَبَلٍ اَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے ساتھ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار مین سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کے یارون نے اے رسول خدا کے سجدہ کرتے ہین آپکو چارپائے اور درخت یعنے باوجود نا سمجھی اور نہ مکلف ہونے کے ساتھ تعظیم آپکی کے پس ہم لائق تر ہین یعنے اوس سے کہ سجدہ کرین آپکو پس فرمایا عبادت کرو اپنے رب کو اور تعظیم کرو اپنی بھائی کی یعنے میری اور اگر مین حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوندکو اور اگر حکم کرے خاوند اُسکو یہ کہ لیجاوے پتھر پہاڑ زرد سے طرف پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کے تو لائق ہی اُس عورت کو کہ بجالاوے حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نے **ف** عبادت کرا لخ اسمین اشارہ طرف اس آیت کے کہ ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کے تھا کہ واقع ہوا تھا حکم یسبب مسخر کرنے اللہ تعالے کے اور حضرت کو اللہ تعالے کے فعل مین دخل تھا نہین اور اونٹ معذور تھا اسلیئے کہ حکم کیا گیا تھا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالے کے فرشتونکو کہ سجدہ کرین آدم کو واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنے میری محبت دلمین رکھو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سے الخ بیچ ذکر کرنے رنگ پہاڑونکے منظور مبالغہ ہی بیچ دور ہونے ان پہاڑونکے ایک دوسرے سے اسلیئے کہ پائی نہین جاتی ہین اس طرح کے پہاڑ پاس ایک دوسرے کے کہ اگر پہاڑ ایک رہو دوسرے

...اگر حاکم ایسا شخص اپنی صورۃ پر تو بھی لائق ہو کہ اسکا سجا لاوے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی واسطے اُنکے کوئی نماز یعنے قابل قبول نہین ہوتی اور نہین چڑھتی واسطے اُنکے نیکی یعنے طرف آسمان کے ایک غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے طرف مالکون اپنے کے پس رکھے ہاتھ اپنا بیچ ہاتھ اُنکے یعنے اطاعت کرے اُنکی اور دوسرے وہ عورت کہ خفا ہوا ہے خاوند اُسکا اور تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوش مین آوے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہی طرف مالک کے اور اولاد اُسکی کے اُنسے بھی وفاداری کرے اور بعد لفظ زوجہا کے ایک روایت مین حتی یرضی عنہا بھی آیا ہی یعنے جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہوا اوسکی نماز نہین قبول ہوتی اور عمل نہین چڑھتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اُسکا اُس سے اور اس روایت مین یہ لفظ نہین ذکر کیا اسلیئے کہ ظاہر ہی اور مراد یہی ہی یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اُسکو شرع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسی عورت بہتر ہی فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکھے خاوند نظر اُسپر اور بجا لاوے حکم اُسکا جسوقت کہ کچھ فرمایا ہو یعنے بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کرے اُسکا بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال اپنے کے ساتھ اسطرح کے کہ ناخوش رکھے مرد اُسکو نقل کی یہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف جسوقت کہ دیکھے یعنے اُسکی خوش اخلاقی دیکھکر خاوند اُسکا خوش ہوا اور اگر خوبصورت دیندار ہون اچھے ہون تو نور علی نور اور سب ورنہ صورت ورنہ خلاف کرے بیچ مال اپنے کے الخ یعنے جو مال حقیقت مین اُسکا ہو اُسکو بھی خلاف مرضی خاوند کے نہ خرچ کرے اور یا مال اوسکے سے مراد مال مجازی ہی یعنے مال ہی اُسکے خاوند کا لیکن ہی اوسکے قبضہ تصرف مین اُس مین خیانت نکرے اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کرے اُسکو شرع مولانا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین جو شخص دیا گیا وہ چار چیزین پس تحقیق دیا گیا بھلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنے والا یعنے اللہ تعالے کا اُسکی نعمتون پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنے اللہ تعالے کو حالت خوشی ناخوشی مین اور بدن بلاؤن پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈھونڈے واسطے خاوند کے خیانت بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال خاوند کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب ہی بیچ بیان خلع اور طلاق کے ف خلع ساتھ پیش خ کے اسم ہی خلع سے کہ ساتھ زبر خ کے ہی یعنے نکالنے ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا آتا ہی بیچ اوتارنے پہنے ہوئی چیز کے بدن سے مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع مین کہتے ہین مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور لکھا ہی مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہی اس مین کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا مینے تجھسے عوض اتنے مال کے اور کہے بیوی قبول کیا مین نے اور حاصل ہووے فرقہ درمیان میان بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہی یا فسخ ہی پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہ ہی کہ وہ طلاق بائن ہی اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہی کہ وہ فسخ ہی اور مکروہ ہی خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنے بدلے خلع کے اور

اوسکی طرف سے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہی خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہی اوسکو یعنے اوس کا مہر جو دیا ہی زیادہ اوس سے نہ لے خلع اور طلاق کے معنے لغت مین کھولنے اور چھوڑنے کے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا کے ثابت بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکے خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اوسیہ باغ اوسکا یعنے وہ باغ کہ مہر مین دیا تھا تجکو کہا اوس نے کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہ لیلے تو باغ اپنا اور طلاق دے اوسکو ایک طلاق نقل کی یہ بخاری نے **ف** نہین غصے ہوتے الخ یعنے جدائی اوسکی مین اسلیے نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہی اور اوسکے دین مین کچھ نقصان ہی ولیکن کر وہ رکھتی ہون کفر کو یعنے کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنے مجھین اور اوسین محبت نہین ہی اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہی پس ڈرتی ہون کہ مجھسے نسبت اسکے کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کے یعنے نافرمانی وغیرہ کہتے ہین کہ ثابت بن قیس بہت بدصورت اور ٹھنگنے تھے اور اونکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تھا اونہایت خوبصورت تہین اسلیئے وہ اونکو برے معلوم ہوتے تھے پس بموجب اونکے عرض کرنیکے حضرت نے ثابت کو مصلحۃً حکم ایک طلاق دینے کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولیٰ ہی طلاق دینے والے کو کہ ایک طلاق دے تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہی نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الخلع تطلیقۃ بائنۃ ۱۲ ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ انہون نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہ حضرت عمر نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس غصہ ہوئے بسبب اس کام کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتھ اوس عورت کے یعنے کہ مثلاً کہ پھیر لیا مین نے اوسکو طرف نکاح اپنے کے تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اوس عورت کو اپنے پاس یہانتک کہ پاک ہو پھر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسرے سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اوسکا طلاق دے اوسکو حالت پاکی مین پہلے اسکے کہ صحبت کرے اوس سے پس یہ ہی وہ عدت کہ حکم فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کے عورتین اور ایک روایت مین اس طرح سے ہی کہ فرمایا حضرت نے عمر رض کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اوسکے پھر طلاق دے اوسکو پاکی کی حالت مین یعنے اگر حیض ہوتا ہو اوسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** غصہ ہوئے الخ اسمین دلیل ہی اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ نہوتے بغیر حرام ہونے کے اور سبب اسکے حرام کے ہونیکا یہ ہی کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو

: واسطے مصلحت کے کہ دیکھی ہو اوسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور با وجود حرام ہونے کے اگر طلاق دی تو پڑ جاتی ہو اسی لیے حضرتؐ نے فرمایا کہ رجوع کر ساتھ اوسکے رجوع کرنا بعد طلاق کے ہوتا ہی اور لکھا ہی علمانے کہ فائدہ تاخیر کا دوسرے طہر تک کیا ہی پہلے طہر مین کیون نہ طلاق دی اسکی کئی وجہین لکھی ہین ایک تو یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کے لئے نہو پس چاہیے کہ رہنے دے ایک مدت تک کہ حلال ہی اوسمین طلاق دوسرے یہ کہ بیتر آگ اوسکے فعل بد کی یعنے طلاق دینے کی حالت حیض مین تیسرے یہ کہ طہر اول ساتھ حیض کے کہ طلاق دی ہو اوسمین بیچ حکم ایک چیز کے ہو پس اگر طلاق اول طہر مین دی تو گویا حیض ہی مین دی اور ان وجہون سے معلوم ہوتا ہو کہ باز رہنا طلاق سے دوسرے طہر تک واجب نہین بلکہ اولے ہی واللہ اعلم پھر جاننا چاہیے کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور بدعی احسن کو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دے اوس طہر مین کہ جماع نکیا ہو اوسمین اور چھوڑ دے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دے تین طہرونمین کہ نہ جماع کیا ہو اونمین اگر ہو وہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لئے ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجا دے اور جائز ہی اونکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی بدعی یہ ہی کہ تین طلاقین دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت ہو اسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دے اوس طہر مین کہ جماع کیا ہو اس مین اور اسی طرح طلاق دینی اوسکو حیض مین یعنے یہ بھی بدعی ہی اور واجب ہی رجوع کرنا ساتھ اوسکے صحیح تر روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہی رجوع کرنا پس جب پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو تو طلاق دے اوسکو اگر چاہے اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہی کہ طلاق رجعی ہو یا بائن پہلا رجعی تو یہ ہی کہ کہے ایکبار یا دوبار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکے کے پس صریح کے طلاق دینے سے ایام عدۃ مین بغیر نکاح کے رجعت کر لینا جائز ہی یعنے اگر کہے کہ رجوع کی مین نے تجھسے یا ہاتھ لگائے یا مساس یا جماع کرے تو رجوع اس سے ہو جاتی ہی حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہی ساتھ الفاظ کنایات کے سوائے تین الفاظ کے کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق بائن سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہی جبتک کہ پھر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق یہ ہی کہ طلاق مغلظہ ہو اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہی کہ تین طلاقین ایکبارگی دے یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جبتک کہ بعد اسکے عدۃ کے اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نہ کرے اور طلاق نہ دے اور عدۃ نہ گذرے اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اوسکے ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہی طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسی جبر کرنیسے دے یا نشہ مین دے یا گو دکا ہو کہ ساتھ اشارہ معہودہ کے دے اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکے کی اور دیوانی کی اور سوتے کے اور مالک کی اپنے غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق عورۃ کا ہی یعنی طلاق آزاد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کے دو ہین اگرچہ مرد آزاد کے نکاح مین ہو اور مطلق سوا اتا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکے کو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ہمپر کچھ یعنے اقسام طلاق سے نہ ایک نہ تین نہ بائن نہ رجعی نقل کی نہ تیاری اور مسلم نے ف مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتے ہو تو آؤ تا فائدہ دیگے تمکو چھوڑ دون اور اگر خدا اور رسول خدا کو اور دار آخرۃ کو چاہتے ہو تو تمہارے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنے بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو پھر وہ اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رح کا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو واقع ہوتی ہی طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے اور تین طلاقین نزدیک مالک رح کے اور منقول ہی بعضے صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رض سے کہ واقع ہوتی ہی ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینے خاوند کے

بیوی کو اگرچہ اختیار کرے وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے پس حضرت عائشہ نے رد کیا اونکے قول کو ساتھ بیان کرنے اس حدیث کے **وعن ابن عباس قال في الحرام يكفر لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة متفق عليه** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا بیچ حرام کرنیکے کفارہ دے البتہ تحقیق ہے تمکو بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی اچھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اگر کوئی حرام کرے ایک چیز اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اسپر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہیں ہوتی اور یہ مذہب ابن عباس کا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا ملک غیر کی ہو جیسے کہ کہے شراب مجھ پر حرام ہے یا مال فلانے کا مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے اگر نہ ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب کھا دیگا اوسکو یا بیچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کردیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنے توڑنیوالا قسم کا نہیں ہونیگا پھر ابن عباس نے اپنے مذہب کی تقویت کیلیے یہ آیۃ پڑھی لقد کان لکم الخ یعنے حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہے حضرت نے جب حرام کیا تھا شہد اپنے اوپر تو حکم کفارہ دینے کا نازل ہوا اس آیۃ میں یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الایۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ میں ہے پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہے سب حلال مال مجھ پر حرام ہیں یا کہے سب حلال خدا کے مجھ پر حرام ہیں تو فتوے اسپر ہے کہ اس کہنے سے طلاق پڑجاتی ہے اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو تو مجھ پر حرام ہے تو ہوتا ہے یہ ایلا اگر نیت کرے حرام کرنیکی یا نہ نیت کرے کچھ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور ہدر ہے یعنے لغو ہے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر نیت کرے جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلا ہوگا اور اس کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تینوں کی نیت کرے تو تین طلاقیں پڑتی ہیں اور فتوے اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی یہ ہے در مختار **وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمكث عند زينب بنت جحش وشرب عندها عسلا فتواصيت انا وحفصة ان ايتنا دخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم فلتقل اني اجد منك ريح مغافير اكلت مغافير فدخل على احديهما فقالت له ذلك فقال لا باس شربت عسلا عند زينب بنت جحش فلن اعود له وقد حلفت لا تخبري بذلك احدا يبتغي مرضات ازواجه فنزلت يا ايها النبي لم تحرم ما احل الله لك تبتغي مرضات ازواجك الاية متفق عليه** اور روایت ہے عائشہ رضی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے توقف فرماتے نزدیک زینب بیٹی جحش کے کہ بیوی تہیں حضرت کی اور پیتے نزدیک اونکے شہد پس ٹھہرایا میں نے اور حفصہ نے کہ جسکے پاس ہم میں سے تشریف لاویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہے کہ تحقیق میں پاتی ہوں تم میں سے بو مغافیر کی کیا کھائے آپنے مغافیر پھر تشریف لائے حضرت ایک کے پاس اون میں سے یعنے عائشہ کے پاس یا حفصہ کے پاس سو اوسی کو پایا نہیں معلوم کسکے پاس آئے پس کہا ایک نے اون میں سے واسطے حضرت کے یہ پس فرمایا حضرت نے کچھ مضائقہ نہیں پیا ہے میں نے شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے پس ہرگز میں پھر نہیں پینے کا شہد اور تحقیق میں نے قسم کھائی ہے اور مت خبر کرنا تو اسکی کسیکو یعنے تاکہ دل شکستہ خاطر ہوں زینب بسبب باز رہنے حضرت کے شہد پینے اونکے سے چاہتے تھے حضرت یعنے بسبب حرام کرنے شہد کے خوشی اپنی بیویونکی یعنے بعضے بیویوں کی پس اوتری یہ آیۃ اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیۃ تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف توقف فرماتے الخ یہ اونکے روز نوبت کا ذکر نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب دورہ کرتے حضرت اپنی بی بیوں پر اور اتفاقاً زینب کے پاس توقف ہوجاتا و مغافیر ایک درخت کے میوہ کا نام ہے کہ مشابہ گوند کے ہوتا ہے اور بو اوسکی بری ہوتی ہے اور ایک گونہ مشابہ بوے شہد کے ہوتی ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ حضرت کو شہد مرغوب تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتے دورہ میں تو وہ شہد پلایا کرتی تھیں اور بسبب اسکے حضرت اونکے پاس ٹھہرتے تھے یہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور اونوں نے حضرت حفصہ سے کہ وہ بھی بیوی حضرت کی تھیں اور حضرت عائشہ سے اتفاق رکھتی تھیں مشورہ کر کے یہ امر مذکور حضرت سے عرض کرنا ٹھہرایا کہ حضرت شہد پینا اور اون کے پاس ٹھہرنا موقوف کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا مہ ح

الفصل الثانی فصل دوسری عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما امرأة سألت زوجها طلاقا في غير ما بأس فحرام عليها رائحة الجنة رواه أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بلا ضرورت پس حرام ہے اوسپر بو جنت کی یعنے جب کہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی موقف میں پہونچے گی تو یہ محروم رہے گی اوس سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أبغض الحلال إلى الله الطلاق رواه أبو داود اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباح مین طرف اللہ تعالے کے طلاق ہے نقل کی یہ ہے ابوداود نے ف یعنے اگرچہ طلاق حلال و مباح ہے لیکن خدا تعالے کے نزدیک مبغوض و مکروہ ہے جیسے چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین مکروہ جیسے ادا کرنا نماز فرض کا گھر مین بغیر عذر کے اور پڑھنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہے یعنے فرض ادا ہوجاتا ہے ولیکن مکروہ ہے ع ح وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا طلاق قبل نكاح ولا عتاق إلا بعد ملك ولا وصال في صيام ولا يتم بعد احتلام ولا رضاع بعد فطام ولا صمت يوم إلى الليل رواه في شرح السنة اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین طلاق پہلے نکاح سے اور نہین آزاد کرنا غلام کا مگر پیچھے مالک ہونے کے اور نہین جائز طے کے روزے رکھنے یعنے پے در پے روزے رکھتے چلے جانا کہ رات کو افطار نکیے جاے نہین اوروں کو یہ جائز تھا اونکے خصائص سے تھا اور نہین یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکے یعنے بعد بالغ ہونیکے یتیم نہین کہلانیکا اور نہین ہے تحریم واسطے رضاعت کے بعد مدت دودھ چھڑانے کے یعنے دودھ چھڑانیکی مدت دو برس یا اڑھائی برس مین اوسکے بعد دودھ پلاوے تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودھ پینے کے ہوتی ہے وہ نہین ہوتی اور نہین جائز یا ثواب چپ رہنا دن سے رات تک نقل کی یہ شرح السنہ مین ف نہین طلاق الخ یعنے پہلے نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہین پڑتی اس لیئے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے بغیر نکاح کے کیونکر ہو اور اسیطرح بردے کو پہلے مالک ہونیکے آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ جب اضافت کرے طلاق کی طرف سبب ملک کے تو درست ہے جیسے کہ اجنبی عورت کو کہے اگر نکاح کرون مین تجھسے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہے پس واقع ہوتی ہے طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسیطرح اگر آزادیکو اضافت کرے طرف ملک کے جیسے کہ کہے اگر مالک ہون مین اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہے پس بعد ملک مین آنے اسکے وہ آزاد ہوجاتا ہے پس یہ حدیث ہمارے نزدیک محمول ہے نفی تنجیز پر یعنے وقت کہنے کے طلاق نہین پڑتی ہے پس نفی تعلیق کی نہوئی اور چپ رہنا یعنے اگلی امتون مین عبادت تھا اور ہماری شریعت مین یہ درست نہین اور کچھ ثواب اسے نہین حاصل ہوتا مگر ہان بری اور لا یعنی کلام کرنے سے ہر وقت چپ رہنا ضرور و بہتر ہے ع ح وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن آدم فيما لا يملك ولا عتق فيما لا يملك ولا طلاق فيما لا يملك رواه الترمذي وزاد أبو داود ولا بيع إلا فيما يملك اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اوس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین آزاد کرنا اوس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین طلاق اوس چیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داود نے اور نہین بیچنا مگر اوس چیز مین کہ مالک ہے یعنے اوسکے عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً ف نہین صحیح ہوتی نذر الخ یعنے اگر کہے واسطے اللہ کے ہے مجھپر کہ آزاد کرون مین اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنیکے اوسکی ملک مین نہین ہے تو نہین صحیح ہوگی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد نذر کے تو وہ آزاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ہے ع وعن ركانة بن عبد يزيد أنه طلق امرأته سهيمة البتة فأخبر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم وقال والله ما أردت إلا واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا
الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ اور روایت ہے رکانہ بیٹے عبد یزید کے سے کہ اوسنے طلاق دی اپنی عورت کو کہ نام اوسکا سہیمہ تھا طلاق بتہ پس خبر دی رکانہ نے ساتھ
اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی
نہیں ارادہ کیا تو نے مگر ایک کا پس کہا رکانہ نے قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا پس پھیر وائی وہ عورت طرف اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پھر دوسری طلاق دی رکانہ نے اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رض کے اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمان کے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نہیں ذکر کیا دوسری اور تیسری کا **ف** طلاق بتہ یعنے کہا انت طالق البتہ البتہ بت سے ہے معنی قطع
کے یعنے یہ طلاق ایسی ہے کہ لگاؤ نہیں رکھتی بالکل نکاح سے نکال دیتی ہے عورت کو اور پھیر وائی الخ یعنے حکم کیا ساتھ رجعت کے یعنے پھر لائی گئی نکاح میں
ساتھ اس قول کے راجعہا الی نکاحہ یہ شے بموجب مذہب شافعی کے ہیں کہ طلاق بات اونکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اوسکے
دو کی یا تین کی تو موافق نیت کی ہوتی ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہوتی ہے اور امام ابو حنیفہ کے طلاق بائن برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ
نہ نیت کرے اور اگر نیت کرے تین کی تو تین پڑتی ہیں پس اونکے نزدیک لفظ ردہا کے معنے یہ ہیں کہ پھیر وایا اوسکو ساتھ نکاح جدید کے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہیں کہ قصد کرنا اونکا بھی قصد ہے اور
ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** معنے
جد ہیں کوشش کرنے [illegible] اور یہان مراد [illegible] وہی معنے مراد رکھے جیسا کہ [illegible] اوسکے مراد رکھے
اور ہزل یہ ہے کہ [illegible] یہ تین چیزین ایسی ہیں کہ [illegible] مراد رکھے یا نہ رکھے واقع ہو جاتی ہیں پس اگر ہنسی ہنسی میں درمیان مرد و
عورت کے [illegible] طلاق ہنسی میں [illegible] اور اسیطرح سے بعد طلاق رجعی کے
رجوع کرے [illegible] ہنسی سے نہیں لازم ہو جاتی ہے وَعَنْ
عَائِشَةَ [illegible] لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيلَ مَعْنَى
الْإِغْلَاقِ الْإِكْرَاهُ [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں طلاق اور نہیں آزاد کرنا بیچ حالت
زبردستی کے نقل کی یہ ابو داود [illegible] **ف** اکراہ کے معنے ہیں زبردستی کرنی یعنے اگر کوئی زبردستی کسی سے طلاق
دلوادے یا اوسے غلام [illegible] اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے تینوں اماموں نے کہ اونکے نزدیک
دونوں چیزیں [illegible] زبردستی کے نہیں واقع ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک واقع ہو جاتی ہیں انہوں نے قیاس کیا ہے ان کو ہزل پر اور دلیلیں انکی
اصول فقہ میں دیکھنی چاہییں اور جو چیزیں کہ ثابت ہوتی ہیں [illegible] اکراہ کے احکام اونکی وہ سب گیارہ ہیں نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلاء اور فی اور ظہار
اور عتاق اور عفو قصاص [illegible] وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ
إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِي ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

و عطا ابن عجلان روایت کرنیوالا حدیث کا ضعیف ذہنی یاد رکھنے والا حدیث کا **ف** مذہب امام ابو حنیفہ کا موافق ہے ساتھ اس حدیث کے اور مراد معتوہ سے دیوانہ ہے کہ اوسکے عقل میں نقصان و خلل ہو کبھی بیہوش ہو اور کبھی ہوشیار تا موس میں لکھا ذکر ہے معتوہ بمعنی نقصان عقل اور مدہوش ہوتے کے ہے اور صحاح میں لکھا ہے کہ معتوہ کہتے ہیں دل اوٹے ہوئے او ناقص عقل کو اور فقہ کی کتابوں میں کئی معنی بیان کئے ہیں اسکے بس قول والمغلوب علی عقلہ بطرف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضے روایت میں المغلوب بغیر واو کے آیا ہے پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلاً شعور نہ رکھے بطریق اولے نہیں واقع ہوگی اور کہا زین العرب نے کہ معتوہ ناقص العقل او مغلوب تھا کہ کہتے ہیں تمامل ہو یہ مجنون اور سونیوالے کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی بسبب مرض کے اور غشی والے کو پس ان سبھوں کے نزدیک طلاق نہیں پڑتی اور اسیطرح لڑکی کی طلاق نہیں پڑتی انتہی اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہے معتوہ وہ ہے کہ کم سمجھ اوسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اوسکا ساتھ تدبیر کے لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیاں دیتا ہو دیوانہ مجنون کے اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہے لیکن مؤید ہے اسکی یہ روایت کہ حضرت علی سے منقول ہے کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا** اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصوں سے یعنے قول و فعل اونکے حسنہ نہیں اور لکھے نہیں جاتے اعمال اونکے نامہ اعمال میں کرین بسبب اونکے ایک تو سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے بیعقل سے یہانتک کہ عاقل ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی یہ دارمی نے عائشہ سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضہ اور حضرت عائشہ سے **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور عدۃ اوسکی دو حیض ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنے لونڈی دو طلاقوں سے حرام ہوجاتی ہے جیسے آزاد عورت تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے لیس دو طلاقیں اوسکی مثل تین طلاقوں کے ہیں اور عدۃ اوسکی دو حیض ہیں جیسے آزاد کی تین حیض اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدۃ اوسکی آزاد کی تین مہینے ہیں اور لونڈی کی ڈیڑھ مہینا اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس بات پر کہ اعتبار ہے طلاق اور عدۃ میں عورۃ کا نہ مرد کا پس اگر عورت آزاد ہوگی تو طلاقیں اوسکی تین ہونگی اور عدۃ اوسکی تین حیض اگرچہ خاوند اوسکا غلام ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقیں اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلاق میں اعتبار مرد کا ہے اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقیں تین ہونگی اور عدۃ تین حیض اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقیں اوسکی دو ہونگی اور عدۃ اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ عدۃ ساتھ حیض کے ہے نہ طہر کے بیچ مذہب ہمارا ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد قول اللہ تعالے کے سے ثلاثۃ قروء سے تین حیض ہیں نہ تین طہر **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتیں نافرمانی کرنیوالیاں اپنے خاوندونکی اور خلع طلب کرنیوالیاں وہ ہیں منافق نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنے جو عورتیں کہ طلب کرتی ہیں خلع اور طلاق اپنے خاوند سے بلا سبب وہ منافق ہیں یعنے عاصی ہیں باطن میں اور مطیع ہیں ظاہر میں **وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ** اور روایت ہے نافع سے کہ روایت

کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کیسی یہ کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند سے یعنی ابن عمر سے بدلے ہر چیز کے کہ تھی اوسکے پاس پس نہ انکار کیا اسکو عبد اللہ
بن عمر نے نقل کی یہ مالک نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کیا اسکا بسبب جائز ہونے خلع کے اگرچہ اس طرح مکروہ ہی **وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ
حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهٗ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ** روایت ہے محمود بیٹے لبید سے کہا خبر دیئے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
حال ایک شخص کے سے کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقیں اکٹھی پس کھڑے ہوئے حضرت غصے میں پھر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہی ساتھ کتاب اللہ عزوجل کے حال آنکہ
میں درمیان تمہارے ہوں یہانتک کہ کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کروں اسکو نقل کی یہ نسائی نے **ف** کھیلا جاتا ہی یعنی استہزا کیا جاتا ہی
ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد کتاب سے یہ قول ہی اللہ تعالی کا الطلاق مرتان و لا تتخذوا آیات اللہ ہزوا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کے متفرق
نہ اکٹھی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تین طلاقیں اکٹھی دینی حرام ہی چنانچہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقیں اکٹھی دینی حرام ہیں اسلیے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں غصہ ہوتے مگر حرام پر اور امام شافعی رح کے نزدیک تین طلاقیں اکٹھی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقیں دینے
مین یہ ہی کہ شاید بعد طلاق کے اللہ تعالے خاوند کے دل کو مائل کر دے بیوی کی طرف اور وہ رجوع کر لے اور خلاف کیا ہی علماء نے اوس شخص کے حق مین کہ کہے اپنی بیوی کو
انت طالق ثلاثا پس کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء نے کہ تین طلاقیں پڑتی ہیں اور کہا طاؤس اور بعض اہل ظاہر نے کہ ایک طلاق پڑتی ہی
اور کہنا قتل کر دوں اسلیے کہ کہنا ساتھ کتاب خدا کے کفر ہی یہ شخص اسلیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی زجر و توبیخ ہی اور حقیقت کلام کی مراد نہیں **وَعَنْ
مَالِكٍ بَلَغَهٗ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
طَلُقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ** روایت ہی مالک سے پہونچی اوسکو یہ بات کہ ایک شخص نے
کہا عبد اللہ بن عباس سے روبرو کہ تحقیق میں نے طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقیں پس کیا دیکھتے ہو مجھ پر یعنی کیا حکم دیتے ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نے
کہ جدا ہوئی وہ عورت تجھ سے ساتھ تین طلاقوں کے اور باقی ستانوے کے ساتھ تو نے آیتوں اللہ تعالے کے ٹھٹھا کیا نقل کی یہ موطا میں **ف**
اسمیں اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالے کے الطلاق مرتان تا و لا تتخذوا آیات اللہ ہزوا یعنی بیان اسکا اوپر کی حدیث میں گذرا **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ
وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ** روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ نہیں پیدا کی اللہ تعالے نے کوئی چیز اوپر روئے زمین کے بہت پیاری طرف اوسکے آزاد کرنے
اور نہیں پیدا کی اللہ تعالے نے کوئی چیز روئے زمین پر یعنی حلال چیزوں میں سے بہت بری طرف اوسکے طلاق دینے سے نقل کی یہ دارقطنی نے **ف**
بردہ کا آزاد کرنا اس لیے بہت پیارا ہی اللہ کے نزدیک کہ بسبب اوسکے غلامی سے چھوٹتا ہی اور مخلوف ہی کے ساتھ مشغول ہوتا ہی عبادت مولا کے
لیے اور بسبب اوسکے خلاصی ہوتی ہی اوسکے مالک کو آگ دوزخ کے سے اور طلاق دینی دو بری ہی اللہ کے نزدیک بغیر حاجت کے اور بدون ضرورت
کے ہو کہا ابن ہمام نے کبھی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورتکو کہ نماز نہ پڑھتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان میں ہی کہ کسیکی بیوی نماز
نہ پڑھتی ہو تو لائق ہی اوسکو یہ کہ طلاق دے اوسکو اگرچہ نہو اوسکے پاس مال کہ ادا کرے مہر اوسکا اور منقول ہی ابو حفص بخاری سے ہی کہ کہا اوسنے
اگر ملے بندہ اللہ تعالے سے کہ مہر ہو بیکا اوسکے گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میرے اس سے کہ صحبت کرے ایسی بیوی سے کہ نماز نہ پڑھتی ہو اور اس حدیث میں
دلالت ہی اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سے عبادت کے لیے ✤

باب المطلقۃ ثلثا

باب ہی بیچ بیان اوس عورت کے

کر دیا تھا یعنی دی تھی **ف** یعنے اس باب میں حکم اوس عورت کا ہے جسکو تین طلاقین دی گئین کہ وہ نہیں حلال ہوتی پہلے خاوند کے لئے بغیر جماع کرنے دوسرے خاوند کے اور بعضے نسخو نمین بعد لفظ ثلثا کے یہ عبارت بھی ہے وفیہ ذکر الظہار والایلاء یعنے اس باب میں ذکر ظہار اور ایلا کا بھی ہے اور معنے ظہار اور ایلا کے اور کچھ مسائل اونکے آگے مذکور ہوینگے انشاء اللہ تعالے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا آئی عورت رفاعہ قرظی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق میں تھی نزدیک رفاعہ کے یعنے اوسکے نکاح میں پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور قطع کیا مینے بعد اوسکے عبد الرحمن بن زبیر سے اور نہیں ساتھ اوسکے یعنے ستر اوسکا مانند پھند نے کپڑے کے یعنے عبد الرحمن نامرد ہے پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکھتی ہے تو یہ کہ پھر جاوے طرف رفاعہ کے کہا کہ ہاں فرمایا حضرت نے رجوع کر طرف اوسکے یہانتک کہ چکھے تو مزا اوسکا اور چکھے وہ مزا تیرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں زبیر ساتھ فتح زے کے اور بے کے زیر کے ہے اور سوائے اسکے سب جگہ ساتھ پیش زے کی اور بے کے زبر کے ہے اور یہانتک نہ چکھے تو مزا اوسکا الخ یعنے جبتک کہ دوسرا خاوند صحبت نکرے پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال نہیں اور یہ حدیث مشہور ہے دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ شرط حلال ہونے عورت کے پہلے خاوند کے لیئے فقط ہونا نکاح کا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے ہونا صحبت کا اور صحبت کرنے میں فقط دخول کافی ہے انزال شرط نہیں

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عامر سے راضی ہو اللہ اون سے **ف** محلل وہ ہے کہ جسنے نکاح کیا کسیکی عورت سے کہ اوسکو تین طلاقین دی گئین تھین بقصد یا بشرط اسکے کہ طلاق دے اوسکو بعد صحبت کرنے کے تا حلال ہو جاوے طلاق دینے والیکو نکاح کرنا اوس سے اور محلل لہ خاوند اول ہے پس ان دونو کو لعنت کی اور اس حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل جبھی کہتے ہیں کہ عقد صحیح ہو ورنہ فاسد سے محلل نہین ہوتا اور شمنی نے کہا محلل کو کہ خود وہ اسپر ہی لعنت کرے کہ اوسنے نکاح کیا بقصد فراق کے اور نکاح مشروع ہوا ہے دوام کے لیے پس یہ مثل بکری مستعار کے ہو جیسے کہ حدیث مین آیا ہے اور محلل لہ کو یعنے پہلے خاوند کو لعن اسلیے کی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد نہین دونون کے ساتھ بطبیعت سلیم نفرت کرتی ہے اس فعل قبیح سے نہ حقیقت حرمت کی اور مجتبیٰ اور ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر شرط ہو حلالہ کرنیکی زبانی بسطرح کہے محلل اوس عورت طلاق دی ہوئی کو نکاح کرتا ہوں تجھسے اسلیے کہ حلال کرون تجکو تیرے خاوند طلاق دینے والیکے لیے یا کہے عورت کہ نکاح کرتی ہون تجسے اسلیے کہ حلال ہو وون اپنے خاوند کے لئے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر زبان سے نکہیں اور نیت میں یہ بات ہو تو محلل ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اس لیے کہ اوسکو صلاح منظور ہے اور ابن ہمام نے کہا اگر نکاح کیا اوس عورت سے کہ تین طلاقین دی گئے تھے غیر کفو سے بغیر اذن ولی کے اور پھر صحبت کے اوسکو طلاق دی تو وہ عورت اول خاوند کیلیے حلال نہین ہوتی فتویٰ اسی پر ہے وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يُوْقَفُ الْمُوْلِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ کہا پایا مینے دس اور کئی ایک صحابیوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کو کہ سب کہتے تھے کہ ٹھہرایا جاوے ایلا کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** ایلا یہ ہے کہ قسم کھاوے کوئی اپنی عورت سے صحبت نہین کرنیکا چار مہینے یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نہ کی اور گذر گئے چار مہینے تو نہین پڑتی طلاق بمجرد گذر جانے چار مہینے کے نزدیک اکثر صحابہ کے بلکہ ایلا کرنیوالیکو ٹھہراتے ہیں یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے اور کفارہ دے اپنی قسم کا اور یا

طلاق دی یہی مذہب امام مالک اور شافعی کا ہے اور کہا ہے امام شافعی نے کہ اگر نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دے اور امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر صحبت کی چار مہینے تک تو لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہے ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گذر گئے تو اوسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور مسائل ایلاء کے فقہ سے دیکھنے چاہییں ✦ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رِوَايَتِهِمَا أَعْنِي أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيِّ فَأَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّينَ مِسْكِينًا اور روایت ہے ابی سلمہ سے یہ کہ سلمان بن صخر نے اور کہا جاتا تھا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورت کو اپنے پر مانند پیٹھ ماں اپنے کے یعنے کہا کہ تو مجھ پر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے کہ اسکو ظہار کہتے ہیں یہانتک کہ گذرے رمضان یعنے حرام کیا اوسکو اپنے پر گذرنے ماہ رمضان تک پس جبکہ گذرا آدھا مہینا رمضان کا گرا سلمان اوسپر ایک رات یعنے صحبت کی اوس سے پھر آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہیں پاتا ہوں اوسکو یعنے مجکو اوسکا مقدور نہیں فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے در پے کہا نہیں طاقت رکھتا ہوں یعنے اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ روزے رکھے دو مہینے پہلے جماع کرنے سے اور دو مہینے تک رکھ نہیں سکتا بسبب کثرت شہوت کے فرمایا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا نہیں پاتا ہوں یعنے طعام ساٹھ مسکینوں کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے فروہ بن عمرو صحابی کے کہ دے اوسکو وہ عرق کھجوروں کا کہ کوئی لایا تھا اور عرق ایک تھیلا ہوتا ہے کھجور کے پتوں کا کہ سماتی ہیں اوسمیں کھجوریں پندرہ صاع یا سولہ صاع تاکہ کھلادے ساٹھ مسکینوں کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سے کہ اونہے نقل کی سلمہ بن صخر سے مانند اسکے کہا تھا میں ایک شخص کہ پہنچتا تھا عورتوں کو اسقدر کہ نہیں پہنچتا غیر میرا یعنے قوت جماع کی بہت رکھتا تھا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنے سے اور بیچ روایت ان دونوں کے یعنے ابوداود اور دارمی کے یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے پس کھلا ایک وسق کھجور کا ساٹھ مسکینوں کو **ف** ظہار اسکو کہتے ہیں کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہے کل ساتھ اوس عضو کے یا تشبیہ دے اوسکے جزو شائع کو ساتھ اوس عضو محرم کے کہ حرام ہے اوسکو دیکھنا اوسکا جیسے کہے بیوی کو کہ تو مجھ پر حرام مانند پیٹھ ماں میری کے ہے یا سر تیرا اور مانند اوس کے ہے یا نصف تیرا یا مانند اوسکے مانند پیٹھ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے یا مانند پیٹھ بہن میری کے یا پھوپھی میری کے یا مانند انکے پس اسطرح کہنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی بیوی سے اور اسباب صحبت کی یعنے مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کرے اوس سے پہلے کفارہ دینے کے تو نہیں لازم ہوتا اوسپر کچھ سوائے استغفار کے اور پہلے کفارہ کے اور پھر صحبت نکرے اوس سے یہانتک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سے ہوتا ہے نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اوسکے فقہ میں دیکھنے چاہییں اور یہانتک کہ گذرے رمضان کہا طیبی نے کہ اوسمیں دلیل ہے اوپر صحیح ہونے ظہار موقت کے اور کہا قاضی خان نے کہ اگر ظہار موقت کرے تو ہو جاتا ہے ظہار کرنیوالا فی الحال اور جبکہ گذر جاوے وہ وقت تو باطل ہو جاتا ہے ظہار اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ظہار کرے اور استثنا کرے دن جمعہ کو مثلا تو نہیں جائز اور اگر ظہار کرے ایکدن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہے قید لگانے اسکے اور نہیں باقی رہتا ظہار بعد گذرنے مدت کے اور کھلا ساٹھ مسکینوں کو یعنے بیس بیچ کر

دونوں وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے یا قیمت اوسکی دے پہلے صحبت کرنے سے مانند آزاد کرنے بردے کے اور رکھنے روزے کے اور تاکہ کھلاوے ساٹھ مسکینوں کو ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہیں واجب ہے ایک ایک صاع یعنے چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے کہ کھجورین دے تو ایک ایک صاع دے مانند فطرہ کے پس معنے اسکے یہ ہین کہ استعانت کرے ساتھ اسکے یعنے اسمین اپنے پاس سے ملا کر ساٹھ کو کھلاوے پس یہ احتمال نہین لازم آتا کہ اسیکو اسمین سے کھلاوے اس لیے کہ اسکے بعد کی روایت مین آیا کہ کھلا ایک وسق اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے پس ہر مسکین کو آیا ایک صاع آیا ۞ ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت سلیمان بن یسار سے کہ نقل کی سلمہ بن صخر سے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ظہار کرنیوالے کے کہ صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہوتے ہین اوسپر دو کفارے اور جو کوئی اپنی بیویون کو کہے کہ تم مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہو تو ہوتا ہے ظہار کرنیوالا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کے ہے پس ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہوتے ہین کئی کفارے یعنے اون مین سے جسکے ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلے اس کے ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہے ۞ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَغَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَّقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ لَّا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ مُسْنَدًا وَّمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اوس سے پہلے کفارہ دینے سے پھر آیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کون سی چیز باعث ہوئی تجکو اسپر عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ دیکھی مینے سفیدی پازیب اوسکے چاندنی مین پس نہ روک سکا مین نفس اپنے کو صحبت کرنے اوس کیسے پس ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کرے اوس سے پھر یہانتک کہ کفارہ دے نقل کیا ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکے یعنے معنے اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابو داود اور نسائی نے مانند اسکے مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہے ساتھ صحت کے مسند سے

بَابٌ

یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَّفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِّيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَّالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اٰسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

[illegible]

اللہ قال اعتقہا فانہا مومنۃ روایت ہے معاویہ بن الحکم سے کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق ایک
لونڈی میری چراتی تھی ریوڑ میرا پس آیا مین اوسکے پاس اس حال مین کہ نہ پایا مینے ایک بکری ریوڑ مین سے پس پوچھا مینے اوس سے حال بکری کا کہ کہا
ہوئی بکری کہا اوسنے کہ کھا گیا اوسکو بھیڑیا پس غصہ ہوا مینے اور مین ہون ایک بنی آدم مین سے کہ مجکو غصہ آتا ہے جیسے غصہ ہوتے ہین پس مارا مینے طمانچہ
اوسکے منہ پر اور مجھ پر ہے آزاد کرنا بردے کا یعنے بسبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کرون مین اوسکو یعنے تاکہ وہ کفارہ
بھی ادا ہو جاوے جو میرے ذمہ ہے اور بسبب مارنے کے جیسے کہ پشیمانی اور شرمندگی رکھتا ہون اوس سے بھی خلاصی پاؤن پس فرمایا اس لونڈی سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہاں ہے اللہ پس کہا اوسنے آسمان مین پھر حضرت نے پوچھا کہ مین کون ہون تب کہا اوسنے تم ہو رسول خدا
کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اسکو نقل کی یہ مالک نے اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہ کہا معاویہ نے تھی میری لونڈی
چراتی تھی ریوڑ میرا جانب پہاڑ احد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب احد کے پس دیکھا مینے ایک دن ریوڑ پس ناگہان بھیڑیا لیگیا تھا ایک
بکری میرے ریوڑ مین سے اور مین ہون مرد اولاد آدم مین سے غصہ ہوتا ہون جیسے غصہ ہوتی ہین اولاد آدم کی یعنے ارادہ
کیا مینے کہ مارون اوسکو بہت جیسا کہ مقتضا غصہ کا ہے لیکن مار لیا مینے اوسکو ایک طمانچہ پھر آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے اور بیان کیا
مینے روبرو حضرت کے یہ ماجرا پس بڑا ہوا تھا یہ امر مجپر اور فرمایا کہ تو نے بڑا گناہ کیا پس کہا مینے یا رسول کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو پس فرمایا
بولا اوسے میرے پاس اوسکو پس لایا مین حضرت کے پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہاں ہے اللہ کہا اوسنے آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اوسنے
تم ہو رسول خدا کے فرمایا آزاد کر اوسکو اس لیے کہ یہ مسلمان ہے ف کہاں ہے اللہ نہین ارادہ کیا حضرت نے اس سوال کرنا مکان سے اس لیے
کہ اللہ تعالے پاک ہے مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرت کی یہ تھی کہ کہاں ہے جگہ امداد نیکی اور جگہ ظاہر ہونے بادشاہت اور قدرۃ اوسکے اور
اسطرح سوال حضرت نے اسیلیے کیا کہ اوسوقت مین کفار عرب بتونکو معبود جانتے تھے اور پہلا سواے اونکے اور کسیکو معبود نجانتے تھے پس حضرت نے چاہا
کہ معلوم کرین کہ یا وہ موحدہ ہے یا مشرکہ ہے حاصل یہ کہ مراد حضرت کی اسسے نفی معبودون زمین کے تھی کہ وہ بت ہین نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہ واسطے
اللہ تعالے کے جب اوسنے جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرت نے کہ وہ موحدہ ہے اور مسلم کی روایت مین جو کہا گیا نہ آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی
کہے کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہوگی اوپر کے روایت مین تو کہا کہ واجب ہے مجپر آزاد کرنا بردے کا کسی سبب سے کیا آزاد کردون مین اوسکو
تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کہ اوس کے مارنے کی سبب سے حاصل ہوئی وہ بھی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ بسبب
فقط مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہے کہ پہلے روایت مین تو صریح آگیا کہ مجپہ آزاد کرنا بردے کا ہے کسی سبب سے اور اس مارنیکے سبب سے
آزاد کرنا مجکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطے دونون امرون کے اور روایت دوسری مطلق ہے محتمل دونون امرونکو پس مطلق محمول ہے
مقید پر یعنے یہان بھی وہی مراد ہے کہ آیا کفایت کریگا مجکو آزاد کرنا بردیکا واسطے دونون امرونکے اور مراد مصنف کی اسی حدیث کے لانے سے اس
باب مین یہ ہے کہ کفارۂ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعی یہی ہے اور حنفیہ نے حمل کیا ہے اسکو فضیلت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کے
بڑی کتابونمین دیکھنی چاہیے پھر بیان کفارہ کا موجب مذہب حنفیہ کے یہ ہے اول تو آزاد کرنا بردیکا لازم ہوتا ہے اور جائز ہے اسمین بردہ مسلمان اور
کافر اور مرد اور عورت اور چھوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا ہو کہ جب پکارا جاوے تو سنے اور ایک ہاتھ کٹا ہوا اور ایک پاؤن کٹا ہوا جانب مخالف سے
یعنے مثلا داہنا ہاتھ کٹا ہو تو پانون بائین کٹا ہوا اور جائز ہے مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچھ اور نہین جائز ہے اندھا اور ایسا بہرا کہ نہ سنے اصلا
اور گونگا اور دونون ہاتھ کٹا ہوا یا دونون انگوٹھے دونون پانو کے کٹے ہون یا دونون پانون کٹے ہون یا ہاتھ اور پانون ایک ہی طرف کے

کئے ہوں اور نہیں جائز ہے مجنون مطبق یعنے ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہیں جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچھ بدل کتابت مین سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے نہ ہوان مہینونمین رمضان اور نہ وہ دن کہ جن مین روزے رکھنے منع ہین یعنے ایام التشریق اور عیدین پس اگر صحبت کرے بیوی سے ان دونون مہینونمین راتکو قصدا یا دنکو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے بعذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نرکھ سکے تو دیوے وہ یا نائب اوسکا ساٹھ مسکینونکو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنے دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو یا گیہون یا قیمت ان کی اور صحیح ہے دینا سیر بھر گیہون کا ساتھ دو سیر جو یا کیہون کے اور صحیح ہے اباحت کفارات مین اور فدیہ مین نہ صدقات واجبہ مین اور اباحت اسکو کہتے ہین کہ کھانا پکا کر روبرو فقیرون کے رکھدے جسقدر وہ چاہے کھاوے پس یہ کفارات اور فدیہ مین جائز ہے اور صدقات واجبہ مین مانند زکوۃ وغیرہ کے بدون ملک کر دینے کے نہین جائز پس اگر پیٹ بھر کھلاوے دنکو اور راتکو یا دن ہی کو کھلاوے دو وقت یا رات ہی کو کھلاوے دو راتین تو جائز ہے اگرچہ تھوڑا نیت کھانے مین اونکا پیٹ بھر جاوے اور ضرور [illegible] سالن ساتھ جو کی روٹیونمین نہ ساتھ گیہون کی روٹی کے اور اگر کھلاوے ایک فقیر کو ساٹھ روز تک جائز ہے اور اگر دیوے ایک طعام ساٹھ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اسصورت مین ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور صحبت کرے بیوی سے درمیان مین کھلانے کے تو پھر از سر نو کھلانا نہ شروع کرے اور اگر دونو ظہار کے کفارہ مین ساٹھ فقیرونکو مثلا گیہون دیوے ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہے اگر دیگا تو ایک ہی ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسیطرح دے تو دونون کفارے ادا ہو جائینگے اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے تمام ہوا ملتقی

باب اللعان

لعان اور ملاعنت کے معنے ہین ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اوسکو کہتے ہین کہ جب داپنی عورتکو تہمت زنا کی کرے اور عورت اوسکی انکار کرے کہ تو مجھپر تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اوسکے خاوند کو بلاوے پس خاوند اگر چار گواہون سے ثابت کر دے تو قاضی حد قایم کرے اوسکی بیوی پر اور اگر گواہون سے ثابت نکرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہون ساتھ اللہ کے البتہ مین سچون مین سے ہون بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مینے اسکو زنا کی اور پانچوین دفعہ کہے کہ لعنت خدا کی اوس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی یعنے زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورۃ کے ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہون مین ساتھ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہے بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا اوسپر یعنے عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف مرد کے ہر بار پس جب ملاعنہ کی مرد عورت نے تو تفریق کرے قاضی درمیان اونکے اور ہوتی ہے یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہے عورۃ ہمیشہ کو مگر جسوقت جھٹلاوے خاوند اپنے تئین تو حد لگائی جاوے اوسکو اور نکاح کرنا اوسے درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ کو حرام ہو گئی اگرچہ خاوند اپنے تئین جھٹلاوے تمام ہوا ملتقی

الفصل الاول

فصل ہی عن سهل بن سعد الساعدي قال ان عويمر العجلاني قال يا رسول الله أرأيت رجلا وجد مع امرأته رجلا أيقتله فيقتلونه أم كيف يفعل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أنزل فيك وفي صاحبتك فاذهب فأت بها قال سهل فتلاعنا في المسجد وأنا مع الناس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما فرغا قال عويمر كذبت عليها يا رسول الله إن أمسكتها فطلقها ثلاثا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا فإن جاءت به أسحم أدعج العينين عظيم الأليتين خدلج الساقين فلا أحسب عويمرا إلا قد صدق عليها وإن جاءت به أحيمر كأنه وحرة فلا أحسب عويمرا إلا قد كذب عليها فجاءت به على النعت الذي نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصديق عويمر فكان بعد ينسب إلى أمه متفق عليه

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اوس شخص کیسے کہ پاوے ساتھ عورۃ اپنی کے ایک شخص اجنبی کو یعنے اور یقین کرے کہ اسنے زنا کیا ہے اوسکی عورت سے کیا قتل کرے اوسکو یعنے جائز ہے قتل اوسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول کے اس قاتل کو یا کیا کرے یعنے

یعنے آیا صبر کرے عار پر یا کچھ اور کرے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت تیری کی پس جا اور بلا لا عورۃ اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نے یعنے میاں بیوی نے مسجد مین اور مین تھا ساتھ اور لوگون کے نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونون لعان سے کہا عویمر نے جھوٹ بولا مین اوسپر یا رسول اللہ اگر رکھون مین اوسکو پس طلاق دے اوسکو تین بار پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچے کو یعنے جو اوسکے حمل مین ہی سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکھین اوسکی اور بڑی ہون کولے اور بھرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اوسنے اوسپر یعنے جس شخص کیطرف نسبت زنا کی کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکے نطفہ سے ہی اور اگر لائی بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کی رنگ کا ہی پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اوسپر یعنے عویمر سرخ رنگ تھا اگر چہ بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچے کرتی عویمر کی ہی یعنے اوس زانی کی صورت کا جنا پس تھا وہ لڑکا پیچھے اسکے نسبت کیا جاتا تھا طرف ماں اپنے کے یعنے بموجب فرمانے حضرت کے الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف کیا قتل کرے اوسکو علما نے اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کے کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتی ہوئی جمہور اسپر ہین کہ قتل کیا جاوے اوسکو مگر یہ کہ چار گواہ گذرانے زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث مقتول کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اللہ کا گنہگار نہین اگر سچا ہوگا اور وحی اوتاری گئی الخ یعنے یہ آیتین اوتریں والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات تک کہا بعضون نے کہ اوتریں یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن مالک نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ آیہ لعان کی اوتری عویمر کے حق مین اور اول لعان اسلام مین بھی ہوا اور بعضے عالمون نے کہا کہ آیۃ لعانکی اوتری ہلال بن امیہ کے حق مین اور اول جو لعان کیا اسلام مین اسنے کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگے آتی ہی اوسی سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اس صورت مین معنے اس قول کے کہ وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے الخ یہ ہووینگے کہ تیری سے قضیہ مین یہ آیہ اوتری اور بعضون نے کہا احتمال ہی کہ دونون کے مقدمہ مین اوتری ہووے شاید کہ سوال کیا ہو دونون نے بیچ دو وقتون متغایر کے پس اوتری ہو دونون کے حق مین اور سبقت کی ہو ہلال نے بیچ لعن کے اور جھوٹ بولا مین اسپر الخ یہ کلام تمہید ہی اس کے تین طلاق دینی کے یعنے اگر رکھون مین اس عورۃ کو اپنی نکاح مین اور طلاق نہ دون اسکو تو لازم آتا ہی مجھ پر جھوٹ بیچ نسبت کرنیکے اوسکو ساتھ زنا کے اسلئے کہ رکھنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا مین نے جھوٹ کہا وہ پاک ہی زنا سے .:. ع ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ

اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے اور بیوی اوسکی کے پس دور ہوا وہ شخص فرزند اوس عورۃ کیسے یعنے ملاعنت کے سبب سے نسب لڑکیکا اوس شخص سے جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نے درمیان مرد و عورتکے اور ملادیا لڑکیکو ساتھ عورتکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمر کے کہ بخاری اور مسلم مین ہی یہ ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرۃ کا یعنے تا جھوٹ نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دے اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہی عذاب آخرۃ کیسے پھر بلایا عورۃ کو اور نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرت کا اور خبر دے اوسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کیسے ف جدائی کی یعنے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا ہونیکا درمیان میاں بیوی کے اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ فرقت درمیان میاں بیوی کے بسبب تفریق حاکم کے ہوتی ہی نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہی ابی حنیفہ کا اور دلیل اونکی یہ ہی کہ فرقت اگر واقع ہوتی نفس لعان سے تو تین طلاقین کیون دیجاتین جیسکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین اور عذاب دنیا سے قایم کرنا حد کا ہی

کہ مرد نے عورتکو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنے کے ساتھ جھوٹی گواہیوں کے اثبات اوسکا کرے یا عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے اقرار اوسکا نہ کرے اور ملاعنت کرین پس نصیحت نے فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہے بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف ہونکے عذاب کے خلاف حق نہ کرو سچ سچ کہدو اور یہان کا عذاب سہل اختیار کرو تاوہان کے عذاب شدید سے بچو۔ ع ح

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰہِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْھَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْھَا فَھُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِھَا وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْھَا فَذَاکَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَکَ مِنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنیوالون کے کہ حساب تمہارا اللہ پر ہے ایک تم دونون مین سے جھوٹا ہے یعنے نفس الامر مین اور ہم حکم کرتے ہین بحسب ظاہر کے نہین راہ واسطے تیرے اسپر یعنے نہین جائز تجکو کہ رہے تو ساتھ اس عورت کے بلکہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یارسول اللہ مال میرا یعنے دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطے تیرے یعنے پہیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اسلیے کہ دو حال سے خالی نہین اگر سچ بولتا ہے تو اوسپہ پس وہ مال بدلے شرمگاہ اوسکے ہے کہ حلال کی تو نے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو پہیر لینا مہر کا اوس سے بہت دور ہے اور بہت دور ہے واسطے تیرے یعنے جب حالت صدق مین نہ پہیر نہ پہونچا تو حالت کذب مین بطریق اولے نہ پہیرنا چاہیئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف حساب یعنے محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہارا رکھے اور جزا اپنی اسپر اللہ پر ہے اور بسبب شرمگاہ اوسکے کے الخ اسمین دلیل ہے اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پہیرے مہر اگر دخول کیا ہے ساتھ اوس عورت کے اور اسپر اتفاق ہے علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اوسکے تو کہا ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک نے کہ اوسکے لیئے آدھا مہر ہے + ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ھِلَالَ بْنَ اُمَیَّۃَ قَذَفَ امْرَاَتَہٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیِّنَۃَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَھْرِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی امْرَاَتِہٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَۃَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَۃَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَھْرِکَ فَقَالَ ھِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ وَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰہُ مَا یُبَرِّئُ ظَھْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ فَقَرَاَ حَتّٰی بَلَغَ اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ فَجَاءَ ھِلَالٌ فَشَھِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَھَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَھِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ وَقَّفُوْھَا وَقَالُوْا اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَکَّاَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّھَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْھَا فَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِہٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَاْنٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی اپنی عورتکو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحما صحابی کے یعنے کہا کہ زنا کیا اس شخص کی بیوی سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے ہلال سے کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کی تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال نے یارسول اللہ جسوقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے کہ ڈھونڈے گواہ یعنے ایسے وقتمین کہان ایسی فرصت ہے کہ گواہ کرے کسیکو اور یہ کیا جگہ ہے کواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ قائم کرو گرنہ حد لگیگی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آپکو ساتھ حق کے تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کرے پیٹھ میری کو حد تہمت سے پس اوترے جبرئیل اور اوتارین حضرت پر یہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے مین اپنی بیویون پر پس پڑہین یعنے اسکے بعد کی آیتین یہانتک کہ پہنچے الخ ان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنے لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیساکہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بیشبہ اللہ تعالے جانتا ہے کہ ایک تم مین سے جھوٹا ہے پس آیا ہے تم مین سے کوئی توبہ کرنیوالا پھر کہڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہونچے نزدیک پانچوین گواہی کے روکا اوسکو یعنے صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہے یعنے تفریق کو درمیان تمہارے یا واجب کرنیوالی ہے یعنے عذابکو اگر جھوٹ بولیگی

کہا ابن عباس نے پس ٹھہر گئی وہ عورۃ اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکے حال سے معلوم ہوتا تھا کہ پانچوین گواہی نہین دینے کی یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ پھر جائیگی
اپنے کہنے سے پھر کہا اوس عورت نے کہ نہین فضیحت کرونگی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے اور رجوع کرنیکے طرف تصدیق زوج کے پس
یعنی پانچوین گواہی بھی دی اور پورا کیا لعانکو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے رہو اس عورت کو پس اگر لاوے یہ لڑکا سرمگین
آنکھون کا بھاری سرینو نکا موٹی پنڈلیونکا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے کہ وہ بھی ایسا ہی تھا پس لائی وہ عورۃ لڑکا اسطرحکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر نہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سے کہ حدود تعزیر ساتھ لعان کے لیے نہین ہے تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اوس عورت کے ایک کام یعنی تنبیہ کرنا
اوسکو بہت مشابہ ہونے بچہ کے ساتھ زانی کے تاکہ عبرۃ ہوتی دیکھنے والونکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان مرد سے یہ
ہوا اور اسمین اشارہ ہے اوس تعلیق اور تحقیق اسکے بیچ فائدہ حدیث سہل کے گذر چکا اور یہ شبہہ جاتا ہے النخ ظاہر تر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
قول بعد فارغ ہونے اون دونونکے لعان سے اور مراد یہ ہے کہ لازم ہے جھوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے یہ قول کہا پہلے لعان کے واسطے ڈرانے
ان دونون کے لعان سے اور اس حدیث مین دلالت ہے اوسپر کہ عالم کو نصیحت اور علامتون اور قرائن پر التفات کرنی چاہیے اور حکم کرے ساتھ ظاہر اوس چیز کے کہ مقتضی
ہوں اوسکو دلیلین شرع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰى اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَيُوْرٌ وَّاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سعد
بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتھ اپنی عورۃ کے کسیکو نہ ہاتھ لگاؤن اوس شخص کو یعنی نہ مارون اور نہ قتل کرون اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد نے یون نہین قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا ہے آپکو ساتھ حق کے تحقیق مین البتہ جلدی کرتا ہون اوسکو ساتھ تلوار کے پہلے
اسکے کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمھارا یعنی سعد تحقیق وہ البتہ غیرت مند ہے اور مین زیادہ غیرۃ مند ہون
اوس سے اور اللہ زیادہ غیرت مند ہے مجھسے نقل کی یہ مسلم نے **ف** سعد نے جو کلام مذکور کہا تو یہ وجہ حضرت کے قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرت کی
اونکو منظور نہین تھی بلکہ اونہون نے یہ خبر دی حال نفس اپنے کی کہ میرا حال تو یہ ہے اور غیرۃ و غضب میرا اس مرتبہ کو پہونچا ہے اور حکم شرع یہی ہے مین کیا کرون
اسلیے حضرت نے فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہے سردار تمھارا مقصود آنحضرت کو اس کلام سے تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہے اور اشارہ ہے اسپر کہ یہ صفت
بزرگون اور عادات سردارون سے ہے اگرچہ حکم شرع مین اور ہے حاصل یہ کہ حضرت نے سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بسبب غیرۃ کے اوس سے صادر ہوا
پس اس سے تقریر اور اثبات اونکے کلام کا منظور نہین ہے اور کہا طیبی نے کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا بطمع اسکے اجازت ہو قتل کرنیکی
نہ از راہ رد کرنے قول حضرت کے پس جب حضرت نے انکار کیا اسکا تو اونہون نے سکوت کیا اور غیرت کہتے ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہوتا آدمی مین وقت دیکھنے
ایک چیز ناگوار کے اپنے اہل مین اور یہ بہ نسبت اللہ تعالی کے محال ہے پس اللہ تعالی کے غیرت ناک ہونیکے معنے یہ ہین کہ وہ منع فرمانے والا ہے بندونکو گناہون سے
تا جناب قرب اوسکے دور نہ پڑین **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّیْ وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُنْذِرِيْنَ وَالْمُبَشِّرِيْنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر دیکھون مین
کسی شخص کو ساتھ بیوی اپنے کے البتہ مارون مین اوسکو ساتھ تلوار کے نہ ساتھ جانب پشت تلوار کے بلکہ جانب تیزی کے پس پہونچی یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنے صحابہ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرۃ سعد کے قسم ہے خدا کی البتہ میں زیادہ غیرتمند ہوں اوس سے اللہ بہت غیرتمند ہے مجھ سے اور بسبب غیرۃ اللہ تعالے کے حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہیں اون میں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالے سے اسلیئے بھیجے ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینے والونکو یعنے انبیاؤنکو اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنے اللہ تعالے سے اور بسبب اسکے وعدہ کیا اللہ تعالے نے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** اور بسبب غیرۃ اللہ تعالے کے الخ یہ تفسیر ہے غیرۃ اللہ کی معنی اسکے کہ منع کیا لوگون کو حرام چیزون سے اور مرتب کیا اونپر عذاب اس لیئے کہ غیرت اصل میں یہ ہے کہ مکروہ رکھے اور غصے ہووے آدمی اوس سے کہ تصرف کرے کوئی اوسکی ملک میں اور مشہور معنے غیرت کے یہ ہین کہ غصہ ہووے آدمی اوسپر کہ کرے اوسکی بیوی سے فسق یا دیکھے اوسکی بیوکو پس اللہ کی غیرۃ یہ ہے کہ غصہ ہووے اوسپر کہ کرے گناہ اور کہا نووی نے کہ عذر یہاں معنی اعذار کے ہے یعنے ازالہ عذر۔ یعنے جیسا اللہ تعالے عذر رکھے کو دوست رکھتا ہے ایسا اور کوئی نہیں کہتا اسی لیے اللہ تعالے نے پیغمبرون کو بھیجا تا بندونکو عذر نرہے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور اللہ کے برابر تعریف کسی کیکو محبوب نہین اسلیے اوسنے تعریف کی اپنے نفس کی للہ اور اپنی دوستی کی اور اسلئے وعدہ کیا اللہ تعالے نے جنت کا اوسکے لیے کہ تعریف کرے اوسکی اور اطاعت کرے اوسکی ۱۲ منہ

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ لَّا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالے غیرتمند ہے اور تحقیق مومن غیرتمند ہے یعنے غیرت صفت اللہ تعالے کی ہے کہ بندہ مومن بھی وہ صفت رکھتا ہے اور مقتضا غیرت اللہ تعالے کا یہ ہے کہ نہ کرے مومن اوس چیزکو کہ حرام کی اللہ تعالے نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُھَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ ھَلْ فِیْھَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْھَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِکَ جَاءَھَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَھَا قَالَ فَلَعَلَّ ھٰذَا عِرْقٌ نَزَعَہٗ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَہٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق مینے انکار کیا اوسکا یعنے مینے کہا کہ میرا نہین بسبب نہونے اوسکے ہمرنگ میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہین واسطے تیرے کچھ اونٹ کہا ہان فرمایا کیا ہین رنگ اونکے کہا سرخ فرمایا کیا ہے اونمین کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمین خاکستری البتہ ہین رنگ کے فرمایا کہان سے گمان رکھتا ہے تو کہ یہ آیا یعنے کہانسے آیا اونمین یہ رنگ حال آنکہ ماں باپ اونکے نہین ہین اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہے کہ کھینچ لیا اونکو یعنے اونکی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بھی اوسکے مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کے ہو کہ کھینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنے یعنے اسکے بھی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت ندی آنحضرت نے اوس اعرابی کو بیچ نفی کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ منع ہے نرمی علامتون ضعیفہ سے نفی کرنا لڑکے کا اپنے سے یعنے یہ کہنا کہ میرا نہین ہے بلکہ ضروری ہے یہاں پایا جانا دلیل قوی کا جیسے کہ بیوی سے صحبت نکی تھی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنیکے چھ مہینے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہے ۱۲ منہ

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَھِدَ اِلٰی اَخِیْہِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَۃِ زَمْعَۃَ مِنِّیْ فَاقْبِضْہُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَہٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّہُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَھِدَ اِلَیَّ فِیْہِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ احْتَجِبِیْ مِنْہُ لِمَا رَاٰی ۲۴

له نسخہ ... [illegible] ۱۲

شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا تھا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تھی اوسنے طرف بھائی اپنے سعد بن ابی وقاص کے یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھسے ہی پس لے لینا اوسکو طرف اپنے پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نے اور کہا کہ تحقیق یہ بھتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نے یہ بھائی میرا ہی پس گئے دونون پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعد نے یا رسول اللہ تحقیق بھائی میرے نے وصیت کی تھی مجکو بیچ حق اس لڑکی کے کہ تو لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نے کہ بھائی میرا ہی اور بیٹا ہی میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہی اوسکے فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ واسطے تیرے ہی اے عبد بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہی اور واسطے زانی کے ہی محرومی یعنے میراث ونسب سے یا سنگساری پھر فرمایا حضرت نے واسطے سودہ بیٹی زمعہ کے پردہ کر تو اوس سے بسبب اوس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اوسکی ساتھ عتبہ کے پس نہ دیکھا اوس لڑکے نے سودہ کو یہانتک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنے مر گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ بھائی تیرا ہی اے عبد بن زمعہ بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا ہی اوپر بچھونے باپ اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عتبہ کافر مرا اور اوس نے دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تھا جنگ احد مین اور زمعہ باپ تھے حضرت سودہ کی کہ بیوی تہین حضرت کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نے کہ نسب ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سے جبکہ دعوے کرے وہ جیسیکہ معمول تھا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اوس نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد کو کہ وہ لڑکا مجھسے ہوا ہی تو اوسکو اپنی پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعد نے اوس لڑکے کو بسبب وصیت بھائی اپنے کے لیا اور کہا کہ یہ بھتیجا میرا ہی اور عبد بیٹے زمعہ کے نے کہا کہ یہ بھائی میرا ہی اس لیے کہ میرے باپ نے اپنی لونڈی سے جنا غرض کہ یہ قصہ حضرت کے آگے جا کر عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرے ہی لیئے ہی اور تیرا بھائی ہی اس لیئے کہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہی یعنے اور معنے اس جملے کے باب الوصایا کے پہلے فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کے تفصیل سے ذکر کیئے گئے ہین اور پردہ کر تو اس سے الخ یعنے اگرچہ وہ بحکم شرع بھائی تیرا ہوا اور مشابہت اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہی تو ورع اور احتیاط مقتضے اسکی ہی کہ تو سامنے اوسکے نہو آگرا اور بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہی یعنے حضرت نے یہ حکم واسطے عبد بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچھونے باپ اوس کے کے

ع وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا داخل ہوئی مجھپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اس حال مین کہ وہ خوش تھے پس فرمایا اے عائشہ کیا نہین جانا تو نے یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنے مسجد مین پس جب دیکھا اسامہ اور زید کو اسحال مین کہ اوڑھے ہوے تھے وہ دو لوگ چادر اور ڈھانک کے ہوے تھے سر اپنا اور ظاہر تھے قدم اون کے پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہ قدم بعض اونکا بعض سے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنے ان دونون پاؤن والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تھے آنحضرت کے گورے اور خوب صورت تھے اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تھا وہ ہم رنگ اپنے ماں کے تھا کہ وہ لونڈی تھی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تھا پس منافق اسامہ کے نسب مین طعن کرتے تھے کہ ایسے باپ کا ایسا بیٹا کیون کر ہوا پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس تھے کہ یگانہ روزگار تھا اور آدمی کی صورت سے صفات واحوال اوس کے معلوم کر لیتا تھا دیکھا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہ دونون باپ اور بیٹے ہون تو حضرت خوش ہوئے اس لیے کہ عرب کے نزدیک قول قیافہ شناس کا معتبر تھا سند سے ثابت ہوا النسب اسامہ کا ساتھ زید کے اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ

شناس کا معتبر ہو احکام شرع مین اور اثبات نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہی اور تینون امام معتبر رکھتے ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر ہو لونڈی مشترک درمیان دو شریکون کے بچہ جنے اور دونون دعوے نسب کا کرین تو اون کے نزدیک جس ساتھ قول قیافہ شناس کے کرین اور ہمارے نزدیک وہ بچہ دونون کا ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام ولد دونون کی ہوگی ۔ ع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبِي بَكْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنے تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہی یعنے اگر اعتقاد کرے حلال ہونے اوس کے کا یا حرام ہی پہلے اس کے کہ عذاب دیا جاوے بقدر اس گناہ کے یا محمول ہی زجر پر یعنے از راہ تنبیہ اور روکنے کے اس سے اس طرح فرمایا ۔ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اعراض کرو اپنے باپون سے یعنے ساتھ ترک کرنے نسبت کی طرف اونکی پس جس شخص نے اعراض کیا ہی باپ سے پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایام جاہلیت مین اپنے باپون سے اعراض کرتے اور اور کو اپنا باپ ٹھہراتے پس منع فرمایا حضرت نے اس سے اور نسبت کرنا اپنے تئین طرف غیر باپ کے جان بوجھ کر حرام ہی پس جسنے اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا وہ کافر ہوا واسطے مخالفت اجماع کے اور جسنے نہ اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا پس شئے کفر کے دو ہین ایک تو یہ کہ مشابہت کی اوسنے ساتھ فعل کفار کے اور دوسرے یہ کہ کفران نعمت کیا ۔ ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ فِي بَابِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ اونہون نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب اوتری آیۃ لعان کی جو عورت کہ داخل کرے ایک قوم پر اوسکو کہ نہین اونمین سے یعنے عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور لگا دیا اپنے خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کے کہ قابل اعتماد کے ہووین خدا سے اور رحمت اوس کی سے اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنے بہشت مین یعنے ساتھ مقربون اور نیکون کے اور جو شخص کہ انکار کرے اپنے بیٹے کا یعنے اوسکی بیوی نے بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حال آنکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکے یعنے جانتا ہی کہ یہ میرا بیٹا ہی پردہ کریگا اللہ تعالے اوس سے یعنے اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق اگلے اور پچھلون مین یعنے روز محشر کے میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلے پچھلے وہان موجود ہوونگے اونمین اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ بدکاری کرے اور حرام کے بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچہ کا انکار کرے اور عورت پر تہمت زنا کی رکھے ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا إِذًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ اور روایت ہے

ابن عباس سے ہو کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق واسطے میرے ایک عورت ہو کہ نہیں پھیرتی ہونیوالے کے ہاتھ کو یعنے
جو کوئی اوس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہو اوس سے انکار نہیں کرتی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دیدے اوسکو پھر کہا میں محبت رکھتا
ہوں اوس سے فرمایا نگہبانی کر اوسکی اسوقت نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے اور کہا نسائی نے کہ پہونچایا اوسکو ایک نے راویوں سے ابن عباس تک اور
وصل کیا ہو اسکو اور ایک نے راویوں سے نہیں پہونچایا اسکو اور وصل نہیں کیا کہا نسائی نے کہ یہ حدیث نہیں ثابت ہو یعنے وصل اسکا بلکہ منقطع ہو **ف**
نگہبانی کر اوسکی تا کہ نہ کرے بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپہ کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولے ہو اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم کیا
طلاق دینے کو مگر تقلت کرنے پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکے کہ محبت رکھتا ہو اوس سے یا واسطے اسکے کہ اوس سے فرزند ہو
کہ شاق ہو مفارقت فرزند کی ماں کو یا ہو عورت کا دین اسپر اور نہیں ادا کر سکتا ہو اوسکو تو اوس صورت میں جائز ہو کہ نہ طلاق دے اوسکو لیکن بشرط
اسکے کہ منع کرے اوسکو بدکاری سے پس اگر نہ منع کر سکے اوسکو بدکاری سے تو گنہگار ہوگا بسبب نہ طلاق دینے اوسکے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ**
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ
فَقَضَى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ
لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ
لَا يُلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ الَّذِي ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو
عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے دادا اپنے سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنے ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد
مرنے باپ اوس کے کہ وہ باپ کی نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اوسکے دعوی کیا اوسکا وارثوں باپ اوس کے نے یعنے ایک شخص مرا بعد اوسکے
بیٹے اوس کے وارثوں نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہ بیٹا اوسکا ہو تا کہ وارث کریں مانند اپنے پس حکم فرمایا حضرت نے یہ کہ جو فرزند ہوئے ایسی ایسی
لونڈی سے کہ مالک تھا اوسکا باپ فرزند کا اوس دن کہ صحبت کی تھی اوس سے یعنے یہ جماع وجہ حلال پہ واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب میں ساتھ اوس
شخص کے کہ ملایا اوسکو یعنے جن وارثوں نے ملایا تھا اونکے ساتھ ملگیا اور وارث ہوتا ہو اونکے حق میں اگر سبھوں نے ملایا تھا سبھونکے حق میں وارث
ہوتا ہو اور شریک ہوتا ہو اور اگر بعضوں نے ملایا تو اون بعض ہی کے حقمیں وارث ہوتا ہو اور نہیں واسطے اوسکے کچھ حصہ اوس میراث میں سے کہ تقسیم کی گئی
پہلے ملانے کے اور وہ چیز کہ پائی اوس نے میراث سے کہ نہیں تقسیم کی گئی پس واسطے اوس لڑکے لاحق کیے گئے کے حصہ اوسکا ہو اور نہیں لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ
ہو باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہو طرف اوسکے انکار کرتا ہو اوسکا یعنے اپنی زندگی میں اگر اوسنے انکار کیا تھا تو بعد اسکے مرنیکے وارثوں کے ملانے سے نہیں ملنے کا
اور وارث نہیں ہونیکا پس اگر ہو اوس لونڈی سے کہ نہیں مالک تھا اوس روز صحبت کی تھی اوس سے یعنے غیر کی لونڈی سے زنا کیا تھا اوس سے پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ
کہ زنا کیا تھا اوس سے پس تحقیق وہ لڑکا نہیں لاحق ہوگا باپ کے ساتھ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہو طرف اوسکے خود دعوی کیا اوسکا پس
وہ بچہ ہو زنا کا ہو حرہ سے ہو یا لونڈی سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اگرچہ ہو وہ شخص اسپر تاکید ہو چاہئے کہ جائز نہیں لاحق کرنا بچہ کا بصورت زنا کے یعنے
بصورت ہونے ولد زنا کے اگر زانی آپ دعوی کرے حالت حیات میں تو وارث نہیں ہوتا چہ جائے آنکہ وارث اوسکو لاحق کریں اور کہا خطابی نے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام ابتداے اسلام میں فرمائے تھے کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتھ اوس کے وارثوں اوسکے نے ایک لڑکے کو
پس جسکی طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوس نے انکار کیا تھا حالت حیات میں کہ یہ میرا نہیں ہو تو نہیں لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتھ اوسکے اور نہ وارث
ہوگا اوس کا اور اگر اوسنے انکار نہیں کیا تھا اور ہو اوسکی لونڈی سے تو لاحق ہوگا ساتھ اوسکے اور وارث ہوگا اوسکا لیکن اوسکے اوس مال کا

کہ نہین تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہین وارث ہوگا اوسکے اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلے لاحق کرنے اوس کیکے اور اگر غیر کی لونڈی سے ہوگا جیسے بیان معہ کی لونڈیکا
کہ بیان اوسکا اوپر ہوچکا یا ہوگا آزاد عورت سے کہ زنا کیا ہے تو نہین لاحق ہونیکا ساتھ اوسکی اور نہین وارث ہوئیگا اوسکا بلکہ اگر نسبت کرنیوالا خود اوسکا
کرنا چاہے گا تو بھی نہین لاحق ہوئیگا اس لیے کہ زنا سے نسب نہین ثابت ہوتا ہے ۞ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ فَاَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيْبَةٍ
وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ
وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر بن عتیک سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے غیرۃ یعنے اپنی اہل پر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا ہے
اوسکو اللہ وہ غیرت ہے کہ مقام شک وشبہ مین یعنے جیسے بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانون کی آگے آتی ہو یا بیگانے اوس پاس آتے ہین اور ہنستے ہین اوس سے
اور مانند اسکے اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی غیر مقام شک وشبہ مین ہے یعنے جیسے کہ اسکی خاطر مین بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے
اور تحقیق بعض تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ تعالی اور بعض تکبر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا
ہے وقت لڑائی کے یعنے جہاد مین جب کفار سے مقابلہ ہو تو خوب اکڑے واسطے اظہار قوت اپنی کے اور حقیر جان نے اونکے کے اور اپنی شجاعت بیان کرے اور تکبر کرنا
اوسکا نزدیک صدقہ دینے کے یعنے وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو تھوڑا جانے اور وہ تکبر کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس تکبر
کرنا اوسکا بیچ فخر کرنیکے یعنے نسب مین اور ایک روایت مین بجاے فی الفخر کے فی البغی آیا ہے یعنے تکبر کرنا ظلم مین یعنے تکبر کرنا بغیر حق کے اور اسکی بہت سی
قسمین ہین نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے **ف** تکبر کرنا فخر نسب مین یہ ہے کہ کہے مین اشرف ہون نسب مین اور بزرگ ہین باپ دادا
میرے حال آنکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہے بدلے فی الفخر کے یعنے تکبر کرنا اوسکا حالت فقر مین
یہ بدتر ہے اوس تکبر سے کہ حالت غنا مین ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر مین برا جب ہے کہ ہو تکبر فقرا پر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچھا ہے اسلیے کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہے
۞ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ فُلَانًا**
اِبْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ
الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنے شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا کھڑا ہوا
ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہے زنا کیا تھا مینے اوسکی ماں سے زمانے جاہلیت مین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دعوی کرنا اسلام مین
گئی بات جاہلیت کی یعنے اوس زمانے مین جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تھا اوسکا دعوی زانی کرتا تھا اوسے نسب ثابت ہوتا تھا اور اسلام مین یہ نہین درست بچہ واسطے
صاحب فراش کے ہے اور زنا کرنیوالے کیلیے ہے محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابوداود نے **ف** صاحب فراش یعنے عورۃ کہ کسیکے نکاح مین ہو یا ملک مین اور اوسکے بچہ
پیدا ہو زنا سے تو نسب اوسکا اوسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح وملک نہو تو بچہ ماں ہی کیطرف منسوب ہوگا ۞ مولانا علی **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ
الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہین لعان درمیان اونکے یعنے اونمین اور اون کے
خاوندونمین ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کے نکاح مین ہو اور چوتھی
لونڈی کہ آزاد کے نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنے اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کرے زنا کی اور وہ انکار کرے

کرے تو اس رشتہ میں لعان نہیں آتا اور اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کے نکاح میں یا لونڈی آزاد کی نکاح میں تو بھی لعان نہیں اور اس مسئلہ میں ہر کسکا گواہی ہونا پس ضرور ہے کہ مرد و عورت دونوں اہل شہادۃ سے ہوں اور جو کہ کافر اہل شہادۃ میں نہیں اسلیئے انمیں لعان نہیں ہوتا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَتَلَاعَنَا اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اس وقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہ کہ رکھے ساتھ اپنا پانچویں گواہی کے نزدیک اسکے منھ پر اور فرمایا تحقیق پانچویں گواہی واجب کرنیوالی ہے نقل کی یہ نسائی نے یعنی دو مرد و عورت لعان کا ارادہ رکھتے تھے انکو حضرت نے جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اس وقت ایک شخص کو فرمایا کہ جب پانچویں گواہی کی نوبت پہونچے تو اسکے منھ پر ہاتھ رکھدینا تاوہ پانچویں گواہی دیکر لعان کو پورا نکر دے ظاہرا یہ تلقین ہے انکو کہ ہاتھ رکھنے سے باز رہے کہ اس کہنے سے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ اَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے انکے پاس سے ایک رات یعنی شعبان کی پندرہویں شب کو جیسا کہ احادیث میں آیا ہے کہا عائشہ نے پس غیرت کی میں نے حضرت پر پھر آپ نے حضرت ورد یکھا اس چیز کو کہ کرتی تھی میں پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے اے عائشہ کیا غیرت کی تو نے پس کہا میں نے کیا ہے واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجھ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجکو وسوسہ میں ڈالا کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے فرمایا کہ ہاں کہا میں نے اور آپکے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ ہاں ولیکن مدد کی ہے اللہ نے مجکو اسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہوں میں یعنی اسکے وسوسہ سے یا وہ مسلمان ہوگیا نقل کی یہ مسلم نے ف غیرت کی یعنی حضرت پر کہ اور بیبیوں کے پاس نہ جاوینے در متغیر ہوا حال میرا اور گھبرا کر حضرت کے پیچھے پیچھے گئی اور حضرت کو جنت البقیع میں پایا کہ استغفار موات میں مشغول ہیں پس جب حضرت وہاں سے چلنے لگے تو میں دوڑکر آگے چلی آئی اور سبب دوڑنیکے میرا دم چڑھ گیا پس دیکھا حضرت نے اس چیز کو کہ کرتی تھی میں یعنی دم چڑھا ہوا اور گھبراہٹ میری دیکھی اور مجھ جیسی اسلئے کہ آپ مجھسے کمال محبت رکھتے ہیں اور سوکنیں میری بہت ہیں اور آپ متصف ہے جمال و کمال ظاہر و باطن میں پس میں کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤں

بَابُ الْعِدَّةِ

باب بیچ بیان عدۃ کے عدۃ کے معنی لغۃ میں ہیں گننے کے اور شرع میں عدۃ کہتے ہیں عورت کے ٹھہرنیکو بعد مرجانے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے کہ اس میں صحبت یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو یا بعد زوال اس چیز کے کہ مشابہ نکاح کے ہے ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورت کو خاوند نے طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اسکو حیض آتا ہو تو تین حیض تک ٹھہری رہے کہ کسی سے نکاح نکرے اور یہی حکم عورۃ سے صحبت ساتھ شبہہ کے واقع ہو یا ساتھ نکاح فاسد کے مانند نکاح موقت وغیرہ کے اور تفریق کی گئی یا مرگیا مرد یعنی بغیر تفریق کے اور ام ولد کا ہے کہ اسکا آقا یا مرجاوے ہوئے اسکا تو اسکی بھی عدت تین حیض ہیں بشرطیکہ آتے حیض کے اور نہیں گنتی میں وہ ایک حیض کہ طلاق دی گئی اس میں اور اگر حیض نہ آتا ہو سبب صغرسنی کے یا آیسہ ہونیکے یعنی بڑھاپے کے تو عدۃ اسکی تین مہینے ہیں اور اگر خاوند مرجاوے تو عدۃ اسکی چار مہینے اور دس دن ہیں اگر لونڈی کو طلاق دے خاوند اور حیض آتا ہو اسکو تو عدۃ اسکی دو حیض ہیں اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ مہینا اور خاوند مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہیں اور حاملہ عورت کی عدۃ جننے تک مطلقہ یعنی خاوند نے طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جننگی عدت نکل جاویگی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی سی دیر میں جنے اور باقی مسائل عدۃ کے فقہ میں دیکھنے چاہئیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهٗ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ليس لك نفقة فأمرها أن تعتد في بيت أم شريك ثم قال تلك امرأة يغشاها أصحابي اعتدي عند ابن أم مكتوم فإنه رجل أعمى تضعين ثيابك فإذا حللت فآذنيني قالت فلما حللت ذكرت له أن معاوية بن أبي سفيان وأبا جهم خطباني فقال أما أبو الجهم فلا يضع عصاه عن عاتقه وأما معاوية فصعلوك لا مال له انكحي أسامة بن زيد فكرهته ثم قال انكحي أسامة فنكحته فجعل الله فيه خيرا واغتبطت وفي رواية عنها فقال فأما أبو جهم فرجل ضراب للنساء رواه مسلم وفي رواية أن زوجها طلقها ثلاثا فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا نفقة لك إلا أن تكوني حاملا

روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی فاطمہ بنت قیس سے یہہ کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تھی اسکی اور ابو عمرو تھا غائب یعنی لکھ بھیجا یا کسیکی زبانی کہلا بھیجا مینے طلاق دی پس بھیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابو عمرو کی نے جو یعنے نفقہ کے لیے پس کم جانا فاطمہ نے اُن جوؤن کو اور ناراض ہوئی اُنسے پس کہا وکیل نے قسم ہے اللہ کی کہ نہین تیرا ہمپر کچھ حق یعنے اسلیے کہ تجکو تین طلاقین دین ہین اور تین طلاقون والی کے لیے نفقہ کا حکم ہے نہین پس یہہ جو بھی بطریق سلوک و احسان دیے ہین ہمنے تجکو پھر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہین واسطے تیرے کچھ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدۃ بیٹھے بیچ گھر ام شریک کے پھر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنے ام شریک ایک عورۃ ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہین اُسکے گھر مین میرے یار یعنے جو کہ اسکے اقربا اور اسکی اولاد مین ہین وہ اس پاس آتے جاتے ہین پس اُسکا گھر لائق بیٹھنے عدۃ کے نہین ہے عدہ بیٹھ نزدیک ابن ام مکتوم کے اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہے اندھا رکھیگی تو کپڑے اپنے پس جس وقت کہ حلال ہو یعنے نکلے عدۃ سے خبر کر مجکو یعنے تا کہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہ نے پس جبکہ حلال ہوئی مین ذکر کیا مینے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھے پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی اپنے کندھے اپنے سے اور معاویہ پس مفلس ہے نہین مال واسطے اُسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہ نے کہ ناخوش جانا مینے اُسکو پھر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر اسامہ سے پس نکاح کیا مینے اُس سے پس گردانی اللہ نے اس مین یعنے اس نکاح مین اور اسامہ کے صحبت مین بھلائی اور رشک کی گئی مین یعنے مجھ مین و اسامہ مین کمال موافقت تھی کہ لوگ مجھپر رشک لیجاتے تھے اور ایک روایت مین فاطمہ سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ابو جہم مرد ہے بہت مارنیوالا عورتونکو نقل کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فاطمہ کے خاوند نے تین طلاقین دین تھین اُسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرت نے نہین نفقہ واسطے تیرے مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ ف رکھیگی تو الخ یعنے احتیاج پردیکی وہان نہین ہوگی اسلیے کہ وہ اندھا ہے اور اسکے گھر مین کوئی آتا نہین یا معنے یہہ ہین کہ یعنے نہ پہن کپڑے زینت کے عدۃ مین یا یہہ کنایہ ہے اس سے کہ نہین جا باہر نکلنا ایام عدۃ مین اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعضے لوگون نے ساتھ اس حدیث کے اوپر اسکے کہ جائز ہے عورۃ کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکھے اُسکو اور یہہ دلیل انکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے جس پر جمہور ہین کہ حرام ہے عورۃ کو دیکھنا مرد اجنبی کا جیسے کہ مرد کو حرام ہے دیکھنا عورۃ اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالے کے قل للمؤمنین یغضوا آخر آیۃ تک اور قل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن آخر آیۃ تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کے افعمیاوان انتما اور اس حدیث فاطمہ کیسے بھی یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نے جائز کر دیا اُسکے لیے دیکھنا ابن ام مکتوم کا بلکہ مقصود تھا یہہ کہ تو امن مین رہیگی ابن ام مکتوم کے پاس کہ کوئی تجکو دیکھنیکا نہین اور ممانعت دیکھنے اجنبی کی اُسکو خود معلوم تھی کتاب اللہ سے وہ کاہیکو دیکھتی ہوگی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنیفہ کے نزدیک جائز ہے عورۃ کو دیکھنا مرد اجنبی کا سوائے زیر ناف سے زیر زانو تک اگر من مین ہو شہوت [illegible] بدن دیکھنا حرام ہے اور ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی الخ یعنے درشت خو ہے کہ مارتا ہی رہتا ہے عورتونکو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت [illegible] بیان کردے اُسکو تا ضرر و مشقت مین نہ پڑین اور ناخوش جانا مینے اسکو یعنے اسامہ کو اسلیے کہ وہ حضرت کے غلام کا بیٹا تھا سیاہ رنگ اور یہہ فاطمہ قریشیہ تھین اور خوبصورت لیکن ازبسکہ اسامہ محبوب و مقرب تھے حضرت کے انکی سفارش مقرر کی اور فاطمہ نے بموجب حکم حضرت کے نکاح کیا اس سے

اسی سبب سے چین و آرام پایا اُس نے اور جس عورت غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اُسکی نفقہ اور سکنی میں ایام عدت تک اختلاف کیا ہے علما نے کہا حضرت عمر نے
اور امام ابوحنیفہ نے اور اور بعضے علما نے کہ اسکے لیے نفقہ اور سکنی ہے سکنی تو اس آیت سے ثابت کیا ہے اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ اسلیے کہ وہ
رکی ہوئی ہے اسکے سبب سے اور فرمایا حضرت عمر نے کہ نہیں چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو سبب کہنے ایک عورت کے یعنے اس فاطمہ
شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اسکو سنا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکے لیے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن ملک نے کہ ہوا یہ امر روبرو
صحابہ کے پس یہ بمنزلہ اجماع کے ہوا اور امام احمد نے کہا کہ نہ اسکے لیے سکنی ہے اور نفقہ بموجب اس حدیث کے اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضے علما نے کہ اسکے
لیے سکنی ہے بموجب قول اللہ تعالی کے اسکنوھن الخ اور نفقہ نہیں مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اس حدیث کے فخ ع وعن عائشة قالت ان فاطمة كانت
في مكان وحش فخيف على ناحيتها فلذلك ارخص لها النبي صلى الله عليه وسلم تعني في النقلة وفي رواية قالت ما لفاطمة الا تتقي
الله تعني في قولها لا سكنى ولا نفقة رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تھی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا
پس اسلیے رخصت دی اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بیچ اُٹھ آنیکے مکان رہنے اپنے کے بیچ وقت عدۃ کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے
کہ کیا ہے فاطمہ کو کہ نہیں ڈرتی اللہ سے مراد رکھتی تھیں حضرت عائشہ بیچ کہنے اسکے کہ نہیں ہے سکنی اور نہ نفقہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف تھی بیچ مکان ویران
کے الخ یعنے جس مکان میں فاطمہ رہتی تھیں اُس میں بسبب ویرانہ کے خوف تھا چور وغیرہ کا اسلیے حضرت نے وہاں سے اٹھ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کے اور غرض
انکی اس بیان سے یہ تھی کہ وہ جو عدۃ میں بیٹھیں بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے تو اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تین طلاقوں والی عورت کے لیے سکنی نہیں ہے اور جہاں چاہے
وہاں عدت بیٹھے بلکہ سبب یہ تھا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تھیں پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدۃ میں ہو اسکے
لیے نہ سکنی ہے اور نہ نفقہ ہے پس حضرت عائشہ انکار کرتی تھیں اور فرماتی تھیں خدا سے نہیں ڈرتی کہ نقل کرتی ہے پیغمبر خدا سے کہ نہیں ہے سکنی اور نہ نفقہ اسلیے جیسے حضرت نے
نہ فرمایا ہو گا حضرت عائشہ کا بھی مذہب یہی تھا جیسا مذہب حضرت عمر کے تھا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور تحقیق یہ ہے مذہب امام ابوحنیفہ کا کہ مطلقہ بائن والی کے لیے سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی ۱۲ ع وعن
سعيد بن المسيب قال انما نقلت فاطمة لطول لسانها على احمائها رواه في شرح السنة اور روایت ہے سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکے نہیں کہ اُٹھائی
گئی تھی فاطمہ یعنے عدت میں اپنی خاوند کے گھر سے بسبب زبان درازی اپنے کے اپنے خاوند کے قریبیوں پر نقل کی یہ شرح السنہ میں ف یہ دوسرا سبب ہے فاطمہ کے اُٹھنے کا
سوائے ویرانہ کے کہ اوپر ذکر کیا گیا ع وعن جابر قال طلقت خالتي ثلاثا فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج فاتت النبي صلى الله عليه
وسلم فقال بلى فجدي نخلك فانه عسى ان تصدقي او تفعلي معروفا رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تین طلاقیں دی گئی خالہ میری یعنے
اور عدۃ میں بیٹھی پس ارادہ کیا یہ کہ جاوے واسطے کاٹنے میوہ کھجور کے پس منع کیا اسکو ایک شخص نے نکلنے سے پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے اور یہ حال
بیان کیا پس فرمایا حضرت نے کہ ہاں نکل اور کاٹ میوہ درخت کھجور اپنے کا پس تحقیق شاید کہ ... تو یا احسان نفل کی یا معروف یعنی یا ہو پہنچے مال
تیرا قدر نصاب کو تو دیگی تو زکوۃ اسکی ورنہ احسان کریگی کہ تصدق نفلی ہمسایوں وغیرہ پر بطور نفل کے اور بطریق تحفہ کے بھیجے گی تو لوگوں کو اور اس سے معلوم ہوا کہ
اگر تصدق نہ کرتی تو نہ جائز ہوتا اسکو نکلنا اور کہا نووی نے کہ اس میں دلیل ہے کہ عورت کو عدۃ طلاق بائن کی میں جائز ہے نکلنا دن کو واسطے حاجت کے اور مذہب امام ابوحنیفہ
کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہ کے بیان ہو گا مولانا وعن المسور بن مخرمة ان سبيعة الاسلمية نفست بعد وفاة زوجها بليال فجاءت
النبي صلى الله عليه وسلم فاستاذنته ان تنكح فاذن لها فنكحت رواه البخاري اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ سبیعہ اسلمیہ جنی بچہ بعد خاوند
اپنے کے مرنے کے دنوں لیعنے چند دنوں پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چاہی رخصت حضرت سے نکاح کرنے کی پس اذن دیا حضرت نے اسکو پس نکاح کیا اس نے نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنے سبیعہ حاملہ تھی جب اسکا خاوند مرا پھر جنی وہ بعد چند روز کے پس حضرت نے اسکو اذن دیا نکاح کرنیکا ... لکھا ہے علما نے کہ جس عورت کا خاوند مرجاوے عدۃ وفات

خاوند کہ یا بعد طلاق دینے کے تو مدت سے نکل آتی ہے اور جائز ہوتا ہے اسکو نکاح کرنا اور خاوند سے اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی سی دیر میں ہو ع
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکھتی ہیں آنکھیں اسکی کیا سرمہ لگاویں ہم اسکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دو بار پوچھا یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہ پھر فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت میں پھینکتی مینگنیاں برس روز پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس میں دلیل ہے امام احمد کے نزدیک نہیں جائز سرمہ لگانا ساتھ اثمد کے اس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اسکا آنکھ دکھنے میں بغیر آنکھ دکھنے کے اور ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے سرمہ لگانا آنکھ دکھنے میں اور کہا شافعی نے کہ سرمہ لگا دے رات کو آنکھ دکھنے میں اور پونچھ ڈالے اسی دن کو اور کہا بعض علما ہمارے نے شارحین میں سے کہ احتمال ہے کہ اس عورت نے ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکھ دکھنے کا پس حضرت کو معلوم ہوا آپنے منع کیا اسکو اور اخیر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جاہلیت میں رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھر تنگ میں بیٹھی رہتی اور برے کپڑے مانند ٹاٹ وکمل کے پہنتے اور زینت کی چیز اور خوشبو لگانے سے دور رہتی برس روز تک پھر لاتے اسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتھ اسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی گھر سے اور دیا جاتیں اسکے ہاتھ میں چند مینگنیاں پس پھینکتی انکو اور نکلتی ساتھ اسکے عدہ میں سے پس اس حدیث میں اشارہ اسکی طرف فرمایا کہ یہ عدۃ کی اسلام میں تھوڑی ہے یعنے چار مہینے اور دس روز اور اتنی تنگی نہیں اور آگے یہ خرابیاں اور دشواریاں تھیں پس باوجود اسکے یہ اضطراب کیوں ہے ع ح وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرۃ کے یہہ کہ سوگ رکھے کسی مردہ پر زیادہ تین روز سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا چاہیے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف سوگ کہتے ہیں ترک کرنے زینت کو اور خوشبو لگانے کو اور چار مہینے الخ ابتدا مدت خاوند کی موت سے ہے اور حضرت علی رضہ کے نزدیک ابتدا مدت ہے وقت جاننے عورت کے سے موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر میں اور نہ پہنچے خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئے چار مہینے دس روز تمام ہوئی عدۃ نزدیک جمہور کے اور نزدیک علی رضہ کے نہیں تمام ہوتی یہانتک کہ گذریں چار مہینے اور دس دن وقت جاننے اسکے سے ع وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْ دَاؤُدَ وَلَا تَخْتَضِبُ اور روایت ہے ام عطیہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ رکھے کوئی عورت کسی مردہ پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنے عدۃ میں کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگائے مگر جس وقت کہ پاک ہو حیض سے کچھ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نہ رنگے یعنے بالونکو اور ہاتھونکو ساتھ مہندی کے ف کپڑا رنگین یعنے کسنبا یا زعفرانی یا گیرو کے رنگ کا یعنے جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی میں لکھا ہے کہ اگر نہو عورۃ کے پاس کپڑا سوائے رنگین کے تو نہیں مضائقہ پہنے رنگین کا واسطے ضرورۃ ستر عورۃ کے لیکن نہ قصد کیجاوے زینت اور عصب قسم چادر سے ہے کہ سوت کو جمع کرکر باندہ کر رنگتے ہیں پھر اسکو بنتے ہیں تو وہ سرخ ایسا ہوتا ہے کہ سفید خط بھی اس میں رہتے ہیں بسبب اسکے کہ اسکے سوت کو جو باندہ کر رنگتے ہیں تو جہاں بندھا ہوتا ہے وہاں سے سفید رہتا ہے

جیسے باندھنا ہو تمین او... تھی معتدہ کیلیے اس کپڑے سے ہے کہ رنگا جاوے بعد بننے کے کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پہنے عورۃ عصب
کو ہمارے نزدیک اور جائز رکھا امام شافعی نے بہین اور موٹے عصب کو اور منع کیا امام مالک نے مہین کو نہ موٹے کو اور نہ سرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے اگر
عذر ہو تو لگاوے اور اختلاف مذاہب کا جو اس میں ہے پیچ فایدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے ہیں کہ رہے یہی عورتیں بعد
پاک ہونیکے حیض سے شرمگاہ میں استعمال کرتی ہیں بدبو دور ہونیکے لیے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنے بدبو کے لیے حائضہ کو بعد پاک ہونیکے حیض سے اجازت دی
ان دو چیزوں کی استعمال کرنیکی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر واجب ہونے سوگ کے اس عورت کو کہ عدۃ میں ہو بعد مرجانے خاوند کے اور سب اجماع ہے
علما کا اگرچہ خلاف کیا ہے انہوں نے اسکی تفصیل میں پس گئے ہیں شافعی اور جمہور طرف اسکے کہ برابر ہے اس میں مدخول بہا اور غیر مدخول بہا چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ
ہو یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کے نزدیک نہیں سوگ ہے ساتھ عورت نابالغہ کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اس ام ولد کو کہ آزاد
کردے اسکو مولی اسکا یا مرجاوے مولی ام ولد کو چھوڑکر اور نہیں عدۃ اس عورت پر کہ عدت میں ہو نکاح فاسد کے یا وطی بشبہ کے یا طلاق رجعی کے اور عورت کو
سوگ کرنا تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کے مرجانیکے بعد حلال نہیں سوائے خاوند کے اسکے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرنا واجب ہے
اور سوائے خاوند کے اور قرابتیوں کے مرنیکے بعد سوگ کرنا تین دن تک مباح ہے جب نہیں ... ے مسلمان بھی نہیں پس اگر خاوند تین دن سے
سوگ کو بھی منع کرے تو پہونچتا ہے اسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہے کہ اگر وہ ارادہ کرے کہ بیوی زینت کرے اور وہ نہ کہنا مانے تو خاوند کے تئین مارنا ہوگا
جائز ہے پس سوگ کرنے میں اسکا حق فوت ہوتا ہے اور در مختار میں ہے سوگ کرے جو عورت کہ عدت میں ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ ساتھ
ترک کرنے زینت کے اور پہننے زعفرانی اور کسمی کی اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی بسبب عذر کے جائز ہے استعمال کرنا انکا
اور نہ سوگ کرے وہ عورت کہ عدت میں ہو آزادی کے اور نکاح فاسد کے اور نہ بھیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہیں مضائقہ ہے کنایہ کرنے نکاح کا اس سے
کہ وفات کی عدۃ میں ہو نہ اس سے کہ طلاق کی عدۃ میں ہو اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنے گھر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور کچھ رات میں اور رات کو رہے اپنے مکان میں
اور لونڈی نکلے حاجت ہونے کے لیے اور عدۃ بیٹھے معتدہ اس مکان میں کہ رہتی ہو اس میں وقت فرقت کے اور موت کے مگر یہ کہ نکالی جاوے جبر یا خوف کرے تلف مال کا
یا گر پڑنے مکان کا یا نہ قادر ہو اسکے کرایہ پر تو ان صورتوں میں اور مکان میں عدۃ بیٹھنا جائز ہے اور نہیں مضائقہ ہے یہ کہ ساتھ رہیں میاں بیوی ایک مکان میں
اگرچہ بعد طلاق بائن کی عدۃ میں ... ہو درمیان دونوں کے پردہ مگر یہ کہ خاوند فاسق ہو تو با وجود ... اگر ہو خاوند فاسق
یا گھر تنگ ہو ... ولی ... اور اگر عقد کر لیں مرد عورت ... عورت ثقہ ... ہو تو خوب ہے
اور اگر طلاق بائن دے خاوند تو نکلو یا مر جاوے سفر میں اور درمیان عورت کے اور درمیان شہر اسکے کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم تو پھر آوے
اپنے شہر میں اور اگر اس میں اور اسکے شہر میں مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اسکے کے یعنی جہاں جاتی تھی کم ہو تو وہاں چلی جاوے اور اگر دونوں
طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے ادھر جاوے چاہے وطن کو پھر آوے اسکے ساتھ ولی ہو یا نہو اور پھر آنا خوب ہے تا کہ عدت بیٹھے خاوند
کے گھر میں ولیکن اگر ہو یہ کسی شہر میں تو نہ نکلے اس سے جب تک کہ عدت بیٹھ لے پھر نکلے اگر ہو اسکے لیے محرم اور کہا صاحبین نے کہ اگر ہو عورت کے
ساتھ محرم تو جائز ہے اسکو نکلنا پہلے عدت کے بھی ملتقی الابحر و در مختار **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** نقل ہے زینب بنت کعب
سے اَنَّ الْفُرَیْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِهَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ فَاِنَّ زَوْجِیْ لَمْ یَتْرُكْنِیْ فِیْ مَنْزِلٍ یَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا

كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے زینب بیٹی کعب کے سے یہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کے نے اور وہ ہے بہن ابی سعید خدری کی خبر دی اسکو یعنے زینب کو یہہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ پوچھتی تھی حضرت سے یہ کہ پھر جاوے طرف کنبہ اپنے کے کہ قبیلہ بنی خدرہ مین تھی اسواسطے کہ خاوند اسکا نکلا تھا واسطے ڈھونڈھنے غلامون اپنے کے کہ بھاگ گئے تھے پس مار ڈالا غلامون نے اسکو یعنے اور حکم عدہ بیٹھنا چاہیے کہا فریعہ نے پس پوچھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پھر جاؤن مین طرف کنبے اپنے کے اسواسطے کہ میرے خاوند نے نہین چھوڑا مجھکو مکان بیچ کہ مالک ہووے اسکا یعنے جس مکان مین رہتی ہون وہ اسکی ملک نہین اور نہ نفقہ ہے میرے پاس پس کہا فریعہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہان چلی جا اپنے کنبہ مین پس نکلی مین یہانتک کہ جب پہونچی مین صحن مین یا مسجد نبوی مین بلایا مجھکو حضرت نے اور فرمایا ٹھہری رہو اپنے گھر مین یعنے جس گھر مین خاوند کی مرنیکی خبر آئی ہے اگرچہ وہ خاوند کے ملک نہین یہانتک کہ پہونچے کتاب اپنی مدت تک یعنے عدہ پوری ہوجاوے کہا فریعہ نے پس عدہ بیٹھی مین اس گھر مین چار مہینے اور دس دن نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ کو اٹھ جانا ایک مکان سے دوسرے مکان مین درست نہین بلا ضرورۃ اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے سکنے مین معتدہ وفات کے لیے اور امام شافعی کے اس مین دو قول ہین صحیح تو یہ ہے کہ اسکے لیے سکنی ہے اور یہی مذہب ہے عمر اور عثمان اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر رض کا اور کہا انہون نے کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتھ قول حضرت کے ٹھہری رہ الخ اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ نہین سکنی اسکے لیے بلکہ عدۃ بیٹھے جہان چاہے اور یہی قول ہے علی اور ابن عباس اور عائشہ رض کا اسلیے کہ حضرت نے اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پھر جو ٹھہری رہنے کو وہین فرمایا یہہ امر استحباب کے لیے ہے انتہی اور مذہب امام اعظم کا بیچ دوسرے فائدہ باب النفقات کی تفصیل سے ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمْتَشِطُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاْسَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ بیوی ہین حضرت کی کہا آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت کہ وفات کیگئے ابو سلمہ یعنے انکے خاوند کہ پہلے حضرت کے تھے اسحال مین کہ لگایا تھا مینے اپنے منہہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہہ یعنے یہہ کیا لگایا ہے تونے عدت مین اے ام سلمہ کہا مینے نہین ہے یہہ مگر ایلوا نہین اس مین خوشبو کہ ممنوع ہے سوگ مین پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق یہہ جوان کرتا ہے چہرہ کو یعنے اس سے چہرہ چمکنے لگتا ہے اور رنگ چہرہ کا اچھا ہوجاتا ہے پس نہ لگا اسکو مگر رات کو یعنے اسلیے کہ یہہ بعید تر ہے قصد زینت سے اور چھڑا ڈال اسکو دن کو اور نہ کنگھی کر ساتھ خوشبوئی کے یعنے نہ کر کنگھی خوشبو آلودہ اور نہ کنگھی کر ساتھ مہندی کے اسلیے کہ مہندی رنگ ہے یعنے سرخ رنگ ہوتا ہے اسکا اور رنگ سوگ مین ممنوع ہے اور مہندی مین خوشبو بھی ہوتی ہے کہا مینے ساتھ کس چیز کے کنگھی کرون مین یا رسول اللہ فرمایا کنگھی کر ساتھ بیری کے پتون کے غلاف کر تو ساتھ اسکے سر اپنے کو یعنے بہت ڈال وہ بالون پر کہ ڈھانپ لے تیرے بالون کو جیسا کہ غلاف ڈھانپ لیتا ہے نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اجماع ہے علما کا اسپر کہ نہ لگاوے عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا بغیر خوشبودار مین مانند تیل تلون اور زیت وغیرہ کے پس ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک وہ بھی نہ لگاوے مگر بضرورت اسلیے کہ اننسے بھی زینت حاصل ہوتی ہے اور جائز رکھا ہے مگر دو لوت اما موت نے اور علماء ظاہر نے بھی وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ

المعصفر من الثیاب ولا الممشقة ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو عورت کہ مر جاوے خاوند اسکا نہ پہنے کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنے زیور اور نہ رنگے بال اور ہاتھ پاؤں مہندی سے اور نہ سرمہ لگاوے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہننے سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کسنبے پرانے کی کہ خوشبو نہ آتی ہو اس میں کذا فی الدر اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ جائز ہے عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑے کا بسبب عذر کے مانند کھجلی اور جوؤں اور بیماری کے ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن سلیمان بن یسار ان الاحوص هلک بالشام حین دخلت امرأته فی الدم من الحيضة الثالثة وقد كان طلقها فكتب معاوية بن ابی سفیان الی زید بن ثابت يسأله عن ذلك فكتب اليه زيد انها اذا دخلت فی الدم من الحيضة الثالثة فقد برئت منه وبرئ منها لا يرثها ولا ترثه رواه مالك** روایت ہے سلیمان بن یسار سے یہ کہ احوص مر گیا تھا شام میں جبکہ داخل ہوئی عورت اسکی بیچ خون تیسرے حیض کے اور تحقیق طلاق دی تھی احوص نے اپنی بیاہتا کو پس لکھا معاویہ بن ابی سفیان نے طرف زید بن ثابت کے پوچھتے تھے زید سے یہ مسئلہ پس لکھا طرف معاویہ کے زید نے یہ کہ تحقیق وہ عورت جس وقت کہ داخل ہوئی بیچ خون کے تیسرے حیض سے پس تحقیق وہ الگ ہو گئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اس سے نہ وارث ہوا احوص اسکا اور نہ وارث ہو وہ احوص کی نقل کی یہ مالک نے ف طلاق دی تھی الخ اور عدۃ بیٹھی تھی وہ ساتھ تین حیضوں کے جیسے کہ حکم عدۃ طلاق کا ہے اور اب کہ خاوند مر گیا عدۃ موت ساتھ چار مہینے اور دس دن کے بیٹھنی چاہیے پس یہ مسئلہ معاویہ نے زید سے پوچھ بھیجا کہ آیا اس صورت میں عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہیں زید نے جواب لکھا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا مجرد دیکھنے خون تیسرے حیض کے الگ ہو گئی وہ خلاص ہوئی قید مرد کے سے اور وہ مرد الگ ہوا اس سے یعنے عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار [illegible] مدت کے یا شروع ہونے تیسرے حیض کے اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہیں ہوگا وہ مرد اس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مر جاتی اور وارث نہیں ہوگی وہ عورت اس کی اگر مرد مر جاوے جیسے کہ صورت مذکورہ میں ہے اور اس حدیث میں مقصود سوال کرنا میراث سے تھا اس صورت میں اور احتمال ہے کہ سوال عدت سے ہو کہ عدۃ کھینچے یا عدت وفات کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ مراد قروء ثلثہ سے بیچ قول اللہ تعالی کے والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء طہر ہیں کہتا ہوں میں کہ یہ مذہب صحابی کا ہے حالانکہ نقل کیا گیا ہے انہی سے خلاف اسکے بھی اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ معاویہ نے عمل کیا انکے قول پر یا نہیں کیا اور ہمارے نزدیک مراد قروء سے حیض ہیں چنانچہ خلفاء راشدین تا و اکثر صحابہ کا بھی یہی قول ہے اور [illegible] منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ آدمی احق ہے اپنی بیوی کا یہاں تک کہ نہاوے تیسرے حیض سے [illegible] بھی یہ معلوم ہوا کہ مراد قروء سے حیض ہیں اور [illegible] دلیلیں اپنے مذہب کی لکھی ہیں ملا علی رح نے مرقاۃ میں **وعن سعید بن المسیب قال قال عمر بن الخطاب ایما امرأة طلقت فحاضت حيضة او حيضتين ثم رفعتها حيضتها فانها تنتظر تسعة اشهر فان بان بها حمل فذلك والا اعتدت بعد التسعة الاشهر ثلثة اشهر ثم حلت رواه مالك** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جو عورت طلاق دی گئی پھر آیا اسکو ایک حیض یا دو حیض پھر موقوف ہو گیا حیض اسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے پھر اگر ظاہر ہوا اسکو حمل پس حکم اسکا ظاہر ہے کہ جب جنے گی عدۃ تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدۃ کھینچے بعد نو مہینے کے تین مہینے پھر حلال ہو یعنے عدۃ سے [illegible] نقل کی یہ مالک نے **باب الاستبراء** باب ہے بیچ بیان استبراء کے

ف استبراء شرع میں کہتے ہیں طلب پاک کرنے رحم لونڈی کو حمل سے جو لونڈی مالک ہو لونڈی کا بسبب خریدنے کے یا ہبت

یا ہبہ کی یا ارث کی حرام ہے اسپر صحبت کرنی اس سے اور لوازمات صحبت کے مانند مساس کرنے اور بوسہ لینے وغیرہ کے کہ استبرا کرے ساتھ دیکھنے حیض کے اگر حیض آتا ہو اسکو یا ساتھ گذرنے ایک مہینے کے اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھ جننے کے اگر حاملہ ہو اور استبرا بہرحال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہو یا محرم سے یا مال لڑکے سے ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تھا کہ ان صورتوں میں استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا میں یہہ ہے کہ معلوم ہو جائے پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کے سے تا اختلاط ہوئے نطفہ کے نطفہ غیر کے ساتھ نہو اور ان صورتوں میں احتمال نطفہ غیر کا ہے نہیں لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے بردوں کے حق میں فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوے حاملہ یہانتک کہ جنے اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکھے حیض کو اور یہہ ضرور ہے کہ نہیں ہوتین باکرہ اور مانند انکے [illegible]

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ اَيُلِمُّ بِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِيْ قَبْرِهِ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی درداء سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب جننے کے تھی پوچھا حال اسکا پس کہا بعض نے کہ لونڈی ہے فلانے کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہے وہ اس سے کہا صحابہ نے ہاں فرمایا تحقیق قصد کیا تھا میں نے کہ لعنت کروں میں اسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھ اسکے اسکی قبر میں کسطرح خدمت کو لیگا فرزند اپنے کے تئین حال آنکہ خدمت کو لینا فرزند کے تئین اور غلام کرنا اسکے تئین حلال نہیں اسکو یا کسطرح وارث کر دیگا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کے تئین حلال نہیں اسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف داخل ہو [illegible] یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہیگی اثر اسکا اسکے مرنیکے بعد تک باقی رہیگا اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اسپر اسلیے کیا کہ جب اُسنے صحبت کی اپنی ایسی لونڈی سے کہ مالک ہوا اسکا حالت حمل میں ہو تو ترک کرنیوالا استبرا کا حالانکہ وہ فرض ہے اسپر بعد ازاں اشارہ کیا طرف سبب لعن کے یعنی ترک کرنے استبرا کے ساتھ اس قول اپنے کے کہ کسطرح خدمت کو لیگا الخ حاصل اسکا یہہ ہے کہ جب صحبت کریگا لونڈی سے بغیر استبرا کے اور پیدا ہوگا اس سے فرزند ایسے مدت میں کہ احتمال رکھے اسکا کہ ہووے خاوند سے ہو جیسا کہ چھ مہینے میں جنے پس اگر اقرار کریگا یہہ صحبت کرنیوالا ساتھ نسب اسکے کے تو وارث ہوگا وہ بچہ اسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہے پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکھتا ہے کہ اس صحبت کرنیوالے سے ہو پس اگر اقرار نکریگا اسکے نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سے اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بھی حرام ہے پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور ہے استبرا واسطے تحقیق حال کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پہونچایا اسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا بیچ حق بندیوں پکڑی ہوئی اوطاس کی کہ نہ صحبت کیجاوے کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنے اور نہ صحبت کیجاوے بےحمل والی بھی یہانتک کہ حیض لیوے ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نے ف اور اگر حیض نہ آتا ہو اسکو بسبب صغرسن کے یا بڑی عمر کی تو استبرا کرے ساتھ ایک مہینے کے اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونے اسکے اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض میں تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ دوسرے حیض کے اور اس میں دلیل ہے اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی میں واجب کرتا ہے استبرا کو اور یہی مذہب ہے ہمارے علموں کا اور دلیل ہے اس میں اسپر کہ بندی پکڑی گئی آنے سے جاتا رہتا ہے نکاح اسکا ظاہر اس حدیث کا مطلق ہے کہ خاوند اسکے ساتھ ہووے یا نہووے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہے اور ہمارے نزدیک اگر دونوں میاں بیوی ساتھ بندی پکڑے گئے ہوں تو نکاح تو باقی رہتا ہے نکاح انکا عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَاءَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ يَعْنِيْ اِتْيَانَ الْحَبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اَنْ یَقَعَ عَلَی امْرَاَۃٍ مِنَ السَّبْیِ حَتّٰی یَسْتَبْرِئَھَا وَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَبِیْعَ مَغْنَمًا حَتّٰی یُقْسَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ زَرْعَ غَیْرِہٖ ۔ روایت ہے رویفع بیٹے ثابت انصاری کیسے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہیں درست واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنے نطفہ اپنا کھیتی غیر اپنے میں یعنے صحبت کرنی عورت حاملہ کی کہ حمل غیر او سکے کا ہو نہیں درست اور نہیں درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ صحبت کرے عورت بندی پکڑی ہوئی سے یہانتک کہ استبرا کرے اوسکو یعنے ساتھ ایک حیض کے یا ایک مہینے گذرنے کے اور نہیں درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ بیچے غنیمت کی چیز کو یہانتک کہ بٹ نہ لے یعنے اصدق وخیانت نکیے غنیمت میں نقل کی یہ ابوداود نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع غیرہ تک

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

نصر تیری عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ بِحَیْضَۃٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ تَحِیْضُ وَثَلٰثَۃِ اَشْھُرٍ اِنْ کَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِیْضُ وَیَنْھٰی عَنْ سَقْیِ مَاءِ الْغَیْرِ ۔ روایت ہے مالک سے کہا پہونچا مجھکو یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے ساتھ پاک کرنے لونڈیوں کے ساتھ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھ تین مہینے کے اگر ہو اون عورتوں میں سے کہ نہیں حیض آتا اون کو اور منع کرتے پانی پلانے سے غیر کے یعنے داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کے یعنے جو کہ حمل رکھتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا یہی ہے کہ لونڈی کو جسکو حیض نہ آتا ہو تو استبرا اوسکا ہوتا ہے ساتھ ایک مہینے کے اور بعضوں کا یہ مذہب اس حدیث کے سبب ہے کہ ساتھ تین مہینے کے حاصل ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا وُھِبَتِ الْوَلِیْدَۃُ الَّتِیْ تُوْطَأُ اَوْ بِیْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَھَا بِحَیْضَۃٍ وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءُ رَوَاھُمَا رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ اونھوں نے کہا کہ جسوقت کہ بخشش کیجاوے لونڈی کہ صحبت کیجاتی تھی یا بیچی جاوے یا آزاد کیجاوے پس چاہیئے کہ پاک کرے رحم اپنے کو ساتھ ایک حیض کے اور نہ پاک کرے کواری نقل کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نے **ف** اس حدیث پر ابن شیرین نے عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں واجب نہیں استبرا باکرہ کے لیے اور جو کہتے ہیں کہ اوسکا بھی استبرا ہے بسبب عام ہونے حدیث بندیوں اور طاس کے جیسکہ اوپر کہا گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مر جاوے مولے ام ولد کا یا آزاد کر دے اوسکو تو عدۃ اوسکی تین حیض ہیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے یعنے اگر حاملہ نہو اور نہ کسیکے نکاح میں ہو اور نہ کسیکی عدۃ میں ہو پس اگر ہوگی حاملہ تو عدۃ اوسکے ساتھ جننیکے ہوگی اور اگر کسیکے نکاح میں یا کسیکی عدۃ میں ہوگی تو نہیں واجب ہوگی اور یہ عدۃ مولی کی بسبب زائل ہونے فراش کے موت سے اور یہ ہمارے نزدیک ہے اور امام شافعی کے نزدیک عدۃ ام ولد کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک اور امام محمد کا ہے

بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

یاب ہے بیچ بیان نفقون کے اور لونڈی غلام کے حق کی **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہے اور نفقہ نام ہے اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوس کے ہے جیسکہ نفقہ بیویوں کا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا شمول اور ظاہر یہ ہے کہ یہاں نفقہ عام مراد ہے واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کے حق کھلانا اور پہنانا اونکا ہے اور یہ تکلیف دینی اوس کام کی کہ نہ طاقت رکھیں اوسکی جیسکہ سمجھا جاتا ہے حدیثوں سے باب کے **ف** واجب ہے نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کیلیے اوسکے خاوند پر اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجاوے اوسکے ساتھ بشرطیکہ سپرد کر دیا ہو بیوی نے خاوند کو نفس اپنا بیچ مکان خاوند کے یا نہ سپرد کیا ہو لیکن حق اپنے یا بسبب طلب کرنے خاوند کے اور مقرر کیا جاوے نفقہ ہر مہینے کا اور سپرد کیا جاوے بیوی کو اور مقرر کیا جاوے لباس ہر چھ مہینے کا اور سپرد کیا جاوے نفقہ اور لباس اوسقدر کہ کفایت کرے عدۃ کو بغیر اسراف اور تنگی کے اور معتبر ہے اسمین حالت میاں بیوی کی پس اگر دونوں تونگر ہیں تو نفقہ تونگروں کا سا واجب ہوگا اور اگر دونوں محتاج ہوں تو نفقہ محتاجوں کا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج ہے اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو بیچ بیچ اونکے چاہیئے یعنے تونگر سے کم اور فقیر سے زیادہ اور بعضوں نے کہا کہ اعتبار خاوند ہی کے حال کا ہے فقط اور اگر اختلاف ہو میاں بیوی میں بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہوں گے بیوی کے اور معین کرے خاوند نفقہ بیوی کے ایک خادم کا اگر

تونگر ہوا اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم اوسپر نفقہ خادم کا نسخہ روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کے مین پھر وہ تونگر ہو گیا پس جھگڑا کیا بیوی نے اوسے
تو پورا کرے اوسکے لیے نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پھر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسون کا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ واسطے بیوی نافرمان کے
کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور نہ اوسکے لیے ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کے یا بیمار ہو کہ نہ بھیجی گئی ہو بعد بیاہ کے خاوند کے گھر یا کسی نے غصب کیا ہو اوس کو
یا ایسی چھوٹی ہو کہ صحبت کیجا تی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اوس کے لیے نفقہ حضر کا ہی نہ سفر کا اور نہ کرایہ
سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کے گھر تو اوسکے لیے نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنے گھر مین بھیجی گئی بیمار بعد نکاح کے تو نہین نفقہ اوسکے لیے اور خاوند پر لازم ہی یہ
کہ رکھے بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکے سے اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل بیوی کے سے اور کفایت کرتا ہی عورت کو ایک الگ حجرہ گھر مین سے
جبکہ ہو اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنے کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہونچتا ہی کہ منع کرے بیوی کے لوگون کو اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے داخل ہونے سے بیوی کے پاس
نہ نظر کرنے سے طرف بیوی کے اور کلام کرنے سے ساتھ بیوی کے اور کلام کرنے سے ساتھ بیوی کے جب چاہین وہ اور صحیح یہ ہی کہ خاوند نہ منع کرے بیوی کو جانے سے اپنے ماں باپ کے
پاس اور آنے ماں باپ کے سے بیوی کے پاس ہر ہفتہ مین ایکبار اور سوا ماں باپ کے اور قرابتی محارم کے آنے جانے سے نہ منع کرے برس دن مین ایکبار اور واجب ہی نفقہ اور مسکن
واسطے اوس عورت کے کہ عدۃ مین ہو طلاق رجعی کے یا بائن کے اور اوسکے لیے کہ جدی ہو بغیر معصیت کے مانند خیار عتق کے اور بالغ ہونیکے اور تفریق کے بسبب نہونے
کفویت کے اور نہین نفقہ اور مسکن واسطے اوس عورت کے کہ عدۃ مین ہو موت کی اور نہ اوسکے لیے کہ جدی ہو بسبب گناہ کے مانند مرتد ہو جانے کے اور بوسہ لینے خاوند کے
بیٹے کے اور اگر مرتد ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقین دی گئی ہون ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کروائے خاوند کے بیٹے سے اور نفقہ لڑکی فقیر کا باپ پر
واجب ہی اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوے ماں اوسکی دودھ پلانے پر مگر جبکہ معین ہو ماں لینے اوسکا دودھ نہ پیوے بچہ یا اور دودھ پلانیوالے سوا ماں کے نہ ملے تو اوس
صورت مین ماں پر جبر کیا جاوے اور باپ پر دودھ پلانیوالی نوکر رکھنی اور وہ ماں پاس رہکر دودھ پلاوے اور اگر باپ نوکر رکھے لڑکے کی ماں کو تاکہ دودھ پلاوے
بچہ کو اس حال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدۃ مین ہو طلاق رجعی سے تو نہین جائز اور عدۃ مین طلاق بائن کے ہو تو دو روایتین ہین اس مین یعنے
بعضون نے کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدۃ کے جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کرے زیادہ بہ نسبت غیر کے اور اگر نوکر رکھے اوس کو
اس حال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو واسطے دودھ پلانے بیٹے اپنے کے کہ غیر اوس کے سے ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور نفقہ بیٹے فقیر جاماندہ یعنے
اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہی فتوی اسی پر ہی اور بعضون نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی واجب اور ایک تہائی ماں پر اور نفقہ اصول کا یعنے باپ اور
ماں اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اور اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد تونگر ہو اس طرح کی کہ صدقہ
لینا اونکو حرام ہو پس یہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہی اور معتبر ہی اسمین قرب وجزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتا تو نفقہ بیٹی پر ہی باوجود اسکے
کہ ارث دونون کو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسی اور بھائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اوسکے کہ کل ارث بھائی کو پہنچتی ہی اور واجب ہی تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم
محرم اوس کے کا اگر ہو ذی رحم فقیر چھوٹا یا عورت یا جاماندہ یعنے اپاہج یا اندھا یا خوب نہ کرجانتا ہو کسب بسبب نادانی کے یا بسبب ہونے
اوس کے خاندانی ہونون مین سے یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوے وہ نفقہ پر اور یہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کے یہانتک کہ اگر ہون
اوسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اوس کا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسکہ وہ وارث ہوتے ہین اسکے اور معتبر ہی اسمین اہلیت ارث کی نہ حقیقت ارث کی پس
نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں بھی ہو اور چچا کا بیٹا بھی ہی ماموں پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کے بیوی کا اوس کے بیٹے پر ہی اور نفقہ ہو کا سسرے پر
ہی اگر ہو بیٹا چھوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہی نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہی نفقہ ساتھ اختلاف دین کے مگر واسطے بیوی
اور قرابت ولادۃ کے ہی یعنے ماں باپ اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ کے ہون اون کا نفقہ باوجود اختلاف دین کے

بھی واجب ہی اور جائز ہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹے اپنے کا اپنے نفقہ کے لئے۔ اور نہین جائز بیچنا عقار یعنے زمین و باغات وغیرہ اوس لڑکا اور نہین جائز
بیچنا اسباب کا واسطے دین اپنے کے کہ بیٹے پر آتا ہو سوا ے نفقہ کے اور نہین جائز ان کو بیچنا بیٹے کے مال کا اپنے نفقہ کے لئے اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بھی
نہین جائز اور مالک پر واجب ہی نفقہ غلام کا پھر اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کرین غلام اور خرچ کرین اپنے پر اور اگر نہو اون کے لئے کسب
تو بیچ کیا جاوے مالک اونکے بیچنے پر اور جانورون کے نفقہ مین حکم کیا جاوے دیانةً۔ ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ روایت ہی عائشہ سے یہ کہ ہند بیٹی عتبہ کے نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان یعنے خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہی اور نہین دیتا مجکو اسقدر کفایت کرے مجکو اور میری اولاد کو کہ اوس سے ہو لیکن کفایت کرتا ہی مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ چیز کہ لونہین مال اوسکے سے اسحال مین کہ وہ نجانے یعنے لیلیون اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لیلے اوسقدر کہ کفایت کرے تجکو اور تیری اولاد کو بموجب شرع کے یعنے اوسطکے درجہ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہی اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین بہت سے فائدے ہین ایک تو یہ کہ نفقہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد محتاج کا واجب ہی اور اور یہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور اور یہ کہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورت کا وقت فتوی دینے اور حکم دینے کے اور اور یہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوے طلب کرنیکے لیے اور اور یہ کہ جسکا کچھ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہی اوسکو لینا مال اوسکے مین سے بقدر حق اپنے کے بغیر اذن اوسکے کے اور اور یہ کہ عورة کو بھی دخل ہی بیچ کفالت اولاد اپنے کے اور خرچ کرنیکے اونپر اونکے باپ کے مال مین سے اور اور یہ جائز ہی بیوی کو نکلنا اپنے گھر سے اپنی حاجت کے لیے جبکہ اذن دے خاوند یا جانے رضامندی ساتھ اوسکے اور اور یہ کہ قاضی کو پہنچتا ہی یہ کہ حکم دے ساتھ علم اپنے کے اس لیئے کہ حضرت نے گواہ اوس سے طلب نہ کئے اور اپنے علم پر حکم دیا۔ بح

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیوے اللہ تعالے ایک تمھارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنے پر خرچ کرے اور اپنے لوگ لوگون پر یعنے بیوی بچون پر نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے بردے کے یعنے اوسکے مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوے کام سے مگر اوسقدر کہ طاقت رکھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے واجب ہی مالک پر کہ اپنے بردے کو روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکے کے اور موافق عرف شہر اپنے کے یعنے جیسی رسم ہو اوس شہر مین اکثر بردون کے روٹی کپڑا دینے کے موافق اوسکے یہ بھی دے اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنے نہ حکم کیا جاوے کام کا مگر اوسقدر کہ طاقت رکھے یعنے مداومت کرنیکی اوسپر نہ یہ کہ طاقت رکھے کرنیکی ایکدن یا دو دن یا مانند اونکے کے اور پھر عاجز ہو جاوے حاصل یہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہے کہ اوسکے بدن کو ضرر ظاہر ہو پہنچے خیال تو کرے کہ مالک حقیقی بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اونکے پس بندون کو بھی کہ مالک مجازی ہین چاہیے کہ اپنے مملوکون پر کہ مانند اونکے اور ہم جنس اونکے ہین یہی طریقہ جاری رکھین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردے کے لیئے مالک پر تین امر ہین جلدی کرے اوسپر نماز اوسکی مین اور نہ اوٹھاوے اوسکو کھانا کھانے مین سے اور پیٹ بھر دے اوسکا خوب طرح۔ ح م ط ح

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بردے تمھارے بھائی تمھارے ہین اور مانند تمھارے یعنے بسبب دین کے اور خلقت کی کیا ہی اونکو اللہ تعالے نے زبردست یعنے زیر حکم تمھارا امتحان

کے لیے پس جو شخص کہ کرے اللہ تعالے بہائی اوسکے کو زیر دست اوسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اوسکو اوس چیز سے کہ آپ کھاوے اور پہناوے اوسکو اوس چیز سے کہ آپ پہنے اور نہ تکلیف دے اوس کام کی کہ نہو سکے اوس سے پھر اگر تکلیف دی اوسکو کام کی کہ نہیں ہو سکتا اوس سے تو چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اوسکو یہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھانا ہم ساتھ کھلانے اور پہنانے مملوک کے اوس چیز سے کہ کھاتا اور پہنتا ہی مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہروں اور اشخاص کے ہی برابر ہی کہ ہو جنس کھانے اور لباس مالک کے سے یا کم اوس سے یا زیادہ اوس سے یہانتک کہ اگر تنگی کرے مالک اپنے نفس پر بطور حکمی تنگی کہ خارج ہو عادت سے ہم جنسوں اوسکے سے خواہ از راہ زہد کے تنگی کرے یا از راہ بخل کے تو نہیں درست اوسکو ایسی تنگی کرانا اپنی مملوک پر اور مدد کرے اوسکی یعنے آپ یا اور سے مدد کروا دے بعضے بزرگوں سے منقول ہی کہ لونڈیوں کی چکی پیسنے میں مدد کرتے اور شریک ہوتے تھے اونکی بوجھ میں **وعن** عبد الله بن عمرو جاءه قهرمان له فقال له أعطيت الرقيق قوتهم قال لا قال فانطلق فأعطهم فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كفى بالرجل إثما أن يحبس عمن يملك قوته وفي رواية كفى بالمرء إثما أن يضيع من يقوت رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ آیا اونکے پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نے اوسکو دیا تو نے غلام لونڈیوں کو قوت اونکا کہا اوسنے کہ نہیں کہا عبد اللہ نے پس جا اور دے اونکو یعنے قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونے میں یہ کہ بند کرے اپنے مملوک کو قوت اوسکا اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونے میں یہ کہ ضائع کرے قوت اوسکا کہ لازم ہی اوسپر قوت اوسکا یعنے اہل و عیال لونڈی غلام نقل کی یہ مسلم نے **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صنع لأحدكم خادمه طعامه ثم جاءه به وقد ولي حره ودخانه فليقعده معه فليأكل فإن كان الطعام مشفوها قليلا فليضع في يده منه أكلة أو أكلتين رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کرے واسطے ایک تمہارے کے خادم اوسکا کھانا اوسکا پھر لاوے اوسکے پاس کھانا حال آنکہ اوٹھائی ہی اوس نے گرمی اوسکی اور دھواں اوسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو اپنے ساتھ اور کھاوے پس اگر ہو کھانا مشفوہ یعنے کھانیوالے اوسکے بہت ہوں حال آنکہ وہ تھوڑا پس چاہیے کہ رکھدے اوسکے ہاتھ میں اوس سے ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھاوے یعنے کھانا ساتھ اوسکے عار نکرے اوس سے جیسیکہ عادہ متکبروں کی ہی اسلیے کہ دکھائی اوسکا ہی اور یہ بھی آیا ہی کہ افضل طعام وہ ہی کہ بہت پڑیں اوسمیں ہاتھ اور امر استحباب کیلئے ہی **وعن** عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله فله أجره مرتين متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق غلام جسوقت کہ خیر خواہی کرتا ہی اپنے مالک کی اور اچھی کرتا ہی بندگی اللہ کی پس اوسکے لیے ہی ثواب اوسکا دوہرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کے ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کے اس سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بھی عبادت ہی کہ بہر ثواب ملتا ہی اور حقیقت میں وہ بھی عبادت خدا کی ہی کہ اوسکے فرمانے سے کرتا ہی جیسے خدمت اور فرمانبرداری ماں باپ کی اور بعضے تاویل کرتے ہیں کہ اوسکے ہر عمل میں دوہرا ثواب ہی **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعما للمملوك أن يتوفاه الله يحسن عبادة ربه وطاعة سيده نعما له متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہی واسطے مملوک کے یہ کہ وفات دے اوسکو اللہ تعالے ساتھ اچھی کرنے عبادت پروردگار اپنے کے اور فرمانبرداری مالک اپنے کے یعنے اچھا ہی مملوک کیلیے یہ کہ مرے اللہ تعالی کی اچھی طرح عبادت کرتے ہوئے اور مالک کی اچھی طرح فرمانبرداری کرتے ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أبق العبد لم تقبل له صلاة وفي رواية عنه قال أيما عبد أبق فقد برئت منه الذمة وفي رواية عنه قال أيما عبد أبق من مواليه فقد كفر حتى يرجع إليهم رواه مسلم اور روایت ہی جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھاگتا ہی غلام نہیں قبول کی جاتی واسطے

واسطے اوسکے کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جو غلام کہ بھاگا بری ہوا اوس سے ذمہ اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ جو
غلام کہ بھاگا اپنے مالکون سے پس تحقیق کہ کافر ہوا یہانتک کہ پھر کر آوے طرف اونکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد و امان اسکا
یعنی جب بھاگا طرف شہرون کفار کے اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس سے عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اسکا اور اگر بھاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کے بغیر مرتد
ہونے کے تو نہین جائز قتل اسکا اور یہ حدیث اسکے حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر بیچ جائز ہونے مارنے اسکے کے اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بھاگنے کو
یا معنی یہ ہین کہ قریب بکفر کے ہوا یا خوف ہی اسپر کفر کا یا عمل کیا کافرونکا سا یا کفران کیا اپنے مالک کا ۶۲ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَهٗ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ کَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تہمت زنا کی کرے اپنے بردے پر اور وہ ہو پاک اوس چیز سے کہ کہا مارے جاوینگے کوڑے
مالک کو دن قیامت کے مگر یہ کہ ہو غلام جیسے کہ کہا مالک نے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان نہ کرنے کے مملوک کو حد نہین
مارا جاویگا لیکن آخرت مین روبرو لوگون کے اسکی یہ فضیحتی ہوگی کہ کوڑے لگین گے اسکو اور مگر یہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا ہی تھا جیسے مالک نے
کہا تو اس صورت مین مالک پر کوڑے نہین پڑین گے بس افسوس ہی ان پر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیان دیتے ہین اور وہان کے ایسے عذاب سے نہین ڈرتے ۶۳ **وَعَنْ**
اِبْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ یَأْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَهٗ اَنْ یُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مارے اپنے غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بے گناہ مارے
نہ از راہ تادیب کے یا طمانچہ مارے اسکو پس تحقیق کفارہ اسکا یہ ہی کہ آزاد کرے اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** طمانچہ مارنا ہر کسی کو حرام ہی ۶۴ **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ
الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ
فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ
النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھا مین مارتا اپنے غلام کو پس سنی مینے اپنے پیچھے سے آواز خبردار ہو اے ابو مسعود البتہ اللہ تعالی زیادہ
قادر ہے تجھ پر تجھ سے غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکھتا ہی غلام پر اس سے زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہی تجھ پر پس دیکھا مینے پیچھے اپنے پس ناگہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم تھے پس کہا مینے یا رسول اللہ یہ آزاد ہی اللہ کے واسطے پس فرمایا آگاہ ہو اگر نہ آزاد کرتا تو تو جلاتی تجھکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجھکو آگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** لگتی آگ
اگر مارا تونے اسکو از راہ ظلم کے اور معاف نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نے کہ اس مین رغبت دلائی ہی اوپر نرمی کرنے مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا لیکن یہ
واجب نہین مستحب ہی بامید اسکے کہ کفارہ ہو اوس گناہ کا ۶۵ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ
اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مَالًا وَاِنَّ وَالِدِیْ یَحْتَاجُ اِلٰی مَالِیْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ
کَسْبِکُمْ کُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اسنے نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے
دادا سے کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس مال ہی اور تحقیق باپ میرا محتاج ہی طرف مال میرے کے فرمایا تو اور مال تیرا واسطے
باپ تیرے کے ہی اسواسطے کہ اولاد تمھاری بہترین کمائی تمھاری سے ہی کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف**
تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہی تجھ پر کہ خرچ کرے ماں باپ پر اور دفع کرے حاجت اسکی اور جائز ہی اسکو کہ تصرف کرے تیرے مال مین اور اس حدیث مین
دلیل ہی اوپر واجب ہونے نفقہ باپ کے بیٹے پر اور باپ اگر چہ پاوے بیٹے کے مال مین سے یا صحبت کرے اسکی لونڈی سے تو نہین حلال اس پر بسبب
ملک کے اور اولاد تمھاری الخ یعنی اولاد تمھاری تمھاری کمائیون میں حلال تر اور افضل کمائی ہی پس جو کچھ کماوے اولاد تمھاری وہ حلال ہی تمھارے لیے اور اولاد کو کمائی باپ کی

اس لیے کہا کہ حاصل ہوتی ہے بسبب جود باپ کے اور فعل و سعی اُسکے کہ ہے ع وعنہ عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میں ہوں فقیر نہیں ہے میرے پاس کچھ اور میری پرورش میں ہے ایک یتیم یعنی آیا اُسکے مال میں سے کھاؤں پس فرمایا کھا یتیم کے مال میں سے اس حال میں کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سے نہ خرچ اور اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہ جلدی کرنیوالا یعنی بیچ لینے کے مال اُسکے میں سے پہلے اسکے کہ محتاج ہو طرف اُسکے بخوف اسکے کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چھین لیگا مال وہ سے اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کے پرورش کرنیوالے کو جائز ہے کہ کھاوے مال یتیم کے میں سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہیں درست ہے اور فقیر بھی بقدر حاجت اپنی کے کھاوے نہ بہ اسراف اور یہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے ع وعن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی مرضہ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی احمد وابوداؤد عن علی نحوہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے وہ فرماتے اپنے مرض الموت میں کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق کا کہ مالک ہوئے تمھارے ہاتھ یعنی لونڈی غلام نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور نقل کی احمد اور ابوداؤد نے حضرت علیؓ سے مانند اسکے ف لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو نماز اور حقوق اُسکے خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہ ہے کہ کھلاوے اور پہناوے انکو اور ناحق مار کہنیں اور بُرا نہ کہے اور اسی طرح جانوروں کا بھی حق ادا کرے لکھا ہے علما نے کہ خصومت ذمی کی اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سی ع وعن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ سیئ الملکۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنی ابتدا و نجات پانیوالوں کے ساتھ برائی کرنیوالا اپنے مملوک سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ع وعن رافع بن مکیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم رواہ ابوداؤد ولم ار فی غیر المصابیح ما زاد علیہ فیہ من قولہ والصدقۃ تمنع میتۃ السوء والبر زیادۃ فی العمر اور روایت ہے رافع بن مکیث سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکوں سے باعث برکت ہے اور بدخلقی مملوکوں سے کرنی سبب ہے بے برکتی کا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا مشکوۃ کے مصنف نے اور نہیں دیکھی میں نے غیر مصابیح میں وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نے اس حدیث پر مصابیح میں یعنی یہ قول اُسکا او صدقہ دینا باز رکھتا ہے بُری طرح کے مرنے کو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کا ہے عمر میں ف نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنی اکثر یہ ہوتا ہے کہ مالک جب بھلائی اور خوش خلقی کرتا ہے مملوک کے ساتھ تو وہ تابعدار اور خیرخواہ ہوتے ہیں اسکی اور بہت سی محنت کرتے ہیں اسکے کام میں پس یہ چیزیں باعث برکت و یمن کی ہوتی ہیں اور بدخلقی باعث بغض اور نفرت کی ہوتی ہے پس ہلاک و تباہ کرتی ہیں جان و مال اور بری طرح کے مرنے سے مراد مرگ مفاجات ہے یا مرنا ساتھ غفلت کے توحید و یاد حق سے اور مرگ مفاجات بُری اسلیے ہے کہ یکایک آجاتی ہے آدمی توبہ نہیں کرسکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر میں یا تو حقیقت ہوتی ہے کہ معلق کرتا ہے اسکو اللہ تعالی کہ عمر فلانے کی اتنے برس کی ہے اور اگر نیکی یعنی طاعت اللہ تعالی کی اچھی طرح کریگا یا خلق سے اچھی طرح سلوک کریگا تو اتنے برس زیادہ ہوجاوینگے اُسکی عمر میں پس جب نیکی کرتا ہے تو بڑھ جاتی ہے عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہے کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہے عمر میں یا اسکے مرنے کے بعد لوگ بھلائی سے یاد کرینگے پس یہ زیادتی ہے عمر میں گویا اور کہا میرک نے کہ سمجھا جاتا ہے کلام شیخ جزری کی سے کہ یہ حدیث جسطرح کہ مصابیح میں ہے روایت کیا ہے اسکو احمد نے بتمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہے ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضرب

أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ لٰكِنْ عِنْدَهُ فَلْيُمْسِكْ بَدَلَ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ
اور روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا اپنے خادم کو یعنی مثلاً پس یاد کرے وہ اللہ کو یعنی کہے مثلاً کہ خدا کے واسطے
معاف کر مجکو پس اٹھا لو تم ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں لیکن نزدیک بیہقی کے لفظ فلیمسک ہے بدلے فارفعوا ایدیکم کے کہ مطلب دونوں لفظوں کا
ایک ہی ہے یعنی باز رہو اور ہٹالو تم الخ کہا طیبی نے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ مارتا ہو واسطے ادب سکھانے کے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اٹھاوے ہاتھ ع ح وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے کے اسکے جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اسکے اور
درمیان محبوبوں اسکے کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف جدائی ڈالے یعنی ساتھ بیچنے کے اور ہبہ اور سوا انکے یعنی مثلاً ماں کو بیچا اور چھوٹے بیٹے کو ہبہ دے
یا چھوٹے بیٹے کو بیچے اور ماں کو رہنے دیا ایک کو کسی کے ہاتھ اور دوسرے کو کسی کے ہاتھ بس جو کوئی جدائی ڈالیگا ان میں تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالے اس میں اور اسکے محبوبوں میں یعنی
اولاد اور ماں باپ وغیرہ میں دن قیامت کے اس موقف میں کہ جمع ہونگے اس میں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی رب الارباب سے اور لکھا ہے علما نے کہ خاص ماں اور
بیٹے کو جو ذکر کیا اتفاقاً ذکر کیا ہے حکم یہی ہے جدا کرنے ہر چھوٹے بردہ کا اسکے ذی رحم محرم سے خواہ ماں ہو یا باپ دادا یا دادی یا بہن و بھائی یا سوا انکے اور چھوٹے کی قید سے
بڑا نکل گیا مثلاً بڑے بیٹے کو اسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہیں اور جائز رکھا ہے حنفیہ نے جدائی ڈالنے کو درمیان دو بڑے بھائیوں کے اور اگر ہو ایک ان دونوں میں سے
چھوٹا تو نہیں جائز اور اختلاف کیا ہے علما نے حد بڑے ہونے میں کہ بڑا کتنی عمر میں کہلاتا ہے امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھ برس کا بڑا کہلاتا ہے اور ہمارے
نزدیک جب بالغ ہو اور اس طرح کا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہیں بیچنا بعض
اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ جائز نہیں کل میں ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ
فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا بخشے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بھائی تھے آپس میں پس بیچ ڈالا میں نے ایک کو ان میں سے پس فرمایا مجکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی میں نے حضرت کو یعنی اسکے بیچ ڈالنے کی پس فرمایا پھیر لے اسکو پھیر لے اسکو نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف پھیر لے یعنی فسخ کر بیع کو اور لے لے اسکو تا جدائی دو بھائیوں میں نہ واقع ہو اور لفظ پھیر لے دو بار تاکید کو فرمایا اشارہ ہے اس میں طرف اسکی کہ یہ امر وجوب کے
لیے ہے اور بیع مکروہ تحریمی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ حکم مخصوص ساتھ ماں بیٹوں کے ہی کے لیے نہیں ہے ع ح وَعَنْهُ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ
وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ انھوں نے جدائی کی
درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اسکی کی یعنی ایک کو دونوں میں سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پس فسخ کیا انھوں نے
بیع کو نقل کی یہ ابو داود نے بطریق انقطاع کے ف امام ابو یوسف نے دلیل پکڑی ہے ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اور نہ جائز ہونے بیع انکی کی
ع ح وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ يَسَّرَ اللّٰهُ حَتْفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رِفْقٌ بِالضَّعِيْفِ وَشَفَقَةٌ عَلَى
الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہوں وہ آسان کرتا ہے اللہ تعالی مرنے اسکے کو اور داخل کریگا اسکو بہشت اپنی میں وہ تین چیزیں یہ ہیں نرمی
کرنی ساتھ ضعیف کے اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنے مملوک کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف
ضعیف از راہ جسم کے ہو یا حال کے یا عقل کے اور احسان کرنا یعنی جو کچھ واجب ہے مالک پر اس سے سلوک زیادہ کرنا ع ح وَعَنْ

أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَ لِعَلِيٍّ غُلَامًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي
هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي الْمُجْتَبٰى لِلدَّارَقُطْنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ اور
روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا واسطے علی کے ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی حکم شرعی اسواسطے کہ مین منع کیا گیا ہون یعنی میرے
رب نے منع کیا ہے مارنے نمازیون کے سے اور دیکھا ہے مینے اسکو نماز پڑھتے یہ یعنی جو کہ مذکور ہے مشکوۃ مین لفظ مصابیح کے ہین اور کتاب مجتبیٰ مین کہ تصنیف
دارقطنی کی ہے یہ ہے کہ عمر بن الخطاب رض نے کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے نمازیون کے سے **ف** منع ہے مارنے نمازیون کے سے واسطے
شرافت و بزرگی انکی کی ہے نزدیک خدا کے اور واسطے رعایت اکرام و توقیر انکی کے نزدیک لوگونکی اور کہا طیبی رح نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے منع کیا نمازیون کے
مارنے سے دنیا مین تو امید ہے اسکے لطف وکرم سے کہ رسوا نہین کریگا انکو آخرت مین ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالیٰ ۲ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ
عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ
الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے
کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنے کے سے پس چپکے رہے حضرت
یعنی کچھ جواب ندیا پھر عرض کیا حضرت سے کلام مذکور پس چپ رہے پھر جب تیسری بار پوچھا تو فرمایا معاف کرو اس سے ہر روز ستر بار نقل کی ابوداؤد نے
اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے **ف** ستر بار مراد اس سے کثرت ہے نہ یہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد مین اور چپ رہنا حضرت
کا جواب سوال انکے سے بسبب کراہت اس سوال کے تھا کہ عفو مستحب ہے اور چاہیے مطلقاً مقید ساتھ عدد معین کے نہین اور یہ بھی ہوسکتا ہے
کہ خاموشی واسطے انتظار وحی کے ہو ۲ح **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَمَكُمْ مِنْ مَمْلُوكِكُمْ فَأَطْعِمُوهُ
مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُ مِمَّا تَكْتَسُونَ وَمَنْ لَا يُلَائِمُكُمْ مِنْهُمْ فَبِيعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ذر سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کرے تمھاری لونڈی غلامون تمھارے سے یعنی موافق
مزاج تمھارے کے ہو اور خدمت کرے تمھاری جیسی کہ چاہتے ہو پس کھلاؤ اسکو اس مین سے کہ جو آپ کھاتے ہو اور پہناؤ اسکو اسمین سے کہ جو آپ پہنتے ہو یعنی
جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بھی راضی کرو انکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمھاری لونڈی غلامون مین سے پس بیچ ڈالو اسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو
نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ
بِبَطْنِهِ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرُكُوهَا صَالِحَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ گذرے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی ہے پیٹھ اسکی پیٹ اسکے سے یعنی بسبب شدت بھوک و پیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا
ڈرو اللہ تعالیٰ سے بیچ حق ان چارپایون بے زبان کے پس سوار ہو ان پر اس حال مین کہ قوی اور قابل سواری کے ہون اور چھوڑ دو انکو اس حال مین کہ
اچھی ہون اور تھکے نہ ہون نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ان چارپایون بے زبان کے الخ یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنی بھوک و پیاس وغیرہ کا مالک سے
کہین اور اس مین دلیل ہے اوپر واجب ہونے خوراک دواب کے اور سوار ہو الخ مقصود اس سے رغبت دلانی ہے طرف خبرگیری انکی کے دانے گھانس سے تا قوی اور
لائق سواری کے ہون اور چھوڑ دو انکو پہلے تھکنے کے اور دانہ گھانس دو تا فربہ ہون اور سواری کی جاوے ان پر بعد اسکے ۲ح **الْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ
أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا الْآيَةَ انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ فَإِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ

الْیَتِیْمِ وَشَرَابِہٖ فَجَعَلَ یَفْضُلُ مِنْ طَعَامِہٖ فَیُحْبَسُ لَہٗ حَتّٰی یَاْکُلَہٗ اَوْ یَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِمْ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَھُمْ بِطَعَامِہِمْ وَشَرَابَھُمْ بِشَرَابِہِمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے ابن عباس سے کہا جب اترا قول اللہ تعالیٰ کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کے مگر ساتھ اوس خصلت و حالت کے کہ وہ نیک تر ہے یعنی بدیانت امانت اور اترا قول اللہ تعالیٰ کا تحقیق وہ لوگ کہ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ازراہ ظلم کے آخر آیہ تک شروع کیا اون لوگوں نے کہ تھے نزدیک اُن کے یتیم یعنی پرورش کرتے تھے یتیموں کی پس الگ کر دیا کھانا انکا کھانے اپنے سے اور پینا انکا پینے اپنے سے پس جب بچ رہتا کھانا کھانے یتیم کے سے اور پینے اسکے سے کچھ رکھ چھوڑتے واسطے اسکے یہانتک کہ کھاتا اسکو یتیم پیچھے یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہ یتیم کے پالنے والوں پر پھر ذکر کیا انھوں نے یہ یعنی دشواری امر مذکور کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور پوچھتے ہیں تجھ سے حال یتیموں کے سے کہہ درستی کرنی یعنی ساتھ جاری رکھنے مال کے واسطے یتیموں کے بہتر ہے یعنی ملا دینے سے اور اگر ملا لو انکے مال کو اپنے مال میں پس بھائی تمھارے ہیں یعنی اور بھائی کا مال اگر بھائی کے مال میں مل جاوے اور ایک کے مال میں سے دوسرے کے مال میں کچھ چلا جاوے مضائقہ نہیں پس ملا دیا پرورش کرنے والوں نے کھانا انکا ساتھ کھانے اپنے کے اور پینا انکا ساتھ پینے اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بعد لفظ ظلما کے باقی آیہ یوں ہے انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کے باقی آیہ یوں ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہ کہ لوگوں پر دشوار تھا اپنے مال کو جدا رکھنا یتیموں کے مال سے اللہ صاحب نے اجازت دی مال کے ملانے کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد المصلح میں طرف اسکے کہ مال ملا دو لیکن خیر خواہ یتیموں کے رہو دغا فریب کر کے اُن کے مال خراب نہ کرو اللہ جانتا ہے بگاڑنے اور سنوارنے والے کو منقول ہے کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا انھوں نے اسکی کتاب بیچ کر اسکی تجہیز و تکفین میں خرچ کی لوگوں نے اُن سے کہا کہ اُس نے اسکی وصیت تو کی ہی نہ تھی کیوں تم نے ایسا کیا انھوں نے یہ آیۃ پڑھی واللہ یعلم المفسد من المصلح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِہٖ وَبَیْنَ الْاَخِ وَبَیْنَ اَخِیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کہ جدائی ڈالے درمیان باپ و اسکے بیٹے کے اور درمیان دو بھائیوں کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے **ف** مراد جدائی ڈالنے سے بیچ ڈالنا یا بخش دینا ایک کو دونوں میں سے بشرطیکہ بیٹا یا ایک بھائی چھوٹا ہو اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے بہکاوے لگاوٹ سے ہمیں جھگڑا ہو جدائی ہو دوسرے سے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِالسَّبْیِ اَعْطَی اَھْلَ الْبَیْتِ جَمِیْعًا کَرَاھِیَۃَ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَھُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائے جاتے بندے دیتے ایک ہی گھر سے لوگوں کو یعنی جو ایک گھر سے نکلتے ہوتے وہ سب کے سب ایک کو تم میں سے دیتے واسطے مکروہ سمجھنے کے کہ جدائی ڈالیں بیچ نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِکُمْ اَلَّذِیْ یَاْکُلُ وَحْدَہٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَہٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَہٗ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بروں کے تم میں سے یعنی معلوم کرا دوں تمکو کہ برا فریق تم میں کون ہے وہ فریق ہے کہ کھاوے تنہا اور مارے اپنے غلام کو یعنی ناحق اور نہ دے بخشش اپنی نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی نہ دے کسی کو کچھ حاصل یہ کہ برے لوگ وہ ہیں کہ بدخلق اور بخیل ہوں اور جامع صغیر میں روایت کی ابن عساکر نے معاذ سے کہ کیا نہ خبر دوں میں تجکو ساتھ بری کے لوگوں میں وہ ہے کہ کھاوے تنہا اور نہ دے بخشش اپنی اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنے غلام کو کیا نہ خبر دوں میں تجکو ساتھ برے کے اس سے وہ وہ ہے کہ بغض رکھے لوگوں سے اور بغض رکھیں لوگ اس سے کیا نہ خبر دوں میں تجکو ساتھ برے کے اس سے وہ وہ ہے کہ ڈریں لوگ اسکی برائی سے اور نہ امید رکھیں اسکی بھلائی کی کیا نہ خبر دوں تجکو ساتھ برے کے اس سے وہ وہ ہے کہ بیچے آخرت اپنی غیر کی دنیا کے لئے کیا نہ خبر دوں میں تجکو ساتھ برے کے اس سے وہ وہ ہے کہ کھاوے دنیا کو بوسیلہ دین کے **وَعَنْ**

کہ نقل کی اُنہنے اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹا میرا یہ تھا پیٹ میرا واسطے اُسکے باسن یعنی مانند برتن کے پیٹ میں رہا اور تھی چھاتی میری واسطے اُسکے مشک یعنی مشک اُس سے دودھ پیتا رہا اور گود میری اُسکے لیے رہی جگہ گھیرے ہوئے یعنی مدت تک سو میں پالا اور تحقیق باپ اُسکے نے طلاق دی مجھکو اور ارادہ رکھتا ہے چھین لینے اُسکے کا مجھسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اولیٰ ہے ساتھ اُسکے یعنی زیادہ حقدار ہے پرورش کرنے اُسکی کے جب تک کہ نہ نکاح کرے تو کسی سے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف کہا طیبی نے کہ اشارہ ہے باسن کا اس طرف کہ ... اور ... بعد میں جو لڑکے کو اختیار رہا وہ اسلیے کہ تمیز کو پہونچ چکا تھا اور حضانت ... نکاح کرے ... اگر ماں وغیرہ نکاح کرلے تو پھر اسکو حق پرورش نہیں رہتا اور اگر محرم سے کیا ... تو ... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو درمیان اُسکے باپ کے اور ماں اُسکی کے نقل کی ترمذی نے ف یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس رہے اور چاہے ماں پاس اور یہ لڑکا بلوغ کو پہونچ گیا تھا اسلیے اُسکو اختیار دیا اور یہ حضانت کے قبیل سے نہ تھا اور پہلی حدیث میں جو ذکر لڑکے کا ہے وہ صغیر سن تھا اور تمیز رکھتا تھا اور وہ حضانت کے قبیل سے تھا اسلیے مقدم کیا ماں کو حضانت میں اور حضانت میں لڑکے کو اختیار نہیں ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک ہے ف وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے کہ لیجاوے بیٹے میرے کو اور حال یہ ہے کہ پلاتا ہے مجھکو اور نفع دیتا ہے مجھکو یعنی اس عمر کو پہونچا ہے کہ ہوتی ہوں اوسکی خدمت سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ باپ تیرا ہے اور یہ ماں تیری ہے پس پکڑ لے ہاتھ ان دونوں میں سے جسکا چاہے پس پکڑا ہاتھ ماں اپنی کا پس لیگئی اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهُ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ وَرَطَنَ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُحَاقُّنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَقُولُ هَذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُحَاقُّنِي فِي وَلَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ہلال بن اسامہ سے کہ نقل کی ابی میمونہ سے کہ نام اُسکا سلیمان آزاد کیا ہوا کسی کا مدینہ والوں میں سے تھا کہا اُسوقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا ساتھ ابو ہریرہ کے آئی اُنکے پاس ایک عورت فارس کی رہنے والی اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا حالانکہ طلاق دی تھی اُسکو اُسکے خاوند نے پس دعوی کیا خاوند و بیوی نے اُس لڑکے کا پس باتیں کیں عورت نے فارسی میں ابو ہریرہ سے کہتی تھی اے ابو ہریرہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے کہ لیجاوے میرے بیٹے کو پس کہا ابو ہریرہ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی میں کلام کیا ابو ہریرہ نے اوس عورت سے ساتھ اس مطلب کے پھر آیا خاوند اُسکا اور کہا کون جھگڑتا ہے مجھسے بیچ مقدمہ بیٹے میرے کے پس کہا ابو ہریرہ نے یا الٰہی تحقیق میں نہیں کہتا یہ یعنی اپنی طرف سے مگر کہ تحقیق تھا میں بیٹھا پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آئی حضرت کے پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے یہ کہ

لے جاوے بیٹی میری کو حالانکہ نفع دیتا ہے وہ مجکو اور پلاتا ہے مجکو پانی ابو عنبہ کنویں سے اور کتاب نسائی میں یوں ہے کہ پلاتا ہے مجکو میٹھا پانی کہ باہر شہر کے دور
ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اسکے نے کون ہے جھگڑتا مجھسے میری لڑکی کے مقدمہ میں پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس لڑکی کو کہ یہ باپ تیرا اور یہ ہے ماں تیری پس پکڑ لے ہاتھ ان دونوں میں سے [illegible] پکڑا اسنے ہاتھ اپنی ماں کا
نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے [illegible] ف ابو بردہ نے جو فارسی میں کلام کیا [illegible] اختلاف [illegible]
کچھ [illegible] اختیار ہے چاہے الگ رہے چاہے ماں باپ [illegible] اعتبار
[illegible] یہ ہے کہ انتہا دور سے پانی لاتا تھا اور غیر بالغ [illegible] اسکو کنوین پر جانے سے منع
کیا کرتے میں اکثر کہ خوف ہے [illegible] گر پڑنے کا [illegible] اعلم ع

کتاب العتق

کتاب ہے بیچ بیان کرنے آزاد غلام کے ف شرط آزاد کرنے کی یہ ہے کہ آزاد کرنے والا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبھی ہوتا ہے گناہ جیسے جب ظن غالب ہو کہ جسکو
کہ آزاد کرونگا اسکو تو دار الحرب میں چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری و قزاقی کرنے کا اور کبھی ہوتا ہے آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کے اور کبھی ہوتا ہے
مباح مانند [illegible] کے زید کی خاطر سے یا زید کے ثواب پہونچانے کے لیے اور عبادت وہ آزاد کرنا ہوتا ہے کہ خالصاً [illegible] ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ
عضوا من النار حتی فرجه بفرجه متفق علیه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے بردہ
مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بردے کے عضو آزاد کرنے والے کو آگ [illegible] یہانتک کہ ستر اسکی کو بدلے ستر [illegible] کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیے لگائی کہ تا ثواب اسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ [illegible] ابدہ تک
کے پس فرمایا کہ اسکو بھی اللہ تعالی نجات دیتا ہے اور بعضے عالموں نے لکھا ہے کہ اسی سے سمجھا جاتا ہے کہ غلام [illegible] آزاد کرے تو بہ [illegible] یا ستر کناہ [illegible]
عورت کو آزاد کرے اور مرد مرد کو پس یہ اولی ہے ع وعن ابی ذر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان باللہ
وجہاد فی سبیله قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاها ثمنا وانفسها عند اهلها قلت فان لم افعل قال تعین صانعا او تصنع
لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانها صدقة [illegible] علی نفسک متفق علیه روایت ہے ابی ذر سے
کہ کہا ابو ذر نے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا [illegible] ساتھ اللہ کے اور جہاد کرنا اسکی راہ میں کہا ابو ذر نے کہا میں نے کونسا
بردہ [illegible] بہتر ہے فرمایا [illegible] کرسکوں میں یعنی از راہ [illegible] انداز نسل سے
فرمایا مدد کر کام کرنے والے کی یا بنادے [illegible] ہے پس اگر نہ کرسکوں میں فرمایا چھوڑ تو لوگوں کو [illegible] تحقیق یہ خصلت
خیر ہے کہ خیر کرتا ہے تو ساتھ اسکے اپنے نفس پر [illegible] اور مسلم نے ف ایمان کا [illegible] تو معلوم ہوا کہ [illegible] اسکے کوئی عمل مقبول نہیں ہے اور جہاد
بہتر ہے باعتبار اسکے کہ سبب ہے تقویت دین اور [illegible] مسلمانوں کا اور نماز روزہ افضل ہے اور وجود کرنا [illegible] اور جہاد [illegible] مطلق مشقت اٹھانی ہے کہ
شامل ہے اس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس پر مشقت اٹھاوے ساتھ کرنے [illegible] منہیات [illegible]
پس حاصل جواب کا یہ ہوگا کہ بہترین اعمال ہے ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضاے اسکے جیسے کہ فرمایا [illegible] باللہ [illegible]
مراد کام سے یہاں وہ چیز ہے کہ آدمی کے سبب معاش کی ہو داخل ہے اس میں [illegible]
ہو کسب اسکا اسکی عیال کو یا ضعیف وعاجز ہو کام کرنے میں [illegible]

اور بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا ۔ چونکہ یہ بات ہے پیچانی بھی خیر کرنی ہے خصوصاً وقت قدرت کے بدی پر سے ف مراد خیر تو امید نیست ہو مسلمان
اور ظاہر یہ ہے کہ یون بھلائی رہانے سے بھی خیر ہو کہ خیر کرتا ہے تو ساتھ اُسکے لوگون پر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگون سے حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہے کہ فائدہ
اسکا اُسی کو پہنچتا ہے اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہے ساتھ اُسکے اپنے نفس پر ۔ **الفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ
أَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ أَوَلَيْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوفُ
وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ
فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کہا سکھا دیجئے مجھکو کوئی عمل کہ داخل کرے بہشت مین یعنی ابتدا نجات پانے ہونیکے ساتھ فرمایا اگر کوتاہی کی تونے بیان کرنے مین تحقیق پھیلا دیا
تونے سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال و مطلب بڑی چوڑی لینی کی یعنی بڑی بات پوچھی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہے بعد ازان تعلیم کیا اُسکو وہ
عمل آزاد کر جان کو یعنی بردے کو اور خلاص کر بردے کو کہا اعرابی نے کیا نہین ہیں دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردے کا کیا ایک نہین فرمایا نہین
آزاد کرنا جان کا یہ ہے کہ تنہا اور مستقل ہووے تو ساتھ آزاد کرنے اُسکے کے اور خلاص کرنا بردے کا یہ ہے کہ مدد کرے تو اُسکے مول مین اور دے منحہ شیر دالا
اور مہربانی اور احسان کر ناتے دار ظالم پر کہ تجھ پر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکے تو یہ پس کھلا بھوکے کو اور پلا پیاسے کو اور حکم کر ساتھ اچھی چیز کے اور منع کر
بری چیز سے پھر اگر نہ کر سکے تو یہ پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزون سے سوائے بھلائی کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** فرمایا نہین الخ
حاصل یہ کہ آزاد کرنا جان کا یہ ہے کہ تو خود اپنے بردے کو آزاد کرے اور خلاص کرنا بردے کا یہ کہ اوسکے بردے کے آزاد ہونے مین سعی کرے کہ مدد کرے اُسکے مول
دینے مین یعنی ایک غلام کو اُسکے مالک نے کہدیا کہ جب تو اتنے روپے مجھکو ادا کرے گا تو تو آزاد ہے اُس غلام کو کہتے ہین مکاتب اُس غلام کو روپیہ دینا تاکہ اپنے مالک
کو ادا کرے یہی سعی کرنی اور کر کے دیکھے آزاد ہونے مین اور منحہ سے مراد ہے اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتے ہین تاکہ اُسکے دودھ و پشم سے منتفع ہوا اور وکوف
کہتے ہین بہت دودھ والے کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اُسکے ہے حدیث من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور
مراد بھلائی سے وہ چیز ہے کہ جسمین ثواب ہو پس صورت مین مباح بھلائی مین اور ظاہر یہ ہے کہ مراد بھلائی سے یہان وہ چیز ہے کہ مقابل ہے برائی
کے پس اس صورت مین بھلائی شامل ہو مباح کو بھی اور اللہ تعالیٰ عالم ہے ۔ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللهُ فِيهِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً
فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ بناوے مسجد یعنی چھوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوے اللہ کا اُسمین یعنی ہمیشہ و موجود کے بیچ بنایا جاوے اُسکے لیے محل بیچ بہشت مین
اور جو شخص کہ آزاد کرے ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ بدلا اُسکا آگ دوزخ سے یعنی سبب خلاصی اُسکی کا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ بوڑھا
ہو یعنی بوڑھا ہونا اُس کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسے کہ ایک روایت مین ہے ہوگا وہ بڑھاپا اُسکے لیے
نور دن قیامت کے یعنی نور ہوگا سبب اُسکی تاریکیون اُس دن کی اسے نقل کی ہے صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین **ف** یعنی ساتھ اسناد
اپنی کے اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ مشکوۃ کے مصنف نے نہین پائی یہ حدیث سوائے شرح السنہ کے اور حدیث کی کتابون مین ۔
الفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** الْغَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيثًا

اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صاحب لنا قد اوجب یعنی النار بالقتل فقال اعتقوا عنہ یعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا منہ من النار رواہ ابوداؤد روایت ہے غریف بن دیلمی سے کہا آئے ہم واثلہ بن اسقع کے پاس اور کہا ہم نے بیان کر ہمسے ایک حدیث کہ نہو اُسمیں زیادتی اور نہ کمی پس غصہ ہوئے واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑھتا ہے قرآن یعنی مصحف ہے اور حالانکہ قرآن لٹکا ہوا ہوتا ہے اُسکے گھر میں یعنی جب ممکن ہے کہ نہیں تو دیکھ بھی سکتا ہے اُسمیں اور باوجود اسکے زیادتی کمی ہو جاتی ہے یعنی پڑھنے میں از راہ سہو اور غلطی کے پس ہونا زیادتی کمی کا ضروری ہے کہ واقع ہوتی ہے باوجود ضبط اور تکرار کے پس کہا ہم نے سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کیا ہم نے حدیث کا کہ سنا ہو تمنے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا واثلہ نے آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے واجب کیا تھا اپنے نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل مارنے کے یعنی اپنے تئیں یا کسی اور کو عمداً پس فرمایا حضرت نے آزاد کرو اسکی طرف سے یعنی غلام آزاد کیا جاوے بدلے ہر عضو غلام کے عضو اُسکا آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** غصہ ہوئی واثلہ یعنی آپ رضی اللہ عنہ سمجھے تھے کہ مراد غریف کی یہ ہے کہ الفاظ حدیث میں لا زیادہ بعینہ روایت کریں اسوا سطے غصہ ہوئے اور کلام مذکور کہا پس غریف نے کہا کہ مراد ہماری یہ ہے کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اُسکے متغیر نہوں اگرچہ الفاظ میں کچھ کمی زیادتی ہو جاوے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے روایت کرنا حدیث کا ساتھ معنوں کے کو الفاظ میں تفاوت ہو **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصدقۃ الشفاعۃ بہا تفک الرقبۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہے کہ بسبب اُسکے خلاص کیجاوے گردن نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی کسی کے غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنے غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو یا مارتا ہوا اُسکو چھڑا دینا اور چھڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہے

باب اعتاق العبد المشترک وشری القریب والعتق فی المرض

باب ہے بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک اور خریدنے قرابتی کے اور آزاد کرنے کے بیماری کی حالت میں **ف** آزاد کرنے غلام مشترک یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیوں میں مثلاً اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرا کیا کرے اور اختلاف ہے اسمیں درمیان ابوحنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہے جیسے کہ آدھا آزاد ہوا اور آدھا غلام رہے یا نہیں امام ابوحنیفہ تو کہتے ہیں کہ متجزی ہوتا ہے اور صاحبین کہتے ہیں کہ متجزی نہیں ہوتا اور متفرع ہوتے ہیں اس اختلاف پر احکام کہ مذکور ہوں گے آگے اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنے کے آزاد ہو جاتا ہے بغیر اسکے کہ یہ آزاد کرے لیکن اختلاف ہے اس میں کہ مراد قرابتی سے کون ہے بیان اسکا بھی آوے گا اور آزاد کرنی بیماری میں کہ بیماری میں آزاد کرے تو حکم اسکا کیا ہے اسکا بیان بھی آگے ہوگا

الفصل الاول عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا لہ فی عبد وکان لہ مال یبلغ ثمن العبد قوم العبد علیہ قیمۃ عدل فاعطی شرکاءہ حصصہم وعتق علیہ العبد والا فقد عتق منہ ما عتق متفق علیہ

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں ہو واسطے اُسکے مال پہنچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اُسکی کو قیمت کیا جاوے غلام یعنی باقی غلام اُس پر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کے پس دیئے جاویں اُسکے شریکوں کو حصے اُنکے اور آزاد ہو اُس پر غلام اور اگر نہیں مال اُسکے پاس پس تحقیق آزاد ہوا اُس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکوں کے مملوک ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پھیر دے شریک کا اور آزاد ہو جاوے گا غلام اُسپر اور

اگر معتق مفلس ہو تو بسبب آزاد ہونے آزاد ہی اور جو حصہ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہیں ورنہ تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتھ
آزاد کرنے حصے اپنے کے اور سعی کرانا کیا ہمارے علما اور یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہیں وہ ساتھ تجزی آزادی
اور بندگی کے یہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہیں پھیرنا
آتا لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کر دے اور ولا دونوں کے لیے ہی اور صاحبین کہتے ہیں کہ حالت تونگری میں معتق حصہ پھیر دے شریک کا اور حالت
مفلسی میں استسعا کرے شریک غلام سے اور ولا معتق کے لیے ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونے آزادی کے اور معنی استسعا کے یہ ہیں کہ غلام تکلیف دیا جاوے
ساتھ کمانے اور حاصل کرنے قیمت کی شریک کے لیے اور بعضوں نے کہا کہ خدمت کرے غلام شریک کی بقدر اُس حصے کے کہ اُسکی ملک ہی انتہی
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِیْ عَبْدٍ اُعْتِقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِیَ
الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں آزاد
کیا گیا کل اُسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطے اُسکے مال یعنی اسقدر ہو جو قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پھیر دیگا اُسکا پس اگر نہو واسطے اُس کے مال
سعی کروایا جاوے غلام یعنی بیچ غیر اُس چیز کے کہ آزاد ہوئی اس حالت میں کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اُسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوے ساتھ اُس چیز کے
کہ دشوار ہو اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صاحبین کا عمل اسپر ہی **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِیْنَ
لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَیْرُهُمْ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَیْنِ وَاَرَقَّ
اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِیْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَی النَّسَائِیُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّیَ عَلَیْهِ بَدَلَ وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِیْدًا وَفِیْ رِوَایَةٍ
اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ لَوْ شَهِدْتُّهٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْفَنَ لَمْ یُدْفَنْ فِیْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چھ
غلام اپنے وقت مرنے اپنے کے نہ تھا واسطے اُسکے مال سوائے اُن غلاموں کے پھر بلایا اُن غلاموں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
حصے کیے اُن کے تین پھر قرعہ ڈالا درمیان اُن کے پس آزاد کیے دو اور غلام رکھے چار اور فرمایا آزاد کرنے والے کے حق میں کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی
یہ مسلم نے اور نقل کی یہ نسائی نے عمران سے اور ذکر کیا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا میں نے یہ کہ نہ پڑھوں میں نماز جنازہ اُسپر بجائے اس عبارت کے وقال لہ قولا
شدیدا اور بیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے یعنی واسطے تشدید و تنبیہ کے کہ اگر حاضر ہوتا میں اُسکے جنازہ پر پہلے دفن سے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانوں کی مقبرہ میں
ف آزاد کیے دو یعنی حکم کیا کہ دو ہیں آزاد ہیں اور چار غلام ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت میں بلکہ جو ہبہ ہوتا ہی تہائی مال میں بسبب تعلق
حق وارثونکے ساتھ مال میت کے اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند اسکے سب نافذ ہوتے ہیں تہائی مال میں اور لمعات میں العرب نے کہ یہ حکم
حضرت نے اسلیے کیا کہ اکثر غلام اُنکے زنگی ہوتے تھے اور مساوی ہوتے تھے قیمت میں کہا نووی نے کہ کہا ابوحنیفہ نے کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی
حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی میں اور حضرت نے اُس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل اسکے کہ کسواسطے سب غلاموں کو آزاد کیا
اور رعایت وارثوں کی نہ کی اسلیے جاری کیا اُسکو تہائی سے بسبب شفقت و رحم کے یتیموں پر اور اس سے معلوم ہوا کہ میت کو فعل نامشروع پر
ظلم پر بد کہہ سکتے ہیں اور یہ جو وارد ہوا ہی اذکروا موتاکم بالخیر بیچ غیر اس صورت کے ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَّالِدَهٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلہ اُتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اسطرح سے کہ پاوے اُسکو غلام پس خریدکرے اُسکو اور آزاد کر دے اُسکو نقل
کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ باپ بمجرد خریدنے کے آزاد نہیں ہوتا جب تک آزاد کرے تو آزاد ہوتا ہے اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہے

اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد ملک مین آنے کے آزاد ہوجاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل مین آتی ہی صریح ہی اسمین اور اس حدیث کے بھی یہی معنی ہین کہا مظہر نے کہ فیعتقہ تسبیب کے لیے ہی یعنی آزاد کرے اسکو بسبب خریدنے اُس کے کے پس نہین احتیاج ہی بعد خریدنے کے اس کہنے کی کہ آزاد کیا مینے بلکہ آزاد ہوجاتا ہی ساتھ نفس خریدنے کے ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَءْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ ایک شخص نے انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تھا اُسکے پاس کچھ مال سوا اُس غلام کے پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہی کہ خریدے اُسکو مجھسے پس خریدا اُسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھ سو درہم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی پس خریدا اُسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹھ سو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیے حضرت نے وہ درہم اُس شخص کو پھر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اُسکے پھر اگر بچ رہے کچھ پس خرچ کر اپنے اہل وعیال پر پس اگر بچ رہے اہل عیال تیرے سے کچھ پس واسطے ناتے داروں تیرے کے پھر اگر بچ رہے ناتے داروں تیرے سے کچھ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے یعنی بعد دے سائلون کو کہ آگے اور داہنے اور بائین تیرے جمع ہون ف مدبر اسے کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ بعد مرنے میرے کے یہ آزاد ہی پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہی بنا بر ظاہر اس حدیث کے اور امام اعظم رح فرماتے ہین کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہے مالک اُسکا کہ بعد مرنے میرے کے یہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہے مالک اُسکا کہ اس بیماری مین اگر مین مرگیا تو یہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہ ہی کہ نہین جائز مالک کو نکالنا اُسکا اپنے ملک سے مگر ساتھ آزاد کرنے کے یعنی نہ بیچنا اُسکا درست ہی اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اُسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اُس سے اور لونڈی ہو تو جائز ہی اُس سے صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اُسکا بغیر رضا اوسکی کے اور جب مالک مرجاوے تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مالک کے تہائی مال مین سے اور اگر نہ نکل سکے تہائی مین سے تو بحساب تہائی کے آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر پائی جاوے شرط یعنی وہ مرجاے اسی مرض مین تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مانند آزاد ہونے مدبر مطلق کے پس اس حدیث مین وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ اس مدبر کو کہ حضرت نے بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخون مین ابن نحام ہی لکھا ہی علماء نے کہ یہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیے کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تھا حضرت نے کہ داخل ہوا مین جنت مین پس سنی مینے اُس مین نحمہ نعیم کی اور نحمہ کہتے ہین آواز کو یہ مولانا وملتقی ہی

الفصل الثانی

دوسری فصل عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ نقل کی سمرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتیدار محرم کا یعنی بسبب خریدنے کے یا ہبہ کے یا ارث کے پس وہ آزاد ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف مثلا باپ نے بیٹے کو مول لیا کہ کسی کے ملک مین تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا پھر بعد مول لینے کے آزاد ہوجاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکھے یا بوساطت رحم

کہ ہے اور یہ شامل ہے بیٹی کو اور باپ کو اور بھائی کو اور چچا کو اور بھتیجے کو اور سوا انکے کو اور محرم وہ کہ نکاح اس سے جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند
اسکے نکال گئے اس قید سے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ آزاد ہونے اقربا کے جبکہ ملک میں آویں پس کہا اہل ظاہر نے کہ نہیں آزاد
ہوتا کوئی ان میں سے بمجرد ملک میں آنے کے بلکہ ضرور ہے آزاد کرنا اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیث ابی ہریرہ کے [illegible] اور کہا جمہور
علما نے [illegible] حاصل ہوتی ہے آزادی [illegible] میں اگرچہ [illegible]
اور اختلاف کیا ہے [illegible] میں پس کہا شافعی نے اور علما ان کے نے کہ نہیں آزاد ہوتے سوا ان کے [illegible] اور کہا مالک نے
کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت ان سے ہے کہ آزاد ہوتے ہیں سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت انسے مانند مذہب شافعی کے ہے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام محرم ہوں ۞ وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا ولدت امة الرجل منه فهي معتقة عن دبر منه او بعده رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عباس سے نقل ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا جس وقت کہ جنے لونڈی کسی مرد کی اس مرد سے یعنی مالک سے پس وہ لونڈی آزاد ہو جاوے گی پیچھے مرنے اسکے کے یا فرمایا بعد مرنے اسکے کے
نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی جس لونڈی کی اولاد اسکے مالک سے ہوئی بعد مرنے مالک کے وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اسکی زندگی میں آزاد نہیں
ہوتی لیکن مالک اسکو بیچ نہیں سکتا اور نہ بخش سکتا ہے اور اسپر اجماع ہے علما کا اور جو روایت کہ حدیث اسکے آگے ہے [illegible] تفصیل اسکی حدیث
آئندہ میں آوے گی ۞ وعن جابر قال بعنا امهات الاولاد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر فلما
كان عمر نهانا عنه فانتهينا رواه ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہا بیچیں ہم نے مائیں اولاد کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور
حضرت ابو بکر صدیق رض کے وقت میں پھر جبکہ خلیفہ ہوئے حضرت عمر رض منع کیا ہم کو بیچنے انکی سے پس باز رہے ہم نقل کی یہ ابو داود نے ف مراد ان
کی اولاد سے مراد ہیں لونڈیاں کہ اپنے مالکوں سے بچے جنیں اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب حضرت کے عہد میں اور حضرت ابو بکر رض کے
عہد میں انکو بیچتے تھے تو حضرت عمر رض نے کیوں منع کیا جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت کے زمانے میں [illegible] ہو چکا ہو گا
اور حضرت ابو بکر کو بیچنے کی خبر نہ پہنچی ہو گی پس بیچنا ان کا دلیل نہیں ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت کو معلوم ہوتا [illegible]
اور احتمال یہ بھی ہے کہ بیچنا ان کا حضرت کے زمانے میں ہو پہلے نسخ ہونے اسکے سے اور حضرت ابو بکر بھی بسبب کم ہونے مدت خلافت کے
اور مشغول ہونے کے مہمات میں اسپر مطلع نہ ہوئے بعد ازاں منع کیا حضرت عمر رض نے اس سے بسبب اسکے کہ پہنچی تھی ان کو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیچنے سے ۞ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق عبدا وله مال فمال العبد له الا ان
يشترطه السيد رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے غلام کو اور
غلام کے پاس ہو مال پس مال غلام کا اسکے واسطے ہے مگر یہ کہ شرط کرے مالک نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف غلام مالک مال کا
تو ہوتا نہیں [illegible] مال کیا ہوگا مراد یہ ہے کہ مالک کے اذن سے جو اسنے کسب و تجارت کی ہے اور اس سے مال حاصل ہو وہ ملک مالک کی ہے
اسلیے کہ غلام [illegible] جو کچھ کہ اسکے پاس ہے ملک مولی کی ہے یعنی یہ گمان نہ کرے کہ مال کہ غلام کے پاس ہے اور وہ آزاد ہوا وہ مستحق مالکیت کا ہوا
اس مال کا پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہے اور غلام کو اس سے بہرہ نہیں مگر یہ کہ کہدے مالک وقت آزاد کرنے کے کہ مال ملک غلام کی
ہے یہ مال تصدق اور ہبہ ہو گا مالک کی طرف سے غلام کے لیے بعد آزاد ہونے کے ۞ وعن ابي المليح عن ابيه ان رجلا اعتق
شقصا من غلام فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ليس لله شريك فاجاز عتقه رواه ابو داود اور روایت ہے ابی الملیح

سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سے پس ذکر کیا گیا یہ روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہیں واسطے خدا کے کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نے آزاد ہونے اسکے کی یعنی حکم کیا ساتھ آزاد ہونے سارے غلام کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کام کہ خدا کے لیے کریں اور جنس عبادت سے ہو اس میں اپنا حصہ نہ شریک کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکھنا بعض اسکے کا مناسب نہیں اور آزاد ہونے الخ یہ لفظ بہ دلالت کرتا ہے اوپر نہ متجزی ہونے اعتاق کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہیں کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نے ساتھ آزاد کرنے سارے غلام کے **وَعَنْ** سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سفینہ سے کہ کہا تھا میں ملک میں ام سلمہ کے یعنی ابتداء میں پس کہا ام سلمہ نے کہ آزاد کرتی ہوں میں تجکو یعنی ارادہ کرتی ہوں تیرے آزاد کرنے کا اور شرط لگاتی ہوں تجھ پر یہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہے پس کہا میں نے اگر شرط نہ کرتی تو مجھ پر تو بھی نہ جدا ہوتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبتک کہ جیتا رہتا میں یعنی تیرے شرط کرنے کی کیا حاجت ہے میں آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہوں پس آزاد کیا ام سلمہ نے مجکو اور شرط لگا دی مجھ پر خدمت حضرت کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** سفینہ غلام آزاد تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا کہ غلام آزاد تھے حضرت ام سلمہ کے ہوتی تھیں حضرت کی انہوں نے آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب تھا ان کا اور نام ان کا تھا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کے یاروں کی خدمت کرتے تھے اور سفرات میں بوجھ لوگوں کے اپنی پیٹھ پر اٹھاتے تھے اسی سبب سے سفینہ ان کا لقب ہوا کہ معنی کشتی کے ہیں یعنی جیسے کشتی بوجھ اٹھاتی ہے ویسے ہی یہ بھی بوجھ اٹھاتے تھے کہا ہے یہ ایک لشکر میں تھے کہ جنگل میں راہ بھول گئے ایک شیر پیدا ہوا اور سامنے آیا سفینہ نے کہا یا ابا حارث میں سفینہ ہوں مولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی انکی کرنے لگا اور آگے ہولیا تا منزل انکو پہنچا دیا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے جبتک کہ باقی رہے بدل کتابت اسکی سے ایک درہم یعنی مثلاً نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اسکو لکھ دے کہ اسقدر روپیہ جب تو ادا کرے گا تو آزاد ہے پس فرمایا کہ جبتک ایک درہم اسپر باقی رہے گی غلام ہے جب سب روپیہ بیباق کرے گا تب آزاد ہوگا یہ نہیں ہے کہ بحساب روپوں کے کہ پہونچائے ہیں بعض اسکا آزاد ہو جاتا ہے **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہارے کے اسقدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت دے سکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اس سے یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالکہ اسکی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نے جبتک کہ تمام بدل کتابت نہیں ادا کیا ہے غلام اور محرم ہے پردہ کرنا اس سے لازم نہیں ولیکن اگر رکھتا ہے مال کہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے ازراہ تورع اور احتیاط کی اسلیے کہ جب قدرت رکھتا ہے ادا کی تو گویا بالفعل ادا کر چکا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ خاص حضرت نے اپنی بیویوں کے لیے فرمایا اسلیے کہ پردہ انکا بڑا تھا بہ نسبت اور عورتوں کے فرمایا اللہ تعالے نے لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ یعنی نہیں

تر مانند وہ عورتون کے ہوتی ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیے اسنے سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیے یا کہا دس دینار نہ ادا کیے یعنی بجاے دس اوقیہ کے کہا دس دینار یہ شک راوی ہے پھر عاجز ہو گیا ادا سے باقی سے پس وہ مکاتب غلام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن مالک نے کہ یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت کے سے مانند عاجز ہونے اسکے ہے کل سے پس پہونچتا ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اسکی کا پس ہو جاے گا غلام جیسا کہ تھا اور دلالت کرتا ہے مفہوم قول فهو رقيق کا اسپر کہ جو کچھ ادا کیا اسنے اپنے مالک کو وہ اسکے مالک ہی کا ہے ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُودَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہے بمقدار اس چیز کے کہ آزاد ہوا اس سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے دیت دیا جاوے مکاتب ساتھ حصہ اس چیز کے کہ ادا کیا ہے بدل کتابت سے آزاد کی اور ما بقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسے ترمذی نے **ف** مستحق ہو مکاتب الخ یعنی کہتے ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے مکاتب کے موافق اس چیز کے کہ آزاد ہوا اس سے جیسے کہ اگر ادا کیا آدھا بدل کتابت پھر مرگیا باپ اس کا اس حال مین کہ وہ آزاد تھا اور کوئی اور وارث اسنے چھوڑا نہین سوا بیٹے مکاتب کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب بسبب آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اسکے وارثون کو اور اسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی کہ آدھی قیمت اسکی ہے مثلا کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اسکی سو درہم ہے پس ادا کین اسنے پانسو درہم بعد ازان وہ مار گیا تو غلام کے وارثون کے لیے وہی پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد کی ہے اور اسکے مالک کو پچاس درہم دیے کہ آدھی قیمت اسکی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہے بمقدار اس چیز کے کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اسپر عمل کیا ہے نخعی نے فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے معارض ہے ساتھ دونون حدیثون صحیحہ کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ انسے معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے جبتک کہ باقی ہے اسپر کچھ بھی ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے یہ کہ اسکی مان نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنے کا پھر دیر لگائی آزاد کرنے مین صبح تک پس مر گئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا مینے قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کرے گا میری مان کو یہ کہ آزاد کرون مین اسکی طرف سے پس کہا قاسم نے کہ آئے سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مر گئی یعنی یکایک جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے پس کیا نفع کریگا اسکو یہ کہ آزاد کرون مین بردہ اسکی طرف سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان نفع کرے گا نقل کی یہ مالک نے **ف** قاسم پوتے ہین حضرت ابو بکر کے سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تھے ان مین سے

ایک یہ بھی ہے اور وہان نفع کرے گا یعنی ثواب اسکا پہونچیگا اتفاق ہے علما کا کہ عبادت مالی کا ثواب میت کو پہونچتا ہے اور عبادت بدنی کے ثواب پہونچنے مین اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اسکا بھی ثواب پہونچتا ہے **وَعَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَہٗ فَاَعْتَقَتْ عَنْہُ عَائِشَۃُ اُخْتُہٗ رِقَابًا کَثِیْرَۃً رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے یحیی ابن سعید سے کہ کہا وفات کیے گئے عبدالرحمن بن ابی بکر وقت سونے کے کہ سوتے تھے انہ یعنی ناگہان مر گئے پس آزاد کیے بہت بردے انکی طرف سے حضرت عائشہ رض نے کہ بہن انکی تھین نقل کی یہ مالک نے **ف** سبب بردے آزاد کرنے کا یا تو یہ تھا کہ انہین بردے آزاد کرنے تھے فرصت وصیت کی نہ پائی پس حضرت عائشہ رض نے انکی طرف سے آزاد کیے اور یا یہ کہ ناگہانی موت مین ایکطرح کا نقصان ہے حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سے بردے آزاد کیے تا تدارک اس نقصان کا ہو جاوے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی عَبْدًا فَلَمْ یَشْتَرِطْ مَالَہٗ فَلَا شَیْءَ لَہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اسکا یعنی جو اسکے ساتھ تھا پس نہین ہے تو اسمین مول لینے والے کا یعنی اسلیے کہ مال جو اسکے ساتھ ہے وہ ملک مالک کی ہے نقل کی یہ دارمی نے

بَابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

باب ہے بیچ بیان قسمون اور نذرون کے **ف** قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہے غموس اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصداً جیسے کہے قسم ہے مینے یہ کام کیا تھا یا نہ کیا تھا یا کہا کہ زید کے مجھپر ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اسکا جھوٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ گنہگار ہوتا ہے اسکا کھانے والا اور نہین کفارہ آتا اسمین مگر یہ کہ توبہ کرے اور دوسرے لغو وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر ماضی پر یا حال پر اس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ امر اسیطرح ہے جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اسکے مثلا کہے کہ واللہ کیا مینے اسطرح حالانکہ وہ کیا تھا مراد وہ گمان کرتا ہے کہ کیا ہے یا دیکھا ایک شخص کو دور سے پس کہا واللہ کہ یہ زید ہے پس گمان کیا اسکو زید حالانکہ وہ عمرو تھا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ نہین ماخوذ ہوگا اس قسم کا کھانے والا اور تیسری ہے منعقدہ اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اسکا یہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کے کرے اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہے پورا کرنا انکا جیسے کہ قسم کھاوے کرنے فرائض پر یا ترک کرنے گناہون پر مثلا کہے قسم ہے اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑھونگا یا زنا کرنا چھوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور اسمین بعضی ایسی قسمین ہین کہ توڑنا انکا واجب ہوتا ہے جیسے کہ قسم کھاوے کرنے گناہ پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہے اور اسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہے توڑنا انکا جیسے کہ قسم کھاوے کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکے اور سوا انکے اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہے واسطے محافظت قسم کے اور برابر ہے واجب ہونے کفارہ مین قصداً قسم کھانے والا اور بھول کر قسم کھانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوے قسم کھانے مین یا قسم کے توڑنے مین اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا کھانا کھلاوے دس مسکینون کو مانند آزاد کرنے بردہ ظہار کے اور کھلانا اسکے کے یا لباس دیدے دس مسکینون کو ہر ایک کو اسقدر کا کپڑا دے کہ ڈھانک لے اکثر بدن کو صحیح یہی ہے پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پھر اگر عاجز ہو ایک انکے سے یعنی تینون چیزون میں سے ایک بھی نہ کر سکے وقت ادا کرنے کفارہ کے تو تین روزے رکھے پے درپے اور نہین جائز ہے کفارہ دینا پہلے توڑ ڈالنے قسم کے اور نہین کفارہ بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑے حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہے قسم لڑکے کی اور دیوانے کی اور سوتے کی اور حروف قسم کے تین ہین واو اور باء اور تاء جیسے کہے واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبھی یہ حروف مقدر ہوتے ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتے جیسے اللہ افعلہ یعنی واللہ افعلہ اور قسم ہوتی ہے ساتھ لفظ اللہ کے یا ساتھ کسی نام کے نامون اسکے سے مانند رحمن اور رحیم اور حق وغیر ذلک کے اور نہین احتیاج ہے نیت کی مگر ان نامون مین احتیاج نیت کی ہے کہ وہ سوا اللہ تعالی کے اورکے بھی نام ہوتے ہین مانند علیم اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہے ساتھ ایسی صفت کے صفات اللہ تعالی کے سے کہ قسم کھائی جاتی ہو ساتھ اسکے عرفا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ

اور کبریاء اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے ساتھ اس صفت کے کہ نہیں قسم کھائی جاتی ساتھ اسکے عرفاً مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب
اور عذاب اللہ تعالی کے اور نہیں جائز ہے قسم کھانی غیر اللہ کے ساتھ باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم
اور زمزم اور تمام شعائر اللہ کے اور مانند انکے کے اور قسم اللہ قسم ہے اور اسیطرح قسم ہے یہ سوگند خدا اور سوگند کھاتا ہون خدا کی اور اسیطرح
عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کھاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور اشہد اگرچہ نہ کہے لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہے یہ کہنا مجھپر نذر ہے یا یمین ہے یا
عہد ہے اگرچہ نہ اضافت کرے طرف اللہ کے اور اسیطرح قسم ہے یہ کہنا کہ اگر کرون یہ کام تو وہ شخص کافر ہے یا یہودی ہے یا نصرانی ہے یا بری ہے اللہ تعالی سے
اور نہیں ہوتا ہے یمین کافر ساتھ خلاف قسم ہونے کے برابر ہے کہ قسم کھاے زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہ قسم ہے اور
اگر ہو نزدیک اسکے یہ کہ یہ کفر ہو جاے گا بسبب کے کافر واسطے راضی ہونے اسکے کے ساتھ کفر کے اور نہیں ہے قسم یہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص
یہ کام تو اس پر غضب اللہ کا ہے یا لعنت اسکی ہے یا وہ شخص زانی ہے یا چور ہے یا شراب پینے والا ہے یا کھانے والا بیاج کا ہے اور اسیطرح یہ کہنا
حقا یا وحق اللہ نہیں قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہے ابو یوسف نے اور نہیں ہے یہ قسم سوگند کھاؤ نہیں ساتھ خدا کے یا ساتھ طلاق بیوی کے اور
جو کوئی حرام کرے اپنے مالک کو تو حرام نہیں ہوتی لیکن اگر مباح کر لے گا اسکو تو اسپر کفارہ آے گا مثلاً کہے یہ روٹی مینے حرام کی اپنے پر تو وہ حرام نہیں
ہوتی لیکن جب کھاوے گا تو کفارہ قسم کا دینا آئیگا اور یہ کہنا کہ سب حلال مجھپر حرام ہیں واقع ہوتا ہے کھانے اور پینے پر اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق
ہو جاتی ہے اسکی بیوی پر اس کہنے سے بغیر نیت کے اور اسی کے مانند ہے یہ کہنا کہ حلال مجھپر حرام ہے اور یہ کہنا کہ جو کچھ داہنے ہاتھ میں لون مجھپر
حرام ہے اور جو کوئی ملاوے ساتھ قسم کے لفظ انشاء اللہ کا تو نہیں حنث اسپر یعنی قسم نہ ہوئی اسکے توڑنے سے کفارہ نہیں دینا آتا
کذا فی الملتقی والبحر اور نذر اسکو کہتے ہین کہ واجب کرے اپنے نفس پر اس چیز کو کہ نہیں واجب لکھا ہے بعضے علما نے کہ اجماع کیا ہے مسلمانون نے اسپر
کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہیں منعقد ہوتی نذر اسکی نزدیک شافعی اور جمہور علما کے اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام احمد نے کہ لازم آویگا اس میں کفارہ قسم کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور
ملتقی مین لکھا ہے کہ جسنے نذر کی مطلق یا معلق ساتھ ایسی شرط کے کہ ارادہ کرتا ہے ہونے اسکے کا جیسے کہے ان شفی اللہ مریضی ورہائی جاوے
شرط لازم ہے پورا کرنا اسکا اور اگر معلق کرے نذر کو ساتھ ایسی شرط کے کہ نہ ارادہ کرے ہونے اسکے کا تو اختیار رکھتا ہے چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے پورا
کرے اسکو مثلاً کہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے بردہ آزاد کرے انتہی اور مسائل نذر کے فتاوی عالمگیریہ
مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو اسمین سے دیکھے اب ایک بات بڑے فائدے کی لکھی جاتی ہے کہ جاننا اسکا ہر ایک کو ضرور
ہے وہ یہ ہے کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اللہ کے جائز نہیں نہ نبی کی نہ فرشتے کی نہ ولی کی نہ اور کسی کی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ د
ہلوی نے مائۃ مسائل مین انچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سے لکھا ہے ازبس کہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہے اثبات حرمت نذر لغیر اللہ
کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہے کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاوے تو فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد اور جنس طعام کچھ
ہو سے پہونچاؤنگا یہ درست نہیں اسلیے کہ صحیح نذر کرنے خدا تعالی کے کتنی ایک شرطین ہین اگر سب متحقق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہے ورنہ نہیں صحیح
ہوتی ایک تو یہ کہ جو چیز اپنے ذمے پر نذر کرتا ہے شرعاً جنس اسکی سے واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کرے مریضون کی عیادت کی نذر صحیح نہیں ہوتی
اسلیے کہ اسکی جنس سے شرعاً واجب نہیں دوسرے یہ کہ جو چیز نذر کرے قسم عبادت مقصودہ سے ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو وغیرہ کہ
نذر اسکی بھی صحیح نہین ہوتی تیسرے یہ کہ فی الحال یا فی المآل وہ چیز واجب اسپر نہو جیسے نماز پنجگانہ چوتھی یہ کہ جو چیز نذر کرے وہ گناہ نہو چنانچہ یہ

شرطین

شرح یہ ہین فتاوے عالمگیریہ مین لکھی ہے پہلا اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پہونچاؤنگا صحیح نہین ہے
کہ پہونچانا نقد وطعام کا کسی جگہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاویگا تو فلانے ولی کے مزار کے خدام فقرا کو کھلاؤن گا
نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اُسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کے لازم نہین جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح
کہے کہ اگر حاجت میری بر آویگی تو واسطے فلانے ولی کے یا بنام فلانے ولی کے اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہے پس اسطرح نذر کرنی باطل ہے بالاجماع اور رکھنا اُس طعام کا
حرام ہے چنانچہ بحر الرائق مین لکھا ہے

وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِّ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ بَعْضَ
اور جو نذر کہ مانتے ہین　اکثر عوام　اسطرح پر کہ دیکھی جاتی ہے جیسے کہ ہو واسطے آدمی کے　غائب یا بیمار　یا اُسکو ہو حاجت ضروری　پس آوے سے بعضے
مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سُتْرَۃً عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانٌ اِنْ رُدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ مَرِیْضِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ
مزارات صلحا مین　پھر گردانے پردہ اُسکا اپنے سر پر اور کہے اے سید میرے فلانے اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیا جاوے بیمار میرا یا روا کی جاوے حاجت میری پس واسطے تیرے
الذَّھَبِ کَذَا اَوْ مِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ
سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر　یا کھانا　اسقدر　یا پانی اسقدر　یا شمع اسقدر　یا زیت اسقدر پس یہ نذر　باطل ہے　بالاجماع
لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِلْمَخْلُوْقِ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا تَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ
کئی سبب سے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہے　اور نذر مخلوق کی　جائز نہین اسلیے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت نہین ہوتی واسطے مخلوق کے دوسرا سبب یہ ہے کہ جسکی نذر مانی ہے وہ میت ہے　اور میت
لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اَنَّہٗ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ بِذٰلِکَ کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یَقُوْلَ یَا اَللّٰہُ
مالک ہوتا نہین اور تیسرا سبب یہ ہے کہ اُس نے گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہے امورین　سوا اللہ تعالی کے تو اعتقاد کرنا اُسکا میت کے حق مین ساتھ اسکے کفر ہے الہی کچھ نہین مگر یہ کہ کہا جاوے اے اللہ
اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ
بیشک نذر مانی تیری　کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیر دیگا تو　غائب میرے کو یا روا کریگا تو حاجت میری کھلاؤنگا مین اُن فقیرون کو　کہ دروازہ پر　بی بی
نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوْ اَشْتَرِیْ حُصُرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا
نفیسہ کے ہین یا کھلاؤن گا مین اُن فقیرون کو　کہ دروازے پر ہین امام شافعی کے یا امام ابی اللیث کے　یا خریدون گا مین بوریے اُنکی مسجدون کے یا تیل واسطے روشنی کے
اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ نَفْعٌ لِلْفُقَرَاءِ وَالنَّذْرُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ لِبَیَانِ
یا درہم دونگا اُنکی مسجد کے شعائر قائم کرنے والونکو اور سوا اسکے اُس چیز سے کہ ہووے اُسمین نفع واسطے فقرا کے پس ہے نذر واسطے اللہ عز وجل کے ہے اور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہے　مگر واسطے　بیان
مَحَلِّ صَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَاطِنِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرِفُ النَّذْرِ
جگہ خرچ کرنے نذر کے واسطے مستحقون نذر کے کہ رہنے والے ہین شیخ کی خانقاہ مین یا مسجد مین یا جامع مسجد اُنکی مین پس جائز ہے اس اعتبار سے واسطے کہ جگہ خرچ کرنے　نذر کی
الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ وَلَا لِشَرِیْفِ النَّسَبِ لِاَنَّہٗ لَا یَحِلُّ لَہٗ
فقرا ہین اور تحقیق پائی جگہ خرچ کرنے کی اور نہین جائز کہ خرچ کرے　یہ واسطے تونگر غیر محتاج کے اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہین حلال واسطے اُسکے
الْاَخْذُ مَا لَمْ یَکُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِیْ نَسَبٍ لِاَجْلِ نَسَبِہٖ مَا لَمْ یَکُنْ فَقِیْرًا وَلَا لِذِیْ عِلْمٍ لِاَجْلِ عِلْمِہٖ مَا لَمْ یَکُنْ فَقِیْرًا
لینا اسکا جب تک کہ ہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب اُسکے کے جب تک کہ ہو فقیر اور نہ واسطے صاحب علم کے بسبب علم اُسکے کے جب تک کہ ہو فقیر

وَاَمَّا یَثْبُتُ فِی الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْاَغْنِیَاءِ وَلِلْاِجْمَاعِ عَلٰی حُرْمَۃِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوْقِ وَلَا یَنْعَقِدُ وَلَا یَشْتَغِلُ الذِّمَّۃُ بِہٖ وَاَنَّہٗ

اور نہیں ثابت ہوا شرع میں جائز ہونا تصرف کا اغنیاء کے لیے واسطے اجماع کے اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کے لیے اور نہیں منعقد ہوتی وہ نذر اور نہیں مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اسکے اور تحقیق وہ

حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا یَجُوْزُ لِخَادِمِ الشَّیْخِ اَخْذُہٗ وَلَا اَکْلُہٗ وَلَا التَّصَرُّفُ فِیْہِ بِوَجْہٍ مِّنَ الْوُجُوْہِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ

حرام بلکہ سحت پس نہیں جائز خادم شیخ کو لینا اسکا اور نہ کھانا اسکا اور نہ تصرف کرنا بیچ اسکے کسی طرح مگر یہ کہ ہو

فَقِیْرًا وَلَہٗ عِیَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُوْنَ عَنِ الْکَسْبِ وَہُمْ مُضْطَرُّوْنَ فَیَاْخُذُوْنَہٗ عَلٰی سَبِیْلِ الصَّدَقَۃِ الْمُبْتَدَاَۃِ وَاَخْذُہٗ

خادم فقیر اور واسطے اسکے عیال و اطفال ہوں فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہوں بیقرار بھوک کے مارے پس لیویں وہ اسکو بر سبیل صدقہ کے اور لینا اسکا

اَیْضًا مَکْرُوْہٌ مَا لَمْ یَقْصُدْ بِہِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَصَرْفَہٗ اِلَی الْفُقَرَاءِ وَیَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّیْخِ

بھی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کرے نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنے طرف اللہ تعالی کے اور خرچ کرنا اسکا اوپر فقیر کے اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سے

فَاِذَا عَلِمْتَ ھٰذَا فَمَا یُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاہِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّیْتِ وَغَیْرِہَا وَیُنْقَلُ اِلٰی ضَرَائِحِ الْاَوْلِیَاءِ تَقَرُّبًا اِلَیْہِمْ

پس جب جانا تونے تو یہ جو کچھ کہ لیا جاتا ہے درہموں سے اور شمع سے اور تیل وغیرہ سے و نقل کیا جاتا ہے طرف قبروں اولیا کے از راہ نزدیکی حاصل کرنے کے

فَحَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا لَمْ یَقْصُدُوْا بِصَرْفِہَا الْفُقَرَاءَ الْاَحْیَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انْتَہٰی وَکَذَا فِی النَّہْرِ وَالدُّرِّ

پس حرام ہے ساتھ اجماع مسلمانوں کے جب تک کہ نہ قصد کریں خرچ کرنا انکا فقراء زندوں پر اتفاق ہے علماء کا پر تمام ہوا کلام بحر الرائق والے کا اور اسیطرح نہر فائق اور در مختار میں ہے

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب میں مولوی رشید الدین صاحب خان مرحوم نے لکھا ہے وہ بھی بہت مفید ہے سو

کے لکھا جاتا ہے **سوال** طعام کہ نذر و نیاز بزرگونکی مقرر کرتے ہیں کرنا اور کھانا اسکا درست ہے یا نہیں اور درست ہے تو کسطرح درست ہے

اور بعضی نذر بشرط بر آمد کار کے اور بعضی بلا شرط کرتے ہیں اسمیں کچھ فرق ہے یا نہیں **جواب** بیچ نذر و نیاز کے کہ لوگ بنام بزرگوں

کے دیتے ہیں فرق ہے نذر تو شرع میں عبارت ہے واجب کر لی ایک چیز غیر واجب کے سے اوپر نفس اپنے کے چنانچہ جامع الرموز میں

لکھا ہے النذر ایجاب علی النفس ما لیس علیہا بالقول اور امام رازی نے تفسیر کبیر میں بیچ تفسیر کریمہ و نذرتم من نذر کے فرمایا ہے النذر

ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتہی یہ تفسیر مختصر نذر کی تو یہ ہے اور تفصیل اسکی کتب فقہ اور اصول فقہ میں ہے اور نیاز لفظ فارسی ہے اسکی کتنی ہی

معنی ہیں از انجملہ ایک معنی اسکے تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع اور جب معنی دونوں لفظوں کے دریافت ہوئے تو اب حکم شرعی

ان دونوں کا سنا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذر غیر خدا کے لیے جائز نہیں اور اگر کوئی نذر غیر خدا کے مانے تو منعقد نہیں ہوتی اور لینا اور کھانا اسکا

بموجب روایات فقہ کے ناروا ہے یہ ہے حکم نذر بغیر اللہ کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابھی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کے معنی تحفہ درویشان

ہیں اور وہ بر و صلہ ہے پس اگر کوئی بزرگ زندہ کو کچھ بطریق نیاز یعنی بر و صلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ نیاز جائز اور اس بزرگ کو کھانا

اس چیز کا جائز ہے اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کرے کہ یعنی فاتحہ اور پہونچانے ثواب اس چیز کے اسکو ہے یہ نیاز جائز اور بیچ کھانے

اس چیز کے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگوں مردہ کو پہونچانا ثواب صدقہ ماکولی کا اس کو ارادہ کیا ہے تو کھانا

اس چیز کا اغنیاء کو جائز نہیں اور اگر پہونچانا ثواب اباحت ماکولی کا واسطے عام مومنوں کے ارادہ کیا ہے تو کھانا اسکا ہر ایک کو

کو جائز ہے غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہ کہ جو کچھ کہ لوگ نذر بزرگونکی از راہ نزدیکی حاصل کرنے کے ان سے یا اور بر آنے کسی کام کے معلق کر کر دیتے ہیں

بموجب روایات مرقوم الصدر کے وہ نذر ناجائز اور کھانا اسکا ناروا ہے اور جو کچھ کہ نیاز ان کی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنے کے

اُنسے اور نہ معلق ساتھ کسی کام کے کرتے ہین بلکہ اول اُس چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنے کے اللہ تعالی سے دیتے ہین اور ثواب اُسکا کسی بزرگ کو بخشتے ہین کھانا
اُسکا اغنیا کو درصورتیکہ نیت پہونچانے ثواب صدقہ کا کوئی کی کسی بزرگ کو ہو جایز نہین اور درصورتیکہ نیت اُسکی پہونچانے ثواب با حت کا کو ہو کسی بزرگ کو ہو کھانا
اُسکا اغنیا کو اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نیاز بزرگونکی محض بطور پہونچانے ثواب کے اُنکو جائز ہی اور ساتھ نیت نزدیکی حاصل کرنے کے اُنسے
جائز نہین اور جائز نہین ہی واجب کرنا ایک چیز کا انکے لیے اپنے نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتھ ایک کام کے ہو اور خواہ بدون اُسکے اسلیے کہ یہ نذر ہی اور نذر
سواے خدا کے کسی کے لیے درست نہین پس واضح ہو کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کے اپنے نفس پر خواہ معلق ساتھ کسی کام کے ہو خواہ بدون اُسکے یہ دونون وجہ کرنا
طرح جائز نہین اور نیاز بزرگونکی کہ واجب کرنا ایک چیز کا نہین اپنے نفس پر واسطے اُس بزرگ کے نہو جائز ہی بلکہ مستحسن ہی اور اُسکے کھانے مین جو تفصیل ہی اوپر ذکر ہو چکی
کی اشتی اور دلیل الضالین مین لکھا ہی کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطے اللہ سبحانہ کے پس جسنے نذر کی واسطے کسی نبی کے انبیا علیہم السلام مین سے یا کسی ولی کی اولیا مین سے
نہین لازم آتا اُسپر کچھ پھر اگر دیوے وہ چیز کسی کو آدمیون مین سے اسی نیت پر تو نہین جائز ہی لینا اُسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کھانا اُسکا اور ہو جانور ذبح کیا ہوا
پس وہ مردار ہی اور اگر کھاوین وہ بسم اللہ کر کر کافر ہون سب اور اگر نذر کرین اللہ تعالی کی پھر کھاوین لوگ اور بخشین ثواب اُسکا کسی آدمی کو تو یہ جائز ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہ کہا اکثر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے یون نہین قسم ہی پھیرنے والے دلونکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** دلالت کرتی ہی یہ
حدیث اس پر کہ جائز ہی قسم کھانی ساتھ صفات اللہ تعالی کے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ
اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپونکی جو شخص ہو قسم کھانے والا پس چاہیے کہ قسم کھاوے اللہ کی یعنی ساتھ ناموں کے
صفتون اُسکی کے یا چپ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** باپکی قسم سے منع کرنا بطریق مثال کے ہی اور مراد یہ ہی کہ سواے اللہ تعالی کے اور کی قسم
نہ کھایا کرو اور خاص باپ کو اسلیے ذکر کیا کہ عادت ہی لوگونکی کہ باپکی قسم بہت کھایا کرتے ہین اور سوا اللہ تعالی کے اور کی قسم کھانے سے اسلیے منع
کیا کہ قسم مختص ہی ساتھ ذات باری تعالی کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس نہ مشابہ کیا جاوے ساتھ اُسکے غیر اُسکا آیا ہی ابن عباس رضہ سے کہ قسم کھاؤن
مین اللہ تعالی کی سو بار پھر توڑ ڈالون مین اُسکو بہتر ہی اس سے کہ قسم کھاؤن مین غیر اللہ کے پھر پورا کرون اُسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہ کہ قسم
کھاوے جسکی چاہے اپنی مخلوقات مین سے واسطے آگاہ کرنے کے اپنی بزرگی پر پھر اگر کہا جاوے کہ یہ حدیث مخالف ہی اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی
اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نے باپکی قسم کھائی ہی تو جواب اُسکا یہ ہی کہ یہ واقع ہوا پہلے وارد ہونے نہی کے یا بسبب عادت کے بغیر قصد کے زبان سے نکل گیا
ہو نہی وسولانا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَآئِكُمْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قسم کھاؤ بتون کی اور نہ اپنے باپونکی نقل کی یہ مسلم نے
ف ایام جاہلیت مین لوگ بتونکی اور اپنے باپونکی اکثر قسم کھایا کرتے تھے بعد اسلام لانے کے حضرت نے منع کیا اس سے تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب
عادت قدیم کے انکی زبان پر وہ قسمین جاری نہون **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِیْ
حَلِفِهٖ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے اور کہے اپنی قسم مین کہ قسم کھاتا ہون لات وعزی کی کہ نام بتونکے ہین پس چاہیے
کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطے یار اپنے کے آؤ جوا کھیلین ہم تجھسے پس چاہیے کہ تصدق کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف کہے لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالی کے اور اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ اگر جاری ہوں نام لات و عزی کے کسی تو مسلم کی زبان پر اور ہو سہو کے بحسب عادت سابق تو وہ کہے لا الہ الا اللہ تاکہ کفارہ اس الفاظ کا ہو اسلیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے فان الحسنات یذہبن السیئات پس یہ توبہ ہوگی غفلت سے اور دوسرا یہ کہ جاری ہوں نام لات و عزی کے زبان پر بقصد تعظیم انکی کے تو یہ کفر و مرتد ہونا ہے پس کہے لا الہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے پس یہ توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کرے یعنی کچھ اپنے مال میں سے صدقہ تا کفارہ اس کہنے کا ہو اور بعضوں نے کہا کہ صدقہ دے اس مال کو کہ ارادہ کیا تھا اس نے جوا کھیلنے کا ساتھ اسکے اور اس میں دلیل ہے اسپر کہ جو کوئی بلاوے کسی کو طرف کھیل کے تو کفارہ اسکا تصدق ہے پس کیا ہے حال اسکا کہ جو کھیلے **وعن** ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی ملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال ولیس علی ابن آدم نذر فیما لا یملک ومن قتل نفسہ بشیء فی الدنیا عذب بہ یوم القیمۃ ومن لعن مؤمنا فھو کقتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فھو کقتلہ ومن ادعی دعوی کاذبۃ لیتکثر بھا لم یزدہ اللہ الا قلۃ متفق علیہ اور روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی دین پر کہ سوا اسلام کے ہے جھوٹی پس وہ ہوتا ہے جیسا کہا اور نہیں لازم ہوتی ابن آدم پر نذر بیچ چیز میں کہ نہیں مالک اسکا اور جو شخص کہ مار ڈالے اپنے تئیں ساتھ کسی چیز کے یعنی چھری وغیرہ سے دنیا میں عذاب کیا جاویگا ساتھ اس چیز کے دن قیامت کے یعنی مثلا چھری سے مارا تھا تو قیامت کو چھری اسکے ہاتھ میں دینگے اور وہ ماریگا اپنے تئیں اس سے ہمیشہ جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنے اسکے کے ہے یعنی اصل گناہ میں اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مرد مسلمان کو ساتھ کفر کے پس وہ مانند قتل اسکے کے ہے یعنی اسلیے کہ تہمت کرنی ساتھ کفر کے ہے باب قتل سے ہے پس ہوگی تہمت کرنی ساتھ کفر کے مانند قتل کے اور جو شخص کہ کرے دعوی جھوٹا تاکہ حاصل ہو بسبب اسکے مال بہت نہیں زیادہ کرتا اسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسی دین پر ہے جیسے کہ کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا بیزار ہوں دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے اور جھوٹ اسمیں یہ ہے کہ مثلا پھر کرے وہ کام تو اسلیے کہ قسم واسطے منع کرنے کے فعل سے ہوتی ہے کہ نہ کرے پس سچ تو اسمیں یہ ہے کہ نہ کرے وہ کام اور اگر کرے تو جھوٹا ہوگا پس جھوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا جو کہا ہے یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سے ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کی کھانے والا کافر ہو جاتا ہے پھر قسم کھانے یا بعد قسم توڑنے کے بسبب ساقط کرنے حرمت اسلام کے اور ... ساتھ کفر کے اور شاید کہ مراد ساتھ اسکے تہدید اور مبالغہ ہو وعید میں حکم کیا ہو جیسا کہ یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہے یہود وغیرہ کے اور نظیر اسکی یہ قول حضرت کا ہے من ترک الصلوۃ فقد کفر اسکے بھی یہی معنی ہیں کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہے عذاب کافر کا پھر اسطرح کا کلام عرف شرع میں قسم ہوتا ہے اور لازم آتا ہے کفارہ ساتھ توڑنے قسم کے یا نہیں پس مذہب ابی حنیفہ رح اور بعضے علما کا تو یہ ہے کہ یہ قسم ہے اور واجب آتا ہے کفارہ ساتھ توڑنے اسکے کے اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ میں لکھی ہے اور مالک اور شافعی نے کہا کہ یہ قسم نہیں ہے اور نہ لازم آتا ہے کفارہ اسمیں لیکن کہنے والا اسکا گنہگار ہوتا ہے سچا ہو اسمیں یا جھوٹا اور رد المختار میں لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ اسطرح کا قسم کھانیوالا کافر نہیں ہوتا برابر ہے کہ معلق کرے اسکو ساتھ زمانے گذرے ہوئے کے یا زمانہ آیندہ کے اگر ہو اسکے اعتقاد میں یہ قسم اور اگر ہے وہ جاہل اور اسکے اعتقاد میں یہ ہے کہ کافر ہو جاتا ہے جھوٹی قسم کھانیوالا زمانہ گذشتہ کے یا ساتھ مباشرت شرط کے زمانہ آیندہ میں تو کافر ہو جاتا ہے دونوں صورتوں میں واسطے راضی ہونے اسکے کے ساتھ کفر کے انتہی اور نہیں لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسے کہ کہے اگر شفا پاوے بیمار میرا تو فلان غلام آزاد کروں اور وہ غلام اسکے ملک میں ہی نہیں تو لازم نہیں ہوتا پورا کرنا اس نذر کا اگرچہ داخل ہو اوسکی ملک میں بعد اسکے بخلاف اسکے کہ معلق کرے آزادی کو ساتھ ملک کے کہ کہے اگر خریدوں میں یا مالک ہوں میں اسکا تو وہ آزاد ہے پس اس صورت میں آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنے کے اور ملک میں آنے کے اور تاکہ حاصل ہو بسبب اسکے مال بہت یہ اشارہ ہے طرف علت دعوی کے باعتبار اکثر کے اور قید نہیں ہے کہ جزا مترتب نہو اوسپر

بغیر قصد تکبر کے اور یہی بات جاری ہوتی ہے یہ دعوی کرنے احوال ور فضائل و کمالات کے بقصد تکبر جاہ و مرتبہ کے نزدیک لوگوں کے جیسے کہ بعضے متشبہ اور متصنع طریقت کے کرتے ہیں اعاذنا اللہ من ذلک ﷺ **وعن** اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی وَاللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں قسم خدا کی اگر چاہے اللہ نہ قسم کھاؤنگا کسی چیز پر پھر دیکھوں میں خلاف اسکا بہتر اس سے مگر کہ کفارہ دونگا میں کہ قسم اپنی سے اور کروں میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ اگر قسم کھاؤں میں کہ ایک کام کرونگا یا نہ کرونگا اسکو حالانکہ کرنا اسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اس کام کو اور کفارہ دونگا اس قسم کا اور مثال اسکی آگے مذکور ہوگی ﷺ **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَسْأَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْأَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَائْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَأْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ کہیں کا تجھ حاکم کریں پس تحقیق اگر تو دیا جائیگا سرداری مانگنے سے تو سونپا جائیگا طرف اسکے اور اگر دیا جائیگا سرداری بن مانگے مدد دیا جاویگا اسپر اور جس وقت قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اسکا بہتر اس سے پس کفارہ دے قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور کفارہ دے قسم اپنی کا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** نہ مانگ سرداری اسلئے کہ سرداری امر دشوار ہے نہیں ادا کر سکتے حق اسکا مگر بعضے آدمی پس نہ مانگ اسکو حرص نفس سے اسلیئے کہ اگر تو مانگے گا اسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اسکے اور نہیں مدد کرنے کا تیری اللہ اس سرداری پر اور اس صورت میں تمام شر و فساد برپا ہونگے اور اگر دیا جاوے گا سرداری بن مانگے تو مدد کریگا اللہ تیری اسپر پس اس صورت میں درستی تیری سب طرح کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی اگر قسم کھاوے ادنے چیز پر مثلاً کہے کہ نماز نہیں پڑھنے کا یا فلانے کو مارڈالونگا یا اپنے باپ سے کلام نہیں کرنے کا تو واجب ہے کہ قسم کو توڑ ڈالا اور کفارہ دے قسم اپنی کا اور اگر قسم کھاوے ایک چیز پر کہ خلاف اسکا اولی ہے اس سے جیسے قسم کھاوے کہ میں اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرنے کا ایک مہینے یا مانند اسکے تو توڑ ڈالنا اسکا افضل ہے اور باقی اقسام اسکے ابتدائے باب میں ذکر ہوچکے ہیں اور پہلی اور دوسری روایت میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ پہلے دے قسم توڑنے سے اور دوسری روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ بعد قسم توڑنے کے دے اور تینوں امام جائز رکھتے ہیں دینا کفارہ کا پہلے قسم توڑنے سے لیکن شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر کفارہ ادا کرے ساتھ روزے کے پہلے قسم توڑنے کے نہیں جائز اور اگر غلام آزاد کیا یا کھانا کھلاوے یا لباس دے پہلے قسم توڑنے کے تو جائز ہے اور امام اعظم کے نزدیک پہلے قسم توڑنے سے مطلق کفارہ دینا نہیں جائز ہے اور کہتے ہیں کہ جن حدیثوں میں تقدیم کفارہ کی سمجھی جاتی ہے ان میں واو مطلق جمع کے لیے ہے ﷺ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْرًا مِنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پھر دیکھے یعنی خلاف اسکا بہتر اس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور کرے یعنی خلاف اسکا نقل کی مسلم نے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَاَنْ یَلِجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِیْ اَھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمہارا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنی کے گناہ میں ڈالنے والا زیادہ ہے اسکو نزدیک اللہ کے قسم توڑنے اور کفارہ دینے سے جو کہ فرض کیا اللہ نے اسپر نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ قسم توڑنے

مین بھی باعتبار ظاہر کے کہ ہتک حرمت نام خدا تعالی کی ہے اور یہ گمان قسم کھانیوالے کے بھی اسمین گناہ ہے لیکن بیچ اصرار قسم کے لازم کرنے فوت ہونے
حق اہل وعیال کو گناہ زیادہ ہے حاصل مضمون اس حدیث کا بھی مانند مضمون پہلی حدیثون کے ہے کہ برتقدیر ہونے بھلائی کے خلاف قسم مین
قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا لازم ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ و روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہے اوس چیز پر کہ سچا جانتا ہے تجکو صاحب تیرا یعنی قسم
دینے والا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی معتبر نیت ہے بیچ قسم کے نیت اوس شخص کی ہے کہ قسم دیتا ہے تجکو او رارادہ رکھے وہ اور معتبر نہین ہے نیت قسم
کھانیوالے کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہ اوس صورت مین ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ ظلم ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کے جیسے ایسی صورت
قسم دینے قاضی اور نائب اوسکے کے مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یعنی قسم دینے والا نہو تو مضائقہ نہین ہے توریہ مین خصوصاً کہ اسمین نفع کسی کا ہو مانند
کہنے خلیل الرحمن علیہ السلام کے سارہ کو کہ یہ ہے میری بہن باراوہ بہن اسلام کے تا بچاوے اوس ظالم کے سے اوسکو خلاص کرین نبی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہوتی ہے اوپر نیت قسم دینے والے کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ
فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت
ہے عائشہ رض سے کہ کہا اُتاری گئی یہ آیت نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمھاری کے بیچ حق کہنے آدمی کے لا واللہ و بلی واللہ
نقل کی یہ بخاری نے اور شرح السنۃ بیچ روایت کی گئی ہے یہ ساتھ لفظ مصابیح کے اور کہا شرح السنۃ میں کہ پہونچائی ہے یہ حدیث بعضے راویون نے
حضرت عائشہ سے حضرت تک **ف** یعنی عادت عرب کی ہے کہ آپس کے کلام مین اکثر کہتے ہین لا واللہ یعنی قسم ہے اللہ کی نہین یہ کام نہین کیا
اور قسم ہے اللہ کی ہان یہ کام کیا ہے اور اسکے کہنے مین ارادہ قسم کا نہین رکھتے ہین بقصد یا تاکید کلام کے اسطرح اونکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہے پس اس سے
قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتے ہین لغو کے معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہا امام شافعی نے اسپر عمل کیا ہے کہ انکے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ صادر ہو
بلا قصد زمانہ ماضی کے یا مستقبل کے اور ہمارے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز پر گمان اسکے کہ وہ حق ہے اور واقع میں ایسا نہو چنانچہ بیان
مفصل اسکا ابتدا باب میں ہو چکا ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ قسم کھاؤ تم اپنے باپون کی اور نہ اپنی ماؤنکی اور نہ بتونکی اور نہ قسم کھاؤ تم اللہ کی مگر اس
حال مین کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آیندہ مین نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے قسم کھائی غیر اللہ کے پس تحقیق شرک کیا اُسنے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی قسم کھائی
غیر اللہ کے اسحال مین کہ اعتقاد رکھتا ہے اوسکی تعظیم کا اوسنے شرک جلی یا خفی اسلیے کہ اوسنے شریک کیا اوسکو ساتھ اللہ تعالی کے بیچ تعظیم کے
کہ مخصوص تھی ساتھ اوسکے اور یہ جو بیان رسم ہے کہ از راہ محبت اور عزیز ہونے کسی کے اوسکی قسم کھاتے ہین مانند قسم کھانے بیٹے
یا اوسکے سر یا جان کے یہ بھی خالی گناہ سے نہین اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سے بلا قصد بسبب عادت کے مانند لا وابی کے تو شرک و
گناہ نہین ہے وہ مولانا **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے امانت کی پس نہیں وہ ہم میں سے نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی جسنے قسم کھائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنے کے طرف اللہ تعالیٰ کی پس وہ ہمارے تابعین میں سے نہیں ہے اسلیے کہ یہ اہل کتاب کی عادات سے ہے اور قسم غیر اللہ کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد رکھی حضرت نے امانت سے فرائض یعنی نہ قسم کھاؤ تم نماز اور حج اور مانند انکے اور بہر تقدیر نہیں کفارہ ہے اس قسم میں سبکے نزدیک اور اگر قسم کھاوے امانت اللہ کی تو اکثرونکے نزدیک اسمیں بھی کفارہ نہیں لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ قسم ہی واجب ہوتا ہے کفارہ اس قسم کے توڑنے سے اسلیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے ہے اسواسطے کہ امین اسمای الٰہی سے ہے یا مراد امانت اللہ سے کلمہ توحید ہے شرح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے کہ میں بیزار ہوں اسلام سے یعنی اگر ایسا کروں یا ایسا نہ کیا ہو میں نے ایسا پس اگر جھوٹا ہے پس وہ ایسا ہی جیسا اسنے کہا اور اگر سچا ہے پس ہرگز نہ پھرے گا طرف اسلام کے ثابت نقل کی یہ ابی داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کوئی قسم کھاوے بطریق کہ اگر یہ شے نہ کام کیا ہو تو میں سلامت بیزار ہوں پس اگر وہ شخص اس میں جھوٹا ہے یعنی واقع میں وہ بات کی تھی پس ہو گیا وہ اسلام سے بیزار اسمیں مبالغہ ہے بیچ منع کے اس قول سے اور اگر وہ سچا ہے یعنی واقع میں اسنے نہیں کی تھی وہ بات تو اس صورت میں بھی خالی گناہ سے نہیں کہ ایسی قسم کھائی مسلمان کو نہ چاہیے ۹ مولانا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ قَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مبالغہ کرتے قسم کھانے میں فرماتے نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ جان ابوالقاسم کی اسکے ہاتھ میں ہے نقل کی ابوداؤد نے ف نہیں یعنی منفی غیر مذکور ہے کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابوالقاسم کنیت شریف حضرت کی ہے اور اس عبارت میں تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہے کہ یہ جان مثلاً ہاتھ میں ہے یہ مثال قدرت اللہ تعالیٰ کی اور مسخر ہونے نفس مبارک حضرت کے ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت قسم کھاتے لا و استغفر اللہ نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف قسم نام اس عبارت کا بسبب مشابہت قسم کی ہے اسلیے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہے بات یوں اور استغفر اللہ اگر ہو امر خلاف اسکے چونکہ یہ کہنا منضبط کر دیتا ہے کلام و مطالب کو پس حکم قسم کے ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی متصل قسم سے پس نہیں ہے حنث اسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو جنہوں نے موقوف کیا ہے اور ٹھہرایا ہے یہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کے معنی ہیں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے انشاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اسپر مترتب ہو حاصل یہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے یہی ہے مذہب اکثر علما کا اور یہی ہے مذہب امام ابوحنیفہ کا اور ابن عباس کے نزدیک کہنا انشاء اللہ منفصل کا بھی یہی حکم ہے اور حد متصل ہونے کی یہ ہے کہ اور کلام میں مشغول نہ ہو بعد قسم کے اور کلام میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بعد انشاء اللہ کہا ہو تو خواہ وہ منفصل ہے اور بعضوں نے حد اتصال کی اور اور بھی کچھ بیان کی ہے جو چاہے مرقات میں دیکھ لے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّاُكَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنِی ابْنُ عَمِّیْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَّا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ قَالَ كَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو حال چچا کے بیٹے میرے کیسے آتا ہو مین اسکے پاس اس حال مین کہ مانگتا ہون مین اُس سے یعنی کچھ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجسے پھر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میرے اور آتا ہی میرے پاس اور مانگتا ہی مجھے اور تحقیق قسم کھائی مینے یہ کہ نہ دونگا مین اسکو یعنی کچھ اور نہ سلوک کرونگا اُس سے یعنی واسطے جزاے عمل اُسکے کے کہ آپ نہین دیتا اور مجسے مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہ کہ کرون مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اسکو دون ہی اور سلوک بھی کرون اُس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کی روایت مین یون ہی کہ کہا مالک نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ آتا ہی میرے پاس بیٹا چچا میرے کا پس قسم کھاتا ہون مین یہ کہ نہ دونگا مین اسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اُس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنے قسم کے

بَابٌ فِی النُّذُوْرِ

باب ہی بیچ بیان نذرون کے ف پہلے باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرونکی لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذر کے لایا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَّاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رض سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اسلیے کہ نذر نہین کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سواے اسکے نہین کہ نکالا جاتا ہی بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھ مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سخی دیتا ہی خدا کے نام پر بہ اختیار خود بلا واسطہ نذر کے اور بخیل کا یہ کام ہی کہ کہتا ہی اگر خدا مجکو یہ چیز دیگا تو اُسکے نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ نذر مانی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نے کہ عادت لوگونکی یہ ہی کہ متعلق کرتے ہین نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کے اور دور ہونے ضررونکے پس منع کیا حضرت نے اس سے اسلیے کہ یہ کام بخیلون کا ہی اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنے کا اللہ تعالی سے تو جلدی کرتا ہی اسمین اور کرتا ہی اسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتھ سے کسی کو دے مگر مقابلہ مین عوض کے دیتا ہی پہلے اور وہ حاصل ہونے یا متعلق کرتا ہی اُس دینے کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہی تقدیر کے پس نکالتی ہی بخیل سے اُس چیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تھا نکالنے اُسکے کا اور بعضون نے کہا کہ غرض منع کرنے نذر سے یہ ہی کہ نذر کر کر سستی نہ کیا کرین اُسکے ادا کرنے مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اُسکے ذمہ ادا کرنا اُسکا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ ساتھ اس گمان کے نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالی نے مقدر نہین کیا وہ نذر سے ہو جائیگا پس حقیقت مین نہی نذر سے باین غرض ہی نہ مطلق نذر سے فج ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کرے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اُسکی اور جو شخص کہ نذر کرے اللہ کے گناہ کرنے کی پس نہ گناہ کرے اُسکا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَّلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ الْعَبْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا

بیچ اُس چیز کے کہ نہیں مالک ہوتا بندہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یون ہے کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالیٰ کے
ف نہیں جائز الخ یعنی اگر نذر مانے گناہ کرنے کی تو نہیں جائز ہے پورا کرنا اُسکا اور نہیں لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور
حنفیہ کے نزدیک اسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور نہیں مالک ہے یعنی مثلاً کوئی کہے غیر کے غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ مینے لازم کیا اپنے پر اسکو
خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اُسکے ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونے نذر کے طیبی و مولانا **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانے کہے کہ مجھپر نذر ہے اور نام نہ لے کسی چیز کا تو اُسپر کفارہ قسم کا ہے
اور اگر نیت کرے روزونکی بغیر عدد کے لازم ہوتے ہین اُسپر تین روزے اور اگر نیت کرے صدقہ کی تو کھانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کے لازم ہوگا
ع و در المختار **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ
نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ
صَوْمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اُسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے کہ ناگہان دیکھا ایک شخص
کھڑے ہوئے کو پس پوچھا نام و احوال اُسکا پس کہا لوگون نے کہ نام اُسکا ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہے اُسنے یہ کہ کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ مین آوے اور نہ بولے
یعنی چپ رہے اور روزہ رکھے یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اُس سے کہ بولے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور پورا کرے روزہ
نقل کی یہ بخاری نے ف پورا کرے روزہ اور ہمیشہ رکھتا رہے روزے کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہے اور رکھنا روزون کا ہمیشہ اچھا ہے
اُسکے لیے کہ قدرت رکھے اُسکی اور مستثنیٰ کیے جاتے ہین اس سے پانچ روزے جو رکھنے منع ہین شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کرے اُن پانچ دنونکی
بھی تو واجب ہے اُسپر افطار کرنا اُنکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنے اُنکے کے ہمارے نزدیک اور حضرت نے اُسکو بولنے کا جیسے
حکم کیا کہ بولنا کبھی واجب ہوتا ہے مانند قرات کے یعنی نماز مین اور جواب دینے سلام کے پس ترک کرنا اُسکا گناہ ہے اور نہ بیٹھنا اور سایہ مین نہ آنا
طاقت بشر سے باہر تھا اسلیے بیٹھنا اور سایہ مین آنیکا حکم کیا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى
بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا ایک بوڑھے کو کہ راہ چلتا ہے درمیان دو بیٹون اپنے کے یعنی تکیہ کیے ہوئے اُنپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نے کہ کیا
حال ہے اُسکا عرض کیا صحابہ نے نذر مانی ہے اِس شخص نے کہ پیادہ پا جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب
کرنے اِس شخص کے اپنی جان پر البتہ بے پروا ہے اور حکم کیا اُسکو سوار ہونے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابو ہریرہ
سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو جا اے بڈھے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ بے پروا ہے تجھسے اور تیری نذر سے ف سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نے
اُسکو بسبب عاجز ہونے اُسکے پیادہ پا چلنے سے کہا ابن ملک نے کہ عمل کیا ہے ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نے کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہیں آتا اور کہا
ابو حنیفہ نے لازم آتا ہے اُسپر جانور بیچ کرنا اسلیے کہ داخل کیا اُسنے نقصان بیچ التزام کے اور یہی ایک قول شافعی کا ہے دو قولون مین سے اور کہا مظہر نے کہ
اختلاف کیا ہے علما نے اُس شخص کے حق مین کہ نذر مانی یہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کے پس کہا شافعی نے کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکھتا ہے
پیادہ پا چلنے کی اگر عاجز ہو جانور ذبح کرے اور سوار ہو لے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ سوار ہو اور جانور ذبح کرے برابر ہے کہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا

چلنے کی بابت طاقت رکھتا ہو نہیں اور کہا علما ہمارے نے کہ اگر کوئی نذر کرے کہ مجھ پر پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہے اسپر حج یا عمرہ جو چاہے
اور بیان موقوف اسپر ہے اور کہے کہ مجھ پر پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کے نہیں آتا اسپر کچھ نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین
کے نزدیک لازم ہو اسپر حج یا عمرہ۔ اگر کہے کہ مجھ پر چلنا طرف بیت اللہ تعالیٰ کے تو نہیں صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانے حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے
اسپر کہ گھر سے پیادہ پا چلے اور سوار نہو یہانتک کہ کرے طواف الزیارت اور اگر نذر مانے عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈاوے پھر اگر سوار ہو تمام راہ میں
یا آدھی راہ سے زیادہ بیچ بعذر یا بلا عذر سو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہوا آدھی راہ سے کم میں تو تصدق کرے بقدر اسکے بکری کی قیمت میں سے

ع ۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلَى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ سعد بن عبادہ نے فتوی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ نذر کے کہ تھی انکی ماں پر اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے اسکے کے پس فتوی دیا حضرت نے سعد کو کہ ادا کرے نذر کو اسکی طرف سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اختلاف کیا ہے علما نے بیچ نذر سعد کی ماں کے بعضوں نے تو کہا ہے کہ نذر مطلق مالی تھی اور بعضوں نے کہا روزہ نذر مانا تھا اور بعضوں نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضوں نے کہا صدقہ اور ظاہر یہ کہ تھی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہے اسکی یہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلا پانی اسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ نہیں لازم ہے وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چھوڑا ہو تو بھی لازم نہیں وارثوں پر ادا کرنا اسکا لیکن مستحب ہے اور علما ظاہر کہتے ہیں موجب اس حدیث کے کہ لازم ہے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ وارث نے نذر مانا نہیں ہے پس نہ اسپر ادا کرنا اسکا لازم ہوا اور اس حدیث سے علما کا جواب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ اسکی ماں نے ترکہ چھوڑا ہو اس میں سے انہوں نے ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں

ع ۷ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُطَوَّلٍ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہ ہے کہ الگ ہو جاؤں میں سارے مال اپنے سے اور تصدق کروں میں اسکو طرف اللہ کے اور طرف رسول اسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو کچھ مال اپنا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے کہا میں نے پس تحقیق رکھتا ہوں میں حصہ اپنا جو کہ خیبر میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ ٹکڑا ہے حدیث دراز کا **ف** جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کے ساتھ نہ گئے جب حضرت تشریف لائے تو خفا ہوئے انپر اور لوگوں کو منع فرمادیا کہ کوئی انسے کلام نہ کیا کرے یہ بہت تنگ ہوئے اور دعا و زاری اور توبہ جناب باری سے کیا کرتے بعد چند روز کے توبہ انکی قبول ہوئی اور انکے حق میں یہ آیت اتری وعلی الثلاثة الذین خلفوا الآیۃ پس جب مالک نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوات سے عرض کیا کہ میں اس شکرانہ میں اور کامل کرنے توبہ اپنی کے لیے چاہتا ہوں کہ سب مال اللہ دیدوں حضرت نے فرمایا کہ کچھ مال رہنے دے ظاہر یہ ہے کہ دو تہائی مال رکھنے کو فرمایا ہو حضرت نے یہ حکم اسلیے کیا کہ سب مال اللہ دینا ہے شاید صبر فقر پر نہ کر سکیں اور حضرت ابوبکر نے جو سارا مال اللہ دیدیا اور حضرت نے منع نہ کیا سبب یہ تھا کہ وہ صابر اور راضی برضا مولی تھے اور یہ حدیث شاید مصنف نے بیچ اسلیے لایا کہ یہ مشابہ نذر کے تھا اسمیں کہ کعب نے واجب کیا اپنے نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تھی بسبب حادث ہونے ایک امر کے بیچ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام اعظم کی کہ انکا یہی مذہب ہے اور حجت ہے امام شافعی پر وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ...

اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا فی معصیۃ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر
نذرا لا یطیقہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا اطاقہ فلیف بہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ ووقفہ بعضہم علی ابن عباس
روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر مانے خدا کے لیے چیز نذر کی اور تعین
نہ کرے اس چیز نذر کی پس کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص کہ نذر مانے گناہ کی تو کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص کہ مانے
ایسی نذر کہ نہ طاقت رکھے اسکے پورا کرنے کی یعنی مثلاً نذر مانے چالیس ... پس کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے
اور جو شخص کہ مانے ایسی نذر کہ طاقت رکھے اسکی پس چاہیے کہ پورا کرے اسکو نقل کیا اسکو ابو داؤد ... اور موقوف کہا اسکو بعضوں نے ابن عباس پر وعن
ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالوا لا قال فھل کان فیہا عید من اعیادھم قالوا لا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک ابن آدم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ثابت
بن ضحاک سے کہ کہا نذر مانی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ کہ ذبح کرے اونٹ بوانہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے اسفل مکہ میں پس آیا
وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا تھا اسمیں کوئی بت بتوں
جاہلیت کے سے کہ پوجا جاتا تھا کہا ... نے کہ نہیں فرمایا پس کیا تھی اسمیں کوئی عید عیدوں کفار کے سے کہا کہ نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہو کر
طرف اس شخص کے کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ تحقیق نہیں جائز پورا کرنا واسطے نذر کے کہ گناہ میں ہو اور نہیں لازم ہوتی ہے نذر اس چیز میں کہ نہیں مالک بیٹا آدم کا
نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** کوئی عید الخ یعنی وہاں کوئی میلہ لگتا ہو یا تھا کہ وہاں جا کر سیر و تماشے میں مشغول ہوتے تھے ان باتوں کے پوچھنے سے غرض یہ تھی کہ مشابہت
کفار کے ساتھ نہ ہو **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی نذرت ان اضرب علی راسک
بالدف قال اوفی بنذرک رواہ ابو داؤد وزاد رزین قالت ونذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا مکان یذبح فیہ اہل الجاہلیۃ فقال ھل
کان بذلک المکان وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالت لا قال ھل کان فیہ عید من اعیادھم قالت لا قال اوفی بنذرک
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اس نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے
نذر مانی ہے یہ کہ بجاؤں میں دف آپکے سر پر یعنی روبرو آپکے وقت آنے آپکے جہاد سے فرمایا پوری کر لے نذر اپنی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ کہا اس
عورت نے اور نذر مانی ہے میں نے یہ کہ ذبح کروں میں بیچ مکان فلانی اور فلانی کے وہ مکان کہ ذبح کرتی تھی اسمیں جاہلیت کے لوگ پس فرمایا کیا تھا اس مکان میں
کوئی بت جاہلیت کے بتوں میں سے کہ پوجا جاتا تھا کہا اس عورت نے کہ نہیں فرمایا کیا تھا اسمیں کوئی میلہ میلوں انکے سے کہا اس نے کہ نہیں فرمایا پوری کر تو
اپنی نذر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہے اور جو کہتے ہیں کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز چاہیے وہ کہتے ہیں کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہیں مباح ہے لیکن چونکہ
اسنے نذر مانی تھی کہ حضرت تشریف لاویں گے خیر و عافیت سے تو میں دف بجاؤں گی ... اسکا جملہ طاعات سے ہوا **وعن** ابی لبابۃ انہ قال
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من توبتی ان اھجر دار قومی التی اصبت فیھا الذنب وان انخلع من مالی کلہ صدقۃ قال
یجزئ عنک الثلث رواہ رزین اور روایت ہے ابی لبابہ سے یہ کہ انہوں نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق تمام و کمال
توبہ میری سے یہ ہے کہ چھوڑ دوں میں گھر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا میں اسمیں گناہ کو اور یہ کہ الگ ہو جاؤں میں سارے مال اپنے سے واسطے تصدق
کرنے کے فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہے تجھے تہائی مال دینا نقل کی یہ رزین نے **ف** ... چھوڑ دوں میں گھر اپنا کہا ابو لبابہ نے ... اسلیے

بھاگنے کے اس جگہ سے کہ غالب ہوا اُس پر شیطان نہ گناہ کروں یا اُسمیں وہ گناہ کرتا اُنکا تھا بسبب محبت بنی قریظہ کے اسیلئے کہ عیال و اموال ابو لبابہ کے تھے اُنکے قبضہ میں اور قصہ ابو لبابہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے محاصرہ کیا تو اُنھوں نے حضرت سے عرض کروا بھیجا کہ ابو لبابہ صحابی کو ہمارے پاس بھیجدیجیے تا اُنسے ہم مشورت کریں اپنے مقدمہ میں پس آنحضرت نے بحسب عرض اُنکے ابو لبابہ کو اُنکے پاس بھیجا جب اُنھوں نے ابو لبابہ کو دیکھا تو مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے اُنکے ابو لبابہ کے آگے رونے اور زاری کی حتی کہ ابو لبابہ کو اُنپر رحم آیا پھر اُنھوں نے ابو لبابہ سے کہا کہ اے ابو لبابہ خبر دے ہمکو کہ اگر اُتر یں گے ہم حکم محمد پر تو کیا کرینگے وہ ساتھ ہمارے ابو لبابہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے حلق پر یعنی ذبح کرینگے تمکو ابو لبابہ کہتے ہیں کہ یہ بات مینے کہی اور ہنوز قدم وہانسے مینے نہ اُٹھایا تھا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تونے خیانت کی خدا اور رسول خدا کی اور یہ آیت اُتری اُنکے حق میں یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد ازان گئے ابو لبابہ مسجد میں اور باندھا اپنے تئین ستون مسجد سے اور کہا کہ نہیں چکھنے کا مین دانا پانی یہانتک کہ توبہ کروں مین و اللہ قبول کرے توبہ میری وقت نماز کے اُنکی بیٹی آتی اور کھولدیتی جب وہ نماز پڑھ لیتے تو پھر باندھ دیتی اور جب لوگ آتے اُنکے کھولنے کے لیے تو وہ نہیں کھولنے دیتے اور کہتے کہ جبتک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجکو آنکر نہ کھولینگے مین یہانسے نہیں جانیکا پس سات دن وہ وہین بندھے رہے یہانتک کہ مارے بھوک اور پیاس کے غش کھا کر گر پڑے پھر توبہ قبول کی اللہ نے اُنکی پس کہا گیا اُنکو اللہ نے توبہ قبول کی تمھاری سے کھولدو اپنے تئین اُنھوں نے کہا واللہ مین اپنے تئین کھولنے کا نہیں جبتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھولیں مجکو پس تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور کھولا اُنکو اپنے دست مبارک سے پھر اُنھوں نے عرض کیا کہ مین پوری توبہ اپنی اسمین دیکھتا ہون کہ اپنے سارے مال سے نکل آؤن تصدق کرنے کے لیے حضرت نے فرمایا تمام مال دینے کی حاجت نہیں تہائی مال کافی ہے اور حدیث مین جواب قوم کے گھر چھوڑ دینے کا نہ ذکر کیا گیا شاید آنحضرت نے روا رکھا ہو کہ وہ قسم ہجرت سے تھا اور **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَانُكَ اِذًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ ایک شخص کھڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے نذر مانی ہے واسطے اللہ عز وجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہ نماز پڑھونگا مین بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرت نے نماز پڑھ اس جگہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہ افضل ہے اور جو ہونا اسکے سہل تر ہے پھر دوبارہ وہی بات پوچھی اُسنے حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نماز پڑھ اس جگہ پھر سہ بارہ وہی بات پوچھی حضرت سے پس فرمایا حضرت نے مختار ہے تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہے تو یہانکی نماز پڑھنے سے تو تو جان اختیار رکھتا ہے کر جو کچھ نذر مانی ہے تونے یعنی بیت المقدس مین پڑھنے کی نذر کا روایت کیا اسکو ابو داؤد اور دارمی نے **ف** شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اگر نذر کرے [illegible] بیت المقدس [illegible] اور اگر نذر کرے نماز پڑھنے کی مسجد [illegible] اور کہا علما [illegible] ہمارے [illegible] یہ ہے کہ جو کوئی نذر کرے نماز پڑھنے کی ایک مکان مین پھر نماز پڑھے اور مکان مین [illegible] تو جائز ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً وَاَنَّهَا لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِ اُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاؤُدَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدْيًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نے نذر مانی یہ کہ حج کرے پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکھتی ہے نہیں اسکی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی البتہ بے پروا ہے پیادہ چلنے

بہن تیری کی سے پس چاہیے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائیں ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کے
نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور بیچ ایک اور روایت ابی داؤد کے یون آیا ہے کہ پس حکم کیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے
ہدی اور ایک روایت ابی داؤد کی مین یون ہے کہ پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین کرتا ساتھ مشقت بہن تیری کے
کچھ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے مین کچھ ثواب نہین ہوتا ہے پس چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ دے یعنی ہدی کہ کہتے
سکتے ہین اس جانور کو کہ حرم مین بھیجا جاوے ذبح کرنے کے لیے اور ادنی درجہ اسکا بکری ہے اور اعلا اسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور حکم ساتھ بدنہ کے واسطے
استحباب کے ہے کہا قاضی نے کہ جب کہ تھا پیادہ پا چلنا حج مین قبیل طاعات سے واجب ہوا ساتھ نذر کے اور حق ہوا ساتھ تمام ایسے اعمال کے کہ بدنی ہین
ترک انکا مگر اسکے لیے کہ عاجز ہو اور متعلق ہوتا ہے ساتھ ترک اسکے کے فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہے واجب مین کہ کیا واجب ہوتا ہے پس کہا حضرت
علی رض نے کہ واجب ہوتا ہے بدنہ بسبب اس حدیث کے اور کہا بعضون نے کہ واجب آتی ہے بکری جیسے ہے تجاوز کرنے کے میقات سے اور حمل کیا ہے انہون نے
امر کرنے کو ساتھ بدنہ کے استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی توڑنے قسم کا اور ظاہر ہے کہ مراد
کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہے کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کی ہے جو کہ آگے مذکور ہے تاکہ مطابق ہو جاوے یہ اور روایتین کی نہ کفارہ قسم کا
ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ
مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہے عبداللہ بن مالک سے یہ کہ عقبہ بن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے پیادہ ننگے پاؤں ننگے
پس فرمایا حضرت نے کہ حکم کرو اسکو کہ سر ڈھانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکھے تین نقل کی یہ ابوداؤد ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی
ف سر ڈھانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کھلا رکھنا سر عورت کو گناہ ہے اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اسکے ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تھی
پیادہ چلنے سے اور مشقت اٹھاتی تھی اسمین اور روزے رکھے الخ یعنی وقت عاجز ہونے کے ہدی سے کہ اس سے پہلے حدیث مین گذری ہے بدلے ہدی
کے روزے رکھے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا ہین کئی قسمین جو کفارہ کی ہین انمین سے ایک یہ بھی ہے پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی
سے تو تین روزے رکھے اور تین دن یعنی پے درپے اگر ہون کفارہ قسم کا والا اسطرح چاہیے ع وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخَوَيْنِ
مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَأَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ إِنْ عُدْتَ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ أَخَاكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيمَا لَا تَمْلِكُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سعید
بن مسیب سے یہ کہ دو بھائی انصار مین سے تھے انکے درمیان مین میراث یعنی ان دونون کی میراث مشترک تھی پس طلب کیا
ایک بھائی نے ان دونون مین سے اپنے دوسرے بھائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اس دوسرے بھائی نے کہ اگر پھر طلب کریگا تو مجھسے بانٹنا میراث کا تو سارا مال
میرا صرف کیا جائیگا کعبہ مین پس کہا اسکو حضرت عمر رض نے کہ تحقیق کعبہ بے پرواہ ہے تیرے مال سے یعنی حاجت نہین رکھتا تیرے مال کی اپنا تدارک
کرے اور یہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنے بھائی سے یعنی اگر پھر طلب کرے تجھسے بانٹنا میراث کا جواب
سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین واجب تجھپر یعنی نشانا تیرے پر لازم کرنا اس قسم کا یعنی
کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کے یعنی نہین پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور بیچ کاٹنے ناطے کے اور نہ بیچ اس چیز کے کہ نہین مالک اسکا

نقل کیا [illegible] **ف** [illegible] روایت کو درمیان تراجم کے بیچ نفس کعبہ مراد ہی [illegible] دروازہ کعبہ کا **الفصل الثالث**

[illegible] سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] ثم حتی ولا یفارقہ [illegible]

[illegible]

[illegible] بیٹے واسطے [illegible]

واسطے شیطان [illegible] بسم [illegible]

[illegible] نفسہ [illegible] عبد اللہ بن عباس [illegible] مسروق [illegible]

نفسک وان کنت [illegible] وان کنت کافرا تعجلت الی النار واشتر کبشا فاذبحہ للمساکین فان اسحٰق

خیر منک وفدی بالکبش [illegible] فقال ہکذا کنت اردت ان افتیک رواہ رزین اور روایت ہی [illegible]

تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہ کہ ذبح کرے اپنے تئین اگر نجات دے اللہ اسکو دشمن اُسکے سے پس پوچھا ابن عباس سے یعنی حکم اس مسئلہ کا پس [illegible]

پوچھ مسروق سے پس پوچھا اُس سے پس کہا مسروق نے اُسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو اسلیے کہ تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نے جان مسلمان [illegible] اور اگر ہی

تو کافر جلدی کی تو نے طرف دوزخ کے اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اُسکو واسطے مسکینوں کے کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام بہتر تھے تجھسے [illegible]

ایک دنبہ کے پس خبر دی اُس شخص نے یعنے مسروق کے فتوے کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نے اسی طرح سے تھا میں ارادہ رکھتا کہ فتوی دوں تجکو

نقل کی یہ رزین نے **ف** اگر نجات دے الخ اس شخص کو دشمن کے ہاتھ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تھا پس اُسنے کہا کہ خداوندا صل موت

مجھپر سخت نہیں میں باختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہوں لیکن مرنا دشمن کے ہاتھ مجھپر شاق ہی اگر نجات دیگا تو مجکو اُسکے ہاتھ سے تو مار ڈالونگا میں اپنے تئین

تیرے لیے اور یہ اُسنے نجانا کہ قتل نفس اپنے ہاتھ اشد اور حرام ہی اور مسروق بن اجدع کبار تابعین اور اجلہ علماء فقہاء سے تھے اسلام لائے تھے پہلے وفات آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس نے اس مسئلہ کے پوچھنے کو مسروق سے اسلیے کہا کہ مسروق نے تحصیل علم خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سے کیا تھا اور

اس سبب نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کے تھا پس اُسنے جب مسروق سے یہ مسئلہ پوچھا تو اُنھوں نے منع کیا کہ اپنے تئین ذبح کر اسلیے کہ تو

اگر اللہ کے نزدیک مسلمان ہی اور اپنے تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنے نفس مومن کے وعید ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ میں وارد ہی

اس آیت میں ولا تقتلوا انفسکم ومن قتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہی تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کے بہر تقدیر مارنا اپنے تئین نامشروع و نامعقول ہی

اور یہ جو کہا کہ بدلہ دیے گئے اسحٰق ساتھ دنبہ کے تو یہ مبنی ہی اوپر قول بعضوں کے کہ حضرت ابراہیم ع نے جو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہوں

تو وہ اسحٰق تھے اور قول مشہور اور مختار یہ ہی کہ وہ حضرت اسمٰعیل ع تھے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہی کہ حضرت اسحٰق کے حق میں یہ کہنا تحریف اہل

کتاب کی سے ہی واللہ اعلم کذا ذکر الشیخ رح اور در مختار میں ہی کہ اگر نذر کی ایک شخص نے یہ کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو [illegible]

خلیل علیہ السلام کے اور [illegible] اسکو ابو یوسف اور شافعی نے اور لغو ہی نذر اگر ہو ساتھ ذبح کرنے نفس اپنے کے یا غلام [illegible] واجب ہی

[illegible] کے نزدیک [illegible] اور اگر نذر کرے ساتھ ذبح کرنے باپ اپنے کے یا دادا اپنے کے یا ماں اپنی کے تو لغو ہی اجماعاً **کتاب القصاص**

کتاب ہی بیچ بیان قصاص کے **ف** قص اور قصص کے معنے ہیں کسی کے پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھا پکڑتا ہی قاتل کا [illegible]

اسکو بدلے مقتول کے اسلیے اسکو قصاص کہتے ہیں اور مقاصات کے معنے مساوات کے بھی ہیں قصاص لینے سے برابر ہو [illegible]

اور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی — اس لیے کہ کیا جاتا ہے قاتل سے سوال بیچ خبر کے کہ کیا قاتل نے مقتول سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِہٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مارا جائے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہ حق ولی مقتول کا ہے اسیطرح کہ شرع میں مقرر ہے اور دوسرے زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہو یعنے اور ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف … گواہی دیتا ہے الوہیت خدا تعالیٰ کی اور میری رسالت کی یہ تاکید اور بیان ہے اسلام کا اور اشارہ ہے اسپر کہ کہنا شہادتین کا کافی ہے … اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہیں مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزوں میں سے یا تو مارا ناحق کسیکو ناحق یعنے جو کوئی ناحق کسیکو قتل کرے اسکا قتل کرنا روا ہے اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہو مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اسکو سنگسار کرنا روا ہے اور یا نکلنا دین اپنے سے یعنے جو کوئی مرتد ہو جاوے اسکو بھی قتل کرنا روا ہے اور چھوڑ دینے والا الخ یہ صفت موکدہ ہے مارق کی یعنے جو کہ چھوڑ دے جماعت مسلمانوں کی اور الگ ہو جاوے اُنسے بسبب مرتد ہونیکے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہے از روی قول کے یا فعل کے یا اعتقاد کے تو واجب ہے قتل کرنا اسکا اگر نہ توبہ کرے اور اسکو مسلمان کہنا مجاز ہے باعتبار حالت پہلی کے اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتد ہو جاوے تو اسکو نہ قتل کریں ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِیْ فُسْحَۃٍ مِّنْ دِیْنِہٖ مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے مومن بیچ کشادگی اور فراغت کے دین اپنے سے جب تک کہ نہیں پہنچتا خون حرام کو نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جبتک کسی کا خون ناحق نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کی امید رحمت اور بخشش کی میں ہے وسعت کی ہے اور جب اسنے خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا اُنکے زمرہ میں کہ نا امید ہیں رحمت اللہ تعالیٰ کی سے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے بندوں کے حقوق میں جو حکم کیا جاویگا تو اول حکم در مقدمہ خون ہی کے کیا جاوے گا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں جو سوال کیا جاوے گا تو اول در مقدمہ نماز کے سوال کیا جائیگا اور ظاہر یہ ہے کہ منہیات میں جو حکم کیا جائیگا تو اول در مقدمہ خون کے حکم کیا جائیگا اور مامورات کا جو سوال کیا جائیگا تو اول نماز کا سوال کیا جائیگا ع

وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَقِیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْکُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَہَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَۃٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا اَہْوَیْتُ لِاَقْتُلَہٗ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَقْتُلُہٗ بَعْدَ اَنْ قَالَہَا قَالَ لَا تَقْتُلْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْہُ فَاِنْ قَتَلْتَہٗ فَاِنَّہٗ بِمَنْزِلَتِکَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَہٗ وَاِنَّکَ بِمَنْزِلَتِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ کَلِمَتَہُ الَّتِیْ قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے یہ کہ اُنہے کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر میں ملاقات کروں ایک شخص کافر سے پس لڑیں ہم آپس میں پس مارے کافر ایک ہاتھ پر میرے دونوں ہاتھوں میں سے تلوار اور کاٹ ڈالے اس ہاتھ کو پھر پناہ پکڑے کافر مجھسے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا میں واسطے اللہ کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب قصد کیا میں نے قتل کرنے میں اسکو کہا لا الٰہ الا اللہ کیا مار ڈالوں میں اسکو بعد کہنے کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اسکو پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ تحقیق اُسنے کاٹ ڈالا ہے

[illegible] پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اسکو پس اگر تو قتل کریگا اسکو پس تحقیق ہے مرتبہ تیرے کہ جو پہلے تھا کہ قتل کرے تو اسکو اور
[illegible] تو ہوگا بیچ مرتبہ اُسکے پہلے کہنے کلمہ اُسکے کہ کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تھا پہلے مارنے اُسکے کے اب وہ
[illegible] معصوم الدم بسبب اسلام لانے کے اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مار ڈالنے اُسکے کے جیسا وہ تھا پہلے کہنے اپنے کے یعنی کافر کے اُسکا مارڈالنا درست
[illegible] اب تیرا مار ڈالنا درست ہے بسبب قتل اُسکے کے [illegible] **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى نَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قَالَهُ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں جہینہ کے یعنی لڑنے کیواسطے اور جہینہ
نام ہے ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کے پاس اُنمین سے اور ارادہ کیا مینے یہ کہ ماروں مین اُسکو نیزہ پس کہا اُسنے لا الہ الا اللہ اور مارا مینے اُسکو نیزہ
پس مار ڈالا مینے اُسکو پھر آیا مین پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مینے آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تونے اُسکو حالانکہ پڑھا اُسنے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا
مینے یا رسول اللہ سوا اسکے نہین کہ کیا اُسنے یہ واسطے بچاؤ کے قتل سے فرمایا پس کیون نہ چیرا تونے دل اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت
جندب بن عبداللہ بجلی کے یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا یہ کلمہ جھگڑتا ہوا
دن قیامت کے کہنے والے کی طرف سے فرمایا حضرت نے یہ کئی بار یعنی واسطے خوف دلانے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کیون نہ چیرا تونے دل اُسکا
اور نہ دریافت کیا تونے حال دل اُسکے کا تا جانتا کہ اُسنے بسبب امان جان اپنے کے کہا ہے یا بطریق اخلاص و صدق کے اور یہ چیرنا دل کا اور جاننا
حقیقت باطن اُسکی کا ممکن نہ تھا پس چاہیے تھا حکم ظاہر پر کرنا یعنے اسکو حکم مومن ہونے کا دیتا اور اسامہ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت میں
نہین نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطاے اجتہادی مین معذور ہوتا ہے اسلیے اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور
حضرت اسامہ پر خفا اسلیے ہوے کہ لازم تھا انکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اُسکا صحیح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس
برس کی راہ سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** عہد والے سے مراد ہے وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس
برس کی راہ سے اور ایک روایت مین ستر برس آئے ہین اور ایک روایت مین سو برس اور طبرانی مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہ
تفاوت بحسب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہے کہ بعضون کو ہزار برس کی مسافت سے آوے گی وہ بو اور بعضون کو پانسو
برس کی مسافت سے وغیر ذلک اور احتمال ہے کہ مراد ان سب سے طول مسافت ہے نہ تحدید اسکی اور مراد نہ پانے بو بہشت کے سے یہ ہے
کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کی پاوینگے یہ اُسوقت محروم رہیگا نہ یہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون نے کہا کہ مراد اس سے
تغلیظ و تشدید ہے صحیح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ
نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا
وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرایا اپنے تئین پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ کے
ہی گرتا رہیگا اسمین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اسمین کبھی نہ نکلے گا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اسکا اسکے ہاتھ مین ہوگا پیویگا اسکو دوزخ کی آگ
مین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتھ تیز چیز کے یعنی چھری وغیرہ سے پس تیز چیز اسکی اسکے ہاتھ مین ہوگی بھونکیگا اسکو
اپنے پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کے ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا تاکید مین لفظ خالدا کی اور
حاصل یہ ہے کہ جو کوئی اپنے تئین کسی چیز سے مار ڈالیگا وہ اس چیز سے عذاب دیا جائیگا ہمیشہ اور مراد یہ ہے کہ جو حلال جان کر ان چیزونکو کریگا وہ ہمیشہ دوزخ
مین رہیگا یا مراد ہمیشہ رہنے سے رہنا ہے مدت دراز تک ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَہٗ
یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعَنُهَا یَطْعَنُهَا فِی النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص
کہ گلا گھونٹے اپنا اور مار ڈالے اپنے تئین گلا گھونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئین نیزہ ماریگا اپنے تئین آگ مین نقل کی یہ بخاری نے
ع **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ بِہٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِکِّیْنًا
فَحَزَّ بِهَا یَدَہٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰی مَاتَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ بِنَفْسِہٖ فَحَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جندب بن
عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ ان لوگون کے کہ تمھسے پہلے تھے ایک شخص اسکے لگا تھا ایک زخم پس بیصبری کی
اسنے اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتھ چھری کے اپنا ہاتھ یعنی جو زخمی تھا پس نہ تھما خون یہانتک کہ مرگیا فرمایا اللہ تعالے نے جلدی کی مجھسے بندے میرے نے
ساتھ ہلاک کرنے نفس اپنے کے پس حرام کی مینے اسپر بہشت نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ محمول مستحل پر یعنی اپنے ہلاک کرنے کو حلال جانا اسنے اسلیے حرام ہوا
داخل ہونا بہشت کا اسپر یا یہ مراد ہے کہ حرام ہوا اسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتھ صالحین کے یہانتک کہ چکھے سزا اپنے کردار بد کی اور قتل نفس شرع مین
حرام ہے اور گناہ کبیرہ حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہے کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہے اسکو کیا یارا کہ اسکے ملک مین تصرف کرے
اور اپنے کو ہلاک کرے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَیْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِیَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ هَاجَرَ اِلَیْہِ
وَهَاجَرَ مَعَہٗ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَہٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَہٗ فَشَخَبَتْ یَدَاہُ حَتّٰی مَاتَ فَرَاٰہُ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو فِیْ مَنَامِہٖ
وَهَیْئَتُہٗ حَسَنَۃٌ وَرَاٰہُ مُغَطِّیًا یَدَیْہِ فَقَالَ لَہٗ مَا صَنَعَ بِکَ رَبُّکَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ بِهِجْرَتِیْ اِلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِیْ اَرَاکَ
مُغَطِّیًا یَدَیْکَ قَالَ قِیْلَ لِیْ لَنْ نُصْلِحَ مِنْکَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَیْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِیَدَیْہِ فَاغْفِرْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ جب ہجرت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کے
تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نے طرف حضرت کے اور ہجرت کی ساتھ طفیل کے ایک شخص نے انکی قوم مین سے پس مریض ہوا وہ شخص اور بیصبری کی
پس لین اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتھ ایک پیکان کے جوڑ اپنی انگلیون کے پس جاری ہوا خون دونو ہاتھون اسکے سے یہانتک کہ مرگیا
پس دیکھا اسکو طفیل بن عمرو نے اپنے خواب مین اس حالت مین کہ ہیئت اسکی اچھی ہے اور دیکھا اسکو اس حال مین کہ ڈھانکے ہوئے ہے دونون ہاتھ اپنے پس کہا طفیل نے
اسکو کیا معاملہ کیا ساتھ تیرے رب تیرے نے پس کہا اوسنے کہ بخشدیا مجکو رب میرے نے بسبب ہجرت کرنے میری کے طرف نبی اسکے کے رحمت ہو جیو اللہ کی انپر اور
سلام پھر کہا طفیل نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تجکو ڈھانکے ہوئے ہاتھ اپنے تھا اس شخص نے کہ کہا گیا واسطے میرے یعنی اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہرگز
نہ درست کرینگے ہم تجھسے اس چیز کو کہ خراب کی تونے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نے روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الہی اسکو اور دونون ہاتھون اسکے کو بخشدے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

... ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوئی تھی رحمت و مغفرت الٰہی اور اگر ہجرت کر جاتا اور اگر کئی گناہ ہوں بخشا جاتا تھا۔ جب سعد یا حضرت کے اور صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد وفات حضرت کے مانند زیارت کرنے آنکے ہے بیچ حالت زندگی کے یعنی جیسے حاصل ہوتی ہے نعمت کا امید وار ہونا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنے کا دوزخ میں نہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَۃُ قَدْ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَعْنِیْ بِمَعْنَاہُ اور روایت ہے ابو شریح کعبی سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پھر تم اے خزاعہ تحقیق قتل کیا تم نے اس قتیل کو قبیلہ ہذیل سے اور میں قسم ہے خدا کی خون بہا دینے والا ہوں اسکا جو شخص کہ قتل کرے پیچھے اسکے کسی کو پس وارث اسکے مختار ہیں درمیان دو امر و نکے اگر چاہیں مار ڈالیں یعنی قتل کر دیں اسکو اور اگر چاہیں بھر لیں اس سے خون بہا نقل کی یہ ترمذی اور شافعی نے اور شرح السنہ میں ساتھ اسناد شافعی کے مذکور ہے اور صریح بیان کیا ہے بغوی شرح السنہ کے مصنف نے کہ حدیث نہیں ہے بخاری اور مسلم میں ابی شریح سے اور کہا بغوی نے کہ روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابی ہریرہ سے یعنی ساتھ معنی اسکے **ف** یعنی صحیحین میں معنی اس حدیث کے ہیں اور الفاظ اسکے اصلا نہیں نہ شریح سے نہ ابی ہریرہ سے یہ اعتراض ہے بغوی پر کہ پہلی فصل میں حدیثیں صحیحین کی لاتا ہے اور صحیحین میں یہ بھی ہے چنانچہ خود بغوی نے کہا ہے کہ یہ صحیحین میں نہیں اور ابتدا حدیث میں جو فرمایا کہ پھر تم اے خزاعہ الخ تو یہ تتمہ ہے خطبہ کا کہ پڑھا حضرت نے روز فتح مکہ کے اور ابتدا اسکی تو یہ ہے کہ بیچ باب حرم مکہ کے اور خزاعہ نے مار ڈالا تھا ان ایام میں ایک شخص کو ہذیل میں سے بدلے میں اپنے ایک قتیل کے کہ ایام جاہلیت میں مار ا گیا تھا پس ادا کیا حضرت نے خون بہا اسکا واسطے دفع فتنہ کے درمیان دو قبیلوں کے جیسے کہ فرمایا اور میں قسم ہے اللہ کی الخ بعد اسکے بیان کیا حضرت نے قاعدہ شرع کا ارباب میں جو شخص کہ قتل کرے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ اختیار قتیل کے وارثوں کو ہے چاہیں قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں اور یہ مذہب ہے شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہوتی دیت مگر ساتھ رضا قاتل کے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے پس انکے نزدیک تاویل اس حدیث کی یہ ہے کہ وارث اس قتیل کے اختیار رکھتے ہیں چاہیں قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں اگر دی جاوے دیت انکو **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَۃٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَأَتْ بِرَاْسِھَا فَجِیْءَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے یہ کہ ایک یہودی نے کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھروں کے یعنی ایک پتھر سر کے نیچے رکھا اور ایک اوپر سے مارا پس کہا گیا لڑکی سے کہ کسنے کیا ساتھ تیرے یہ کہا فلانے نے کیا فلانے نے یعنی جن جن پر گمان تھا انکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نے ساتھ سر اپنے کے کہ ہاں اسنے کیا یہ پھر حاضر کیا گیا یہودی پس اقرار کیا اسنے کہ میں نے یہ کیا ہے پس حکم کیا بسبب اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کچلنے سر یہودی کے پس کچلا گیا سر اسکا ساتھ پتھروں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ پتھروں کے ظاہر یہ ہے کہ درمیان دو پتھروں کے سر کچلا ہو مانند اس لڑکی کے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ مرد قتل کیا جاوے بدلے عورت کے جیسے کہ قتل کیجاتی ہے عورت بدلے مرد کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور دلیل ہے اسپر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر بھاری کے کہ حاصل ہو ساتھ اسکے قتل غالبا موجب ہے قصاص کا اور یہی قول ہے اور تینوں اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص نہیں آلات میں اور دلیل انکی اور حدیثیں ہیں کہ وارد ہوئی ہیں اسمیں اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کے تھا نہ قصاص **وَعَنْہُ** قَالَ کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَھِیَ عَمَّۃُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّۃَ جَارِیَۃٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ

قتل کیا

۹۵/ع

عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ
الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْاَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
انس سے کہ کہا توڑی ربیع نے کہ وہ پھوپھی ہیں انس بن مالک کی دانت ایک لڑکی کے انصار میں سے پس آئے قرابتی اُس لڑکی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ بدلے کے کہ ربیع کی بھی دانت توڑے جاویں پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نے یوں نہیں قسم ہے خدا کی
نہ توڑے جاوینگے دانت اُسکے اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہے پس رضامند ہوئی قوم
اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضے بندگان خدا وہ ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ پر تو البتہ پورا کرے اللہ اُنکی قسم کو
نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** مالک کے باپ کا نام نضر ہے اور ربیع بہن تھیں نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹے تھے نضر کے پس یہ
دونون بھائی ہوے ربیع کے اور انس بن نضر نے جو کہا قسم ہے اللہ کی الخ تو یہ انھون نے از راہ انکار کرنے حکم حضرت کے نہیں کہا بلکہ کہا یہ از راہ توقع
اور امید کے فضل اللہ تعالے سے کہ راضی کر دیگا اُسکے مدعیونکو اور ڈالدیگا انکے دل میں یہ کہ معاف کرینگے قصاص سو چنانچہ اسی لیے حضرت نے کلام مذکور انکے
حق میں فرمایا جیسے کہ راضی ہوے مدعی اُسکے دیت لینے پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہے یہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے کہ کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین
بالعین اور پورا کرے الخ یعنی سچ کرے اُنکی قسم کو اور سچا کرے اُسکو نہ حانث مقصود اس کلام سے تعریف کرنی انس بن نضر کی ہے کہ وہ ایسا شخص ہے کہا نووی نے
کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے قسم کھانی اُس چیز میں کہ گمان کرے آدمی اُسکے واقع ہونے کا اور جائز ہے تعریف کرنی اُسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا اُسپر
بسبب تعریف کرنے کے اور مستحب ہے عفو کرنا قصاص سے شرح **وَعَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ لَیْسَ فِی الْقُرْاٰنِ فَقَالَ
وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا فَهْمًا یُّعْطٰی رَجُلٌ فِیْ كِتَابِهٖ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ
وَفِكَاكُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت علیؓ سے کہ کیا تمہارے پاس
کوئی چیز سوا قرآن کے پس کہا حضرت علی نے قسم ہے اُس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہیں میرے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہے مگر سمجھ کہ
دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب میں اور ہمارے پاس ہے وہ جو کہ کاغذ میں لکھی ہوئی ہے کہا میں نے کیا ہے کاغذ میں لکھی ہوئی فرمایا حضرت علیؓ
نے کہ خون بہا اور قدر اور حکم اُسکا اور چھٹانا قیدی کا یعنی ثواب اُسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی سوا ذمے کے نقل
کی بخاری نے **ف** مگر سمجھ الخ یعنی اللہ نے مجکو سمجھ دی ہے کہ استنباط کرتا ہوں اُس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہوں اُس سے اشارات
اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتے ہیں علماے راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہ کہ سمجھ مجکو عطا ہوئی ہے کہ اُس سے مسائل غیرہ
نکالتا ہوں قرآن میں سے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام علوم قرآن میں ہیں لیکن قاصر ہیں اُن سے فہم لوگونکی اور وہ چیز کہ کاغذ میں الخ یعنی
ایک کاغذ پر کچھ احکام خون بہا کے وغیرہ ذلک لکھکر بیچ غلاف شمشیر کے رکھے تھے اور لکھا ہے علما نے کہ اُس کاغذ میں سوائے ان تین چیزون ذکر کی گئی
کے اور بھی بہت احکام تھے لیکن بیان انکا نہیں کیا کہ اسلیے مقصود اس باب میں ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہے اور چھوڑنا قیدی کا مناسب
اسکے ہی بسبب ہونے اُسکے قریب قتل کے اور نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم منقولات ماموں کا
یہی ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا یہ ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے
اور دلیل انکی اور حدیث ہے چنانچہ وہ مرقات میں مذکور ہے اور سوال کو ابی جحیفہ نے اسلیے کیا کہ شیعہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص
اپنے اہلبیت کو خصوصاً حضرت علیؓ کو کچھ اسرار علم وحی کے بتا گئے ہیں کہ نہیں ذکر کیے وہ غیر انکے سے یا اسلیے پوچھا کہ حضرت علیؓ کے زمانہ میں حضرت علیؓ کے برابر

علاوہ تحقیق کسی میں نہیں پائی جاتی تھی پس قسم کھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ بابت نہیں ہے یعنی حضرت نے نہیں خاص کیا ہے مجھکو ساتھ تبلیغ اور ارشاد کے سوائے اور لوگوں کے میرے پاس نہیں ہے سوائے قرآن کے اور اس کاغذ لکھے ہوئے کی اور واقع ہوا ہے تفاوت سمجھ کی جہت سے اور بسبب استعداد اور انبساط کے ہے جو کوئی دیا گیا سمجھ اور ادراک اور سوجھ معانی قرآن میں کھولے گئے اسپر ابواب علوم کے ۱۲ ح وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی نماری جاوے کوئی جان ازراہ ظلم کے کتاب العلم میں

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْأَصَحُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہے نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کے سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور موقوف بیان کیا ہے اسکو بعضے راویوں نے اور وہ صحیح تر ہے یعنی موقوف ہونا نقل کی یہ ابن ماجہ نے براء ابن عازب سے یعنی نہ عبداللہ سے **ف** اللہ تعالی نے زمین و آسمان وغیرہ دنیا کی چیزیں مسلمانوں کے لیے پیدا کی ہیں تا عبادت کریں اور ان چیزوں کو دیکھکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کریں پس جسنے قتل کیا مسلمان کو دنیا اسکے لیے پیدا ہوئی ہے اسنے گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسی کی طرف اشارہ ہے آیت میں مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا یعنی جسنے قتل کی جان بغیر جان کے یا بغیر فساد کے زمین میں پس گویا کہ قتل کیا سب لوگوں کو ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوویں بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ الٹا ڈالیگا انکو اللہ دوزخ میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** بعض شارحین نے لکھا ہے کہ لفظ اکبہم لازمی ہے اور کبہم متعدی ہے پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہے کہ کبہم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ لفظ اکب قاموس میں لازم اور متعدی دونوں طرح نقل کیا گیا ہے پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کے بنسبت اولی اور احوط ہے نسبت کرنے خطا کے طرف راویوں ثقہ اور عادلوں کے پس تحقیق اس مقام کی یہ ہے اور جامع صغیر میں اکبہم اللہ عزوجل فی النار آیا ہے واللہ اعلم بالصواب

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اس حال میں کہ پیشانی قاتل کی اور سر اسکا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور رگیں اسکی بہتی ہونگی خون سے کہیگا اے پروردگار میرے قتل کیا ہے مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد رسی کر میری یہانتک کہ نزدیک لے جاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے اس سے کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہے بیچ راضی کر دینے اللہ تعالی کے اسکو ساتھ عدل اپنے کے ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ زِنًى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ كُفْرٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ اور روایت ہے ابی امامہ بیٹے سہل بن حنیف سے یہ کہ عثمان بن عفان نے چڑھے مکان بلند پر دن دار کے اور کہا قسم دیتا ہوں تمکو

آیا جانتے ہو تم یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہوتی ہے خونریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک بات کے تین باتوں میں سے زنا کرنا پیچھے
نکاح کرنے کے یا کفر کرنا پیچھے اسلام کے یا جان مارنی ناحق پس مارا جاوے بدلے اسکے میں پس قسم ہے خدا کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور
نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا میں نے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالے نے قتل کرنا اسکا پس کس سبب سے
قتل کرتے ہو تم مجھکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کے ہیں لفظ حدیث کے **ف** دونوں واسطے دار کہتے ہیں گھر کو یعنی جن لوگوں
کہ بلوائیوں نے حضرت عثمان کو گھیر لیا انکے گھر میں اس دن کو کہتے ہیں یوم الدار پس انھیں دنوں میں حضرت عثمان نے اوپر کوٹھے کے چڑھ کر کلام مذکور فرمایا اور زنا کرنا یعنی زنا کرے
محصن ہو کر تو اسکو سنگسار کرنا آتا ہے اور محصن اسکو کہتے ہیں کہ حر مسلمان عاقل بالغ ہو اور جماع کرے عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے اور یہ حدیث
نہ قصہ عثمان کا یعنی اشرف یوم الدار پس مولانا وہ **وعن** ابی الدرداء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المؤمن معنقا
صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلّح رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی الدرداء سے نقل کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنے والا طرف نیکی کے اور توفیق اللہ تعالے کے اور نہیں پہنچتا خون حرام کو پس جب پہنچا
خون حرام کو تھک جاتا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی مومن توفیق دیا جاتا ہے نیکی کرنے کی اور جلدی کرتا ہے نیکی میں جب تک کہ خون ناحق
نہیں کرتا جب خون ناحق کرتا ہے تو باز رہتا ہے حاصل کرنے بھلائیوں کے سے بسبب شومی اس گناہ کے اور حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی اور سیاہ ہو جاتا ہے قلب
اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہے اگرچہ حال سب گناہوں کا یہی ہے لیکن یہ اشد ہے بہ نسبت اوروں کے **وعنہ** عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او من یقتل مؤمنا متعمدا رواہ ابو داود ورواہ النسائی
عن معاویۃ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نقل کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہر گناہ ہے امید ہے اللہ تعالے سے یہ کہ بخشدے اسکو مگر گناہ
اس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جانکر نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کی یہ نسائی نے معاویہ سے **ف** ظاہر اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ قتل کا بھی نہیں بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاوے گا بعد عذاب
ہونے کے مدت دراز تک اور دلیل انکی یہ آیت ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سے جو نہ بخشا جانا اسکا سمجھا جاتا ہے
یہ محمول تشدید و تغلیظ پر یا یہ مراد ہے کہ قتل کرے مومن کو حلال جان کر تو وہ نہیں بخشا جاوے گا یا متعمدا کے یہ معنی ہیں کہ قصد کرے قتل کرنے کا مومن کا بسبب
مومن ہونے اسکے کے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقام الحدود فی المساجد ولا یقاد
بالولد الوالد رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم کی جاویں حدیں
مسجدوں میں اور نہ قصاص لیا جاوے بدلے اولاد کے باپ سے یعنی بلکہ دیت آوے گی باپ پر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حدیں مانند حد زنا اور چوری وغیرہ
مانند انکے کے مسجد میں نہ ماری جاویں اور قصاص بھی داخل اس حکم میں ہے وہ بھی مسجد میں نہ لیا جاوے اسلیے کہ مسجدیں نہیں ہیں مگر واسطے نماز فرض
اور توابع اسکے کے کہ نفل نمازیں ہیں اور ذکر اور پڑھنا اور پڑھانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے الخ اتفاق ہے اماموں کا اسپر کہ بیٹا اگر ماں کو یا باپ کو مار
ڈالے تو اسکو قتل کیجیے اور اسمیں اختلاف ہے کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ باپ نہ قتل کیا جاوے اور امام مالک
کہتے ہیں کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے اور ماں مانند باپ کے ہے اور دادا اور دادی اور نانی مانند
ماں باپ کے ہیں **وعن** ابی رمثۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی فقال من ہذا الذی معک قال ابنی
اشہد بہ قال اما انہ لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابو داود والنسائی وزاد فی شرح السنۃ فی اولہ قال دخلت مع ابی علی رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى الَّتِي بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي أُعَالِجِ الَّذِي بِظَهْرِكَ فَإِنِّي طَبِيْبٌ فَقَالَ أَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ اور روایت ہے ابی رمثہ سے کہ آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ پس فرمایا کون ہے یہ تیرے ساتھ کہا کہ یہ بیٹا میرا ہے گواہ رہو ساتھ اسکے فرمایا خبردار رہو کہ یہ نہیں گناہ کریگا تجھ پر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نے شرح السنۃ میں بیچ اول اس حدیث کے اس عبارت کو کہ کہا ابو رمثہ نے کہ گیا میں ساتھ باپ اپنے کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھی میرے باپ نے مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے کہ چھوڑ دو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کروں میں اس چیز کا کہ تمہاری پشت میں ہے پس تحقیق میں طبیب ہوں پس فرمایا حضرت نے کہ تو رفیق ہے اور اللہ طبیب ہے **ف** گواہ رہ ساتھ اسکے یعنی گواہ رہ کہ یہ بیٹا صلبی میرا ہے مقصود اس گواہ کرنے سے یہ تھا کہ اگر مجھسے کچھ گناہ مانند قتل وغیرہ کے ہو جاوے تو مواخذہ اس سے کیا جاوے بسبب رسم جاہلیت کہ باپ بیٹوں میں سے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ نہیں گناہ کریگا تجھ پر الخ یعنی اگر تیرے بیٹے نے کچھ گناہ کی بات کی تو تجکو پکڑا اور تجھسے پرسش نہیں ہوگی دنیا و آخرت میں اور اسیطرح سے تجھسے کوئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہیں پکڑا جاویگا دنیا و آخرت میں حاصل یہ کہ جاہلیت میں جو رسم تھی کہ باپ بیٹوں میں سے جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ بات اب موقوف ہوئی اور میں طبیب ہوں الخ چونکہ اس کلام میں دعوی کرنا طب دانائی کا تھا حضرت کو جہالت اور بے تمیزی اسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہے یعنی نرمی و مہربانی کرتا ہے مریض پر علاج کرنے میں اور نگاہ رکھتا ہے اسکو اس چیز سے کہ ظاہر ضرر کرے اسکو نہ کہ شفا دیتا ہے تو اسکو حقیقت میں اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہے حقیقت مرض اور دوا کی اور نہیں کوئی شفا دے سکتا سوا اللہ واحد کے کہ موصوف ہے ساتھ بقا کے سوا اسکے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْدُ الْأَبَ مِنِ ابْنِهِ وَلَا يُقِيْدُ الْابْنَ مِنْ أَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھوں نے نقل کی اپنے دادا سے انہوں نے نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا میں بیچ خدمت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس قصاص لیتے تھے باپ کا بیٹے سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا بیٹے کو اسکے قصاص میں مار ڈالتے اور اگر باپ بیٹے کو مارتا تو قصاص نہ لیتے بلکہ خون بہا لیتے **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ اور روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھ پانوں وغیرہ تو اعضا کاٹینگے ہم اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں کہ جو کوئی خوجہ کرے اپنے غلام کو خوجہ کرینگے ہم اسکو **ف** جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو یہ بطریق زجر و تشدید فرمایا تا باز آویں لوگ اپنے غلام کے مار ڈالنے سے جیسے کہ چوتھے یا پانچویں بار شراب پینے والے کے حق میں حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اسکو حالانکہ نہ مارا حضرت نے اسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضوں نے کہا کہ مراد حدیث میں وہ غلام ہے کہ آزاد کیا گیا اور اسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے اس آیت سے الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ آزاد قتل کیا جاوے بسبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد بدلے غلام کے اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کے الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتے ہیں کہ آزاد قتل کیا جاوے بدلے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹے اعضا اس الخ شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ گئے ہیں سب اہل علم طرف اسکے کہ اعضا آزاد کے نہ کاٹیں جاویں بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ یہ حدیث محمول زجر و منع پر ہے یا منسوخ ہے ۱۲ ح ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے جان بوجھکر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے پس اگر چاہین مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہ ہی یعنی تیس اونٹنیان کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطے انکے ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کے وارثون کا ہی یہ ہی جو ذکر کیے گئے اور اگر صلح کرین وارث اس سے کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل انکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ سو اونٹون چار قسم کے اور یہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کے دیت مین ۱۲ ح وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَاءُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَّلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت علی رضی سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص اپنے مین اور دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتھ ذمہ اور عہد انکے کے ادنی انکا اور رد کرتا ہی اُنپر جو بہت دور ہو اُنسے اور مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکھنے اور اختلاف نہ کرنے مین اوپر اُن لوگون کے کہ سوا اُنکے ہین یعنی کافر یعنی جیسے کہ یہ اجزا ایک ہاتھ کے خلاف و جدائی نہین ہی ملنے مین اور پکڑنے مین ایسا ہی مسلمانونکو چاہیے کہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرتا رہے وقت مقابلہ کے کفار سے خبردار ہو کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے **ف** مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھ فرق نہین درمیان رذیلے اور اشراف کے اور چھوٹے اور بڑے کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کے ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کے لینے دینے مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہے کی ہی اور اگر سید جلاہے کو مار ڈالے جلاہے کے بدلے سید کو مار ڈالے اسیطرح باقیون کو سمجھ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اُسوقت مین اگر اشراف رذیلے کو مار ڈالتا تو اُسکو قصاص مین نہ مارتے بلکہ اُسکے بدلے چند آدمی اُسکے قبیلہ مین سے کہ کم رتبہ ہوتے اُنکو مار ڈالتے اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نے مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دیا تو چاہیے کہ اُسکو سب مسلمان امن دیں اور اُسکے عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کے دو معنی ہین ایک یہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو سب سے ایک یہ جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہونچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اُس سے توڑنا اسکا اور دوسرے یہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کے ملک مین اور امام بھیجے ایک فوج اُس لشکر مین سے کسی طرف پھر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اُنھین کا حق نہین ہی بلکہ سارے لشکر کو بانٹین اور یہ بھی [illegible] جبکہ کوئی شخص پیر متوقع ذمی ہونے کے نہین کرتا اُسکو نہ مارے پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہے پس اگر کسیکو کوئی مسلمان قتل کرے تو اُس مسلمان کو اُسکے قصاص مین مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے پس یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مراد [illegible] نہ ذمی حاصل یہ کہ امام اعظم کے نزدیک حربی کے بدلے مسلمان کو نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعی کے نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کے بدلے نہ ذمی کے بدلے ۱۲ مولانا من الشروح وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ

فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو شریح خزاعی سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو
شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتھ خون کے یعنی قتل نفس کے یا زخم کے یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوے یا کوئی عضو اسکا کٹ جاوے پس وہ یعنی
وارث مختار ہے درمیان ایک کے تین چیزوں میں سے پس اگر چاہے چوتھی چیز یعنی تین سے زائد پس پکڑو ہاتھ اسکا یعنی منع کرو اسکو بیان ان تین چیزونکا یہ ہے بدلے لیوے
کرے یا لیوے دیت یس اگر لیوے ان چیزوں میں سے کوئی چیز پھر زیادتی کرے پیچھے اسکے یعنی مثلاً معاف کیا بعد ازاں طلب کی دیت یا قصاص پس واسطے اسکے ہے آگ ہمیشہ رہنے والا اسکو
اسمیں ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہیں نکلنے کا نقل کی یہ دارمی نے ف تاکید بعد تاکید کے واسطے زجر اور وعید شدید کے اور بیان ہمیشہ رہنے کا پہلی فصل میں ہے فائدہ حدیث
ابی ہریرہ کے جو گذر چکا **وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ**
بِالْحِجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے طاؤس سے کہ نقل کی ابن عباس سے انھوں نے نقل
کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ مارا جاوے بیچ اندھادھند کے یعنی اس حال میں کہ مشتبہ ہو امر اسکا اور معلوم نہو قاتل یا بیچ حال تیر اندازی
پتھروں کے کہ ہووے درمیان انکے ساتھ پتھروں کے یا مارا جاوے ساتھ مارنے کوڑونکے یا ساتھ مارنے لکڑیونکے پس یہ قتل بیچ حکم قتل خطا کے ہے یعنی نہ گناہ ہونے میں
اور دیت اسکی دیت خطا کی ہے اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجھ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہے اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینے کے
پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور غضب اسکا نہ قبول کیا جائیگا اوس سے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف ساتھ پتھروں کے یعنی آپس میں
لڑتے تھے اور پتھر مارتے تھے ناگاہ ایک پتھر کسی کے جا لگا اور مر گیا مقصود یہ کہ ساتھ پتھر کے مارا گیا بلکہ قید لگائی پتھر کی یہی اتفاقی ہے اور مراد یہ ہے کہ قتل
ساتھ مثقل کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور دیت اسکی دیت خطا کی ہے اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتے ہیں اسلیے کہ قتل کرنا ساتھ غیر تیز چیز کے اگرچہ
وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اس سے قتل غالباً شبہ عمد ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے شبہ عمد وہ ہے کہ قصد
قتل کا کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اس سے قتل غالباً اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اس سے قتل غالباً وہ حملہ عمد سے ہے پس پتھر اور
عصا کہ حدیث میں مذکور ہیں نزدیک ابوحنیفہ کے مطلق ہیں یعنی ہلکی ہوں یا بھاری اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے محمول ہیں ہلکی پر حاصل یہ کہ یہ قتل
کے ساتھ مثقل کے امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص نہیں اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ ذکر کی گئی اور جو شخص کہ [illegible] قتل کے
وارثوں کو قصاص نہ لینے دے تو اسپر لعنت ہے [illegible] یہ تغلیظ ہے مراد اس سے زجر شدید اور تہدید و وعید ہے ف قتل کی پانچ قسمیں ہیں
عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کردے اعضا کو خواہ وہ قسم ہتیار سے
ہو یا تیز چیز ہر قسم پتھر یا لکڑی یا کھپانچ یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اس سے غالباً اور
اس قتل سے گنہگار ہوتا ہے آدمی اور لازم آتا ہے قصاص فقط مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہوں وارث دیت پر اور نہیں کفارہ اسمیں اور شبہ عمد یہ ہے
کہ مارے قصداً ساتھ غیر چیزوں ذکر کی گئیں کے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے نہ قصاص اور اسمیں بھی جہاں مارنے سے
کم میں قصاص لازم آتا ہے یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اسکے اسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک تو خطا قصد میں
ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کر یا حربی گمان کر کر اور تھا وہ مسلمان اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر اور وہ لگا کسی آدمی
کو اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اسکو حکم ان دونوں میں کفارہ لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہے باعتبار ترک عزیمت کے اور قتل سبب یہ ہے

کہ ایک شخص نے کنواں کھودا یا تھا ایک پتھر رکھ دیا تھا اپنی ملک میں بغیر اذن اسکے اور اس سے ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کنوے میں گر پڑا یا ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا
اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر اور کفارہ اور جاتا رہنا میراث ہے قتل کی صورت میں محروم ہوتا ہے میراث سے مقتول کے اور پانچویں قسم قتل کی سے محروم نہیں ہوتا مستحق میراث
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوڑونگا میں اس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا جو قتل کرے پیچھے لینے دیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچھ بیچ بدن اپنے
کے پھر معاف کیا زخمی کرنیوالے سے یعنی بدلا نہ لیا اور بخش دیا اسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر کہ بلند کرتا ہے اسکا اللہ بسبب اسکے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اس سے ایک گناہ نقل کی یہ
ترمذی اور ابن ماجہ نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ
قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهٗ اور روایت ہے سعید
بن مسیب سے یہ کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھے یا سات تھے بدلے قتل کرنے ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا سب نے اسکو قتل خفیہ فریب دیکر اور فرمایا حضرت عمر
نے اگر حملہ کرتے اسپر اور مدد کرتے صنعا والے تو البتہ قتل کرتا میں ان سب کو نقل کی یہ مالک نے اور نقل کی یہ بخاری نے ابن عمر سے مانند اسکے ف صنعا نام ایک شہر کا
ہے یمن میں کہ ہے اور خاص صنعا کو ذکر اسلیے کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالے وہاں کے رہنے والے تھے یا یہ مثل ہے نزدیک عرب کے کثرت میں اور اس حدیث میں دلیل ہے
اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنے میں کئی آدمی شریک ہوں تو سب کو قتل کرنا چاہیے وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جندب سے کہ کہا حدیث کی مجھ سے فلانے نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بھول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاویگا مقتول کیا گیا اپنے قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالیٰ سے کہ پوچھ اس سے کہ کس سبب سے قتل کیا مجھکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا
میں نے اسکو فلانے شخص کی سلطنت میں کہا جندب نے کہ پس بچ تو اس سے نقل کی یہ نسائی نے ف قتل کیا میں نے اسکو الخ اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کس طرح ہوا اسلیے کہ
اُسنے پوچھا تھا سبب قتل کا جواب یہ کہ مراد اس قول سے کہ فلانے کی سلطنت میں قتل کیا یہ ہے کہ فلانے بادشاہ کے مدد میں بسبب مدد اسکی کے میں نے اسکو قتل کیا یعنی بیچ صورتیں
ہیں کہ ابو عوانہ کی ساتھ روایت میں اور [illegible] تو معنی یہ ہیں کہ قتل کیا میں نے اسکو بسبب جھگڑے کے کہ درمیان میرے اور درمیان اسکے تھا اور فلانے
شخص کے [illegible] ہے یا جھگڑا [illegible] ہے کہ باعث ہے قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب
نصیحت کرتے تھے ایک بادشاہ کو [illegible] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ
عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰيِسٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے قتل مومن کی ساتھ آدھے کلمہ کے یعنی مثلاً قتل [illegible] ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ
سے اس حال میں کہ لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اسکے کے ناامید ہے اللہ کی رحمت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ناامید ہے الخ یعنی کہ ناامید
ہے کفر سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور بعضے کہتے ہیں کہ فضیحت ہوگا خلائق کے روبرو ساتھ
اس نشانی مذکور کے اور یہ مبنی ہے تغلیظ پر یا محمول ہے حلال جاننے پر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے

سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت پکڑے کوئی شخص کسی کو اور قتل کرے اسکو اور شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے قتل کیا
اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے پکڑا نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** جیسے اگر پکڑے ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کرے اس سے دوسرا تو حاصل یہ ہے
پکڑنے والے پر اسیطرح قصاص نہیں ہے پکڑنے والے پر بلکہ قید ہے بطریق تعزیر کے اور مقدار قید کی موقوف ہے رائے حاکم پر جسقدر مناسب جانے
قید رکھے پس بعض شارحین نے تو یہ لکھا ہے لیکن معلوم کیا چاہیے کہ یہ مدد کرنی ہے قتل پر اور یہی مدد کرنے کے قتل پر بسبب اور احادیث کے قصاص
ہے پس یہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نے کہ ملتقی میں ہے کہ اگر ڈالدیوے ایک شخص کسی کو آگے شیر کے یا اور درندے کے اور وہ مار ڈالے
اسکو تو ڈالنے والے پر قصاص ہے اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے مارنا دردمندہ اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے ۱۲ ع

بَابُ الدِّيَاتِ

باب ہے بیچ بیان دیتوں کے **ف** دیات جمع دیت کی ہے اس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا قطع کرنے کسی کے اعضا کے اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کے لائے کہ دیت نفس کی ہے اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے
مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام
ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک ہے اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور یہ دیت
بیچ قتل شبہ عمد کے دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ
دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں
اور جاری مجری خطا میں اور قتل تسبیب میں ۱۲ ح ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہے یعنی
اشارہ کیا حضرت نے طرف چھنگلیا اور انگوٹھے کے جیسا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کے اور انگوٹھے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** جاننا چاہیے کہ بیچ کاٹنے تمام انگلیوں
دونوں ہاتھ کے یا دونوں پاؤں کے تمام دیت لازم آتی ہے بسبب فوت کرنے جنس منفعت کے پس بیچ کاٹنے ہر انگلی کے دسواں حصہ دیت کا لازم آتا ہے کہ وہ دس اونٹ
ہیں پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہے اگرچہ انگوٹھے کے دو جوڑ ہیں اور چھنگلیا کے تین اسلیے کہ دونوں برابر ہیں اصل منفعت میں پس زیادتی و
نقصان کا اعتبار نہیں جیسے داہنی اور بائیں میں فرق نہیں اور جبکہ ہر انگلی میں دسواں حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند انگلی کے میں بحساب اسکے ہے پس ہر بند
انگلی میں تہائی دسویں حصہ کا ہے اور بیچ بند انگوٹھے کے آدھا دسویں حصہ کا اسلیے کہ اسکے دو بند ہیں اور انگلیوں کے تین تین بند ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا
بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی
ہریرہ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کے بنی لحیان میں سے کہ گر پڑا مردہ ہو کر ساتھ غرہ کے یعنی اس عورت کے
عاقلہ پر اور مراد غرہ سے غلام یا لونڈی ہے پھر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تھا اوپر یعنی اسکی عاقلہ پر ساتھ غرہ کے مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ میراث اسکی اسکے بیٹوں کے لیے اور اسکے خاوند کے لیے ہے اور حکم فرمایا کہ دیت اسکی عصبوں پر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی دو عورتیں آپس میں لڑیں پس ایک نے انمیں سے پتھر مارا دوسری عورت کو کہ وہ حاملہ تھی وہ پتھر اسکے پیٹ پر لگا وہ بچہ گر کر پیٹ میں سے نکل پڑا پس حکم فرمایا
آنحضرت نے ساتھ غرہ کے اس عورت مارنے والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے بعد ازاں مرتا تو تمام دیت بڑے آدمی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کے معنی ہیں
از انجملہ غلام اور لونڈی پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور فقہا کے نزدیک مراد غرہ سے بیسواں حصہ دیت کا ہے یعنی پانسو درہم اور اسکے عصبوں پر ہے کہ مراد عاقلہ سے عصبے ہیں

یعنی

یعنی دیت عاقلہ پر ہو اور وہ وارث نہیں ہوتی اور دیت سے اسکو میراث لازم نہیں آتی وارث اور لوگ ہیں اور تخصیص بیٹون کی اور خاوند کی اس سبب سے ہو گی کہ وارث بھی ہوتے ہیں والّا ظاہر یہ ہے کہ میراث وارثون کے لیے ہے جیسا کہ ہوتا ہے جیسا کہ حدیث آئندہ مین ہے اور تنہا وہ دیا جس سے مرتا ہے **وعنہ**

قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا لڑائی دو عورتین قوم ہذیل مین سے پس ماری ایک نے ان مین سے دوسری کو ساتھ پتھر کے پس جان سے مار ڈالا اسکو اور بچہ کو جو اسکے پیٹ مین تھا پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت بچہ اسکے کی کہ بیچ پیٹ اسکے کے مر گیا غرہ ہے غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت کے کہ قتل کی گئی اوپر قوم قاتل عورت کے کہ قتل کیا اسنے اور وارث کیا دیت اسکی کا اولاد اسکی کو اور انکو کہ ساتھ اولاد کے تھے یعنی اور وارث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ پہلی حدیث مین قضیہ اور عورت کا ہے اور اسمین ذکر پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مر گئی اور مقصود بیان کرنا حال قاتلہ کی کا اور حکم اسکے کا تھا اور اس حدیث مین عورت مجنیہ بچہ سمیت مر گئی اور حکم اسکا ذکر کیا گیا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور قتیل عمد سے نہین بلکہ شبہ عمد ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور محمول کرتے ہیں چھوٹے پتھر پر **وعن المغیرۃ بن شعبۃ** اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ وَجَعَلَهُ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ هٰذِهٖ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاِحْدٰهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتین تھین آپسمین سوکنین پس مارا ایک نے ان دونون مین دوسری کو ساتھ پتھر کے یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اسکے پیٹ کے بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اسکو اوپر عصبہ یعنی ماتا عورت مارنیوالی کے یہ روایت ترمذی کی ہے یعنی یہ اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کے یون ہے کہ کہا مغیرہ نے کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھ چوب خیمہ کے اور وہ تھی حاملہ پس مار ڈالا اس عورت نے اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بھی مر گیا کہا مغیرہ نے اور ایک ان مین سے تھی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت مار ڈالنے والی کے اور غرہ واسطے اس چیز کے کہ بیچ پیٹ اسکے کے تھی یعنی بچہ کی دیت یہ ٹھہرائی **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مذہب امام ابو حنیفہ کے اسلیے کہ چوب خیمہ سے واقع ہوتا ہے قتل عادۃً اور شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ محمول ہے اوپر چوب اور پتھر چھوٹے کے کہ قصد نہین کیا جاتا ہے انسے قتل غالباً

الفصل الثانی فصل دوسری **عن عبد اللہ بن عمرو** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق دیت قتل خطائی کہ شبہ عمد ہے کہ ساتھ کوڑی اور عصا کے ہو سو اونٹ ہین انمین چالیس ایسے ہون کہ انکے پیٹون مین بچے انکے ہون نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی ابو داود نے ابن عمرو سے اور ابن عمر سے اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کے ہیں ابن عمر سے **ف** لفظ مصابیح کے یہ ہین الا ان قتل العمد الخطاء بالسوط او العصا مائۃ من الابل مغلظۃ منھا اربعون خلفۃ فی بطونھا اولادھا اور گویا کہ مراد ساتھ قتل عمد خطاء کے قتل خطاء شبہ عمد ہے جاننا چاہیے کہ قتل عمد ہے یا شبہ عمد یا خطاء یعنی مراد ساتھ عمد کے یہ ہے کہ قصداً قتل کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اور شبہ عمد یہ ہے کہ قتل کرے قصد اساتھ

غیر چیز ذکر کی گئی کہ خواہ واقع ہوتا ہو اُس سے قتل غالبا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہ ہی کہ چوک کر قتل کرے چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل ہو اور کہتی ہیں کہ قتل ساتھ بھاری چیز کے کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اُسکے قتل غالبا قبیل عمد سے ہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتھ اُسکے قتل غالبا اور بعضی روایات میں مغلظہ واقع ہوا ہی اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کے نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کے یہ ہی کہ واجب ہوں چار طرح کے اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتداء باب میں ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کے یہ ہی کہ تین طرح کے اونٹ ہوں چنانچہ بیان انکا بھی ابتداء باب میں ہو چکا ہی اور خطا محض میں دیت مغلظہ نہیں ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہیں اسمیں پانچ طرح کے اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکے ہیں اور یہ باتفاق ہی اور یہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی اور ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث معارض ہی اُس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعود اور سائب بن یزید سے پس عمل کیا ہمنے ساتھ متیقن کے نح

وعن اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ یَدِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِیْهِ فِی النَّفْسِ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَةُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَةُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَةِ وَفِی الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اُصْبُعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِکٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ۔

اور روایت ہی ابی بکر بیٹے محمد بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسکے باپ نے نقل کی اُسکے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والوں کے اور تھا بیچ نامہ حضرت کے یہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنے عمداً بیچ تحقیق وہ قصاص ہاتھ اپنے کا ہی یعنے قتل کیا جاوے بدلے فعل و تقصیر کے کہ ساتھ ہاتھ اپنے کے کی مگر یہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے یعنے ساتھ لینے دیت کے یا معاف کر دیں تو نہ قتل کیا جاوے اور اُس نامہ میں یہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور اسمیں یہ بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی سو اونٹ یعنی جسکے پاس اونٹ ہوں سو اونٹ دے بحسب تفصیل مذکور کے اور اوپر سونا رکھنے والوں کے ہزار دینار اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوے دیت ہی سو اونٹ اور بیچ دانتوں کے کہ سب توڑے جاویں دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت ہی اور بیچ دونوں خصیوں کے کہ کاٹے جاویں دیت ہی اور بیچ کاٹنے آلت کے دیت ہی اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے دیت ہی اور بیچ پھوڑنے دونوں آنکھوں کے دیت ہی اور بیچ کاٹنے ایک پاؤں کے آدھی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچنے پوست مغز سر کے تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کے کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہیں اور بیچ ہر انگلی کے انگلیوں ہاتھ اور پاؤں کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے اور بیچ روایت مالک کے یہ ہی اور بیچ ایک آنکھ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتھ کے پچاس اور بیچ ایک پاؤں کے پچاس اور بیچ زخم کے کہ ہڈی کھل گئی ہو پانچ اونٹ ہیں ف بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی یعنے قتل عمد میں جبکہ قصاص سے درگذر کریں وارث مقتول کے اور راضی ہوں دیت لینے پر دیت ہی اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت ہی اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم ہیں اور اسکو ذکر نہ کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ قیاس کے مراد یہ ہی کہ اونٹ والوں سے واقع میں بحسب اتفاق کے اونٹ لیں اور زر داروں سے زر نہ یہ کہ واجب ہو کہ غیر اسکا مقبول و محسوب نہو جاننا چاہیئے کہ اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ دراہم اور دنانیر کے آیا لیے جاویں دیات میں یا نہیں پس کہا ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جائز ہی لینا انکا دیات میں جو دینے اونٹوں کے

شافعی نے کہ عدول کر ۔ دیت ہے جیسا کہ سب جا ہیں وہ مگر یہ مثلے طرفین اور بیچ پچھ نے دونون آنکھوں کے الخ اسماں ہیچ باب قطع اعضاء کے یہ ہے کہ
اگر زائل کیسے تمام اور ... منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ مقصود ہی واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک شبہ کر ہیچ حکم تلف کرنے نفس کے ہے
پس ملحق ہے ساتھ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا
ہوتی ہیں اس سے اصل فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے ساتھ چار دیتوں کے بیچ ایک مرد کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح
اگر داڑھی کسیکی کوئی مونڈ ڈالے اور پھر نہ نکلے تو دیت لازم آتی ہے اسلئے کہ فوت کرنا ہے الجمال کا ہوا اور اسیطرح سر کے بالوں میں انتہی الہدایۃ ۔ وعن عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المواضح خمسا خمسا من الابل وفی الاسنان خمسا خمسا من الابل رواہ
ابوداؤد والنسائی والدارمی وروی الترمذی وابن ماجۃ **الفصل الاول** اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور
انہوں نے اپنے دادا سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخموں کے کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ میں اور بیچ دانتوں کے پانچ پانچ اونٹ میں یعنی ہر
دانت میں پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی جسمیں ذکر زخموں کا ہے ف کہ کوئی کہے کہ جب بیچ تمام
دانتوں کے دیت پوری آتی ہے تو ایک دانت میں پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت تیس ہوتے ہیں یا بتیس جواب یہ کہ یہ تقدیرات بحکم شارع ہیں عقل کو اسمیں
دخل نہیں لیکن ہاں بعضے اقسام میں جیسے کہ ساری دیت دونوں آنکھوں میں اور آدھی دیت ایک آنکھ میں ہے خلاصہ معقول بھی معلوم کر سکتے ہیں وہ اصل
وہی حکم شارع ہے ۔ وعن ابن عباس قال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابع الیدین والرجلین سواء رواہ ابوداؤد و
الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا مقرر کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی برابر نقل کی یہ ابوداؤد اور
ترمذی نے ف یعنی یہ کہ انگوٹھا اور چھنگلیا اگرچہ یہ دونوں مختلف ہیں دیت میں جیسے کہ پہلے گذرا ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاصابع
سواء والاسنان سواء الثنیۃ والضرس سواء ھذہ وھذہ سواء رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں برابر
ہیں اور دانت برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ بعضے بڑی ہیں بعضوں سے جیسے اگلے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ ڈاڑھیں بڑی ہیں اگلے دانتوں سے
یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عام الفتح ثم قال ایھا الناس انہ لا حلف فی الاسلام وما کان من حلف فی الجاہلیۃ فان الاسلام لا یزیدہ الا شدۃ المؤمنون ید
علی من سواھم یجیر علیھم ادناھم ویرد علیھم اقصاھم یرد سرایاھم علی قعیدتھم لا یقتل مؤمن بکافر دیۃ الکافر نصف دیۃ المسلم
لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتھم الا فی دورھم وفی روایۃ قال دیۃ المعاھد نصف دیۃ الحر رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا
یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تھا حمد و ثنا پر اے لوگو تحقیق نہیں ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام میں اور وہ عہد اور قسم کہ تھی جاہلیت میں پس تحقیق اسلام
نہیں زیادہ کرتا اسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہیں یعنی اتفاق کا اوپر غیر دین ان لوگوں پر کہ سوا انکے ہیں یعنی کافر پناہ دیتا ہے اوپر
ادنی انکا اور پھیر دیتا ہے اوپر جو بہت دور ہے ان سے اور پھیرتے ہیں لشکر انکے بیٹھے رہنے والوں پر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کے یعنی کافر حربی
کے اور نزدیک شافعی کے اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے نہیں ہے کھینچ لانا زکوۃ کے مویشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والوں کا
اور نہ لی جاوے زکوۃ انکی مگر بیچ گھروں انکے سے اور ایک روایت میں کہا دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہیں ہے پیدا
کرنا قسم کا الخ اصل میں حلف کے معنے ہیں عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت آپسمیں عہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے کا وارث ہو اور ایک دوسرے کی مدد

کریں اطاعت میں اور فتنہ انگیزی میں اور ادائے ضمانات واجبہ دیت وغیرہ ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کے عہد کرنے سے اسلام میں ساتھ قول اپنے کے لا حلف فی الاسلام اور ایک عہد کرتے تھے جاہلیت میں معلوم کے مدد کرنے پر اور ناتے داروں کے سلوک کرنے پر اور محافظت حقوق پر اسکو ثابت رکھا اور جائز رکھا ساتھ قول اپنے کے ما کان من حلف الخ اور پہرتے میں لشکر انکے الخ یہ تفسیر کلام سابق کی ہی اور شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علی رض کے دوسری فصل کتاب القصاص کی میں گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوے مومن الخ بیان اسکا بھی اسی حدیث کے فائدہ میں گذرا اور دیت کافر کی آدھی دیت مسلمان کی ہی امام مالک نے اسپر عمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کے اور ایک روایت میں امام احمد سے دیت اسکی تہائی دیت مسلمان کی ہی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہی اور ہدایہ میں ایک حدیث نقل کی ہی کہ دیت ہر ذمی عہد کی بیچ عہد اسکے کے ہزار دینار ہیں اور کہا کہ اسیطرح حکم کیا ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض نے اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدھی کر دی اور حضرت علی رض سے روایت کیا کہ کہا سوائے اس کے نہیں کہ دیا ذمیوں نے جزیہ کو مگر اسلیے کہ ہوویں خون انکے مانند خونوں ہمارے کے اور اموال انکے مانند اموال ہمارے کی اور کہا جو کچھ کہ برخلاف اسکے صحابہ سے روایت کیا ہی معارض ان آثار مشہورہ کے نہیں ہو سکتا اور نہیں ہی کھینچنا الخ مراد جلب سے یہ ہی کہ زکوۃ لینے والا زکوۃ لینے کو جاوے مواشی والوں کے گھروں سے بہت دور اور اترے اور انکو اپنے پاس بلوا بھیجے اور صدقات لیوے اور جنب یہ کہ مواشی والے زکوۃ لینے والے سے دور تر جا رہیں اور طلب حاضر کریں انکا زکوۃ لینے والے پر شاق ہووے پس ان دونوں باتوں سے منع فرمایا اسلیے کہ پہلی بات میں مشقت مواشی والوں کو لاحق ہوتی ہی اور دوسری بات میں لینے زکوۃ لینے والے کو اور بیان مفصل اسکا کتاب الزکوۃ میں گذر چکا ہی اور نہ لیجاوے زکوۃ الخ یہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہی

نوع ح وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ (ترجمہ) روایت ہی خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود نے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کے بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح یہ ہی کہ یہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی انکا قول ہی اور خشف مجہول ہی نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھ اس حدیث کے اور روایت کیا بغوی نے شرح السنۃ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اس شخص کی کہ مارا گیا تھا خیبر میں ساتھ سو اونٹوں کے اونٹوں زکوۃ کے میں سے حال آنکہ نہ تھی درمیان اونٹوں زکوۃ کے اونٹ برس روز کا سوائے اسکے نہیں کہ انمیں تھے دو برس کے اونٹ ف بیچ دیت خطا کے الخ اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اخماس ہی یعنی پانچ طرح کی اونٹ دیئے آتے ہیں اور یہی مذہب ہی اکثر اہل علم کا لیکن اختلاف انکی تقسیم میں ہی مذہب حنفی ہی تو اسیطرح دیئے جاتے ہیں کہ جو حدیث میں مذکور ہوئے اور امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون بجائے ابن مخاض کے ہیں اور یہ حدیث حجت ہی اوپر انکے اور اس حدیث میں جو کلام کیا گیا ہی اسکے خوب خوب جواب دیئے ہیں ملا علی رح نے جو چاہے انکی شرح میں دیکھ لے خلاصہ جواب کا یہ کہ حضرت جو دیت دی تھی بطور احسان کے ہی نہ بطور حکم کے اور روایت کیا بغوی نے الخ اسمیں یہ حدیث متعلق ہی ساتھ اسمیں بنت مخاض کا ہی اور اسمیں بجائے ابن لبون کا اور اسپر عمل کیا ہی شافعی نے اسکا جواب یہی ملا علی رح نے خوب لکھا ہی

نوع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاءِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُنہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا تھی قیمت دیت کی یعنے قیمت اونٹون دیت کی زمانہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی ان دونوں میں تھی آدھی دیت مسلمان کی کہا اُسکے دادا نے پس تھا حکم اسیطرح یہانتک کہ خلیفہ
ہوئے عمر اور کھڑے ہوئے حضرت عمر خطبہ فرماتے پس کہا تحقیق اونٹ مہنگے ہو گئے کہا راوی نے پس مقرر کی دیت حضرت عمر نے اوپر دولتمند سونا رکھنے والونکے
ہزار دینار اور اوپر دولتمند چاندی والونکے بارہ ہزار درہم اور گائیں والون پر دو سو گائیں اور بکری والون پر دو ہزار بکریاں اور جوڑے والون یعنے جو کپڑے کے جوڑون کی سوداگری
کرتے تھے دو سو جوڑے کہا راوی نے اور چھوڑی عمر نے دیت ذمیون کی یعنے اسحال پر کہ تھی حضرت کے زمانہ میں یعنے چار ہزار درہم نہیں زیادہ کیا اُسکو اُنہوں نے بیچ
زیادہ کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف آٹھ ہزار درہم کہا بعضوں نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں اور یہ اونٹ مختلف ہوتے ہیں بسبب اختلاف
قیمت کے جیسے کہ مذہب شافعی کا ہے قول جدید میں اور کہا ابن مالک نے کہ جوڑے سے مراد تہبند اور چادر ہے جسطرح کے کپڑے کے ہوں اور نہیں زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے
یعنے جبکہ ہوئی قیمت دیت مسلمان کی بارہ ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسیکہ تھی یعنے چار ہزار درہم ہوئے دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کے مطلق تھی
پس اس سے دلیل پکڑی ہے امام شافعی وغیرہ اور بعضوں نے کہ موافق انکے ہیں کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت
مسلمان کے ہے اور کہا شمنی نے کہ دیت سونیکی ہزار دینار میں اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹون کی سو اونٹ اور امام شافعی کے نزدیک چاندی کے
بارہ ہزار درہم ہیں ۔ وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ جعل الدیۃ اثنی عشر الفا رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرت نے ٹھہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی
نے ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم دیۃ الخطاء علی اھل القری
اربعمائۃ دینار او عدلھا من الورق ویقومھا علی اثمان الابل فاذا غلت رفع فی قیمتھا واذا ھاجت رخصا نقص من قیمتھا
وبلغت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین اربعمائۃ دینار الی ثمان مائۃ دینار وعدلھا من الورق ثمانیۃ آلاف درھم
قال وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اھل البقر مائتی بقرۃ وعلی اھل الشاء الفی شاۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العقل
میراث بین ورثۃ القتیل وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عقل المرأۃ بین عصبتھا ولا یرث القاتل شیئا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُنہوں نے اپنے دادا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہراتے دیت خطا کی بستیوں والون پر چار سو دینار یا برابر
اُنکے یعنے قیمت میں چاندی میں سے یعنے چار ہزار درہم اور قیمت ٹھہراتے دیت خطا کی اوپر مول اونٹون کے پس جسوقت مہنگے ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کے اور جب
ظاہر ہوتی ارزانی اونٹون کی قیمت میں کم کرتے قیمت دیت سے اور پہونچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مابین چار سو دینار کے آٹھ سو دینار تک اور برابر انکے
چاندی میں آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائیں والون پر دو سو گائیں اور بکری والون پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ دیت میراث ہوتی ہے درمیان وارثون مقتول کے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی بانٹی گئی ہے
درمیان عصبیون اُسکے کے اور نہیں وارث ہوتا قاتل عورت کا کسی چیز کا یعنے نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف آٹھ ہزار درہم کہا طیبی نے
کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں پس اگر نہ ملیں تو واجب ہوتی ہے قیمت اُنکی جسقدر کہ ہو جیسے کہ کہا شافعی نے قول جدید میں اور دیت عورت کی انہ
یعنے بیت نصف کی جنایت کی اور مارا کسیکو تو ادا کریں دیت اسکی عصبات اُسکے ورثہ نہ ہو گا اُسکے جیسا کہ حکم مرد کی دیت کا ہے یعنے عورت غلام سے مانند نہیں ہے کہ
متعلق ہو حکم دیت اسکی ساتھ ذمہ یعنے ذات اسکی کے نسانہ عصبی سکے کے ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ
العمد مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبہ رواہ ابوداود اور روایت ہے عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت

عمد کی سخت ہی مانند دیت عمد کے اور نہ مارا جاوے صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف صاحب الخ یعنے جسنے کہ قتل کیا بطریق شبہ عمد کے اُسکو قصاص
مین قتل نکیجیے یہ کلام فرمایا واسطے دفع توہم جانے یہ کہ نہ قصاص کے شبہ عمد مین یعنے اگر کوئی یہ توہم کرے کہ جب یہ مشابہ عمد کے ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہے
توہم کے دفع کے لیے اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی تخریج وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھہری ہو اپنی جگہ اور جاتی رہی ہو روشنی اُسکی ساتھ تہائی دیت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے
ف یعنے کسی کی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اُسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہ سے نہ نکلی اور بیچ جمال ہونہ اُسکے خلل نہ پڑا اور پہلے گذر چکا کہ دونوں آنکھوں کے تلف
ہونے مین تمام دیت ہی کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکھ کے تلف ہونے مین پچاس اونٹ ہین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ تلف ہونے آنکھ کے
اسطرح تہائی دیت ہی اور بعضے علماء کا مذہب بھی یہی ہی اور اکثر علماء نے واجب کی ہی اسمین حکومت عدل کی اسلیے کہ منفعت بالکل نہین جاتی
رہی پس بیچ حکم اُس دانت کے ہوئی کہ سیاہ ہو گیا مارنے سے اور معنے حکومت کے یہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کے اُسکی قیمت مین سے
پس واجب ہوگا اُسکی دیت مین سے اسقدر اور اس حدیث کو بعضے نے اوپر معنے حکومت کے حمل کیا ہی یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہان جو تہائی دیت کا حکم فرمایا بطریق
حکومت کے نہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کے کلام ہی واللہ اعلم وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ
خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمد بن عمرو سے کہ نقل کی ابی سلمہ سے اور
اُسنے ابوہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ مین مر گیا ساتھ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر نقل کی یہ ابوداؤد نے
اور کہا روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہین ذکر کیا ہر ایک نے دونوں مین سے لفظ او فرس او بغل کا
یعنے یہ زیادتی نہین ذکر کی پس ہوئی یہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک عرب کے
کہتے ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اسکا اس جگہ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضے نے
کہ ذکر فرس اور بغل کا وہم ہی راوی سے اسلیے کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک پر تخریج وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھہراوے اپنے تئین تکلف حال آنکہ
نہین جانی گئی اُس سے طب یعنے مشہور نہین ہی ساتھ طب کے اور مہارت نہین رکھتا اُسمین پس مر گیا کوئی اُسکے علاج سے پس وہ ضامن ہی نقل کی یہ ابوداؤد
اور نسائی نے ف یعنے جو شخص کہ علم طب کا نہ رکھتا ہو اور اُسکے قواعد سے واقف نہو پھر کسی کا علاج کرے اور علاج عام ہی کہ آپ اپنے ہاتھ سے کرے مانند کاٹنے
فصد وغیرہ کے یا ساتھ تجویز کرنے نسخہ کے کرے اور وہ مریض اس سے تلف ہو جاوے تو وہ ضامن ہی یعنے اُسکی دیت اُسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علماء کے نزدیک اور
نہین لازم آتا قصاص اُسپر بسبب اذن اور رضاے مریض کے ساتھ اُسکے تخریج وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ
أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ ایک لڑکے نے فقیروں کے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے کے دولتمندوں کے کا پس آئے ناتے دار اُس لڑکے کے کان کاٹنے والے کے پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم ہین محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نے اُن پر کوئی چیز نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسلیے کہ عاقلہ اُسکے تھے محتاج ہے

اور جنایت لڑکے کی عاقلہ پر ہوتی تھی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ بچہ میں مادہ نہیں ہوتی اختیار صحیح سے چنانچہ اسلیے ہی عمد قصاص نہیں کیا جاتا لڑکے سے قتل میں بعض قرار دیے
متحمل ہوتے دیت کے اور ظاہر یہ ہے کہ کاٹنے والا کان کا تھا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اسکی ساتھ رقبہ یعنے ذات اسکی کے اور فروخت کیا جاتا
اسکے کان دینے کو یا اسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن علی** انہ قال دیۃ شبہ العمد اثلاثا
ثلث وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفۃ وفی روایۃ قال فی الخطاء ارباعا
خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواہ ابوداؤد روایت
ہے علی رضہ سے یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی ہیں تین طرح کے اونٹ دینے آتے ہیں تینتیس اونٹنیاں اسطرح کی کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور تینتیس اونٹنیاں
اسطرح کی کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چونتیس اونٹنیاں کہ چھٹے برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک نویں برس میں لگی ہوں اور سب ہوں حاملہ اور ایک روایت میں
حضرت علی سے یوں آیا ہے کہ کہا بیچ قتل خطا کے چار قسم کی اونٹنیاں دینی آتی ہیں پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس
کی اور پچیس ایک ایک برس کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن مجاہد** قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین
ثنیۃ الی بازل عامہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے مجاہد سے کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رض نے بیچ قتل شبہ عمد کے تیس اونٹنیاں تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور
چالیس اونٹنیاں حاملہ مابین پانچ برس والے کے اور آٹھ برس والے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ موافق مذہب شافعی کے ہے **وعن سعید بن المسیب** ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب
ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک بطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی
مرسلا ورواہ ابوداؤد عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا اور روایت ہے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکے کے کہ
مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں ساتھ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی پس کہا اس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اسپر کہ کسطرح تاوان بھروں میں اس شخص کا کہ نہ
پی بعضے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں
کہ یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے نقل کی یہ مالک اور نسائی نے مرسل یعنے ساتھ حذف صحابی کے اور نقل کی یہ ابوداؤد نے سعید سے اور
اسنے نقل کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے ف کاہن اسکو کہتے ہیں کہ خبریں غیب کی بتاتا ہے اور حضرت نے اسکو کاہن کا بھائی اسلیے فرمایا کہ
وہ بھی اپنی جھوٹی باتوں کو ساتھ عبارت مسجع اور مقفی کے بیان کرتے ہیں لوگوں کے فریفتہ کرنے کے لیے اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہیں
ہے اسلیے کہ حضرت مسجع اکثر بولے ہیں جیسیکہ اس دعا میں ہے اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ لیکن عبارت مسجع وہ مذموم ہے کہ
جو تکلف ہو اور غرض اس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسے کہ اس شخص نے کیا اور کہا شمنی نے کہ جو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اسکے پیٹ
سے بچہ نکل پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہے غرہ یعنے پانسو درہم مارنے والے کے عاقلہ پر اور ہمنے تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتوں میں آئی ہے
اور جیتا بچہ پیٹ میں سے نکلے اور پھر مر جاوے تو پوری دیت آتی ہے

باب مالا یضمن من الجنایات

باب ہے بیچ بیان ان چیزوں کے کہ نہیں تاوان دیا جاتا ہے انمیں بسبب قصور کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایہ کے زخم کر دینا انکا معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور کوئیں میں گر کر مرے معاف ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف چارپایہ الخ یعنے جانور کے مونھ سے یا دم سے یا پاؤں سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضایع ہو جاوے تو اسکا بدلہ نہیں بشرطیکہ اسکے

ساتھ کچھ آدمیوں میں سے نہو اور اگر اسکے ساتھ ہو ہانکنے والا یا کھینچنے والا یا اُسپر سوار ہی اور اُن جانور سے کوئی چیز ضائع ہوئی اُسکے ساتھ والے پر تاوان دینا آتا ہی نزدیک
امام اعظم رح کے اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر دن میں کوئی چیز اُس سے ضائع ہو گئی تو اُسکے مالک کو کچھ دینا نہیں آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہو گئی تو اُسکے مالک
پر تاوان آتا ہی اسواسطے کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہی اور دن کو محافظت کرنی چیزوں اور باغوں کی اُنکے مالکوں پر لازم ہی اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ ہانکنے
والا تاوان دے اس چیز کا کہ تلف ہو جانور کے ہاتھ سے یا پانوں سے اور کھینچنے والا تاوان دے اُس چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ کے نہ ساتھ پانوں کے اور سوار تاوان دے اُس چیز کا
کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ یا پانوں یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونوں ساتھ ہوں تو تاوان دونوں پر آتا ہی اور کان بھی معاف ہی
یعنے اگر کوئی کان میں جا دے یا اُسکے اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جاوے تو نہیں آتا تاوان اُسپر کہ کھودی ہی کان یا کسیکو کان کے کھودنے کے
لیے مزدور کیا تھا اور کان اُسپر گر پڑا اور ہلاک ہو گیا نہیں ہی تاوان صاحب کان پر اور یہ وجہ مخصوص ساتھ کان ہی کے نہیں بلکہ اجاروں میں بھی
جاری ہی اور وجہ اول موافق ہی ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ معنے قول البیر جبیر کے کہا یعنے کسی نے کنوا کھودا اپنی زمین میں یا زمین مباح میں اور اُسمیں کوئی
گر کر مر گیا تو تاوان نہیں ہی اوپر کھودنے والے کنوین کے ۞ وعن یعلی بن امیۃ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیش العسرۃ
وکان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الآخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فاندر ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ وقال ایدع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل متفق علیہ اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہ کہا جہاد کیا
میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کے میں یعنے غزوہ تبوک میں اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے اُن دونوں میں سے
ہاتھ دوسرے کا پس کھینچ لیا اُس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اُسکا کاٹنے والے کے مونھ سے پس گرا دئیے دانت اُسکے پس جھڑ پڑے پس گیا وہ کہ جسکے
دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تا داد اُسکی دلویں اور حکم فرماویں اُسکے حق میں پس معاف کیا حضرت نے بدلہ اُسکے دانتوں کا
اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے مونھ میں کہ چباتا تو اُسکو مانند چبانے اونٹ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اشارہ ہی طرف سبب ساقط
کرنے بدلہ کے کہ وہ معذور ہی اپنے ہاتھ بچانے کے لیے مونھ میں سے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ میں ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے
بدکاری کا پس دفع کرے وہ اُسکو اپنے نفس سے پس مار ڈالے تو نہیں لازم آتا ہی عورت پر کچھ چنانچہ حضرت عمر کے پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیاں
کاٹ رہی تھی پس پیچھا کیا اُسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اُس سے پس اُس لڑکی نے ایک پتھر مارا اُسکو اور مار ڈالا اُسکو پس کہا حضرت عمر
نے کہ یہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی کہ نہیں دیت دلوائی جاویگی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص قصد کرے کسیکے مال لینے کا اور
خونریزی کا اور اُسکے اہل کا پس اُسکو جائز ہی دفع کرنا قصد کرنیوالے کا اور قتل کرنیوالیکا اور لائق ہی یہ کہ دفع کرے رسائی رسائی میں پس اگر نہ باز رہے سوائے قتل
کرنے کے اور قتل کرے اُسکو تو خون اُسکا ساقط ہی ۞ وعن عبد اللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل
دون مالہ فھو شھید متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ
قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل
کی حفاظت میں مارے جانیکا ہی ۞ وعن ابی ھریرۃ قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان جاء رجل یرید اخذ مالی قال فلا تعطہ مالک
قال ارایت ان قاتلنی قال قاتلہ قال ارایت ان قتلنی قال فانت شھید قال ارایت ان قتلتہ قال ھو فی النار رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے اسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا یعنے دوں
اُسکو یا نہ دوں فرمایا پس نہ دے تو اُسکو مال اپنا کہا اُسنے خبر دیجئے مجکو اسکی کہ اگر لڑے مجھسے تو کیا کروں فرمایا کہ لڑ تو اُس سے کہا اُسنے

خبر دیجیے مجھکو اسکی کہ اگر مار ڈالے مجھکو فرمایا پس تو شہید ہی کہا اُسنے خبر دیجیے مجھکو اسکی کہ اگر میں مار ڈالوں اُسکو یعنے تو اُسکا کیا حال ہی فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے نہیں کچھ تجھپر اور اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ دفع کرنا قاتل کا اور ہلاک کرنا اُسکا دفع میں مباح ہی ۔ **وعنه** انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو اطلع في بيتك احد ولم تأذن له خذفته بحصاة ففقأت عينه ما كان عليك من جناح متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ اُنھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتے تھے اگر جھانکے تیرے گھر میں کوئی یعنے دروازہ بند ہو اور اُسکی دراز میں سے جھانکے حالانکہ نہیں پروانگی دی ہی تونے اسکو یعنے گھر میں آنے کی پس مارے تو ساتھ کنکری کے پس پھوٹ جاوے تو آنکھ سکی نہیں ہے تجھپر گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی شافعی نے کہ ساقط کیا اُس سے ضمان آنکھ کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اُسپر ضمان ہی اور حدیث محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم بالشرح ۔ **وعن** سهل بن سعد ان رجلا اطلع في جحر في باب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به راسه فقال لو اعلم انك تنظرني لطعنت به في عينك انما جعل الاستيذان من اجل البصر متفق عليه اور روایت ہی سہل بن سعد سے یہ کہ ایک شخص نے جھانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شانہ تھا کہ کھجاتے تھے اُس سے سر پس فرمایا اگر جانتا میں یعنے یقیناً کہ تو دیکھتا ہی مجھکو یعنے قصداً البتہ چبھوتا میں اسکو تیری آنکھ میں بجز این نیست مقرر کی گئی ہی شرع میں پروانگی مانگنی یعنے وقت آنے کے بیچ گھر بیگانہ کے مگر واسطے بچنے سے نظر کرنے سے طرف غیر محرم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لیس نظر کرنا بغیر اذن کے مانند دخل ہونے بغیر اذن کے ہی ۔ **وعن** عبد الله بن مغفل انه راى رجلا يخذف فقال لا تخذف فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الخذف وقال انه لا يصاد به صيد ولا ينكأ به عدو ولكنها قد تكسر السن وتفقأ العين متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ دیکھا اُنھوں نے ایک شخص کو کہ پھینکتا تھا کنکریاں ساتھ انگلیوں کے اور انگلی شہادت سے پس کہا اُنھوں نے کہ نہ پھینک کنکریاں اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی اسطرح کے کنکریاں پھینکنے سے اور فرمایا کہ تحقیق نہیں شکار کیا جاتا ہی ساتھ اسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہی ساتھ اسکے دشمن یعنے دشمنان دین سے یعنے نہ اسمیں فائدہ دنیا کا ہی اور نہ دین کا محض لہو ولعب ہی اور بیہودہ کہ لوگوں کو ضرر پہنچتا ہی جیسا کہ فرمایا لیکن یہ پھینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پھوڑ دیتا ہی آنکھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن مالک نے کہ منع کیا حضرت نے اس سے بیچ کہ مصلحت نہیں ہی اسمیں اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اسمیں یہ بات پائی جاتی ہی ۔ **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مر احدكم في مسجدنا وفي سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها ان يصيب احدا من المسلمين منها بشيء متفق عليه اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کے یا بیچ بازار ہمارے کے اور ساتھ اُسکے ہوں تیر چاہیے کہ بند کرے یعنے ہاتھ رکھ لے اُنکی پیکانوں پر اسلیے کہ پہنچے کسیکو مسلمانوں میں سے اُنسے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مسجد ہماری کے الخ یعنے مسلمانوں کی مسجدوں اور بازاروں میں اور جتنی جگہیں مسلمانوں کے جمع ہونے کی ہیں اُنھیں کے حکم میں ہیں اور مانند تیروں کے اور لوہے کے ہتھیار وغیرہ ہیں کہ اُنکو بھی مجمع میں اسطرح استعمال کرے کہ لوگوں کو ایذا نہ پہنچے ۔ **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشير احدكم على اخيه بالسلاح فانه لا يدري لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے کہ نہ اشارہ کرے ایک تمہارا اوپر بھائی اپنے کے ساتھ ہتھیار کے اسلیے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان کھینچ لے ہتیار کو اسکے ہاتھ سے یعنے جا لگے

اُسکے سبب جا پڑے بیچ گڑھے آگ کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنے شیطان ہاتھ سے اسکے ہتیار لگوادے کسی بھائی مسلمان کو اور اسکے
سبب سے مستحق دوزخ کا ہو **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلٰى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ
تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اسکو یہاں تک کہ رکھدے اسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بھائی اُسکا
حقیقی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے سگا بھائی بھائی کے قتل کرنیکا قصد نہیں کرتا ہے اگرچہ پس اشارہ کرنا از راہ ہنسی کے ہوگا اور باوجود اسکے لعنت ہوتی ہے اس سے
مقصود مبالغہ ہی بیچ نہی کے اس سے **وعن** ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹھاوے ہم پر ہتیار
اپنے اگرچہ از راہ ہنسی کے کھینچے ہتیار پس نہیں ہم میں سے یعنے نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دے ہمکو یعنے دغا سے
عیب بیچ کا نہ بتلاوے پس نہیں ہم میں سے **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
سلمہ بن اکوع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھینچے ہم پر تلوار یعنے اگرچہ نہ قصد کرے اسکے قتل کرنیکا پس نہیں وہ ہم میں سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ
يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ہشام بن عروہ
سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں میں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ کھڑے کیے گئے تھے دھوپ میں اور ڈالا گیا تھا انکے سر پر تیل
کڑوا پس کہا ہشام بن حکیم نے کہ کیا ہے یہ یعنے کیا سبب ہے اسکا کہا گیا کہ عذاب کیے جاتے ہیں بیچ سبب خراج کے کہ مال ابھی نہیں دیتے ہیں پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سنا ہے
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا انکو جو کہ عذاب کرتے ہیں آدمیوں کو دنیا میں نقل کی یہ مسلم نے ف عذاب کرتے ہیں یعنے ناحق
اور ساتھ اس چیز کے کہ عذاب کریگا اللہ تعالی ساتھ اسکے عقبی میں مانند گرم تیل وغیرہ کے شیخ نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرٰى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَا ... فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَةِ اللّٰهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہووے تیری عمر کہ دیکھیگا تو ایک قوم کہ انکے ہاتھوں میں ہونگے مانند
دموں گاؤ کے یعنے کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب اللہ کے اور شام کرینگے بیچ ناخوشی اللہ کے یعنے ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ شام کرینگے بیچ لعنت
اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد انسے وہ لوگ ہیں کہ ظالموں کے دروازوں پر موجود رہتے ہیں اور آگے انکے چلتے ہیں اور مارتے ہیں اور دھکے دیتے ہیں لوگوں کو اور بدکہتے ہیں اوپر حکم کے کتوں کے کھونکا
رکھتے ہیں **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ
كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں دوزخیوں سے نہیں دیکھا میں نے انکو یعنے بلکہ نہ دیکھونگا ایک انمیں سے وہ ہیں
کہ انکے پاس کوڑے ہونگے مانند دموں گاؤں کے مارینگے یعنے ناحق ساتھ اُن کوڑوں کے لوگوں کو اور دوسری قسم عورتیں ہیں پہنے ہوئے
کپڑے ظاہر میں اور ننگی ہیں حقیقت میں اور میل کرنے والیاں اور میل کرنیوالیاں سر انکے مانند کوہان اونٹوں بختی کے ہلتے ہوئے نہیں داخل ہونگے بہشت
میں اور نہیں پاوینگے بو اُسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہے مسافت اتنی اور اتنی سے یعنے بہت دور سے مثلاً سو برس کی راہ سے نقل کی یہ مسلم
نے ف پہنے ہوئے الخ یعنے مہین کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن انکے انمیں سے معلوم ہوتے ہیں پس اگرچہ ظاہر میں پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں یا

کچھ بدن کو ڈھکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں جیسے کہ دوپٹہ پیچھے پر ڈال لیتی ہیں تاکہ سینہ اور پیٹ اور جگہ شہوت کی یعنی برہنہ رکھتی ہیں یا معنی یہ ہیں کہ دنیا میں لباس ظاہرہ اور ننگی ہیں لباس تقویٰ سے کہ آخرت میں بسبب تقویٰ کے لباس بہشت کے پہنینگی اور میل کروانیوالیاں یعنی ایسی ہیں کہ وضع بناتی ہیں تاکہ لوگ انکی طرف مائل کرتی ہیں اور میل کروانیوالیاں یعنی آپ بھی رغبت کرتی ہیں مردوں کی طرف اور ممیلات کے یہ معنے ہیں کہ اوڑھنیاں سر سے اوتار ڈالتی ہیں تاکہ دیکھیں لوگ منہ انکا اور مائلات یعنی اٹک چال چلنی ہیں چال اتراہٹ کے ذریعہ کرتی ہیں اور بھی کئی معنے لکھے ہیں شروح میں اور سر انکے یعنی جوڑے انکے سر پر باندہ لیتی ہیں یعنی بڑا ہوتا ہے انکے سر پر سر انکے مانند کوہان اونٹوں بختی کے ہیں کہ مائل ہوتے ہیں دونوں کوہان بسبب کثرت فربہی کے جیسے کہ معمول عورتوں مصر کا ہے اور وہ قسم دو دونوں کی واسطے عورتیں نہیں پائی ہیں زمانہ آنحضرت کے اصلاً تحقیق پس خبر انکی ہے قبیل معجزات سے ہے نہیں داخل ہونگی الخ یہ صفت عورتوں کی اور نہ ذکر کی صفت مردوں کی مانند اسکے واسطے اختصار کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ نہیں داخل ہونگی جنت میں اور نہیں پاوینگی بو جنت کی اسوقت کہ داخل ہونگی نیک عورتیں پارسا اور پرہیزگار نہ یہ کہ کبھی نہیں داخل ہونگی یا یہ محمول ہے حلال جاننے پر یا مراد اس سے زجر و تغلیظ ہے۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مارے ایک تمہارا یعنی کسیکو پس چاہیے کہ بچاوے منہ کو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اوپر صورت اپنی کے یعنی صفات اپنی کے اور کیا اسکو مظہر صفات جلالیہ و جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ اسکے کہ اختراع کیا اسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کے ہے جیسے کہ نفخت فیہ من روحی میں اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر عائد طرف آدم کے ہے یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت اسکے کہ مخصوص ساتھ آدم کے ہے ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص و کرامات کے پس حاصل معنے کا یہ ہوگا کہ حق تعالیٰ نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور منہ اسکا اشرف اعضاء اسکے کا اور محل ظہور صورت و کمال اسکیکا ہے پس لائق ہے پرہیز کرنا چاہیے اسکے منہ پر مارنے سے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ امر استحباب کے لئے ہے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کشف سترا فادخل بصرہ فی البیت قبل ان یؤذن لہ فرای عورۃ اھلہ فقد اتی حدا لا یحل لہ ان یاتیہ ولو انہ حین ادخل بصرہ فاستقبلہ رجل ففقأ عینہ ما غیرت علیہ وان مر الرجل علی باب لا ستر لہ غیر مغلق فنظر فلا خطیئۃ علیہ انما الخطیئۃ علی اھل البیت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ اذن دیا جاوے اسکو یعنی پردہ کھولنے کا اور داخل ہونے کا پس دیکھے اہل اسکے کو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کہ واجب ہے حد کو یعنی تعزیر کو نہیں درست اسکو کرنا اسکا یعنی آنا بے اذن اور دیکھنا پردہ کھول کر اور اگر تحقیق داخل کی اسنے اپنی نگاہ اور سامنے آتا اسکے کوئی شخص گھر والوں میں سے پس پھوڑ ڈالے آنکھ اسکی نہیں سرزنش کیجاویگی اسپر اور نہ میں الزام کرونگا اسپر کچھ اور اگر گذرے مرد دروازے پر کہ نہیں پردہ اسکے لئے اس حال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہو وہ یعنی جا پڑی نظر اسکی گھر والوں پر پس نہیں گناہ اسپر سوا اسکے نہیں کہ گناہ گھر کے لوگوں پر ہے کہ کیوں دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف نہیں درست اسکو الخ یہ استیناف ہے متضمن واسطے علت کے یعنی یہ حد اسلئے ہے کہ اسمیں مشقت علت کہ [illegible] کرتی ہے اسپر کہ واجب ہے بند کرنا دروازے کا یا ڈالنا پردہ کا دروازہ پر۔ **وعن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولا رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ لیوے کوئی کسی سے ننگی تلوار نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف ننگی تلوار کے پکڑنے سے منع فرمایا واسطے خوف اسکے کہ اگر ہاتھ سے خطا کرے تو [illegible] **وعن** الحسن عن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یقد السیر بین اصبعین رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونوں انگلیوں کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف سبب منع فرمانیکا اسکے یہ ہے کہ زخمی ہو جاویں انگلیاں اور ان دونوں جگہ تو نہیں کی تشریح اور شفقت کی ہے۔ **وعن** سعید بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون دینہ فھو شہید ومن قتل دون دمہ فھو شہید ومن قتل دون مالہ فھو شہید ومن قتل دون اھلہ فھو شہید رواہ الترمذی وابو داؤد

والنسائی اور روایت ہے سعید بن زید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت دین اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت اہل اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** واسطے محافظت دین اپنے کے یعنے کوئی کافر یا مبتدع اسکے دین کی حقارت کرتا ہے اور اُسنے اُسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علماء اسیر ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسیکے مال لینے کا یا مار ڈالنے اُسکے کا یا تعرض کرے اُسکے اہل و عیال سے پہونچتا ہے اُسکو کہ دفع کرے اُسکے قصد کو پہلے اُسکو ساتھ طریقہ سہل اور اچھے کے پھر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل و قتال کے دریہ مار ڈالے اُسکو تو نہیں لازم آویگا اسپر کچھ اور اگر یہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا

وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجھنم سبعۃ ابواب باب منھا لمن سل السیف علی امتی او قال علی امۃ محمد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سے نقل ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ اُنمیں واسطے اُس شخص کے ہے کہ کھینچے تلوار اوپر امت میری کے یعنے ناحق یا فرمایا اوپر امت محمد کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وحدیث ابی ھریرۃ الرجل جبار ذکر فی باب الغصب اور حدیث ابی ہریرہ کے لیے اُسکا یہ ہے الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب میں

باب القسامۃ

یہ باب ہے بیچ بیان قسامۃ کے **ف** قسامۃ ساتھ فتح قاف کے یعنے قسم کے ہے سوگند کھانا اور شرع میں قسامۃ اُسکو کہتے ہیں کہ محلہ میں ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اُسکا قتل کرنیوالا معلوم نہیں پھر محلہ کے لوگوں میں سے پچاس آدمی قسم کھاویں کہ ہمنے نہیں مارا ہے اسکو اور نہ ہم مارنیوالے کو جانتے ہیں پس یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے بسبب حدیث مشہور کے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آنیوالی تیسری فصل میں رافع بن خدیج سے اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کے عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت وظن غالب ہو اسکا کہ اُنھوں نے مارا ہے جیسے پایا گیا اُنکے محلہ میں تو سوگند دیجاوے اولیاء مقتول کو کہ وہ قسم کھاویں کہ فلانے ہی مارا ہے اور اگر وہ انکار کریں سوگند دیجاوے اُنکو کہ اتہام کیے گئے ہیں قتل کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث اول رافع بن خدیج سے اور واجب نہیں ہوتا قسامۃ میں قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہوتی ہے دیت خواہ قتل عمد کا دعوی کرے یا خطا کا اور امام مالک کہتے ہیں کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کرنا چاہیے اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے اور تمام مسائل قسامۃ کے اور دلائل اسکے مذکور ہیں کتب فقہ میں اور قسامۃ احکام جاہلیت سے تھی حضرت نے بھی اُسکو مسلم رکھا اور حکم کیا ساتھ اُسکے درمیان جماعت کے انصار سے کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے نزدیک

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** رافع بن خدیج وسھل بن ابی حثمۃ انھما حدثا ان عبد اللہ بن سھل ومحیصۃ بن مسعود اتیا خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سھل فجاء عبد الرحمن بن سھل وحویصۃ ومحیصۃ ابنا مسعود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلموا فی امر صاحبھم فبدأ عبد الرحمن وکان اصغر القوم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر قال یحیی بن سعید یعنی لیلی الکلام الاکبر فتکلموا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استحقوا قتیلکم او قال صاحبکم بایمان خمسین منکم فقالوا یا رسول اللہ امر لم نرہ قال فتبرئکم یھود فی ایمان خمسین منھم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار ففداھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ وفی روایۃ تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ بمائۃ ناقۃ متفق علیہ

روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے یہ کہ دونوں نے حدیث کی یہ کہ عبد اللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود آئے دونوں خیبر میں پس جدی ہوئے کھجوروں کے درختوں میں یعنے ایک کسیطرف چلا گیا اور ایک کسیطرف سیر کرتے ہوئے پس مارے گئے عبد اللہ بن سہل پھر آئے عبد الرحمن بن سہل یعنے بھائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹے مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کیا اُنھوں نے بیچ شان اپنے کے کہ قتل کیا گیا تھا یعنے شروع کیا یعنے کلام کرنے میں عبد الرحمن نے کہ بھائی تھا مقتول کا اور تھا وہ چھوٹا سبمیں سے پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی دے بڑے کو یعنے جو تمسے بڑا ہے وہ مقدم کر اسکو کلام کرنے میں کہا یحیی بن سعید نے کہ راوی ہیں اس حدیث کے یہ مراد رکھتے تھے حضرت اسسے کہ متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا اُنھوں نے یعنے اُنکے بڑے نے قتل کیا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنی کے یا فرمایا یعنے بجائے قتیل اپنے کے ساتھ قسمیں کھانے پچاس آدمیوں کے تم میں سے عرض کیا اُنھوں نے یا رسول اللہ یہ ایک چیز ہے کہ نہیں دیکھا ہمنے اسکو یعنے نہیں جانتے کہ کسنے مارا ہے اُسکو فرمایا حضرت نے پس نکیں گے تمکو یعنے ایمان سے یہود بیچ قسموں کے پچاس کے یعنے وہ قسم کھا جاوینگے کہ ہمنے نہیں مارا ہے اسکو اور رفع تہمت کرینگے اپنے سے کہا اُنھوں نے

یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہیں یعنے آپکی قسموں کا کیا اعتبار ہے پس چکا دیا یعنے دیت دی یا یوں کہو کہ آپکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے یعنے دفع فتنہ کے لیے لو ایک روایت میں ہے کہ سو اونٹ بطور دیت کے دیے اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے دیت دی آپکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف متولی ہوا انکا عبدالرحمن بہن ہے اسپر کہ بڑا انکا بیچ برابر سا تھے انکا عبدالرحمن کے اور اپتدا الیہ کلام کے اور جائز ہے وکالت شعود میں اور جائز ہے وکالت حاضر کی اسلیے کہ ولی خون کے عبدالرحمن بن سہل تھے کہ بھائی ہین مقتول کے اور حویصہ اور محیصہ اسکے چچا کے بیٹے ہین اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قسامہ میں پہلا قسم دینی مدعی پر آتی ہے اور ہمارے نزدیک ابتدا کیجاوے قسم دینے میں ساتھ مدعی علیہم کے

وھذا الباب خال عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہے فصل دوسرے سے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاؤہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فقال الکم شاھدان یشھدان علی قاتل صاحبکم قالوا یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین وانما ھم یھود وقد یجترءون علی اعظم من ھذا قال فاختاروا منھم خمسین فاستحلفوھم فابوا فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ رواہ ابوداؤد روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا ہو گیا ایک شخص انصار میں سے یعنے عبداللہ بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اسکے یعنے بھائی اسکا اور دو چچا اسکے کے بیٹے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا اور پس حضرت نے پوچھا حضرت نے کیا تمھارے پاس ہیں دو شاہد کہ شہادت دیوین اوپر قتل کرنیوالے یار تمھارے کے کہا اونہوں نے یا رسول اللہ تھا اس جگہ کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں مگر یہودی یعنے مشہور رہتے ظلم اور فساد اور قتل انبیاء اور حق تلفی اور تحقیق دلیری کرتے ہیں وہ اس سے بہت بڑے کاموں پر یعنے قتل کرنے انبیاء پر تحریف کلام اللہ پر نہ ماننے احکام خدا پر فرمایا حضرت نے پس تم اختیار کرو تم انمیں سے پچاس شخصوں کو پس قسم دو انکو پس انکار کیا اونہوں نے یعنے مقتول کے ولیوں نے قسم لینے سے یہود سے پس دیت دی مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا علی قاری نے کہ ظاہر حدیث کا یہ ہے کہ قسم یہود سے لینی مقتضی ہے اور بعد اسکے اختلاف مذاہب کا اور دلیلیں ہر مذہب کی خوب بیان ہو چکی ہیں

باب قتل اھل الردۃ والسعاۃ بالفساد

یہ باب ہے بیچ بیان قتل کرنے مرتد کے اور انکے جو دوڑتے ہیں بیچ فساد کرنے کے ف مرتد اسکو کہتے ہیں کہ جو اسلام سے پھر جاوے اور مسلمان ہیں جو ۔ اور اگر اسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ اسکا اور ہر مرتد اسلام پر دو کیا جاوے ۔ واجب نہیں مستحب ہے اسلیے کہ دعوت اسلام کی پہنچ چکی ہے اسکو اور حبس کرنا تین دن تک مستحب ہے اور مسلمان ہو پس بہتر ورنہ قتل کیا جاوے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مرتد عورت قتل نہ کی جاوے بلکہ قید کیجاوے اور نزدیک امام شافعی کے قتل کیجاوے اور اسکی دلیل ظاہر قول اللہ تعالیٰ کا ہے فاقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی من بدل دینہ فاقتلوہ ہے کہ مہلت دینی واجب نہیں اور سعی کرتے ہیں بیچ زمین کے فساد مراد اونسے یہاں قطاع الطریق ہیں یعنے ڈاکو جیسے کہ فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا الآیۃ ف فتاویٰ عالمگیری میں مسائل مرتد کے ایک باب میں خوب تفصیل سے لکھے ہیں ترجمہ اسکا سوا چند مسائل کے لکھا جاتا ہے تا کہ بھائی مسلمانوں کے کام آوے کہ جاننا ان مسائل کا بہت ضرور ہے باب بیچ بیان احکام مرتدوں کے مرتد عرف میں کہتے ہیں پھر جانیوالے کو دین اسلام سے اور رکن ردت کا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہے زبان پر بعد وجود ایمان کے اور شرط صحت کی عقل ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکے بیعقل کا اور جو شخص کہ جنون اسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہو وہ حالت جنون میں نہیں صحیح اور اگر مرتد ہو حالت افاقت میں صحیح ہے اور اسیطرح نہیں صحیح مرتد ہونا ایسے نشہ والے کا کہ جاتی رہی ہو عقل اسکی اور بالغ ہونا نہیں شرط ہے واسطے صحت اسکی کے اور اسیطرح مرتد ہونا نہیں شرط ہے اسکے صحت کی اور شرط صحت اسکی کی رغبت ہے پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا اسکا کہ زبردستی کیا جاوے مرتد ہونے پر اور لڑکا عقلمند وہ ہے کہ پہچانتا اسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہے اور تمیز کرے اچھے برے میں اور میٹھے اور کڑوے میں اور بعضوں نے اندازہ کیا ہے اسکا یہ کہ ہو پہنچے سات برس کی عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کھلایا جاوے کچھ پس جاتی رہے عقل اسکی اور بذیان بکنے لگے پھر مرتد ہو جاوے تو نہیں ثابت ہوتا ہے یہ مرتد ہونا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسواسی یا مغلوب العقل کسی طرح کا ہو نہیں حکم ہوتا ہے مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہ کیا جاوے چنانچہ بیان ہو چکا اور فائدہ میں ہے چکا اور مسلمان ہونا اسکا یہ ہے کہ پڑھے کلمہ شہادۃ کا اور بیزار ہووے تمام دینوں سے سوا دین اسلام کے اور اگر بیزار ہو اس دین سے کہ انتقال کیا ہے طرف اسکے کافی ہے اگر توبہ کی مرتد نے اور رجوع کیطرف اسلام کے پھر رجوع کیطرف کفر کے یہان تک کہ کیا یہ تین بار اور ہر بار طلب کی امام سے تاخیر پس امام تاخیر دے اسکو تین دن پھر اگر عود کرے طرف کفر کے چوتھی بار پھر طلب کرے تاخیر تو تاخیر نہ دے اسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کرے اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عقلمند تو الا بیس مرتد ہونا اسکا معتبر ہے نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے اور قبول کیا جاوے

اسلام لانے پر اور قتل کیا جاوے اور بسبب جبکہ مرتد ہو لڑکا کہ قریب بالغ ہونے کے ہو اور نہ قتل کیا جاوے عورت مرتدہ بلکہ قید کیا جاوے یہاں تک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوے اسکو ہر تین دن میں واسطے مبالغہ کے بیچ دعوت اسلام کے اور اگر مار ڈالے اسکو کوئی تو نہیں واجب ہے کچھ اُسپر واسطے شبہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کرے مالک اُسکا اپنے گھر میں قید کرے اسکو اور سونپی جاوے تادیب طرف اُسکے باوجود لینے رہنے خدمت اپنی کے اُس سے اور نہ صحبت کرے اُس سے مالک اُسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغہ کے ہے اور خنثی مشکل مانند عورت کے ہے اور نہ بندی کیجاوے حرہ مرتدہ جبتک کہ دارالاسلام میں ہے پس اگر لاحق ہو دارالحرب سے تو بندی کیجاوے جبکہ قید ہی میں پکڑی آوے اور امام ابو حنیفہ رح سے نوادر میں ہے کہ بندی کیجاوے دارالاسلام میں بھی کہا بعضوں نے اگر فتوی دیا جاوے ساتھ اس روایت کے تو نہیں مضائقہ ہے بیچ حق اس عورت کے کہ ہو خاوند والی اور لائق ہے کہ درخواست اُسکی لونڈی کرنے کی کرے خاوند امام سے یا ہبہ کرے اُسکو امام خاوند کے تئیں جبکہ ہو خاوند مصرف پس مالک ہو جاویگا اور اُسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنے اور مارنے اُسکے کا اسلام پر جسوقت کہ انکار کرے مرتد مرتد ہوویگا اور اقرار کرے توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس اُسکی طرف سے توبہ ہے اور زائل ہو جاتی ہے ملک مرتد کی مال اُسکے سے بسبب مرتد ہو جانے اُسکے کے زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوے عود کر آتی ہے ملک اُسکی اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے بحالت ردہ پر وارث ہونے کے کسب اسلام اُسکے کے وارث مسلمان بعد ادا کرنے دین اسلام اُسکے کے اور کسب ردہ اُسکے کا فی ہوگا بعد ادا کرنے دین ردہ اُسکے کے اور یہ نزدیک ابی حنیفہ کے ہے اور صاحبین کے نزدیک نہیں زائل ہوتی ملک مرتد کی بعد متعلق ہونے حق سے لیکن ابی حنیفہ سے اُسکے حق میں کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے یہ کہ معتبر ہے ہونا اُسکا وارث نزدیک موت مرتد کے یا قتل ہونے اُسکے کے یا حکم ہونے کے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے دارالحرب میں اور یہ صحیح ہے اور وارث ہوتی ہے اُسکی مسلمان بیوی اُسکی جبکہ مرے یا قتل کیا جاوے یا حکم ہو اُسپر ساتھ لاحق ہونے کے اس حال میں کہ وہ عدت میں ہے اسلیے کہ مرتد ہوا جاننے والا بسبب ہلاک کے اسلیے کہ ردہ بمنزلہ مرض کے ہے اور مرتدہ کا نہیں وارث ہوتا ہے خاوند اُسکا مگر یہ کہ مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اُسکا خاوند اُسکا اور وارث ہونگے اُسکے اقربا سارے مال اُسکے کے یہاں تک کہ جو مال کمایا گیا ہے حالت ردہ اُسکے میں اگر لاحق ہوا دارالحرب میں مرتد ہو کر یا حکم کیا حاکم نے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے آزاد ہو جاتے ہیں غلام مدبر اُسکے اور امہات اولاد اُسکی اور [illegible] ادا کیے جاتے ہیں قرضے اُسکے اور [illegible] مال اُسکا یا بحالت اسلام مطلق مسلمان وارثوں اُسکے کے باتفاق تینوں علماء ہمارے کے اور جو کچھ وصیت کی تھی مرتد نے حالت اسلام میں پس وہ مذہب ہے ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ میں کہ وہ باطل ہے مطلقا بغیر فرق کرنے کے درمیان اُسکے کہ وہ قربت ہے یا غیر قربت اور بغیر ذکر کرنے خلاف کے اگر مرتد جبتک باقی ہو دارالاسلام میں پس قاضی نے حکم کرے کچھ ان احکام میں سے تصرف مرتد کا اُسکی ردہ میں چار طرح پر ہے ایک تو وہ ہے کہ نافذ ہوتا ہے سب کے نزدیک مثل قبول کرنے ہبہ کے اور ام ولد کرنے کے اور جبکہ لونڈی اُسکی جنے اور وہ دعوی کرے نسب کا تو ثابت ہوگا نسب لڑکے کا اُس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھ وارثوں اُسکے کے اور ہو جاویگی لونڈی ام ولد اُسکی اور نافذ ہوگی اُس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اوپر غلام ماذون اپنے کے اور دوسرا تصرف وہ ہے کہ باطل ہے باتفاق مانند نکاح کے کہ نہیں جائز اُسکو یہ کہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے اور نہ مرتدہ سے اور نہ ذمیہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہے ذبح کیا ہوا اُسکا اور شکار اُسکا ساتھ کتے کے اور باز کے اور تیر کے اور تیسرا تصرف وہ ہے کہ موقوف ہوتا ہے نزدیک سب کے وہ شرکت مفاوضہ ہے پس جب شرکت مفاوضہ کرے مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتی ہے اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہے شرکت مفاوضہ اور اگر مر جاوے وہ یا قتل کیا جاوے ردہ پر یا لاحق دارالحرب میں ہو اور حکم کرے قاضی ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے تو باطل ہو جاتی ہے شرکت مفاوضہ اور ہو جاتی ہے شرکت عنان اول سے نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابی حنیفہ کے نہیں باطل ہوتی ہے اصلا چوتھا تصرف وہ ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ موقوف ہونے اُسکے کے وہ بیع ہے اور شراء اور اجارہ اور آزاد کرنا اور ہبہ کرنا اور گرو رکھنا اور وصیت اور قبضہ قرض کا پس نزدیک ابی حنیفہ کے یہ تصرفات موقوف ہوتے ہیں اگر اسلام لاوے نافذ ہو جاتے ہیں اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے یا حکم کرے قاضی ساتھ لاحق ہونے اُسکے دارالحرب میں باطل ہو جاتے ہیں اور نزدیک صاحبین کے نافذ ہیں نزدیک ابی یوسف کے اگر بیچے غلام مدبر کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہے مرتد جب پھر آوے تائب ہو کر طرف دارالاسلام کے اگر ہو پھرنا اُسکا پہلے حکم کرنے قاضی کے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے باطل ہوتا ہے حکم مرتد ہونے کا بیچ مال اُسکے کے پس ہو جاتا ہے گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان ہی تھا اور نہیں آزاد ہوتے کوئی امہات اولاد اور مدبر اسکے تھا اور اگر ہو پھرنا بعد حکم دینے قاضی کے تو جو چیز پاوے بیچ ہاتھ وارثوں کے کہ لیوے اُسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالی وارثوں نے اپنی ملک سے ساتھ بیع یا ہبہ

اور عاقل و غیر مکلف تو اسپر واجب نہیں ہو پس اگر اسکو وہ نہ دلیں آتا ہی وارث سے وہ شخص کہ تھا اسلام اسکا بتبعیت ماں باپ پس جب بالغ ہو اور مرتد ہو اور اسپر قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ قتل کیا جاوے
لیکن از راہ استحسان سکے یہ قتل کیا جاوے ایسی حالت سکا ہو کہ مسلمان ایسی عمر میں ہو بالغ ہوا مرتد ہو گیا جو زبردستی اسلام لایا تھا کہ وہ مرتد ہو جاوے تو قتل کیا جاوے
از راہ استحسان کے اور ان سب صورتوں میں جبر کیا جاوے اسلام پر اور اگر بار داللا اسکو پہلے کسی نے مسلمان ہونے سے تو نہیں لائے تو اپنا اسیر کیا اور لقیط دار الاسلام میں حکم کیا جاوے ساتھ اسلام
کے اور اگر بالغ ہو حالت کفر میں جبر کیا جاوے اسلام پر لیکن قتل کیا جاوے مو جبات کفر یعنی جن باتوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے وہ کئی قسم پر ہیں بعضی تو ایسی ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ ایمان و اسلام کے جبکہ
کہتا ہی کہ نہیں جانتا میں کہ آیا صحیح ہے ایمان میرا یا نہیں پس یہ خطا عظیم ہو گئی جبکہ یا وہ اسنے اس سے نفی شک کی نہیں خطا ہے شک کیا ایمان میں یا کہا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ پس وہ کافر ہو گیا جبکہ
تاویل کرے پس جسنے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ نکلا دنیا سے مومن پس اسصورت میں بھی ہو گیا اسیطرح جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی یا کہا کہ مخلوق ہی وہ کافر ہی اور جسنے اعتقاد کیا یہ کہ کفر لکیے ہی ہی
پس وہ کافر ہی اور جو کفر سے راضی ہوا ساتھ ایمان کے پس وہ کافر ہی جبکہ کفر سے راضی ہوا ساتھ کفر اپنے کے یا غیر کے کافر ہوا اور جو غیر کے کفر سے راضی ہوا تو اسمین اختلاف ہے اسیطرح
مشایخ رحمہ اللہ نے اور فتویٰ اسپر ہی کہ اگر راضی ہوا ساتھ کفر غیر کے تاکہ عذاب میں رہے وہ ہمیشہ تو کافر نہ ہو گا اور اگر راضی ہو ساتھ اسکے کہ بڑا ہے اللہ کی شان میں
وہ چیز کہ نہیں لائق ہی ساتھ صفات اسکے کے تو کافر ہو گا یہی جسنے کہا کہ نہیں جانتا میں صفت اسلام کی پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوانی نے اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا تھا
پس کہا کہ یہ شخص ایسا ہی کہ نہ اسکے لیے دین ہی اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اسکی اولاد زنا کی ہی ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور
اسکے ماں باپ بھی نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اس حال میں کہ نہیں جانتی کسی دین کو ادیان میں سے یعنی نہیں پہچانتی دین کو سمجھے اور نہ بیان کر سکتی ہی اسکو اور نہ
دیوانی بھی نہیں ہی تو وہ جدی ہو جاتی اپنے خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل میں اور وہ نہ جانتی ہو اسلام کو سمجھے اور نہ بیان کر سکتی ہو
اور نہ دیوانی ہو تو جدی ہو جاتی ہی اپنے خاوند سے پوچھا گیا ایک عورت سے کہ تو توحید جانتی ہی اسنے کہا کہ نہیں ہے یا مراد اسکی یہ ہی کہ میں نہیں جانتی وہ توحید
کہ کہتے ہیں لڑکے مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اسکو اور اگر ارادہ کیا اسنے یہ کہ میں نہیں پہچانتی وحدانیت اللہ تعالیٰ کی تو نہیں ہے وہ مومنہ اور نہیں صحیح نکاح اسکا اور کوئی
مر اس حالت میں کہ نہیں پہچانتا تھا کہ میرا کوئی خالق ہے اور نہ یہ کہ اللہ عزوجل کے کوئی اور بھی گھر ہے سوا اس گھر کے اور ظلم حرام ہے تو وہ نہیں ہو گا معذور کیسی طرح
گناہ کیا ہی اور کہتا ہی مسلمانی سے انکار کرنی چاہیے کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میں مسلمان ہوں پس اسنے کہا لعنت ہے تجھ پر اور تیری مسلمانی پر کافر ہو گا
ایک نصرانی اسلام لایا پھر مر گیا باپ اسکا پس کہا اسنے کاشکے میں نہ مسلمان ہوا اس وقت تک تاکہ لیتا میراث باپ کا تو کافر ہو جاتا ہی ایک نصرانی آیا
مسلمان کے پاس اور کہا کہ عرض کر مجھ پر اسلام تاکہ مسلمان ہوں پس کہا اسنے کہ جا تو طرف فلانے عالم کے تاکہ عرض کرے تجھ پر اسلام پس
مسلمان ہو جاوے تو رکا گیا کہ اس کہنے میں اختلاف کیا علماء نے کہا ابو جعفر نے کہ کافر نہیں ہوا ایک کافر مسلمان ہوا پس اسکو ایک شخص نے کہا کیا یہ معلوم ہوا تھا اپنے دین سے
کافر ہوتا ہی کہنے والا اور بعضے موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ ذات اللہ تعالیٰ کے یا صفات اسکے کے وغیرہ ذالک کافر ہو جاتا ہی آدمی جبکہ صفت کرے اللہ تعالیٰ کا ساتھ اس چیز کے
کہ نہیں لائق ساتھ اسکے یا ٹھٹھا کرے ساتھ کسی نام کے ناموں سے اسکے یا ساتھ امر کے اوامر سے اسکے یا انکار کرے وعدہ اور وعید اسکے کا یا ٹھہرا دے اسکا کسیکو
شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کرے اسکی طرف جہل کی یا عجز کی یا نقصان کی تو کافر ہوتا ہی اس کہنے سے کہ جائز ہے یہ کہ کرے اللہ تعالیٰ ایک فعل جو حکمت
ہو اسمیں اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کرے یہ کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہی ساتھ کفر کے اگر کہا کہ اگر حکم کرے مجھکو اللہ تعالیٰ اس بات کو تو نہ کروں میں تو کافر ہوتا ہی جو کچھ کہ قرآن
میں آیا ہی اور جیسے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور نہیں ہو جاتا یا نہیں ہی اطلاق ان شیا کا ساتھ فارسی کے کہا بعض مشایخ رحمہ اللہ نے کہ جائز ہے جبکہ نہ اعتقاد کرے
اعضا کا اور کہا اکثر علماء نے کہ نہیں صحیح یہ علی الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری آنکھ میں ایسا ہی ہے جیسے یہودی کی آنکھ میں اللہ تعالیٰ کے کافر ہوتا ہی اور اسپر جمہور مشایخ ہیں اور کہا بعضون نے
کہ کافر ہو اور کہے ساتھ اسکے برائی فعل اسکے کی نہیں کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا کسی نے کہ وہ خدا کا چاہیے تھا کافر ہوتا ہی جبکہ کہا واسطے دشمن اپنے کے کہ میں ساتھ
تیرے بحکم خدا انکار کرتا ہوں پس کہا دشمن اسکے نے کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں یا کہا اسجگہ حکم نہیں چلتا یا کہا خدا کا ہی کے لیے نہیں ہی یا

اس جگہ وہ چیز جو عالمگیریہ میں ہے لکھی جاتی ہے پس یہ کفر ہے جو کسی شخص نے عبد الرحمن سے کہا کہ اسنے ساتھ رسم کے کام کرتا ہوں ساتھ حکم شرع کے نہیں تو یہ کفر ہے کہا اگر یہ مرد اپنی قسم حق
کا اور نیک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ کرے یا عمل کا نہیں تو کافر ہوگا اگر کہا واسطے کسی شخص کے کہ نہیں حق رکھتا ہے تو یہ شخص مجہول ہوا اللہ تعالی کا یا کہا کہ یہ نہیں ہے کہ جو ہوتا اسکو اللہ
تعالی ہیں یہ کفر ہے اگر کہا کہ خدا تیرا آسمان سے ہے یا زمین سے آیا ہے کہ وہ کہیں آتا ہے تو کافر ہوتا ہے اگر کہا اپنی بیوی سے کہ تو زیادہ پیاری ہے میرے نزدیک اللہ تعالی سے کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ واسطے
فلانے کے قضا ہوئی ہے یہ خطائے عظیم ہے کافر ہوتا ہے اسکو ثابت کرنے کا واسطے اللہ تعالی کے مکان کہ نہ کہا اسنے کوئی مکان خالی نہیں کافر ہوتا ہے اگر کہا اللہ تعالی آسمان
میں ہے پس اگر قصد کے ساتھ آسمان کی حکایت ظاہر نص ہے نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے مکان کا تو کافر ہوتا ہے اور اگر نہیں واسطے اسکے کچھ نیت کافر ہوتا ہے نزدیک
اکثر کے اور یہی اصح ہے اور اسی پر فتوی ہے کافر ہوتا ہے اس کہنے سے اللہ تعالی [illegible] اللہ تعالی کو ساتھ فوق یا تحت کے اگر کہا کہ میرے لیے آسمان پر خدا ہے اور زمین میں
فلاں کافر ہوتا ہے جس وقت کہا کہ خدا نیچے دیکھتا ہے آسمان پر سے یا کہا دیکھتا ہے یا کہا عرش پر سے پس یہ کفر ہے نزدیک اکثر علماء کے مگر یہ کہتے تھے بعض علماء اور اگر کہا کہ خدا اوپر
عرش سے جانتا ہے پس یہ نہیں کفر اور اگر کہا زیر عرش سے جانتا ہے پس یہ کفر ہے جس نے نسبت کیا اللہ تعالی کی طرف ظلم کے پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یارب ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالموں نے
کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عزوجل دن قیامت کے تو انصاف پاؤنگا تجھ سے کافر ہوتا ہے اور اگر کہے نقد حسبوقت کا جھگڑا اگر کہا تیرے میں کافر ہوتا اگر کہا اگر ظلم کریگا اللہ تعالی دن
قیامت کے ساتھ تیرے اور عدل کرے تو لونگا میں تجھ سے حق اپنا پس یہ کفر ہے اگر کہا جسوقت کہ ظلم کرتا ہے ایک ظالم کہ اے رب یہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا میں نہیں قبول کرونگا پس کفر ہے گویا کہ اسنے
کہا اگر راضی ہوا تو پس میں نہیں راضی ہونگا ایک شخص نے کہا یا خدا روزی مجھ پر فراخ کر یا سوداگری مجھ پر جاری کر یا مجھ پر ظلم مت کر کہا ابو نصر دبوسی نے کہ کافر ہوتا ہے وہ ساتھ اللہ تعالی کے ایک
کہا کسی کو کہ جھوٹ مت کہہ پس کہا اسنے کہ جھوٹ کسلیے ہے گفتنی ہی کسلیے تو یہی کافر ہوا ایک شخص کو کہا گیا کہ طلب کر رضا اللہ تعالی کی پس کہا اسنے کہ تمکو نہیں چاہیئے کہا اگر خدا مجھکو
بہشت میں داخل کرے غارت کرونگا کہا گیا کہ [illegible] اسلیے کہ اللہ تعالی داخل کریگا مجھکو آگ میں پس کہا کہ میں دوزخ سے نہیں [illegible] یا کہا گیا کہ مت کھا بہت اسلیے کہ اللہ نہیں دوست
رکھتا کھانیوالے بہت کو پس کہا کہ میں کھاتا ہوں چاہے دوست رکھے چاہے دشمن کافر ہوتا ہے ساتھ ان سب کے اور اسیطرح اگر کہا گیا اسکو کہ بہت مت ہنس یا بہت مت سو پس کہا کہ اتنا کھاؤنگا اور اتنا
سوؤنگا اور اتنا ہنسونگا کہ جتنا چاہوں کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر اسلیے کہ عذاب خدا کا سخت ہے پس کہا اسنے کہ میں عذاب ایک ہاتھ سے اٹھا لونگا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا
گیا کسیکو کہ ماں باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہیں ان کا مجھ پر حق نہیں کافر ہوا ایک شخص نے کہا ابلیس کو کہ ای ابلیس کام میرا بنا تا جو کچھ فرمائے تو کرونگا میں اور بات تیری ستانے میں اور سو کہا جو کچھ
فرمائیگا تو کرونگا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اگر خدا دونوں جہان میں تو حق اپنا تجھ سے لونگا میں کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہی ایک بات جھوٹی پس سنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا برکت دے اس جھوٹ تیرے کو
یا کہا خدا ساتھ اس جھوٹ تیرے کے برکت کرے کہا بعضے علماء نے کہ یہ قریب کفر کے ہے ایک شخص نے جھوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دے اللہ تیرے جھوٹ میں کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا
کسیکو کہ فلانا ساتھ تیرے سیدھا نہیں چلتا ہے پس کہا اسنے کہ خدا تعالی بھی ساتھ اسکے سیدھا نہیں چلے کافر ہوتا ہے کہا ایک نے کہ خدا نیک دوست رکھتا ہے مجھکو نہیں چاہیئے اگر قصد کیا ساتھ
اس کلام کے نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالی کے تو کافر ہوتا ہے اور نہیں ساتھ کہنے میں کہ دوست رکھتا ہے سیدھا کو نہیں کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہ کام کرونگا کہا کہ میں بغیر انشاء اللہ
کے یہ کام کرونگا کافر ہوتا ہے کہا مظلوم نے کہ یہ ساتھ تقدیر اللہ تعالی کے ہے پس کہا ظالم نے کہ کرتا ہوں بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا ای خدا رحمت اپنی مجھ سے دریغ نہ رکھ تو
الفاظ کفر سے ہے جبکہ درمیان خاوند بیوی کے خاوند نے اپنی بیوی کو کہا کہ ڈر تو اللہ تعالی سے اور تقوی کر اس سے پس کہا عورت نے اسکے جواب میں کہ نہیں کرتی میں ایسے
پس اگر خاوند نے عتاب کیا تھا اسکو معصیت ظاہرہ پر اور ڈراتا تھا اسکو اللہ تعالی سے اور جواب کو دیا اس بات نے پر تو ہوتی ہے عورت اسکی مرتدہ اور جدی ہوجاتی ہے خاوند سے اور اگر نہ
وہ چیز کہ عتاب کیا اسکو اسمیں ایسی ہے کہ نہیں خوف کیا جاتا اللہ تعالی سے نہیں کافر ہوتی مگر یہ کہ ارادہ کرے ساتھ اسکے استخفاف تو جدی ہوجاتی ہے خاوند سے ایک شخص نے
ارادہ کیا یہ کہ مارے کسیکو پس کہا اسکو اسنے کہ کیا نہیں ڈرتا تو اللہ تعالی سے پس کہا اسنے کہ نہیں ڈرتا ہوں اس سے کافر نہیں ہوتا اسلیے کہ پہونچتا ہے اسکو کہ تقوی اس چیز میں ہے کہ کرتا ہوں میں اسمیں
نہیں ایسیکو گناہ میں کہا اسکو کسی نے کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سے پس کہا اسنے نہیں ڈرتا کافر ہوجاتا ہے اسلیے کہ نہیں ممکن ہے اسمیں تاویل اسیطرح کہا گیا ایک شخص کو کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سے
پس کہا اسنے حالت غضب میں کہ نہیں ڈرتا ہے کافر ہوتا ہے اگر کہ خدا کو شریعت پیغمبر کو نہ پسند کرے جبکہ کوئی کہے اسکو کہ خدا نے جائز ہو یا ان حلال کی ہیں سکھے

دینی امر حاکم کو نہیں پہنچتا ہے یا یہ کہ کفر ہو جو کوئی شخص خدا سے خوش نہیں ہوا اور کہا نہیں ہوں کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ خدا نے میرے حق میں تمام بے انصافی کی ہے یا میں تجھ سے بیزار ہوں کافر ہوتا ہے کہا گیا
ایک شخص کو بارے ساتھ ہو رہا ہے بیخ ... تیرا ... خدا ... نہیں اگر کہا کہ میں تجھ سے نہیں ... کافر ہوتا ہے اگر کہا خدا سے دیکھتا ہوں اور تجھ سے یا خدا سے امید رکھتا ہوں
اور تجھ سے پس قیمت ہے اور اگر کہا کہ خدا سے اور تیرے ... پس اچھا ہے طالب کی اگر کسی شخص سے کہا کہ دشمن نے قسم کھائی ہے تو اپنی قسم کہا قسم ... اللہ
کہ نہیں جانتا ہے قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہوں قسم ساتھ طلاق کے یا عتاق کے پس کافر ہوا بعضے علما کے نزدیک اور بعض کے نزدیک نہیں اور یہی صحیح ہے اگر کہا کسی سے کہ خدا جانتا ہے کہ میں
تجھکو ساتھ دعا کے یاد کرتا ہوں پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اسکے کفر میں اگر کہا کہ علم ایسا طریق ہنسی کے لیے خود ایمان کا فر ہوا ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری ہمسایہ نہیں
چاہتی اُسنے کہا کہ نہیں پس کہا خاوند نے کہ تجھکو تو خدا کا نہیں چاہتا ہے اُسنے کہا کہ نہیں اسکے جواب میں کہا خاوند نے کہ تجھکو خدا کا نہیں چاہتی اُسنے کہا کہ نہیں پس کافر ہوئی وہ عورت اگر تنہا مرد ہو
اپنی بیماری میں ... اسکو ... بیٹی ... میں خدا ... نہ پیدا کیا ... دنیا سے ... نہیں ... بعضون نے کہا نہیں کافر ہوتا ہے لیکن کلام خطائے عظیم ہے ایک
شخص نے کہا لا الہ الا اللہ ... نہیں ... اسنے ... خدا تو ... کافر ہوتا ہے ایک نے کہا کہ خدا ... تو ہے کچھ اور نہیں کر سکتا ہے سوا
... پس کافر ہو ... کافر ہوا ... صحیح ... کا ... نہیں ہے ایسا ہے ایسا کافر ہوا ایک شخص نے کہا شدت فقر میں ... بندہ ہی ساتھ
... ہے ... نہیں ... سے یہ عدل ہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی کو کہ خدا ... کہا اسنے خدا ... ہے کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا ... نہیں ہیں کہا کہ
علم خدا کا قدیم نہیں ہے یا ... معدوم ہے نہیں معلوم ہے اللہ کو کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ داخل کرنے کا ... لفظ اللہ کے وقت ... آسکے کہ نام ... اللہ ... الا الہ
اور کافر ہوتا ہے ساتھ تصغیر ... کے ... اگر ہے عالم ... کسی کو کہ خدا تیرے دل پر ... میرے دل پر نہیں ... سے استغفار ... کافر ہوا اور اگر مراد ... تیرا
ثابت ساتھ اثبات اللہ تعالیٰ کے ... ہیں کافر ہوتا ہے اگر کہا قسم ہے خدا کی اور قسم ہے خاک ... تیرے کی تو کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہے خدا کی اور قسم ہے ... ہو تو اسمیں اختلاف ہے اور
بعضے موجبات کفر کے وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے جسنے نہ اقرار کیا بعضے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا یا نہ راضی ہوا ساتھ کسی سنت ... متون ... کافر ہوا ... گئے
ابو حاتم ... اس شخص کے ... انکار کیا نبوۃ خضر اور ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہے کہ نہیں ہوگی ہوا مت اسکی نبوۃ پر نہیں ... کرتا ہے اسکی نبوۃ کا انکار کیا اور اگر کہا کہ اگر ہو فلانا
نبی تو ایمان لاتا میں اُس پر کافر ہوا جعفر سے ہے اگر کہا ایمان لایا میں سب انبیاء پر اور نہیں جانتا میں کہ آدم نبی ہے یا نہیں کافر ہوتا ہے پوچھے گئے جعفر حال اس شخص کے سے کہ نسبت
کرے طرف انبیاء کے فواحش کو مانند عزم کرنے انکے کے زنا پر اور مانند اسکے کے جیسے کہتے ہیں حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں کہا کافر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ گمراہ کرنا ہے
اور استخفاف ہے انکا کہا ابوذر نے جسنے کہا کہ کل معصیت کفر ہے اور کہا باوجود اسکے کہ انبیاء علیہم السلام نے نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے یہ کہا اور اگر کہا کہ نہیں
نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے یہ کہا اور اگر کہا کہ نہیں نافرمانی کی حالت نبوۃ میں اور نہ پہلے اسکے کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے رد کیا نصوص کو سنا میں نے بعضے علماء سے
کہ جب پہچانے آدمی یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں علیہم وعلی نبینا السلام پس نہیں وہ مسلمان جسنے ارادہ کیا اپنے دل سے بعض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح
جسنے کہا اگر ہوتا نبی راضی نہوتا میں ساتھ اسکے اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو میں ساتھ اسکے نہ گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے یہ کہ اگر فلانا رسول بعد کا ہوتا تو نہ
ایمان لاتا میں اُس پر کافر ہوا جیسیکہ کافر ہوتا ہے اس کہنے سے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجھکو ساتھ ایک امر کے نہ کرتا میں اگر کہا کہ اگر ہو جو کچھ کہا انبیاء نے صدق و عدل ... تو ہم کافر
ہوا اگر کہا کہ میں رسول اللہ کا ہوں یا کہا فارسی میں کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ اسکے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں کافر ہوتا ہے اور جس وقت اُسنے یہ بات کہی اور کسی نے اُس سے
معجزہ طلب کیا کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہے اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اسکا ہے تو نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت صلعم نے ... باع
چھوٹا سا بال تھا کافر ہوتا ہے نزدیک بعضون کے اور نزدیک اوروں کے نہیں ہوتا مگر جبکہ کہے بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا جن کافر
ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہو تو حق نہ پاؤں اس سے لونگا نہیں تو کافر اگر کہا کہ محمد درویشک بود یا کہا کہ پیراہن پیغمبر کا میلا تھا اور میل کچیلا تھا یا کہا کہ حضرت کے ناخن دراز
رہتے تھے تو بعضون نے کہا کہ کافر ہوتا ہے مطلقاً اور بعضون نے کہا کہ جب کافر ہوتا ہے کہ کہے یہ بطریق اہانت کے اگر کہا کہ الہا ایک شخص کو نام اسکا محمد یا احمد ہے کنیت

اُسکی ابوالقاسم ہے اور کہا اُسکو یا ابی القاسم پس اگر تھا وہ ذکر کرنیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو گناہ ہے کبیرہ ہے مگر گناہ انبیاء کے صغیرہ ہیں نہیں کافر ہوتا ہے جسنے کہا کہ ہر کام قصداً کرنا گناہ کبیرہ ہے اور فاعل اسکا فاسق ہے اور کہا ساتھ اسکے کہ معاصی انبیاء کے تھے قصداً پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے برا کہا اُنکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیاء کے نہیں تھے قصداً پس نہیں کفر رافضی جسوقت کہ برا کہے شیخین کو اور لعنت کرے اُنکو عیاذاً باللہ منہ پس وہ کافر ہے اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علیؓ کو اوپر ابوبکرؓ کے نہیں ہوتا کافر مگر یہ کہ وہ مبتدع ہے اور معتزلی بھی مبتدع ہے مگر جبکہ کہے کہ دیدار خدا کا محال ہے تو اُسوقت کافر ہوتا ہے اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رضؓ کو کافر ہوا ساتھ اللہ کے اور اگر بہتان لگایا اور بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے اگر کہا کہ عمرؓ اور عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم نہیں تھے اصحاب نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے جسنے انکار کیا امامت ابی بکرؓ کا پس وہ کافر ہے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہے کافر نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے اور اسیطرح جسنے انکار کیا خلافت عمرؓ کا وہ بھی کافر ہے بحسب قول صحیح تر کے اور لازم ہے کافر کہنا اُنکا بسبب کافر کہنے عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عائشہ رضؓ کے اور واجب ہے کافر کہنا تمام زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منتظر ہیں وہ اسکے کہ نبی عجم سے آویگا کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عیاذاً باللہ من ہذا القول اور واجب ہے کافر کہنا روافض کا بسبب اسکے کہ کہتے ہیں کہ رجوع کرینگے اموات طرف دنیا کے اور بسبب کہنے تناسخ ارواح اور انتقال روح کے طرف ائمہ کے اور نکلینگے امام ناطق اور معطل ہیں امر و نہی یہانتک کہ نکلے امام باطن اور جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی وحی لانے میں طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ علی ابن ابی طالب کے اور یہ قوم خارج ہیں ملت اسلام سے اور احکام انکے احکام مرتدین کے ہیں جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی اسپر کہ برا کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہ تین طرح پر ہے ایک یہ کہ کہے نہیں خطرہ گذرا میرے دلمیں کچھ اور سوا اسکے نہیں پس برا کہا میں نے محمد کو جیسے کہ طلب کیا اُنھوں نے مجھسے اور میں راضی نہیں تھا ساتھ اسکے پس اسمیں کافر نہیں ہوتا اور جیسے کہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولے کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اُسکا مطمئن تھا ساتھ ایمان کے اور دوسری طرح یہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا میرے دلمیں ایک شخص کا نصاریٰ سے کہ نام اُسکا محمد ہے پس ارادہ کیا میں نے ساتھ برا کہنے کے وہ نصرانی پس اسمیں بھی کافر نہیں ہوتا اور تیسری طرح یہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا میرے دلمیں ایک شخص کا نصاریٰ سے کہ نام اُسکا محمد ہے پس برا کہا میں نے اُس نصرانی کو اور برا کہا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اسمیں کافر ہوتا ہے قضا میں بھی اور عند اللہ بھی جسنے کہا کہ مجنون تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنے کہا کہ بیہوش ہوگئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کھاتے آدم گیہوں تو نہ ہوتے ہم شقیا کافر ہوا جسنے انکار کیا متواتر کا پس کافر ہوا اور جسنے انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضوں کے نزدیک اور صحیح یہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہے کافر نہیں ہوتا اور جسنے انکار کیا خبر واحد کا نہیں کافر ہوتا منکر اُسکا مگر گنہگار ہوتا ہے بسبب قبول نکرنے کے جبکہ آرزو کرے ایک شخص واسطے کسی نبی کے انبیا میں سے کہ نہ ہوا وہ نبی کہا علمانے کہ اگر مراد اُسکے اس کہنے سے یہ ہے کہ اگر نبی نہوتے تو نہوتا خارج حکمت سے نہ کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف عداوت کا ہو کافر اور اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اُسکو مثلاً کہا کہ حضرت کدو کو دوست رکھتے تھے پس کہا دوسرے نے کہ میں نہیں دوست رکھتا ہوں اُسکو پس کفر ہوا اور اسیطرح روایت کیا گیا ہے ابو یوسف رح سے ہی اور بعضے متاخرین نے کہا کہ اگر بطریق اہانت کے کہا تو کفر ہے اور بدون اسکے کفر نہیں ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بنا کپڑا پس ہم سب جولاہے بچے ہیں پس کفر ہے ایک شخص نے کہا کسی سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے تو چاٹ لیتے تھے اپنی تینوں انگلیاں پس کہا اُس شخص نے یہ بے ادبی ہے پس کفر ہے جبکہ کہا گیا عجب رسم ہے دہقان ہیں کہ طعام کھاتے ہیں اور ہاتھ نہیں دھوتے اگر یہ از راہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا یہ کیا رسم ہے جو چھینک پست کرنے میں اور دستار نیچے گلے کے لانی بطریق طعن کے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کافر ہو ایک شخص نے کچھ کلام کیا پس کہا اُسکو دوسرے نے کہ جھوٹ کہتا ہے اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہے اُسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اُسکا نہیں سنونگا میں اگرچہ سب پیغمبر ہو یا کہا اگرچہ رسول ہو یا سب فرشتہ مقرب ہی اگر ان جان ہے کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہ کہ مارے اپنے غلام کو پس کہا اُسکو ایک شخص نے کہ نہ مار اُسکو پس کہا اُسنے اگر محمد مصطفیٰ کہیں کہ مت مار تو بھی نہ چھوڑونگا کہا کہ اگر آسمان سے آواز آوے کہ مت مار تو بھی نہ چھوڑونگا لازم آتا ہے اُسکو کفر ایک شخص نے یہی

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے پس کہا ایک شخص نے ہمہ روز علیشہا خواند پس اگر نسبت کیا اسکو طرف قاری کے نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو دیکھے کہ اگر تھی حدیث
کہ تعلق رکھتی تھی ساتھ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہے اور اگر حدیث ایسی تھی کہ تعلق ساتھ دین کے نہیں رکھتی تھی نہیں کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول اسکا اسپر کہ مراد اسکی
یہ تھی کہ پڑھنا اسکے غیر کا اور یاد ہو ایک شخص نے کہا کہ آنحضرت جو ایک عربی تھے مراد رکھتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر ہوا ایک شخص نے کہا پیغمبر یقینی بود کہ پیغمبر بود یقینکہ بود کہ نہ بود
کہا کہ میں نہیں جانتا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مومن تھے یا کافر کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف مت کہ پس کہا عورت نے کہ پیغمبروں نے بھی خلاف
کہا ہے یہ کلمہ کفر کا ہے توبہ کرے اور نکاح تازہ کرے جبکہ کہا کسی سے کہ دیکھنا میرا تجکو مانند ملک الموت کے ہے پس خطا عظیم ہے اور اسکے کہنے والے کے کفر میں اختلاف کیا مشائخ
نے بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہے اور اکثروں نے کہا نہیں کافر ہوتا ہے اور خانیہ میں ہے کہ بعضوں نے کہا کہ اگر کہا یہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو ہوتا ہے کافر اور اگر کہا بسبب
کراہت موت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ منہ فلانے کا دشمن رکھتا ہوں مانند منہ ملک الموت کے اکثر مشائخ اسپر ہیں کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہے نہیں سنتا میں گواہی فلانے
کی اگرچہ ہو جبرئیل میکائیل ہوں کافر ہوتا ہے ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتوں میں سے کافر ہوا اگر کہے میں فرشتہ ہوں نہیں کافر ہوتا اور اگر کہے میں نبی ہوں کافر ہوتا ہے
ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اس حال میں کہ نہیں حاضر تھے گواہ کہا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا میں نے یا کہا خدا کو اور فرشتوں کو گواہ کیا میں نے کافر ہوا اور اگر کہا
کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا میں نے نہیں کافر ہوتا اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ قرآن کے جیسے کہا کہ قرآن مخلوق ہے پس وہ کافر
ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیۃ قرآن کا یا ٹھٹھا کیا ساتھ ایک آیۃ قرآن کے یا عیب کیا کافر ہوا جسوقت کہ پڑھے قرآن اوپر بجانے دف کے اور ڈھولوں کے پس کافر ہوا ایک
شخص مجمع ہو قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا بانگ طوفان ہے پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ پڑھا میں نے قرآن بہت پس عفو کیا گیا گناہ ہم سے کافر ہوتا ہے جیسے کہا کسی سے کہ قل
ہو اللہ پڑھ یوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اس شخص کو کہ پڑھتا ہے آیتیں کہ نزدیک ہوا ہے کہ ایک دیوان مردہ ہے یا کہا کسی سے ای کوتاہ تر از انا اعطینا
یا کہا اس شخص سے کہ پڑھتا ہے قرآن اور نہیں یاد آتا ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بھیر آیا لہ اور لایا اسکو اور کہا کاسا دہاقا یا کہا فکانت سرابا الطریق مزاح کے
یا کہا نزدیک ناپنے اور تولنے غلہ کے واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون الطریق مزاح کے یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح لبستہ یعنے ظاہر کیا تو نے علم یا جمع
ہوے ایک جگہ کے رہنے والے اور کہا فجمعنٰہم جمعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑھتا ہے تو والنازعات نزعا ساتھ زیر نون کے
یا پیش نون کے اور ارادہ کیا ساتھ اسکے طنز یا کہا واسطے ایک شخص گنجے کے کہ یہ الکھا ہوں میں تحکم اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کلا بل ران یا بیلا یا کیا
طرف نماز یا حاجت کے پس کہا کہ میں نہیں پڑھتا ہوں تنہا اللہ تعالی نے فرمایا ہے ان الصلوۃ تنہی کافر ہوتا ہے ان سب سے تو ان میں اور جبکہ کہا کسی نے گھر ایسا پاک کیا
ہے تو نے جیسے والسماء والطارق بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہے اور کہا امام ابو بکر بن اسحق رح نے اگر ہے کہنے والا جاہل تو نہیں کافر ہوتا اور اگر عالم ہے تو کافر ہوتا ہے اور
جسوقت کہا قاتا نا سعصف کافر ہو گیا ہے پس یہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور جسوقت کہ نکمیں کچھ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہ بھی مخاطرہ عظیمہ ہے اور
جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن میں ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حکم اسکے کے تامل ہے اگر کہا گیا کہ کیوں نہیں پڑھتا ہے تو قرآن پس کہا بیزار ہوا میں
قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص ایک صورۃ قرآن کی یاد رکھتا ہے اور اس صورۃ کو بہت پڑھتا ہے اور کسی نے اسکو کہا اس سورۃ کو زبون پکڑا ہے تو نے کافر ہوتا
ہے ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی میں قتل کیا جاوے اسلیے کہ وہ کافر ہے اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اگر
کہا ایک نے کہ نماز پڑھ پس کہا اسنے واللہ نہیں نماز پڑھونگا میں کبھی اور نہ نماز پڑھی یہاں تک کہ مرگیا کافر ہوتا ہے اور کہنا آدمی کا کہ نہیں نماز پڑھتا میں محتمل ہے چار وجہ کو ایک
تو یہ کہ میں نماز نہیں پڑھتا اسلیے کہ پڑھ چکا ہوں اور دوسرے یہ کہ نہیں نماز پڑھتا تیرے حکم سے اسلیے کہ تحقیق حکم کیا ہے مجکو ساتھ نماز کے اسنے کہ وہ بہتر ہے تجھسے اور تیسرے کہ نہیں نماز
پڑھتا میں باعتبار فسق بیباکانہ پس یہ تینوں صورتیں نہیں کفر اور چوتھے یہ کہ نہیں نماز پڑھتا میں اسلیے کہ نہیں واجب مجھپر نماز اور نہیں حکم کیا گیا میں ساتھ اسکے پس اس سے کافر ہوتا ہے اور اگر
مطلق کہا کہ نہیں نماز پڑھتا میں نہیں کافر ہوتا واسطے احتمال ان وجوہ کے جب کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑھ پس کہا اسنے کہ بھر تو اہو کہ نماز پڑھے اور کار اپنے

پڑھا کرے یا کہا دیر ہوئی کہ بیکار نہیں کی یعنی بیٹھا یا کہا نور طاقت رکھے کہ یہ کام سپرد کیا ہے یا کہا خود مند درکاری نیلید کہ سپر تو لنا ہو یا کہا کہ لوگ مرہی واسطے کرتے ہیں یا کہا نماز پڑھتا تو
کچھ میسر نہیں آیا یا کہا کہ تو نے نماز پڑھی کیا میسر ہوا یا تو کہا نماز کسواسطے کروں میں ماں باپ میرے مر گئے یا کہا نماز پڑھنی نہ پڑھنی ایک سی ہی یا کہا کہ اتنی نماز پڑھی میں نے کہ میرا دل تنگ ہو گیا
یا کہا کہ نماز چھوڑنے نیت کہ اگر نماز گنتی نہ ہو دیں سب کفر ہی اگر کسیکو کہیں کہ آؤ نماز پڑھیں ہم اس حاجت کے لیے پس وہ کہے کہ میں نے بہت نماز پڑھی کوئی حاجت میری روا نہوئی
اور بطریق استہزا و استخفاف کے کہے تو کافر ہوتا ہے اگر کہے ایک فاسق نماز دون کو کہ آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ کرے طرف مجلس فسق کے کافر ہوتا ہے جس وقت کہ کہے خوش کام ہے بے نمازی
پس یہ کفر ہے جس وقت کہے کوئی کسیکو کہ نماز پڑھ تاکہ پاوے تو حلاوت طاعت کی پاک نہ یہی میں نماز پڑھوں تا حلاوت نماز پاؤں پس کہا اس شخص نے جواب میں اسکے تو
مکہ حلاوت بے نمازی یہی کافر ہوتا ہے جس وقت کہا گیا علم کو کہ نماز پڑھ پس کہا کہ نہیں پڑھتا میں اسلیے کہ اب تو میں گم کافر ہوتا ہوں کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑھ دیکھا کہ
اللہ نے ناقص لیا مال میرے میں سے پس میں ناقص کرتا ہوں اسکا حق میں سے یہ کفر ہے [illegible] پڑھتا ہوں رمضان میں لیکن نہیں پڑھتا اور کہا [illegible] خود بسیار است یا جو
لیتا ہوں کہ [illegible] اسلیے کہ ہر نماز رمضان کی برابر [illegible] کافر ہوتا ہے نماز پڑھے [illegible] پڑھے اسی [illegible] کہا ابو یوسف رحمہ نے کہ وہ
کافر [illegible] الفقیہ ابو اللیث نے اور [illegible] اور اگر نماز پڑھے بغیر وضو کے قصداً کافر ہوتا ہے تحری
[illegible] تحری اسکی [illegible] روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ رح سے خوف رکھتا ہوں میں
اسپر کفر کا واسطے [illegible] قبلہ سے اور اختلاف ہے مشائخ رح نے [illegible] شمس الائمہ حلوائی نے کہا [illegible] طرف غیر قبلہ کے بطریق
استہزا و استخفاف کے کافر ہوتا ہے اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمیں بسبب ضرورت کے اسطرح کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ قوم کے پس حدث کر دیا اور حیا کی یہ کہ ظاہر کرے حدث چھپایا
اسکو اور نماز پڑھی اسیطرح یا تھا قریب دشمن کے پس کھڑا ہوا اور نماز پڑھی غیر طاہر کہا بعض مشائخ رح نے کہ نہیں ہوتا کافر اسلیے کہ استہزا کرنیوالا نہیں ہے اور جو
کوئی مبتلا ہو ساتھ اسکے بسبب ضرورت کے یا حیا کے لائق ہے یہ کہ نہ قصد کرے ساتھ قیام کے قیام نماز کا اور نہ پڑھے کچھ اور جب جھکاوے پیٹھ نہ قصد کرے
رکوع کا اور نہ تسبیح پڑھے تاکہ نہ ہووے کافر بالاجماع اور جب نماز پڑھے نجس کپڑے پر تو کہا بعضے علما نے کہ نہیں ہوتا ہے کافر کہا نماز فرض ہے لیکن رکوع اور سجود کا
نہیں فرض نہیں کافر ہوتا اسلیے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر انکار کرے دوسرے سجدے کی فرضیت کا تو بھی
کافر ہوتا ہے بسبب ہونے اسکے اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ نہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو میں نماز کعبے ہی کیطرف پڑھتا اور بیت المقدس کیطرف نہ پڑھتا یا
کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو منہ طرف اسکے نہ کروں میں یا کہا اگر فلانے جانب کعبہ ہو منہ طرف اسکے نہ کروں میں یا کہا کہ قبلہ دو ہیں یعنے کعبہ و بیت المقدس کافر ہو کہا امام
ابن یوسف نے اگر نماز پڑھے ریا نہیں ثواب اسکے لیے اور اسپر گناہ ہے اور بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہ ثواب ہے اسکے لیے اور نہ گناہ اور وہ مانند
اسکے ہے نہیں نماز پڑھی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نماز میں پس اگر ہے یہ فعل سبب تعظیم انکے کے کافر ہوا اور نہیں اسپر قضا نماز کی اور اگر کیا یہ فعل بسبب
فسق کے نہ کافر ہوا اور قضا کرے نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام میں پھر بعد ایک مہینے کے پوچھا گیا پانچوں نمازوں سے پس کہا کہ نہیں جانتا میں کیا فرق ہے
تحقیق کافر ہوا مگر یہ کہ رہتا ہو بیچ مسلمانوں کے ایک شخص نے کہا مؤذن کو وقت اذان دینے کے کہ جھوٹ کہا تو نے کافر ہوا ایک مؤذن نے اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہ
بانگ غوغا ہے کافر ہوا اگر کہا یہ بطریق انکار کے اگر سنی اذان پس کہا یہ آواز گھنٹے کی ہے کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو ادا کر زکوٰۃ اسنے کہا نہیں ادا کرونگا میں کافر ہوتا ہے کہا بعضوں
نے مطلقاً اور بعضوں نے کہا اموال باطنہ میں نہیں کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ میں کافر ہو جاتا ہے اور لائق یہ ہے کہ ہو مسئلہ زکوٰۃ کا موجب ان قولوں
کے کہ گذرے نماز میں کذا فی الفصول العمادیہ اگر کہا کاش کہ رمضان نہ ہوتا فرض اسکے کفر میں اختلاف کیا ہے مشائخ نے اور صواب یہ
ہے کہ یہ اسکی نیت پر موقوف ہے اگر اس نیت سے کہا کہ حقوق اسکے مجھ سے نہیں ادا ہو سکنے کے نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنے مہینے رمضان کے
کہ آیا وہ مہینا بھاری یا کہا آیا مہمان بھاری کافر ہوا جس وقت کہا وقت داخل ہونے رجب کے کہ بعد اسکے خرابی میں پڑینگے اگر کہا یہ از راہ حقارت

مہینوں

میں نوین ... کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے نیچے نفس اپنے کا نہ کافر ہوا اور لائق تر یہ ہے کہ ہو جواب اسی مسئلہ کا بھی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان علیہ بجا
جا دے پس بعضوں نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہے اور کہا بعضوں نے نہیں کافر ہوتا اور اگر وہ جیب ... یہ کفر ہے اور اگر کہا کہ ان طاعات کو اللہ نے کیا ہے عذاب
ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہیں کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہیں کافر ہوتا اگر تاویل کرے اسکی اگر کہے
کہ نماز مجھے سزاوار نہیں یا حلال سزاوار نہیں یا نماز ... پڑھوں ... تو کہتا ہی نہیں ... طلاق پر لکھا ہے میں نے کافر ہوتا ہے ان سب صورتوں میں ... و بعضے
واجبات کو منکر کے وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ علم و علما کے جسنے فقیہ کہا ... خوف ہے اسپر کفر کا جس وقت کہا واسطے عالم ...
اسکا نزدیک میرے ایسا ہے جیسے ... خوف ہے اسپر کفر کا ... اور کافر ہوتا ہے اس کہنے سے عالم کو ذکر حمد کا
ہے معقد علم ... مراد رکھتا ہو علم سے علم دین کا ایک جاہل نے کہا ... علم سیکھتے ہیں ... یا کہا ... علم
حیلہ کا منکر ہوں یہ سب کفر ہے ایک شخص بیٹھے ایک جگہ اونچی پر ... سے مسائل بطریق استہزا کے پھر مارتے ... ساتھ تکیوں کے اور وہ ہنستے جاتے
کافر ہوتے ہیں سب اور اسیطرح اگر ... ایک شخص ... پس کہا اسکو ایک اور شخص نے ... کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر کہا
کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام یا کہا کون ... عالم کافر ... علم کیا کروں میں مجکو
چاندی چاہیے جیب میں کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ مجکو اپنی مشغولی ... مجلس علم میں ... خطیہ ہے اگر ارادہ کرے ساتھ اسکے ...
علم کا جس وقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح ... کیا کام آوے درم چاہیے کہ آج حشمت
درم کو ہے علم ... کافر ہوتا ... دانشمندی ... ایک عورت نے کہا لعنت ہو ... دانشمند کے کافر ہوئی ایک
شخص نے کہا فعل دانشمندوں کا ... کافر ... بعضوں نے کہ یہ سبب ... ارادہ کیے جاویں ساتھ اسکے تمام افعال ... کا تسویہ درمیان
حق و باطل کے ایک شخص جھگڑا ایک فقیہ سے کسی امر میں اور بیان کی فقیہ نے اسکے لیے ایک وجہ شرعی پس کہا اس جھگڑنے والے نے یہ دانشمندی مت کر ... نہیں چلنے
کی خوف ہے اسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو ... دانشمند کہا ... نہیں کافر ہوتا اگر نہ ارادہ ... استخفاف دین کا ... ایک فقیہ نے رکھی کتاب اپنی کسی کی
دوکان میں ... چلا گیا ... دوکاندار نے کہا ... فراموش کیا ... کتاب ... کہا کہ ... بسولے کے لکڑی
کاٹتا ہے اور تم ساتھ کتاب کے ... لوگوں کے پس شکوہ کیا فقیہ نے اسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا ... قتل کرنے ... ایک شخص غصہ کرتا ہے اپنی
بیوی پر اور کہتا ہے اسکو کہ طاعت ... اسکو گناہ سے پس کہا ... اور علم کیا جانتا ... کافر ہوئی ایک شخص نے کہا
طالب علم ... چلتے ہیں ... کہا ... جھوٹ ہے کافر ہوا ایک شخص ... کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہیں کافر ہوا ایک شخص نے کہا کاش ... خیر میں العلم کافر ہوا
اور اگر کہا ... ایک شخص نے کہا ... ساتھ طرف شرع کے ... کہ پیادہ ... بہتر ... جانا کافر ہوا جسے
کہ مقابلہ کیا شرع کا اور اگر کہا ... ساتھ قاضی کے ... یہ مسئلہ ... کافر ہوتا ... ساتھ ... شریعت ... حیلہ ...
میرے لیے ... شریعت کو کیا کروں ... سب کفر ہے اور اگر کہا ... چاندی لی تھی تو نے شریعت اور قاضی کہاں تھا کافر ہوا اور علما متاخرین ... بعضوں نے کہا اگر
... اور کہا ساتھ اسکے قاضی شہر کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا ... کہ حکم شرع ... یہ کام کرتا ہوں شرع پر کافر ہوتا ہے نزدیک بعض مشائخ کے ایک
شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ کیا کہتی ہے تو کیا ہے حکم شرع کا ... کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنے خاوند سے ایک شخص
اسکے ... فتوی ... پس ... اسنے اسکو ... فتوی ... کافر ہوتا ہے ... رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر کہا ... لیکن فتوی ...
پر ... شرع ہے کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچھا ایک عالم سے اپنی بیوی کی ... طلاق ... طلاق پڑ گئی پس کہا فتوی پوچھنے والے نے

کہ طلاق طلاق کو کیا جانوں یا ان بچوں کی چاہئے کہ میرے گھر میں ہیں کافر ہوا جسوقت آیا ایک جھگڑنیوالوں میں سے طرف دوسرے کے فتویٰ ائمہ کا پس کہا اُسنے کہ نہیں جیسکہ فتویٰ
دیا انھوں نے یا کہا نہیں عمل کرتے ہم اُسپر تو کافر ہوا یہ موجبات کفر سے ٭ وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ حلال اور حرام کے اور کلام فاسقوں کے اور فاحشہ اور بیخ وغیر لک سے
اعتقاد کیا حرام کو حلال یا عکس کو تو کافر ہوگا لیکن یہ کہا حرام کو حلال یا حلال کو حرام تو ... علیارہ نے کہ نہیں کافر ہوتا اگر حرام ہو لعینہ اور وہ اعتقاد رکھتا
ہو اسکو حلال ہونیکا ... اور جبکہ ہو حرام لغیرہ ... اور اس چیز کے کہ نہیں ہے حرام لعینہ کا فرہوتا ہے جبکہ حرمت ثابت ساتھ دلیل قطعی کے اور جبکہ حرمت ثابت
اخبار آحاد کے نہیں کافر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال چیز طرف میرے یا دہ حرام کہا جو ساتھ دونوں میں حلال ہے مجھے خوف ہے اُسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال حلال چاہئے خواہ
حلال ہو خواہ حرام اور اگر کہا جبتک حرام پاتا ہوں نہیں کھاتا حلال تو نہیں کافر ہوتا اگر فقیر کو کچھ مال حرام میں سے اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا اور اگر جانے فقیر اسکو
پھر دعا کرے اسکو اور آمین کہے دینے والا کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کھا حلال سے پس کہا اُس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہے میرے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اسکے جواب میں کہ اس
جہان میں ایک حلال چاہتا ہوں لاتا اسکو سجدہ کرتا یہ کلمہ کفر ہوا کہا کسی سے کہ کھا حلال کہا اُسنے کہ مجھکو حرام چاہیئے کافر ہوا ایک فاسق کے لڑکے نے شراب پی پھر آئے اقارب اسکے
اور نثار کیں اُسپر درہم کافر ہوئے وہ اور اگر نثار نہ کیں ولیکن کہا اُنھوں نے مبارک ہو تو بھی کافر ہوئے اگر کہا حرمت شراب کی نہیں ثابت ہوتی قرآن سے کافر ہوا ایک
شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہے حرمت اور باوجود اسکے تو پیتا ہے شراب یہ نہیں جو کہ کرتا تو کہا کسی نے شیر مادر شکیب نہیں کافر ہوتا اسلیے کہ یہ استفہام ہے یا تسویہ ہے درمیان
شراب اور دودھ کے محبت میں اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض میں کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر میں ہے امام محمد رح سے
کہ نہیں کافر ہوتا دونوں مسئلوں میں اور یہی صحیح ایک شخص نے پی شراب پھر کہا کہ شادی اُسکو ہے کہ ساتھ شادی ہماری کے شاد ہے اور کم و کاست اُسکو ہے کہ ساتھ شادی ہماری کے شاد
نہیں ہوتا ہے کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد میں اور کہا اپنے یاروں سے بیا ئید تا ملکے خوشی بہیم کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتھ پینے شراب کے اور کہا مسلمانی
آشکارا کرتا ہوں میں کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہے کہا ایک شخص نے فاسقوں میں سے اگر اس شراب میں سے تھوڑی سی گر پڑے جبرئیل علیہ السلام ساتھ پر اپنے اُٹھا لیں
اسکو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک فاسق کو تو صبح کرتا ہے ہر دن اس حال میں کہ ایذا دیتا ہے تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہوں میں کافر ہوا کہا واسطے گنا ہوں کے کہ یہ بھی ایک راہ و مذہب ہے
ہے کافر ہوتا ہے کذا فی المحیط اور تجنیس ناطفی میں ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ نہیں کافر ہوتا ہے وہ ایک شخص مرتکب ہوا ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اسکو کہ توبہ کر اللہ سے پس کہا میں نے کیا کیا ہے تا توبہ
کرنی چاہیے کافر ہوا جسنے کہا طعام حرام اور کہا وقت کھانے کے بسم اللہ نقل کیا امام معروف مستملی نے کہ وہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا وقت فراغ کے الحمد للہ کہا بعض
متاخرین نے کہ نہیں کافر ہوتا اور اتفاق ہے اسپر کہ اگر قدح لیوے اور بسم اللہ کہے اور پیوے سے کافر ہوئیگا اور ایسے ہی بوقت مباشرت فعل زنا کے یا بوقت قمار کے کہیں بیچ
اور کہے بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جھگڑ پڑیں پس کہے ایک ان دونوں میں کا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا لا حول بکار نہیں یا کہا لا حول کیا کروں میں یا کہا لا حول نہیں کفایت کرتی بھوک سے یا کہا
لا حول کاسہ ثرید تو ان کر دیا کہا لا حول بجائے نان سود ندارد کافر ہوتا ہے ان سب روتوں میں اسیطرح جسوقت کہ کہے وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ
کہے سبحان اللہ پس کہے دوسرا سبحان اللہ کی تو رونق لیگیا یا کہا دوست یاد کر دی پس یہ کفر ہے جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہیں کہتا میں پس کہا بعض مشائخ نے
کہ یہ کفر ہے اور بعضیوں نے کہا کہ اگر مراد رکھے ساتھ اسکے یہ کہ میں نہیں کہتا تیرے حکم سے نہیں کافر ہوتا اور کہا بعضیوں نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقا اور اگر کہا کہ گفتن این کلمہ چہ بر سر آوردی تا من
گویم کافر ہوتا ہے ایک بادشاہ چھینکا پس کہا واسطے اُسکے کسی نے یرحمک اللہ پس کہا کسی اور شخص نے یرحمک اللہ کہنے والے کو کہ نہ کہہ بادشاہ کے لیے اسطرح کافر ہوتا ہے یہ کہنے والا
اور بعضے موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ دن قیامت کے اور اس چیز کے کہ اسمیں ہے جسنے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا
میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہے اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ایک شخص نے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ یہود اور نصاری جب اٹھائے جاوینگے قیامت کو آیا
عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ انکار رویت اللہ تعالی کے بعد دخول جنت کے اور ساتھ انکار عذاب قبر کے اور ساتھ انکار حشر بنی آدم
کے نہ غیر انکے اور نہ ساتھ کہتے اسکے کہ ثواب و عذاب دیے جاوینگے روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دیگر ہے پس کہا اُسنے کہ اُس جہان سے کسنے خبر دی کافر ہوا

ایک شخص کا قرض آتا ہو کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کے دن لونگا پس کہا قیامت بڑی نامبارک اگر کہا از راہ حقارت کے قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم نے آخر قیامت
ہست پس کہا ظالم نے فلان خر قیامت است کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنے قرضدار سے کہ دے دراہم میرے دنیا میں اسلیے کہ نہیں دراہم میں قیامت کے دن
بدلہ اسکا اس جگہ میں پس لیا یا دیدونگا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ مجھکو ساتھ حشر کے کیا کام یا کہا نہیں ڈرتا میں قیامت سے کافر ہوتا ہے کہا اپنے دشمن سے لونگا میں تجھسے
حق اپنا حشر میں پس کہا دشمن اسکے نے کہ تو اس انبوہ میں مجھکو کہاں پاویگا پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اسکے کفر میں اور زیادہ کو ہے فتاوی ابو اللیث میں کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا
تمام خوبیاں اس جہان میں ہیں بہشت میں اس جہان میں جو کچھ ہو سو ہو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک شخص سے چھوڑ دنیا کو واسطے آخرت کے کہا میں نہیں چھوڑتا نقد کو واسطے نسیہ کے کافر ہوا
کہا جو کوئی اچھا نہیں خریدتا ہے اچھا نہیں بانسیہ دربارہ کے ہوگا کہا شیخ عالم ابو بکر محمد بن الفضل رح نے کہ یہ طعن ہے اور تمسخر ساتھ امر آخرت کے پس باعث ہوتا ہے کفر
کہنے والے کا اگر کہا ساتھ تیرے دوزخ میں جاؤنگا لیکن اندر نہیں آؤنگا کافر ہوا اگر کہا قیامت میں جبتک کہ کچھ رضوان کے لیے نہ لیجاویگا دروازہ بہشت کا نہیں کھولیگا
کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے امر بالمعروف کرنے والے کے کہ کیا غوغا آیا اگر کہا بطریق تعجب و انکار کے خوف ہے اسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ فلانے کے گھر
میں جا اور اسکو امر معروف کر پس کہا اس شخص نے کہ میں نے اسکا کیا کیا ہے یا کہا کہ مجھکو اس سے کیا وجہ آزار کی ہے یا کہا میں نے عافیت اختیار کی ہے مجھکو اس فضولی سے کیا کام
پس یہ سب الفاظ کفر کے ہیں اگر کہا واسطے صاحب تعزیت کے ہر چہ از جان وے بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہے کہنے والے پر کفر کا یا کہا زیادہ کنا بسی خطا اور جہل ہے
اور اسیطرح از جان فلان بکاست بجان تو پیوست اور اگر یا دے مردو جان تو بسیر کافر ہوتا ہے ایک شخص اچھا ہوا اپنی بیماری سے پس کہا ایک شخص نے فلان
خدایا آزمرد سادیس یہ کفر ہے ایک شخص بیمار رہا اور سخت ہوئی بیماری اسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہیے تو مارے تو مجھکو مسلمان اور اگر چاہے تو مارے تو
مجھکو کافر ہوتا ہے کفر کرنے والا ساتھ اللہ کے مرتد دین لینے سے اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا اسطرح بطرح کی مصیبتوں میں پس کہا لیا تو نے مال میرا اور لیا تو نے
فرزند میرا اور لیا تو نے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہے تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نے اور مانند ان الفاظ کے کہے پس کافر ہوا اور **بعضے موجبات کفر کے** وہ ہیں
کہ متعلق ہیں ساتھ تلقین کفر کے اور حکم کرنے کے ساتھ مرتد ہونے کے اور سکھانے ارتداد کے اور مشابہت کرنے کے ساتھ کفار کے اور اقرار کرنے کے اگر
سکھایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس تلقین کرتا ہے وہ کافر اگرچہ ہو بطریق تعجب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کرے ایک شخص کسی عورت کو یہ کہ مرتد ہو جاوے اور جدی ہو وے
خاوند سے ہوتا ہے وہ کافر اور اسیطرح روایت کیا گیا ہے ابی یوسف رح اللہ سے اور امام ابی حنیفہ رح سے منقول ہے کہ جسنے حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونے کا ہوتا ہے حکم کرنے والا کافر
خواہ کافر ہوا مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جسوقت کہ سکھایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہے کافر جسوقت کہ سکھایا کسیکو حکم کیا اسکو اور حکم کیا اسکو ساتھ مرتد ہونے کے اور
اسیطرح جسنے سکھایا عورت کو کلمہ کفر کا ہوتا ہے وہ کافر جبکہ حکم کرے عورت کو مرتد ہونے کا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی پر یہ کہ بولے کلمہ کفر کا ساتھ خوف تلف کرنے
کے یا مانند اسکے کے پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اسکا مطمئن ہے ساتھ ایمان کے اور نہ خطرہ آیا اسکے دل میں کچھ سوا اس چیز کے
کہ جبر کیا گیا اسپر پوشیدہ کفر سے پس اس صورت میں حکم کیا جاوے ساتھ کفر اسکے کے نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہ ہے کہ کہے خطرہ آیا میرے دل میں کہ خبر دوں
میں کفر سے بیچ ماضی کے جھوٹ … کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام انکے کے اور اسطرح میں حکم کیا جاویگا ساتھ کفر اسکے کے قضاء اور یہاں تک کہے
… ماضی … تیسری طرح یہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا تھا میرے دل میں کہ خبر دوں میں کفر سے ماضی میں جھوٹ مگر … نہیں ارادہ کیا اسکا
… کا کفر سے ماضی میں جھوٹ … کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام انکے کے اور اسطرح … کافر … قضاء میں بھی اور عند اللہ بھی …
خبر … نماز پڑھے طرف اس صلیب کے … خطرہ گذرا تھا میرے دل میں …
… نہیں کافر ہوتا ہے قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تھا میرے دل میں کہ نماز پڑھوں میں واسطے اللہ … واسطے صلیب کے پس سجدہ کیا …
نہیں قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تھا میرے دل میں نماز پڑھوں میں واسطے اللہ کے پھر ترک کیا … واسطے صلیب کے لیے پس سجدہ کیا …

نہ کافر ہوتا ہے تمثیلاً یعنی رحمۃ اللہ علیہ اگر کوئی مسلمان کسی بادشاہ کو سجدہ کرے یا بادشاہ کے تئیں لاماتہ لیکن اس مجلس مضاف ہو کہ نہ سجدہ کرے جسوقت بولا کلمہ کفر کا قصداً لیکن
نہ واعتقاد کفر کا نہیں تھا تو بعض علماء نے کہا نہیں کافر ہوتا اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہے جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا حالانکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ کلمہ کفر کا
ہے مگر یہ کہ بولا تھا وہ اپنے اختیار سے کافر ہو جاتا ہے بلکہ ان تمام کے نزدیک نہیں بسبب جہالت کے اور جو شخص کہ ہنسا بولنے سے کفر از راہ استخفاف کے اور ٹھٹھے اور
خوش طبعی کے تو کافر ہو جاتا ہے کفر سے سب کے نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اسکا خلاف اسکے جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک سے اسطرح کہ ارادہ کرتا تھا کہ بولے ایسا لفظ کہ نہیں کفر
پس جاری ہوا اسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہیں ہوتا ہے یہ کفر سب کے نزدیک کافر ہوتا ہے بسبب رکھنے ٹوپی مجوس کی اپنے سر پر بسبب روایت صحیح کے مگر بسبب ضرورت سردی گرمی کے
رکھلے تو نہیں کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہے بسبب باندھنے زنار کے مگر جبکہ کرے ازراہ فریب دینے کے لڑائی میں واسطے جاسوسی کے واسطے مسلمانوں کے اور بسبب
اس کہنے کے کہ مجوس بہتر ہیں اس چیز سے کہ وہ اسمیں ہیں یعنی مسلمان بہتر نہیں ہیں اور بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیہ بہتر ہے یہودیہ سے اور کہنے سے کہ یہودیہ بہتر ہے
نصرانیہ سے اور کافر ہوتا ہے بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیہ بہتر ہے مجوسیہ سے اور بسبب کہنے کے کہ کفر ہوا الا کفر کا بہتر ہے اس چیز سے کہ تو کرتا ہے بعضے کہتے ہیں کہ مطلق اس کہنے سے کافر ہوتا ہے
اور مقید کیا ہے اسکو فقیہ ابو اللیث نے ساتھ اسکے کہ قصد کرے اچھا جاننا کفر کا تو جاننا معاملہ اسکے کا اور کافر ہوتا ہے بسبب نکلنے کے طرف نوروز مجوس کے واسطے موافقت
اسکے کے ساتھ انکے بیچ اس چیز کے کہ کرتے ہیں اس دن بیچ بسبب خریدنے کے اس دن کے ایسی چیز کہ نہیں خریدتا تھا اسکو پہلے اسکے واسطے تعظیم نوروز کے نہ واسطے کھانے
اور پینے کے اور بسبب تحفہ بھیجنے کے اس دن واسطے مشرکوں کے اگرچہ انڈا بھیجے واسطے تعظیم اس دن کے نہ بسبب قبول کرنے دعوت مجوسی کے وقت مونڈنے فرزند اسکے
اور کافر ہوتا ہے بسبب اچھا جاننے کفار کے اتفاق یہاں تک کہا ہے علماء نے کہ اگر کوئی کہے کہ بولنا وقت کھانا کھانے کے مجوس کے ہاں اچھا ہے یا ساتھ سونا بیوی کا حالت
حیض میں مجوس کے ہاں اچھا ہے پس وہ کافر ہے المذہب شیخ نے ذبح کیا بسبب حاجت کسی شخص کے بیچ وقت خلوت کے یا بسبب آخرت اور مانند اسکے کے کفر ہوا اور جانور ذبح کیا مردار ہے
کہ نہ کھایا جاوے اگر ذبح کیا جائے کا بیچ آدرت بیچ جگہ تقریب بغیر اللہ کے بسبب آنے حاجی کے یا غازی کے کہا ایک جماعت نے علماء سے کہ یہ کفر ہے اور جو جانور کہ نامزد کیا گیا اور
شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کے لیے بنام غیر خدا تعالی کے وہ حرام ہے جیسے کہ عوام جاہل میں دستور ہے کہ بکرا شیخ سدو کا یا گائے سید احمد کبیر کی یا بکرا توپ کا یا مرغا مدار
صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبروں پر بتوں کے پاس کنارہ دریا کے یا بطریق جھوٹ کے ساتھ نام جنوں کے پس یہ نامزد کافر ہے اور یہ ذبیحہ مردار اور حرام ہے اگرچہ وقت
ذبح کے نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہے اسواسطے کہ پہلے سے یہ جانور غیر خدا کے نام پر مشہور ہو چکا پھر وقت ذبح کرنے کے نام خدا کا کچھ فائدہ نہیں دیتا
جیسے اشباہ و نظائر اور تنویر الابصار اور در المختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری و مطالب المؤمنین وغیرہ میں لکھا ہے بلکہ درمختار میں شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ
اگر نیت الا اسم فعل کا جمہور علماء کے نزدیک کافر ہے اور مطالب المؤمنین میں لکھا ہے ابو حفص کبیر اور ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور ابو اسعد اور ابو الحسن نوری وغیرہ نے کہ
علماء نامدار اور مجتہد روزگار تھے فتوی اسپر دیا ہے کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہے اور ذبیحہ اسکا حرام ہے اور تفسیر نیشاپوری میں نقل کیا ہے کہ سارے علما اتفاق رکھتے ہیں اسپر
کہ جو مسلمان نے ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اسمیں سوا خدا کے تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہے اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ملعون ہے وہ شخص
کہ جو ذبح کرے واسطے تقرب پانے غیر خدا کے جیسے کہ مشکوۃ شریف وغیرہ میں ہے اور تفسیر عزیزی میں بیچ تفسیر وما اہل بہ لغیر اللہ کے مولانا شاہ عبد العزیز محدث رح
نے لکھا ہے کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوا نام اللہ کے خوک سے بدتر اور مردار ہے پھر جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہے تو تفسیر عزیزی مولانا معروف
مرحوم کی میں دیکھے تسلی ہو جائیگی اس مقام میں مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہے اور دل کا مالک اللہ ہے اور روی ہے یادی ایک عورت نے باندھی اپنی کمر پر رسی اور کہا یہ زنار ہے
کافر ہوئی ایک شخص نے کہا کافر کی روٹی بہتر ہے خیانت کرنے سے اکثر علماء اسپر ہیں کہ کافر ہوتا ہے اور اسپر فتوی دیا ہے ابو القاسم صفار رح نے ایک شخص نے کہا عورت کو
پس کہا عورت نے کہ نہیں ہے تو مسلمان پس کہا مرد نے ہاں میں نہیں مسلمان نہیں ہوتا ہے کافر اس سے اور بعضے علماء ہمارے سے منقول ہے کہ ایک شخص کو
کہا گیا کہ کیا نہیں ہے تو مسلمان اس نے کہا کہ نہیں ہے تو وہ کافر ہے ایک عورت نے کہا اپنے خاوند سے کہ نہیں ہے مجھکو حمیت اور نہ دین اسلام کہ راضی

ہوتا ہے تو ساتھ تیرے خلوت میری بیکنے کی جنیبو نہ دیتا تب کہا خاوند نے کہ نہیں مجھکو حمیت اس دین اسلام میں پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہوں میں پس کہا ایسی ہی ہے تو مجھ طلاق دیدے مجھکو یا کہا اگر ایسی نہ ہوتی تو تیرے ساتھ نہ رہتی یا کہا اگر ایسی نہ ہوتی تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکھتی یا کہا تو مجھکو نہ رکھتا کافر ہوتی اور اگر کہا کہ اگر میں ایسی ہی ہوں تو مجھکو مت رکھو نہیں کافر ہوتی ہے اور اگر کہا عورت نے اپنے خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا خاوند نے ایسا ہی ہوں میں مجھسے باہر آ یا کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو مجھکو نہ رکھتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہوں میں میرے ساتھ نہ رہ صحیح یہ ہے کہ نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا ایک اجنبیہ یا مسلمان ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اُسنے ایسا ہی ہوں میرے ساتھ صحبت نہ رکھ یا کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکھتا آخر اس چیز تک کہ ذکر کیئے ہمنے الفاظ پس اسکا حکم بھی مانند حکم خاوند و بیوی کے ہے ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا اُسکو بیوی اُسکی نے اگر یہ کام کرے تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نے اور نہ التفات کی طرف عورت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت نے میں نہیں بلکہ تو ہے یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہی نہیں واقع ہوتی درمیان اُنکے فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نے کچھ یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھ بھی فقیہ ابوبکر اعمش بلخی کہتے ہیں کہ کافر ہوتا ہے اُسکا کہنے والا اور کہا سوا اُنکے علماء بلخ نے نہیں کافر ہوتا اور مختار واسطے فتوی کے بیچ جنس ان مسائل کے یہ ہے کہ اسطرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہے برا کہنا اور نہیں اعتقاد رکھتا اُسکو کافر نہیں کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکھتا ہے اُسکو کافر پس خطاب کیا ہے اُسکو ساتھ اسکے بنا پر اعتقاد اپنے کے کہ یہ کافر ہے کافر ہوتا ہے ایک عورت نے کہا اپنے بچہ کو اے بچہ یا اے کافر بچہ یا اے یہودی بچہ کہا اکثر علماء نے کہ نہیں ہوتا یہ کفر اور بعضوں نے کہا کہ کفر ہے اور اگر کہے مرد نے یہ الفاظ اپنے بچہ کو اختلاف کیا ہے علماء نے اسمیں بھی اور صحیح تر یہ ہے کہ وہ نہیں کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کرے ساتھ اسکے کفر عنس اپنے کا اور اگر کہا اپنے جانور کو اے کافر خداوند نہیں کافر ہوتا بالاتفاق اور جس وقت کہے واسطے غیر اپنے کے یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہے لبیک کافر ہوتا ہے اور اسیطرح جس وقت کہ کہے آ رہے ہمچنین کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا تو نے خود آ اور نہ کہا کچھ اور سکوت کیا نہیں کافر ہوتا یا کہا کسی سے بہتر ہو کہ کافر شدہ یا کہا بہتر ہے میں یہ کہ کافر ہو جاؤں نہیں کافر ہوتا اگر کہا کہ اکتا سا(؟) یا تو نے کہ کافر ہونا چاہا میں نے کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہ زمانہ مسلمانی اختیار کرنے کا نہیں ہے زمانہ کافری کا ہے کہا بعضوں نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نے کہ یہ نہیں ہے صواب بیچ نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہ میں بیٹھے پس پکارا ایک شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اُسکو مسلمان نے اگر تھے دونوں ایک کام میں آپس کا نہ ہوا تم کے اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ پکارتا ہے مجھکو بسبب اس کام کے کہ نہیں ہے مرد بچا اُسکو کفر اور اگر نہیں تھے دونوں ایک کام میں خاص ہے اُسپر کفر کا ایک مسلمان نے کہا ملحد لعنتی میں نہ ہوں پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہیں جانتا تھا میں کہ یہ کفر ہے نہیں معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص نے لا ایک کلمہ کہ گمان کیا تو ممہنے کہ وہ کفر ہے اور نہیں تھا کفر حقیقت میں پس کہا اُسنے اُسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اُسنے کافر شدہ گیر و زن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہے اور جدی ہو جاتی ہے اس سے بیوی اُسکی ایک شخص نے کہا کہ میں فرعون ہوں یا ابلیس ہوں پس وہ کافر ہو جاتا ہے ایک شخص نے نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اُسکو طرف توبہ کے پس کہا اُسنے اُسکو نہیں انتہیہ کا معان یزیر نہم(؟) کافر ہوتا ہے کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کافر ہوم اگر چنین کار کنم کہا شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل رح نے کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہے اپنے خاوند سے فی الحال اور کہا قاضی امام علی السغدی نے کہ یہ تعلیق ہے نہیں ہے کفر نہیں اگر کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ اگر ظلم کریگا تو مجھ پر بعد اسکے یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میرے لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی میں کافر ہوتی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تھا میں مجوسی اگر یہ کہ مسلمان ہو گیا میں بطریق تمسخر کے اور نہ اعتقاد کیا اُسکا حکم کیا جاوے ساتھ کفر اُسکے کے جس وقت کہ سجدہ کیا واسطے ایک آدمی کے سجدہ تحیہ کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلم کو کہ اے خدا کے دشمن مسلمانی تجھسے بہتر اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوئے دونوں ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اُسنے کہ میں مسلمان ہوں مجھکو مت ستا پس کہا ایذا دینے والے نے کہ جا مسلمان ہو چاہ کافر کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہے اُسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دیا اُسکو لوگوں نے چیزیں پس کہا ایک مسلمان

نے کہا کہ وہ شخص کافر ہوتا مسلمان ہوتا اور لوگ اسکو کچھ دیتے یا آرزو کی اسکی ہو اول میں کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہیں کافر ہوتا
اور اگر آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہو جیسے کہ یہ چیزیں کسی وقت میں نہیں حلال تھیں پس اس صورت میں آرزو کی اس چیز
کی کہ نہیں حلال ہوئی کبھی اور دوسری صورت میں آرزو کی اس چیز کی کہ وہ حلال تھی جیسے یہ کہ اگر آرزو کرے کہ نہ ہوتی مناکحت درمیان بھائی اور بہن کے حرام نہیں
کافر ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اس نے اسکی کہ نہیں حلال اسلیے کہ وہ حلال تھا ابتدا میں جیسے معلوم ہے کہ چیز تھی حلال ایک زمانہ میں پھر ہو گئی حرام اور آرزو کی یہ کہ
نہ ہوتی حرام نہیں کافر ہوتا ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا ایک شخص نے یہ کہ اگر یہ نصرانی تیرا نکاح کرتا اس سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ میرے حق پر دعا کر پس کہا اس نے تیرے حق پر کوئی دعا قبول نہ ہوگی میں تیرے حق پر بددعا کرونگا کافر ہوتا ہے جس نے پیدا کیا میں نے اس درخت کو اس کہنے سے کافر نہیں ہوتا
اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہے ساتھ پیدا کرنے کے اس مقام میں جانا یہاں تک کہ اگر ارادہ کرے حقیقت پیدا کرنے کی کافر ہوتا ہے کہا جب تک فلانا یہاں ہی یا
کہا جب تک یہ ہے … زمین پر میں تجھکو … کہا بعضے مشائخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ … کفر کا کہا دروغ ہے تجھی
… چاہا عظیم … کہا جس نے کہ تیری بیوی بھاگ جاوے
اور اسنے اعتقاد کیا اسکے کہنے … کافر … پس کہا … اختلاف کیا ہے مشائخ نے اسکے کہنے
میں … شخص نے کیا کرتا ہے … لازم آیا تجھکو کفر کافر ہوتا ہے پڑھتا ہے ایک شخص
نے مقام … اصحاب النار کی … امامت اسکی اور اگر قصداً پڑھا کافر ہوتا ہے خوف ہے کفر کا اسپر کہتا ہے قسم ہے زندگی
میری … اور … اسکے … کیطرف سے … لیکن … سے … ہے پس کہا بعضوں نے کہ یہ شرک
ہے ایک شخص نے کہا … اب … تحقیق … وہ کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو تجھے فلانا کہیگا کرونگا میں یہ سب کفر کیے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ میں
مسلمانی سے بیزار ہوا … تحقیق کافر ہوتا ہے منقول ہے کہ … مامون خلیفہ کے پوچھا گیا ایک فقیہ تھا اس شخص کے سے کہ قتل کیا ایک جلاد نے کو کہا
… جب … پس حکم کیا مامون نے ساتھ مارنے فقیہ کے یہاں تک مر گیا اور کہا کہ یہ استہزا ہے ساتھ شرع کے اور استہزا ساتھ احکام
شرع کے کفر ہے اگر … تو اس حال میں … سیاہ کملی والا ہے پس یہ کفر ہے جسنے کہا سلطان نے ہماری … کافر ہو ساتھ اللہ کے کذا قال الامام
علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح … بعضوں نے کہا کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو اے خدا کافر ہوتا ہے … کہا … خدا سے اکثر مشائخ اسپر ہیں کہ وہ
نہیں کافر ہوتا اور یہی ہے المختار پیچھے گئے صغار حال ان خطیبوں کے سے کہ خطبہ پڑھتے ہیں منبروں پر روز جمعہ کے اور کہتے ہیں القاب سلاطین العادل الاعظم شہنشاہ الاعظم
مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہے علی الاطلاق پس تحقیق علما نے کہا نہیں اسلیے کہ بعض الفاظ اسکے کفر ہیں اور بعضے
معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصایص اسماء اللہ کے سے ہے بدون وصف اعظم کے اور نہیں جائز وصف کرنا بندوں کو ساتھ اسکے اور مالک رقاب الامم بیشک
محض ہے اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکے کے بیچ کذب محض ہے کہا امام ابو منصور رح نے کہ اگر کوئی زمین بوس کرے کسی کے آگے یا جھکے واسطے اسکے یا جھکا دے
سر اپنا نہیں کافر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہے تعظیم اسکی کا نہ عبادت اسکی کا اور کہا سوا اسکے اور مشائخ ہمارے نے کہ اگر سجدہ کرے کوئی ان جباروں کو پس وہ کبیرہ ہے کیا یہ
کافر ہوتا ہے یا نہیں پس بعضے عالموں نے کہا کافر ہوتا ہے مطلقا اور کہا اکثر انکا نے کہ یہ کئی صورتیں ہیں اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے
تحیہ کا نہ کافر ہوا اور حرام ہے یہ اسپر اور اگر نہ ہو اسکے لیے کچھ ارادہ کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور جو منا زمین کا قریب ہے سجدہ کے مگر یہ کہ وہ خفیف تر ہے رکھنے رخسارہ اور
پیشانی کے سے زمین پر کافر ہوتا ہے ساتھ اعتقاد کرنے اسکے کہ خراج ملک سلطان ہے اور اگر کوئی کسی بندی کو خریدے اور وہ کہے کہ میں بندی تیری طرف سے جانتا ہوں حکم خدا
سے کافر ہوتا ہے اگر کوئی بوقت پہننے خلعت بادشاہ کے اور بوقت مبارکبادی کے واسطے پہننے خلعت کے اور رضا اسکی کے قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہ قربانی مردار ہوگی

[illegible] نکلا یا ہو گا یہ جو ہمارے زمانہ میں شائع ہوا ہے اور اکثر عورتیں مسلمان اسمیں مبتلا ہیں کہ وقت نکلنے چیچک کے اسکے نام کی ایک صورت مقرر کی ہے اور اسکو پوجتے ہیں [illegible] اسی سے یہ بیتیں ہیں اور اعتقاد کرتے ہیں کہ یہ بھی اثر اسی کا ہے [illegible] دیتا ہے یہ عورتیں ساتھ اس فعل و اعتقاد کے کافر ہو جاتی ہیں اور خاوند انکے کہ اس [illegible] دوسرے اسی عیب سے یہ ہے کہ پانی کے کنارہ پر جاتی ہیں اور پانی کو پوجتی ہیں اور ساتھ نیت اسی کے کھڑی ہوتی ہیں کنارے پانی پر [illegible] بکری کی کافر ہوتی ہیں اگر بکری مر جاتی ہے تو کھانا اسکا [illegible] اور اسیطرح سے جو گھر وغیرہ میں صورتیں بناتی ہیں جیسے کہ [illegible] اسکو پوجتی ہیں اور بوقت پیدا ہونے لڑکے کے ساتھ شنگرف کے نقش کرتی ہیں اور بیل ڈالتی ہیں اور اسکو نام ایک بت کے کہ اسکو بھوانی کہتے ہیں رکھتی [illegible] سب کافر ہوتی ہیں اور اپنے خاوند سے جدا ہوتی ہیں اگر کہے کہ اس زمانہ میں جب تک خیانت نہ کروں اور جھوٹ نہ بولوں [illegible] نہ کرونگا تو [illegible] روٹی کھانیکو نہ ملیگی اور یا کسیکو کہے کہ کیوں خیانت کرتا ہے تو اور یا کیوں جھوٹ بولتا ہے [illegible] کافر ہوتا ہے [illegible] کہ جھوٹ نہ بولیں تو کہے کہ سچ بات نہیں کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے کافر ہوتا ہے [illegible] کافر ہوا اور ایک بات ممنوع کہے اور دوسرا کہے کیا کہتا ہے تو تجھپر کفر لازم آتا ہے وہ کہے کیا کرونگا تو اگر مجھپر کفر لازم [illegible] اسکو اس حال میں کہ وہ [illegible] ایمان ہے اسکو پس یہ محض ایمان ہے اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگر [illegible] یہ شخص کفر بولا [illegible] ایمان پر ہو وہ کافر ہے [illegible] گا مومن عند اللہ کلمہ [illegible] کا حکم کیا [illegible] تجدید نکاح سے اور توبہ [illegible] رجوع کرنیکے اس سے بطریق احتیاط کے اور جو الفاظ کہ [illegible] ساتھ تجدید نکاح کے اور رجوع کے اس سے جسوقت کہ ہوں مسئلہ میں کئی وجہیں باعث کفر کی اور ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہے کہ میل کرے طرف اسی وجہ کے مگر جسوقت کہ تصریح کرے ساتھ ارادہ کے کہ ثابت کرے کفر کو تو نہیں نفع دیگی اسکو تاویل اسوقت کذا فی البحر الرائق پھر اگر نیت کہنے والیکی وہ وجہ ہے جو منع کرتی ہے تکفیر کو پس وہ مسلمان ہے اور اگر ہو نیت اسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہیں نفع دیگا اسکو فتوی مفتی کا اور [illegible] ساتھ توبہ [illegible] اور ساتھ تجدید نکاح کے اپنی بیوی سے کذا فی المحیط لائق ہے مسلمان کو پڑھا کرے اس دعا کو صبح و شام اسلیے کہ سبب ہے بچنے کا [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] وہ دعا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصہ بعد الحمد تمام ہوئے موجبات [illegible] الفصل الاول فصل پہلی عن عکرمة قال اتی علی بزنادقة فاحرقھم فبلغ ذلک ابن عباس فقال لو کنت انا لم احرقھم لنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتھم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا لائے گئے حضرت علی رض کے پاس زندیق پس جلا دیا انکو پس پہنچی یہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا میں نہ جلاتا میں انکو واسطے منع فرمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب اللہ کے یعنی جلانا ہے اور البتہ قتل کرتا میں انکو بموجب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص الٹ ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف زندیق اصل میں کہتے ہیں ایک قوم مجوس کو کہ تابع ہیں کتاب زند کے کہ [illegible] زردشت مجوس نے بنائی ہے اور اب [illegible] لکھتے ہیں [illegible] ملحد کو اور یہاں مراد زندیقوں سے مرتد ہیں بعضوں نے کہا کہ یہ قوم تھی عبد اللہ بن سبا کے یاروں میں سے کہ ظاہر کیا تھا انہوں نے اسلام کو واسطے طلب فتنہ کے اور گمراہ کرنے امت کے اور دعوی خدائی کا کیا تھا بیچ حق حضرت علی رض کے یعنی کہا حضرت علی انکو الہ و طلب توبہ کی [illegible] انہوں نے [illegible] حضرت علی نے قتل کیلیے گڑھا اور جلوائی اسمیں آگ اور حکم کیا انکے ڈال دینے کا اسمیں اور آیا ہے کہ جب قول ابن عباس کا حضرت علی رض کو پہنچا تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابن عباس نے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ امر حضرت علی رض نے ساتھ اجتہاد کے کیا تھا بسبب [illegible] مصلحت کے کیا اور مقصد انکے مثل باز رہیں ایسی حرکت سے ح وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بھا الا اللہ رواہ البخاری

اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آگ نہیں عذاب کرتا ساتھ اُسکے مگر اللہ تعالیٰ یعنے نہ چاہیے عذاب کرنا ساتھ آگ کے کسیکو سوا اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** علیؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا لمن قتلہم یوم القیمۃ متفق علیہ ۔ روایت ہے علیؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے قریب ہے کہ نکلیگی ایک قوم آخر زمانے میں نوجوان ہلکی عقلوں کے کہینگے بہترین قول خلق کے سے نہ تجاوز کریگا ایمان اُنکا یعنے نماز اُنکی حنجروں اُنکے سے یعنے قبول نہیں ہونے کی نکل جاوینگے دین سے یعنے اطاعت امام سے جیسا نکلجاتا ہے تیر شکار سے پس جہاں ملو تم اُنسے پس قتل کرو اُنکو پس تحقیق اُنکے قتل میں ثواب ہے دن قیامت کے واسطے اُس شخص کے کہ قتل کرے اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہترین قول خلق کے سے یعنے نقل کرینگے بہترین قول کلام کہ بولتی ہے ساتھ اُسکے خلائق مراد اُس سے قرآن عظیم ہے اور جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کے نسخوں میں قسم من خیر قول البریۃ ہے ساتھ تقدیم لفظ خیر کے لفظ القول پر اور بعضا اسکے ذکر کیے گئے اور مصابیح میں من قول خیر البریۃ ہے یعنے نقل کرینگے قول بہترین خلق کا کہ مراد اُس سے حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور اول مناسب ہے بسبب اسکے کہ واقع ہوا ہے احادیث میں بیچ شان خوارج کے کہ قرآن پڑھینگے اور تمسک کرینگے ساتھ اُسکے اور تاویلیں باطل کرینگے اور جیسا نکلجاتا الخ یعنے جیسے کہ تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے اور آلودہ نہیں ہوتا خون میں بسبب جلدی کے بیٹھ کر نکلجاتا ہے اسیطرح وہ اطاعت امام سے نکل نکلجاوینگے اور طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ داخل ہونا اُنکا دین میں اور اور نکلنا اُنکا اُس سے اور نہ ٹھہری رہنا دین کی کسی بات پر مانند اُس تیر کے ہے کہ داخل ہوا شکار میں پھر نکل گیا اُس سے اور نہ لگا اُسکو شکار میں سے کچھ اور یہ بیان ہے اُن خوارج کا کہ نہیں اطاعت کرتے امام کی اور لڑتے ہیں ساتھ لوگوں کے تلوار سے اور اول ظہور اُنکا حضرت علیؓ کے عہد میں ہوا یہان تک کہ قتل کیا اُنہوں نے بہتوں کو اُنمیں سے کہا خطابی نے کہ اجماع ہے علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کے مسلمانوں کی فرقوں میں سے ہیں اور جائز ہے نکاح کرنا اُنسے اور کہانا جانوروں ذبح کیے ہوئے اُنکے کا اور قبول کرنا گواہی اُنکی کا اور حضرت علیؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ آیا وہ کافر ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ کفر سے بھاگے ہیں وہ یعنے پس کافر کیونکر کہیں ہم اُنکو پھر کہا گیا کہ یا وہ منافق ہیں اُنہوں نے فرمایا کہ منافق نہیں یاد کرتے ہیں اللہ کو مگر تھوڑا سا اور خوارج یاد کرتے ہیں اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہیں وہ فرمایا کہ ایک قوم ہے کہ پہونچا اُنکو فتنہ پس اندھی اور بہری ہو گئی انتہی اور مذہب خوارج کا یہ ہے کہ بندہ بسبب کرنے گناہ کبیرہ کے بلکہ صغیرہ کے بھی کافر ہوتا ہے ع

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون امتی فرقتین فیخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولاہم بالحق رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی امت میری دو فرقے پس نکلیگی درمیان اُنکے سے ایک جماعت نکلنے والی ہی تو وہ متولی مار ڈالنے کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھ حق کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دو فرقوں سے ایک فرقہ حضرت علیؓ کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلا اُن دونوں کے درمیان سے اُنکو خارجی کہتے تھے اُنکے مارنے اور دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوے حضرت علیؓ کہ بہت نزدیک تھے ساتھ حق کے مولانا من الشرح **وعن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع لا ترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ اور روایت ہے جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں نہ پھر جاؤ پیچھے میرے کافر ہو کر مارے بعض تمہارا گردن بعضے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مارے بعض تمہارا الخ یہ استیناف ہے یعنے جملہ مستانفہ ہے کہ وارد ہوا ہے بیان نہی کے لیے گویا پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیونکر پھر جاتا ہے کافر ہو کر پس کہا گیا کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہ ہے کہ یہ فعل کافروں کا سا ہے یا یہ قریب رکھتا ہے اور پہونچا دیتا ہے طرف کفر کے نہ یہ کہ **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا التقی المسلمان حمل احدہما علی اخیہ السلاح فہما فی جرف جہنم فاذا قتل احدہما صاحبہ دخلاہا جمیعا وفی روایۃ عنہ قال اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قلت ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ملیں دو مسلمان اس حال مین کہ اٹھاوے یعنی کھینچے ایک نکالے بھائی پر ہتھیار پس دونون بیچ کنارہ دوزخ کے ہین پس جسوقت کہ قتل کرے ایک اُن دونون مین اپنے یار کو داخل ہونگے دونون دوزخ مین لکھا ہے بیچ ایک روایت کے ابی بکرہ سے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے جسوقت کہ ملیں دو مسلمان ساتھ تلوارون اپنی کے پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہونگے کہا مین نے یہ حکم بیچ حال قاتل کے ظاہر ہے یعنی اسلیے کہ وہ ظالم ہے پس کیا حال ہے مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہے کیونکر داخل ہوگا دوزخ مین فرمایا وہ تو حرص رکھنے والا اوپر قتل کرنے صاحب اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** داخل ہونگے دوزخ مین لکھا ہے علماء نے کہ یہ اُس صورت مین ہے کہ ایک بھی اُن دونون مین سے حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین نہ ہوگا کہ باطل پر ہے اور یہ بھی اُس صورت مین ہے کہ صادر نہو قتل استباحہ اور التباس اور تاویل سے اور حرص رکھنے والا الخ کہا ابن ملک نے کہ یہ دلیل ہے اسپر کہ بیچ حرص کرنیکے فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہے اور قصد دونون کا تھا کہ قتل کرین اگر قصد نہ کرینگا نفس پر سے ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیے کہ وہ مشروح ہے ۰

وعن انس قال قدم على النبي صلى الله عليه وسلم نفر من عكل فاسلموا فاجتووا المدينة فامرهم ان ياتوا ابل الصدقة فيشربوا من ابوالها والبانها ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتها واستاقوا الابل فبعث في آثارهم فاتي بهم فقطع ايديهم وارجلهم وسمل اعينهم ثم لم يحسمهم حتى ماتوا وفي رواية فسمروا اعينهم وفي رواية امر بمسامير فاحميت فكحلهم بها وطرحهم بالحرة يستسقون فما يسقون حتى ماتوا متفق عليه

اور روایت ہے انس سے کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سے اور مسلمان ہو پس ناموافق پایا انہون نے ہوا مدینہ کو یعنی وہان کی ہوا موافق نہ آئی انکو اور بیمار ہوگئے پھول گئے پیٹ انکے اور زرد ہوگئے رنگ پس حکم فرمایا حضرت نے انکو کہ جاوین زکوة کے اونٹون مین کہ باہر رہتے تھے شہر سے اور پیوین پیشاب انکے اور دودھ انکے پس کیا انہون نے یعنی جو کہ ذکر کیا گیا اور تندرست ہوئے پھر مرتد ہوئے اور قتل کیا انہون نے اونٹون کے چرانے والون کو اور ہانک لے گئے اونٹ پس بھیجے حضرت نے انکے پیچھے یعنی کتنے ایک سوار پس لائے گئے وہ پس کاٹے ہاتھ انکے اور پاؤن انکے یعنی حکم فرمایا انکے کاٹنے کا اور پھوڑین آنکھین انکے پھر نہ داغ دیے انکے ہاتھ پاؤن یعنی جیسے کہ بعد کاٹنے اعضا کے تیل دیتے ہین خون بند کرنیکے لیے یہانتک کہ مرگئے وہ اور ایک روایت مین یون ہے کہ سلائیان گرم کر کے انکی آنکھون مین دین اور ایک روایت مین ہے کہ حکم فرمایا حضرت نے ساتھ گرم کرنے میخون کے پس گرم کی گئین پھر پھیرین میخین انکی آنکھون مین اور ڈالدیا انکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتے تھے اور نہ پانی دیے جاتے تھے یہانتک کہ مرگئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیوین پیشاب انکے الخ عمل کیا ہے اس حدیث پر امام محمد نے کہ پیشاب اُن جانورون کا کہ کھائے جاتے ہین پاک ہے اور یہی ہے قول مالک کا اور احمد کا اور نزدیک ابو حنیفہ اور ابی یوسف کے نجس ہے اور تاویل حدیث کی یہ ہے کہ آنحضرت نے معلوم کی شفا انکی اس سے ساتھ وحی کے پھر امام ابو حنیفہ حلال نہین جانتے اسکے پینے کو واسطے دوا کے اسلیے کہ یقین نہین ہے شفا اسمین نزدیک ابی یوسف کے حلال ہے دوا کے لیے اور کہا ابن ملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود منع کرنے مثلہ سے اسطرح کا عذاب انکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ انہون نے بھی چرواہون سے ایسا ہی معاملہ کیا تھا یا اسلیے کیا کہ جرم اُن مفسدون کا بڑا تھا اسلیے کہ مرتد ہوئے اور خون کیے اور رہزنی کی اور مال لے گئے اور امام کو پہنچتا ہے کہ کسی طرح عذاب کرے مثل ایسے معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علما نے اس حدیث کے معنون مین بعضون نے کہا کہ تھا یہ پہلے نازل ہونے آیت حدود کے اور آیت محاربہ کے ساتھ قزاقون کے اور پہلے منع کرنیکے مثلہ سے پس یہ منسوخ ہے اور بعضون نے کہا یہ منسوخ نہین ہے اور اسمین اتری آیہ محاربہ کی اور کہا یہ حضرت نے از راہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا انکو بعضون نے تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اسکا نہ کیا تھا بلکہ لوگون نے از خود کیا اور اجماع ہے اسپر کہ جسپر قتل واجب ہو اگر وہ پانی مانگے تو منع نہ کرنا چاہیے ۰ تمت ۰

الفصل الثاني
فصل دوسری

عن عمران بن حصين قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحثنا على الصدقة وينهانا عن المثلة رواه ابو داود ورواه النسائي عن انس روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تھا

[illegible] علیہ وسلم نے [illegible] کو جمعہ تک دئیے پر اور منع کرتے تھے مثلہ سے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے انس سے **ف** مثلہ کاٹ ڈالنا ناک
[illegible] یا [illegible] اور نہی مثلہ سے بعضو اعضائے اس کے تحریم کے لیے ہے اور بعض نے کہا ہے کراہت کے لیے اور قول اول اصح تر ہے اور حضرت نے عوائق م کو مثلہ کیا بدلے
[illegible] **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عبداللہ کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس چلے آنحضرت قضاء حاجت کے لیے پس دیکھے ہم نے حمرہ کہ اسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہم نے بچے اسکے پھر آئی حمرہ بچھانے لگی پر اپنے اور لگانے لگی زمین پر پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غمگین کیا ہے اسکو سبب پکڑ لینے بچوں اسکے کے پھیر دو تم بچے اسکے کو طرف اسکے اور دیکھا حضرت نے گھر چیونٹیوں کا کہ تحقیق جلا دیا تھا ہم نے چیونٹیوں اسکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے پس کہا ہم نے کہ ہم نے جلایا ہے پس فرمایا تحقیق نہیں لائق ہے یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہ ابو داود نے

ف حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آتا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا کہ سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہیں لائق الخ
یعنی جلانا کام خدا تعالیٰ کا ہے کو نہ چاہیے اسکا کرنا کہ اشد عذاب ہے اور اگرچہ چیونٹی ساتھ ایذا دینے اور کاٹنے کے تو ڈالنے الا نہ مارا اور جلائے نہ جائیں
گھر چیونٹیوں کے اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیوں کا پانی میں اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اسکو مارے اور وں کو اسکے ساتھ نہ مارے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری امت میں اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگے پڑھینگے قرآن نہیں بڑھیگا ہنسلی انکی سے یعنی تجاوز نہ کریگا نکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکل جانے تیر کے شکار سے نہ پھرینگے طرف دین کے یہانتک کہ پھرے تیر اوپر سوفار اپنی کے وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کے ہیں خوشحالی ہے واسطے اس شخص کے کہ قتل کرے انکو اور قتل کریں وہ اسکو یعنی اسلیے کہ پہلی صورت میں غازی ہے اور دوسری میں شہید وہ بلاوینگے لوگوں کو طرف کتاب اللہ کے یعنی بنام کتاب اللہ کی اور چھوڑینگے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور احادیث انکی کو اور نہیں وہ کتاب اللہ کی ایک چیز میں یعنی علم اور عمل میں جو کوئی قتل کرے انکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ کے انمیں سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے علامت انکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ہوگا میری امت میں اختلاف یعنی انکی فرقت ہوینگے اور قول قوم یحسنون الخ بدل ہے اس سے اور واقع کرنیوالا ہے اسکو یعنی اہل اختلاف اس طرح ہونگے کہ باتیں اچھی کہینگے اور افعال بُرے کرینگے اور قول یقرءون القرآن استیناف یعنی جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہے موجب مذہب شاطبی کے یا مراد ساتھ اسکے نفس اختلاف ہے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا انمیں اختلاف و تفریق پس متفرق ہونگے دو فرقے
ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ موید ہے اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل میں تکون امتی فرقتین فتخرج من بینہما مارقۃ تلی قتلہم اولہم بالحق
پس لفظ قوم ہی مبتدا موصوف ہے ساتھ مابعد اور خبر اسکی قول یقرءون القرآن ہے اور بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے دو فرقوں میں سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظاہر ہونے
اسکے اور نہیں بڑھیگا الخ یعنی نہیں تجاوز کریگا اثر قراءۃ انکی کا مخارج حروف سے اور آوازوں سے اور نہیں پہونچیگا طرف دلوں کے اور اعضا کے پس نہیں اعتقاد کرینگے
ان چیزوں کا کہ قرآن میں لازم ہے اعتقاد کرنا انکا اور نہ عمل کرینگے ان چیزوں پر کہ قرآن میں عمل کرنیکے ہیں یا معنی یہ ہیں کہ انکے قراءۃ کو نہیں بلند کریگا اللہ تعالیٰ

اور

نہیں ہے قول اسکا ... نہیں ... انکی جاتی ہے اور پیچھے ... سو فرمایا انہی ... ہونا انہی کے آنے کا اور تعلیق بالمحال ہے
... جو اسکا ... جہالت اور
حماقت ... بیان ... اسلیے فرمایا کہ ... زمانہ میں عرب میں متعارف تھا بلکہ اکثر سر میں بال رکھا
کرتے تھے ... اور خصلت بندگان صالح اسکی کی ہے اور بعضوں نے
... اللہ اعلم وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الا باحدى ثلث زنى بعد احصان فانه يرجم ورجل خرج محاربا
لله ورسوله فانه يقتل او يصلب او ينفى من الارض او يقتل نفسا فيقتل بها رواه ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال خون کسی مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں مگر بسبب ایک خصلت کے تین
خصلتوں میں سے ایک زنا بعد محصن ہونے کے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے اور دوسرے نکلنا اس شخص کا نکلے یعنی مسلمانوں پر اس حال میں کہ ہو لڑنے والا ساتھ
اللہ کے اور رسول اسکے کے یعنی قزاقی کرنے والا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرے قتل کرے کسی جان کو پس قتل کیا
جاوے بدلے اسکے نقل کی یہ ابوداود نے ف بعد محصن ہونے کے یہ عبارت ہے ... زانی کی ... مکلف ... صحیح کے اور تحقیق وہ قتل کیا
جاوے یعنی اگر ... لیوے مال کے یا سولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بھی کیا ہو اسنے اور مال بھی لیا ہو ... امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دی جاوے
اور امام شافعی ... سولی دیا جاوے ... امام شافعی کے نزدیک یہ ہیں کہ نکالا جاوے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر
اور ... اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہیں کہ قید کیا جاوے اور یہ اسصورت میں ہے کہ ڈرایا ہو اسنے اور کچھ

اور مارا ... مال نہ لیا ہو ... حدیث ... انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ... اور ظاہر یہ تھا کہ یوں کہا جاتا او تقطع ایدیہم وارجلہم من خلاف
پہلے قول کے او ینفوا من الارض تاکہ ... حدیث ... آیت ... اس واقعہ ...
... علیہ وسلم اور لفظ ... اور حدیث میں تفصیل کے لیے ...
... مناسب ... تفصیل ... وعن ابن ابي ليلى قال حدثنا اصحاب محمد صلى
الله عليه وسلم انهم كانوا يسيرون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام رجل منهم فانطلق بعضهم الى حبل معه فاخذه ففزع
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لمسلم ان يروع مسلما رواه ابوداود روایت ہے ابی لیلیٰ سے ...
... صلی اللہ علیہ وسلم کے ... تھے وہ ... رات کو ... ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سویا ایک شخص ان میں سے ...
سونیوالے کے ... بعض نے ... سو جاگ اٹھا اور ڈر گیا ... پس فرمایا رسول اللہ ...
نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو ... ڈراوے کسی مسلمان کو نقل کی یہ ابوداود نے وعن ابي الدرداء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اخذ
ارضا بجزيتها فقد استقال هجرته ومن نزع صغار كافر من عنقه فجعله في عنقه فقد ولى الاسلام ظهره رواه ابوداود
اور روایت ہے ابی درداء سے ... فرمایا جو شخص لیوے زمین ساتھ جزیہ اسکے کے پس تحقیق کہ توڑی ہجرت اپنی ... اور جو نکالے ...
اسکی گردن سے اور ڈالے اسکو اپنی گردن میں پس تحقیق ... اسنے اسلام کو پیچھے پیٹھ اپنی کے نقل کی یہ ابوداود نے ف جو شخص لیوے زمین
جس شخص خریدی کی ... لازم ہوتا ہے اسکو خراج ... ہجرت ...

پہونچتی ہیں تنبیہ ہے اس بات پر کہ جو کوئی کافر جزیہ کا اپنے ذمہ لے پس بار ڈال کیا اُسنے اسلام کو ساتھ کفر کے اسلیے کہ اسنے
بدل کیا عزت اسلام کو ساتھ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کے یہان خراج ہین یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سے تو خراج
نہین ساقط ہوتا اس سے اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ رح کا **وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ فَاعْتَصَمَ**
نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ
أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا بھیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کے پنہاہ ڈھونڈھی کتنے ایک لوگون نے اُنہین سے ساتھ نماز پڑھنے کے یعنی تھے وہ مسلمان جب لشکر کو دیکھا بسبب
سجدے مین گر رہے بقصد اظہار علامت اسلام کے پس جلدی کیا گیا انہین قتل یعنی مار ڈالا انکو لشکر نے اور اعتبار نہ کیا انکے سجدہ کا پس پہونچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے انکے ساتھ آدھی دیت کے اور فرمایا مین بیزار ہون اُس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکون کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
کس واسطے آپ بیزار ہین فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھین آپسمین آگ دونون کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے پوری دیت کا انکے لیے حکم نہ کیا اور آدھی دیت کا کیا بعد
علم کے ساتھ اسلام انکے کے اسلیے کہ انہون نے مدد کی اوپر قتل نفس اپنی کے ساتھ رہنے کے کفار مین جیسے کہ اشارہ کیا اُسپر ساتھ اس قول کے کہ مین بیزار ہون الخ
اور نہ دیکھین آپسمین آگ دونون کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہے کہ اگر آگ جلائی جاوے تو آگ کافرون کی مسلمانون کو نظر نہ آوے
اور آگ مسلمانون کی کافرون کو نظر نہ آوے اور اسمین علت ہے حضرت کی بیزاری ہونے کی اُن مسلمانون سے کہ مقیم ہون درمیان کافرون کے رح **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہے قتل کرنے ناگہان کو نہ قتل کرے ناگہان مومن نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی ایمان منع کرتا ہے صاحب اپنے کو
قتل کرنے سے کسی کے سے ناگہان حاصل یہ کہ مومن کو نہ چاہیے کہ قتل کرے کسی کو بے تحقیق حال اُسکی کے کہ مومن ہے یا کافر اور کافر ذمی بھی ہے مد و امان
مین ہے یہی حکم رکھتا ہے لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپے ایذا مسلمانون کے اور فتنہ انگیزی کے ہو یہ امر آخر ہے جیسے کہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ
اسکے فعل آنحضرت کا بوحی تھا اسپر قیاس نہ کرنا چاہیے اور ظاہر تر یہ ہے کہ اسکا اور مانند اُسکے کا قتل کرنا پہلے نہی کے تھا قتل ناگہان سے رح **وَعَنْ**
جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ بھاگے غلام طرف شرک کے پس حلال ہوا خون اُسکا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** طرف شرک کے یعنی دارالحرب کی اور حلال
ہوا خون اُسکا یعنی اسکے قاتل پر کچھ نہین آتا بسبب محافظت اسکے کے اور نزدیک کرنے دارالاسلام کے اور اگر مرتد ہو جاوے تو باوجود اُسکے بطریق اولی
حلال ہوگا خون اُسکا رح **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت یہودیہ گالی دیتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تھی
حضرت مین پس گلا گھونٹا اُسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اُسکا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اسمین دلیل ہے اوپر اسکے
کہ ذمی جب برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہے مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی رح ہے اور نزدیک حنفیہ کے نہین
ٹوٹتا ہے بسبب اسکے عہد اُسکا چنانچہ یہ مسئلہ فقہ کی کتابون مین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہے رح **وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار کے ہے
نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اجماع ہے علماء کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہے اور بہت اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ مسئلہ جادو کے کہا امام شافعی نے

کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو موجب کفر ہو اور وہ توبہ نہ کرے اور امام مالک رحمہ نے اور بعضے علماء نے کہا کہ ساحر کافر ہے اور سحر کفر ہے اور سیکھنا اور سکھانا اسکا بھی کفر ہے اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نہ کیجاوے اُس سے برابر ہے کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہے جو چاہتا ہے پس وہ کافر ہے اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر خیر و خیال ہے نہیں کافر ہوتا بلکہ فاسق ہے اور سیکھنا اسکا حرام ہے اور طحطاوی حاشیہ درمختار کے میں لکھا ہے کہ سحر تین قسم ہے فرض اور حرام اور مباح پس سیکھنا سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے تو وہ فرض ہے اور سیکھنا اسکو تاکہ تفریق ڈالے میاں بیوی میں تو وہ حرام ہے اور اگر سیکھے تاکہ محبت ہو میاں بیوی میں تو جائز ہے کذا بخط بعض الفضلاء انتہی اور اختلاف کیا ہے حنبلیوں نے اُسکے کفر میں اور تنقیح میں اُنکی کتابوں سے نقل کیا ہے کہ نہ قبول کیجاوے توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہے ساحر ساتھ سحر کے اور قتل کیا جاوے اور سحر کرنیوالا مسلمان کا اور سیکھنا اور سکھانا کہانت اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بھی اور عوض لینا اُسپر حرام ہے ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** اسامة بن شريك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل خرج يفرق بين امتي فاضربوا عنقه رواه النسائي روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر اس حال میں کہ تفریق ڈالے درمیان امت میری کے پس مارو گردن اُسکی نقل کی یہ نسائی نے **ف** جو امام پر خروج کرے اول اُسکو منع کرنا چاہیے اور اگر شبہ رکھتا ہو دور کرے اور سمجھاوے اگر نہ مانے تو مار ڈالے جیسے کہ حضرت علی رض نے ساتھ خوارج کے کیا تھا **وعن** شريك بن شهاب قال كنت اتمنى ان القى رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اسأله عن الخوارج فلقيت ابا برزة في يوم عيد في نفر من اصحابه فقلت له هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الخوارج قال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم باذني ورأيته بعيني اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمال فقسمه فاعطى من عن يمينه ومن عن شماله ولم يعط من وراءه شيئا فقام رجل من ورائه فقال يا محمد ما عدلت في القسمة رجل اسود مطموم الشعر عليه ثوبان ابيضان فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم غضبا شديدا وقال والله لا تجدون بعدي رجلا هو اعدل مني ثم قال يخرج في اخر الزمان قوم كان هذا منهم يقرءون القران لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية سيماهم التحليق لا يزالون يخرجون حتى يخرج اخرهم مع المسيح الدجال فاذا لقيتموهم هم شر الخلق والخليقة رواه النسائي

اور روایت ہے شریک بن شہاب سے کہا تھا میں آرزو رکھتا یہ کہ ملاقات کروں میں کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ پوچھوں میں اُس سے حال خارجیوں کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئے ہیں آیا خبر دی تھی حضرت نے اُنکے احوال سے پس ملا میں ابو برزہ سے بیچ دن عید کے بیچ جماعت کے یاروں اُن کے سے پس کہا میں نے واسطے اُنکے کیا سنا ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیوں کا کہا کہ ہاں سنا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے اور دیکھا میں نے حضرت کو ساتھ آنکھوں اپنی کے کہ لائے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اُسکو اور دیا اُن شخصوں کو کہ تھے داہنی طرف حضرت کے اور جو بائیں طرف اور نہ دیا اُنکو جو پیچھے تھے حضرت کے کچھ پس کھڑا ہوا ایک شخص پیچھے حضرت کی سے اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نے بانٹنے میں وہ شخص تھا کالا منڈے ہوئے بالوں کا اُسپر تھے دو کپڑے سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہے خدا کی نہ پاؤ گے بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجھ سے پھر فرمایا نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم گویا کہ یہ شخص اُنہیں میں سے ہے یعنی اُنکی جماعت سے اور اُنکے طریقہ پر ہے پڑھینگے قرآن نہ تجاوز کریگا حنجرہ گردن اُنکی سے نکل جاویں گے اسلام سے یعنی کامل اسلام سے بسبب نکل جانیکے اطاعت امام سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے علامت اُنکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ نکلتے رہینگے یہانتک کہ نکلیگا آخر اُنکا مسیح دجال کے ساتھ پس جس وقت کہ ملو تم اُنسے قتل کرو اُنکو وہ بدترین ہیں آدمیوں اور جانوروں سے نقل کی یہ نسائی

وعن ابی غالب رای ابوامامة رؤسا منصوبة علی درج دمشق فقال ابوامامة کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوه ثم قرأ یوم تبیض وجوه وتسود وجوه الآیة قال لابی امامة انت سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لو لم اسمعه الا مرة او مرتین او ثلاثا حتی عد سبعا ما حدثتکموه رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن ۔ اور روایت ہے ابی غالب سے کہ دیکھے ابوامامہ نے سر یعنی خارجیون کے نصب کیے گئے یعنی پڑے ہوے یا سولی دیے گئے اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابوامامہ نے یہ کتے ہین دوزخ کے بدتر مقتولون نیچے روی آسمان کے بہترین مقتولون کا وہ ہے کہ جسکو انھون نے قتل کیا پھر پڑھی یہ آیہ اس دن کہ سفید ہونگے کتنے منھ اور سیاہ ہونگے کتنے منھ آخر آیہ تک کہا ابوغالب نے ابوامامہ کو کہ تم نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کلام کہا ابوامامہ نے اگر نہ سنا ہوتا مین نے اسکو مگر ایکبار یا دوبار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہارے روبرو یہ حدیث نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے ف آخر آیہ تک کہ یہ ہے فاما الذین اسودت وجوههم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکھا ہے علمانے کہ وہ مرتد تھے اور بعضون نے کہا اہل بدعت تھے اور ابوامامہ سے ہے کہ خارجی تھے اور ایکبار یا دوبار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اسکو مکرر بحد کثرت نہ حدیث کرتا ۔

کتاب الحدود

کتاب ہے بیچ بیان حدون کے ف حد اصل مین بمعنی منع کے ہے اور بمعنی حائل کے درمیان دو چیزون کے بھی آئی ہے حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتے ہین کہ منع کرتے ہین آدمی کو واقع ہونے سے گناہون مین اور حدود اللہ بمعنی محارم کے بھی آئے ہین جیسے کہ اللہ تعالی کے قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوها اور بمعنی مقدارات شرعی کے بھی آئے ہین جیسے تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اسکے کے جیسے کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوها اور محارم اور مقدارات مین بھی منع ہے نزدیک ہونے انکے سے اور تجاوز کرنے انکے سے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتے ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہے اور تعزیر کو بھی بسبب عدم تقدیر و تعین کے حد نہین کہتے ہین ۔

الفصل الاول

عن ابی هریرة وزید بن خالد ان رجلین اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال احدهما اقض بیننا بکتاب اللہ وقال الآخر اجل یا رسول اللہ فاقض بیننا بکتاب اللہ وائذن لی ان اتکلم قال تکلم قال ان ابنی کان عسیفا علی هذا فزنی بامرأته فاخبرونی ان علی ابنی الرجم فافتدیت منه بمائة شاة وبجارية لی ثم انی سألت اهل العلم فاخبرونی ان علی ابنی جلد مائة وتغریب عام وانما الرجم علی امرأته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اما والذی نفسی بیده لاقضین بینکما بکتاب اللہ اما غنمك وجاریتك فرد علیك واما ابنك فعلیه جلد مائة وتغریب عام واما انت یا انیس فاغد علی امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها متفق علیه ۔ روایت ہے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے ان دونون مین سے کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور کہا دوسرے نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجیے مجھکو کہ کلام کرون مین کہ صورت قضیہ کی کیا ہے فرمایا کہ کلام کر کہا اس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اسکی عورت سے پس خبر دی مجھکو لوگون نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کی سنگساری ہے پس بدلا دیا مین نے اسکی طرف سے سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اسکے سنگسار ہونے کے لیے یہ دین پھر تحقیق مین نے پوچھا عالمون سے پس خبر دی مجھکو کہ اوپر بیٹے میرے سو درے ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونے اسکے کے اور سوا اسکے نہین کہ سنگساری اسکی عورت پر ہے یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تھی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے یعنی قبضہ قدرت اسکی مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے لیکن بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پھر آوینگی تیرے پاس اور بیٹی تیری پر سو درے ہین اور برس دن کا نکالدینا

یعنی

یعنی بر تقدیر ثابت ہونے زنا کے اُسکے اقرار سے یا چار گواہیوں سے اور خطاب کیا حضرت نے انیس کو کہ اے انیس جا اُسکی عورت پاس اگر
اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اُسکو پس اقرار کیا اس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے اُس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ
کتاب اللہ کے مراد کتاب خدا سے حکم خدا ہے اسلیے کہ قرآن میں رجم نہیں ہے اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ اُسکے قرآن ہو اور ہو یہ پہلے منسوخ ہونے آیہ
رجم کے لفظا اور برس دن کا نکال دینا الخ یعنی نزدیک امام شافعی رح کے حد میں داخل ہے اور ہمارے علما حمل کرتے ہیں اس امر کو مصلحت پر اور کہتے ہیں کہ
نہیں ہے برس دن کا نکال دینا بطریق حد کے بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانے امام سیاست کے لیے تو کرے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم ابتداء
اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
ایک اقرار کفایت کرتا ہے حد زنا میں جیسا کہ مذہب شافعی رح کا ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ چاہیے یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسوں میں پس وہ ایسی حدیثیں
مراد اقرار سے وہ اقرار لیتے ہیں کہ مقرر و معتبر ہے اسباب میں اور احادیث سے صراحۃً بھی ثابت ہوا ہے کہ ضرور ہے ہونا چار اقرار کا الخ **وَعَنْ**
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
زید بن خالد سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرماتے تھے بیچ حق اُس شخص کے کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو درے مارنے کا اور برس
دن کے نکالنے کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** محصن وہ ہے کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور دری سرا اور منھ اور پیٹ پر
نہ مارے الخ **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتٰبَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَمْلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ** اور روایت ہے عمر رض سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور نازل کی اُن پر کتاب
پس تھی اُس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہم نے بعد حضرت کے اور رجم بیچ کتاب اللہ کے
ثابت ہے اُس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہو محصن مردوں سے یا عورتوں سے جسوقت کہ ثابت ہے شاہدوں سے یا ہووے حمل یا ہو اقرار
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رجم کے معنی ہیں سنگسار کرنا اور آیہ رجم کی اول قرآن میں تھی بعد ازاں تلاوت اُسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی ہے
وہ آیۃ یہ ہے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کے حدیث کے فائدے میں معلوم ہو چکے اور یا ہو حمل یعنی بغیر
خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہوں کا حکم ثابت ہے اور یہ حکم حمل کا منسوخ ہے الخ **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ
وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھ سے لو مجھ سے یعنی یہ حکم بیچ مقدمہ زانیہ کے کہ تحقیق مقرر کیا
اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے سو درے مارنے چاہییں اور نکال دینا وطن سے برس دن تک
اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہییں اور سنگسار کرنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقرر کی اللہ نے راہ یعنی محصن
اور غیر محصن کے اور یہ بیان اس آیۃ کا ہے واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا تک اور کہا نوویؒ نے کہ یہ فرمایا حضرت نے اُسوقت کہ
مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کے لیے اور راہ سے مراد یہاں حد ہے اسلیے کہ حد اُسوقت نہیں تھی مشروع اور تھا حکم اُسمیں جو کچھ کہ ذکر کیا گیا
کتاب اللہ میں واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفاہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل
اللہ جل شانہ نے اس آیۃ میں فرمایا تھا کہ زنا والی عورتوں کو بعد گذرنے گواہوں کے گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ مر جاویں یا اللہ اُنکے لیے کچھ راہ نکالے

تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ راہ یعنی حد انکے لیے مقرر فرمائی ہے جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو درے بھی مارے اور سنگسار بھی کرے اسپر عمل کیا ہے علماء ظواہر نے اور بعضے صحابہ اور تابعین نے اور جمہور اسپر ہیں کہ درے مارنے منسوخ ہیں اُس سے کہ اسپر سنگسار ہی ہے اسلیئے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور درے مارنے کا اسکو حکم نہ کیا اور اسی طرح بیچ حدیث عورت غامدیہ کے کہ آگے آوے گی اور بیچ حدیث انیس کے کہ گذر چکی ہے ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمر ان الیھود جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منھم وامرأۃ زنیا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم قالوا نفضحھم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیھا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروھا فوضع احدھم یدہ علی ایۃ الرجم فقرأ ما قبلھا وما بعدھا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع فاذا فیھا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیھا ایۃ الرجم فامر بھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجما وفی روایۃ قال ارفع یدک فرفع فاذا ایۃ الرجم تلوح فقال یا محمد ان فیھا ایۃ الرجم ولکنا نتکاتمہ بیننا فامر بھما فرجما متفق علیہ

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت انہیں سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا انہوں نے نزد حضرت کے یہ کہ ایک مرد نے انہیں سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنی اور تھے وہ دونوں محصن پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توریت میں بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیوں نے فضیحت کرتے ہیں ہم زنا کرنے والوں کو اور درے مارے جاتے ہیں وہ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توریت میں بھی رجم ہے پس لاؤ توریت پس کھولا اسکو اور رکھدیا ایک نے انہیں سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر یعنی چھپا لیا ہاتھ کے نیچے اور پڑھا اسکے پہلے سے اور اسکے پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اٹھا ہاتھ اپنا پھر اٹھایا ہاتھ اپنا پس ناگہاں اسمیں تھی آیت رجم کی پس کہا یہودیوں نے کہ سچ کہا عبد اللہ نے اے محمد اسمیں ہے آیت رجم کی پس حکم فرمایا ان دونوں کے سنگسار کرنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیئے گئے دونوں اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عبد اللہ نے اٹھا اپنا ہاتھ پس اٹھایا ہاتھ اپنا پس ناگہاں آیت رجم کی ظاہر تھی پس کہا ہاتھ رکھنے والے نے اے محمد تحقیق توریت میں ہے آیت رجم کی ولیکن ہم چھپاتے ہیں اسکو آپس میں پس حکم فرمایا حضرت نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیئے گئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فضیحت کرتے ہیں ہم الخ یعنی نہیں پاتے ہیں ہم توریت میں حکم رجم کا بلکہ پاتے ہیں ہم یہ کہ فضیحت کریں انکو یعنی تعزیر دیں انکو اور درے مارے جاویں اور عبد اللہ بن سلام علماء یہود سے تھے مسلمان ہو گئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ رکھنے والا آیۃ رجم پر عبد اللہ بن صوریا یہودی تھا اور اگر کوئی کہے رجم میں شرط نہیں ہے اسلام اور محصن ہونے میں اسلام شرط ہے پس آنحضرت نے یہود کو کہ مسلمان نہ تھے کیوں حکم رجم کا کیا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ رجم یہود کا ساتھ حکم توریت کے تھا اور محصن ہونا انکے دین میں شرط نہ تھا اور آنحضرت عمل کرتے تھے توریت پر پہلے اترنے حکم قرآن کے اور جب نازل ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریت کا اور امام شافعی نے اور ایک روایت میں ابو یوسف نے بھی اسپر عمل کیا ہے بیچ نہ شرط ہونے اسلام کے محصن ہونے میں اگر کہا جاوے کہ حضرت نے کیونکر سنگسار کیا انکو شہادت یہود کے سے اسلیئے کہ نہیں اعتبار ہے انکی گواہی کا کہتے ہیں ہم کہ ظاہر یہ ہے کہ ان دونوں نے اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اہل اسلام یا مسلمانوں نے ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو فی المسجد فناداہ یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتنحی لشق وجھہ الذی اعرض قبلہ فقال انی زنیت فاعرض عنہ فلما شھد اربع شھادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا رسول اللہ فقال اذھبوا بہ فارجموہ قال ابن شھاب فاخبرنی من سمع جابر بن عبد اللہ یقول فرجمناہ بالمدینۃ فلما اذلقتہ الحجارۃ ھرب حتی ادرکناہ بالحرۃ فرجمناہ حتی مات متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری عن جابر بعد قولہ قال نعم فامر بہ فرجم بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم

حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے
کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اس حال میں کہ وہ تھے مسجد میں پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس منھ پھیر لیا اس سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ طرف اس جانب منھ آنحضرت کے کہ منھ پھیرا اُس جانب یعنی جدھر حضرت نے منھ پھیرا تھا ادھر جا کھڑا ہوا سامنے
چہرہ مبارک حضرت کے اور کہا تحقیق میں نے زنا کیا پھر منھ پھیر لیا حضرت نے اس سے پس جب اقرار کیا اُسنے چار بار بلایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور فرمایا کہ کیا تجھکو سودا ہے کہا کہ نہیں پس فرمایا کہ کیا تو محصن ہے تو کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجھکو اس
شخص نے کہ سنا تھا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے پس سنگسار کیا ہم نے اسکو مدینہ میں پس جب کہ پہونچے اسکو پتھر بھاگا یہانتک کہ پایا ہم نے اسکو سنگستان
میں پس سنگسار کیا ہم نے اسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابر سے بعد قول اسکے کے کہا کہ ہاں
یوں آیا ہے پس حکم کیا حضرت نے اسکے رجم کا پس سنگسار کیا گیا عید گاہ میں پس جب پہونچے اسکو پتھر بھاگا پھر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک
کہ مر گیا پس فرمائی واسطے اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی یعنی ثنا کی اُسپر بعد مرنے اسکے کے اور نماز پڑھی اُسپر اور دعا کی اُسکے لیے **ف**
اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسوں میں بشرط غائب ہونے اسکے کے ہر بار میں اور یہی دلیل ہے ابو حنیفہ رح کی ساتھ آنے اسکے کے چاروں طرف سے
اسپر شرط ہے یہ کہ اقرار کرے چار بار پس زنا [illegible] اور کہا تجھکو [illegible] گناہ کرتا ہے اور راستے قتل کا باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے اور
کہا نووی نے کہ یہ حضرت نے فرمایا واسطے تحقیق کرنے حال اسکے کے اسلیے کہ غالب ہے کہ انسان نہیں اصرار کرتا اوپر اقرار اُس چیز کے کہ باعث ہو اسکی
ہلاکت کی معہذا اسکے لیے راہ بھی ہے طرف ساقط کرنے گناہ کے ساتھ توبہ کے اور یہ مبالغہ ہے بیچ تحقیق حال [illegible] اور بچانے جان اسکی کے اور اسمین
اشارہ ہے طرف اسکے کہ اقرار جنون کا باطل ہے اور حدود نہیں جاری ہوتیں اسپر اور کہا محصن ہے تو کہا نووی نے کہ اسمین اشارہ ہے اسپر کہ امام پر ہے کہ
پوچھ لیوے شروط رجم کے یعنی محصن ہونا خواہ برابر ہے کہ ثابت ہو ساتھ اقرار کے یا گواہوں کے اور اسمین کنایہ ہے ساتھ عفو کرنیکے حد زنا سے جب کہ
رجوع کرے اقرار سے اور بھاگا کہا ابن ہمام نے کہ مارا جاوے مرد کو تمام حدود میں اور تعزیر میں کھڑا کر کے نہ لٹا کر اور مارا جاوے عورت کو بٹھا کر اور اگر عورت کے لیے گڑھا
کھودا جاوے سنگسار کرنے میں تو جائز ہے کہ ستر اسمین زیادہ ہے اُسکے لیے جیسے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی غامدیہ کے لیے کھدوا دیا تھا اور پایا ہم نے
اُسکو سنگستان میں الخ یعنی جب کہ بھاگے کوئی سنگسار کرنے میں پس اگر ہوا اقرار کرنے والا زنا کا تو نہ پیچھا کیا جاوے اسکا اور چھوڑ دیا جاوے اور اگر گواہی دی
گئی تھی اُسپر زنا کی تو پیچھا کیا جاوے اور سنگسار کیا جاوے یہانتک کہ مر جاوے اسلیے کہ بھاگنا اسکا ظاہر رجوع ہے اور رجوع کرنا اسکا عمل کرتا ہے اسکے اقرار میں نہ بیچ
رجوع گواہوں کے اور کہا نووی نے لکھا ہے علمانے کہ مراد ساتھ مصلے کے جگہ نماز جنازہ کی ہے اور یہ دلیل ہے اسکی ایک روایت بھی [illegible] کہا بخاری وغیرہ نے
کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ مصلے جنازوں اور عیدوں کی جب نہ مقرر کیا جاوے مسجد [illegible] ثابت ہوتا اسکے لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اُنکے لیے حکم مسجد کا ہوتا تو بچایا جاتا
تو سنگسار نہ کیا جاتا اسمین واسطے آلودہ ہونے اسکے کے خونوں میں اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ مارا جاوے حد اور تعزیر مسجد میں [illegible] اجماع ہے فقہا کا بسبب
حدیث کے کہ انہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم [illegible] وجعلوا [illegible] علی ابوابہا

[illegible] ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ
قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنِكْتَهَا لَا يُكْنِي قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جب آیا ماعز بن مالک
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی مسجد میں اور کہا کہ زنا کیا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسکے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو
یا دیکھا ہو یعنی مقدمات زنا میں سے کچھ کیا ہو اور اسکو زنا کہتا ہو کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نے اس سے کنایہ نہیں کی یعنی راوی نے کہا

زیر بحث
بچاؤ اپنی مسجدوں کو اپنے لڑکوں سے اور دیوانوں سے اور [illegible] آوازوں سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور قائم کرنے حدود سے اور [illegible] جمعہ کے [illegible]

کر کے بچایا پوچھا حضرت نے کہ جماع کیا تو نے کنایۃ نہیں کہا کہا ماعز نے کہ ہاں جماع کیا میں نے پس اس وقت حضرت نے حکم فرمایا اسکے سنگسار کرنے کا نقل کی یہ بخاری نے

وعن بريدة قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب اليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك حتى اذا كانت الرابعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم اطهرك قال من الزنا فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ابه جنون فاخبر انه ليس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر فقال ازنيت فقال نعم فامر به فرجم فلبثوا يومين او ثلثة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال استغفروا لماعز بن مالك لقد تاب توبة لو قسمت بين امة لوسعتهم ثم جاءته امرأة من غامد من الازد فقالت يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي اليه فقالت تريد ان ترددني كما رددت ماعز بن مالك انها حبلى من الزنى فقال انت قالت نعم قال لها حتى تضعي ما في بطنك قال فكفلها رجل من الانصار حتى وضعت فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد وضعت الغامدية فقال اذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الانصار فقال الي رضاعه يا نبي الله قال فرجمها وفي رواية انه قال لها اذهبي حتى تلدي فلما ولدت قال اذهبي فارضعيه حتى تفطميه فلما فطمته اتته بالصبي في يده كسرة خبز فقالت هذا يا نبي الله قد فطمته وقد اكل الطعام فدفع الصبي الى رجل من المسلمين ثم امر بها فحفر لها الى صدرها وامر الناس فرجموها فيقبل خالد بن الوليد بحجر فرمى راسها فتنضح الدم على وجه خالد فسبها فسمع نبي الله صلى الله عليه وسلم [illegible] مهلا يا خالد فوالذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له ثم امر بها فصلى عليها ودفنت رواه مسلم

اور روایت ہے بریدہ سے کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پاک کرو مجھکو یعنی حد واجب کرنے میرے سے گناہ کے سبب جاری کرنے حد کے پس فرمایا افسوس ہے تجھکو پھر جا یعنی اس مقام سے یا اس کلام سے [illegible] یہاں تک کہ رجوع کر طرف اسکے یعنی ساتھ اس کے کہا راوی نے کہ پھر اور گیا وہ تھوڑی سے دور اور کہا یا رسول اللہ پاک [illegible] فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے یعنی واسطے تجھکو [illegible] یہاں تک کہ جب ہوئی چوتھی بار یعنی اور کہا اسنے پاک کر مجھکو فرمایا [illegible] رسول اللہ [illegible] کس چیز [illegible] سبب سے پاک کروں میں تجھکو کہا اسنے [illegible] زنا [illegible] نے [illegible] کو جنون [illegible] فرمایا [illegible] پس اٹھا ایک [illegible] سونگھی [illegible] یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اسنے شراب پی ہے یا نہیں [illegible] پائی [illegible] پھر فرمایا [illegible] زنا کیا ہے تو نے کہا اس نے ہاں پس حکم کیا حضرت نے اسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا پس [illegible] لوگوں نے [illegible] یعنی دو تین [illegible] اسکے [illegible] پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم [illegible] ماعز بن مالک کے [illegible] واسطے لیے زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کی تحقیق توبہ کی ماعز نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کی جاوے یعنی ثواب اسکا درمیان امت کے البتہ کفایت کرے انکو پھر آئی [illegible] ایک عورت قبیلہ غامد سے کہ وہ قبیلہ ازد سے ہے یعنی ازد ایک بڑا قبیلہ ہے پس کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو [illegible] فرمایا واسطے اسکے [illegible] تجھکو پھر جا [illegible] استغفار کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اسکے پس کہا اس عورت نے کیا چاہتے ہو تم یہ کہ پھیر دو مجھکو جیسا کہ پھیر دیا تم نے ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ میں تحقیق وہ حاملہ ہے زنا سے یعنی میں حاملہ ہوں زنا سے انکار نہیں کر سکتی اب اقرار کے سبب اور حمل کے بخلاف ماعز کے پس فرمایا حضرت نے

کیا تو

کہ تو یعنی تو حاملہ ہو زنا سے یہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تغافل کا اور پھیرنا اُسکا ہے اُس اقرار سے کہا اُسنے ہان فرمایا حضرت نے واسطے اُسکے یہانتک یعنی صبر کر
یہانتک کہ جنے تو اُس چیز کو کہ تیرے پیٹ مین ہے کہا راوی نے پس فراہم لیا اُسکی خبرگیری کا ایک شخص نے انصار مین سے یعنی اُسکے جننے تک کا یہانتک کہ جنی بچہ آیا
وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واسطے خبر کے کہ جنی ہے غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سے ہے پس فرمایا حضرت نے ابھی
نہین سنگسار کرینگے ہم اُسکو اور چھوڑ دین اُسکے بچے کو چھوٹا کہ نہین واسطے اُسکے دودھ پلانے والا [illegible] یعنی اگر اُسکو ابھی سنگسار کرین بچہ اُسکا
چھوٹا ہے اور کوئی خبرگیران اُسکا ہی نہین ہلاک ہو جائیگا پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار مین سے اور کہا کہ میرے طرف ہے دودھ پلانا اُس لڑکے کا اے نبی اللہ کے
کہا راوی نے پس سنگسار کیا حضرت نے اُسکو یعنی حکم دیا اُسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرت نے اُسکو جا
جا تو یہانتک کہ جنے تو پھر جب جنی فرمایا حضرت نے کہ جا پس دودھ پلا اُسکو یہانتک کہ دودھ چھڑا دے تو اُسکو پس جب دودھ چھڑایا اُسکا لائی حضرت کے پاس
لڑکے کو اسحال مین کہ اُسکے ہاتھ مین ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہ لڑکا ہے اے نبی اللہ کے تحقیق دودھ چھڑا دیا مین نے اُسکا اور تحقیق کھانے لگا ہے کھانا پس
سپرد کیا حضرت نے اُس لڑکے کو طرف ایک شخص کے مسلمانون مین سے پس حکم کیا حضرت نے واسطے اُسکے گڑھا کھودا جاوے پس کھودا گیا واسطے اُسکے
گڑھا اُسکے سینہ تک اور حکم کیا لوگون کو اُسکے سنگ مارنے کا پس سنگسار کیا اُسکو پس متوجہ ہوئے خالد بن ولید ساتھ ایک پتھر کے پھینکا پتھر اُسکے سر پر
پس پڑا خون خالد کے منہ پر پس برا کہا خالد نے اُسکو پس فرمایا حضرت نے [illegible] باز رہ اے خالد یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ
اُسکو پس قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق توبہ کی اس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اس طرح کی توبہ محصول لینے والا تو بخشش
کی جاوے [illegible] پھر حکم کیا حضرت نے یعنی لوگون کو اُسکے اوپر نماز پڑھنے کا [illegible] اور دفن کی گئی روایت کیا اسکو مسلم نے ف توبہ کی مانند
[illegible] کہ لازم [illegible] زحمت لوگون کو [illegible] حد کو توبہ کہا [illegible] حاصل
[illegible] توبہ [illegible] مالک [illegible] یہ معلوم ہوا کہ مالک
[illegible] سنگسار [illegible]
[illegible] گناہ [illegible] یہ معلوم ہوا کہ [illegible] تاخیر کی جاوے یہانتک [illegible]
[illegible] اسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا [illegible] دوسری [illegible] پہلی [illegible]
[illegible] کا [illegible] اور پہلی روایت سے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] محصول لینے [illegible] لوگون [illegible]
اور لفظ صلے نزدیک تمام راویون مسلم کے ساتھ زبر صاد اور لام کے ہے یعنی ساتھ صیغہ معروف کے [illegible] روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت نے
[illegible] نزدیک طبری کے [illegible] روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کے [illegible]
پڑھی اسپر لوگون نے اور حضرت نے نہین پڑھی اور بیچ ایک روایت کے ابی داود [illegible] نماز [illegible] بلکہ [illegible] لوگون کو [illegible]
اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہے ائمہ نے بیچ نماز پڑھنے کے اُسپر جو سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا [illegible] امام مالک نے اور کہا امام احمد نے [illegible]

اور اہل فضل پر اور علماء ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جائے اوپر ہر شخص کے اہل لا الہ الا اللہ میں اہل قبلہ سے اور فاسق اور محدود پر اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلّٰی ساتھ زبر صاد اور لام کے ہے نزدیک تمام راویوں صحیح مسلم کے اور نزدیک طبری کے ساتھ پیش صاد کے اور اسی طرح ابن ابی شیبہ پر ابی داود نے روایت کیا ہے اور اسی طرح نقل کیا ہے نووی نے پہلی لغت ہے یہ کہ ٹھہرایا جاوے لفظ فصلی کے ساتھ صیغہ معروف کے اصل اور ہو مراد ساتھ قول اسکے کے ثم امر بہا یہ کہ حکم کیا ساتھ تجہیز اسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اسکے کے اور موید ہے اسکے یہ عبارت کہ مسلم کی ہے روایت میں امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال السہم تصلی علیہا یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صحیح ہے آمیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اسپر اور ابو داود کی روایت میں ہے ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہ روایت نہیں منافی دوسری روایت کی پس حمل کی جاوے اوپر جمع کے درمیان دونون کے کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑھنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نے ذکر کیا ہے اسکو انتہی اور نہیں شک کہ اثبات عدم ہے نفی پر اور صاحب نسخون معتمد مشکوۃ کے جب یکساں کہ روایات مختلف ہیں آپس میں کہ حضرت نے نماز پڑھی اس عورت پر یا نہیں تو یہی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلّٰی کا ساتھ صیغہ مجہول کے تاکہ متحمل ہو دونون احتمالون کو لیکن چھپی یعنی وہ موہم ہے پس اولی ہے متابعت جمہور کی اور موافقت نقل مشہور کی اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ حد دور کرتی ہے اس گناہ کو جسکے لیے حد لگتی ہے ح ح **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَبِعْھَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہارے کی اور ظاہر ہو زنا اسکا پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے اسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اسکو اگرچہ بدلے بالون کی رسی کے یعنی بدلے حقیر چیز کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے اسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدھی ہے بہ نسبت آزاد کے اور لونڈی غلام پر سنگسار نہیں ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعی نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ مالک کو پہونچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنے مملوک پر اور ہمارے علماء کے نزدیک یہ جائز نہیں انہون نے حمل کیا ہے اسکے سبب پر یعنی مالک سبب اور واسطہ ہوا اسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے نہ کہ وہ حد مارا اور نہ عار دلاوے اسکو اسلیے کہ کفارہ اسکے گناہ کی ہو گئی پھر کیون عار دلاوے اور یہ حکم خاص لونڈی ہی کے لیے نہیں آزاد کا بھی یہی حکم ہے ولیکن چونکہ لونڈیاں محل توبیخ و سرزنش کی ہیں خاص اسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کے یا پہلے اسکے اور یہ ظاہر ہے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہو کہ ترک کرنی مخالطت فساق کی اور اہل معاصی کی اور بیچ ڈالنا اسطرح کی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نے کہ واجب ہے ح ح **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا عَلٰی اَرِقَّائِکُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْھُمْ وَمَنْ لَّمْ یُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَھَا فَاِذَا ھِیَ حَدِیْثُ عَھْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّھَا اَنْ اَقْتُلَھَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ دَعْھَا حَتّٰی یَنْقَطِعَ دَمُھَا ثُمَّ اَقِمْ عَلَیْھَا الْحَدَّ وَاَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ** اور روایت ہے علی رضی سے کہا اے لوگو موسنون جاری کرو اپنے غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس درے مارو اسپر کہ محصن ہو منہین ہے یعنی بیاہا ہوا اور اسپر کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے زنا کیا تھا پس فرمایا مجھکو یہ کہ مارون میں حد اسکو پس ناگہاں وہ تھوڑے دنون کی ہوئی تھی پس ڈرا میں کہ اگر مارتا ہون اسکو پچاس درے تو مرجاتی ہے وہ انتہی پھر ذکر کیا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ابی داود کے یہ ہے کہ فرمایا مت حد مار چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اسکا پھر جاری کر اسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنے بردون پر **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حد ماردون کا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے

یہانتک کہ نکلے وہ نفوس اسلیے کہ نفقات کی طرح کلام میں ہو سکتا ہے دیکھا جاوے اور آپ ہی ہو تک لیا ابن ہمام نے نہ اگر زنا کرے مریض اور حد اسکی رجم ہو سبب اسکے
کہ مقصود ہلاک ہی تو جو کیا جاوے اور اگر حد اسکی درے مارنے ہوں تو نہ مارا جاوے یہانتک کہ اچھا ہو مگر ہو ایسی بیماری کہ نہ امید ہو اچھا ہونیکی تو مارے مانند مسل کے
یا ہو ناقص ضعیف الخلقہ تو ایک بار مارا جاوے ساتھ ٹہنی کھجور کے کہ اسمیں سو ٹہنیاں ہوں تاکہ پہونچے ایک بار اور بقدر ضرورت
پہونچنا ہر ٹہنی کا اسکے بدن پر اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ ضرور ہے اس صورت میں یہ کہ ہر ٹہنی پھیلی ہوئی ہو اور واسطے نفع ... نہ قائم کیجاوے حد بہت جاڑے میں
اور بہت گرمی میں بلکہ تاخیر کیجاوے وقت اعتدال تک **الفصل الثانی** عن ابی ہریرۃ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الآخر فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الآخر
فقال یا رسول اللّٰہ انہ قد زنی فامر بہ فی الرابعۃ فاخرج الی الحرۃ فرجم بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل
معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات فذکروا ذلک لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ فر حین وجد
مس الحجارۃ ومس الموت فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہلا ترکتموہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ و
فی روایۃ ہلا ترکتموہ لعلہ ان یتوب فیتوب اللّٰہ علیہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے
اور کہا کہ تحقیق اسنے یعنی میں نے زنا کیا پس منہ پھیرا آنحضرت نے اس سے پھر آیا دوسری جانب یعنی بعد غائب ہونے کے سامنے اور کہا کہ تحقیق اسنے زنا کیا
پس منہ پھیرا آنحضرت نے اس سے پھر آیا اور طرف اور کہا اے رسول اللہ تحقیق اسنے زنا کیا پس حکم کیا آنحضرت نے اسکے سنگسار کرنیکا چوتھی بار میں پس نکالا گیا
وہ طرف سنگستان مدینہ پس رجم کیا ساتھ پتھروں کے پس جب پائی اسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی بھاگا دوڑتا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اسکے ٹکڑا
اونٹ کا جبڑا پس مارا اسکو ساتھ اسکے اور مارا اسکو لوگوں نے یعنی اور چیزوں سے یہانتک کہ مرگیا پس ذکر کیا صحابہ نے واسطے رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے
کہ تحقیق وہ بھاگا جسوقت کہ پائی ... تکلیف پتھروں کے لگنے کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اسکو
نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں ہے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ تعالیٰ اسکی توبہ **ف** یہ کنایہ ہے
... ... اسکی ... ... اقرار ... زنا کا ...
... ... تمام ... ... ہو جائیگی باقی اور بعضوں نے
کہا کہ ... ... **وعن ابن عباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی عنک**
قال وما بلغک عنی قال بلغنی انک قد وقعت بجاریۃ آل فلان قال نعم فشہد اربع شہادات فامر بہ فرجم رواہ مسلم
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کیا سچ ہے جو پہونچی ہے مجھکو تیری طرف سے ... ... پہونچی ہے
فرمایا کہ پہونچی ہے مجھکو یہ کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے لونڈی کے ساتھ کہا ہاں پس اقرار کیا اسنے چار بار ... ... پس سنگسار کیا گیا نقل کی
یہ مسلم نے **ف** قول ... ... صاحب مصابیح نے اس حدیث کو پہلی فصل میں لانا چاہیے تھا اور ... ...
معلوم تھا حال زنا کرنے ماعز کا پہلے اقرار کے ... اور حدیثیں دلالت کرتی ہیں ... ... روایت لائیں
ذکر کرنے قصہ کے اور شاید کہ آنحضرت نے اقرار کروایا ماعز سے بعد سننے خبر زنا اسکے کے ... ... تفصیل سے مذکور ہے ... ...
وعن یزید بن نعیم عن ابیہ ان ماعزا اتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاقر عندہ اربع مرات فامر برجمہ وقال لہزال
لو سترتہ بثوبک کان خیرا لک قال ابن المنکدر ان ہزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیخبرہ رواہ ابو داؤد

اور روایت ہے یزید بن نعیم سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کے چار بار یعنی زنا کا چار مجلسوں میں پس حکم فرمایا حضرت نے
ساتھ سنگسار کرنے اُسکے کے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نے ہزال کو کہ اگر ڈھانکتا تو ماعز کو ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی ظاہر نہ کرتا فضیحت اُسکے گناہ کو تو ہوتا بہتر
تیرے لیے کہا ابن منکدر نے کہ تابعی ہیں اور راوی حدیث کا یہ کہ تحقیق ہزال نے حکم کیا تھا ماعز کو یہ کہ جاوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر کرے اُنکو حقیقت حال کی نقل کیا
یہ ابوداود نے ف ہزال کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نام کہ آزاد کیا تھا اُسکو [illegible] صحبت کی ماعز نے اُس سے پس مطلع ہوا اُسپر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتھ جانے کے
حضرت کے پاس اور اقرار کرنے کے ساتھ زنا کے پس حضرت نے [illegible] فرمایا یہ کہ اگر ڈھانکتا تو اچھا تھا وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب رواہ ابو داود والنسائی
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے [illegible] عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کر دیا کرو
تم یعنی معاف کرے بعض تمہارا بعضی سے [illegible] پس جو پہنچے گی مجھ کو [illegible] اور ثابت ہوگی پس تحقیق واجب ہوگی
[illegible] نقل کی ابوداود اور نسائی نے ف [illegible] حدود کو عفو کرو اور حاکم کے پاس لیجا کر
اُسکا اور جب حاکم کے پاس پہونچی تو اسکو عفو کرنا جائز نہیں [illegible] کہ امام کو نہیں جائز عفو کرنا [illegible]
اور طرف حاکم کے [illegible] ملزم [illegible] اسکا طرف حاکم کے [illegible]
اسلیے کہ یہ داخل ہیں اس امر کے تحت میں [illegible] استحباب کے ہے وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیلوا ذوی الہیئات
عثراتہم الا الحدود رواہ ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطائیں عزت والوں کی
اُنکے مگر حدیں نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی چوک کر یا گمان [illegible] ہو جاویں معاف کرو اُنکو اور [illegible] سوا اسکے خواہ [illegible]
خواہ [illegible] یعنی [illegible] خواہ حقوق اللہ کے ہوں خواہ حقوق بندوں کے [illegible]
اور بعضوں نے کہا [illegible] وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرؤا الحدود
عن المسلمین ما استطعتم فان کان لہ مخرج فخلوا سبیلہ فان الامام ان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطئ فی العقوبۃ رواہ
الترمذی وقال قد روی عنہا ولم یرفع وہو اصح اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ [illegible]
مسلمانوں سے [illegible] پس تحقیق امام خطا کرنا اسکا معاف کرنے میں بہتر ہے خطا کرنے
اُنکے سے سزا میں [illegible] نقل کی یہ ترمذی نے اور [illegible] حدیث عائشہ سے کہ یہ قول انکا ہے اور نہیں [illegible] آنحضرت تک
اور یہی صحیح تر ہے ف یعنی یہ حدیث موقوف ہے عائشہ پر [illegible] موقوف ہی صحیح تر ہے [illegible] خطاب حاکموں کو ہے جب تک ہو سکے حدود کو
دفع کریں مسلمانوں سے ساتھ تلقین کے [illegible] تو نے بوسہ لیا ہے یا ہاتھ لگایا ہے جیسے کہ واقع ہوا حضرت سے واسطے
ماعز [illegible] کے تلقین کرنا [illegible] وعن وائل بن حجر قال استکرہت
امرأۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدرأ عنہا الحد واقامہ علی الذی اصابہا ولم یذکر انہ جعل لہا مہرا رواہ الترمذی
اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہا زبردستی کی گئی ایک عورت یعنی ایک شخص نے زبردستی اسکے زنا کیا زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] دفع کی اُس سے
حد اور جاری کی اُسپر حد کہ زنا کیا اُس سے اور نہ ذکر کیا [illegible] کہ حضرت نے ٹھہرایا اُس عورت کے لیے مہر یعنی زنا کرنے والے پر نقل کی یہ ترمذی نے ف
راوی کے ذکر نہ کرنے سے [illegible] لازم [illegible] واجب نہ ہوا اسلیے کہ ثابت ہوا ہے [illegible] اور احادیث سے اور مراد مہر سے یہاں عقر ہے

اور

اور علماء کہتے ہیں کہ یہ صحبت حرام اور صحبت شبہ کو اور وہ ایک مقدار ہے کہ اگر اجرت لے کر صحبت حرام پر جائز ہوتی تو اُسقدر واجب ہوتی ح اور خیند ی میں ہے
فتاوی عالمگیری میں معنی حقہ کے یہ لکھے ہیں کہ عقر کہتے ہیں مہر مثل کو **وعنہ** اَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ
الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذُوْا الرَّجُلَ فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ
وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے وائل سے کہ تحقیق ایک عورت
نکلی زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارادہ نماز کے پس ملا اُسے ایک شخص اور ڈھانکا اُسکو یعنی اپنے کپڑے سے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی
اُس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورت نے کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا یعنی ڈھانکا اور
صحبت کی پس پکڑا لوگوں نے اُس شخص کو اور لے آئے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا واسطے اُس عورت کے جا کہ تحقیق بخشدیا اللہ نے
تجھکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور فرمایا واسطے اُس شخص کے کہ فعل بد کیا تھا اُس سے سنگسار کرو اُسکو یعنی اُسنے اقرار کیا ہوگا پس حکم کیا اُسکے سنگسار
کرنے کا پس سنگسار کیا لوگوں نے اُسکو بسبب بعض نے اُسکے کے اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب اجرائے حد کے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اُسکو یعنی مثل توبہ اسکی کے اہل
مدینہ قبول کیجاتی اُنسے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اُنسے اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگر جسے اول میں بیحیائی کی اور
برا کام کیا ہو جو واسطے پاک ہو اور بخشا گیا **وعن** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ
اَنَّهٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا اُسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درّے مارنے کا پس درّے
مارے گئے اُسکو حد میں پھر خبر دیے گئے حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اُسکے لیے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے جو اول
درّے مارنے کا حکم کیا تو احتمال ہے کہ حضرت نے گمان کیا ہوگا کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ حکم بسبب جزء شے کے نہ کیا ہو بسبب گمان کیا ہو بتایا کہ جو بار
امر ہیں وہ تامین لیں ہم [illegible] وقت کے حکم کرے ساتھ ایک چیز کے بسبب وجہ کے پھر معلوم ہو کہ واجب تھا اسکا ساتھ [illegible] امام پر ہے رجوع کرے طرف واجب
شرعی کے **وعن** سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ
سَقِيْمٍ فَوُجِدَ عَلٰى اَمَةٍ مِّنْ اِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهٗ [illegible] تھا قوم میں ناقص الخلقت
بیمار یعنی [illegible] فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اسکا [illegible] **وعن** عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا
الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عکرمہ سے [illegible]
کہ عمل کرتا ہے قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل و مفعول کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے [illegible] اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ حد
اغلامی کے پس ظاہر تر دو قولوں شافعی کا اور قول صاحبین کا یہ ہے کہ حد فاعل کی حد زنا کی ہے [illegible]

اور سال بھر تک نکال دیا جاوے مرد ہو یا عورت اور گئی ہے ایک قوم طرف اسکے کہ اغلامی سنگسار کیا جاوے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک و احمد نے اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ قتل کیے جاویں فاعل و مفعول جیسے کہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور کہا ہے بعضوں نے بیچ کیفیت قتل کرنے اُن دونوں کے کہ گرا دیا جاوے مکان اُن دونوں پر اور بعضوں نے کہا کہ پھینک دیوے اُنکو پہاڑ سے جیسے کہ کیا گیا ساتھ قوم لوط کے اور نزدیک ابی حنیفہ کے حد نہیں ہے لواطت میں بلکہ تعزیر ہے جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھے پہونچاوے اور نقل کیا ہے کمال باشا نے شرح صغیر میں کہ یہ امر سپرد طرف امام کے ہے اگر چاہے تو قتل کرے اسکو اگر عادۃً پکڑ گئی فاعل نے اسکی اور اگر چاہے مارے اسکو اور چاہے قید کرے اسکو ع **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه قيل لابن عباس ما شأن البهيمة قال ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا ولكن اراه كره ان يؤكل لحمها او ينتفع بها وقد فعل بها ذلك رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کرو اُس شخص کو اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا گیا واسطے ابن عباس کے کہ کیا حال ہے اس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا ہے اور نہ اُسپر تکلیف ہے پس وہ کیوں قتل کیا جاوے کہا ابن عباس نے کہ نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمیں کچھ علت و حکمت و لیکن گمان کرتا ہوں حضرت کو کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی ساتھ دودھ اور پشم اور جنے اسکے کے وغیر ذلک حال آنکہ کیا گیا ہے ساتھ جانور کے یہ فعل بد یعنی اُس جانور سے کہ یہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہے پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** قتل کرو اُس شخص کو یعنی مارو اسکو مارنا سخت اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا بعضوں نے کہ حکمت اُس جانور کی مار ڈالنے میں یہ ہے کہ تا نہ پیدا ہووے اُس سے حیوان بصورت انسان کے یا نہ لاحق ہو اُسکے صاحب کو رسوائی دنیا میں سبب باقی رکھنے اسکے اور شرح مظہر میں ہے کہ چاروں امام متفق ہیں اسپر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے تعزیر دیا جاوے اور قتل نہ کیا جاوے اور یہ حدیث محمول ہے زجر و تشدید پر لیکن جانور بعضوں نے کہا اگر وہ کھایا جاتا ہے تو قتل کیا جاوے اور اگر کھایا نہیں جاتا ہے تو دو وجہیں ہیں قتل بسبب ظاہر حدیث کے اور عدم قتل واسطے نہی کے ذبح کرنے حیوان کے مگر واسطے کھانے اُسکے کے ع **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف اُس چیز کا کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ڈرتا ہوں میں کہ سبب زیادتی شہوت کے پڑیں وہ اُس خطا میں پڑیں یا یہ کہ بدفعل نہایت قبیح ہے اور حرمت اُسکی سخت ہے ڈرتا ہوں میں کہ اُسمیں پڑیں اور عذاب اُسکا دیکھیں ع **وعن** ابن عباس ان رجلا من بني بكر بن ليث اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر انه زنى بامرأة اربع مرات فجلده مائة وكان بكرا ثم سأله البينة على المرأة فقالت كذبت والله يا رسول الله فجلده حد الفرية رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق ایک شخص نبی بکر بن لیث میں سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا کہ اُس نے یعنی میں نے زنا کیا ہے ساتھ ایک عورت کے چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس مارے اسکو سو درے اور تھا شخص غیر محصن یعنی کنوارا پھر طلب کیے حضرت نے اُس سے گواہ اوپر زنا کرنے عورت کے پس کہا عورت نے کہ جھوٹ بولتا ہے یہ قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ پس ماری حضرت نے حد تہمت کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** طلب کیے گواہ یعنی بعد اُسکے اقرار سے حد ماری اور یہ امر متضمن تھا قذف اُس عورت کو طلب کیے اُس مرد سے گواہ عورت پر کہ اُس سے زنا کیا ہے جب وہ عاجز ہوا گواہ لانے سے تو اُس عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے کہ مجکو نسبت زنا کی کرتا ہے میں پاک ہوں اُس سے قسم خدا کی پس اُسکو حد ماری کہ وہ اسی درے ہیں ع **وعن** عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل من المنبر امر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا جب کہ اترا عذر میرا یعنی آئیں میری عفت و پاکی میں خطبہ

فرمایا

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اسکا پس جب اترے منبر سے تو حکم کیا واسطے دو شخصوں کے اور ایک عورت کے پس مارے گئے حد کو نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف حضرت عائشہ پر بعضے لوگوں نے بہتان زنا کا کیا تھا معاذ اللہ منہ اور حضرت کے بھی دل میں کچھ شک انکی طرف سے پڑ گیا تھا جب آیتیں انکی پاکی اور عصمت میں نازل ہوئیں چنانچہ وہ سورۂ نور میں ہیں تب حضرت نے منبر پر کھڑے ہوکر بیان انکا کیا اور بعد ازاں منبر سے اتر کر حد قذف کی کہ اسی درے ہیں مارنے کا حکم کیا وہ مرد کہ جنکے لیے کہ وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کے لیے کہ اسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یہ اس امر میں بہت فتنہ پرداز تھے انکو سزا دی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** نافع ان صفیة بنت ابی عبید اخبرته ان عبدا من رقیق الامارة وقع علی ولیدة من الخمس فاستکرهها حتی اقتضها فجلده عمر ولم یجلدها من اجل انه استکرهها **رواه البخاری** اور روایت ہے نافع سے یہ کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی نے خبر دی انکو یہ کہ ایک غلام نے غلاموں امارت اور خلافت کے سے قصد جماع کا کیا ایک لونڈی سے کہ خمس غنیمت کے تھی پس زبردستی جماع کیا اس سے یہاں تک کہ ازالہ بکارت اسکی کا کیا پس کوڑے مارے اس غلام کو یعنی پچاس حضرت عمر نے اور نہ کوڑے مارے اس لونڈی کو بسبب اسکے کہ زبردستی صحبت کی تھی غلام نے اس لونڈی سے نقل کی یہ بخاری نے

وعن یزید بن نعیم بن هزال عن ابیه قال کان ماعز بن مالک یتیما فی حجر ابی فاصاب جاریة من الحی فقال له ابی ائت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بما صنعت لعله یستغفر لک وانما یرید به رجاء ان یکون له مخرج فاتاه فقال یا رسول الله انی زنیت فاقم علی کتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال یا رسول الله انی زنیت فاقم علی کتاب الله حتی قالها اربع مرار فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انک قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان یرجم فاخرج به الی الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج یشتد فلقیه عبد الله بن انیس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظیف بعیر فرماه به فقتله ثم اتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک له فقال هلا ترکتموه لعله ان یتوب فیتوب الله علیه **رواه ابو داود** اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ یعنی نعیم سے کہ تھا ماعز بن مالک یتیم پرورش میں باپ میرے یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلہ کی سے پس کہا اسکو باپ میرے نے کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے انکو ساتھ اس چیز کے کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لیے اور نہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اس کہنے کے مگر امید اسکے کہ ہو استغفار اسکے لیے سبب خلاصی کا گناہ سے یعنی غرض اسکی یہ نہ تھی کہ وہ حضرت پاس جاوے اور حضرت حکم اسکے سنگسار کرنیکا کریں جیسے کہ توہم کیا بعضوں نے پس آیا ماعز حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر مجھ پر حکم اللہ کا پس منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے پس پھر آیا وہ یعنی بعد غائب ہونے کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر مجھ پر حکم اللہ کا یہاں تک کہ کہا اس بات کو چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی تو نے یہ بات چار بار یعنی چار بار تیرے اقرار کرنے سے زنا ثابت ہوا تجھ پر پس ساتھ کس کے زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلانی عورت کے کہ نام اسکا لیا فرمایا کیا ہمخواب ہوا تو ساتھ اسکے یعنی معانقہ کیا اس سے کہا ہاں فرمایا کیا اسکے بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اس سے کہا ہاں کہا راوی نے حکم کیا اسکو سنگسار کرنے کا پس نکالا گیا اسکو طرف سنگستان کی پس جب کہ سنگسار کیا گیا پس پائی اسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی پس گھبرایا یعنی صبر نہ کیا پس نکلا دوڑتا ہوا یعنی اس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملے ماعز سے عبداللہ بن انیس اور حال یہ کہ تھک گئے تھے یار عبداللہ کے یا یار ماعز کے جو کہ سنگسار کرتے تھے پس اٹھائی عبداللہ نے اسکے لیے ہڈی اونٹ کے پاؤں کی اور مارا ماعز کو ساتھ اسکے پس مار ڈالا اسکو پھر آیا عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اسکی اور درگذر کرتا اس گناہ اسکا بغیر سنگسار کرنے اسکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف نکالا گیا اسکو طرف سنگستان کے کہا ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہم نے اسکو یعنی ماعز کو مصلے میں اور مسلم اور ابو داؤد میں ہے کہ لے گئے ہم اسکو طرف بقیع غرقد کے اور مصلے تھا وہیں اسلیے کہ مراد مصلے سے مصلے جنازہ ہے ان کا ہم متصل ہونا فی تعیین

رہا یہ کہ ترمذی میں جو ہے آیا یہ حکم کیا گیا اسکو جو تیسری بار میں پس نکالا گیا طرف سنگستان کے اور سنگسار کیا گیا ساتھ پتھروں کے اسکی تاویل یہ ہے کہ اسکا پیچھا کیا گیا جس وقت کہ بھاگا یہانتک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کے والا یہ غلط ہوا اسلیئے کہ صحاح اور حسان میں یہ ہے کہ پس جب وہ گیا بھاگ کر طرف سنگستان کے کھینچا گیا وہ طرف سنگستان کے ابتداء میں نہ سنگسار کیا گیا یا توجیہ یہ ہے کہ اسلئے ہو طرف سنگستان کے پس کسی راوی نے ذکر کیا سنگستان اور کسی راوی نے مصلی وغیرہ کا پس درست ہوئی تطبیق دونوں حدیثوں کی جو اوپر گذری ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْہَرُ فِیْہِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَۃِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْہَرُ فِیْہِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا انمیں زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا انمیں رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ رعب کے نقل کی یہ احمد نے **ف** رشوت اس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے بشرط اسکے کہ مدد کرے اسکے مہم میں بعضوں نے یہ قید لگائی ہے کہ اس مہم میں ایسی مشقت نہو کہ اسقدر مال عرف میں اجرت دیتی ہوں اسپر جیسے ایک بات بادشاہ کے آگے کہدینی اور سعی اسمیں کرنی اور اگر بغیر شرط کے ہو تو بھی رشوت نہیں اور رشوت سے خوف اسلیئے ہوتا ہے کہ حاکم جاری کرتا ہے حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جب کہ پاک ہوتا ہے رشوت سے اور جب کہ آلودہ ہوتا ہے رشوت میں خوفناک رہتا ہے اور وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِیًّا اَحْرَقَہُمَا وَاَبَا بَکْرٍ ہَدَمَ عَلَیْہِمَا حَائِطًا ۔ روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہ رزین نے اور ایک روایت رزین کی میں ابن عباس سے یہ ہے کہ حضرت علی نے جلادیا فاعل اور مفعول کو یعنی حکم کیا انکو جلادینے کا اور حضرت ابوبکر نے گرادی انپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرادینے کا انپر **ف** اور رجامع صغیر میں ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنی ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو واسطے غیر خدا کے اور ملعون ہے وہ شخص کہ متغیر کرے سرحد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے جانور سے اور ملعون ہے وہ شخص کہ کرے عمل قوم لوط کا نقل کی اسکو احمد نے ساتھ سند حسن کے ابن عباس سے وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت نہیں کرتا اللہ عز وجل طرف اس شخص کے کہ بدفعلی کرے کسی مرد سے یا عورت سے اسکی مقعد میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَتٰی بَہِیْمَۃً فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ وَہٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَہُوَ مَنْ اَتٰی بَہِیْمَۃً فَاقْتُلُوْہُ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ اَہْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ انہوں نے کہا جو شخص کہ بدفعلی کرے چارپائی سے پس نہیں حد اسپر یعنی ولیکن تعزیر ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق انہوں نے کہا اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسری فصل میں گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپائی سے پس مار ڈالو اسکو اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے یعنی اسپر حد نہیں **ف** انہوں نے کہا یعنی بطریق مرفوع کے والا انہوں کچھ معنی قول ثوری کے وہذا اصح اہ وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰہِ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ وَلَا تَاْخُذْکُمْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حدیں اللہ کی نزدیک اور دور والوں پر اور نہ پکڑے تمکو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے ملامت ملامت کرنے والے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** نزدیک اور دور یعنی نزدیک کے ناتے والے یا دور کے ناتے والے پر یا نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہے پہونچنا اس تک

اور آسان ہے حکم کرنا اسپر اور دوسرے مراد ہے قوی کہ دور ہے پہونچنا اُس تک اور دشوار ہے قائم کرنا حد کا اُسپر اور دوسرے معنی انسب ہین اسلیے کہ مراد یہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدون اللہ کی سے بہتر ہے برسے مینھ چالیس راتون کے بیچ تمام شہرون خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے ابی ہریرہ سے ف یہ اسلیے ہے کہ بیچ قائم کرنے حدون کے منع کرنا ہے خلق کو معاصی سے اور سبب ہے واسطے کھلنے دروازون آسمان کے یعنی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنے کے حدود سے اور سستی کرنے کے اُسمین گرفتاری ہے اُنکے لیے معاصی مین اور یہ سبب ہے اُنکے گرفتار ہونیکا قحط سالی مین اور سبب ہے ہلاک کرنے خلق کا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ حباری مرجاتا ہے مارے دُبلاپے کے بسبب گناہ بنی آدم کے یعنی اللہ تعالے انھین مینھ برساتا بسبب نحوست گناہ اُنکی کے اور حباری نام ایک جانور کا ہے اور خاص اُسکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ دُور دُور سے اپنا قوت لے آتا ہے

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

باب ہے بیچ بیان ہاتھ کاٹنے چور کے ف کہا طیبی نے لفظ قطع السرقہ مین اضافت طرف مفعول کی بحذف مضاف کے ہے اے قطع اہل السرقہ اور سرقہ ساتھ فتح سین کے اور کسرے راے کے شرع مین اسکو کہتے ہین کہ لیوے مکلف غنیمت مال محرز سے کہ نہ ملک ہو اُسکے اُسمین اور نہ شبہہ ملک کا اور مراد محرز سے یہ ہے کہ مال ایسی جگہ ہو کہ کوئی اُسکو نہ لے سکے خواہ مکان حفاظت مین ہو خواہ اُسکے پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہو اور مراد شبہہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہے کہ جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چُراوے گا تو اُسکو چوری نہین گنینگے اور اُسمین ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہ اُنسے کم مین ہاتھ کاٹنا نہین آتا اور نزدیک شافعی کے چوتھائی دینار سونے کے اور تین درہم چاندی کے یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اُنکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہے اُنمین کاٹنا ہاتھ کا چوتھائی دینار کے چُرانے مین اور چوتھائی دینار اُسوقت مین تین درہم کا تھا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ دلیل ہماری یہ ہے کہ عمل کرنا اکثر پر اس باب مین اولی ہے بسبب حیلہ کرنے کے حدود مین اسلیے کہ اول مین شبہہ عدم جنایت کا ہے اور روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم اور حاصل اس باب مین یہ ہے کہ کاٹنا ہاتھ کا بیچ زمانہ آنحضرت کے سپر کی قیمت مین تھا پس شافعیہ تو کہتے ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تھی اور شمنی نے کہا قیمت سپر کی اُس زمانہ مین دس درہم تھی روایت کی یہ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور کافی مین نقل ہے کہ قیمت سپر کی کہ ہاتھ کاٹا گیا اُسکے چُرانے پر حضرت کے زمانہ مین دس درہم کی تھے واللہ اعلم ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل اول عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا بِرُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر بسبب چُرانے چوتھائی دینار کے یا زیادہ کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعی نے کہ چوتھائی دینار سے کم مین ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور ملا علی قاری نے یہان خوب تفصیل سے لکھے ہین اقوال علما کے اور دلیلین اپنے مذہب کی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ چور کا یعنی دایان ہاتھ بند دست سے بیچ چُرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شمنی نے کہ یہ معارض ہے اُس روایت کی کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تھی قیمت سپر کی دس درہم اور ایسا ہی ابن عباس سے اور عمرو بن شعیب سے بھی منقول ہے اور شیخ ابن الہمام نے بھی ابن عمر و ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈھال کی دس درہم تھی اور اسی طرح سے عینی نے بیچ حاشیہ ہدایہ کے لکھا ہے اسی لیے حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹنا لکھا ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ابن عمر نے اپنی رائے و اجتہاد سے کہا یہ خلاصہ ہے کلام حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری کا اور اسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکھنی منظور ہو اُنکی شرحین دیکھ لے

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَۃَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چراتا ہے رسی کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہے کہ جائز ہے لعنت کرنی گنہگاروں کو بلا تعین اور ایسا ہی کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہے الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور شخص معین کو لعنت کرنی نہیں جائز ہے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کاٹنے ہاتھ کے بیچ کم کے چوتھائی دینار سے یا تین درہم سے پس مشکل پڑی سب اسکے پس جواب دیتے ہیں کہ مراد بیضہ سے یہاں بیضہ آہنی ہے کہ اسکو خود کہتے ہیں کہ غازی سر پر پہنتے ہیں اور مراد رسی سے رسی کشتی کی ہے کہ بڑی قیمتی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ انڈے اور رسی کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ چوری کی عادت اسکو اسی طرح ہو جاتی ہے کہ حقیر حقیر چیز چراتے چراتے بڑی چیز چرانے لگتا ہے اور ہاتھ کٹتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارہ کیا طرف عادت امراء وسلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتے ہیں بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کے واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا کَثَرٍ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوے کے درخت پر لگا ہوا اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے

ف امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے کسی میوہ تر و تازہ کے برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسی طرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو زراعت کہ زمین میں کاٹ کر جمع نہ کیا ہو اور اسپر قیاس کیا ہے گوشت اور دودھ اور ایسی چیزوں کو کہ جلد بگڑ جاویں اور اوروں نے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنے کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہی قول ہے مالک و شافعی کا اور جو چیزیں کہ مباح ہیں دار الاسلام میں مانند لکڑی گھانس نرسل مچھلی پرند وغیرہ اسکا چرانا ہو وغیرہ کے نزدیک امام اعظم کے سبب چوری انکی کے ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ہے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْہُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُّؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی انہوں نے باپ سے اور اسنے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرت پوچھے گئے میوہ لٹکتے ہوئے درخت سے فرمایا جو شخص کہ چراوے اس میں سے کچھ پیچھے اسکے کہ جگہ دی اسکو خرمن نے پس پہونچے ڈھال کے مول کو پس اسکے ذمہ پر ہے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے

ف مقصود یہ ہے کہ ہاتھ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوہ کے کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیے کہ محرز نہیں ہے اور جب کاٹا گیا درخت سے اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونے کو تو اسمیں ہاتھ کاٹا جاوے بسبب محرز ہونے کے یہ حدیث دلیل ہے جمہور کی سوا حنفیہ کے کیونکہ جب تلک خشک نہیں ہوا ہے میوہ اور اسکو چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظم کے اور تقیید بعد ان یؤویہ الجرین کے خشک ہونے کے صورت میں ہے موافق عادۃ عرب کے جیسے کہ ثمر میں قطع نہیں ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث فائدہ میں ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث معارضہ کی گئی ہے ساتھ اس حدیث مطلق کے لا قطع فی ثمر ولا کثر اور یہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام نہیں ہاتھ کاٹنا آتا طعام میں کہ مہیا ہو کھانے کے لیے والا گیہوں میں اور شکر میں ہاتھ کاٹنا آتا ہے بالاتفاق اور اس بحث کی بڑی تقریر ملا علی قاری نے لکھی ہے مرقات میں جو چاہے وہاں سے دیکھ لے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ الْمَکِّیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِیْ حَرِیْسَۃِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاہُ الْمُرَاحُ وَالْجَرِیْنُ فَالْقَطْعُ فِیْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے عبداللہ ابن عبدالرحمن بن ابی حسین مکی سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھ کا بیچ میوے لگے ہوئے درخت کے اور نہ بیچ جانور چرنے والے پہاڑ کے پس جس وقت کہ ٹھکانا دے جانور کو بیچ

جگہ بندھے جانور یا کسی چیز کی تھیلی پس نہیں ہے ہاتھ کاٹنا واسطے اسکے کہ ہو سکتی ہے تہمت شبہ کا ف مالک ... کے الفاظ درمیان
معاملے کے چیز ہو ہمیشہ میں جیل میں جانور رہتے ہیں کہ وہ پہاڑ میں اُسکی کوئی حفاظت نہ کرتا ہو لیکن اسکے لینے میں ہاتھ کاٹنا لازم
نہیں ہے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُوْرَةً فَلَيْسَ**
مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے نہیں ہے لوٹنے والے پر کاٹنا ہاتھ کا اور جو شخص لوٹے لوٹنا مشہور
یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتے ہوں پس نہیں وہ ہمسے یعنی ہمارے طریقہ پر عمل کرنیوالا روایت کی اسکو ابوداود نے **ف** لوٹنے والے کو کہتے ہیں کہ لیوے مال کسی کا لوگوں کے
سامنے زبردستی لیکن اگرچہ بہت برا ہے لوٹ لینے سے لیکن اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا بسبب اطلاق نہونے کے اُسپر چور کا اسلئے کہ چور وہ ہے کہ پوشیدہ
وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَخَذَهٗ
صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ وَرَوٰى نَحْوَهٗ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَالدَّارِمِيُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ سلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خیانت کرنیوالے کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اُچکنے کے ہاتھ کاٹنا
نقل کی یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں یہ کہ صفوان بن امیہ آئے مدینہ میں پس
سو گئے بیچ مسجد کے اور تکیہ کیا اپنی چادر کا پس آیا چور اور لے گیا چادر انکی پس پکڑا اُسکو صفوان نے اور لے آئے اُسکو پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا حضرت نے
ہاتھ کاٹنے کا اسکے بعد اقرار کرنے اُسکے کے ساتھ چوری یا ثابت ہونے اسکے ساتھ گواہوں کے پس کہا صفوان نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اسکا یعنی
اسکے لانے سے میرا یہ نہیں مقصود تھا کہ آپ ہاتھ کاٹنے کا حکم کیجئے وہ چادر اسپر صدقہ ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے کہ کیوں نہ تصدق کیا تونے
اور نہ بخشا تونے پہلے اسکے کہ لاوے تو اُسکو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبد اللہ بن صفوان سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور دارمی نے
ابن عباس سے **ف** خائن اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کے اُسکو دیجاوے اور وہ لے لیوے اُسمیں سے اور دعوی کرے اُسکے ضائع ہونے کا یا انکار
ہو جانے کا کہ مجھکو دی ہی نہیں تو خائن کا ہاتھ کاٹنا اسلئے نہیں آتا کہ قصور ہے حرز میں یعنی حفاظت کامل نہیں چنانچہ ہدایہ میں بیان اسکا مفصل مذکور ہے اور لوٹنے
والے اور اُچکنے کا اسلئے نہیں ہاتھ کاٹا جاتا کہ نہیں لیتے مال غیر کا چھپا کر وہ بیان ہوا کما مفصلا ہو چکا ہے کہا ابن ہمام نے کہ یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا
اور سیکھے چور کے رکھے چادر ہدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے کہ رکھنا ایک چیز کا نیچے سر کے حرز ہے اور کیوں نہ تصدق کیا تونے یعنی پہلے تونے کیوں نہ معاف کیا
اور حق اپنا چھوڑ دیا اور اب میرے پاس قضیہ کو لایا اور میں نے حکم ہاتھ کاٹنے کا کیا پس ہاتھ کاٹنا اسکا واجب ہوا ایس نہیں حق ہے واسطے تیرے اُسمیں بلکہ
یہ حق اللہ کا ہے تیرے معاف کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا اور اُسمیں دلیل ہے اسپر کہ عفو جائز ہے پہلے اسکے کہ پہونچایا جاوے قضیہ طرف حاکم کے
کذا ذکرہ الطیبی و ابن الملک اور کہا ابن ہمام نے کہ جب حکم کیا جاوے کسی شخص پر ہاتھ کاٹنے کا بسبب چوری کے پھر ہبہ کر دے وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دے
اُس چیز کو طرف اُسکے یا بیچ ڈالے اُسکے ہاتھ تو نہ ہاتھ کاٹا جاوے اور کہا زفر اور شافعی اور احمد نے کہ کاٹا جاوے اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سے
اور دلیل ہے اُسکی حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ثابت روایت میں تو اسی طرح ہے کہ جیسے ذکر کی گئی اور اکثر کی روایت میں کچھ زیادہ
آئی ہے اور اسی روایات میں اختلاف و اضطراب موجب ضعف کا ہے **وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ

اور روایت ہے [illegible] کہ [illegible] خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے [illegible] نہ کاٹے جاوین ہاتھ [illegible] مین نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابوداود اور
اور نسائی نے [illegible] نسائی نے [illegible] مین بجائے غزوہ کے سفر ف غزوہ مین کہا امام مالک نے [illegible] نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا جہاد [illegible] جب کہ خوف ہو کہ
[illegible] بسبب [illegible] ہاتھ کٹنے مین
[illegible] سبب [illegible]
کہا [illegible]
جو ذکر کیا [illegible] وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے [illegible] خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کے حق مین اگر چرائے کاٹو ہاتھ اسکا یعنی بایان پھر اگر
چرائے کاٹو پاؤن اسکا یعنی دہنا پھر اگر [illegible] یعنی دایان نقل کیا یہ صاحب مصابیح نے شرح سنہ مین ف
[illegible] ہاتھ کاٹنا [illegible] اختلاف کیا ہے علما نے اور امام شافعی کہتے ہین
کہ کاٹے [illegible] ہمارے نزدیک [illegible] اور دلیل ہماری یہ ہے
کہ اجماع [illegible] صحابہ رضی اللہ عنہم
مگر [illegible] اور امام ابن ہمام نے [illegible]
[illegible] قَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ
بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ [illegible] فَقُطِعَ [illegible] فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ
اقْتُلُوهُ فَانْطَلَقْنَا [illegible] وَالنَّسَائِيُّ [illegible] فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ
السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] روایت ہے [illegible] نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا کاٹو ہاتھ اسکا
یعنی دایان [illegible] پاؤن اسکا یعنی بایان ہاتھ
اسکا [illegible] اسکو [illegible] اسکا اور مار ڈالا اسکو پھر کھینچا ہم نے
اسکو اور ڈالا کوئین مین اور [illegible] اور نسائی [illegible] نے شرح سنہ مین بیچ کاٹنے ہاتھ [illegible] نبی صلے اللہ علیہ وسلم
[illegible] کہا [illegible] کہا [illegible] مار ڈالنا چور کا اگرچہ پکڑ چوری
[illegible] حدیث منسوخ ہے [illegible] سیاست کے تھا امام کو پہونچتا ہے کہ
[illegible] حکم کیا ساتھ
قتل اسکے [illegible] کہا اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے [illegible] حلال جاننے والا [illegible] تاویلات سے [illegible] کھینچ کر ڈالنا اسکا
[illegible] وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا
فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ لایا گیا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم [illegible] ہاتھ اسکا [illegible] حکم فرمایا [illegible] اسکے گردن مین پس لٹکایا گیا اسکی گردن مین

ف کہا ابن ہمام نے کہ یہ قول ہے امام شافعی اور احمد کا کہ سنت ہے ہاتھ لٹکانا چور کا
یعنی تا عبرت ہو اوروں کو اور نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے کہ جسکا ہاتھ کاٹا ہو اسکے
ہوتے گلے میں اور ہمارے نزدیک یہ موقوف ہے امام کی رائے پر مناسب جانے تو لٹکاوے ورنہ سنت نہیں اسلئے کہ نہیں ثابت ہوا حضرت سے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
گلے میں لٹکایا جاوے اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ چرا لے غلام پس بیچ ڈال اسکو اگرچہ بدلے نش کے نقل کی
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نش ساتھ زبر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ بیچ ڈال اسکو اگرچہ
تھوڑے مول کو بیچنا پڑے اسلئے کہ وہ عیب ہے اور مالک و شافعی و احمد اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر غلام چوری کرے تو ہاتھ اسکا کاٹا جاوے بھگوڑا ہو یا غیر بھگوڑا اور حنفیہ کے نزدیک
اگر بھاگا ہوا ایک غلام وندیہ میں سے مال اسکا کا غلام مال اسکے مالک کا ہے یا بیوی کے یا خاوند مالک کے سکے کا تو نہ کاٹا جاوے ہاتھ اسکا واسطے اون کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
داخل ہونے میں عادۃ بغیر اجازت کے
بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا لایا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے اسکے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہ تھے ہم گمان کرتے آپکو کہ حکم فرمائیں اس حد کو یعنی ہاتھ کاٹنے کا یعنی
گمان کرتے تھے ہم کہ رحم کرینگے آپ اسپر ظاہرا وجہ محل شفقت تھا اسلئے کہ قرابتی یا ورثہ اسکے کے اسلئے حضرت نے فرمایا اگر ہوتی فاطمہ البتہ کاٹتا میں ہاتھ اسکا نقل کی یہ نسائی نے
ف حاصل حضرت کے جواب کا یہ کہ حقوق اللہ میں کسی کی رعایت نہیں کی جاتی اور قرابتی ہو یا غیر اسمیں شبہ ہوتا نہیں کہ سکتا اگر بالفرض یہ فعل میرے پارہ جگر سے صادر ہوتا تو اسکا
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ
بھی ہاتھ کاٹتا اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر کے غلام اپنا اور کہا کہ تو ہاتھ اسکا
وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ
کاٹ کہ اسنے چرایا آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نے نہیں ہاتھ کاٹنا اسپر وہ خدمت گار تمہارا لی چیز تمہاری نقل کی یہ مالک نے ف یعنی جب کہ
اسلئے کہ ایسے خادم کو اذن ہے گھر میں آنے کا اور اجازت ہے ہمارا اور یہی مذہب ہے ہمارا اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کے
اشارہ کیا ساتھ اسکے کہ عادت ہے نکالنے کی اور وہ خود اون کا ہے ساتھ آنے کے تمہارے پاس بغیر اجازت رہا اور یہی مذہب ہے
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ
إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ
أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے ابو ذر سے کہا فرمایا مجھکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ذر کہا میں نے حاضر ہوں یا رسول اللہ اور فرمانبردار ہوں فرمائیے کیا فرماتے ہیں آپ فرمایا کیا کرے گا تو اس وقت کہ
پہونچے گی لوگوں کو موت اپنی وبا یعنی بہت سی موت ہوگی کہ گنجائش نہ ہوگی یعنی اتنی کثرت سے موت ہوگی
اس وقت کہ جگہ قبر کی بیچی جائے گی ساتھ قیمت غلام کے کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتے ہیں یعنی میں نہیں جانتا کہ حال میرا کیا ہوگا اس وقت میں
صبر کروں گا یا بھاگ جاؤں گا فرمایا لازم پکڑ تو صبر کو کہا حماد بن ابی سلیمان نے کہ کاٹا جاوے ہاتھ کفن چور کا اسواسطے کہ داخل ہوا میت پر اسکے گھر میں
نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی آنحضرت نے قبر کو بیت کہا پس قبر گویا گھر ہوتا ہے اگرچہ گھر سے چرا لے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے دلیل ہے کہ گھر جاتا ہے
کفن کے قبر سے ہاتھ کاٹا جاوے بسبب جو دلیل لائے ہیں تمام نے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضرور نہیں کہ ہر جگہ یہ اطلاق بیت کا ہو وہ حرز بھی ہو کیا نہیں دیکھتا ہے
تو کہ اگر کوئی چرا لے کچھ ایسے بیت سے کہ نہ ہو اسکے لیے دروازہ بند یا نگہبان تو نہیں کاٹا جاتا ہاتھ بخلاف کہا ابن ہمام نے کہ نہیں ہاتھ کاٹا جاتا کفن چور کا
نزدیک ابی حنیفہ و محمد کے اور کہا ابو یوسف و تینوں اماموں نے کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور باقی تحقیق اس مقام کے مرقاۃ میں دیکھنی چاہیئے ١٢ع

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

باب بیچ بیان سفارش کرنے کے بیچ مقدمہ حدون کے ف یعنی امام سے درخواست کیے جانے کو عفو ... کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَّخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ

روایت ہے عائشہ سے یہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سے تھے فکر میں ڈالا حال عورت مخزومیہ نے کہ چوری کی تھی یعنی اور وہ اسباب عاریۃً لیکر منکر بھی ہوجاتی تھی اور حضرت نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کرے اسکے مقدمے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ نہیں جرأت کرتا کسی کی حضرت سے مگر اسامہ بن زید کہ پیارے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی بیچ کلام کیا انہون نے سامنے پھر کلام کیا آنحضرت سے اسامہ نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدون سے پھر کھڑے ہوئے حضرت اور خطبہ فرمایا پھر فرمایا یعنی اثنائے خطبہ مین بعد حمد و ثنا کے کہ نہیں ہلاک کیا ان لوگون کو کہ تھے پہلے تم سے مگر اسنے کہ وہ تھے جسوقت چوری کرتا درمیان انکے کوئی شریف یعنی صاحب عزت تو اسکو یعنی حد قائم کرنے حد کے اسپر چھوڑ دیتے اور جسوقت چوری کرتا انمین کوئی غریب حد جاری کرتے اسپر قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چوری کرے تو البتہ کاٹون مین ہاتھ اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ عاریت لیتی اسباب لوگون سے اور منکر ہوجاتی تھی پس حکم فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اسکے کے پس آئے لوگ اس عورت کے اسامہ کے پاس اور کلام کیا اسامہ سے پھر کلام کیا اسامہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اس عورت کے پھر ذکر کی مسلم نے باقی روایت کرنیوالے نے عائشہ سے حدیث مانند اسکے کہ گذری **ف** مخزومیہ منسوب ہے طرف بنی مخزوم کے کہ وہ بڑا قبیلہ ہے قریش مین اور منکر ہوجاتی اگر کہا جاوے کہ بسبب انکار کے ہاتھ کاٹنا نہین آیا ہے جواب سکا یہ ہے کہ ذکر انکار کا واسطے معلوم کروانے حال اس عورت کے ہے کہ یہ حال رکھتی تھی اور کاٹنا ہاتھ کا سبب چوری اسکی کے تھا جیسے کہ حدیث متفق علیہ مین اور ہرگز اس تقدیر پر یہ ہے فرق ہے کہا جمہور نے کہ نہین ہاتھ کاٹا جاتا اسکا کہ مکر جاوے عاریت کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اسمین بھی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حد مین بعد پہونچنے قضیہ اسکے کے پاس امام کے بسبب اس حدیث کے اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کروانی اسمین اور پہلے پہونچنے قضیہ کے پاس امام کے اجازت دی ہے سفارش کی اکثر علما نے جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوے اسکی صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگون کو اور گناہ کہ واجب ہے اسمین تعزیر جائز ہے سفارش کرنی اور سفارش کروانی اسمین برابر ہے کہ پہونچا قضیہ امام پاس یا نہ پہونچا اسلیے کہ یہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ جسکی سفارش کیجاوے ایذا دینے والا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ حائل ہو

سفارش

سفارش اُسکی نزدیک حد کے حدوں اللہ کے سے یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو پس تحقیق ضد کی اُسنے اللہ سے یعنی مخالفت کی امر اسکی کی اسلیے کہ اللہ
اُسکا قائم کرنا ہے حدوں کا اور جو شخص جھگڑا کرے کسی سے بیچ باطل کے یعنی ناحق حالانکہ جانتا ہو اُسکو کہ باطل ہے ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب اللہ کے یہانتک کہ باز آوے اُس سے اور
جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کے وہ کہ نہیں اُسمیں یعنی عیب و نقصان کہے گا اُسکو اللہ تعالیٰ بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیوں کے یہانتک کہ نکلے اُس چیز سے کہ کہا ہے یعنی
گناہ سے ساتھ توبہ کے یا پاک ہووے اور آوے اُس سے ساتھ پورا ہو چکنے عذاب کے کہ مستحق اُسکا ہوا ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے اور بیہقی نے روایت بیہقی کے
شعب الایمان میں یہ بھی ہے کہ جو کوئی مدد کرے ایک جھگڑے پر کہ نہیں جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الٰہی کے ہے یہانتک کہ باز آوے وَعَنْ اَبِیْ اُمَیَّةَ
الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ یُوْجَدْ مَعَہٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ یَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُطِعَ وَجِیْءَ بِہٖ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ
وَتُبْ اِلَیْہِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہُمَّ تُبْ عَلَیْہِ ثَلٰثًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَالدَّارِمِیُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِی الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ
اَبِیْ رِمْثَۃَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ بَدَلَ الْهَمْزَةِ وَالْیَاءِ اور روایت ہے ابی امیہ مخزومی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا
تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار کرنا اور نہ پائی گئی اُسکے ساتھ کوئی چیز یعنی چوری کے مال میں سے پس فرمایا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گمان
کرتا میں تجھکو کہ تو نے چرایا ہو کہا اُسنے کیوں نہیں یعنی چرایا ہے پس پھیر کہا آنحضرت نے یہ لفظ دو بار یا تین بار کہ گمان نہیں کرتا میں تجھکو کہ چرایا ہو ہر بار اقرار کرتا تھا وہ کہ میں نے چرایا ہے
پس حکم کیا آنحضرت نے ساتھ اُسکے ساتھ کاٹنے ہاتھ کے پس کاٹا گیا ہاتھ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتھ کاٹنے کے آنحضرت کے پاس پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اُسکی یعنی ساتھ دل کے پس کہا چور نے کہ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے اور رجوع کرتا ہوں طرف اُسکی پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یا الٰہی قبول کر توبہ اسکی نقل کی ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اسی طرح سے پایا میں نے یعنی صاحب مشکوٰۃ نے یہ عبارت
چار نسخوں میں اصول کے اور جامع الاصول میں اور شعب الایمان میں بیہقی کی اور معالم السنن میں خطابی کی ابی امیہ سے یعنی یہ بیان ہے کہ ہمکو ایسا ہی ملا یعنی صاحب مشکوٰۃ
کہتا ہے کہ ان کتابوں مذکورہ میں ابی امیہ ہے اور بیچ نسخوں مصابیح کے ابی رمثہ ساتھ رے مکسورہ کے اور ثے تین نقطہ والی کے بدلے ہمزہ کے اور یے کے ف
کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہ غلط ہے اگرچہ ابو رمثہ بھی صحابی ہے لیکن یہ حدیث اُس سے نہیں ہے اور یہ جو فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں گمان کرتا میں اس سے مقصود آنحضرت کا
اُس سے یہ تھا کہ وہ رجوع کرے اپنے اقرار سے اور ساقط ہو جاوے حد اُس سے جیسے کہ زنا میں کرتے تھے اور یہ قول شافعی کا ہے دو قولوں میں سے اور ہمارے نزدیک
اور امام مالک کے نزدیک مخصوص ساتھ حد زنا کے ہے اور حکم کرنا آنحضرت کا چور کو استغفار کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ نہیں ہے پاک کرنے والی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہے حق
گناہ کو پس نہیں ہے عذاب اُسپر دوبارہ پروردگار کی جانب سے ع بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ باب ہے بیچ بیان حد شراب کے ف پینا شراب کا حرام ہے ساتھ
کتاب و سنت کے اور اجماع کے اور حد شراب پینے کی اسی کوڑے ہیں نزدیک جمہور ائمہ کے اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک قوم کا مذہب یہ ہے
کہ چالیس کوڑے ہیں ف جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پس پکڑا جاوے اور بو اُسکی موجود ہو یا لاویں لوگ اُسکو اس حال میں کہ وہ نشے میں ہو اگرچہ
نشا بسبب پینے نبیذ کے ہو اور گواہی دیں اُسپر پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کرے اُسکا ایکبار اور نزدیک ابی یوسف کے دو بار اور معلوم ہو نشا اُسکا بخوبی تو حد مارا جاوے
جبکہ ہوشیار ہووے اسی کوڑے آزاد کے لیے اور چالیس غلام کے لیے متفرق اُسکے بدن پر جیسے کہ زنا میں مارتے ہیں اور اگر پکڑا اُسنے یا گواہی دی دو شخصوں نے اُسپر بعد جاتے
رہنے بو اُسکی کے تو نہ حد مارا جاوے وہ شخص کہ پائی جاوے اُسسے بو شراب کی یا قے کرے شراب یا اقرار کرے پھر پھر جاوے اقرار سے یا اقرار کرے حالت نشے میں نشا
موجب حد کا وہ ہے کہ نہ امتیاز کرے مرد و عورت میں اور زمین و آسمان میں اور صاحبین کے نزدیک یہ ہے کہ ہذیان اور واہی تباہی باتیں بکنے لگے اور فتویٰ اسی پر ہے ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم
کیا مارنے کا بیچ حد شراب پینے کے ساتھ سنٹیوں کھجور کے اور پاپوشوں کے اور مارے ابوبکر نے چالیس کوڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں
انس سے یوں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے مارتے حد شراب میں ساتھ جوتیوں کے اور سنٹی کھجور کے چالیس ف پہلی روایت میں حد بغیر تعیین عدد کے
آئی پس وہ مجمل ہے مبین ہے اسکی روایت دوسری کہ عدد اُسکے چالیس تھے اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ نے اور امام ابوحنیفہ کی دلیل اور حدیثین ہین
کہ اُنمین اسّی کوڑے آئے ہین چنانچہ وہ روایتین مرقاۃ مین مذکور ہین ۲ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِمْرَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَیْہِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ
حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا تھا لایا جاتا پینے والا شراب کا بیچ زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے بیچ خلافت ابی بکر اور ابتدائے خلافت عمر کے پس کھڑے ہوتے تھے ہم اُسپر ساتھ ہاتون اپنے کے اور جوتیوں اپنے کے اور چادروں اپنی کے یہانتک کہ ہوئی
آخر خلافت حضرت عمر کی پس مارتے تھے چالیس کوڑے یہانتک کہ جب حد سے گذرے شراب پینے والے اور نکل گئے حد اعتدال سے مارے حضرت عمر نے اسّی کوڑے
نقل کی یہ بخاری نے ف اور چادروں اپنی شاید کہ وہ لپیٹے ہوں گے چادروں کو بطور کوڑے کے اور اُنسے مارتے ہونگے اور مراد راوی کی یہ ہے کہ اُس وقت
مین چالیس معین ہو گئے تھے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ تھی کہ حد کم تھی چالیس کوڑوں سے بسبب قلیل اُسکے کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت الخ اور اسّی کوڑے حضرت عمر نے
واسطے سیاست کے مارے اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر پس نہین جائز ہے کسی کو مخالفت بعد انعقاد حد ون کے ان بدن زیادہ ہے اور منقول ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا
مارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اُسکو عمر نے کہ مارے اسّی کوڑے اور سب سنت ہے اب اجماع ہے اسّی پر ؀
اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ قَالَ ثُمَّ
اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِی الرَّابِعَۃِ فَضَرَبَہٗ وَلَمْ یَقْتُلْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ
وَفِیْ اُخْرٰی لَہُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمُ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِیَۃُ وَاَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَالشَّرِیْدُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاقْتُلُوْہُ
اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص پیوے شراب پس مارو اُسکو کوڑے پس اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو
اُسکو کہا جابر نے پھر لایا گیا پاس حضرت کے بعد اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھی بار کے پس مارا اُسکو اور نہ قتل کیا اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے
اور نقل کی یہ ابوداود نے قبیصہ بن ذویب سے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابوداود کے اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کے ایک جماعت
اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے انمین سے ابن عمر اور معاویہ اور ابوہریرہ اور شرید ہین قول انکے فاقتلوہ تک بیچ انکی روایت مین ثم اتی الخ نہین ہے
ف پس قتل کرو مراد یہ ہے کہ سبب بار بار امر کے بیل جرائم کے تہدید اور سیاست کے تھا یا فرضون کہا یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا منسوخ ہوا لیکن قتل کیا اُسکو
اس سے معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنے کا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا منسوخ ہوا ساتھ اسی حدیث کے او نقل کیا نووی نے ترمذی سے کہ انہین ہے بیچ میری
کتاب مین کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نے اوپر ترک کرنے عمل کے اُسپر مگر حدیث جمع صلوٰۃ بیچ مدینہ کے بغیر خوف و مینہ کے اور حدیث قتل کرنے شراب پینے والے کی
چوتھی بار مین ۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْہَرِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ
فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْہُ فَمِنْہُمْ مَنْ ضَرَبَہٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْہُمْ مَنْ ضَرَبَہٗ بِالْعَصَا وَمِنْہُمْ مَنْ ضَرَبَہٗ بِالْمِیْتَخَۃِ قَالَ ابْنُ وَہْبٍ یَعْنِی
الْجَرِیْدَۃَ الرَّطْبَۃَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَمٰی بِہٖ فِیْ وَجْہِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے عبدالرحمن بن ازہر سے کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوقت کہ لایا گیا ایک شخص جو مست تھا کہ پی تھی شراب پس فرمایا
آدمیوں کو کہ مارو اسکو انمیں سے بعضوں نے مارا اسکو ساتھ جوتیوں کے اور بعضوں نے مارا لکڑی سے اور بعضوں نے مارا ساتھ ٹہنیوں کھجور کے کہا ابن وہب نے جو راوی
حدیث کا ہے مراد رکھتے تھے عبدالرحمن ساتھ میتخہ کے ٹہنی ہری کھجور کی پھر لی حضرت نے مٹی زمین میں سے پس پھینکا اسکو اسکے منہ پر نقل کی ابو داؤد نے
ف مٹی پھینکی اسکے حقارت کے لیے کہ مرتکب ہے فعل شنیع کا ہوا ۱۲ ع * وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ
بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوهُ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ مَا اتَّقَيْتَ
اللَّهَ مَا خَشِيتَ اللَّهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا عَلَيْهِ
الشَّيْطَانَ وَلَكِنْ قُولُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص
کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے اسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی بل دے کر اور بعضے ساتھ پاپوش
اپنی کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سے پس متوجہ ہوئے لوگ اسپر کہنے لگے نہ پرہیز کیا تو نے اللہ کی مخالفت سے اور نہ ڈرا تو خدا کے عذاب سے
نہ حیا کی تو نے رسول اللہ سے یعنی ترک متابعت انکی سے یا سامنے آنے انکے سے پھر کہا بعضے لوگوں نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ یعنی تجھ کو دنیا اور آخرت میں
فرمایا نہ کہو تم اسطرح سے نہ مدد دو اسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الٰہی بخش تو اسکو یعنی مٹادے گناہ اسکے دنیا میں اور رحم کر یعنی آخرت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف زبان سے جو تنبیہ کرنے کو حضرت نے فرمایا تو ظاہر یہ امر استحباب کے لیے ہے بخلاف والکیہ کے ایجاب کے لیے ہے اور نہ مدد دو اسپر شیطان کی یعنی اسطرح کی بات
کرکر اسلیے کہ جب رسوا کرے گا اسکو رحمن تو غالب ہووے گا اسپر شیطان یا اسلیے کہ جب سنے گا وہ یہ تو نا امید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور منہمک رہیگا
گناہوں میں اور باعث ہوگا اسکو غضب صادر پس پہنچ گی دعا سبب مدد اسکی بہکانے میں ولیکن کہو یعنی والی باب اور یہ ظاہر ہو اسلیے کہ مطلوب ان میں عام
دلالت ہے اور وہ غیر مناسب ہے ساتھ قول انکے کہ اللھم اغفر لہ ۱۲ ح * وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَانْطُلِقَ
بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَحِكَ وَقَالَ أَفَعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پھر ملاقات
کیا گیا اس حال میں کہ جھومتا چلتا تھا راہ میں یعنی جیسے کہ عادت شراب خواروں کی ہوتی ہے پس لے چلا اسکو طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پس برابر پہونچا عباس کے گھر کے چھٹ گیا اور گیا حضرت عباس کے پاس اور چمٹ گیا انسے یعنی انسے سفارش اور پناہ چاہنے کی پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو حضرت کے
پس ہنسے اور فرمایا آیا کیا اس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نے اسکے حق میں کچھ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی حد مارنے کا حکم فرمایا اور نہ عفو
دینے کا اسلیے کہ پینا شراب کا اسکے اقرار سے اور گواہی عادلوں کی سے ثابت نہوا اور راہ میں جھومتے چلنے سے ثابت نہ ہوا اسکا کہ باعث حد ہو
لازم میں آتا ۱۲ ح * الفصل الثالث * عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ مَا كُنْتُ
لِأُقِيمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَسُنَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ روایت ہے عمیر بن سعید نخعی سے کہ کہا سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہتے تھے کہ نہیں ہوں میں کہ قائم کروں کسی پر حد پھر مرجاوے وہ یعنی
بسبب حد مارنے کے پس پاؤں میں اپنے دل میں اسکے مرنے سے کچھ یعنی غم اسلیے کہ حکم شرع ہوا اور وہ جگہ شفقت کی نہیں مگر پینے والا شراب کا یعنی
وہ مر جاوے یعنی بسبب مارنے کوڑوں کے زیادہ چالیس سے تو دیت اسکی بھروں گا میں اور یہ اس سبب سے ہے کہ نہیں مقرر کی حد اسکی نقل کی بخاری
اور مسلم نے ف یعنی معین نہیں کی وہی حد شراب کی کہ اتنے ہی ہوں [illegible] تک

پس چونکہ میں اسے مار وانے اور وہ مر جاوے تو دیتا ہوں کہ شاید زیادتی بہ نسبت سزا کے ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا اور اجماع ہے علماء کا اوپر اسکے کہ جسپر حد واجب ہوا اور حد لگے اور وہ مر جاوے تو دیت اسکی دینی نہیں آتی اور حضرت علیؓ سے یہ بات بنا بر احتیاط کے تھی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمر سے کہ اسی درے محبوب تر ہیں نزدیک میرے ۔ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَاِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى فَجَلَدَ عُمَرُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ رَوَاهُ مَالِكٌ ۔ روایت ہے ثور بن زید دیلمی سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہ سے بیچ تعین حد شراب کے پس کہا واسطے انکے حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اسکو اسی درے اسلیئے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جسوقت مست ہوتا ہے ہذیان بکتا ہے اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہے بہتان لیتا ہے پس حکم کیا حضرت عمر نے بیچ مارنے حد شراب کے اسی درے نقل کی یہ مالک نے ف بہتان لیتا ہے یعنی اقرار کرتا ہے محصنات پر ساتھ زنا کے پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہے اور قذف کے اسی درے ہیں اور حکم باعتبار اغلب کے ہے پس حضرت عمر نے اسی درے مارے حد شراب میں حضرت علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہ نے اسپر ۔

بَابُ مَا لَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ

باب ہے اس چیز کا کہ دعاء بد نہ کیجاوے اسپر کہ حد مارا جاوے ف جیسے کہ ایک شخص حضرت کے سامنے شراب پینے والے کو کہا اخزاک اللہ اور حضرت نے منع فرمایا کہ یوں نہ کہو اور مغفرت و رحمت چاہو ۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَاَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے حضرت عمر سے کہ ایک شخص نام اسکا تھا عبداللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدھا بسبب بیوقوفی کے ہنساتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تھے حضرت کہ حد ماری تھی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے شراب کے پس لایا گیا وہ ایک دن پس حکم کیا واسطے اسکے درے مارنے کا پس درے مارا گیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرت نے نہ لعنت کرو اسکو قسم ہے اللہ کی وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اسکے کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے لعنت کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہے قرب الٰہی کے پس نہیں جائز ہے لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیئے کہ لعنت کے معنی ہیں دور کرنا رحمت الٰہی سے ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعضے مارنے والے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس جب پھرا وہ شخص کہا بعضوں نے کہ رسوا کرے تجھ کو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح سے نہ مدد دلاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہ بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهُ اَصَابَ امْرَاَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ اَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ حَلَالًا

قال

---

۱ قال ابن الہمام ... اسلام او عز زوفات ... ۱۲

۲ مطلب یہ کہ اسپر اسکو قیاس کیا ۱۲

۳ قذف بہتان زنا کا لگانا محصنات کو یعنی پاک دامنوں کو ۱۲

قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَاْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور گواہی دی یعنی اقرار کیا اپنے نفس پر کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہ پھیر لیتے تھے حضرت اس سے یعنی واسطے ساقط ہونے کے اس سے حد کے پانچوین بار فرمایا کیا صحبت کی تو نے اس سے کہا ہاں فرمایا صحبت کی تو نے یہانتک کہ غائب ہوا وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اسکے یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کے کہا ہاں فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوئین میں کہا ہان فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا ہان کیا ہے مین نے اس عورت سے جو حرام وہ کہ کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے تو اس کہنے سے کہا کہ ارادہ رکھتا ہون مین یہ کہ پاک کرو تم مجھکو گناہ کو رستے سبب قائم کرنے حد کے پس حکم فرمایا حضرت نے پس سنگسار کیا گیا وہ پس سنا نبی خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اپنے یارون میں سے کہ کہتا تھا ایک ان میں سے واسطے یار اپنے کے کہ دیکھ طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ نے اسپر پس نہ چھوڑا اسکو نفس اسکے نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے کے پس چپ رہے حضرت دونون کے طرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے ایک مردے گدہے پر کہ اٹھائے ہوئے تھا پاؤن اپنا یعنی بسبب پھول جانے کے پس فرمایا حضرت نے کہان ہے فلانا اور فلانا یعنی پوچھا ان شخصوں کو کہ جنہون نے ماعز کی تھی سب سنگسار کے پس کہا دونو شخصون نے کہ ہم ہین وہ دونون یا رسول اللہ پس فرمایا اترو اور کھاؤ گوشت مردار اس گدہے سے پس عرض کیا ان دونون نے اے نبی خدا کون کھاتا ہے اس سے یعنی یہ لائق کھانے کے نہین ہے کیون فرماتے ہین آپ اسکے کھانیکو فرمایا جو کچھ آبرو ریزی کی تم نے بھائی اپنے کی ابھی سخت تر ہے کھانے اس گدہے کے سے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے تحقیق وہ اب البتہ بیچ نہرون بہشت کے ہے غوطے مارتا انمین نقل کی یہ ابو داود نے

وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہونچے یعنی کرے گناہ کو کہ واجب ہو حد کا اور قائم کی جاوے اسپر حد اس گناہ کی یعنی مثلا زنا کیا اور درے مارے گئے یا چوری کی اور ہاتھ کاٹا گیا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اس گناہ کی ہے نقل کی یہ شرح السنہ مین

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہونچے حد کو یعنی گناہ کو کہ اسپر حد معین ہے پس جلدی دی گئی سزا اسکی دنیا مین یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اسپر پس سزا نہین دیا جاویگا آخرت مین اسلیے کہ اللہ تعالی عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت مین اور جو شخص کہ پہونچا حد کو اور ڈھانکا اسکو اللہ نے اسپر اور معاف کیا اس سے پس اللہ تعالی کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کے کہ معاف کیا ہو اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ڈھانکا اسکو اللہ نے اسپر اس طرح کہ توبہ کی اسنے گناہ سے اور چھپا رہا اسپر یعنی پردہ پوشی کری اپنی نفس کی اور توبہ کرنی اسکی اللہ سے اولی ہے ظاہر کرنے اسکے سے

بَابُ التَّعْزِيْرِ

باب ہے بیچ بیان تعزیر کے ف تعزیر کہتے ہین ادب دینے کو

... چونکہ تعزیر باز رکھتی ہے اس فعل کے پھر کرنے سے کہ جس پہ تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا ۱۲ع

الفصل الاول عن ابی بردۃ بن نیار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ متفق علیہ۔ روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاوین کوڑے زیادہ دس کوڑون سے مگر بیچ حد کے حدون اللہ کی سے نقل کی یہ بخاری او مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سے نہ مارے اور علماء نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ... چاہیے۔ علماء نے اسباب مین اختلاف کیا ہے امام ابوحنیفہ ... نزدیک ... انتالیس ہے مین اور نزدیک ابی یوسف ... پچھتر ... تین سو تک ... مین بالاتفاق اور اتفاق ہے اسپر کہ تعزیر حد کو نہ پہونچے ولیکن سخت تر حد ہووے

الفصل الثانی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجہ رواہ ابوداود روایت ہے ابی ہریرہ سے ... نقل کی ... صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت مارے ایک تمہارا پس چاہیے کہ بچاوے منھ کو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** خواہ ... تعزیر ... مارے ... منھ پر نہ مارے **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الرجل للرجل یا یہودی فاضربوہ عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوہ عشرین ومن وقع علی ذات محرم فاقتلوہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب ... روایت ہے ... جس وقت ... یہودی ... اور جس وقت ... اور جو شخص ... نقل کی یہ ترمذی نے ... اور ... مین ... یا کافر ... ہے ... مسلمان کو ... الفاظ ... یا کافر ... جو شخص ... کھیلتا ہے ساتھ لڑکون کے اور سود خور ... دیوث ... خنث ... خائن ... قحبہ ... عورت ... یا کار ... اور الزانی والولد ... ہے حرام زادہ اور ... یا جاہ ساتھ ان الفاظ کے ... بندر ... سور ... بیل ... سانپ ... حجام ... حجام کے اور باپ اسکا حجام ہو نہین اور ولد الحرام ... عیار ... ناکس ... مسخرہ ... ابلہ ... وسواسی ... جانی ہے علماء نے تعزیر اسکی جبکہ ہو مخاطب اشراف اور ہوسکتا ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کے اور بسبب نہ کہنا ماننے کے جبکہ بلاوے وہ اسکو طرف بچھونے اپنے کے یعنی صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے نماز کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور بسبب نکل جانے کے اسکے گھر سے اور جو شخص زنا کرے محرم کے ساتھ ... ظاہر اس حدیث کے امام احمد ... اور جمہور ... زجر و تشدید ... ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ محمول ہے او ... حلال اور سبا جانے کے والا حکم اسکا اور زنا ... کا ساہی ... سنگسار ... المحصن ہو اور ... **وعن** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وجدتم الرجل قد غل فی سبیل اللہ فاحرقوا متاعہ واضربوہ رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب روایت ہے حضرت عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اسنے بیچ راہ خدا کے یعنی غنیمت کے مال مین سے پہلے تقسیم ہونیکے ... پس جلاؤ اسباب اسکا اور مارو اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** جلادو اسباب علماء نے اختلاف کیا ہے اسمین بعضون نے منع کیا ہے جلانے اسباب کے سے اور کہتے ہین کہ یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہے امام احمد نے اسکے ظاہر پر او ... جلایا جاوے اسباب سوائے مصحف مجید و ہتیار و حیوان کے اور مارو بطریق تعزیر کے

اور

باب ہشتم بیان خمر **بَابُ بَیَانِ الْخَمْرِ وَوَعِیْدِ شَارِبِہَا** اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اسصورت مین باتہ کا نشہ نہین آتا ہے
اور وعید پینے والے اسکے کے **ف** یعنی اس باب مین بیان ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے وعید یعنی ڈر کے پینے والے اسکے کا
قاموس مین لکھا ہے کہ خمر اُس چیز کو کہتے ہین کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کا یا عام ہے کہ شیرہ انگور کا ہو یا سوا اسکے کے اور کہا کہ و صحیح یہ
اسلیے کہ خمر مدینہ مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی تھی نہین بلکہ کھجورون کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنی ڈھانکنے اور خلط کے ہے
اور خمر ڈھانپ دیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہ مضمون قاموس مین ہے اور جاننا چاہیے کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب
کی یہ ہے کہ شیرہ انگور کا ہے جسوقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنابر مذہب مختار کے اسکو خمر ہی کہتے ہین عربی مین دوسری
قسم یہ کہ شیرہ انگور کا تھوڑے پکایا جاوے نام اُسکا باذق ہے اور فارسی مین اُسکو بادہ کہتے ہین اور جو قدر دو تہائی کے پکایا گیا ہو اُسکو طلا کہتے ہین
تیسری قسم نقیع التمر اُسکو سکر بھی کہتے ہین یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑہا ہو جاوے اور کف لاوے چوتھی قسم شراب کی نقیع الزبیب یعنی شربت
منقے یا کشمش خشک کا جسوقت جوش مارے اور جھاگ لاوے پس تینون قسمین اخیر شراب کی جب جوش دیجاوین اور گاڑھی ہون تو حرام ہین
باتفاق پینا انکا اسحالت مین اور ان چیزون مین نشہ ہوتا ہے اور جو قسمین مذکور ہوئین پکائی جاوے تو حرام نہین جیسے شربت خرما وغیرہ جو پکا یہ کہ تہائی
اٹھ جاوے اور تھوڑا پینا درست ہے اور چیزین پینے کی ایسی ہین کہ حلال ہے پینا انکا اسصورت مین کہ قدرے پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین
اور جب نشہ لاوین تو یہ بھی قسمین حرام ہین اور جو بن پکائے کے ہین اسمین اور کف لاتے تو بھی پینا اُنکا حرام ہے ایک ان مین سے یہ قسم ہے یعنی
شربت نبیذ خرما کا کہ قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچھ گاڑہا ہووے تو اسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیطین یعنی خرما اور منقے کو کہ قدرے جوش دیکر
شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہون اور جو جوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتھی قسم شراب مثلث یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہانتک کہ دو حصہ
خشک ہو جاوے اور ایک حصہ باقی رہے یہ چارون قسمین آخر کی بنابر تقویت پانے کے عبادت پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظم کے
حلال ہین اور نزدیک امام محمد کے واسطے قوت عبادت کی بھی پینا انکا حرام ہے اور از راہ شہوت کے بالاتفاق حرام ہے مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر
قول امام محمد کے ہے جیسے کہ ترجمہ عبارت یعنی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہے نقل کیا جاتا ہے کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ جو چیز
بہت نشہ لاوے اور مست کر دیوے پس تھوڑی بھی وہ حرام ہے کسی طرح کا نشہ ہو بموجب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو چیز نشہ کرے شراب ہے
اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمد کے قول پر ہے انتہی پس جو چیز نشہ لاوے
وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور سے یا منقے یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا جوار یا عرق درخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی
قسم گھانس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہے اور حالت نشہ مین جو طلاق کہدی بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے برابر ہے کہ
شراب ہو یا نبیذ وغیرہ ذلک اور یہ مذہب مفتی بہ کے اور مذہب امام محمد اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہ ہے کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہے
تھوڑی ہو یا بہت ہرچند امام اعظم کے نزدیک نجس حرام وہ شراب ہے کہ جو جوش مارے اور گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے باقی اور چیزین سوا اسکے بدون
نشہ لانے کے حرام نہین لیکن احتیاط والے محققین کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہے جیسے کہ نہایہ اور عینی اور زیلعی اور رد المختار اور اشباہ و نظائر
اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ و شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہے اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین امام اعظم سے بھی موافق قول امام محمد کے
روایت نقل کی ہے پس اس حالت مین سب مجتہدون کا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد العلی لکھنوی نے تاڑی اور نان پاو کی حرمت پر جواب استفتا مین
اس مطلب کو خوب صاف بیان کیا ہے اور تیس چالیس علماء حنفی اور شافعی نے اُسپر مہرین کی ہین جو جانے اسمین لکھے اور بھنگ اور جو گھانس کہ نشہ لاوے

اور کھانا افیون کا حرام ہی اسواسطے کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکھتی ہین ذکر اللہ اور نماز سے اور کہا علما نے کہ جو کوئی بھنگ وغیرہ کو حلال جانے زندیق
بدعتی ہی اور فقیہ نجم الدین زاہدی نے اسکو کافر کہا اور قتل کرنا اسکا مباح جانا ہی اور اسی طرح استعمال تنباکو کا حرام ہی جیسے کہ درمختار مین لکھا ہی اور
مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے حقہ کو مکروہ تحریمی اوپر قول صحیح کے کہا جو چاہے انکے رسالہ مین دیکھے اور ظاہر بھی ہی کیونکہ
حقہ پینے والے کے منہ سے بو بد مانند بوی لہسن اور پیاز کے آتی ہی اور واسطے مشابہت دوزخیون کے کہ دھوان انکے منہ سے نکلیگا اور طبیعت سلیمہ
اسکو مکروہ جانتی ہی اور اسواسطے کہ اسکے پینے سے بدن مین کمال سستی آتی ہی اور بعضون کو بیہوشی آتی ہی یہ مفتر مین داخل ہی اور جو مفتر یعنی
سستی لانیوالے ہی وہ حرام ہی جیسے امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہی اور صاحب صراح و صحاح نے معنی مفتر کے سستی لانیوالا لکھا ہی
اور امام ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نے بیچ کتاب مفردات الفاظ قرآن کے بیچ معنی فتر اور فتور کے یون لکھا ہی کہ سکونت بعد حدت کے اور نرمی بعد
شدت کے اور ضعف بعد قوۃ کے پس یہ معنی حقہ پینے والے مین ظاہر مین صاحب تجربہ اہل انصاف اسکو خوب جانتے ہین اور بعضے کہا کہ معنی مفتر مین بدن کا
گرم ہوجانا بھی شرط ہی پس یہ معنی شاذ مین خلاف اکثر اہل لغت کے پاس ستانہ کی گرمی وادہی بہ حال مرضی حق سے ۔ و ۔ ہی اسواسطے کہ حقہ رافع
سنت مسواک ہی کیونکہ مسواک دہن کو بو بد سے پاک کرتی ہی اور حقہ خلاف اسکے اور حدیث مسواک کی صحابہ مین ہی کہ ہی مسواک مطہرۃ للفم
ومرضاۃ للرب منصف کو اسقدر کافی ہی اور اسی مضمون مین ابو اسحق گجراتی نے رسالہ صغیرہ و کبیرہ لکھے ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہی ان دو درختون سے کھجور اور انگور سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر شراب ان
درختون سے ہوتی ہی نہ یہ کہ حصر ہی کہ انہین دو سے ہو غیر انکے سے نہ ہو بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل مسکر خمر اور یہ عام ہی ع
**وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَھِیَ مِنْ خَمْسَۃِ اَشْیَاءَ
الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر نے اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر بنتی ہی پانچ چیزون سے
انگور کھجور گیہون جو شہد سے اور شراب وہ ہی کہ ڈھانک لے عقل کو نقل کی یہ بخاری نے ف کہا علما نے کہ یہ اشارہ ہی ساتھ اسکے کہ شراب
منحصر ان پانچ چیزون مین نہین ہی غیر انکے سے بھی ہوتی ہی اگر ڈھانکنے والی ہو عقل کی ع + **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِیْنَ
حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِیْلًا وَعَامَّۃُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب
اسوقت کہ حرام کی گئی اور نہین پاتے تھے ہم شراب انگورون کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کھجور کچی اور کھجور خشک کی تھی نقل کی یہ بخاری نے ف اول جو
درخت خرما مین ظاہر ہوتا ہی طلع کہلاتا ہی بعد ازان خلال بعد ازان بلح ساتھ زبر ب اور ل کے بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر ع **وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَھُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ**
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتع سے اور وہ ہی نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینے کی نشہ کرے پس وہ
حرام ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بتع ساتھ زیر ب کے اور جزم ت کے اور ساتھ زبر ت کے بھی آیا ہی اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک
باسن مین ڈال رکھے تا تیزی پیدا کرے مانند کھجور کے اور حاصل حضرت کے کلام کا یہ ہی کہ اگر نبیذ شہد بھی نشہ کرے حرام ہی اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہی اور
کہتے ہین کہ شراب اہل یمن کی بھی بتع ہی ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ**

وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نشہ کرنیوالی ہے شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہے حرام ہے یعنی تھوڑی یا بہت اور جو پیوے گا شراب بیچ دنیا میں
پھر مرے گا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تھا کہ توبہ نہ کی اُس سے نہ پیوے گا شراب آخرت میں نقل کی یہ مسلم نے ف نہ پیوے گا الخ یعنی اگر حلال جانتا تھا
اسکو یا مراد ساتھ اسکے زجر و منع شدید ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں پیوے گا اسکو آخرت میں ساتھ اُنکے کہ نجات پائی اور پہلے داخل ہوئے جنت میں واللہ اعلم ع ح
وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ
يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ
أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ ایک شخص آیا یمن سے اور پوچھا حضرت سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک میں جینی کی کہا جاتا تھا اُسکو مزر پس فرمایا
آنحضرت نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اُسنے ہاں فرمایا حضرت نے ہر چیز نشہ لانے والی حرام ہے تحقیق کہ اللہ پر عہد ہے واسطے اُس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ
پلاوے گا اُسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہے دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیوں کے
زخموں سے نقل کی یہ مسلم نے ف خبال کے معنی یہ ذکر کیے گئے اور طینۃ کے معنی ہیں کیچڑ کذا فہم من ترجمۃ الشیخ رح دہلانا وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا
كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملانے خشک کھجور اور کچے کھجور کے یعنی خشک
اور کچے کھجور کو ملا کر نبیذ کرنے سے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک اور کھجور خشک کے سے اور ملانے کچے کھجور اور تر کھجور کے سے اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کو
جدا جدا نقل کی یہ مسلم نے ف ان دونوں کو ملا کر بھگونے سے جو منع فرمایا اور جدا جدا کے بھگونے کو جائز رکھا حکمت اسمیں یہ ہے کہ اکثر شتابی کرتی ہے
تغیر طرف ایک جنس کے دو جنسوں میں سے اور فاسد کر دیتی ہے وہ دوسرے کو اور ظاہر اور تمیز نہیں ہوتی پس پینا پڑے گا حرام کو اور نزدیک امام مالک رح
اور امام احمد کے پینا نبیذ کا کہ اسمیں دو چیزیں ہوں حرام ہے اگرچہ نشہ کرنیوالے نہو عمل کیا ہے انہوں نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کے جب حرام ہے کہ
نشہ کرنیوالی ہوتی ہے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ یعنی ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہیں پس فرمایا نہیں حلال ہے
نقل کی یہ مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہوجاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اسمیں ہو یا بغیر ڈالنے کے بسبب بہت دن گذر جانے کے
یا رکھنے کے آفتاب میں مثلا اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمیں سرکہ بنائی جاوے تو نہیں پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب میں رکھنے سے
مثلا سرکہ ہوجاوے تو دو قول ہیں صحیح تر ان دونوں میں یہ ہے کہ پاک ہوجاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہے نعم الادام الخل اور بسبب جاتے رہنے
وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کے مباح ہوا اور یہ نہی حضرت نے اسلیے کی تھی کہ ابتدا میں لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور
جس چیز کی عادت ہوتی ہے اُسکے طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرت نے اعانت شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کریں شراب پینے کا
اور بعد گذرنے زمانے دراز کے خوف اسکا نہ رہے پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے بیچ کتاب
معرفت اپنی کے جابر سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے ت ع وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے

کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کے سے پس منع فرمایا حضرت نے اُسکو پس کہا طارق نے کہ سوائے اسکے نہیں استعمال کرتے ہیں ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرت نے نہیں وہ دوا ولیکن وہ ہی بیماری نقل کی یہ مسلم نے ف اکثر علما نے منع کیا ہی دوا کرنے کو ساتھ شراب کے اور بعضوں نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبوں حاذق کے تو مباح ہی اور اگر لقمہ حلق میں اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی وا مانند اسکے کے کہ اُس سے لقمہ حلق سے اُترے پاوے نہیں تو مباح ہی پی لینا اُسکا بقدر اُترنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ومنافع للناس لکھا ہی کہ نہیں ہی مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہی اور بدن کو مضر ہی انجام میں اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ خدا تعالی نے نہیں رکھی ہی شفا حرام میں ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد الرابعة لم يقبل الله له صلوة اربعين صباحا فان تاب لم يتب الله عليه وسقاه من نهر الخبال رواه الترمذي ورواه النسائي وابن ماجة والدارمي عن عبد الله بن عمرو روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہی شراب یعنی اور توبہ نہیں کرتا نہیں قبول کرتا اللہ تعالی اُسکی نماز چالیس دن پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہی اللہ توبہ اُسکے پس اگر اُسنے پھر پی شراب پس نہیں قبول کرتا اللہ اُسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی تو قبول کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی پس اگر پھر پی اُسنے شراب نہیں قبول کرتا اللہ تعالی نماز اُسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہی توبہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اُسکی پس اگر پھر پیتا ہی شراب چوتھی بار نہیں قبول کرتا ہی اللہ تعالی نماز اُسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہی نہیں قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اُسکی اور پلاوے گا اُسکو نہر پیپ لہو و زخموں کی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو سے ف نہیں قبول کرتا اللہ نماز اُسکی یعنی ثواب نہیں ملتا اُس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہی مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کے قبول نہوئی تو اور عبادتیں بطریق اولی مقبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہی اثر شراب کا اُسکے باطن میں مقدار اس مدت کی اور جاننا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونے توبہ کے چوتھی بار میں بسبب زجر و تشدید کی ہی و الا وارد ہوا ہی کہ نہ اصرار کیا اُسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یا مراد یہ ہی کہ بسبب شومی ارتکاب ام الخبائث کے توفیق توبہ حقیقی کی نہیں پاتا ہی اور اصرار کرنیوالا اسپر مرتا ہی ع ح وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجة اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوے بہت اُسکا تھوڑا اُسکا بھی حرام ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اسلیے کہ عادت اور طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہی کہ تھوڑا اُسکا پہونچاتا ہی بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اُس سے ح وعن عائشة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر منه الفرق فملء الكف منه حرام رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوے بقدر فرق کے یعنی آٹھ سیر کے پس بھرا ہوا چلو اُسمیں سے حرام ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی جسکا بہت حرام ہی اُسکا تھوڑا بھی حرام ہی جیسے کہ اوپر کی حدیث میں گذرا ح وعن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعير خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبيب خمرا ومن العسل خمرا رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة وقال

الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہوں سے بھی شراب ہوتی ہے اور جو سے بھی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** لکھا ہے علمائے کہ مقصود حصر نہیں ہے کہ انہیں چیزوں سے شراب بنتی ہے بلکہ خاص ان چیزوں کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزوں کی بنتی ہے اور یہ دلیل ہے اوپر نہ خاص ہونے خمر کے ساتھ پانی انگور کے اور ابن مالک نے کہا کہ انکو خمر کہنا مجاز ہے بسبب زائل کرنے انکے کے عقل کو ج ع + **وعن ابی سعید الخدری قال کان عندنا خمر لیتیم فلما نزلت المائدۃ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہ وقلت انہ لیتیم فقال اھریقوہ رواہ الترمذی** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہمارے گھر میں رہتا تھا کہ ہم پرورش کرتے تھے اسکو اور وہ اموال رکھتا تھا۔ الحاصل شراب بھی تھی اور اسی زمانے میں شراب مباح تھی پس جب اترے سورہ مائدہ یعنی آیۃ تحریم خمر کی کہ وہ یہ ہے یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیۃ تک پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا میں نے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضائع کرنا نہیں چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا پھینک دو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہ مال غیر متقوم ہے حلال نہیں نفع لینا اس سے اور حکم ہے ہمکو اسکی اہانت کا ج + **وعن انس عن ابی طلحۃ انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرا لایتام فی حجری قال اھرق الخمر واکسر الدنان رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ ابی داود انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمرا قال اھرقہا قال افلا اجعلہا خلا قال لا** اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی ابو طلحہ نے کہ کہا اے نبی اللہ کے تحقیق خریدی تھی میں نے شراب واسطے یتیموں کے کہ بیچ پرورش میری کی ہیں فرمایا پھینک دے شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اس حدیث کو اور بیچ روایت ابوداود کے یہ ہے کہ ابو طلحہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال یتیموں کا کہ وارث ہوے تھے شراب کے فرمایا پھینک دے اسکو کہا کیا نہ بناؤں میں اسکو سرکہ فرمایا نہیں **ف** یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اسکے کے ہوا اور پوچھنا اسکے حکم کا بعد حرام ہونے کے کہ آیا رہنے دوں یا پھینک دوں اور شراب کے باسن توڑنے کا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اسمین سرایت کر گئی تھی اور پاک کرنا اسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنے کے اسسے فرمایا اور سرکہ بنانے کو بھی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہی ج ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمۃ قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر رواہ ابوداود اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** نہایہ میں لکھا ہے کہ مفتر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جب پی لے اسکو تو گرم ہو جاوے بدن یعنی گرمی قالب اور دماغ میں سرایت کر جائے اور پاوے اسمین فتور یعنی ضعف اور انکسار اعضا کا کہا جاتا ہے اسوقت کہ ضعیف ہو جاوین پلکین اسکی اور منکسر ہو جاوین گوشہ چشم اسکے کے اور دلیل پکڑی گئی ہے ساتھ اسکے اوپر حرمت بھنگ اور معجون کے ج **وعن دیلم الحمیری قال قلت یا رسول اللہ انا بارض باردۃ ونعالج فیہا عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من ہذا القمح نتقوی بہ علی اعمالنا وعلی برد بلادنا قال ھل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوہ قلت ان الناس غیر تارکیہ قال ان لم یترکوہ فقاتلوہم رواہ ابوداود** اور روایت ہے دیلم حمیری سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ ہم ہیں زمین سرد میں اور ساتھ زور اور قوت کے کرتے ہیں ہم اسمین کام سخت کہ بدون قوت بدن کے اسکو نہیں کر سکتے اور ہم بناتے ہیں شراب گیہوں سے تو قوت حاصل کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے اوپر کاموں اپنے کے اور قوت پاتے ہیں اور

غالب آتے ہین اوپر سردی شہر ہونکے آپنے کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہی وہ شراب کہا مین نے کہ ہان فرمایا پس بچو اس سے کہا ہم نے کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنے والے اسکو فرمایا اگر نہ چھوڑین اسکو یعنی اور حلال جانین اسکے پینے کو تو لڑو اُنسے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کی سے اور کھیلنے جوے کے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور فرمایا جو چیز کہ نشہ لاتی ہی حرام ہی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قاموس مین لکھا ہی کہ کوبہ کہتے ہین نرد اور شطرنج اور چھوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب ممنوع ہین جو چیزان مین سے یہان مراد رکھین صحیح ہی اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ چینی سے بنتی ہی حبشی بنایا کرتے ہین ۱۲ **وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَلَا وَلَدُ زِنْیَۃٍ بَدَلَ قَمَّارٍ** اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتھ نجات پائی ہوون کی کہ پہلے داخل ہون گے نافرمانی کرنیوالا ماباپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان رکھنے والا فقراپر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا نقل کی یہ دارمی نے اور ایک روایت دارمی کی مین یون آیا ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا بجاے جواری کے **ف** جواہیچ عرف زمانے ہمارے کے وہ یہ ہی کہ شرط کیجاوے اسمین غالبا یہ کہ لیوے جیتنے والا ہارنے والے سے کچھ مانند نرد اور شطرنج اور مانند انکے کے اور کہا طیبی نے کہ منان وہ ہی کہ نہ دیوے کچھ مگر احسان رکھنے اسلیے اور احتمال ہی کہ منان من سے ہی بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور نہ داخل ہوگا بہشت مین ولد الزنا لایدخل الجنۃ نہ صحیح ہی اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہی اور احتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہی اسطرح کہ اکثر اولاد زنا بغیر باپ مربی کے اور بسبب بدوضعی مان کے خراب ہوتی ہی اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتے نہین پس بسبب اعمال بد اپنے کے گرفتار عذاب مین ہوتی ہی اور بسبب واقع ہونے نطفہ کے محل حرام مین ساتھ وجہ حرام کے البتہ خبث مولود مین داخل ہوتا ہی جیسے کہ مال قمار اور ربوا مین لاحق ہوتا ہی یا مراد تشدید و تعریض ہی زانی پر کہ سبب پیدائش اسکے کا ہی اور بعضون نے تاویل کی ہی کہ مراد ولد الزنا سے وہ شخص ہی کہ مواظبت کرتا ہی زنا پر جیسے کہ شجاعون کو بنو الحرب کہتے ہین اور راویان اور مسلمانون کو بنو الاسلام والا ولد الزنا کوئی گناہ نہین رکھتا کہ عذاب دیا جاوے اسپر س ح مولانا رفیع الدین ح **وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَہُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ وَحَلَفَ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جَرْعَۃً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَہَا وَلَا یَتْرُکُہَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ رَوَاہُ اَحْمَدُ** اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا مجکو سبب رحمت واسطے تمام عالم کے اور سبب ہدایت واسطے عالم کے اور حکم کیا مجکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجون اور مزامیر کے اور بتون اور صلیبون کے اور تمام رسومات و عادات جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیوے گا کوئی بندہ میرے بندون مین سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤن گا مین اسکو پیپ دوزخیون کی سے مقدار اسکے اور نہ چھوڑے گا اسکو بسبب ڈر میری کے مگر کہ پلاون گا مین اسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سے یعنی بہشت کے حوضون سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھ مٹانے باجون کے یعنی ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبورا اور سارنگی اور ستارا و مانند انکے

اور مزامیر کی یعنی شہنائی اور مزنگاری بانسری اور مانند انکے کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجوں کے اور مزامیر کی اسلیے کہ یہ چیزیں قدیم سے رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کیے ہیں اور فقہا نے لکھا ہے کہ راگ ساتھ باجوں اور مزامیر کے حرام ہے اور ساتھ نرمی آواز کے مکروہ ہے اور اجنبی عورتوں سے سننا سخت حرام ہے اور یہ سولیوں کی شکل صلیبی یہ ہے کہ ایک خط خط دوسرے کو قطع کرے اس طریق پر + اور یہ شکل اسکی ہے کہ سولی پر کھینچا تھا اسکو نصاری نے اور نصاری اس شکل کو [illegible] پر کھینچنے عیسی علیہ السلام کے بر گمان انکے سب [illegible] میں کھینچتے ہیں واسطے یادداشت غم اور حسرت کے اور یہ تعظیم حضرت عیسی کے [illegible] اسکے بھی نابود کرنیکا حکم کیا اور تمام رسوم جاہلیت کے مانند نوحہ کرنے کے اور فخر کرنے کے ساتھ حسب کی اور طعن کرنے کے نسب میں وغیر ذلک سے ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ حرام کی اللہ نے ان پر بہشت یعنی نجات پانی ہونے ساتھ اول ہونا بہشت میں انپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کرے اپنے اہل و عیال میں ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف اہل و عیال میں یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق میں تجویز کرے ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور نہیں [illegible] تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے کے یعنی اگر مثلا بیوی کو شراب پیتے دیکھے یا دیکھے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث ہے کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل میں چیز بری اور نہ غیرت کرے اس پر اور نہ منع کرے انکو اس سے ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہ داخل ہونگے بہشت میں ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنے والا ناتے کا اور تیسرا [illegible] ف [illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ [illegible] الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ [illegible] عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ ذَکَرَ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اور روایت [illegible] کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مر جاوے [illegible] اللہ سے مانند [illegible] اور نقل کی ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے انہے اپنے باپ سے اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کی بخاری نے یعنی یہ حدیث اپنی تاریخ میں محمد بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے + وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ ھٰذِہِ السَّارِیَۃَ دُوْنَ اللّٰہِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ وہ تھے کہتے کہ نہیں پروا کرتا میں کہ پیوں میں شراب یا پوجوں میں اس ستون کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس ستون کو یعنی پتھر کو کہ بت پتھر کے ہوتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ پینا شراب کا اور پوجنا بت کا برابر ہے نزدیک ایک حکم رکھتا ہے

کتاب الامارۃ والقضاء

کتاب ہے بیچ بیان سرداری اور قضا کے

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ

يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمان برداری کرے میری پس تحقیق فرمان برداری کی اُسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوائے اسکے نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اسکا بمنزلہ سپر کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے بسبب اسکے یعنی آفات و بلیات سے پس اگر حکم دے ساتھ تقوی اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے امام کے بسبب اسکے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکے کے پس اوپر اسکے ہے بسبب اس کام کے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ يَّقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر امیر کیا جاوے تمپر غلام ناک کٹا کہ حکم کرے تمکو موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اسکا اور فرمان برداری کرو اسکی نقل کی یہ مسلم نے ف ناک کٹا غلام کا مبالغہ کے لیے ہے مانند قول آنحضرت کے کہ جو کوئی بناوے مسجد اگرچہ مانند گھونسلی چڑیا کے ہو حالانکہ مسجد ہرگز مانند گھونسلی چڑیا کے نہیں ہوتی ہے ولیکن قصد مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے والا غلام امیر و امام نہیں ہوتا اور اسی طرح تمام احادیث میں اور ناک کٹا اور کانا ہونا تاکید کے لیے ہے یعنی غلام خسیس و خوار ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اسکے کی جب تک نہ ہو مخالفت امر اللہ کے اور رسول اسکے کے اگرچہ عامل کیا جاوے تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اسکا انگور ہے یعنی مانند انگور کے چھوٹا ہے اور سیاہ ہے نقل کی بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اُس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جب تک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس جس وقت کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہیں ہے سننا اور نہ فرمان برداری کرنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اسکی واجب ہے ہر مسلمان پر جبکہ حکم کرے ساتھ اُس چیز کے کہ موافق طبع اُسکی کے ہو یا نہ ہو [illegible] ولیکن جب حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہیں جائز ہے فرمان برداری اُسکی ولیکن جائز نہیں ہے اسکو لڑنا امام سے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے فرمان برداری کرنی یعنی کسی کی نہ امام کی اور نہ باپ وغیرہ کی گناہ میں سوا اسکے نہیں کہ فرمان برداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا بیعت کی ہم نے یعنی عہد کیا ہم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمان برداری کرنے کے بیچ تنگی اور آسانی کے اور وقت خوشی اور ناخوشی کے اور اسپر کہ ترجیح دیویں ہم پر اور اسپر کہ نہ نکالیں ہم امر کو اہل اُسکی سے اور اسپر کہ کہیں ہم حق جہاں ہوں ہم نہ ڈریں ہم بیچ مقدمہ

اللہ

اللہ کے یعنی امر دین میں اور کلام حق میں ملامت کرنیوالے کی ملامت سے اور ایک روایت میں یون ہے کہ عہد کیا ہم نے اسپر کہ نہ نکالڈالین ہم امر کو
اہل اُسکی سے یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ نکالو الو امر کو اہل اُسکی سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمہارے اللہ کے طرف سے اُسمیں برہان
دلیل ہو یعنی آیۂ قرآن اور سنت رسول سے کہ احتمال تاویل کی نرکھتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ترجیح دیوین ہم پر یعنی عہد کیا ہم نے کہ صبر
کرینگے ہم اسپر کہ ترجیح دیجاویگی ہم پر یعنی جماعت انصار پر جیسے کہ اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار سے فرمایا تھا کہ بعد میرے اثرہ
ہوگا پس صبر کرنا تم اسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دیجاویگی تم پر بعضے بعضوں کو انعام اور حکومت میں چنانچہ یہ حال واقع ہوا بیچ عہد امرا کے
بعد خلفائے راشدین کے پس صبر کیا انصار نے اُسپر اور اسپر کہ نہ نکالیں ہم الخ یعنی نہ طلب کرین ہم امارة اور نہ معزول کرین ہم [illegible]
اور نہ لڑیں ہم [illegible] سے اور [illegible] اگر [illegible] امام سے تو [illegible] معزول کردینا اسکا [illegible] حسب [illegible]
[illegible] فاسق [illegible] امام [illegible] قاضی اور اسیہ
اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ فاسق [illegible] امام ابوحنیفہ کے نزدیک فاسق اہل [illegible]
واسطے باپ فاسق کے نکاح کردینا [illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے ہم جس وقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ سلم سے اوپر سننے اور فرمان برداری کے [illegible] فرماتے ہمسے بیچ اُس چیز کے کہ طاقت رکھو تم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
یا تو یہ رخصت ہے حضرت کی طرف سے یعنی جسقدر [illegible] فرمان برداری کرسکو قصور
نکرو [illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ
لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے سردار سے کوئی چیز کہ ناخوش رکھے اسکو تو چاہیے کہ صبر کرے یعنی
اور خروج نکرے اُسپر پس تحقیق نہیں کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پھر مرے یعنی اسی حال پر لیکن یہ کہ مرےگا مرنا
کہ مرتے ہیں اُسپر اہل جاہلیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی نکل گیا طاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت مسلمین سے مخالفت
کی اجماع کی اور مرا اسی حال پر تو مرا اس ہیئت پر کہ مرتے ہیں اُسپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہیں رکھتے تھے اسلیے کہ وہ اطاعت امیر کی
نہیں کرتے تھے اور نہ پیروی کرتے تھے ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتے تھے اُس سے اور نہیں اجماع کرتے تھے کسی چیز پر اور
نہیں اتفاق کرتے تھے ایک رای پر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ
مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ
عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ
لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ نکلے امام کی اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اسلام سے پھر مرے اسپر
مرتا ہے مرنا جاہلیت کا اور جو شخص لڑے نیچے نشان اندھا دھند کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اسکا اس
حال میں کہ غصہ ہوتا ہے واسطے تعصب کے یعنی واسطے مدد کرنے قوم کے ظلم پر نہ واسطے اعلاء کلمة اللہ کے اور اظہار دین اُسکے کے

یا بلاتا ہے یعنی لوگوں کو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کے یا مدد کرتا ہے کسی کے واسطے تعصب کی پس مارا گیا یعنی اس حال میں پس مرنا اُسکا
بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلے امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہے نیک کو امت میری سے اور بد کو
اور نہیں پروا کرتا مسلمان امت میری کیسی یعنی نہیں پروا کرتا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتا ہے اُس سے اور نہیں ڈرتا عذاب و وبال اُسکے سے اور
نہیں پورا کرتا عہد والے سے عہد اُسکا پس نہیں وہ میری امت میں سے یا میرے طریقے پر اور نہیں میں اُس سے نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْهِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ اَلَا مَنْ وُلِّیَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِیْ شَیْئًا مِّنْ مَّعْصِیَةِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَاْتِیْ مِنْ مَّعْصِیَةِ اللّٰہِ وَلَا یَنْزِعَنَّ یَدًا مِّنْ طَاعَةٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف
بن مالک اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہتر حاکموں تمہارے کے وہ ہیں کہ دوست رکھو تم اُنکو اور دوست
رکھیں وہ تمکو یعنی عدل کریں پس اس سبب سے محبت ہو آپس میں اور دعا کرو تم اُنکو اور دعا کریں وہ تمکو اور بدترین حاکموں تمہارے کے وہ ہیں
کہ بغض رکھو تم اُنسے اور بغض رکھیں وہ تم سے اور لعنت کرو تم اُنکو اور لعنت کریں وہ تمکو کہا عوف نے کہ کہا ہم نے یعنی صحابہ نے اے رسول خدا
کی کیا نہ پھینک دیں ہم عہد اُنکا یعنی کیا نہ معزول کر دیں ہم اُنکو اور نہ توڑ ڈالیں عہد اُنسے اور نہ لڑیں اُنسے نزدیک اس حال کے فرمایا نہیں
جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوے اُسپر کوئی حاکم پس دیکھے اُسکو کہ کرتا ہے
ایک چیز گناہ خدا کی سے پس چاہیئے کہ مکروہ رکھے اُس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کی سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمان برداری سے نقل کی یہ مسلم نے
ف جب تک کہ الخ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ترک نماز کا سبب ہے واسطے نقض عہد و ترک کرنے اطاعت اُنکا کے ہے مانند کفر کے اسلیے کہ نماز
ستون دین کا ہے اور فرق کرنے والی درمیان ایمان اور کفر کے بخلاف اور گناہوں کے کہ وہ ایسے نہیں اور اسمین تہدید ہے عظیم واسطے
ترک کرنے نماز کے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْکِرُوْنَ
فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَّنْ رَّضِیَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا اَیْ مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَ
اَنْکَرَ بِقَلْبِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے حاکم تم پر کہ پہچانو گے بعضے
افعال اُنکے اچھے اور بعضے برے پس جسنے انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اور منع کیا زبان سے پس تحقیق بری ہوا اور کراہت کی پس
تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے مکروہ جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے منع کرنے پر ولیکن مکروہ جانا دل سے
پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال میں ولیکن جو کوئی راضی ہو یعنی ساتھ فعل اُنکے کے دل سے اور پیروی کی یعنی اُنکی کرنے
برائیوں میں پس وہ شریک ہوا ساتھ اُنکے گناہ اور وبال میں کہا صحابہ نے کیا پس نہ لڑیں ہم اُنسے یعنی اُسوقت فرمایا نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں
نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جس
شخص نے الخ یہ تفسیر کی راوی نے اس قول کی ومن کرہ فقد سلم کذا ذکرہ الشیخ رحمہ اللہ تعالی علیہ کہا کہ تفسیر فمن انکر و من کرہ کی کہ مذکور
ہیں دونو جملے حدیث میں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ
اَثَرَةً وَّاُمُوْرًا تُنْکِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَدُّوْا اِلَیْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰہَ حَقَّکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح دینے کو اور کتنی چیزیں
کہ بری جانو گے تم عرض کیا اصحاب نے کیا فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اُنکے حق اُنکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم اپنے طرف سے حق حاکمون کے ادا کرو یعنی اطاعت اُنکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہارے حقمین قصور
کرین صبر کرو اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا تمکو دے ع وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا
فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے پس کہا اے نبی اللہ کے خبر دیجیے مجکو کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہم پر امرا مانگین ہم سے حق اپنا یعنی اطاعت وخدمت اور
نہ دین ہمکو حق ہمارا یعنی نہ عدل کرین اور نہ غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام اُنکا ظاہر مین اور فرمان برداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات اُنکی
اور اطاعت کرو فعل مین پس سوا اسکے نہین کہ اُنپر ہے وہ چیز کہ اُٹھائی گئی یعنی تکلیف دی گئی قبیلہ عدل اور دینے حق رعیت سے اور تمپر ہے
وہ چیز کہ اُٹھائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس نہ تجاوز کرے
حد اپنی سے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت
اُس حالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطے اُسکے یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مرے اس حال مین کہ نہین اُسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام
برحق کے دین مین مرے گا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو
إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ
فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھلاتے تھے اُنکو انبیا جب کہ مرتے ایک نبی جانشین ہوتے اُنکے اور نبی
اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچھے میرے اور ہون گے بعد میرے امیر اور بہت ہون گے عرض کیا اصحاب نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی
جب کہ بہت ہون گے امیر بعد آپ کے اور واقع ہوگا انمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنے کو اُسوقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی پھر پہلے
کی اتباع پہلے خلیفہ کا کیجیے اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو اُنکو حق اُنکا پس تحقیق اللہ تعالیٰ پوچھیگا اُنسے اُس چیز سے کہ طلب چرانیکی کی ہے
اُنسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پوری کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پھر بیعت اُس خلیفہ کی کہ بعد اُسکے ہو اور وہ اول بنسبت
اُسکے ہے کہ بعد اُسکے ہے یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہون گے تم بھی بیعت ہر ایک سے اسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود یہ ہے کہ بیعت اول کی صحیح ہے
جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور قول اعطوہم حقہم مانند بدل کے ہے جملہ فوا ببیعۃ الاول سے اور قول فان اللہ سائلہم تعلیل ہے واسطے امر کے ساتھ دینے
حق اُنکے کے اور اسمین اختصار ہے یعنی پس دو اُنکو حق اُنکا اگرچہ نہ دیوین وہ تمکو حق تمہارا اور اُس چیز سے الخ یعنی پوچھیگا حق رعایا سے پس حق تمہارا بھی
اُنسے لیگا ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوے واسطے دو خلیفون کے پس قتل کرو اُسکو کہ اخیر ہے اُن مین سے

نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اُٹھو ساتھ اُسکے ہتھیار لیے طرف امر خدا کے یا مارا جاوے اسلیے کہ وہ باغی ہے اور بعضوں نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت اُسکی کا ہے اور پست کرنا اُسکا ہے **وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عرفجہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوں گے شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا امر اس امت میں اُس حال میں کہ امت ہو اکٹھے پس مارو اُسکو ساتھ تلوار کے کسی باشد نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی انواع انواع کے فتنہ و فساد ہوں گے بسبب طلب امارۃ کے ہر جہت سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکے لیے اول منعقد ہوئی ہوگی بیعت اور کسے باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار تر جانو اُسکو ساتھ امامت کے لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہے لائق قتل کے ہے بشرطیکہ اول لائق امامت کے ہو **وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص آوے تمہارے پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کے خلیفہ وقت پر اس حال میں کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر در حالیکہ ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالے جماعت تمہاری میں پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** چیرے لاٹھی تمہاری کو یہ کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے لوگوں میں گویا لوگوں کے جمع ہونے کو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کے رکھا اور جدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اُسکے کے اور یا جدائی ڈالے الخ ظاہرا یہ شک راوی ہے اور احتمال ہے کہ اول کو حمل کریں اوپر جدائی ڈالنے کے امور دنیا میں اور دوسرے کو احکام دین میں **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اُسکو صفقہ ہاتھ اپنے کا اور عقیدہ بہ دل اپنے کا یعنی ظاہر میں اور خلوص دل سے اتباع اُسکا قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اُسکی کرے اگر کر سکے یعنی جسقدر کہ کر سکے پس اگر آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اُس دوسرے کی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاوے گا طرف اسکے اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاوے گا تو اللہ کی طرف سے اُس سرداری پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ... سونپا جاوے گا طرف اُسکی ... امارت کا اور امارت امر دشوار ہے کہ سرانجام نہیں کر سکتا اُسکو کوئی بغیر مدد الٰہی کے ... اگر بغیر مانگے ملیگی تو اللہ تعالی مدد کریگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اُسکے میں **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کرو گے اوپر سرداری کے ... وہ سرداری یعنی حرص کی موجب پشیمانی دن قیامت کے پس اچھی ہے دودھ پلانیوالی سرداری ... دودھ چھڑانیوالی سرداری ... **ف** ...

سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کے اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ چھڑانیوالی کے یعنی سرداری جسوقت آتی ہے بہت اچھی لگتی ہے
مانند دودھ پلانے والی کے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اُس شخص کے یا تغیر ہونے اُس شخص کے بُری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالی کے
پس نہیں لائق ہے واسطے عاقل کے یہ کہ درپے ہو لذتوں کے کہ پیچھے آویں اُنکے حسرتیں ۔ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ
قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّکَ ضَعِیْفٌ وَّاِنَّہَا اَمَانَۃٌ وَّاِنَّہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِزْیٌ وَّنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَہَا
بِحَقِّہَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْہِ فِیْہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرٰىكَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ
مَالَ یَتِیْمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں عامل کرتے مجھکو کہا ابو ذر نے
کہ مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی ازراہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا اے ابو ذر تو ضعیف ہے
اور یہ سرداری امانت ہے یعنی خدا کے طرف سے کہ حق بندوں کا ساتھ اُسکے تعلق ہے پس خیانت نہ کرنی چاہیے اُسمیں و تحقیق وہ سرداری
ہوگی دن قیامت کی سبب رسوائی اور پشیمانی کے لیکن جس شخص نے لیا اُسکو ساتھ حق اُسکے کے اور ادا کیا اُس حق کو کہ اُسپر ہے اُس سرداری
میں یعنی جسنے عدل اور احسان کیا اُسکے لیے سرداری باعث رسوائی اور وبال کے نہیں ہوگی اُسپر اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے
ابو ذر کو اے ابو ذر تحقیق میں دیکھتا ہوں تجکو ضعیف کہ بوجھ اُسکا نہیں اُٹھا سکے گا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہوں میں واسطے تیرے اُس چیز کو
کہ دوست رکھتا ہوں میں واسطے نفس اپنے کے نہ امیر ہو تو دو شخصوں پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے ف دوست رکھتا
ہوں میں الخ یعنی اگر ہوتا میں ضعیف مانند تیرے نہ اُٹھاتا میں اس بوجھ حاکمی کو ولیکن اللہ تعالی نے قوت دی مجکو بوجھ تحمل دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو
نہ اُٹھاتا میں اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے بیچ پرہیز کرنے کے سرداری سے خصوصاً جو کہ ضعیف ہو ادائے حقوق
اُسکے سے ۔ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُہُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰہُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰہِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی ہٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَہٗ وَلَا اَحَدًا
حَرَصَ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا داخل ہوا میں
حضرت کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میرے کی پس کہا ایک نے اُنمیں سے یا رسول اللہ امیر کرو ہمکو اوپر بعضے کاموں اور جگہوں کے کہ والی
کیا ہے تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق ہم قسم ہے خدا کی نہیں والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کار
دین او شریعت کے اُس کسی کو کہ مانگے ہم سے ولایت کو اور نہ اُس کسی کو کہ حرص کرے اُسپر اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے
نہیں عامل کرتے ہم اوپر کام اپنے کے اُسکو کہ ارادہ رکھے اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عادت شریف حضرت کی تھی کہ جو کوئی
خدمت طلب کرتا اور درخواست رکھتا اُسکی اُسکو وہ کام نہ دیتے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اُسکے
ہے آخر میں ۔ع ۔ح سو وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّہُمْ کَرَاہِیَۃً لِّہٰذَا
الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پاؤ گے تم بہترین آدمیوں میں سخت تر
ازروے کراہت کے واسطے اس امر کے یہانتک کہ پڑے اُسمیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھنے والا ہو
امانت کو اُسکو بہترین لوگوں کا جانو یہانتک کہ پڑے اُسمیں یعنی ہوگی بعد اُسکے ندامت جیسے کہ اوپر گذرا روایت میں اور طیبی نے کہا کہ پاؤ گے
ایسے شخص کو بہترین لوگوں کا یہانتک کہ پڑے اُسمیں پس اُسوقت نہیں ہوگا بہترین لوگوں کا بلکہ بدترین اُنکا ۔ع ۔ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ
رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا
وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ
عَنْ رَّعِيَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو
سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب سوال کیے جاؤ گے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہے اور وہ
پوچھا جاوے گا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والون اپنے کے اور عورت نگہبان ہے اوپر خانہ اپنے اور فرزندوں اپنے کے
اور وہ سوال کیجاوے گی حق اُنکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاوے گا اُس سے خبردار ہو پس تم سب
سوال کیے جاؤ گے رعیت اپنی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا اور حواس اپنے کے بھی
اور وہ پوچھا جاوے گا احوال انکے سے کہ کہان استعمال کیا تم نے اُنکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلیئے کہ ظاہر ہے

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَّلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ
فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کیے رعیت پر پھر مرے اس حال بن کہ خائن ہو یا ظالم ہو انپر مگر کہ حرام کریگا
اللہ اُنپر بہشت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حرام کرے گا داخل ہونا بہشت کا ساتھ نجات پانیوالون کے یا یہ محمول ہے اس شخص پر یعنی جو حلال جانے
خیانت و ظلم کو اسکا یہ ہے یا از راہ زجر کے فرمایا ہے وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْتَرْعِيْهِ
اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيْحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے تھے نہین کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائے اللہ اُس سے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے اُنکا پس نہ نگہبانی کی اُسنے رعیت کی ساتھ خیر خواہی کے
مگر کہ نہ پاوے گا بو بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہین پاوے گا ساتھ بو پانیوالون کی قیامت مین حالانکہ بو اُسکی پائی جاوے گی
مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہین بو پاوے گا ساتھ نجات پانیوالون کے یا نہین پائیگا بو مطلق اگر کفر کیا یعنی جیسے خیانت کو حلال جانتا ہوگا تو

وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
عائذ بن عمر سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بدترین سردارون کا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا
فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی جو شخص کہ والی اور متصرف کیا گیا
کام امت میری سے کسی چیز کا پھر مشقت ڈالی اُنپر پس مشقت ڈال تو اُسپر اور جو شخص کہ والی کیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھ
اُنکے پس نرمی کر تو ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ
حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق انصاف والے نزدیک خدا کے نور کے منبرون پر ہونگے طرف داہنے ہاتھ رحمن کے اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہین

بیچ احکام اپنے کے اور اہل اپنے کے اور اُس چیز کے کہ والی ہین نقل کی یہ مسلم نے ف طرف داہنے ہاتھ الخ یہ کنایہ ہی بڑی قدر و مرتبہ ہونے
اُنکے سے نزدیک اللہ تعالی کے اسلیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہی داہنے طرف کھڑا ہوتا ہی اور بیٹھتا ہی اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین یہ دفع
توہم کے لیے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ داہنا مقابل بائین کے ہی اسلیے کہ بائین ہاتھ مین ضعف و نقصان ہوتا ہی اور اللہ تعالی پاک ہی اُس سے اور اطلاق
ہاتھ کا اللہ تعالی پر متشابہات سے ہی کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہی کہ مراد اُس سے کیا ہی اور مراد قوۃ و غلبہ ہی اور بیچ حکم اپنے کے یعنی جو کہ متعلق ہی ساتھ
خلافت و امارة کے اور اہل اپنے کے یعنی انصاف کرتے ہین اپنے اہل کے حقوق مین کہ واجب ہی اُنپر اور اُس چیز کے کہ والی ہین یعنی انصاف کرتے ہین
اُس چیز مین کہ اُنکو ولایت ہی اُسپر جیسے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذلک اور کہا اہل حق رحمہ نے کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے
اپنے نفس پر بھی کہ نہ ضایع کرے وقت کو بیچ اُس چیز کے کہ نہ حکم کیا ہی اللہ تعالی نے ساتھ اُسکے بلکہ فرمان برداری کرے اوامر الہی کی اور باز رہے
نواہی اُسکے سے علی الدوام جیسے کہ طریقہ ہی اولیاء کرام مقربین کا یا غالبا جیسے کہ عادت ہی مومنین صالحین کی ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ
وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو سعید سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتے ہین اُسکے لیے دو فریق چھپے ہوے ایک رفیق
چھپا ہوا تو حکم کرتا ہی اُسکو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہی اُسکو اُسپر اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہی اُسکو ساتھ بُرائی کے اور رغبت دلاتا ہی اُسکو ساتھ
برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے وہ ہی کہ بچایا ہی اُسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے ف مراد دوست چھپے ہوے سے فرشتہ اور شیطان ہی
کہ وہ تو آدمی کے باطن مین رہتے ہین کہ اول حکم ساتھ خیر کے کرتا ہی اور دوسرا ساتھ برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے الخ یہ اشارہ ہی ساتھ حال انبیاء
صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کے اور اُنکے خلفاء کے بھی کہ محفوظ رکھتا ہی اُنکو اللہ تعالی شر شیطان سے یا مراد دو دوست سے وزیر و مشیر ہین
مشابہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہین جدا ہوتی صحبت اُسکی سے اور یہ کہ نہین خالی کوئی نبی اور خلیفہ صاحب بنے دو شخصون مختلف سے یا دو جماعتون سے
کہ تسبیح مین مخالف ہوتے ہین اور اس مین جیسا کہ دیکھا جاتا ہی بیچ ہمنشینون بادشاہون اور امرا کے اور اللہ جسکو چاہتا ہی انمین سے بچاتا ہی کہ
کام ہی ے کا مومنین قبول کرتا ع وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ
الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھے قیس بن سعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کے بہ نسبت امیر کے
نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال امیرون کے ہان اسی واسطے
مقرر ہین ع وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى
قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ جب پہونچی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
یہ خبر کہ فارس والون نے بادشاہ کیا ہی اپنے اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاوے گی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنے ملک کے کام کا
عورت کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کے نہین ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ
فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

روایت ہے حارث اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہون مین تمکو ساتھ پانچ چیزون کے ایک تو اتباع کرنے جماعت
مسلمین کے یعنی قول اور عمل مین اور عقائد مین دوسرے سننے اور حکم بجا لانے امرا اور علماء کے یعنی جو حکم کہ موافق شرع کے ہو اور تیسرے ساتھ ہجرت کرنے کے
اور چوتھے جہاد کرنے کے اللہ کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا سب مسلمانون کی راہ سے برابر ایک بالشت کے تحقیق نکالی اُسنے رسی اسلام کی گردن
اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے بلایا ساتھ پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیون سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے مین مسلمان ہون
نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ہجرت کرنے کی مراد ہجرت سے ہے جانا دار الکفر سے طرف دار الاسلام کے اور دار البدعۃ سے طرف دار السنۃ کے
اور معصیت سے طرف توبہ کے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ و جہاد الخ یعنی لڑنا کافرون کے واسطے تقویت
اسلام کے اور مارنا نفس کو ساتھ باز رکھنے اسکے کے خواہشون اسکے سے کہ دشمنی نفس کی ساتھ آدمی کے قوی تر ہے اور بہت ہے گرنیوالی ہے دشمنی کافرون کے سے
ساتھ اسکے اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص جدا ہوا اس چیز سے کہ اُس پر جماعت ہے ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع بدعت کی اور نہ کرنی اطاعت امام کی
اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اُسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل سے اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی
جسنے بلایا اور باعث ہوا لوگون کے اوپر عادات اور طرق جاہلیت کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پکارنا ہے کہ رسم تھے ایام جاہلیت مین کہ جب دشمن کسی شخص
غالب آتے تھے ... یا آل فلان یا آل فلان پس دوڑتے لوگ اُسکی مدد کے لیے ظالم ہوتا وہ یا مظلوم ۱۲ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ
الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا
يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ
اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابی بکرہ کے
نیچے منبر ابن عامر کے اس حال مین کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور تھے اُنپر کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے کہ دیکھو تم طرف امیر ہمارے کے پہنتا ہے کپڑے
فاسقون کے سے کہا ابو بکرہ نے چپ رہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ جو شخص اہانت کرے بادشاہ کی کہ اللہ کی طرف سے ہو زمین
مین خوار و سبک کرے گا اُسکو اللہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پہنتا ہے کپڑے الخ احتمال ہے کہ وہ کپڑے حرام ہون گے
قسم حریر سے اور ابی بکرہ نے زیاد کو طعن کرنے سے اسلیے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کی تھی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ
پہننا باریک کپڑون کا عادت ہے والون کا ہے نہ زاہدون کا نسبت کیا اُسکو طرف فسق کے چنانچہ کہا ہے بعضون نے ... وَعَنِ النَّوَّاسِ
بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
نواس بن سمعان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف
یعنی اگر مخلوق حکم کرے ساتھ گناہ کے اگرچہ امیر ہو اطاعت اُسکی نہ کرنی چاہیے اور اگر اکراہ یعنی جبر کرے تو اس صورت مین گناہ نہین ۱۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيْرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوْبِقَهُ
الْجَوْرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی امیر دس شخصون کا بھی مگر کہ لایا جاوے گا دن قیامت کے
طوق کیا ہوا یہانتک کہ چھوڑاویگا اُسکو عدل یا ہلاک کرے گا اُسکو ظلم نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی حاکم کو
ایکبار باندھ کر درگاہ رب العزت مین لاوین گے خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کے اگر عادل ہوگا نجات پاوے گا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ۱۲
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ فِيْ رِوَايَتِهِ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا عَمِلُوْا عَلٰى شَيْءٍ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہے یعنی مصیبت ہے واسطے سرداروں کے [illegible] عیب ہوا سطے [illegible] اور مصیبت ہے واسطے امینوں کے [illegible] البتہ آرزو کرینگے قیامت کے دن قومین یا ست کہ بال اُنکے پیشانیوں کے لٹکائے جاتے یعنی دنیا مین بیچ [illegible] اس حال مین ملتے درمیان آسمان و زمین کے اور آرزو کرینگے کہ نہ والی ہوتے کسی عمل کے نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور روایت کی احمد نے اور انکی روایت مین یہ ہے کہ آرزو کرینگے کہ کاشکے چوٹیان اُنکی لٹکائی گئی ہوتین ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کے اور نہ کیے گئے ہوتے عامل کسی چیز پر **ف** لفظ ویل کے معنی رنج اور ہلاک و مشقت سبب عذاب کے اور بعضوں نے کہا ویل ایک نالہ ہے دوزخ مین وارد ہوا ہے کہ ویل نالہ ہے دوزخ مین کہ گر پڑا چلا جاوے گا [illegible] کافر چالیس برس اور اُسکے تہ تک نہین پہونچیگا اور امینوں کی یعنی جنکو امین کیا ہے حاکم نے صدقات پر اور خراج پر [illegible] مال سمیٹنے پر یا سواے حاکم کے کسی شخص نے مال کا امانت دار کیا ہے اور ثریا کہتے ہین گنجے تارون کو [illegible] ہے اور لٹکانا پیشانی کے بالوں کا [illegible] واسطے ذلت و خواری کے اور معنی اسکے ہین کہ جب دیکھینگے خواری اور سبکی اور [illegible] عزت و ریاست او [illegible] تو دنیا میں آرزو کرینگے کاشکے نہ حاصل ہوتی انکو یہ عزت اور ریاست و رفعت [illegible] ذلیل و رسا [illegible] بالوں [illegible] اونچی جگہ میں اور بیٹھے رہتے تا دیکھتے انکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتے اُنکی ذلت اور خواری بدلے اُس ریاست اور عزت و رفعت [illegible] ریاست ہو تو عدل کرے اور انصاف کہ حاکم عادل کے لیے بہت ثواب آیا ہے اور ظلم اور حق تلفی نہ کرے کہ ظالموں [illegible] کا یہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور وجہ افسوس کی امیروں وغیرہ پر یہ ہے کہ یہ اعمال محل لغزش و میل کرنے کے طرف باطل کی ہین [illegible] مگر جسکے کہ حفظ الٰہی اور توفیق اُسکی مددگار ہووے **وعن** غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی اُسنے ایک شخص سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودھراہٹ [illegible] اور ضروری واسطے لوگوں کے چودھریوں سے لیکن چودھری ہین بیچ دوزخ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے [illegible] حق ہے یہ کہ ہو ثابت بسبب حاجت کے طرف اُسکے لیکن چودھری یعنی اکثر چودھری دوزخی ہونگے بسبب [illegible] چودھراہت مین اور بیچ خطرہ [illegible] ہلاک و عذاب کے ہین بسبب اُسکے لیے لائق ہے عاقل کو [illegible] تاکہ نہ پڑے فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَاُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مین دیتا ہون [illegible] سرداری احمقوں کی سے یعنی عمل اُنکے سے یا جانے سے پاس اُنکے کہا کعب نے کیا ہے یہ یا رسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی [illegible] اور کون لوگ ہین فرمایا امرا ہونگے پیچھے میرے یعنی امیر احمق اور جھوٹے اور ظالم ہونگے پیچھے میرے جو شخص کہ جاوے اُنکے پاس اور سچا کرے اُنکے جھوٹ کو اور مدد کرے اُنکی اُنکے

ساتھ قول اور فعل سے اُنکے ظلم پر پس نہیں وہ مجھ سے اور نہیں میں اُنسے یعنی نہیں دوست رکھتا میں بلکہ بیزار ہوں اور نہ آوینگے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اُنکے پاس اور نہ سچا کیا اُنکو ساتھ جھوٹ اُنکے کے اور نہ مدد کی اُنکی اُنکے ظلم پر پس وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں اُنسے ہوں اور وہ لوگ آوینگے میرے حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** نہ آوینگے میرے پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت میں اور اسمیں وعید سخت ہے ساتھ نفی ایمان کے مع ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہے جنگل میں جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہوتا ہے اور جو شخص آتا ہے بادشاہ پاس فتنے میں ڈالا جاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ جو شخص ملازم رہتا ہے بادشاہ کا یعنی بہت اُسکی خدمت میں رہتا ہے فتنہ میں پڑتا ہے اور نہیں زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی سے دوری **ف** گانوں میں رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب نہ پہونچنے صحبت علما اور صلحا کے اور جو کوئی ہمیشہ شکار کرتا رہتا ہے از راہ لہو اور خوشی کے غافل ہوتا ہے طاعۃ اور عبادۃ سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے نرمی اور شفقت سے یہ تنبیہ ہے اُسکو کہ عادت کی ہے اُسکی اور غرق ہے اُسمیں بغیر نیت حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ نے شکار کیا ہے اور مباح اور حلال ہونے میں اُسکے شبہہ نہیں اور لکھا ہے علما نے کہ آنحضرت نے ساتھ نفس نفیس اپنے کے شکار نہیں کیا ہے اور کسی کو اس سے منع بھی نہیں کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورت و حاجت کے وہ فتنہ میں پڑا اسلیے کہ اگر موافقت کرے گا اُسکی اُس چیز میں کہ وہ کرتا ہے خلاف شرع خطرہ ہے اُسکے دین میں اور اگر مخالفت کرے گا اُسکی خطرہ دنیا کا ہے اور کہا مظہر نے جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت کی اُس سے پڑا فتنہ میں اور جسنے مداہنت نکی اور نصیحت کی اُسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اُسکو بری باتوں سے ہوگا جانا اُسکا پاس اُسکے افضل جہاد سے اور روایت کی ہے بیہقی نے فردوس میں حضرت علی سے بطریق مرفوع کے جس نے ازدیاد علما و لم یزد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا مع **وعن** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مقدم بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ سلم نے مارے یعنی ہاتھ اپنے اوپر دونوں شانہ مقدام کے پھر فرمایا فلاح پائی تو نے اے قدیم اگر مرے تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودھری نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ گمنامی راحت ہے اور شہرت آفت ہے ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِي الَّذِي يَعْشُرُ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں صاحب مکس کا مراد رکھتے تھے صاحب مکس سے وہ شخص کہ لیتا ہے محصول لوگوں سے خلاف شرع نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِي رِوَايَةٍ وَأَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوبتر لوگوں کا طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب انکا اُس سے از روے مجلس کے یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگوں میں طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت ترین اُنکا دن قیامت کے از روے عذاب کے اور ایک روایت میں

[illegible]

بعید

جیسے ترین انکا اللہ سے امام ظالم ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اُسکا ہے کہ کہے بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے **ف** یہ بہترین جہاد اسلیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف و رجا کے نہیں جانتا کہ میں غالب ہونگا یا وہ اور یہ شخص اختیار میں ہے بادشاہ کے پس جب یہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اُسکو پس قریب ہوگا تلف کے پس یہ ہوگا افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کے یا یہ اسلیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اُن لوگون میں کہ تحت سیاست اُسکی کے ہیں اور وہ جم غفیر ہیں پس جب یہ منع کریگا اُسکو ظلم سے پہونچاوے گا نفع طرف خلق کثیر کے بخلاف قتل کافر کے اور کہا شیخ ابو حامد نے احیا میں کہ امر بالمعروف سلطان کا یہ ہے کہ ذکر کرے اُسکو اور معلوم کرادے اور منع کرنا ساتھ قہر کے نہیں پہونچتا ہے کسی کو رعیت میں سے اسلیے کہ یہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا یا ایسے کلام سخت کہنا مانند کہنے ظالم یا مت ڈر خدا سے اور مانند انکے کے پس اگر باعث ہوتا ہو کہ پہونچیگا شر اُسکا طرف غیر اُسکے کے تو نہیں جائز اور اگر نہیں خوف رکھتا ہے مگر اپنی جان پر تو یہ جائز ہے بلکہ مستحب اسلیے عادت تھی سلف کی انکار صریح کرتے تھے بغیر خوف ہلاک کے اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ جہاد شہادت کا ہے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ امیر کے بھلائی کا یعنی یہ کہ ہو وہ اچھا دنیا اور عقبے میں کر دیتا ہے واسطے اُسکے وزیر سچا اگر بھول جاتا ہے امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلادیتا ہے وزیر اُسکو اور اگر یاد رکھتا ہے مدد کرتا ہے اُسکی اور اگر ارادہ کرتا ہے ساتھ اُسکے غیر بھلائی کا یعنی بُرائی کا کردیتا ہے واسطے اُسکے وزیر برا اگر بھول جاتا ہے امیر خدا کو نہیں یاد دلاتا اُسکو اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہیں مدد کرتا اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سردار جسوقت ڈھونڈھتا ہے شک کی بات آدمیون میں خراب کرتا ہے انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر ساتھ شک و شبہ کے تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے اور انکو اسپر مواخذہ کرے تو موجب خرابی احوال انکے کا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہے مقصود منع کرنا ہے طلب کرنے عیوب اور تجسس احوال لوگون کے سے اور امر ہے ساتھ ڈھانکنے عیوب و عفو گناہون انکے کے **وعن** معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک اذا اتبعت عورات الناس افسدتھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جسوقت پیچھا کرے لوگون کے عیب کا یعنی چھپے ہوے عیبون کا خراب کریگا تو انکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وائمۃ من بعدی یستأثرون بھذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب بہ حتی القاک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کروگے تم ساتھ سردارون کے پیچھے میرے یعنی آیا صبر کروگے یا قتال کروگے اُس حالت میں کہ اختیار کرینگے وہ اس فی کو کہا میں نے خبردار ہو قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے تمکو ساتھ حق کے رکھون گا میں تلوار

سوء یعنی ناراست
گفتہ ناراست

اوپر کندھے اپنے کے پھیر رون گا مین ساتھ اُسکے یہانتک کہ ملاقات کر و مین تمسے یعنی مر ون مین یا پہونچون مین پاس آپ کے بسبب جہاد کے فرمایا کیا نتبلاؤن مین تمکو بہتر اس سے یعنی تلوار مارنے سے صبر کرو تو یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھسے یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہ بہتر ہی شمشیر مارنے سے اور مناسب تر ہی ساتھ حال ترک و تجرید کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اختیار کرینگے الخ یعنی اپنے تصرف مین لاوینگے اور اُسکے مستحقون کو نہین دینے کے اور فئی اس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے کفار سے بغیر قتال کے مانند خراج اور جزیہ کے اور جو مال لیا جاتا ہی کفار سے ساتھ قتال کے اُسکو غنیمت کہتے ہین اور حکم فی کا یہ ہی کہ سب مسلمان اُسمین شریک ہوتے ہین اور خمس نہین لیتے اور غنیمت مین سے خمس لیتے ہین اور لکھا ہی علما نے کہ مراد اس حدیث سے شامل دونون کو ہی اور مقصود اظہار ظلم کا ہی بیت المال مین اور نہ دینا حقوق مسلمانون کا ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عز وجل یوم القیمۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوا بذلوہ وحکموا للناس کحکمہم لانفسہم روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا جانتے ہو کہ کون سبقت کرنیوالے ہین طرف سایہ اللہ عز وجل کے دن قیامت کے یعنی طرف سایہ عرش کے یا سایہ عنایت و کرم کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اُسکا دانا تر ہی فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ جب دیے جاتے ہین حق قبول کرتے ہین یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہی اُنکو کوئی ساتھ کلمہ حق کے بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے قبول کرتے ہین اُسکو اور جب سوال کیے جاتے ہین اُسے حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اُنسے حق خرچ کرتے ہین اُسکو اور حکم کرتے ہین واسطے لوگون کے مانند حکم کرنے اُنکے کے واسطے ذاتون اپنے کے یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہین اورونکے لیے بھی چاہتے ہین نہ یہ کہ آپ شہوت رانی کرین اور لوگون پر سختگیری کرین **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ثلث اخاف علی امتی الاستسقاء بالانواء وحیف السلطان وتکذیب بالقدر روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تین چیزین ہین کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر کہ مبادا اُنکو کر گمراہی مین پڑین مینہ مانگنا ساتھ منازل چاند کے اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا **ف** انواء جمع نوء بالفتح کی ہی اصل مین معنی اُسکے کھڑے ہونے اور پڑنیکے دونون آئے ہین اور اب نام منازل چاند کا ہی اور چاند کے اٹھائیس منزلین ہین کہ ہر شب ہر ایک منزل مین رہتا ہی اور معنی کھڑے ہونے اور پڑنے کے کہ معنی طلوع و غروب کے ہی اُنمین ظاہر ہین اور عرب نسبت کرتے تھے مینہ کو ساتھ اُن منازل کے کہتے تھے کہ مینہ برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل کے اور حدیثون مین اُس سے نہی واقع ہوئی ہی اور اطلاق لفظ کفر کا اُسپر کیا ہی بسبب منافی حقیقت توحید کے اور وقوع وہم دلانے شرک کے اور جھٹلانا تقدیر الٰہی کا یہ کہ تقدیر نہین ہی جو کچھ ہی ساتھ فعل اور پیدا کرنے بندون کے ہی جیسے کہ مذہب قدریہ کا ہی ۔ **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ ایام اعقل یا اباذر ما یقال لک بعد فلما کان الیوم السابع قال اوصیک بتقوی اللہ فی سر امرک وعلانیتہ واذا اساءت فاحسن ولا تسالن احدا شیئا وان سقط سوطک ولا تقبض امانۃ ولا تقض بین اثنین روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن تک یہ بات سمجھ تو اے ابوذر اُس چیز کو کہ کہی جاوے واسطے تیرے پیچھے اسکے یعنی چھ دن تک حضرت نے تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہون گا اُسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اُسپر پس جب ہوا ساتوان دن فرمایا وصیت کرتا ہون مین تجکو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے اور جس وقت کہ برائی کرے تو پس نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو یا جب برائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اُسکے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق مین سے کچھ اگرچہ گر پڑے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسی کی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصون کے **ف** اور نہ لے امانت الخ یعنی امانت کسی کی نہ لے بلا ضرورۃ واسطے خوف خیانت کے یا واسطے ہونے اسکے مظنہ تہمت کا ۔ **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من رجل یلی امر عشرۃ

مَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَاٰخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصون کا یا زیادہ کا اُس سے مگر جو نہ کریگا اُسکو اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اُسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اُسکی کے چھڑاوے گا اُسکو نیکی اُسکی یعنی عمل واحسان اُسکا یا ہلاک کرے گا اُسکو گناہ اُسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہے اور بیچ مین اُسکے پشیمانی ہے اور آخر اُسکے رسوائی ہے دن قیامت کے ف ملامت ہے کہ ہر طرف سے نشانہ ملامت کا ہوتا ہے لوگ طعن کرتے ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اُسکے پشیمانی ہے کہ کہتا ہے کیون قبول کیا مین نے اور بار بار او محنت مین [illegible] او رسوائی ہے دنیا مین ساتھ خواری اور شرمساری معزولی کے اور آخرت مین ساتھ گرفتاری عذاب کے اور خاص قیامت کو اسلیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہے ح وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے معاویہ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا پس ڈرنا اللہ سے اور انصاف کرنا کہا معاویہ نے پس ہمیشہ رہا مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤن گا ساتھ کسی کام کے سبب فرمانے حضرت کے یہانتک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَاْسِ السَّبْعِيْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے ابتدائی سر ستر برس کی سے اور سرداری لڑکون کی سے نقل کین چھئون حدیثین احمد نے اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اول سال ہجرۃ سے ہے تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ سنہ ساٹھ مین سال کے ہوا یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکون سے اولاد مروان کی ہے ح وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ اور روایت ہی یحیی بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن ابی اسحق سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہوگے تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے تم پر ف یعنی جیسے تمہارے عمل ہونگے ویسے ہی تم پر عامل ہونگے اگر عمل اچھے کروگے اچھے عامل ہونگے اور برے عمل کروگے برے عامل ہونگے ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین مین ٹھکانا پکڑتا ہے طرف اُسکے ہر مظلوم بندون اُسکے سے پس جسوقت کہ عدل کرتا ہے ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اُسپر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا ف [illegible] کہا ہے اسلیے کہ دفع کرتا ہے وہ ایذا کو لوگون سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کے گرمی کی اور کبھی [illegible] کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت و حمایت [illegible] فی النہایہ اور کہا طیبی نے کہ ظل اللہ تشبیہ ہے اور جملہ یاوی الیہ الخ بیان اوسکا ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین بیچ ٹھنڈک سایہ کے گرمی آفتاب کی سے اسی طرح آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اُسکی مین گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہے [illegible] اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور سایون کے نہین ہے بلکہ وہ ذیشان اور خصوصیت رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اسلیے کہ کردانا گیا ہے وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہے اُسکے عدل احسان کو اُسکے بندون مین وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین بندگان خدا کے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنے والا ہے اور تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنے والا ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُّخِيْفُهُ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهُ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈراوے اسکو ڈراوے گا اسکو اللہ دن قیامت کے روایت کیں چاروں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیچ حدیث یحیی کے یعنی اسکے حق میں کہ یہ منقطع ہے اور روایت یحیی کی ضعیف ہے ف لانا اس حدیث کا اس باب میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نری ڈرانے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے دن قیامت کے چہ جائے ظلم کرنا وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ اِلَيَّ اَكْفِكُمْ مُلُوْكَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی میں کہ میں اللہ ہوں نہیں کوئی معبود مگر میں مالک ہوں بادشاہوں کا اور بادشاہ ہوں بادشاہوں کا بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جسوقت کہ فرمانبرداری کریں میری پھیر دوں میں دلوں میں بادشاہوں انکے کو یعنی ظالموں کے دلکو انپر ساتھ رحمت و شفقت کے اور تحقیق بندے جسوقت کہ نافرمانی کریں میری پھیر دونگا میں بادشاہوں کے دلوں کو یعنی عادل بادشاہوں کے لوگوں کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پہونچاوینگے یعنی بادشاہ انکے برے عذاب پس مت مشغول کرو تم اپنے نفسوں کو ساتھ بددعا کرنیکے بادشاہوں پر لیکن مشغول کرو اپنے نفسوں کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کی درگاہ میری میں تاکہ نگاہ رکھوں میں تمہارے بادشاہوں تمہارے کو اور یا رکھوں اسکو تمسے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیاء میں

بَابُ مَا عَلَى الْوُلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ

باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ حاکموں پر ہے آسانی کرنے سے اور پہلے باب میں ذکر تھا اسکا کہ رعیت کو فرمانبرداری کرنی چاہیئے بادشاہوں کی اور اس باب میں بیان ہے اسکا کہ حاکموں کو بھی شفقت و مہربانی رعیت پر چاہیئے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت روانہ کرتے بھیجتے کسی کو اپنے اصحاب میں سے بیچ بعضے کام اپنے کے یعنی حاکم کر کے کہیں تو فرماتے بشارت دو یعنی لوگوں کو ساتھ اجر و ثواب کے طاعات پر اور کرنے بھلائیوں کے پر اور نہ نفرت دلاؤ لوگوں کو بہت ڈرانے عذاب خدا سے یہاں تک کہ کر دو انکو ناامید رحمت خدا سے بسبب گناہوں انکے کے اور آسانی کرو یعنی لوگوں سے نرمی کرو بیچ چیزوں کے اور دشواری میں نہ ڈالو یعنی لوگوں کو طلب سختی کے وغیرہ کے زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھ بشارت دینے کے اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتھ بہت ڈرانے کے یا ساتھ تکلیف دینے کے امور دشوار پر کہ موجب ہوں نکار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰى وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ ع

فقال یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا متفق علیہ اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دادا اسکے کو کہ ابو موسی اشعری ہیں اور معاذ کو طرف یمن کے فرمایا آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ آپس میں اتفاق کا اظہار کرو اور
نہ اختلاف کرو نقل کی بخاری اور مسلم نے صواب یہ ہے کہ مؤلف کہتا عن ابن ابی بردہ تو ساقط ہو گیا لفظ ابن کے اسلیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسی
اشعری کا ہے نہ پوتا اور روایت کرتے ہیں اس سے بیٹے اسکے عبد اللہ اور یوسف اور سعید اور بلال اور یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہے جیسے کہ
صحیح بخاری میں ہے کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سنا میں نے اپنے باپ کو یعنی ابو بردہ کو کہ کہا بھیجا آنحضرت نے باپ میرے کو یعنی ابو موسی اشعری کو اور
معاذ کو طرف یمن کے ۔ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ
فیقال ھذہ غدرۃ فلان بن فلان متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عہد توڑنے والے کو کھڑا
کیا جاوے گا واسطے اسکے یعنی واسطے فضیحت کرنی اسکے کی نشان دن قیامت کی اور کہا جاوے گا کہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹے فلانے کی ہے
نقل کی بخاری اور مسلم نے ۔ وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء یوم القیمۃ یعرف بہ متفق علیہ
اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا دن قیامت کے پہچانا جاوے گا سبب
اسکے نقل کی بخاری اور مسلم نے ۔ وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل غادر لواء عند استہ
یوم القیمۃ وفی روایۃ لکل غادر لواء یوم القیمۃ یرفع لہ بقدر غدرہ الا ولا غادر اعظم غدرا من امیر عامۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو سعید سے نقل کی انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اسکی کے
دن قیامت کے یعنی اسکے فضیحت تشہیر کے واسطے اور ایک روایت میں ہے ہر عہد توڑنے والے کے لئے نشان ہوگا دن قیامت کے بلند کیا جاوے گا
واسطے اسکے بقدر غدر اسکے کے یعنی جس قدر زیادہ ہوگی عظمت غدر اسکے کے بھی بلند تر و مشہور تر ہوگا خبردار نہیں ہے کوئی عہد توڑنے والا
بہت بڑا عہد توڑنے میں امیر سے نقل کی مسلم نے ۔ الفصل الثانی فصل دوسری عن عمرو بن مرۃ انہ قال لمعاویۃ سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتھم وخلتھم وفقرھم
احتجب اللہ دون حاجتہ وخلتہ وفقرہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس رواہ ابو داود والترمذی وفی روایۃ
لہ ولاحمد اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ اور روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے معاویہ سے کہ
سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی سردار کیا اسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانوں کی سے پس پردہ کیا حاجت
اور مطلب انکی کے یعنی نہ پایا حاجت انکی پردے میں پردہ کرے گا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب محتاجگی اسکی کے یعنی حاجت و مطلب اسکی سے
اور نہیں قبول کرے گا دعا اسکی پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر روا کرنے حاجتوں لوگوں کی نقل کی ابو داود اور ترمذی نے اور بیچ
ایک روایت ترمذی اور احمد کی بند کرے گا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک حاجت اور غم اور محتاجگی اسکی کے ۔

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی الشماخ الازدی عن ابن عم لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی معاویۃ فدخل
علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولی من امر الناس شیئا ثم اغلق بابہ دون المسلمین او
المظلوم او ذی الحاجۃ اغلق اللہ دونہ ابواب رحمتہ عند حاجتہ وفقرہ افقر ما یکون الیہ روایت ہے ابی شماخ ازدی سے روایت
کی اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا اصحابی حضرت کا یہ کہ وہ آیا معاویہ کے پاس پس داخل ہوا اس پر اور کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے

جو شخص والی کیا گیا کام لوگوں کی سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانوں کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنے پاس آنے نہ دیا اُسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی نہ کی اُسکی بند کرے گا اللہ دروازے اپنے رحمت کے اُسکے نزدیک حاجت اور محتاجگی اُسکی کے یعنی طرف اللہ کے امر دنیا میں یا عقبیٰ میں یا طرف نعمتوں کے دنیا میں یعنی اُسوقت کہ بہت محتاج ہوگا طرف اُسکے **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَلَا تَأْكُلُوْا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق وہ تھے جسوقت کہ بھیجتے اپنے عاملوں کو شرط کرتے اُنپر یہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور نہ پہنیو کپڑہ باریک اور نہ بند کریو اپنے دروازے لوگوں کے حاجتوں کے وقت پس اگر کروگے تم کچھ اسمیں سے پس تحقیق اُترآوے گی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبیٰ میں پھر پہونچانے جاتے تھے ساتھ اُنکے اُنکو نقل کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** جو علت منع کی سوار ہونے گھوڑے ترکی کے ہے تکبر اور اتراہٹ تو منع سواری ہونے گھوڑے عربی سے بطریق اولیٰ ہوگی ما طیبی نے کہ منع سوار ہونے گھوڑے ترکی سے منع تکبر سے ہے اور منع کھانے میدہ کے اور پہننے باریک کے یہ منع ہے تنعم کرنے اور اسراف سے ہے اور منع کرنا بند کرنے دروازے کے منع کرنا ہے تکبر والی حاجت سے **بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ** یہ باب ہے بیچ عمل کرنے کا قضا میں کہ کیونکر کرنا چاہیے یعنی موافق کتاب و سنت و اجماع کے عمل کرے اور بیچ بیان ڈرنے کے قضا سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل **عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی حاکم درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ غضب میں ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے اسلیے کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک اور پیاس میں اور بیماری میں نہ حکم کرے پس اگر حکم کرے گا ان احوال میں تو جاری ہوگا حکم اُسکا ساتھ کراہت کے ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَّاحِدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے اور ابوہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اُسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اُسکے ہے دو ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنے کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اُسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب اور ہر تقدیر ثواب پاتا ہے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ مذہب ابوحنیفہ کا بیچ اس چیز کے کہ نہ پایا جاوے بیان اُسکا نص میں یعنی کتاب اور سنت اور اجماع میں اور نہ ممکن ہو اُسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالے قبلہ کے پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کرے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مراد ذبح سے غیر متعارف ہے کہ مراد ہے ہلاک دین سے نہ ہلاک بدن سے اسلیے کہ مبتلا ہوا ساتھ رنج دائم اور درد بے دوا اور بیماری سخت کی اور ذبح ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہے اور یہ رنج عمر کا ہے بلکہ حسرت اُسکی قیامت تک باقی ہے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَاَلَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ**

اور روایت ہے انس سے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے یعنی اپنے دل مین منصب قضا کو اور سوال کرے یعنی بادشاہ سے
تقاضی کرے اُسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اُسکے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اُسکے ساتھ نہیں ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینے پر اُتارتا ہے
اُسپر فرشتہ کہ [illegible] یعنی الہام کرتا ہے اُسکو [illegible] روایت کی یہ ترمذی [illegible] اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ [illegible] رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ
فِي [illegible] قَضٰى لِلنَّاسِ [illegible] فَهُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
[illegible] پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] ایک بہشت مین اور دو دوزخ مین پس وہ کہ بہشت مین ہے
[illegible] اور جسنے کہ پایا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ و دانستہ
[illegible] حکم کیا [illegible] پس وہ بھی دوزخ مین ہے یعنی بسبب تقصیر کے بیچ دریافت
[illegible] **وَعَنْ** اَبِیْ [illegible] رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ
حَتّٰى [illegible] وَمَنْ [illegible] النَّارُ رَوَاهُ [illegible] دَاوٗدَ [illegible] روایت ہے
ابی ہریرہ سے [illegible] یہانتک کہ پہونچا اُسکو یعنی غالب آیا عدل اُسکا [illegible] واسطے
اُسکے بہشت ہے [illegible] واسطے اُسکے دوزخ ہے [illegible] ظاہر یہ ہے کہ مراد [illegible] ظلم کرتے ہیں
کہ زیادہ ہوا ایک [illegible] حکم غالب [illegible] علما نے کہ مراد دونون حالتون مین یہ ہے کہ ایک ایسا ہو کہ اُن
ہو وے کہ یعنی عدل قوۃ پکڑے [illegible] ظلم [illegible] ظہور نہ کرے [illegible] **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللهِ
قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ
قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَاْيِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ
رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب
بھیجا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کے لیے کس طرح حکم کرے گا تو جسوقت کہ پیش آوے گا واسطے تیرے کوئی قصہ کہا
حکم کرونگا مین بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو یعنی صراحۃ کتاب اللہ مین کہا پس حکم کرونگا مین بموجب سنت رسول خدا کے فرمایا پس اگر نہ پاوے تو
بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا مین اپنی عقل سے اور نہ قصور کرونگا مین یعنی اجتہاد مین اور طلب صواب مین کہا معاذ نے یا روایت کرنیوالے نے
معاذ سے پس مارا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے معاذ کے یعنی ثابت رہنے کے لیے اور واسطے حاصل ہونے زیادتی علم کے اور فرمایا
تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ توفیق دے رسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس چیز کی کہ راضی اور خوش ہے ساتھ اُسکے رسول اللہ نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے [illegible] اجتہاد کرونگا مین یعنی طلب کرونگا حکم اُس واقعہ کا ساتھ قیاس کرنے کے اُن مسائل پر کہ آئی ہے اُنمین نص
اور حکم کرونگا اُسمین مانند اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص بسبب مشابہت دونون کے [illegible] یعنی جب پاؤنگا مین مشابہت درمیان اُس
مسئلے کے کہ پیش آوے گا اور درمیان اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص کتاب سے یا سنت سے [illegible] مین بموجب حکم اُسکے کہ جیسے آئی ہے
نص حرام ہونے ربوا کے گیہون مین اور نہین آئی ہے نص تربوز مین قیاس کیا شافعی نے تربوز کو گیہون پر اسلیئے کہ ہے درمیان دونون کے علت مطعومیت کی

اور تقید میں کیا امام ابو حنیفہ نے جوتے کو گیہوں پر اسلیئے کہ پائی دونوں میں علت کیلی ہونے کی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر مشروع ہونے قیاس و
اجتہاد کے برخلاف اصحاب ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہیں ۱۲ ع وعن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا
فقلت یا رسول اللہ ترسلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک اذا تقاضی
الیک رجلان فلا تقض للاول حتی تسمع کلام الاخر فانہ احری ان یتبین لک القضاء قال فما
شککت فی قضاء بعد رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ
بھیجنے کا کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کر کر کہا میں نے بھیجتے ہو تم مجکو اور میں ہوں نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہے
اور نہیں علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضاء کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرے کو یعنی ساتھ سمجھنے کے اور ثابت رکھیگا زبان
تیری کو یعنی ساتھ تکلم حق کرنے کے پھر تعلیم کی آنحضرت نے کیفیت قضاء کی جسوقت کہ لاویں تیرے پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہے
یہانتک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہوگا واسطے تیرے حکم کہا حضرت علی نے پس شک کیا میں نے بیچ کسی حکم کرنے کے بعد اسکے
یعنی بعد دعا و تعلیم حضرت کے نقل کی یہ ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ نے + وسنذکر حدیث ام سلمۃ انما اقضی بینکم برایی
فی باب الاقضیۃ والشہادات ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سراسکا یہ ہے وانما اقضی بینکم برایی
بیچ باب اقضیہ و شہادات کے اگر چاہیگا اللہ تعالی الفصل الثالث فصل تیسری عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما من حاکم یحکم بین الناس الا جاء یوم القیمۃ وملک اخذ بقفاہ ثم یرفع راسہ الی السماء
فان قال القہ القاہ فی مہواۃ اربعین خریفا رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان روایت ہے
عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہے درمیان لوگوں کے مگر کہ آویگا دن قیامت کے یعنی درگاہ حضرتنا
اس حال میں کہ فرشتہ پکڑے ہوئے ہوگا گدی اسکی پھر اٹھاویگا فرشتہ سر اسکا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا اللہ تعالی ڈالدے اسکو یعنی بیچ دوزخ کے
ڈالدیگا اسکو بیچ گڑھے ہے چالیس برس نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف او سلئے گا سر اسکا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالی کا
کہ کیا حکم کرے جیسے کہ عادت ہے تابعداروں بادشاہ کے کہ کھڑا کرتے ہیں گنہگار کو آگے بادشاہ کے اور نگاہ کرتے ہیں جانب بادشاہ کے اور بادشاہ
مکان عالی میں ہوتا ہے اور انتظار کرتے ہیں کہ کیا حکم ہووے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ ہے گہراو گڑھے کے نہ تعیین اور رتی ہے ساتھ اس مدت کے اور یہ حال
حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کے لیئے حکم ہوگا اور اٹھاوینگے اسکو طرف بہشت کے جیسے کہ بیچ حدیث ابی امامہ کے کتاب الامارۃ والقضاء میں گذرا ۱۲ ح
وعن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی القاضی العدل یوم القیمۃ یتمنی انہ لم یقض بین اثنین
فی تمرۃ قط رواہ احمد اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کے زمانہ دن قیامت کے
آرزو کریگا وہ یہ کہ کاش کہ نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کے بیچ ایک کھجور کے ہرگز کہ تھوڑی ہے اور حقیر ہے چہ جائے قاضی ظالم اور چہ جائے حکم بیچ
شئی بہت کے نقل کی یہ احمد نے وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع القاضی
ما لم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ فاذا جار وکلہ الی نفسہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق اور تائید اسکی ساتھ قاضی کے
ہوتی ہے جب تک کہ نہیں ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہوجاتا ہے اس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی

اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کیون ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہی قاضی سونپتا ہے اسکو طرف نفس اسکے کے وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهُ
عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ
مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ
رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان [illegible] جھگڑا لاتے آئے طرف حضرت عمر کے پس دیکھا حق واسطے
یہودی کے پس حکم کیا واسطے اسکے حضرت عمر نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے عمر کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تم نے ساتھ حق کے
پس مارا اسکو حضرت عمر نے ایک درہ فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجھ کو [illegible] پس کہا یہودی نے قسم ہے اللہ کی
تحقیق ہم پاتے ہیں توریت میں یہ کہ نہیں ہے کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کے مگر ہوتا ہے داہنے اسکے فرشتہ اور بائیں اسکے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونوں
فرشتے اسکو اور توفیق دیتے ہیں اسکو واسطے حق کے جب تک کہ ہوتا ہے وہ قاضی حق پر پس جس وقت چھوڑتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہیں وہ اور چھوڑتے ہیں اسکو
نقل کی مالک نے ف اگر کوئی کہے کہ کیوں مارا حضرت عمر نے اسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہیں تھا اسلیے کہ تصدیق کی تھی اسنے انکی [illegible]
یہودی کا واللہ انا نجد الخ ساتھ قول حضرت عمر کے وما یدریک جواب یہ کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کے تھا [illegible] تطبیق
جواب کے یہ ہے کہ حضرت عمر اگر میل کرتا حق سے حکم کرتے واسطے مسلمان کے یہودی پر پس نہ ہوتے راست و درست حق پر پس جب [illegible]
مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی انکی حق پر اور نہ میل کرنا انکا حق سے ع وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ
بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَ تُعَافِينِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ لِأَنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا
رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَقْضِي
بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي فَقَالَ إِنَّ أَبِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشْكَلَ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنِّي لَا أَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ وَسَمِعْتُ [illegible]
يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيمٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تَجْعَلَنِي [illegible]
[illegible] لَا تُخْبِرْ أَحَدًا اور روایت ہے ابن موہب سے کہ عثمان بن عفان نے کہا [illegible]
[illegible] معاف کرو گے مجھ کو اے امیر المومنین اس کام سے کہا [illegible] عثمان نے [illegible]
[illegible] کہا ابن عمر نے تحقیق میں نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے [illegible]
[illegible] اور نکلے اس سے برابر کہ نہ فایدہ [illegible] اور عذاب [illegible]
نقل کی ترمذی نے اور بیچ روایت رزین کے نافع سے ہے کہ ابن عمر نے کہا واسطے عثمان کے اے امیر المومنین [illegible]
یعنی جھگڑے [illegible] زیادہ ہیں کہا حضرت عثمان نے تحقیق باپ تمہارے تھے حکم کرتے کہا ابن عمر نے تحقیق [illegible]
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچھتے جبرئیل سے اور تحقیق [illegible]
اور سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتھ بزرگ ذات کے [illegible]

فرمانے تجھ [illegible] ساتھ اللہ کے پس پنا[ہ] دو اُسکو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے اس سے کہ مقرر کرو مجھکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نے ابن عمر کو اور کہا کہ [illegible] تو کسی کو یعنی قضا کی نہ قبول کرنے کی تا اور بھی قبول نہ کرین اور یہ کارنا معطل رہے **بَابُ رِزْقِ الْوُلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ** باب ہے بیچ بیان رزق والیون کے اور ہدیون اُنکے کے ف یعنی بیان ہے اسکا کہ حاکمون کے نے کیا [illegible] اسکا ہے کہ کوئی بطریق تحفہ کے حاکمون کے کچھ لاوے تو کیا حکم ہے اسکا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اَصْنَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [illegible] خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیتا ہون تمکو اور نہین منع [illegible] تا ہین بلکہ اسکو [illegible] لوگون مین [illegible] صحابہ کے لوگون مین [illegible] بیان [illegible] سبب خواہش نفس اپنی کے طرف اُسکے اور نہین منع کرتا ہون اُسکو سبب [illegible] بسبب امر اللہ تعالیٰ کے ہے اور یہی معنی اس قول کے ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنے والا ہون رکھتا [illegible] ہون اس جگہ کہ حکم کیا گیا ہون ع **وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ** [illegible] فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتے ہین بیت المال مین اور زکوٰۃ اور غنیمت مین [illegible] لیتے ہین [illegible] اجرت [illegible] اپنے سے پس واسطے انکے آگ ہے دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا** [illegible] لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ [illegible] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ جب خلیفہ کیے گئے ابوبکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہے [illegible] ہے یعنی مین ایسا کسب کرتا تھا کہ کفایت کرتا تھا قوت عیال میرے کو اور مین مشغول کیا گیا [illegible] اہل و عیال ابوبکر کے اس مال مین سے یعنی بیت المال مین اور کام و پیشہ کرے گا ابوبکر واسطے مسلمانون کے [illegible] اُسکے مصارف اور حوائج مسلمانون کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی [illegible] خبری کہ مین [illegible] مسلمانون کے کام مین حرفہ نہین کرسکتا بقدر خرچ اپنے کے [illegible] تجارت کرتے تھے کچھ دن اور کیسے [illegible] تجارت کرتے تھے [illegible] انواع تجارت [illegible] تجارت کرتے [illegible] تجارت [illegible] **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ** [illegible] وسلم قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہم نے کسی کام پر اور دیا ہم نے اسکو رزق یعنی اجرت اُس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکے یعنی زیادہ اپنی اجرت سے پس وہ خیانت ہے غنیمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ** رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا ہوا مین عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا مجھکو محنتانہ میرے عمل کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ**

فَرَدَدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ
فَامْضِ لِعَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ... روایت ہے معاذ سے کہا بھیجا مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے جب چلا مین یعنی تھوڑا سا
بھیجا مجھے پیچھے ... پس پھیر آیا ... فرمایا کیا جانتا ہے تو کس واسطے بھیجا تھا مین نے طرف تیرے بھیجا تھا اسلیے
... خیانت کرے گا ... گا خیانت کی چیز دن قیامت کے اسکے
... نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ
مَسْكَنًا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص ہے ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک بی بی یعنی نکاح کرے یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اسکے لیے نوکر یعنی غلام
لونڈی پس چاہیے کہ ... اور اگر نہ ہو اسکے لیے گھر پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک مکان اور ایک روایت مین ہے جو شخص کہ لیوے سوائے اسکے
پس وہ خیانت کرنیوالا ہے ... یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے بیت المال مین سے کہ اسکے تصرف مین ہے ...
اور لباس اسکے کے بقدر حاجت بغیر اسراف کے اور بقدر قیمت خادم اور مکان کے بقدر ضرورت کے پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ...
تو وہ حرام ہے ... صورت مین ہے کہ معین نہین کی گئی ہے اسکے لیے اجرت اور گنجایش رکھتا ہے اسکے بیت المال + واللہ اعلم
وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ
مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا
ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فَمَا
أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهُ روایت ہے عدی بن عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو
جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم مین سے واسطے ہمارے اوپر کسی عمل کے پس چھپاوے ہم سے ... ایک سوئی یا زیادہ اس سے یعنی
قلت مین ... خیانت کرنیوالا ہوا ... سو ... چیز کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک
شخص انصار مین سے اور کہا یا رسول اللہ ... یعنی کیون کہتا ہے تو یہ ... اور ... یعنی ...
اور وہ ... فرمایا مین ... اس بات پر ... قبول ... اور جو کوئی ...
قبول کرے ... پس جو کچھ ... حاصل ...
... جو کچھ کہ باز رکھا جاوے اس سے باز رہے نقل کی یہ مسلم اور ابوداود نے ... ابوداود کے ہین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ
هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے
کہا لعنت کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والیکو اور رشوت لینے والیکو نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے
عبداللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے اور نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے ... الایمان مین ثوبان سے اور زیادہ کیا بیہقی نے یہ کہ لعنت کی آنحضرت نے
رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کے ف رشوت ... ہیں ... کے مال کو کہتے ہین

دیا جاتے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں اسکا ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغَنِّمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا بھیجا کسی کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے میرے کہ جمع کر لے اپنے اوپر ہتھیار اپنا اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پھر آ تو پاس میرے پس کہا عمرو نے آیا میں آنحضرت کے پاس یعنی تیار ہو کر اور حالت یہ تھی کہ حضرت وضو کرتے تھے فرمایا اے عمرو تحقیق بھیجا میں نے طرف تیرے اور بلایا تجھکو تا کہ بھیجوں میں تجھکو ایک طرف میں کہ سلامت رکھے تجھکو اللہ اور غنیمت دیوے تجھکو اور دوں میں تجھکو تھوڑا مال سے یعنی کچھ مال پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی ہجرت میری یعنی ایمان اور چھوڑنا وطن کا واسطے مال کے نہ تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے فرمایا اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک کے روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمد نے مانند اسکے اور بیچ روایت احمد کے یوں ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے **ف** نہ تھی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالصۃً تھا اور ہجرت عمرو بن العاص کی حبشہ سے تھی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کے پانچویں سال ہجری میں اور مال اچھا وہ ہے کہ وجہ حلال سے کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوے اچھی جگہوں میں اور مرد نیک وہ ہے کہ رعایت کرے حقوق خدا تعالی کے اور حقوق بندوں کے ۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ سے پس بھیجے واسطے اسکے تحفہ عوض اس سفارش کے پس قبول کرے وہ اس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازے بڑے میں دروازوں سود کے روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی ... اسکے حال مواقف ہے ۔ بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ باب بیچ بیان حکم دینے قاضی کے اور گواہیوں کے اقضیہ اس فیصلہ کو کہتے ہیں کہ بیان جاوے پاس حاکم کے ... اور گواہی خبر دینا حق کے ... اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ شَرْحِهٖ لِلنَّوَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ وَجَاءَ فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَوْ صَحِيْحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ روایت ہے ابن عباس سے ... علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیئے جاویں آدمی یعنی مدعی اپنا قصہ بار ... مدعا علیہ کے البتہ دعویٰ کریں لوگ خونوں آدمیوں کا اور مالوں کا ... ہاں مدعا علیہ کے قتل کی روایت کی یہ مسلم نے اور بیچ شرح مسلم ... آئی ہے بیچ روایت بیہقی کے ساتھ اسناد حسن یا صحیح کے ... روایت ... قسم اوپر اس شخص کے کہ انکار کرے **ف** اور مدعا علیہ وہ ہوتا ہے ... قسم دینا اسکے ... نہیں ... اور شرح سنت ...

آیا ہی ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ وَھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ یَقْتَطِعُ
بِھَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ
بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ قسم کہاوے کسی چیز پر بند ہو کر یعنی مجلس حاکم کے بیچ محبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کہانے مین جھوٹا کہ لیوے بسبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا
ملاقات کرے گا اللہ تعالی سے دن قیامت کے اور وہ اسپر ہو گا غصے پس نازل کی اللہ تعالی نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیہ تحقیق لوگ کہ
خریدتے ہین ساتھ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صبر الخ صبر کے معنی ہین حبس اور لزوم
اور مراد یمین صبر سے یہ ہی کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہانتک کہ قسم کہاوے ساتھ اسکے اور وہ لازم ہی واسطے صاحب اسکے جہت حکم حاکم کے
اور علی بمعنی ب کے ہی اور مراد محلوف علیہ ہی یا اسلیے یمین صبر کہا کہ حکم موقوف و محبوس ہی اسپر اور بعضون نے کہا یمین صبر وہ ہی کہ قسم کہا نیوالا اسکا
دیدہ و دانستہ جھوٹ کہتا ہی اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہی اسی جہت سے فرمایا وہو فیہا فاجر الخ + ع ن وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ
فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِنْ اَرَاکٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اسکے آگ اور حرام کی اسپر
بہشت پس کہا واسطے آنکے ایک شخص نے اور اگرچہ ہو حق چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سے یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے ف واجب
کی اللہ نے الخ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہی ایک تو یہ کہ یہ محمول ہی اسکے حلال جاننے والے پر جب کہ مر جاوے اسی پر اور دوسرے یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہی اور
جائز ہی عفو کرنا اس سے اور حرام ہی اسپر داخل ہونا جنت کا اول وہلہ مین ساتھ نجات پانے ہوون کے اور ذمی بھی مسلمان کے حکم مین داخل ہی ع
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَکُوْنَ اَلْحَنَ
بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَہٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً
مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسکے نہیں کہ مین آدمی ہون اور تحقیق تم جھگڑتے
آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنیوالا دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہون مین واسطے اسکے اوپر مانند
اس چیز کے کہ سنتا ہون مین اس سے پس وہ شخص کہ حکم کرون مین واسطے اسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اسکے سے پس نہ لیوے اسکو پس تحقیق
اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اسکے ایک ٹکڑے کا آگ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مین آدمی ہون یہ اشارہ ہی اسپر کہ سہو
اور نسیان بعید نہیں ہی آدمی سے اور وضع بشری مقتضی ہی اسکی کہ نہ دریافت کرے امور کو سوائے ظاہر انکے کے یعنی مین آدمی ہون عارض
ہوتے ہین مجھپر احکام و عوارض بشری اور باقی چھوڑے گئے ہین مجھ مین احکام جبلت کے سوائے اس چیز کے کہ تائید کیا جاتا ہون ساتھ وحی کے
اور تعلیم کیا جاتا ہون جانب حق سبحانہ سے حاصل یہ کہ مین بحسب ظاہر کے حکم کرتا ہون بموجب تقریر مدعی کے پر اگر اسکا حق نہ ہووے اور اسنے جب بات
مین سمجھا کہ حق اسی کا ہی اور اسکو دلوا دیا تو وہ اسکو اپنے حق مین حلال نہ جانے بلکہ یہ جانے کہ ٹکڑا آگ کا مجھے ملا ہی پرہیز کرے اس سے ع ن
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض تر بیچ مردون کا طرف اللہ کے بہت سخت جھگڑنے والا ہی نزدیک اللہ تعالی کے یعنی جو

اور مسلم نے ❊ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِیَمِیْنٍ وَّشَاھِدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر مدعی کے پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سے بدلے ایک شاہد کے قسم لے لیجیے اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ شاہد اور قسم کے بلکہ ضرور ہے ہونا دو گواہوں کا جیسے کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور جائز نہیں نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے کہ احتمال ہے کہ مراد ساتھ خبر کے یہ ہو کہ آنحضرت نے حکم کیا ساتھ قسم کھانے مدعا علیہ کے بعد قائم کرنے مدعی کے ایک شاہد کو اور عاجز ہونے اُسکے کے اتمام بینہ سے یعنی اعتبار نہ کیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نے کہا کہ یہ خلاف اموال میں ہے اور اگر دعویٰ غیر اموال میں ہو تو قبول کیا جاوے شاہد اور قسم بالاتفاق ❊ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ فِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے نقل کی اپنے باپ سے کہا آیا ایک شخص حضرموت کا ایک شہر ہے یمن میں اور ایک شخص کندہ میں سے کہ قبیلہ ہے یمن سے طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی جھگڑتے ہوئے اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اسنے غالب کیا ہے اوپر زمین میری کے یعنی غصب کر لیا ہے اسکو مجھ سے پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ میرے یعنی قبضہ میرے کے ہے نہیں واسطے اسکے بیچ اسکے حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرمی کے کیا تیرے پاس ہیں شاہد کہا نہیں فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق یہ شخص فاجر ہے نہیں پروا کرتا اوپر اس چیز کے کہ قسم کھاوے اُسپر سچ ہو یا جھوٹ اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہیں واسطے تیرے اس سے مگر یہی یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کھاوے پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ پھیری اُسنے اگر قسم کھاوے گا اوپر مال اُسکے کے تاکہ کھاوے مال اسکا از راہ ظلم کے البتہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ وہ اُس سے بیزار ہوگا نقل کی یہ مسلم نے ف پس چلا شاید کہ چلنا یا جانا اُسکے تھا جیسے شافعیہ کے ہاں وضو کرتا ہے قسم کھانیوالا اور وقت خاص میں قسم کھاتا ہے جیسے بعد عصر روز جمعہ کے کذا قال السید اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں کئی مسئلے ہیں ایک تو یہ کہ قبضہ والا اولیٰ ہے اجنبی سے کہ دعویٰ کرے اسپر اور دوسرا یہ کہ مدعی علیہ پر قسم لازم ہے جب کہ نہ اقرار کرے وہ اور تیسرا یہ کہ قسم مدعی علیہ فاجر کی قبول کیجاوے مانند قسم عادل کے اور ساقط ہو جاتا ہے اُس سے مطالبہ سبب قسم کے ❊ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ انہوں نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ دعویٰ کرے اُس چیز کا کہ نہیں اسکے لیے پس نہیں ہے ہم میں سے یعنی تابعداروں میں سے اور چاہیے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ میں نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ یہ مبنی خبر کے ہے ❊ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین گواہوں کے بہترین گواہوں میں وہ ہے کہ دیوے گواہی اپنی پہلے سوال کیے جانے کے گواہی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی گواہی دے اور اظہار حق کرے پہلے اسکے کہ اس سے پوچھیں کہ تو گواہ ہے اور ایک اور حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت اس قوم کے کہ گواہی دیں بغیر طلب کے اسلیے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ گواہی نہ دیوے مگر بعد از طلب کرنے گواہی کے

اُس سے اور بعد طلب کرنے کے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے چھپانا گواہی کا حدود میں افضل ہے اور زرکشی نے کہا ہے حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلیں اول یہ
کہ یہ محمول ہے اسپر کہ گواہی کسی کے حق کی ہو اور مستحق نہیں جانتا کہ یہ گواہ ہے پس خبر کرے اسکو کہ میں گواہ ہوں تیرا اس قضیے میں اور دوسری تاویل یہ ہے
کہ بیچ حقوق خدا تعالیٰ کے ہو مانند زکوٰۃ اور کفاروں اور دیکھنے چاند کے اور وقف اور وصیتوں کے اور مانند انکے کے پس وہ جب آگاہ کر دیتا حاکم کو
ان چیزوں کے اور کبھی یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ محمول ہے اوپر مبالغہ اور جلدی کرنے کے ادا شہادات میں بعد از طلب کرنے کے اور مذمت
گواہی دینے کے پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اسکے پر ہے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ یَجِیْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَہَادَۃُ اَحَدِہِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَہَادَتَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہیں لوگوں کے قرن میرا یعنی صحابہ پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں انکے یعنی
تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل انکے ہیں یعنی تبع تابعین پھر آوے گی ایک قوم کہ سبقت کرے گی گواہی ایک انکی کے قسم اسکی سے اور قسم اسکی گواہی
اسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ کنایہ ہے حرص کرنے سے اوپر گواہی اور قسم کے پس کبھی مقدم کرتا ہے اسکو اسلئے کبھی اسکو اسپر
یا تمثیل ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کے تا کہ نہیں جانا جاتا ہے کہ ساتھ کسکے ان دونوں میں سے ابتدا کرے بسبب بے پروائی اسکے کے
ساتھ دین کے ... شہادت جھوٹی اور قسم فاجرہ سے یا معنی یہ ہیں کہ کبھی ترجیح دیتا ہے اپنی گواہی کو
ساتھ قسم کے کہتا ہے واللہ میں گواہ ہوتا ہوں اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہے ساتھ گواہی کے کہتا ہے لوگ گواہ ہیں اوپر راستی قسم میری کے ہے وَعَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمِنِ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْہَمَ بَیْنَہُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّہُمْ یَحْلِفُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا قسم کھاؤ کہ یہ دعوی حق نہیں پس جلدی کی اس قوم نے
یعنی قسم کھانے میں پس حکم فرمایا یہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان انکے بیچ کھانے قسم کے کہ کونسا انمیں سے قسم کھاوے نقل کی یہ بخاری نے **ف**
ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کھانے کا دیا
پس جلدی کی اس جماعت نے قسم کھانے میں پس حضرت نے جماعت کو حکم فرمایا کہ قرعہ ڈالیں اور قسم کھاوے وہ کہ جسکے نام پر قرعہ
نکلے ولیکن شارحین نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ دو آدمیوں نے دعوی کیا ایک چیز کا تیسرے شخص پاس ہے اور نہیں ہیں ان دونوں خصموں
پاس گواہ یا دونوں گواہ رکھتے ہیں اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسکی ہے یہ چیز پس اس صورت میں حکم ان دونوں مدعیوں کا یہ ہے کہ قرعہ
ڈالا جاوے انمیں پس جسکے نام پر قرعہ نکلے ان دونوں میں سے وہ قسم دیا جاوے اور حکم کیا جاوے واسطے اسکے ساتھ اس چیز کے اور یہ قسم دینی
شاید کہ اس جہت سے ہے کہ ہر ایک انمیں سے منکر ہے حق دوسرے کا اور حضرت علی رض کے نزدیک اسی طرح ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ چھوڑی جاوے چیز اسی
تیسرے شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تقسیم کیجاوے ان دونوں مدعیوں میں آدھوں آدھ اور بعضوں نے کہا کہ کہا احمد نے اور شافعی نے
بیچ ایک قول کے دو قولوں میں سے مانند قول حضرت علی رض کے اور دوسرا قول انکا مانند قول ابو حنیفہ کے ہے اور حدیث ام سلمہ کی آتی ہے وہ
مؤید ہے مذہب ابو حنیفہ اور تابعین انکے کے واللہ اعلم ۔ ع ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو اور طلب
کرے مدعی قسم دینے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَیْہِ فِیْ مَوَارِیْثَ

لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَقِّي هٰذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اِذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لْيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک بیچ مقدمہ دو شخصون کے کہ جھگڑتے آئے پاس حضرت کے بیچ مقدمہ میراث کے یعنی ایک نے دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہ میری ہے کہ ارث مین پہونچی ہے مجکو اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ایسے تھے وہ دونون کہ نہ تھے اُنکے لیے گواہ مگر دعوی اُنکا یعنی نرا دعوی ہی تھا بغیر گواہون کے پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کرون مین ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اسکے سے یعنی حق اسکا نہو اور گواہ جھوٹے گذرانے یا قسم جھوٹی کھاوے اور مین حکم ساتھ اُسکے کرون پس سوائے اسکے نہین حکم کرتا ہون مین واسطے اُسکے ایک ٹکڑے کا آگ سے پس کہا دونون شخصون نے ہر ایک نے اُنمین سے یا رسول اللہ حق میرا واسطے یار میرے کے ہے یعنی چھوڑا مین نے دعوی کرنا اُسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہین متصور ہے یہ اسلیے کہ نہین ممکن ہے یہ کہ ہو ایک چیز دو شخصون کی بالاستقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدھون آدھ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو بانٹنے مین اور کرو متنازع فیہ کو آدھون آدھ پھر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعین دونون حصون کے اگر واقع ہو تنازع تم دونون مین تاکہ ظاہر ہو کہ کونسا دونون حصون کا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کے تم دونون مین سے اور لیوے ہر ایک تم مین سے اُس چیز کو کہ معین کر دے قرعہ اُسکو پس چاہیے کہ حلال کرے ہر ایک تم مین سے یار اپنے کو یعنی بخش کر حلال کر دے حق اپنے کو کہ دوسرے کی طرف گیا ہے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے حکم نہین کرتا ہون مین درمیان تم دونون کے مگر ساتھ عقل و اجتہاد اپنے کے بیچ اُس چیز کے کہ نہین نازل کی گئی ہے وحی مجھپر نہین نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً وَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ دو شخصون نے دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیے ہر ایک نے اُنمین سے شاہد اسپر کہ یہ جانور جانور اُسکا یعنی میرا ہے کہ جنا یا ہے اُسکو یعنی چھوڑا ہے اسپر نر اور جنایا ہے اُسکو اور تدبیر جننے اُسکے کی ہے پس حکم فرمایا ساتھ جانور کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُس شخص کے کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے تھا نقل کی شرح السنہ مین **ف** کہا بعضون نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والے کے مقدم ہین اوپر گواہون غیر اسکے کے مطلقا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیچ صورت جننے کے ہے شرح السنہ مین لکھا ہے کہ کہا علماء نے جب دعوی کیا دو شخصون نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کے ہے ان دونون مین سے پس واسطے قابض کے ہے اور قسم دیا جاوے وہ اُسپر مگر یہ کہ قائم کرے دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوے واسطے اُسکے ساتھ چیز کے پس قائم کیے ہر ایک نے اُن دونون مین سے گواہ تو ترجیح دے جاوینگے گواہ قابض کے اور گئے ہین حنفیہ طرف اُسکے کہ گواہ قابض کے نہ سنے جاوین اور وہ چیز واسطے خارج یعنی غیر قابض کے ہے مگر بیچ دعوی جننے کے جبکہ دعوی کرے ہر ایک کہ یہ جانور ملک اُسکے ہے جنایا ہے اُسکو اور قائم کرے گواہ اوپر دعوی جننے کے تو حکم کیا جاوے ساتھ اُسکے واسطے قابض کے اور اگر ہو چیز دونون کے قبضہ مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دیے جاوین دونون اور بانٹی جاوے وہ چیز درمیان دونون کے بحکم قبضہ کے اور اسی طرح اگر قائم کرے ہر ایک گواہ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا اور روایت ہے ابی موسے اشعری سے کہ دو شخصون نے دعوی کیا

ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر قائم کیے ہر ایک شخص نے اُن دونوں مین سے دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنے کے پس بانٹا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونوں کے آدھون آدھ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیچ ایک روایت ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ دو شخصون نے دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تھے انمین سے کسی کے پاس شاہد پس گردانا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونون کے آدھون آدھ **ف** کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونون کے قبضے مین ہوگا کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یا تیسرے کے قبضے مین ہو کہ وہ جھگڑتا ہو اُن دونون سے اور نہ تھے کسی کے پاس نہ بانٹا ہے یہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہے یہ کہ ہو متحد مگر یہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوگئے وہ دونون مانند انکے کہ نہیں گواہ واسطے انکے پس معنی یہ ہین کہ نہیں واسطے ایک کے اُن دونون مین سے گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہوئین دوسرے اور درمیان اُن دونون کے کہا ابن الملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا کہ نہ گواہ ہون انمین سے کسی کے پاس یا واسطے ہر ایک کے انمین سے گواہ ہون اور ہو وہ چیز دونون کے قبضہ مین یا نہو بیچ قبضہ ایک کے اُن دونون مین سے آدھون آدھ کیجاوے وہ چیز درمیان اُن دونون کے

ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ دَابَّةٍ وَلَیْسَ لَهُمَا بَیِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَی الْیَمِیْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کے اور نہ تھے اُن دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کھانے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ مثل اسکی ہے کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کے

ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَیْءٌ یَعْنِیْ لِلْمُدَّعِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے کا قسم کھا تو ساتھ اُس اللہ کے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ نہیں واسطے اسکے یعنی واسطے مدعی کے نزدیک تیرے کچھ نقل کی یہ ابوداؤد نے

وعن الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ كَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِیْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ بَیِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْیَهُوْدِیِّ احْلِفْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا یَّحْلِفَ یَذْهَبُ بِمَالِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اشعث بن قیس سے کہا تھی درمیان میرے اور درمیان ایک شخص یہودیون مین سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا اُس یہودی نے مجھسے پس لے گیا مین اسکو پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا مین نے نہیں فرمایا واسطے یہودی کے قسم کھا تو کہا مین نے یا رسول اللہ اسوقت قسم کھاوے گا اور لیجاوے گا مال میرا پس اوتاری اللہ تعالے نے یہ آیہ یعنی بیچ شان اس قصے کے جیسے کہ گذرا حدیث ابن مسعود کی مین تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہین یعنی بدلتے ہین ساتھ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** باقی آیہ یون ہے اولئک لا خلاق لہم فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ شریعت مین بیچ اسصورت کے قسم ہی ہے ولیکن جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے گا وبال اسکا اُسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہیں ہوگا اسکے لیے آخرت مین جیسے کہ متعلق کلام مجید کا ہے

ع **وعنه** اَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَرْضٍ مِّنَ الْیَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْ هٰذَا وَهِیَ فِیْ یَدِهٖ قَالَ هَلْ لَكَ بَیِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُحَلِّفُهٗ وَاللّٰهِ مَا یَعْلَمُ اَنَّهَا اَرْضِیْ اغْتَصَبَنِیْهَا اَبُوْهُ فَتَهَیَّاَ الْكِنْدِیُّ لِلْیَمِیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْتَطِعُ اَحَدٌ مَالًا بِیَمِیْنٍ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ اَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِیُّ هِیَ اَرْضُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے

اشعث سے یہ کہ ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک شخص حضر موت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرت کے پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کے
یمن کے پس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق زمین میری چھین لی ہے مجھ سے اسکے باپ نے اور وہ زمین ہے بیچ ہاتھ اسکے کے یعنی اب فرمایا حضرت نے
حضرمی سے کیا ہے تیرے پاس گواہ کہا نہیں لیکن قسم کھاوے وہ منظور ہے اسکو قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا وہ کہ یہ زمین میری ہے چھین لیا ہے اسکو مجھ سے
باپ اسکے نے پس تیار ہوا اس کے واسطے قسم کھانے کے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیتا کوئی مال بدلے قسم کے مگر یہ ملاقات کریگا اللہ سے
اس حالت میں کہ ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا بے برکت یا بے دلیل ہوگا پس کہا کندی نے کہ وہ زمین اسکی ہے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ
وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن انیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑے گناہوں بڑے گناہون میں
شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جھوٹی کھانی اور نہیں داخل کی کسی قسم کھانے والے نے ساتھ اللہ کے قسم صبر یعنی باندھی ہوئی
اس قسم میں مانند بازو مچھر کے یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت مگر کہ کیا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اسکے کے قیامت تک یعنی اور وبال اسکا
اس حال میں ظاہر ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یمین غموس کہتے ہیں عمداً جھوٹی قسم کھانے کو ایک کام گذشتہ
اور اسپر ہمارے مذہب میں کفارہ نہیں ہے بجز توبہ و استغفار کے اور اسمیں وعید واقع ہوا ہے ساتھ آگ کے چنانچہ اسی سبب سے اسکو غموس کہتے ہیں
کہ غوطہ دیتی ہے قسم کھانے والے کو آگ دوزخ میں غمس کہتے ہیں غوطہ دینے کو اور قضیون میں کہ واقع ہوتی ہے اور ساتھ اسکے مال لوگون کا لیتے ہیں
اسی قبیل سے ہے اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل میں گذر چکی ہے اور حاصل اسکا ساتھ معنی غموس کے راجع ہوتا ہے اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا کہ قبیلہ
دین سے ہے باقی رہتا ہے قیامت تک پھر مرتب ہوگا اسپر وبال اسکا اور عذاب اسپر پس کیا حال ہے جب کہ ہو جھوٹ محض اور ذکر کین حضرت نے
تین چیزیں اور خاص کیا اخیر کو انمین سے ساتھ وعید کے تاکہ جانا جاوے کہ یہ بھی انھین میں سے ہے اور داخل ہے اکبر کبائر میں یہ فرمایا بخوف اسکے
کہ لوگ حقیر نہ جانیں اسکو بگمان اسکے کہ یہ کبائر سے نہیں ہے مانند انکے اور مانند اسکے لاحق کرنے میں قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے بیچ حدیث
خریم بن فاتک کے عدلت شهادة الزور بالاشراک بالله الخ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ
اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قسم کھاتا کوئی نزدیک منبر میرے کے کہ یہ ہے اور قسم جھوٹی کے
اگرچہ قسم کھاوے اوپر مسواک سبز کے مگر کہ تیار کرتا ہے جگہ بیٹھنے اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اسکے لیے آگ نقل کی یہ مالک نے اور ابوداود
ابن ماجہ نے ف منبر یا پاس قبر شریف کے قید لگائی اسلیے کہ وہ جگہ بزرگ ہے وہاں جھوٹی قسم کھانی بہت بڑا گناہ ہے والا مطلق جھوٹی قسم کھانی
موجب غضب الہی کے ہے اور مسواک کہا اسلیے کہ وہ بہت حقیر چیز ہے بعد خشک ہونے کے قدر و قیمت پیدا کرتی ہے الخ وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ
فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ ابْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ
اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا نماز پڑھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جب کہ فارغ ہوئے کھڑے ہوئے کھڑا ہونا پھر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جھوٹی

گواہی

گواہی ساتھ شرک کرنے کے ساتھ اللہ کے پھر پڑھی یہ آیت یعنی واسطے سند کے پس کچھ بعید نہیں ہے کہ برابر ہونا ان کی بنا اوپر ہو کہ کلام جھوٹ سے کہ شامل ہے جھوٹی
گواہی کو دریا ایک یہ رجوع کرنیوالے ہو بات [illegible]
ایمن بن خریم سے اور ابن ماجہ نے بیان کیا پڑھنا آیت مذکورہ کا ف برابر کیے گئے الخ یعنی شرک کیا اور جھوٹی گواہی [illegible] اسلیے
کہ شرک جھوٹ بولنا اللہ پر ہے سو جس طرح کہ نہیں جائز اور گواہی جھوٹی جھوٹ بولنا بندے پر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں جانا [illegible]
چیز کہ نہیں پائی جاتی حقیقت میں [illegible] وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن
ولا خائنۃ ولا مجلود حدا ولا ذی غمر علی اخیہ ولا ظنین فی ولاء ولا قرابۃ ولا القانع مع اهل البیت رواہ الترمذی وقال
هذا حدیث غریب ویزید بن زیاد الدمشقی الراوی منکر الحدیث روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالے کی اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اُس شخص کی کہ حد مارا گیا ہو تہمت کی اور نہ دشمنی رکھنے والے کی اوپر بھائی اپنے کے
یعنی مسلمان کے اور نہ تہمت کئے گئے کی [illegible] اور نہ قرابت میں اور نہ اُس کی جو قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والوں کے
نقل کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا اس حدیث کا منکر الحدیث ہے ف مراد خیانت الخ مراد خیانت سے
خیانت بیچ امانت لوگوں کے ہے یعنی جو کہ مشہور ساتھ خیانت کے ہو اور ظاہر ہو لیکن خیانت مکر و الا خیانت امر مخفی ہے کہ مطلع نہیں ہوتا اُس پر کوئی سوا
اللہ تعالی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کے یہاں فسق ہے مطلقاً اور خیانت ہے احکام شرع میں کہ امانت ہے خدا اور رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکے
حدیث آئندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم سے ہے اور یہ توجیہ اولی ہے واسطے شامل ہونے بہت سے فسقوں کا کہ مانع ہے قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی
کیا ہے اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگاوے کسی کو اور سبب اُسکے حد لگی اُسکو تو اُسکی
گواہی کبھی نہیں لیجاوے گی اگرچہ وہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا اور اور اماموں کے نزدیک بعد توبہ کے جائز ہے اور نہ دشمنی الخ یعنی نہ قبول
کیجاوے گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اُسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اُسکے کہ متہم ہو ولاء میں یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسی کا ہو اور نسبت کرتا ہے اپنی کو
طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنے کے کہتا ہے کہ میں آزاد کیا ہوا فلانے کا ہوں حالانکہ سے کہتے ہیں جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اُسکے کہ لوگ متہم رکھتے ہیں اس قول
میں اُسکو ساتھ جھوٹ کے اور تکذیب کرتے ہیں اُسکو پس شہادت اُسکی مقبول نہیں اسلیے کہ فاسق ہے وہ بسبب اس کہنے کے کیونکہ جھوٹ بولنا اور [illegible] میں
بسبب قطع کرنے ولاء کے آزاد کرنیوالے سے اور دعوی کرنا اُسکا غیر آزاد کرنے والے کے لیے [illegible] اور ایسا ہی حکم قرابت میں ہے
اسطرح کہ دعوی کرے ساتھ جھوٹ کے کہ میں بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانے کا ہوں اور تکذیب کریں اسکو لوگ اس دعوی میں اور متہم اور منسوب ہو ساتھ اُسکے
اسلیے کہ یہ بھی فسق ہے اور بیچ دعوی کرنے نسب کے ساتھ غیر باپ کے لعنت وارد ہوئی ہے اور نہ اسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ شامل ہے قناعت کرنیوالا ہو ساتھ
ادنی قوت کے اور مراد یہاں وہ شخص ہے کہ ہو [illegible] نفقہ [illegible] پس اس کی گواہی [illegible] خادم اور تابع کے اسلیے کہ وہ کھینچتا ہے
نفع طرف نفس اپنے کے بسبب گواہی دینے اپنی کے اُسکے لیے اسلیے کہ جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سے [illegible] اسکا طرف شاہد کے اسلیے کہ وہ کھاتا ہے
نفقہ اُسکے سے پس یہی حکم گواہی باپ بیٹے اور میاں و بیوی کا ہے کہ جب باپ بیٹے کے فائدہ کے لیے گواہی دے یا بیٹا باپ کے فائدہ کے لیے یا بیوی خاوند کے یا خاوند بیوی کے
فائدہ کے لیے گواہی دے تو نہیں درست اسلیے کہ بسبب گواہی اپنی کے فائدہ اپنے نفس کی طرف کھینچتا ہے [illegible] گواہی بھائی کی بھائی کے لیے قبول کیجاوے گی اور منکر الحدیث ہے
یعنی منکر ہے حدیث اسکی شرح نخبہ میں لکھا ہے کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت غفلت ہو یا ظاہر ہو فسق اسکا پس حدیث اسکی منکر ہے ح ح وعن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا زانیۃ

در سارق ودر [illegible] از توبه قبول کرده نشود وبعد از توبه جائز ودر حد قذف بعد از توبه جائز نیست ودر دشمن نزد امام ابوحنیفه [illegible] است [illegible] بعد از توبه جائز نیست در جمیع حدود ۱۲ حق
[illegible] ۱۲

وَلَا ذِی غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے اور انکے باپ نے اپنے دادا سے اور اُسنے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی اور نہیں جائز گواہی مرد زناکار کی اور عورت زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنیوالوں کی ساتھ ایک گھر والوں کے واسطے انکے نقل کی ابوداؤد نے ف شرح اس حدیث کی بیچ فایدہ اوپر کی حدیث کے ذکر ہو چکی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنے والے بستی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف جنگلی کی گواہی اسلیئے نہیں جائز ہے کہ وہ نہیں جانتا ہے احکام شریعت کے اور کیفیت اداے شہادت کی اور غالب ہوتا ہے نسیان اُسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادت کی بغیر زیادتی و نقصان کے اور ہو وہ عادل اہل شہادت سے تو جائز ہے شہادت اُسکی اور امام مالک نے عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے یعنی بسبب اسکے کہ نہیں رکھتے ہیں گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہے شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کے اور لایجوز کو محمول کرتے ہیں اوپر نہ جاننے کے مقید ساتھ نہ پائی جانے صفات مذکورہ کے رکھتے ہیں ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَيْهِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا درمیان دو شخصوں کے یعنی حکم کیا ایک کے لیے دوسرے پر پس کہا اُسنے کہ جسپر حکم کیا تھا جبکہ پیٹھ پھیرے یعنی مجلس شریف سے چلا کفایت کرتا ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہے نادانی پر ولیکن لازم ہے تجھ پر ہوشیاری پس جسوقت کہ غلبہ کرے تجھ پر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کفایت کرتا ہے مجکو الخ اشارہ کی اُسنے ساتھ اسکے کہ مدعی نے ناحق مال لیا مجھسے پس از راہ غم و حسرت کے یہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہے نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کاروبار میں اور پر لازم ہے تجھ پر آخر یعنی لازم ہے احتیاط و ہشیاری اسباب میں حاصل یہ کہ اللہ تعالی نہیں راضی ہوتا ساتھ تقصیر کے ولیکن باعث ہے خبرداری و ہوشیاری پر پس نہ ہو تو عاجز اور کہنے والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہوشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نے تھا اُسپر بیان اکر دیا اُسنے پس غصہ کیا اُسپہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر تقصیر کے گواہ کہنے میں اور کہا طیبی نے کہ یعنے لائق تھا تجکو یہ کہ ہوشیاری کرتا اپنے معاملہ میں اور نہ قصور کرتا اُسمیں مثل قائم کرنے گواہوں کے اور مانند اسکے کہ باین سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کے لیے تو قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا تو اُس سے کہتا ہے حسبی اللہ اور کہا جاتا ہے حسبی اللہ جبکہ نہ میسر ہو طرف حصول امر کے اور مبالغہ کیا جائے واحتیاط میں اور جبکہ نہ میسر ہو اُسکو طرف حصول امر کے تو ہوتا ہے معذور اُسمیں پس کہے اُسوقت حسبی اللہ ونعم الوکیل ع ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُهْمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ثُمَّ خَلّٰی عَنْهُ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے اُسنے نقل کی اُسکے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے یہ کہ پھر چھوڑ دیا حضرت نے اُسکو ف تہمت میں کہ دعوی کیا تھا کسی نے اُسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتھ گواہوں کے پھر جبکہ قائم نہوئے اُسپر گواہ چھوڑ دیا حضرت نے اُسکو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ قید کرنا احکام شرع سے ہے ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ

بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹھیں روبرو حاکم کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ نہیں ہے قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور ترسناک زیادہ برابری کرنے سے درمیان مدعی اور مدعی علیہ کے ؏

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب ہے بیچ بیان جہاد کے **ف** جہاد لغۃ میں کہتے ہیں مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتے ہیں خرچ کرنے طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتھ جان کے یا مدد کرنیکے ساتھ مال کے یا عقل کے یا بڑھانے بھیڑ کے یا سوا اسکے کے اور جہاد کرنا کافروں سے فرض کفایہ ہے اگر نہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کر آویں کفار ایک شہر پر مسلمانوں کے شہروں میں سے تو ہوتا ہے جہاد کرنا فرض عین برابر ہے کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہے اوپر تمام اُس شہر والوں کے نفیر اور ایسی ہی اوپر انکے جو قریب ہیں اُسکے اگر نہ کفایت کریں رہنے والے اُس شہر کے یا سستی کریں اور گنہگار ہوں اور اسی طرح واجب ہوتا ہے اوپر تمام اہل اسلام کے مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین کے میت کے اور نماز جنازہ کی کہ واجب ہے اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہوں وہ اُسکے کرنے سے تو واجب اُسکے شہر والوں پر اور جہاد دریا کا افضل ہے جہاد جنگل کے سے ؏

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے یعنی ساتھ اُس چیز کے کہ آئی اللہ اور رسول کے پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے ہے لازم اللہ پر یعنے ازراہ فضل کے بحسب وعدے کے داخل کرے اُسے بہشت میں یعنے پہلے ہی ساتھ نجات پانے ہونیکے والا اصل ایمان کافی ہے مطلق دخول کے لیے جہاد کرے بیچ راہ اللہ کے یا بیٹھا رہے بیچ وطن اپنے کے کہ پیدا کیا گیا اُسمیں یعنے نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے کہا صحابہ نے کیا نہ خوشخبری دیں ہم لوگوں کو فرمایا تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں تیار کیا اُسے اللہ نے واسطے جہاد کرنیوالوں کے بیچ راہ اللہ کے درمیان دو درجوں کے ایسا فرق ہے جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جس وقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنے جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اللہ سے فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہے یعنے افضل و فراخ تر بہشتوں کے ہے اور بلند تر بہشتوں کے ہے اور اوپر اسکے عرش رحمان ہے یعنے اُسکی چھت بہشت کے ہے اور فردوس میں سے بہتی ہیں نہریں یعنے اصول چار نہروں کے پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کے میں نقل کی یہ بخاری نے **ف** اسمیں ذکر نماز اور روزے کا کیا اور حج زکوٰۃ کا نہ کیا اسمیں تنبیہ ہے اوپر عظیم شان اُن دونوں کے اور بسبب واجب ہونے اُنکے کے سب مسلمانوں پر بخلاف حج و زکوٰۃ کے کہ یہ دونوں واجب نہیں مگر اُس پر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھ جانے پر یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر ہر شخص کے لیے ؏ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد فی سبیل اللہ کے مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالے کے یعنے ساتھ نماز طاعت و عبادت کے پڑھنے والے کے خدا کے آیتوں کو نہیں تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنے نہیں تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھر جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کے طرف گھر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی بعضے اوقات میں بسبب سونے اور کھانے اور مانند انکے کے

لیکن اُسکے حکم مین ہی کہ سستی نہین کرتا ہی عبادۃ سے اصلا اور لکھا جاتا ہی ثواب اُسکو ہمیشہ ہر جنبش و آرام پر ﴿ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي أَنْ أُرْجِعَهُ
بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ضامن ہوا اللہ واسطے
اُس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنے جہاد کے لیے نہین نکالا اُسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنے واسطے خدا اور طلب
رضا اُسکے کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیر دیگا اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پایا ہی ثواب آخرۃ سے فقط یعنی بغیر غنیمت کے
یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اُسکو بہشت مین یعنے ساتھ سابقون کے بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلے روز قیامت کے
یعنی جیسے کہ فرمایا ہی احیاء عند ربہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ
أُقْتَلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتا ڈر اور لحاظ اسکا کہ کتنے ایک آدمی مسلمانون
یعنی فقرا خوش نہین ہونے کے نفسُ انکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہون مجھسے اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اُنکو اُسپر پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے
کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کے قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ
کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین یعنے دوست رکھتا ہون کہ بار بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید
پاؤن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے مین ہمراہ ہر لشکر و فوج کے جنگ کا فرون مین نہین جاتا سو جب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا
تو لابد بعضے مسلمان پیچھے رہ جاتے اور جدا ہوتے مجھسے بسبب بے سواری و بے سامانی کے اور مین اسقدر سواریان رکھتا نہین کہ انکو انپر سوار کر کر ہمراہ لیجاؤن
اور مسلمان بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونے کے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اُس سے اور شکستہ دل ہوتے ہین و گرنہ مجکو محبت جہاد کی
اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤں اور جیون ﴿ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چوکیداری
کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہی دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا پر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک نسخہ مین بدلے علیہا کے ما فیہا ہی یعنے
چوکیداری مذکور بہتر ہی اُس مال سے کہ خرچ کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یا اجر اُسکی بہتر ہی دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی ﴿ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کے یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** یعنے اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہی تمام نعمتون دنیا کے سے اسلیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرۃ کی باقی ﴿ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ
وَإِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسیؓ سے
کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے چوکیداری کرنی ایک دن رات کی جہاد مین بہتر ہی روزے ایک مہینے کے سے اور شب بیداری اسکی سے
اور اگر مر جاوے وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی اُسپر ثواب عمل اُسکے کا کہ تھا عمل کرتا یعنے ہمیشہ پہونچتا رہتا ہی ثواب اُسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی میں اور جاری

قولہ الا ایمان بی وتصدیق برسلی ... الا ایمان بی ... (margin note, partly illegible) [illegible]

کیا جاتا ہی اُسپر رزق اُسکا یعنے طعام و شراب بہشت کے سے اور امن میں رہتا ہی فتنہ میں قبر کے ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان
نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
فَتَمَسَّہُ النَّارُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی ابی عبس سے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں گرد آلودہ ہوے دونوں قدم کسی بندے کے بیچ راہ اللہ کے
یعنی جہاد میں پھر چھوے اُسکو آگ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ کنایہ ہی سعی سے راہ جہاد میں اور اسمین مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدموں کا
راہ جہاد میں منع کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا ۱۲ح **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا
اُسکا آگ دوزخ میں کبھی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث میں بشارت خاص اُسکے لیے ہی کہ جہاد میں کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ میں نہ جاویگا اور
حقیقت میں یہ بیان فضیلت جہاد کا ہی اسلیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہی کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ جہاد کرے اور سعی اُسمین کرے اور قتل
نکرے اُسکی جزا بھی بہشت ہی **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ
لَھُمْ رَجُلٌ مُّمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ
مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی
الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے بہترین زندگانی لوگوں کے واسطے اُنکی زندگانی اُس شخص کی ہی کہ پکڑنے والا ہی باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے جلدی چلتا ہی اوپر پشت
گھوڑے کی جبکہ سنتا ہی آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی دوڑتا ہی سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اُس آواز و فریاد رسی کی ڈھونڈتا پھرتا ہی مارے جانا
اور مرنا جگہ گمان موت کے یعنی ڈرتا نہیں ہی مرنے سے اور بھاگتا نہیں اُس سے بلکہ ڈھونڈتا پھرتا ہی اُسکو یا زندگانی اُس شخص کی کہ تھوڑی بکریوں میں
رہتا ہی بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑوں میں سے یا رہتا ہی بیچ ایک نالے کے ان نالوں میں سے قائم رکھتا ہی نماز کو اور دیتا ہی زکوۃ یعنے اگر وہ بکریاں حد نصاب کو
پہونچتی ہیں اور بندگی کرتا ہی پروردگار اپنے کی یہانتک کہ آوے اُسکو موت نہیں ہی لوگوں سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مگر بیچ بھلائی کے
کہ نگاہ رکھتا ہی اُنکو اپنے شر سے اور نگاہ رکھتا ہی اپنے تئین اُنسے اور ساتھ اُنکے خیر میں شریک ہی نہ برائی میں حاصل یہ کہ اس حدیث کے رغبت دلانا ہی اوپر جہاد
کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض استیفاء لذات و شہوات کے اور تنبیہ ہی اُسپر اگر مخالطت رکھے لوگوں سے بیچ تائید دین اور تقویت
شریعت کے تو رکھے ورنہ گوشہ گزینی کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہی اُنکے لیے کہ فضیلت دیتے ہیں گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمین
خلاف مشہور ہی کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہیں کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ امید سلامتی کے فتنوں سے اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہ ہی کہ گوشہ گزینی
افضل ہی اور دلیل پکڑی ہی انہوں نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہی جمہور نے کہ یہ محمول ہی اوپر زمانہ فتنوں کے یا اُس شخص کے حق میں ہی کہ نہ
سلامت رہیں لوگ اُس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگوں میں ایذا پر اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط
رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادۃ مریض اور رمانند اُنکے کے ۱۲ح ع **وَعَنْ
زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ
غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ سامان درست کر دیا جہاد کرنیوالے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق
جہاد کیا اُسنے یعنی حکم جہاد کرنیوالے کا رکھتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کے اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی خدمت کرے اہل اُسکے کا

[illegible]

پس تحقیق جہاد کیا اُسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ بُرَيْدَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ" اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرمت عورتوں مجاہدین کی اوپر بیٹھنے والوں کے یعنے جو کہ گھروں میں بیٹھی ہیں اور جہاد کے لیے نہیں نکلی مانند حرمت ماؤں اُنکی کے ہے یعنے چاہیے کہ اُنکی عورتوں میں خیانت نہ کریں اور نظر بدسے نہ دیکھیں اور ایسا حرام جانیں اُنکو گویا مائیں اُنکی ہیں نہیں کوئی شخص بیٹھنے والوں میں سے کہ نیابت کرے ایک شخص کی مجاہدین میں سے بیچ اہل اُسکی کے یعنی اُسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیوں کی بیچ خیانت کرے اُسکی اُسکے اہل میں مگر کہ کھڑا کیا جاوے گا وہ شخص واسطے مجاہد کے دن قیامت کے پس لیوے گا مجاہد عمل اُسکے جتنے چاہیگا پس کیا ہے گمان تمہارا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے کیا گمان کرتے ہو بیچ رغبت کرنے مجاہد کے اُسکی نیکیوں کے لینے میں اُس مقام میں یعنے نہیں باقی چھوڑیگا نیکیوں میں سے کچھ مگر کہ لیویگا اسکو یا کیا گمان کرتے ہو تم خدا کے باوجود اس خیانت کے آیا اسکو رکھتے ہو تم مجازات میں یا کیا گمان رکھتے ہو ساتھ اسکے کہ دیا اُسکو نے یہ مرتبہ مخصوص یعنی اسکو ساتھ اس فضیلت کے یعنے ضرور ہے کہ اُسکو بزرگیاں بھی ملینگی سوا اسکے ہے **وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ" اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کے ہے یعنے للہ دی میں نے جہاد کے لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اُس اونٹنی کے دن قیامت کے سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ" اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کے کہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے کہ اُٹھے دو شخصوں میں سے ایک اُنکا یعنی ہر قبیلہ میں سے آدھے جاویں اور ثواب جہاد کا شریک ہوگا درمیان دونوں کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ خبرگیران رہینگے مجاہدین کے گھر والوں کے اُنکو بھی ثواب مجاہدوں کا سا ہوگا ہے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ" اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں میں سے یعنی خالی نہیں رہیگی روی زمین جہاد سے کہیں نہ کہیں ہوتا رہیگا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی قریب ہو قائم ہونیکے کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل کا استانفہ ہے بیان ہے واسطے جملہ پہلے کے یعنی یہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اُس جماعت کے اور اغلب یہ ہے کہ اس زمانے میں وہ لوگ روم کے ہیں نصرہم اللہ وخذل اعدائہم ہے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ خدا کے اور اللہ خوب جانتا ہے اسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اُسکی راہ میں مگر کہ آوے گا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو اُسکے لیے وہ چیز کہ زمین میں ہے کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے

پھر آویں دنیا میں اور مارا جاویں پھر ان یعنی بہت بسبب اس چیز کے۔ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن مسروق قال سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون الآية قال إنا قد سألنا عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أرواحهم في أجواف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تأوي إلى تلك القناديل فاطلع إليهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شيئا قالوا أي شيء نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما رأوا أنهم لن يتركوا من أن يسألوا قالوا يا رب نريد أن ترد أرواحنا في أجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة أخرى فلما رأى أن ليس لهم حاجة تركوا رواه مسلم روایت ہے مسروق سے کہا پوچھا ہم نے عبد اللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے نہ گمان کر تو ان لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہیں آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھے معنی اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواح انکی بیچ شکم جانوروں پرندوں سبز رنگ کے ہیں واسطے انکے قندیلیں ہیں لٹکائی گئی نیچے عرش کے کہ سیر کرکے گھونسلوں کے میں میوہ کھاتے ہیں بہشت میں سے جہاں چاہتے ہیں پھر ٹھکانا پکڑتے ہیں طرف ان قندیلوں کے پس جھانکتا ہے طرف انکے پروردگار انکا جھانکنا فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو عرض کرتے ہیں کس چیز کو چاہیں ہم اس حال میں کہ ہم میوے کھاتے ہیں بہشت میں سے جہاں سے چاہتے ہیں پس کرتا ہے اللہ تعالی یہ ساتھ انکے یعنی پوچھتا ہے تین بار پس جب کہ دیکھتے ہیں کہ نہیں چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہیں کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہے کہ کچھ چاہیں عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہمارے چاہتے ہیں ہم یہ کہ پھیرے تو جانیں ہماری بیچ بدنوں ہمارے کے یعنی اور دنیا میں بھیجے تو تاکہ مارے جاویں ہم بیچ راہ تیری کے ایک بار اور پس جب کہ دیکھتا ہے اللہ تعالی کہ نہیں انکو کچھ حاجت یعنی حاجت عین سلیقہ کہ مانگی انہوں نے وہ چیز کہ خلاف ارادے اللہ کے ہے چھوڑے جاتے ہیں نقل کیا یہ مسلم نے ف نہیں انکو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار میں اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسی کے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہیں اسلیئے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہے اور وہ حاصل ہو چکا ہے چھوڑے جاتے ہیں یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہے اگر کہا جاوے کہ اگر دوسرے بار بھی مثل پہلے ہی ثواب کے ہو تو کیا فائدہ ہے سوال کرنا انکا اعادہ ارواح کو بدنوں میں تا مارے جاویں راہ خدا کی میں دوبارہ جواب اسکا علماء نے یہ دیا ہے کہ مراد و مقصود انکا اس کلام سے قائم ہونا ہے ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلہ نعمت کے کہ انعام کی ہے اللہ تعالی نے انکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کے یا شاید کہ انکے خیال میں آیا ہو کہ دوسرے بار بہتر و کامل تر جزا ملے گی پہلی بار سے بسبب قوت استعداد مناسب کے لیکن حق تعالی نے جانا بجریان عادت کے ایسا نہ سکے ہوگی پس جانا کہ حاجت نہیں ہے اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا انسے تنبیہ لکھا ہے علماء نے کہ رہنا ارواح شہدا کا بیچ بدنوں جانوروں کے مانند رکھنے جواہر کے ہے بیچ صندوقوں میں بسبب تکریم و تشریف کے اور بقصد داخل کرنے انکے کے بہشت میں ساتھ اسی صورت کے نہ تعلق ساتھ ان ابدان کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے بیچ بدنوں جانوروں کے جگہ ہے یعنی بہشت میں اور پاتی ہیں خوشبوئیاں اور ہوائیں وہاں کی اور دیکھتے ہیں انوار وہاں کے اور لذت پاتی ہیں اور خوشحال ہوتی ہیں ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت رحمان کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہے اللہ تعالی کی اس آیت میں یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله اور اس سے اثبات تناسخ کا نہیں ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہیں انکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہیں کہ رجوع کرے ارواح بدن میں بیچ اسی عالم کے نہ بیچ آخرت کے اسلیے کہ وہ منکر ہیں آخرت کے اور جنت و نار کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہے ع وعن أبي قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فيهم فذكر لهم أن الجهاد في سبيل الله والإيمان بالله أفضل الأعمال

فقام رجل فقال یا رسول اللہ أرأیت إن قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم إن قتلت فی سبیل اللہ وأنت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت فقال أرأیت إن قتلت فی سبیل اللہ أیکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وأنت صابر محتسب مقبل غیر مدبر إلا الدین فإن جبریل قال لی ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اُنکے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کے بہترین اعمال ہے پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجکو کہ اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے جھاڑے جاوینگے مجسے گناہ میرے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو بیچ راہ اللہ کے اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ دینے والا پھر فرمایا کسطرح کہا تو نے کہا اُسنے کہ خبر دو تم مجکو اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے کیا جھاڑے جاوینگے مجسے گناہ میرے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنے والا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت اُسکی ادا کرنے کی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نے کہا واسطے میرے یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہ مسلم نے **ف** بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہے اور جہاد افضل ہے باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کے اور بیخ کنی اعداے دین کے اور دینی جان کے اور اُٹھانی مشقت کے اور نماز افضل ہے باعتبار مداومت کے اور مشتمل ہونے کے عبادات کثیرہ کو اور مگر دین کہا تورپشتی نے کہ مراد دین سے یہاں حقوق مسلمانوں کے ہیں پس حاصل یہ کہ جہاد سے سب گناہ چھوٹتے ہیں سوا حقوق آدمیوں کے ع ح

وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء إلا الدین رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مارے جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہے ہر گناہ کو سواے دین کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی سواے حقوق آدمیوں کے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ اگر شہید دریا کے کہ اُسکے دین بھی جھاڑے جاتے ہیں ع ح

وعن أبی ہریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالی إلی رجلین یقتل أحدہما الآخر یدخلان الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشہد متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنستا ہے اللہ تعالیٰ یعنی راضی ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت کے طرف دو شخصوں کے کہ قتل کرے ایک اُنکا دوسرے کو داخل ہوں دونوں بہشت میں لڑتا ہے ایک بیچ راہ خدا کے پس مارا جاتا ہے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں پھر توبہ کرتا ہے اللہ قاتل پر یعنی کفر سے توبہ کرے اور ایمان لایا پھر شہید کیا جاتا ہے یعنی پس داخل ہوتا ہے بہشت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وإن مات علی فراشہ رواہ مسلم اور روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے شہادت صدق دل سے پہونچاتا ہے اللہ اسکو ساتھ مرتبہ شہدا کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدوں کا پاتا ہے نقل کی یہ مسلم نے

وعن أنس أن الربیع بنت البراء وہی أم حارثۃ بن سراقۃ أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ ألا تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر أصابہ سہم غرب فإن کان فی الجنۃ صبرت وإن کان غیر ذلک اجتہدت علیہ فی البکاء فقال یا أم حارثۃ إنہا جنان فی الجنۃ وإن ابنک أصاب الفردوس الأعلی رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ماں حارثہ بیٹے سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا اے نبی اللہ کے کیا نہیں حدیث

فوطے تاآپ احوال حارثہ کے سے اور تھا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کے لگا تھا اُسکو تیر غرب یعنی پھینکنے والا اُسکا معلوم نہوا اگر ہو وہ بہشت مین صبر کرون مین
اور اگر ہوا ور جگہ کوشش کرون مین اُسپر رونے مین یعنی خوب رووُن جیسے کہ عادت عورتون کی ہے فرمایا اے ام حارثہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ کتنے ہین باغ یعنی
درجے بیچ بہشت میں اور تحقیق بیٹا تیرا پہونچا فردوس اعلیٰ کو کہ اعلیٰ درجہ ہے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا
اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى
قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰہِ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ
يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى
قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا چلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرتؐ کے یعنی مدینہ سے غزوہ بدر کے لیے یہانتک
کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پہونچے بدر مین پہلے کفار کے اور آئے مشرک یعنی بعد مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑا اُسکا مانند چوڑاؤ آسمان و زمین کے ہے کہا عمیر بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کے خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول نہین کہا مین نے یہ مگر بامید اسکے کہ
ہوؤن مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالین عمیر نے کتنی ایک
کھجورین ترکش اپنی سے اور شروع کیا کھانا اُنمین سے پھر کہا کہ زندہ رہا مین یہانتک کہ کھاؤن مین اپنی کھجورین یعنی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے
پس پھینکین کھجورین کہ تھین ساتھ اُسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہانتک کہ شہید ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھڑے ہو طرف بہشت کے
یعنی طرف عمل کے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے کہ جہاد ہے اور چوڑا اُسکا الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت دی ایسے چیز کے ساتھ کہ
بیچ فہم خلق کے کوئی چیز وسیع زیادہ اُس سے نہین اور تخصیص چوڑاوی کی نہ طول کی تا کہ معلوم ہو کہ جب چوڑا وا ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث
ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت و فکر و تامل کے مشابہ ساتھ قول اُسکے کے کہ براہ ہزل و مزاح کے
چلتا ہے یا بخوف قتل کے کہا پس یعنی کیا عمیر نے اُسکو لانے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجورون کے کھانیکا انتظار کرون
اور جب تک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہ کہ بسبب شوق حصول شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ہے **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ
فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ فَهُوَ شَهِيْدٌ
وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو تم شہید اپنے مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہدا میرے
امت کے اسوقت البتہ کم ہونگے جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص مرے راہ خدا مین یعنی بغیر مارے جانے کے
اپنی موت سے مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا مین پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے
پس وہ بھی شہید ہے یعنی یہ بھی ثواب مین اور درجات مین شریک ہین شہداے حقیقی کے نہ جمیع احکام مین نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ

تعجلوا ثلثی اجورہم ومامن غازیۃ او سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورہم رواہ مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوے اور صحیح سالم آوے
مگر تحقیق جلدی لے دو تہائی مزدوری اپنے کی اور نہیں کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت لاوے اور زخمی کیا جاوے
یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب انکا نقل کی یہ مسلم نے **ف** لے دو تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت و سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب
جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاوے گا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور یہ جو کہے
یعنی ہیں کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اسکا پورا باقی ہے کہ آخرت میں پاوے گا ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا بیچ دل اسکے کے خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم
نفاق سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکے ہوتا میں جہاد کرنیوالا پس شخص تابع ہو منافقین کے جو باز
رہ جاتے ہیں من تشبہ بقوم فہو منہم پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی
نیت کرے کرنے ایک عبادت کی پھر مرجاوے پہلے کرنے اسکے کے تو نہیں متوجہ ہوتی اسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہے اسپر کہ مرجاوے
بغیر نیت کرنے اسکے کے اور اختلاف کیا ہے علما ہمارے نے اس شخص کے حق میں کہ قادر ہو نماز پر اول وقت میں پھر تاخیر کرے اسکے پڑھنے
اسکے کے اور مرجاوے یا تاخیر کرے حج کو اسی طرح پس کہا بعضوں نے کہ گنہگار ہوتا ہے دونوں صورتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں گنہگار ہوتا
دونوں صورتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ گنہگار ہوتا ہے حج میں نہ نماز میں انتہی اور یہ اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہے ۱۲ ع **وعن** ابی موسی قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانہ فمن فی سبیل اللہ
قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا آیا ایک شخص پاس
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہے واسطے غنیمت ہاتھ لگنے کے اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے ذکر کے یعنی آوازہ اور شہرت کے واسطے
کہ جسکو سمعہ کہتے ہیں اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ دیکھا جاوے مرتبہ اسکا یعنی اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگوں کو کہ جسکو ریا کہتے ہیں پس کون ہے بیچ راہ
خدا کے یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہے فرمایا جو شخص کہ لڑے تاکہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع من غزوۃ تبوک فدنا من المدینۃ فقال ان بالمدینۃ اقواما ما سرتم مسیرا
ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر قالوا یا رسول اللہ وہم بالمدینۃ قال وہم بالمدینۃ حبسہم
العذر رواہ البخاری ورواہ مسلم عن جابر اور روایت ہے انس سے کہ پھرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ
تبوک سے پس نزدیک ہوے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ میں کتنے ایک اشخاص ہیں کہ نہیں چلے تم کسی جگہ اور نہیں قطع کیا تم نے کوئی جنگل مگر
کہ تھے وہ ساتھ تمہارے یعنی ساتھ دل و ہمت دعا کے اگرچہ بظاہر تمہارے ساتھ نہ تھے اور ایک روایت میں آیا ہے یعنی بجائے لفظ مگر کہ تھے
ساتھ تمہارے یہ ہے کہ مگر شریک ہیں تمہارے ثواب میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور وہ مدینہ میں ہیں یعنی باوجودیکہ مدینہ میں ہیں جہاد کے لیے
نہیں نکلے پس کیونکر ہمارے ساتھ ہیں اور ثواب میں شریک ہیں فرمایا ہاں مدینہ میں ہیں یعنی باوجود اسکے شریک ہیں ثواب میں اسلیے کہ روکا انکو
عذر نے یعنی بسبب عذر کے تمہارے ساتھ جہاد میں نہیں آئے نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی یہ مسلم نے جابر سے **ف** مدینہ میں بیٹھنے والے

بسبب عذر کے شریک تھے جہاد کرنیوالوں کے ثواب مین نہ یہ کہ برابر تھے بلکہ جہاد کرنیوالے افضل مین بحسب قول اللہ تعالے کے فضل اللہ المجاہدین
باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ ۱۲ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنَہٗ
فِی الْجِہَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْہِمَا فَجَاہِدْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَارْجِعْ اِلٰی وَالِدَیْکَ
فَاَحْسِنْ صُحْبَتَہُمَا اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے جہاد کرنیکی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا زندہ ہین مان باپ تیرے کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ انہین کے جہاد کر یعنی انہین کے
خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت مسلم کی مین یون ہے کہ پس پھر جا طرف مان باپ اپنے کے اور
اچھی کر صحبت انکی یعنی خدمت گذاری اور ادائے حقوق انکے اچھی طرح کر ف شرح سنہ مین لکھا ہے کہ یہ جہاد نفل مین ہے کہ نہ نکلے اسکے لیے مگر
باذن والدین کے جب کہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت انکے اذن کی اور اگر منع کرین وہ اسکو تو کہنا نہ مانے انکا اور نکلے اور
اگر مان باپ کافر ہون تو نکلے بغیر انکے اذن کے خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسی طرح نہ نکلے کسی عبادت نفل کے لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کے اور نہ نفل روزہ
رکھے جب کہ ناگوار ہو مان باپ مسلمان کو یا ایک کو مگر باذن انکے ۱۲ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ
لَا ہِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِہَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دن فتح مکہ کے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے
پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنا برامر فرض ہونے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین ہجرت الخ یعنی پہلے فتح مکہ کے فرض عین تھی ہجرت
کرنی مکہ سے طرف مدینہ کے بلکہ ہر دار الکفر سے اسپر کہ مسلمان ہوتا اسلیے کہ اہل دین مدینہ مین کم اور ضعیف تھے پس فرض کی گئی ہجرت
تا استعانت کرین اور زائل ہو زور مشرکون کا اور جب کہ مکہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہان سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے
استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کے یا طلب علم کے یا بھاگنے کے دار الکفر سے یا فتنت دار البدعت سے یا ایسی زمین سے کہ چھوڑا جاوے اسمین معروف اور مروج ہو
منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہ کہ ہجرت یعنی چھوٹنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تھا ہر شخص پر منقطع ہوا مگر
چھوٹنا وطن کا بسبب جہاد کے یا بسبب نیت صالحہ کے مانند بھاگنے کے دیار کفار سے یا بدعت یا جہل سے یا فتنون سے یا طلب علم کے لیے
باقی ہے غیر منسوخ ۱۲ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ
طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاہِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاہُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُہُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت امت میری مین سے لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب
اُس شخص پر کہ دشمنی کرے انسے یہانتک کہ قتال کرے گی آخر امت کی مسیح دجال سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ایک جماعت الخ
جیسے اہل روم ہین اس زمانے مین مدد کرے اللہ انکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسٰی اور توابع انکے دجال سے
لڑینگے اور قتل کرینگے اسکو حضرت عیسٰی اور بعد قتل اُسکے کے جہاد نہین ہونیکا اسلیے کہ یاجوج ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرت کے انپر نہین ہونیکا
اور جب اللہ تعالی انکو ہلاک کرے گا تو نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب تک کہ حضرت عیسے زندہ رہینگے زمین مین اور بعد وفات انکے و بعد فوت ہونے
بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسے کے مرجاوینگے سب مسلمان ساتھ ایک ہوائے خوش کے اور باقی رہینگے کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ
کہنے والا روی زمین پر نہین رہیگا پس جو بعض احادیث مین آیا ہے لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ یہ محمول قرب ساعت پر ہے اسلیے

۱۲ع ... فاطلقوا ... علی فرض الکفایۃ

جن صورتون مین کہ ملک کفار ... اسلام سے ... نہون ... فرض ہے ع

کہ خروج دجال کا علامات ساعت سے ہے ☆ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ اَصَابَهُ اللّٰہُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ پسماندون اُسکے کے ساتھ خیر کے پہونچاویگا اللہ اُسکو کوئی مصیبت سخت پہلے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداود نے ☆ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے اور زبانون اپنے کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف** جہاد کرنا ساتھ مال و جان کے یہ ہے کہ خرچ کرے مال جہاد مین اور فدا کرے جان اپنی اُسمین اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے اُنکے بتون کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے اُنپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوے اُنکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند اُسکے کے اور دعا کرے مسلمانون کے فتح کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کے اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی ☆ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپری کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتون کے یعنی بہشتین ملین گی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ☆ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّهٗ یُنْمٰی لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَیَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اُسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہین ہوتا یعنی اُسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا در حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھایا جاتا ہے واسطے اُسکے عمل اُسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہے فتنہ قبر سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور نقل کیا اسکو دارمی نے عقبہ بن عامر سے **ف** بڑھایا جاتا ہے عمل اسکا یعنی ہمیشہ پہونچتا ہے ثمرہ اُسکے ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اُسنے فدا کی جان اپنی بیچ اُس چیز کے کہ عود کرتا ہے نفع اُسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیاء دین کا ہے ساتھ دفع کرنے دشمنون اُنکے کے کہ وہ کفار ہین ☆ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ نُکِبَ نَکْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کَاَغْزَرِ مَا کَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُهَا الْمِسْکُ وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّ عَلَیْهِ طَابَعَ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ اُنہون نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کے بقدر فواق اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ ہتیار دشمن کے بیچ راہ اللہ کے یا مصیبت زخم کے پہونچا گیا بغیر دشمن سے مصیبت پہونچا پس تحقیق وہ زخم آویگا دن قیامت کے مانند اکثر اُس چیز کے پایا جاتا تھا دنیا مین یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا مین رنگ اُسکا زعفران کا ہوگا اور بو اُسکی مشک کی اور وہ شخص کہ نکلا اُسکے پھوڑا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق اُس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدون کی یعنی علامت شہیدون کی ہوگی تاکہ جانا جاوے کہ اُسنے سعی کی تھی بیچ ترقی دین کے پس پاویگا جزا مجاہدین کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** معنی فواق کے یہ ہین کہ درمیان دو دفعہ دوہنے اونٹنی کے فرق ہوتا ہے یعنی ایک بار

دودھ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازان تھوڑی دیر مین پھر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دو دودھ دوہنے کے ہوتی ہے فواق ہے اور یہان مراد زمان قلیل ہے ۱۲ ع
وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کرے کچھ خرچ بیچ راہ خدا کے یعنے جہاد مین لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب سات سو چند نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ ادنی درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہتا ہے زیادہ بھی اس سے ثواب دیتا ہے ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقون کا سایہ خیمہ کا ہے کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یعنی مجاہد کو دے یا حاجی کو یا مانند انکے کو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کے یعنی ملک کر دے یا عاریۃً دے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا ہے کہ جست کرے اسپر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہونچے ہو کہ نر جست کرتا ہو اسپر یعنی افضل یہ ہے کہ ایسی اونٹنی راہ خدا مین دے کہ سواری کے لیے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ عود کرے دودھ تھنون مین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دھوان دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا مین دھوان دوزخ کا اسکو نہین پہونچتا یعنی مجاہد دوزخ مین نہین جاتا نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت مین بیچ دونون نتھنون مسلمان کے کبھی یعنی غبار اور دھوان دوزخ کا مسلمان کی ناک مین جمع نہوگا اور ایک اور روایت نسائی کی مین بیچ پیٹ بندے کے کبھی یعنی غبار اور دھوان جمع نہوگا اور نہین جمع ہوتا بخل اور ایمان کامل بیچ دل بندے کے کبھی ف یہانتک کہ عود کرے الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی جیسے کہ دودھ دوہا ہوا تھن مین پھر جانا محال ہے ویسے ہی اسکا دوزخ مین جانا محال ہے ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آنکھین ہین کہ نہین لگے گی انکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذارے نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدون کی نگہبانی کرتی رہین کفار سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین سے بیچ درے پہاڑ کے کہ اسمین تھا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس خوش لگا وہ اسکو اور کہا کاش کہ الگ ہوتا مین لوگون سے اور رہون اس درے پہاڑ کے مین پھر ذکر کی گئی یہ بات نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اسکی سے گھر مین ستر برس کیا نہین

دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے یعنی اور بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت میں یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کے جو کوئی لڑے بیچ راہ
اللہ کے بقدر دوھ جانے کے دو تھنیان دودھ دوہنے اونٹنی کے واجب ہوئی واسطے اسکے بہشت نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ستر برس مراد اس سے
کثرت ہے نہ تحدید پس نہیں منافی ہے اس روایت کی فرمایا حضرت نے مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ
اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگوں سے اور بسبب عبادت کے کوہستان میں مغفرت حاصل نہیں ہوتی
اور جواب اسکا یہ دیتے ہیں علما کہ جہاد اس زمانے میں واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہے کذا افادہ الطیبی اور ممکن ہے کہ حمل کیا جاوے
اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اُن لوگوں کے کہ پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر فضیلت صحبت کے گوشہ گزینی پر خصوصًا
بیچ زمانہ سعادت نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے یعنی بعد زمانہ حضرت کے وقت خوف فتنہ کے ع ح
وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ
الْمَنَازِلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہا نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر ایک
دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے عبادۃ ہزار روز سے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** مراتب سے
خاص کیا گیا ہے اس سے مجاہد بیچ معرکے کے اور ظاہر یہ حدیث اسکے حق میں ہے کہ واجب ہے اسپر چوکیداری اسلیے کہ مشغول ہونا اسکا غیر اسکے میں
معصیت ہے اگرچہ مسجد میں بھی ہو کہ اسکو بھی رباط کہا ہے ع ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ
عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ شَھِیْدٌ وَّعَفِیْفٌ مُّتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا روبرو لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک تو شہید
دوسرے بچنے والا حرام سے سوال کرنیوالا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرے غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور
خیرخواہی کی اپنے مالکوں کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اول تین شخص الخ یعنی تین شخص جنت میں داخل ہونگے انمیں سے یہ تین پہلے داخل ہونگے
لیکن بعد انبیا کے مراد ہیں کہ وہ سب پر مقدم ہونگے اور مراد تین شخصوں سے تین جماعتیں ہیں ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِیَامِ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُھْدُ الْمُقِلِّ قِیْلَ فَاَیُّ
الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ ھَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قِیْلَ فَاَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاھَدَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ قِیْلَ
فَاَیُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُھْرِیْقَ دَمُہٗ وَعُقِرَ جَوَادُہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ لَّا شَکَّ فِیْہِ وَجِھَادٌ لَّا غُلُوْلَ فِیْہِ وَحَجَّۃٌ مَّبْرُوْرَۃٌ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ
الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِی الْبَاقِیْ اور روایت ہے عبداللہ حبشی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں سے
افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دیوے باوجود
فقر و احتیاج کی کہا گیا کونسی ہجرۃ بہتر ہے فرمایا ہجرۃ اُس شخص کی کہ ہجرۃ کرے یعنی چھوڑ دے اُس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اُسپر یعنی ہجرۃ اگرچہ معنی
نکلنے کے دارالکفر سے طرف دارالایمان کے ہے و لیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہے اُسسے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اُس شخص کا کہ جہاد
کرے مشرکوں سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنے سے کہا گیا پس کون سا مارا جانا یعنی جہاد میں بزرگ تر ہے فرمایا مارا جانا اُس شخص کا کہ گرایا جاوے
خون اسکا اور کونچیں کاٹے جاویں گھوڑے اسکے کے یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نسائی کی روایت میں

یہ ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملون مین سے افضل ہے کہا وہ ایمان ہے کہ نہو شک اسمین اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اسمین یعنی غنیمت مین کہ حاصل ہو اسمین اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز مین افضل ہے فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوے نسائی اور ابو داؤد باقی حدیث مین **ف** ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنے کے کہ مال اپنے اور غازیوں کے سامان جہاد مین صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مین بیان اور تعین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع درمیان حدیثون کے ساتھ اسکی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام مین ساتھ اُس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے مانند افشای سلام اور نرم کرنے کلام کے اور دیگر نشان بخل و خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کے اور تکاسل عبادت مین دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ افضل اعمال سے ہے اور مثل اس کلام کے اور جگہہ بھی گذر چکا ہے **ع**

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھہ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اُسکے بیچ اول دفع کے یعنی بیچ اول قطرہ خون کے کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اسکا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاوے گا اُسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اُسمین کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور نکاح مین دیجائینگی بہتر بیبیان حور عین سے اور شفاعت قبول کیجاوے گی بیچ ستر آدمیون کے قرابتیون اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال مین کہ اُسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** بن اثر کی مراد اثر سے علامت ہے یعنی جو کوئی بغیر علامت علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اُسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر اُس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اُسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اسباب اُسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور موید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی ہے **ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہین پاتا دکھہ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمہارا دکھہ کاٹنے چیونٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن غریب ہے **ف** کہا طیبی نے کہ یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہے نفس اُسکا ساتھ اُسکے اتنہی اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو بہ نسبت لذتون کے کہ پاتا ہے بعد موت کے نہین ہے مگر بمنزلہ رنج کاٹنے چیونٹی کے بلکہ جیسے کہ ساتھ اُسکے اُسی خوش ہووے **ع** **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ**

یعنی بڑی آنکھون والیان ۱۲

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ
دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطروں سے
اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسوؤں کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ میں اور مگر دو نشان پس ایک
نشان بیچ راہ اللہ کے اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ایک نشان الخ مانند
قدم رکھنے کے یا غبار یا زخم کے جہاد میں یا سیاہی دوات کی طلب علم میں اور نشان بیچ فرض کے الخ مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پانو کے بسبب وضو کے
جاڑے میں اور رگڑنے پیشانی کے بسبب سجدوں نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی میں روزہ والے کے منہ کی بو کے اور غبار آلودہ ہونے قدموں کے
حج میں ہے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا فِي
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ سوار ہو تو دریا میں مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے بیچ راہ خدا کے اس واسطے کہ بیچ دریا کے آگ ہے اور نیچے آگ کے دریا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف نہ سوار ہو دریا میں الخ یعنی عاقل کو چاہئے کہ نہ ڈالے اپنے تئیں ہلاکی وخوف کے جگہوں میں مگر واسطے امر دینی کے کہ تقرب حاصل کرے
ساتھ اسکے جناب حق میں اور اس حدیث میں رد ہے اسکا کہ کہتا ہے دریا عذر ہے واسطے ترک حج کے اور یہ قول ہے فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہے کہ جب
غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہے حج والا پس وہ مخیر ہے وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ محمول ہے اس پر کہ جب نہ ہو اس جگہ غرض شرعی اور امر دینی اور
اسلیے کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر میں یعنی ساتھ اسراف کے اور ضائع کرنے وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنے کے جہاد سے اور مال خرچ کرنے سے
پس یہ باز رہنا قوت دیتا ہے دشمن کو اور مسلط کرتا ہے انکو اوپر ہلاک کرنے انکے کے اور نیچے دریا کے آگ ہے الخ مقصود دوزخ دریا سے ور بیان کرنا اسکا ہے
کہ سفر بیچ اسکے خطر عظیم ہے اسلیے کہ جاری ہونے والا دریا کا پڑتا ہے بہت سی آفات وہلاک کی جگہ میں کہ ایک پیچھے دوسری کے پیدا ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا
کہ یہ محمول ظاہر پر ہے اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے ہر چیز پر ہے ع **وَعَنْ** أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي
يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرِيْقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ام حرام سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھرنے والا دریا میں کہ پہونچے اسکو قے واسطے اسکے ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنے والا دریا میں واسطے اسکے ثواب دو شہیدوں کا
ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ان دو شخصوں کو ثواب شہید کا اس صورت میں ہے کہ کشتی میں بیٹھا ہو واسطے جہاد کے یا طلب علم کے یا حج یا مانند انکے
اور تجارت اگر واسطے حاصل کرنے قوت نفس اور نفقہ عیال کے ہو اور بغیر بیٹھنے کشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتے ہیں ع **وَعَنْ** أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ أَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ أَوْ بَعِيْرُهُ
أَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ بِأَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَإِنَّهُ شَهِيْدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے
ابی مالک اشعری سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے اور مانند اسکے پس مر گیا
یعنی بسبب زخمی ہونے کے یا مارا گیا یا کچلا اسکو گھوڑے اسکے نے یا اونٹ اسکے نے یا کاٹا اسکو زہریلے جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مر گیا اپنے
بچھونے پر ساتھ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہے یعنی حقیقی یا حکمی اور اسکے لیے بہشت ہے یعنی اول ہی داخل ہوگا اسمیں ساتھ شہدا
اور صالحین کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھرنا جہاد سے مانند جہاد کرنے کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جہاد کر کر
جب پھرتا ہے اپنے گھر کو اسکو بھی ثواب ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جہاد کرنیوالے کو ہو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلْغَازِيْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنیوالے کے اجر اسکا ہے یعنے ثواب اسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اسکا بھی
اور جہاد کرنیوالے کا بھی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اسکو دوہرا ثواب ہے ایک
ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا میں اور دوسرا ثواب ہے واسطے اسکے کا سبب جہاد اس غازی کا پس ساتھ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور
جائز ہونا اسکا اور فضیلت اسکی متفق علیہ علماء کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہے کہ لیوے جعل یعنے اجرۃ کسی کو تا کہ جہاد کرے
وہ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے پس ہوگا ثواب غازی کو سعی کرنے اسکے کا اور جاعل کو یعنے اجرۃ دینے والے کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینے کا اور
دوسرا ثواب ہونے اسکے کا سبب جہاد اس غازی کا اور منع کیا ہے اسکو امام شافعی نے اور کہا کہ واجب ہے پھیر دینا اس اجرۃ کا اگر لی ہے ؏
وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ
عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا
وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ سنا اُنہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
فتح کیے جاوینگے تم پر شہر یعنے بڑے بڑے شہر اور بہت سے ملک یعنی پاس تمہارے جاوینگے اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے یعنے جمع کیے جاوینگے تم پر لشکر ہونگے
قوموں میں تا خوش جانے گا ایک شخص بھیجنے امام کے کو اسکے مقرر یعنے جہاد فوج کے جہاد کے لیے بغیر اجرۃ کے پس نکلے گا اور بھاگے گا اپنی قوم میں سے
یعنی تابع ہمارے سے پھر تلاش کرے گا قبیلوں کو اور حالے کے پیچھے پیش کرے گا اپنے تئیں اُنپر کہتا ہو کون ہے کہ کفایت کرون میں سکو لشکر ایسے سے
یعنی کون مجکو نوکر رکھے تا محنت لشکر کی اُسکے بدلے میں اپنے اوپر لون ..... یہ شخص ... قول کہ اپنے جہاد کرے یہ حضرت مرادی اسکی بیان
کرتے ہیں ... جو یہ شخص دوڑ کر آخر قطرہ خون تک یعنے یہ غازی نہیں ہے ... یہاں تک کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف**
سعی کیے جاوینگے الخ یعنے لازم کرینگے امام یہ کہ بھیجیں فوجیں ہر قوم میں سے طرف جہاد کے کہا مظہر نے یعنی جب پہونچیگا اسلام ہر جانب میں تو محتاج ہوگا
امام طرف اسکے کہ بھیجے ہر جانب فوج تاکہ لڑے اُن کفار سے کہ قریب اس جانب کے ہیں تا کہ نہ غالب ہوں کفار اُن مسلمانوں پر کہ اس جانب میں
ہیں ؏ **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ
فَالْتَمَسْتُ اَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِيَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَهٗ فِيْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تُسَمّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نکلنے کے جہاد کے لیے اور میں تھا بوڑھا بڑا نہ تھا واسطے
میرے کوئی خادم کہ خدمت کرے میری پس تلاش کیا میں نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجکو پس پایا میں نے ایک شخص کو معین کیے میں نے واسطے
اُسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا میں نے یہ کہ جاری کروں میں اُسکے لیے حصہ اُسکا یعنے غنیمت میں سے پس آیا میں حضرت کے پاس
اور ذکر کیا میں نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے یہ قضیہ پس فرمایا حضرت نے نہیں پاتا میں یعنے حکم شریعت میں واسطے اُسکے بیچ اس جہاد
اُسکے کے دنیا اور آخرۃ میں مگر وہ دینار اُسکے وہ کہ معین کیے گئے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سے اور محروم ہونا ثواب سے ہے

اور لکھا ہے علمانے کہ نہیں اس اجیر کے حق مین ہے کہ خدمت کے لیے ہو اور جو اجیر جہاد کے لیے ہو اُسکے لیے حصہ معین ہے اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضے علما کے اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ اُس اجیر کے کہ کام کے لیے مقرر کیا ہو یا محافظت کرنے جانوروں کی لیا ہو اور حاضر ہو وہ جنگ مین پا اُسکے لیے حصہ ہے یا نہیں پس کہا بعضوں نے کہ نہین حصہ اُسکے لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اُسکی اجرۃ عمل ہی کی ہے اور یہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا ہے دو قولون مین سے اور کہا مالک نے اور احمد نے کہ اُسکے لیے حصہ دیا جاوے اگرچہ قتال نہ کرے جبکہ ہو ساتھ لوگون کے وقت قتال کے انتہی اور یہ جو مجھکو یاد ہے یہ قول کہ جب وہ قتال کرے اور نہ شرط کیا جاوے بیچ اجارہ اسکے کہ قتال تو جمع کیا جاوے درمیان اجرۃ اور حصہ کے یہ اور ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین ہمارے کا ہے کہ اجارہ اور اجرۃ دونون جمع ہوتی ہین ۱۲ ح ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ یُّرِیْدُ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَھُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکھتا ہے جہاد کا حالانکہ وہ چاہتا ہے مال و اسباب مال و اسباب دنیا سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ثواب واسطے اُسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ اُسنے جہاد اللہ کے لیے نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہے لیکن کم اُس سے کہ محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور مقصود اُسکو غنیمت نہو ۱۲ ع وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْہَ اللّٰہِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْکَرِیْمَۃَ وَیَاسَرَ الشَّرِیْکَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَہٗ وَنُبْھَہٗ اَجْرٌ کُلُّہٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِیَاءً وَّسُمْعَۃً وَّعَصَی الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْکَفَافِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہے پس جسنے طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اپنے کو اور معاملہ نیک کیا شریک سے اور بچا رہا فساد کرنے سے یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع سے مارنے اور لوٹنے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے سے پس تحقیق سونا اُسکا اور جاگنا اُسکا موجب اجر و ثواب کا ہے تمام اور جسنے جہاد کیا بطریق فخر اور دکھانے اور سنانے کے یعنی نام کے لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین مین پس تحقیق نہ پھرا ساتھ بدلے کے یعنی اُسکے گناہ اسطرح کے جہاد سے نہین بخشے جاوینگے اور نہ ثواب ملے گا نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِھَادِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَکَ اللّٰہُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا وَّاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا بَعَثَکَ اللّٰہُ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰی اَیِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَکَ اللّٰہُ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ اُنہون نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو جہاد سے یعنے کسطرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ بن عمرو اگر لڑے تو در حالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا ہو اُٹھاوے گا تجھکو اللہ صبر کرنیوالا

اور ثواب چاہنے والا یعنے ملا ہوا ساتھ ان وصفون کے واسطے اُس چیز کے کہ روایت کیا گیا ہے کما تعیشون تموتون و کما تموتون تحشرون اور پانیوالا ثواب اُنکے کا اور اگر لڑے گا تو واسطے دکھلانے اور بہتایت کرنے کے یعنی فخر کرینگے لوگون مین کہ مین زیادہ ہون تم سے مال و لشکر اور اتباع مین اُٹھاوے گا تجھکو اللہ دکھلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنے کہا جاوے تیرے سامنے روز قیامت کے کہ یہ لڑا تھا واسطے دکھلانے لوگ فخر کرنے اور حاصل کرنے مال و منال بہت کے اے عبداللہ بن عمرو اور جس حال پر لڑیگا یا مارا جاویگا اُٹھاوے گا تجھکو اللہ اوپر اُس حال کے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ یَمْضِ لِاَمْرِیْ اَنْ

فَاجْعَلُوْا مَكَانَهٗ مَنْ يَّمْضِيْ لِاَمْرِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عقبہ بن مالک سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کیا عاجز ہوتم جسوقت بھیجوں میں ایک شخص کو یعنی کروں میں اسکو تمپر امیر پس بجا لاوے حکم میرا یعنے مخالفت کی امر یا نہی میری کی یہ کہ مقرر کرو جگہ اسکی اس شخص کو کہ کرے کام میرا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنے جبکہ حکم کروں میں کسی کو یہ کہ جاوے واسطے ایک کام کے پس جاوے وہ وطرف اسکے یا یہ بجا لاوے اسکو پس معزول کرو اسکو اور مقرر کرو جگہ اسکی اور یہ بسبب امر میرے ہے اور اسی قیاس پر ہے جبکہ ظلم کرے رعیت پر اور نہ ادا کرے حقوق انکے جائز ہے انکو یہ کہ معزول کردیں اسکو اور قائم کردیں غیر اسکے کو جگہ اسکی ۱۲ ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ اسکا یہ ہے والمجاہد من جاہد نفسہ کتاب الایمان کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمُقَامُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی امامہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اسمیں تھا کچھ پانی اور ترکاری و سبزہ پس کہا اسنے اپنے دل میں کہ ٹھہرے اسمیں اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسمیں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین نصرانیت کے کہ رہبانیت و مشقت کریں اور ترک کریں اختلاط و لذات کو مطلقًا ولیکن بھیجا گیا ہوں میں ساتھ دین حنیفیت کے کہ آسان ہے یعنے نہیں اسمیں حرج اور مشقت زائد قسم ہے اس ذات کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے البتہ جانا اول دن میں یا آخر دن میں بیچ راہ خدا کے بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا بیچ صف کے یعنی صف قتال میں یا صف جماعت میں بہتر ہے ساٹھ برس کی نماز اسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمد نے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جہاد کیا بیچ راہ خدا کے اور نیت کی مگر ایک رسی کی پس واسطے اسکے ہے وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہ نسائی نے **ف** یعنے اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہی منظور ہو اسمیں بھی تو منافی اخلاص کے ہے اور اسمیں مبالغہ ہے بیچ قطع کرنے نظر کے غنیمت سے اور رغبت دلانی ہے اخلاص نیت پر بغیر آمیزش غرض دنیوی کے حاصل کے یہ حد کمال کی ہے ورنہ پہلے گذر ہی چکا ہے کہ جائز ہے ساتھ قصد کرنے جہاد کے قصد کرنا حصول غنیمت کا ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھ اللہ کے از روی رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے از روی دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے رسول ہونے پر واجب ہے واسطے اسکے بہشت پس تعجب کیا بسبب ان کلمات کے ابوسعید نے اور کہا کہ پھر کہیے ان کلمات کو مجھپر یا رسول اللہ پس پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو اسپر پھر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اسکے بندے کے سو درجہ بہشت میں درمیان ہر دو درجوں کے ایسی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابوسعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول فرمایا وہ جہاد ہے

بیچ راہ خدا کے جہاد میں بیچ راہ خدا کے جہاد میں بیچ راہ خدا کے قتل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسے سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوار کے ہیں پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسی تم نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہ سنا تھا اس حدیث کو بطریق جزم و یقین کے پس کہا کہ ہاں پس پھرا وہ شخص طرف یاروں اپنے کے اور کہا پڑھتا ہوں میں تم پر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑ ڈالا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اسکو یعنے بارادہ اسکے کہ اب پھر کر نہیں آنے کا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اسکے یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دروازے بہشت کے الخ یعنے ہونا مجاہد کا لڑائی میں اسطرح کہ اوپر اسکے تلواریں کفار کی اٹھی ہوئیں ہوں سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہیں ساتھ اسکے ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اِنَّہٗ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْھَارَ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِھِمْ وَمَشْرَبِھِمْ وَمَقِیْلِھِمْ قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّۃِ لِئَلَّا یَزْھَدُوْا فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُھُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے یاروں اپنے کے جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن احد کے کر دیں اللہ نے روحیں انکی بیچ پیٹوں جانوروں پرندوں سبز رنگ کے آتے ہیں بہشت کے نہروں پر کھاتے ہیں میوے اسکے میں سے اور ٹھکانا پکڑتے ہیں طرف قندیلوں سونے کی کے لٹکے ہوئے ہیں بیچ سایہ عرش کے پس جب پائے ان شہیدوں نے خوشی کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنی کے کہا کون خبر پہونچاوے بھائیوں ہمارے کو ہمارے طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہیں بہشت میں تاکہ نہ بے رغبتی کریں بیچ حاصل کرنے بہشت کے یعنی بلکہ رغبت کریں بیچ حاصل کرنے درجات اسکے کے اور سستی نہ کریں وقت لڑائی کے فرمایا اللہ تعالی نے میں پہونچاؤں گا خبر انکو تمہارے طرف سے پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیہ اور نہ گمان کر ان لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہیں آخر آیہ تک

ف آگے احیاء کے باقی آیت یوں ہے عند ربھم یرزقون فرحین بما اتیھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ یَاْمَنُہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَہٗ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بیچ دنیا کے تین طرح کے ہیں ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے پھر شک میں نہ پڑے اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے راہ خدا میں یعنے اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پہونچایا خلق کو اور پاک کیا انکو اور یہ شرف واعلی ہیں مرتبہ میں دوسرے وہ شخص کہ امن میں ہیں اس سے لوگ اوپر مالوں اپنے کے اور نفسوں اپنے کے یعنے اگرچہ اسنے نفع نہ پہونچایا لوگوں کو لیکن ضرر بھی نہ پہونچایا اور برائی بھی کی اور احتیاط نہ کیا اور طمع میں نہ پڑا پھر وہ شخص کہ جس وقت جھانکتا ہے اوپر طمع کی چھوڑ دیتا ہے اسکو واسطے اللہ عز وجل کے نقل کی یہ احمد نے **ف**

یعنی جب سکے دل میں آتا ہے کہ طمع کرے چھوڑ دیتا ہے طمع کو واسطے خدا کے اور طلب رضا اسکی کے اور اس جماعت نے اگرچہ اختلاف کیا ساتھ لوگوں کے اور نزدیک تھا کہ طمع کر لیکن بچایا اسکو اللہ تعالیٰ نے اس سے اور یہ قسم ادنیٰ ہے دو قسموں پہلی سے اور بعد اسکے اور اقسام ہیں مرتبہ اعتبار سے ساقط ہیں ؎ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ یَقْبِضُہَا رَبُّہَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْکُمْ وَاَنَّ لَہَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا غَیْرُ الشَّہِیْدِ قَالَ بْنُ اَبِیْ عَمِیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَہْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کرے اسکی پروردگار اسکا دوست رکھے یہ کہ پھر کر آوے طرف تمہارے اور ہووے واسطے اسکے دنیا اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے سوائے شہید کے یعنے وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور مارا جاوے راہ خدا میں سبب دیکھنے اسکے کے درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مارا جانا میرا راہ خدا میں زیادہ دوست رکھا گیا ہے طرف میری اس سے کہ ہوں مملوک و محکوم میرے خیمہ والے اور حویلیوں کے رہنے والے نقل کی یہ نسائی نے ف مراد خیمے والوں سے گنوار جنگلی ہیں کہ خیموں میں رہتے ہیں اور مراد حویلیوں کے رہنے والوں سے رہنے والے شہر اور گاؤں کے ہیں اور مراد تمام دنیا اور رہنے والے دنیا کے ہیں ؎ وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِیَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فِی الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ وَالشَّہِیْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّةِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے حسنا بیٹی معاویہ کے سے کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میرے نے کہا چچا نے کہا میں واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کون ہوگا بہشت میں فرمایا حضرت نے نبی ہونگے بہشت میں اور شہید ہونگے بہشت میں اور لڑکے ہوں کے بہشت میں اور جیتے گاڑے گئے بہشت میں ہونگے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد شہید سے مومن ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰئِکَ ہُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّہَدَاءُ عِنْدَ رَبِّہِمْ حاصل یہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت میں اور لڑکے میں احتمال ہے کہ ہو بچہ ساتھ بھی اور جیتے گاڑے گئے الخ جیسے کہ عادت کافروں کی تھی کہ جیتی لڑکیوں کو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹوں کو بھی گاڑ دیتے تھے وقت تکلیف و تنگی کے اور شاید کہ تخصیص کی ساتھ ان چار کے باعتبار فضل و شرف کے ہے اور مراد اسکے اور بسبب دخول جنت کے بغیر کسب عمل کے ہے دو اخیر کے ؎ وَعَنْ عَلِیٍّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ہُرَیْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ کُلُّہُمْ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَقَامَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْہَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْہَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْفَقَ فِیْ وَجْہِہٖ ذٰلِکَ فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْہَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْہَمٍ ثُمَّ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَةَ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سب سے وہ حدیث کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ بھیجے خرچ بیچ راہ اللہ کے اور آپ رہے اپنے گھر میں پس واسطے اسکے بدلے ہر درہم کے سات سو درہم ہیں اور جسنے جہاد کیا بذات اللہ کے راہ میں اور خرچ کیا بیچ جہاد کے پس واسطے اسکے بدلے ہر درہم کے ساتھ لاکھ درہم ہیں یعنے بسبب مشقت نفس اور خرچ کرنے مال کے پھر پڑھی حضرت نے آیت واللہ زیادہ کرتا ہے ثواب کو جس کسی کے لیے چاہتا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ؎ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشُّہَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَرْفَعُ النَّاسُ

ترجمہ
عطا ہوا لوگوں کو ایمان ساتھ اللہ کے اور رسولوں اسکے کے یہ لوگ وہ ہیں صدیق اور شہید نزدیک پروردگار اپنے کے

اِلَیْہِ اَعْیُنَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ھٰکَذَا وَرَفَعَ رَاْسَہٗ حَتّٰی سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُہٗ فَمَا اَدْرِیْ اَقَلَنْسُوَۃَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَکَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُہٗ بِشَوْکِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاہُ سَہْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَہٗ فَھُوَ فِی الدَّرَجَۃِ الثَّانِیَۃِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَیِّئًا لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الثَّالِثَۃِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰی نَفْسِہٖ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ فِی الدَّرَجَۃِ الرَّابِعَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہے فضالہ ابن عبید سے کہ سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے شہید چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھلایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا یہ شخص ہے کہ اٹھاوینگے لوگ طرف اسکے آنکھیں اپنی دن قیامت کے اس طرح یعنے مانند اٹھانے سر میرے کے اس طرح اور اٹھایا سر اپنا یہاں تک کہ گر پڑی ٹوپی انکی کہا فضالہ نے پیچھے کے راوی نے پس نہیں جانتا ہوں کیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنے بسبب عالی مرتبہ ہونے اسکے کے اس طرح دیکھینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے بایں صفت کہ گویا چبھوئے گئے ہیں اسکی جلد میں کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی یہ کنایہ ہے کھڑے ہوجانے بالوں کے سے بسبب ڈرنے اور کانپنے بدن کے ڈر سے آیا اسکو تیر کہ مارنیوالا اسکا معلوم نہیں پس مار ڈالا اسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجے کے ہے یعنے بہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ ہے کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھلایا اللہ تعالی کو یہاں تک کہ مارا گیا پس بیچ درجے تیسرے کے ہے اور چوتھا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنے بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

ف سچ کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے ہے یعنے سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کے اس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے اللہ نے اسکو اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید صاد کے ہے یعنے راست گو کیا اللہ کو اس شخص نے بسبب عمل و شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب حق کی اسلیے کہ اللہ تعالی نے تعریف کی مجاہدوں کی ساتھ صبر و طلب ثواب کے جب یہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کے لیے پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے کی اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہے اور یہ قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور یہ قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہے اور یہ دو قسم کی ہیں ایک وہ کہ دل اسکے مخلوط ہیں ساتھ نیک و بد کے اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہیں اور یہ قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہے پس سب اقسام میں حاصل ہوتی ہے تصدیق اللہ کی سوا دوسری قسم کے اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مراد تصدیق حق سبحانہ تعالی کی ثابت رہنا اور صبر و طلب ثواب کے ہے کہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدوں کو ساتھ اسکے اور خوبی اس سے تصدیق بیچ وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی سے بھی حاصل ہے اور باوجود اسکے کہ نہیں کی اسمیں فافہم ع

وَعَنْ عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلٰی ثَلٰثَۃٌ مُؤْمِنٌ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ فَذٰلِکَ الشَّھِیْدُ الْمُمْتَحَنُ فِیْ خَیْمَۃِ اللّٰہِ تَحْتَ عَرْشِہٖ لَا یَفْضُلُہُ النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَۃِ النُّبُوَّۃِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَیِّئًا جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ مُمَصْمِصَۃٌ مَحَتْ ذُنُوْبَہٗ وَخَطَایَاہُ اِنَّ السَّیْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَایَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَاِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ فَذَاکَ فِی النَّارِ اِنَّ السَّیْفَ لَا یَمْحُو النِّفَاقَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے عتبہ بن عبد سلمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ مارے گئے ہیں جہاد میں تین طرح کے ہیں ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کے پس جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

وسلم نے بیچ حق اُس شخص کے کہ شہید آزمایش پایا گیا یعنے ساتھ صدمہ جہاد کے مشقتوں سے بیچ خیمہ اللہ کے ہوگا نیچے عرش اُسکے کے یعنے بیچ حضور اور محل قرب اُسکے کے
نہیں زیادہ ہونگے اُس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے۔ دوسرا شخص وہ ہے جس نے عمل کیے ملے جلے کچھ اچھے کچھ بُرے جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال
اپنے کے بیچ راہ اللہ کے جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے کہ یہ شہادت یا شہادت پاک کرنے والی ہے
کہ مٹاتی ہے گناہوں اور خطاؤں اُسکے کو تحقیق تلوار بہت مٹانے والی ہے خطاؤں کو اور داخل کیا جائیگا بہشت میں جس دروازے بہشت سے چاہے
اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے پس جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ دوزخ کے ہوگا اسواسطے
کہ تلوار نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ
هَلْ رَآهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثَى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَقَالَ يَا عُمَرُ إِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے
ابن عائذ سے کہا تشریف لے چلے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنے واسطے نماز پڑھنے اسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطاب نے
کہ نماز نہ پڑھیے اوپر اسکے اے رسول اللہ کے پس تحقیق وہ شخص فاسق ہے پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کے اور فرمایا کیا دیکھا تھا اُسکو
کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کے یعنی اوپر ایک کام کے کہ دلالت کرے اسلام پر تحقیق پس کہا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تھی اسنے ایک
رات بیچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اُسپر حضرت نے اور ڈالی اسپر مٹی لینے وقت دفن کے اور فرمایا یاران تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہے اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے اور فرمایا اے عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگوں کے عملوں سے ولیکن پوچھا جائیگا تو دین اسلام سے
نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** دین اسلام سے یعنے اُس چیز سے کہ دلالت کرے اسلام پر شعار دین سے اور علامات یقین سے مقصود منع کرنا تھا حضرت
عمر کو اس چیز سے کہ جرات کی اُسپر اسلیے کہ اعتبار ساتھ فطرت کے اور بنا اعتقاد پر ہے اور اللہ بہت رحم والا ہے بندوں پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہ ہے کہ حالت
اسکی مخفی ہے تو ایسی جگہ بے احمال ہوتی کی سے بلکہ چاہیے کہ خیر ذکر کرے تو اعمال نیک سے جیسے کہ فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہے حضرت
عمر کو اس چیز سے کہ جرات کی اُسپر یعنے خبر دینے فسق کے پر اسلیے کہ اعتبار فطرۃ یعنے اسلام و اعتقاد پر ہے اور باوجود اسکے ایک عمل اعمال اسلام سے بھی کیا کہ کفایت
کرتا ہے اسکو

شروع باب اعداد آلة الجہاد باب بیچ تیاری اسباب جہاد کے

الفصل الاول پہلی فصل

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا
إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا سنا میں نے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کے وہ چیز کہ اسکو تم قوۃ سے خبردار ہو تحقیق قوۃ تیر اندازی ہے
خبردار ہو تحقیق قوۃ تیر اندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوۃ تیر اندازی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے کلام اللہ میں جو آیا ہے واعدوا لہم ما استطعتم من قوة مراد
قوۃ سے تیر اندازی ہے اور بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ قوۃ وہ چیز ہے کہ بسبب اُسکے قوۃ حاصل کرے آدمی لڑائی میں اور حضرت نے مراد قوۃ سے تیر اندازی
شاید اسلیے لی کہ یہ قوی اور سہل ہے بہ نسبت اور چیزوں کے ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ
عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ سے کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرماتے تھے انقریب فتح کرے گا اللہ تعالی تم پر روم اور کفایت کرے گا تم کو اللہ یعنے تیر روم کے سے لیس نہ سستی کرے ایک تمہارا کھیلنے سے ساتھ تیروں اپنے کے
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اللہ تعالی ایسا ہی ساتھ تیراندازی کی ہر بس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتھ تیراندازی کے اور سیکھو اسکو تا قادر ہو اور جنگ انکے
اور نگاہ رکھنے والے خدا تعالی لڑائی انکی سے یا مراد یہ ہے کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو مداومت رکھو اسپر فتح کے بعد بھی اور مغرور نہ ہو ساتھ اسکے کہ روم
فتح ہوا اب تیراندازی اسکی نہ رہی سلیے کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہی اگرچہ ہیچ قتال روم کے حاجت اسکی نہ رہی بسبب حاصل ہونے فتح کے اور تیراندازی کو لکھا
باعتبار عادت کے اور واسطے رغبت دلانے کے اسپر سلیے کہ نفوس کے جبلت میں ہی میل کرنا لہو پر طرح **وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى**
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جسنے سیکھی تیراندازی پھر چھوڑ دیا اسکو پس نہیں وہ ہم میں سے یعنے ہمارے طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اسنے نقل کی یہ مسلم نے
ف نہیں ہم میں سے یعنے نہیں قریب ہے اور شمار کیا گیا مرد ہمارے میں اور سیکھ کر چھوڑ دینا اشد ہے بہ نسبت نہ سیکھنے کے اسلیے کہ وہ داخل ہوا زمرہ
انکے بیچ یہ داخل ہوا پھر نکلا گویا اسنے نقصان دیکھا اسمیں پس ٹھہرایا ساتھ اسکے او سبب اس نعمت شرعی کفران کا ہی ذکرہ الطیبی طرح **وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ**
الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمٰعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ
كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَأَمْسَكُوْا بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ
ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہا تشریف لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے
اس حال میں کہ تیراندازی کرتے تھے وہ آپس میں بیچ بازار کے پس فرمایا تیراندازی کرو اے اولاد اسمعیل کی یعنے عرب پس تحقیق باپ تمہارے یعنے اسمعیل تھے تیرانداز اور میں ساتھ
بنی فلان کے ہوں کہا واسطے ایک دو فرقوں میں سے یعنے دو فریق تھے آپس میں تیراندازی کرتے تھے انمیں سے ایک کا نام لیکر فرمایا کہ میں انکے ساتھ ہوں پس
بند کیے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکے ساتھ حضرت نہ تھے انکے مقابلہ میں جو تھے انہوں نے ہاتھ تیراندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تمکو یعنے کیوں
موقوف کی تیراندازی عرض کیا انہوں نے کس طرح سے تیراندازی کریں ہم اس حال میں کہ آپ ساتھ فلانی قوم کے ہیں فرمایا تیراندازی کرو اور میں تم سبکے
ساتھ ہوں نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَاحِدٍ وَ**
كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ إِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
انس سے کہا تھے ابوطلحہ بچاؤ کرتے تھے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سپر کے اور تھے ابوطلحہ خوب تیرانداز پس تھے ابوطلحہ جب تیر پھینکتے جھانکتے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اسکے کے کس جگہ لگا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گھوڑوں کے ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد پیشانی سے ذات ہے یعنے گھوڑوں میں برکت ہے اسلیے کہ بسبب انکے حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اسمیں خیر دنیا اور
آخرت کی ہے طرح **وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ**
وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہا
دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کے کو ساتھ انگلی اپنی کے اس حال میں کہ فرماتے تھے گھوڑے بندھے ہی بیچ
پیشانیوں انکی کے بھلائی روز قیامت تک یعنے اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب انکے جہاد کہ اسمیں خیر دنیا و آخرت کی ہے جیسے کہ فرمایا ثواب آخرت کا اور
غنیمت دنیا کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا** ربع

باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کے بسبب ایمان لانے کے ساتھ خدا کے یعنی خالصۃ للہ اور واسطے بجا لانے
امر اسکے کے اور بسبب سچ جاننے وعدے اسکے کے یعنی ساتھ ثواب عظیم کے پس تحقیق سیری اور سیرابی اسکی اور لید اسکی اور پیشاب اسکا تولیجاوینگے
میزان اعمال اسکے میں دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مراد سیری اور سیرابی سے یہاں وہ چیزیں ہیں کہ جن سے پیٹ بھرتا ہے جانور کا اور سیراب
ہوتا ہے یعنی گھانس دانہ پانی وغیرہ ایسی چیزیں بھی داخل اسکے اعمال میں ہونگے ثواب ملنے میں اور ثواب انکا بھی اسکے میزان اعمال میں تولا جاویگا ع
وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال فی الخیل والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض
وفی یدہ الیسری او فی یدہ الیمنی ورجلہ الیسری رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
مکروہ رکھتے شکال کو بیچ گھوڑے کے اور شکال یہ ہے کہ ہووے گھوڑا اسطرح کا کہ بیچ داہنے پانوں اسکے کے اور بیچ بائیں ہاتھ اسکے کے سفیدی ہو یا بیچ داہنے
ہاتھ اور بائیں پانو اسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے
گھوڑے میں یہ ہے کہ تین پانوں گھوڑے کے سفید ہوں اور ایک ہم رنگ تمام بدن کے یا بالعکس یعنی ایک پانوں سفید ہو اور باقی ہم رنگ بدن اور شکل
اصل میں اس رسی کو کہتے ہیں کہ جس سے پانوں چارپائے کے باندھتے ہیں پس اسطرح کے گھوڑے کو تشبیہ دی ساتھ اسکے اور اسطرح کے گھوڑے کو مکروہ رکھا
اور قائل کے گویا وہ بصورت مشکل کے ہے اور ممکن ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا نہیں ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر باوجود اسکے سفیدی پیشانی پر ہو
تو دور ہو جاتی ہے کراہیت ع **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی اضمرت من الحفیاء
وامدها ثنیۃ الوداع وبینہما ستۃ امیال وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق و
بینہما میل متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان ان گھوڑوں کے کہ اضمار کیے گئے
تھے حفیا سے اور انتہا اس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیا اور ثنیۃ الوداع کے چھ میل تھے اور مسابقت کی درمیان ان گھوڑوں کے کہ نہ اضمار
کیے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان ان دونوں کے فاصلہ ہے ایک میل کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسابقت کہتے ہیں اسکو کہ
دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہیں کہ دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے اور اضمار اسکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب گھانس کھلاتے ہیں تا قوی و فربہ ہو بعد ازاں کم کرتے جاتے ہیں
گھانس کو اور اسکو خوراک پر لا ٹھہراتے ہیں اور ایک مکان میں بند کر کر گودنیاں ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب عرق خشک ہوتا ہے تو سبک
ہو جاتا ہے گوشت اسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں اور حفیا نام ایک موضع کا ہے چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو
وہاں تک پہنچانے کو جاتے تھے ع **وعن** انس قال کانت ناقۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسمی العضباء وکانت
لا تسبق فجاء اعرابی علی قعود لہ فسبقها فاشتد ذلک علی المسلمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حقا
علی اللہ ان لا یرتفع شیء من الدنیا الا وضعہ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی اونٹنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نام رکھا جاتا تھا
عضبا اور نہیں پیچھے چھوٹے جاتے تھے یعنی کسی اونٹ سے مقابلہ کرتے دوڑنے میں اس سے آگے بڑھ جاتی پس آیا ایک اعرابی اونٹ پر پس آگے ہو گیا اسکا اونٹ
اس اونٹنی سے پس سخت غم ہوا اسکا مسلمانوں پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امر ثابت ہے اللہ پر کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے
مگر پست کر دیتا ہے اللہ تعالی اسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** عضبا کہتے ہیں اس اونٹنی کو کہ کان اسکے کٹے ہوئے ہوں یا چیرے ہوئے ہوں [illegible] اور وہ اونٹنی
کی ہو کہ اسکو قصوا بھی کہتے تھے یا یہ کہ تھے سمین وقول میں ہر دو اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چیری نہ تھی بلکہ لقب ہے کان اسکے چیرے نہ تھے [illegible]

الفصل الثانی ع ع ج جیسے کہتے ہیں اسکو جل بعدنان تک بر جیسے کہ وہ اسکے اوپر ہوا اور رائق سواری کے ہوا اور بچھایا جاوے جوان کو کہتے ہیں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنَبِّلَهُ فَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق اللہ داخل کرتا ہے سبب ایک تیر کے یعنے تیر پھینکنے کے کفار پر تین شخصوں کو بہشت میں بنانے والے اسکے کو کہ امید رکھے بیچ پیشہ اپنے کے ثواب کے یعنی بناوے بہ نیت اسکے کہ جہاد میں کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد میں اور تیسرے دینے والے تیر کے کو یعنے بیچ ہاتھ تیر انداز کے خواہ اپنا تیر دے خواہ اسکا خواہ پھیلا دے یا نشانی پر سے اٹھا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنے سیکھو سواری اور تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہے طرف میری سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اسکے آدمی باطل اور ناروا ہے مگر تیر اندازی کرنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے پس تحقیق یہ چیزیں حق میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور زیادہ کیا ابوداؤد اور دارمی نے یہ کہ اور جو شخص چھوڑ دے تیر اندازی بعد سیکھنے اسکے کے بسبب بیزار ہونے کے اس سے پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہے کہ چھوڑ دیا اسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اس نعمت کا **ف** یہ چیزیں جو بیان ہوئی ہیں حق ہیں خواہ قبیلہ علم سے ہیں خواہ عمل سے جیسا کہ ہوا اور مباحہ سے مانند مسابقت کے پیادہ پا اور گھوڑے اور اونٹ پر

وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوٰى أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِي الْإِسْلَامِ

اور روایت ہے ابی نجیح سلمی سے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پہنچاوے تیر بیچ راہ خدا کے یعنے مارے کافر کو پس واسطے اسکے ایک درجہ ہے بہشت میں اور جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنے لگے کافر کو یا نہ لگے پس واسطے اسکے برابر بردہ آزاد کرنے کے ہے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہوتا اسلام میں ہوگا یہ بال سفید واسطے اسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا جملہ یعنے من بلغ بسہم فی سبیل اللہ اور نسائی نے جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونو بیچ بیان فضیلت تیر کے ہیں اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی و ترمذی کے ہے جو شخص کہ بوڑھا ہو بیچ راہ اللہ کے بدلے فی الاسلام کے **ف** بوڑھا ہو الخ اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چننا سفید بالوں کا دیکھا ابو یزید نے اپنے میں شیخ اپنا اور کہا ظہر الشیب لم یظہر العیب اور رمانی الغیب اور ضمیر فی روایتہما کے پھیرے طرف نسائی اور ترمذی کے صحیح نہیں ہے باوجودیکہ دونوں قریب ہیں کو اسلیے کہ نسائی نے تیسرا جملہ نہیں روایت کیا ہے پس معنے یہ ہیں کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے لیکن اسمیں بھی ایک اشکال لازم آتا ہے کہ روایت بیہقی کی میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا انما فی الاسلام ہے جواب اسکا یہ کہ معنے اسکے ہیں فی روایۃ البیہقی والترمذی یعنے ایک روایت بیہقی اور ترمذی میں یوں ہے ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر بیچ تیر چلانے کے یا اونٹ دوڑانے میں یا گھوڑے دوڑانے میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** سبق اس مال کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جاوے اور ظاہر اس حدیث سے

مسابقت ہونا دو شخصوں کا اسمیں کا تعین ہونا

یہ معلوم ہوتا ہے کہ روا نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر ان تین چیزوں میں اور بعضے فقہا نے لاحق کیا ہے ساتھ اُنکے اُن چیزوں کو کہ اسباب جہاد سے ہیں جیسے کہ گدہا اور خچر بیچ حکم گھوڑے کے ہیں اور فیل بیچ حکم اونٹ کے ہے اور جو چیز کہ اسباب جہاد سے ہے اُسکی سابقت میں شرط کرنا مال کا واسطے رغبت دلانے کے ہے جہاد میں بخلاف اُن چیزوں کے کہ اسباب جہاد سے نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کی اُسمیں سابقت ولینا مال کا اُسپر جائز نہیں اور بعضوں نے پیادہ پا کے مسابقت کو اور بعضوں نے مسابقت کو ساتھ تیر پھینکنے کے بھی لاحق کیا ہے بسبب ہونے اُنکے کے بیچ معنے تیر کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ شرط کرنے مال کے مسابقت میں معنے قمار کے ہیں اسلیے کہ اُسمیں خطرہ ہے بیچ ملک کے اور تردد ہے بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنے ہیں قمار کے مگر یہ کہ مال شرط کیا جاوے امام کی طرف سے یا اور تیسرے شخص کی طرف سے کہ وہ کہیں جو کوئی بڑھ جاوے تو مجھ اُسکے لیے اسقدر مال ہے یا مال ایک جانب سے ہو دونوں میں سے جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاوے تو تجھ پر میرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاؤں میں تیرے لیے کچھ نہیں ہے مجھ پر اور اگر دونوں طرف سے ہو جیسے کہ کہے اگر بڑھ جاؤں میں تیرے لیے تجھ پر اسقدر ہے اور اگر تو بڑھ جاوے تو مجھ پر تیرے لیے اسقدر ہے یہ جائز نہیں اسلیے کہ حقیقت قمار کی یہی ہے مگر بسبب داخل ہونے محلل کے جیسے کہ حدیث آینده میں آتا ہے ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمِنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ فَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے پس اگر ہو تیز گھوڑا اسطرح کا کہ امن میں کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے یعنے بلکہ معلوم ہے کہ آگے ہی بڑھ جاوے گا بسبب ہونے اُسکے کے تیز رو پس نہیں بھلائی اُسمیں اور اگر امن میں کیا جاوے اُس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں مضائقہ ساتھ اُسکے نقل کی شرح السنۃ میں اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنے ایسا گھوڑا ہو کہ امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں ہے قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑے کو درمیان دو گھوڑوں کے اور تحقیق امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہے ف شخص کہ داخل کرے [illegible] بصورت [illegible] ہے اور محلل وہ ہے کہ لاوے گھوڑے کو درمیان [illegible] [illegible] کے لیے اور شرط جانبین سے کی ہے اور عقد قمار ہوئی ہے پس لاوے گھوڑا بشرط اسکے کہ اگر گھوڑا [illegible] لے گا دونوں سے اور اگر پیچھے رہ گیا نہیں اُسپر کچھ اور یہ محلل بسبب اسکے ہوا کہ بسبب اُسکے عقد قمار سے نکلتا ہے کہ پہلی [illegible] نہیں [illegible] اور اب ایک جانب پس اگر محلل بڑھ جاوے گا اُن دونوں سے لیوے مال مشروط اُنسے اور اگر وہ دونوں بڑھ جاویں اُس سے [illegible] اُنکو اور دونوں میں جو ایک [illegible] بڑھ جاویگا اُسکو لینا جائز ہوگا دوسرے سے اور کہا مظہر نے کہ محلل کو چاہیے کہ ایسے گھوڑے پر سوار ہو کہ مانند گھوڑے اُن دونوں کے ہووے یا قریب اُنسے دوڑنے میں پس اگر ہو گا گھوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہے کہ اُن دونوں کے گھوڑے [illegible] گھوڑے سے نہیں بڑھ سکتے تو نہیں جائز بلکہ ہونا نہونا اُسکا برابر ہے اور اگر نہیں جانتا ہے یقیناً کہ میرا گھوڑا بڑھ جاوے گا اُن دونوں کے گھوڑوں سے یا نہیں جانتا ہے کہ میرا گھوڑا پیچھے رہ جاوے گا تو جائز ہے حاصل یہ کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ احتمال بڑھ جانے اور نہ بڑھ جانے کا رکھتا ہے تو جائز ہے والا نہیں جائز ع ح والدر وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے جلب اور نہ جنب زیادہ کیا یحیی نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنے کہا لا جلب لا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے

بھی مسابقت اور شرط کرنی ہو گھڑ دوڑ میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی نے ساتھ زیادتی بعض الفاظ اور معانی کے بیچ باب غصب کے **ف** جلب کو ۃ میں یہ ہو کہ زکوۃ لینے والا دور اترے زکوۃ دینے والوں سے اور حکم کرے انکو مواشی یہاں میرے پاس لے آو اور جنب یہ کہ مال والے اپنے موضع سے دور جا بیٹھیں اور زکوۃ لینے والے کو مشقت میں ڈالیں تا وہ وہیں جاوے پس یہ دونوں مکروہ و ممنوع ہیں اور جلب گھڑ دوڑ میں یہ کہ ایک شخص کو پیچھے اپنے گھوڑے کے لگا لیوے کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تا وہ آگے بڑھ جاوے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا بیچ پہلو گھوڑے اپنے کے رکھے اور جب گھوڑا سواری کا تھک جاوے تو اس گھوڑے پر سوار ہو لے یہ بھی منع ہے ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْیَمِیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہے کہ بیچ پیشانی اسکی کے تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ جسکی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پانوں سفید ہوں لیکن دایاں ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ دُم اور عیال اسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کے یعنے جو کہ سیاہ گھوڑے میں ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِكُلِّ كُمَیْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو گھوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا یا سیاہ و سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اشقر کہتے ہیں گھوڑے سرخ رنگ کو اور فرق کمیت و اشقر میں یہ ہے کہ کمیت کی دُم اور عیال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ ۱۲ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُمْنُ الْخَیْلِ فِی الشُّقْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ رنگ کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِیَ الْخَیْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا اَذْنَابَهَا فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِیَهَا مَعْقُوْدٌ فِیْهَا الْخَیْرُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عتبہ بن عبد سلمی سے یہ کہ اسنے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ کترو بال گھوڑوں کے پیشانیوں کے اور نہ عیالیں انکی اور نہ دُمیں انکی اسلیئے کہ دُمیں انکی چوریاں انکی ہیں کہ انسے مکھیاں اڑاتے ہیں اور عیالیں انکی سبب گرم ہونے انکی کے ہیں اور انکی پیشانیوں کے بالوں میں بندھی ہے بھلائی نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَیْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِیْهَا وَاَعْجَازِهَا اَوْ قَالَ اَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھ رکھو گھوڑے اور ہاتھ پھیر کرو انکے پیشانیوں پر اور انکی پیٹھوں پر یا فرمایا بدلے اعجاز ہا کے اکفالہا یعنے ایک ہی ہیں اور گنڈے باندھو انکے گردنوں میں اور نہ باندھو انکے گردنوں میں چلّے کمان کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** باندھ رکھو الخ یہ کنایہ ہے فربہ کرنے انکے سے جہاد کے لیئے اور ہاتھ پھیرنے سے مقصود صاف کرنا انکا ہے گرد و غبار سے اور پہچاننا حال فربہی انکے کا ہے اور اس سے انس و راحت بھی حاصل ہوتی ہے انکو اور عادت جاہلیت کی تھی کہ چلّے کمان کے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے تا نظر نہ لگے اس سے منع فرمایا واسطے تنبیہ کرنے کے اسپر کہ یہ رد تقدیر نہیں کرتا یا اسلیئے کہ گلا نہ گھٹے اسکا ۱۲ ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَامُوْرًا

مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَّا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَّا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰی
فَرَسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہیں خاص کیا ہمکو
سوائے لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزوں کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاویں ہم صدقہ اور یہ کہ جست
کرواویں ہم گدہوں کو گھوڑیوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف امر کیے گئے کہ کرتے تھے جو کچھ حکم کیے جاتے تھے خدائے تعالے
کی طرف سے اور حکم نہیں کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اپنے طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے اور مخصوص نہیں کرتے تھے کسی کو ساتھ
کسی چیز کے احکام سے کہ چاہتے حتی کہ اہل بیت کو کہ خصوصًا قرب تھے جیسے کہ کہا نہیں خاص کیا ہمکو الخ اور نہ جست کرواویں ہم الخ تاپیدا ہو اس سے
خچر اس سے منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہے قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلے اچھی چیز کے اسلیے کہ خچر نہیں کام آتا جہاد وغیرہ میں پس یہ مکروہ ہے
اور اگر کھا جاوے کہ خاص کرنا بیچ نہی کے کھانے صدقہ سے تو ظاہر ہے لیکن حکم کرنا ساتھ پورا کرنے وضو کے اور نہی جست کروانی گدھے کے سے
گھوڑے پر شامل ہے سب امت کو خاص ہونا انکو کیا معنے جواب یہ کہ طلب لازم اور واجب ہونا ہے اوپر اہل بیت ہیں یا تاکید و مبالغہ منظور ہے اسکے
حق میں اور اس حدیث میں دلیل ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں خاص کیا حضرت نے اپنے اہلبیت کو ساتھ علوم مخصوصہ کے اور مثل اسکے وہ حدیث ہے کہ اور
حضرت علی سے جبکہ پوچھے گئے ہل عندکم شيء ليس في القرآن فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا الا ما في القرآن الا فهما يعطى الرجل في
كتابه وما في الصحيفة الحديث ۱۲ح ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ
لَوْ حَمَلْنَا الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا
يَعْلَمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا ہدیہ بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خچر پس سوار ہوئے
اسپر پس کہا حضرت علی نے اگر جست کرواویں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر پس ہوں واسطے ہمارے مانند ان خچروں کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہ کرتے ہیں یہ وہ شخص کہ نہیں جانتے ہیں نقل کی یہ ابوداؤد و نسائی نے ف نہیں جانتے یعنے یہ کہ جننا گھوڑے کا گھوڑی پر بہتر ہے اس سے واسطے اس چیز کے
کہ ذکر کیے گئے منافع اسکے یا نہیں جانتے احکام شریعت کے اور نہیں راہ پاتے طرف اس چیز کے کہ اولی ہے انکے لیے اور آمین نہیں ہے جست کروانی
گدھے کے سے گھوڑی پر اور یہ نہی کراہت کے لیے ہے ۱۲ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی چاندی سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپے کہ جائز ہے زیور تلوار کا ساتھ
تھوڑی سی چاندی کے اور اسی طرح کمربند اور سونے کا نہیں جائز کسی میں بھی وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ
قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہے ہود بن عبد اللہ بن سعد سے کہ نقل کی دادا اپنے سے کہ مزیدہ ہے کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دن فتح مکے کے اس حال میں کہ انکی تلوار پر
تھا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یہ حدیث لائق دلیل پکڑنے کے نہیں بیچ جائز ہونے استعمال سونے کے ہتیار میں
اسلیے کہ سند اسکی قوی نہیں ۱۲ ع وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ
بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھیں دن احد کے دو زرہیں کہ ایک کو دوسرے پر پہن لیا تھا نقل
کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے مبالغہ کرنا اسباب جہاد میں اور یہ منافی توکل کے نہیں ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تھا بڑا نشان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چھوٹا نشان اُنکا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلَى
مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ
سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے موسی بیٹے عبیدہ مولی محمد بن قاسم کے سے کہ کہا بھیجا
مجکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے درحالیکہ پوچھا تھا محمد نے براء سے نشان رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس کہا براء نے کہ تھا نشان
سیاہ رنگ کا کپڑا اسکا چوکور تھا قسم نمرہ کے سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** مراد سیاہ رنگ سے یہ ہے کہ غالب رنگ اسکا سیاہ
تھا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہ نمرہ تھا اور نمرہ اُس کملے کو کہتے ہیں کہ اُسمیں خط سیاہ اور سفید ہوتے ہیں مشابہت دی
اُسکو ساتھ نمرہ یعنے چیتے کے ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں یعنے دن فتح مکہ کے اس حال میں کہ نشان آپکا سفید تھا
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا نہیں تھی کوئی چیز محبوب تر طرف
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد عورتوں کے گھوڑوں سے یعنی جہاد کے لیے نقل کی یہ نسائی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا بِيَدِهِ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ قَالَ مَا هٰذِهِ أَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ
وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّينِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے علی سے کہ کہا تھی
بیچ ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کمان عربی پس دیکھا ایک شخص کو کہ اُسکے ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کیا ہے یہ ڈالدے اسکو اور لازم پکڑو
اس طرح کی کمان کو یعنی جیسے عربی اور [illegible] کے یعنی جیسے تیر ہیں اور لازم پکڑو نیزہ کامل [illegible] تحقیق [illegible] اللہ [illegible]
بسبب انکے دین میں اور جمادے گا تمکو شہروں میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** گویا ان صحابی نے دیکھا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار
کیا اُسکو کمان عربی پر سمجھکر گمان کیا کہ وہ بہت مدد گار ہے لڑائی میں اور فتح ہوئے شہروں میں پس ارشاد کیا حضرت نے اُسکو کہ یوں نہیں جس طرح
تو خیال کرتا ہے بلکہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] جسکو چاہتا ہے اور نصرت [illegible] طرف سے [illegible] قوت [illegible] سکی [illegible] قوت [illegible]
[illegible] بَابُ آدَابِ السَّفَرِ [illegible]
یا حج کا یا سوائے اسکے کا اور آداب سفر کے بہت ہیں بعضے اسطرح کے ہیں کہ رعایت اُنکی پہلے سفر سے کرنی چاہیے اور بعضے درمیان سفر کے اور بعضے بعد
[illegible] کتاب احیاء العلوم میں خوب تفصیل سے بیان کیے ہیں ۱۲ ح اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے کعب
بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کے اور تھے حضرت دوست رکھتے یہ کہ نکلیں دن جمعرات کے یعنے
سفر جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری نے **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہے شام میں ایک مہینے کی راہ ہے مدینے سے اور غزوہ تبوک سنہ ۹ میں ہوا اور یہ آخری
غزوہ حضرت کا ہے اور جامع الاصول میں حدیث ابو داود کی کعب بن مالک سے نقل کی ہے کہ کم تھا کہ باہر نکلے حضرت سفر کے لیے مگر روز پنجشنبہ کے
جس وقت چلنے کے لیے جاتے اور پنجشنبہ کے نکلنے میں کئی احتمال ہیں ایک تو یہ کہ یہ دن مبارک ہے چڑھتے ہیں اسمیں اعمال بندوں کے طرف

اللہ تعالی کی پس چاہا حضرت نے کہ چڑھایا جاوے آج عمل بہا کہ افضل اعمال ہے اور دوسرے یہ کہ خمیس یعنے لشکر کے ہے پس اسمین تفاول ہے ساتھ اسکے کہ فتح پاوین لشکر پر کہ اوسکی طرف جاتے ہین واللہ اعلم جو کچھ کہ موافق سنت نبوی کے ہے یہ ہے اور مدار اوپر استخارہ اور تفویض اور توکل کے ہے اور سلف سے اصلا منقول نہین کہ اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعات بحکم نجوم کرتے ہون امیر المومنین حضرت علی سے منقول ہے کہ کسی نے اونکے پاس کسیکو کہا کہ فلانے روز جا اور فلانے روز نجا فرمایا اگر شمشیر میرے ہاتھ مین ہوتی تو مارتا مین گردن تیری رہتے تھے ہم بیچ خدمت ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ سنا ہمنے نزدیک انکے کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانے روز مسافرت کرنی چاہیے اور فلانے روز نکلنی چاہیے اور جو کچھ کہ قمر در عقرب اور محاق حضرت علی سے روایت کرتے ہین صحت کو نہین پہونچا ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین آدمی اوس چیز کو کہ تنہا سفر کرنے مین ہے اوسقدر کہ جانتا ہون مین نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے ف اوس چیز کو یعنے ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہ ہے کہ بسبب تنہائی کے جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہے کہ کوئی غمخوار مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کے خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصا رات کو ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ساتھ ہوتے فرشتے اوس قافلہ کے کہ اوسمین کتا ہو یا گھنٹال نقل کی یہ مسلم نے ف مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین نہ کتبہ اور حفظہ اور مراد کتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہو پس کتا رکھنا پاسبانی کے لیے اور محافظت مواشی کے لیے مباح ہے اور جرس اسکو کہتے ہین کہ جانور وغیرہ کے گلے مین باندہا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنے گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اسکے منع ہونے کا یہ ہے کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہے یا اسلیے کہ اون لٹکانے کی چیزون مین سے ہے کہ منع ہے لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی کے اور مؤید ہے اسکا قول حضرت کا کہ آگے آتا ہے مزامیر الشیطان اور شرح السنۃ مین روایت کیا گیا ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوسحال مین کہ اوسکے پاؤن مین گھنگرو باجا بجتے تھے کہا حضرت عائشہ نے کہ نکالو میرے پاس سے تفریق کرنے والے ملائکہ کو اور فرمایا حضرت نے کہ ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹال مزامیر الشیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مزامیر جمع مزمار کی ہے مزمار کہتے ہین نے کو کہ بجائی جاتی ہے اور زمر اور تزمیر کہتے ہین گانے کو ساتھ نے کے اور مزامیر بلفظ جمع اسلیے فرمایا کہ آواز اوسکی منقطع نہین ہوتی گویا ہر جزو اوسکا مزمار ہے اور مزامیر شیطان اسکو اسلیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہے ذکر و فکر سے ع ح وَعَنْ أَبِي بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا تُبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بشیر انصاری سے یہ کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعضے سفرون اونکی کے پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو کہ ندا کرے اہل سفر مین اس حکم کو کہ نہ باقی چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کے قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہے قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ شک راوی ہے کہ حضرت نے قلادہ من وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکے کاٹنیکو اسلیے فرمایا کہ اونمین گھنٹا بھی باندھتے تھے اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسا کہ اوپر گذرا یا اسلیے فرمایا کہ اونمین منکے وغیرہ ڈال کر جانورون کے گلے مین باندہتے تھے بگمان اسکے کہ بسبب اونکے محفوظ رہینگے آفات سے پس منع فرمایا حضرت نے اور سے کہ یہ اللہ کی تقدیر کو نہین پھیرتا ہے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ
فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس دو اونٹون کو حق اونکا زمین سے یعنے گھانس یعنے چھوڑ دیا کرو اونکو
ساعت بساعت تا چرین اور تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلو اوس پر یعنے تاخیر نکرو راہ مین تا پہونچا دین تمکو منزل مقصود
کو پہلے اسکے کہ ضعیف ہون اور جسوقت کہ اوترو تم رات کو پس بچو راہ سے یعنے رستے پر مت اوترو اسواسطے کہ رستے راہین ہین جارپایون کے اور ٹھکانے ہیں
موذی جانورون کے یعنے سانپ بچھو وغیرہ کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنے مین در حالیکہ باقی ہے
اونٹون مین گودا اونکا یعنے قوت اونکے بدن کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ
مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا اوسوقت کہ تھے
ایک سفر مین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا حضرت کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے و
اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہے ساتھ اوسکے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دیوے وہ سواری اوس شخص کو کہ نہیں سواری
واسطے اوسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زیادہ توشہ پس دیوے اوس شخص کو کہ نہیں توشہ واسطے اوسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرت نے اقسام
مال کا یعنے فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑے وغیرہ زیادہ حاجت سے پس خرچ کرے اوسپر کہ جسکے پاس وہ نہو یہانتک کے جانا ہمنے کہ
نہین حق واسطے کسیکے ہم مین سے بیچ زیادتی مال کے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائین بسبب تھک جانے اوسکے کے یا معنی یہ ہین
کہ پھیرتا تھا آنکھین اپنی اور دیکھتا تھا داہنے اور بائین واسطے طلب اوس چیز کے کہ روا کرے حاجت اپنی ساتھ اوسکے حاصل یہ کہ وہ عاجز تھا لیکن
وراحلہ کے حضرت نے رغبت دلائی لوگون کو کہ درماندہ کی خبرگیری کرین ع وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ
قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا باز رکھتا ہے ایک تمہارے کو نیند اوسکی سے اور کھانے
اوسکی سے اور پینے اوسکی سے پس جسوقت کہ پورا کر چکے ایک تمہارا حاجت اپنے سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ایک ٹکڑا ہے یعنے سفر ایک نوع ہے انواع عذاب جہنم سے بموجب قول اللہ تعالے کے سارہقہ صعودا اور سفر کھانے پینے وغیرہ سے
باز رکھتا ہے بحسب عادت وجہ یہ کہ یہ چیزین نہین میسر ہوتین اور تخصیص ان چیزون کی بطور مثال کے فرمائی والا سفر مین فوت ہوتے ہین بہت امور دینی
اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتیون کے اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کی پیش آتی ہے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ
بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلٰثَةً عَلٰى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے سفر سے استقبال کئے جاتے ساتھ لڑکون اہلبیت اپنے کے
یعنے اہلبیت کے لڑکون کو حضرت پاس لیجاتے اور تحقیق حضرت آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا مین طرف حضرت کے پس اوٹھایا اور سوار کیا

مجکو آگے اپنے پھر لائے گئے ایک دونوں بیٹوں فاطمہ کے سے یعنے حضرت امام حسنؓ یا امام حسینؓ پس بٹھالیا اونکو پیچھے اپنے پھر داخل کئے گئے ہم مدینہ مین تینون
ایک جانور پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّهُ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق انس آئے وہ اور ابوطلحہ یعنے سفر سے مدینہ مین ہمراہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال مین کہ ساتھ حضرت کے تھین صفیہ کہ پیچھے بیٹھایا تھا اونکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ قصہ خیبر سے
پھرنے کے وقت کا ہے کہ صفیہؓ مال غنیمت خیبر کے سے تھین کہ پہلے دحیہ کلبی کے ہاتھ لگی تھین اور اونسے حضرت نے لیا اور آزاد کر کر نکاح کیا اور اپنے ساتھ بٹھا
کر سواری پر لائے تھے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ
عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین آتے تھے اہل اپنے کے پاس رات کو یعنے سفر سے اور نہین داخل ہوتے
تھے یعنے گھر مین مگر اول روز یا آخر روز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ
الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دراز ہووے تم مین سے کوئی
غائب ہونا یعنے سفر مین بہت دن لگین پس نہ آوے اپنے گھر مین رات کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شرح السنہ مین روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا اونھون
نے کہ رات کو آئے گھر مین دو شخص بعد منع کرنے حضرت کے پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مردون کو تمام **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنے شہر مین پس نہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کے لیوے بیوی اور کنگھی کرے
وہ بیوی کہ پراگندہ ہون بال اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ صبر کرے تا عورت اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور لیکن ان دنون
کہ یہ سب مکروہ ہے واسطے اوسکے کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اوسکے آنیکی رات کو تو نہین مضائقہ ہے بموجب قول حضرت کے
اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسی ہی جبکہ ہو بڑے لشکر مین اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گھر والے اوسکے کہ وہ آتا ہے تو نہین مضائقہ ہے رات کے
آنے کا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہے سو حاصل ہے کتنا ہو نہین لیکن ضرور ہے کھٹکھٹانا دروازے کا اور انتظار کرنا جواب کا تمام **وَعَنْهُ**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم
جب تشریف لائے مدینہ مین تو ذبح کیا اونٹ یا گائین **ف** دلالت کیا اس حدیث نے اسپر کہ ضیافت کرے بعد آنے کے سفر سے سنت ہے **وَعَنْ**
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت
کے پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد مین اور پڑھتے اوسمین بیٹھنے سے پہلے دو رکعتین یعنے تحیۃ المسجد یا صلوٰۃ چاشت پھر بیٹھتے اوسمین واسطے
ملاقات لوگون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وقت چاشت کے یہ باعتبار اکثر کے ہے والا پہلے گذر چکا ہے کہ نہین آتے تھے مگر اول روز مین
یا آخر روز مین تمام **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ
فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پس جب آئے ہم مدینہ مین فرمایا مجکو
داخل ہو مسجد مین اور پڑھ اوسمین دو رکعتین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ثابت ہوا داخل ہونا مسجد مین مسافر کو ساتھ حدیث حضرت کی فعلاً اور قولاً
اور اسمین اشارہ ہے طرف تعظیم شعائر اللہ کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ مسجد بمنزلہ گھر کے ہے گھرون اللہ کے سے اور جانے والا اوسمین گویا ملاقات کرنیوالا ہے

اللہ سبحانہ سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا وَکَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِیَّةً اَوْ جَیْشًا بَعَثَھُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ وَکَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَکَانَ یَبْعَثُ تِجَارَتَہٗ
اَوَّلَ النَّھَارِ فَاَثْرٰی وَکَثُرَ مَالُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے صخر بن وداعہ غامدی سے کہ کہا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی برکت دے واسطے میری امت کے بیچ اول روز اونکی کے یعنے اول روز مین طلب علم کرین یا کسب یا سفر وغیرہ ذلک تو
برکت حاصل ہو اوسمین اور تھے حضرت جسوقت بھیجتے لشکر چھوٹا یا بڑا بھیجتے اوسکو اول روز اور تھا صخر سوداگر پس بھیجتا تھا مال تجارت اپنے
اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلَیْکُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو
تم اپنے پر رات کو چلنا اسلیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہے رات کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنے قناعت نکرو دن کے چلنے پر بلکہ کچھ رات کو بھی چلا کرو اسلیے
کہ آسان ہوتا ہے چلنا اور خیال کرتا ہے راہ چلنے والا کہ تھوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہے بہت اور یہ ہوتا ہے بسبب ہونے شغل کے چلنے سے اور نہ دیکھنے
علامات ونشان کے کہ یہ چیزین بھاری کر دیتی ہین چلنے کو بیچ نظر چلنے والے کے اور یہ مراد نہین ہے کہ دن کو چلو ہی نہین چنانچہ اور حدیثون مین آیا ہے کہ
چلا کرو اول روز اور آخر روز مین اور کچھ رات کو ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ الرَّاکِبُ شَیْطَانٌ وَالرَّاکِبَانِ شَیْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَکْبٌ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو
شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنے تین سوار مستحق اسکے ہین کہ اونکو سوار کہین بسبب بچنے
اونکے کے محفوظ شیطان سے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنے سے اسلیے کہ ایک کے ہونے مین تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت
کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہون تو اونمین سے ایک اگر بیمار ہو یا مرجاے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور خوش ہوتا ہے
شیطان یا مراد یہ ہے کہ ساتھ اونکے شیطان ہے کہ حکم کرتا ہے ساتھ شر کے اور مبالغةً اونکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیے کہ
تین آدمی ہون تا جماعت سے نماز پڑہین اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو دو باقی رہین اور اسباب کی نگہبانی کرین اور اگر اوسکے آنے مین تاخیر ہو تو ایک
اون دونون مین کا واسطے خبر اور تحقیق حال کے جاوے اور ایک اسباب کے پاس بیٹھا رہے ع ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ ثَلٰثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ہو وین تین شخص یعنے مثلاً سفر مین پس چاہیے کہ امیر کرین ایک کو اونمین سے یعنے سردار ٹھہراوین افضل کو
اونمین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تین شخص یعنے جماعت ہو کہ اقل اوسکے تین ہین اور ایسی ہی جبکہ دو ہون اور اکتفا تین پر اسلیے کیا کہ پہلے
گذر چکا ہے کہ دو سوار شیطان ہوتے ہین اور امیر کرنے کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اوسکیطرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیے کہ
خیرخواہ اور مہربان اور خادم ہو اونکا جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ سید القوم خادمھم ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَیْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَیْرُ السَّرَایَا اَرْبَعُمِائَةٍ وَخَیْرُ الْجُیُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَنْ یُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون کے
چار ہین اور بہترین چھوٹے لشکرون کے چار سو ہین اور بہترین بڑے لشکرون کے چار ہزار ہین اور ہرگز نہین مغلوب ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے نقل کی

یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** چار بہتر ہیں اسلیے کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت کرے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوینگے اور لکھا ہے علمائے کہ پانچ بہتر چار سے ہیں اور جسقدر زیادہ ہونگے بہتر ہونگے اور تین بہتر ہیں اسلیے کہ تینکو جماعت کہا ہے اور ہرگز نہیں مغلوب ہوتے الخ یعنے بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو بسبب کمی کے نہونگے کہ یہ عادت نہیں ہے بلکہ بسبب اور امر کے مغلوب ہونگے یعنے عجب اور غرور وغیرہ ذلک سے **ت ح** **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہتے چلنے میں یعنے واسطے تواضع اور مدد کرنے کے پس ہانکتے ضعیف کو یعنے اسکی سواری کو تاکہ ملجاوے ساتھ ہمراہیوں کے اور پیچھے سوار لیتے یعنے اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اونہیں اور دعا کرتے اونکے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا تھے لوگ یعنے صحابہ جب اوترتے منزل میں اوترتے متفرق ہوکر بیچ دروں پہاڑوں کے اور نالوں کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمھارا بیچ ان دروں کے اور نالوں کے نہیں ہے مگر شیطان سے ہے کہ تمکو ایک دوسرے سے جدا کرے پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پہونچاوین تمکو پس اوترے لوگ بعد اس فرمانے کے کسی منزل میں مگر ملے ہوئے بعض اونکی طرف بعض کے یہانتک کہ کہا جاتا تھا اگر پھیلایا جاوے اوپر ایک کپڑا البتہ ڈھانک لے سبکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيرٍ وَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوٰى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنٰى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنے تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ تھا کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے اور تھے ابو لبابہ اور حضرت علی شامل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا عبد اللہ نے پس تھا قصہ اسطرح سے جسوقت کہ آتی نوبت اوترنی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ابو لبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ پا چلینگے بدلے آپکے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم دونوں قوی تر مجھسے یعنے دنیا میں اور نہیں میں بے پروا زیادہ ثواب سے یعنے عقبیٰ میں نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** اس سے معلوم ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقوں پر اور احتیاج طرف اللہ تعالے کے **ت ح** **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو پشتوں جانوروں اپنے کو منبر اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے نے سوای اسکے نہیں کہ مسخر کیا ہے جانوروں کو واسطے تمہارے تاکہ پہونچاوین تمکو طرف اس شہر کے کہ نہ تھے تم پہونچنے والے اسکو مگر ساتھ مشقت جانوں اپنے کے یعنے مقصود اون سے سواری اور بآسانی پہونچنا ہے مقصد کو پس یہ بڑا پھل تھا اونکو اور انہیں اور پیدا کیا اسلیے تمہارے زمین کو پس اوسپر کرو اپنے کام اور حاجتیں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہ پکڑو الخ یعنے جانوروں کی پشت پر سوار ہوکے نہ کھڑے رہو باتیں کرنے کے لیے بلکہ اوترکر حاجت روائی اپنی کرو اور پھر سوار ہو اور یہ اوسصورت میں ہے کہ حاجت جانوروں کی اور

کوئی غرض صحیح ساتھ اوسکے متعلق نہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانون کی یعنے مقصود جانور
یہ ہے کہ سوار ہوکر باسانی مقصد کو پہونچیے اور زیادہ تکلف اونکو نہ پہونچا دے اور حاجتین یعنے بیٹھنا اور کھڑا ہونا لوسواے انکے اور حاجتین
زمین پر پورا کرو نہ جانور پر اور جانور پر سواے سواری کے کسیجگہ پہونچانے کو مکروہ ہے ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى
نُحِلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم جسوقت کہ اوترتے منزل مین نہ پڑھتے نماز نفل یہانتک کہ کھولے جاتے
اسباب جانورون کے نقل کی یہ ابو داود نے ف سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہے اور بعضون نے کہا مراد نماز چاشت ہے کہ اوترنے
کے وقت وقت اُسکا ہوتا ہے حاصل یہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن عایت حال جانورون کی مقدم جانتے تھے ح
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ مَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ
وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص
ساتھ اوسکے تھا گدہا یعنے سوار تھا وہ گدہے پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچھے سرکا وہ شخص یعنے تاکہ حضرت آگے بیٹھین پس فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین سوار ہوتا مین آگے تو لایق تر ہے اپنے جانور کے اگلے جانب کا مگر یہ کہ کردانے تو اُسکو واسطے میرے یعنے
صریح کہے تو والا پیچھے سرکنا اُسکا تو اسلیے تھا کہا اُسنے کہ کردانا مین نے اُسکو واسطے آپکے پس سوار ہوے حضرت یعنے آگے اُسکے نقل کی
یہ ترمذی اور ابو داود نے ف اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہے حضرت کی کہ راضی ہوے پیچھے بیٹھنے پر اُس شخص کے ح **وَعَنْ**
سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ
فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنُجَيْبَاتٍ مَعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ
قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ
الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے سعید بن ابی ہند سے کہ نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے اور ہوتے ہین گھر شیطانون کے لیے پس اوپر اونٹ شیطانون کے پس تحقیق دیکھا مین نے اونکو نکلتا ہے
ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیون کے کہ تحقیق فربہ کیا ہے اونکو پس نہین چڑھتا کسی اونٹ پر یعنے احتیاج نہین رکھتا اونکے کوتل رہنے مین اور گذرتا ہے
یعنے سفر مین ساتھ مسلمان بھائی اپنے کے اسحالت مین کہ تحقیق تھک گیا ہے وہ چلنے سے یعنے بسبب ضعف و عجز کے پس نہین سوار کرتا اوسکو اور اوپر گھر
شیطانون کے پس نہین دیکھا مین نے اونکو تھے سعید کہ راوی حدیث کے ہین کہتے نہین گمان کرتا مین اون گھرون کو مگر یہ پنجرے کہ ڈہانکتے ہین لوگ
ساتھ ریشمی کپڑے کے نقل کی یہ ابو داود نے ف ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے الخ حاصل یہ کہ یہ اونٹ واسطے تفاخر اور نام آوری کے کوتل
چلتے ہین نہ واسطے رفع احتیاج اپنی کے اور مسلمانون کے پس چونکہ جانور پیدا کیے گئے ہین واسطے نفع اوٹھانے کے ساتھ سوار ہونے کے اور سوار
کرنے کے کسیکو پس جبکہ نہ اپنی کام مین آیا اور نہ سوار کیا کسی تھکے ہوئے کو اوسپر پس اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اوس سے
پس گویا کہ وہ شیطانون کے لیے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ کوتل گھوڑے کہ یہان امرا آگے رکھتے ہین منع ہے اور شیطانون کے لیے ہوتے
ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قول فاما ابل الشیطان الخ قول راوی حدیث کا ہے یعنے ابو ہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی وہی مجمل سابق ہے یعنے یکون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین اور بعضون نے کہا حدیث تا قول فلم ارہا ہے اور مراد گھرون سے یا تو انبار یا

اور ہو وے ہین کہ اونکو ریشمی کپڑون سے تجنیف کر کر بناتے ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑے کی بنا کر لگاتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ
مذ اتہا اور نشے نہی نہین ہے بلکہ بسبب پوشش کرنے اونکی کے ساتھ حریر کے اور ضائع کرنے مال کے اور تفاخر اور ریا اور اسراف کے نہی ہے وَعَنْ
سَہْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سہل
بن معاذ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تنگ کیا لوگون نے منزلون کو یعنے بعضون نے
بلا حاجت یا زیادہ حاجت سے مکان روک لیے بسبب اسکے تنگی کی جگہ اور رونہ راہ قطع کیا اونہون نے راہ کو یعنے بسبب تنگ کرنے اوسکے گذرنے
والون پر پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنیوالے کو کہ آواز کرے لوگون مین یہ کہ جو شخص کہ تنگ کرے منزل کو یا قطع کرے راہ کو پس نہین ثواب
جہاد اوسکے لیے یعنے بسبب ضرر پہونچانے کے لوگون کو نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ
الرَّجُلُ اَهْلَهُ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہتر ہے اوقات
داخل ہونے مرد کے اپنی گہر والون پاس جبکہ آوے سفر سے اول شب ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ اسصورت مین ہے کہ سفر قریب ہو اور پہلے
جو گذرا کہ رات کو نہ آوے وہ سفر دور کی صورت مین ہے اور نووی نے کہا اگر سفر دور کا بھی ہو اور خبر گہر مین آنے کی دن سے پہونچ جاوے تو مضائقہ
نہین رات کے آنیکا اور بعضون نے کہا مراد داخل ہونے سے گہر والون پاس جماع ہے اسلیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے جب اول شب مین
صحبت کریگا تو آرام سے سوویگا اور حق بیوی کا بھی جلدی ادا ہوگا ف اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ
نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ
ہوتے سفر مین پس اوترتے آخر رات کو یعنے پچھلی سحر کے لیٹتے داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اوترتے کچھ پہلی صبح سے تو کہڑا کرتے ہاتھ اپنا یعنے ہاتھ اپنا
اور رکھتے سر اپنا اپنی ہتیلی پر یعنے تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ
اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹے لشکر کے پس
موافق ہوا یہ دن جمعہ کے یعنے اتفاقاً روز جمعہ کے حکم کیا تہا جہاد کے جانے کا پس صبح کو گئے یار اوسکے یعنے لشکر کے لوگ کہ ہمراہ اونکے گئے تہے اور
کہا عبد اللہ نے یعنے اپنے دل مین یا کسی یار سے کہ پیچہے رہونگا مین اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر جا ملونگا مین
ساتھ اونکے پس جب نماز پڑہ چکے عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکہا حضرت نے اونکو پس فرمایا کس چیز نے منع کیا تجکو صبح کے
جانے سے ساتھ یارون اپنے کے پس کہا ارادہ کیا تہا مین نے یہ کہ نماز پڑہون مین ساتھ تمہارے پہر جا ملون مین اونسے فرمایا اگر خرچ کرے تو جو
چیز کہ زمین مین ہے سب پا ویگا تو ثواب صبح کو جانے اونکے کا نقل کی یہ ترمذی نے ف اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہے بیچ ثواب
جہاد کے اور نماز جمعہ پہلے آنے وقت سے فرض نہین ہوتی ہے اور نکلنا روز جمعہ کے بعد داخل ہونے وقت کے حرام ہے اور سیر کہ جمعہ

اسپر ہم نزدیک جمہور علما کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے روا ہے بسبب ضرورت کے سفر کرنے مین ساتھ فوت ہونے فرصت کے اور مرافقت رفقا
اور مانند اونکے کے لیکن مکروہ ہے کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہے طاعت سے اور نزدیک شافعی کے سفر روز جمعہ کے اگرچہ پہلے زوال سے اور
وقت صبح کے ہو حرام ہے کذا فی سفر السعادۃ ش ح **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ
الْمَلٰئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ساتھ ہوتے
فرشتے اوس قافلہ کے کہ اوسمین ہو چمڑا چیتے کا نقل کی یہ ابو داود نے ف چیتے کے چمڑے پر سوار رہنے اور استعمال مین لانے اوسکے سے منع
فرمایا ہے اسلیے کہ شان تکبر کی ہے اور لباس عجم کا ہے ش ح **وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُھُمْ فَمَنْ سَبَقَھُمْ بِخِدْمَۃٍ لَمْ یَسْبِقُوْہُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّھَادَۃَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ**
اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار قوم کا سفر مین خادم اونکا ہے پس جو شخص پیشدستی
لیگیا اون سے ساتھ خدمت کرنے کے نہین پیشدستی لیجاوینگے اوس سے ساتھ عمل کے مگر شہادۃ کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف
یعنے سردار کو چاہیے کہ خدمت کرے قوم کی اور قایم ہو ساتھ مصالح اونکے کے اور رعایت احوال اونکے کے ظاہر و باطن مین اور بعضون نے کہا
مراد یہ ہے کہ جو کوئی خدمت کرے اگرچہ ظاہر مین ادنی اونکا ہو سید اونکا ہے حقیقت مین بسبب کثرت ثواب کے اور یہ معنی مناسب ہین ساتھ قول حضرت کے
فمن سبقھم الخ یعنے کوئی عمل افضل خدمت سے نہین ہے کہ مردان خدمت بجائی رسند مگر لڑنا اللہ کی راہ مین جسمین کہ مارا جاوے اور فضیلت شہادۃ
کی پاوے ش ح **بَابُ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ وَدُعَائِھِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ** باب ہے بیچ لکھنے نامہ کے طرف کفار کے اور
بلانے اونکی کے طرف اسلام کے ف بلانا کفار کا طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے واجب ہے اور لڑنا پہلے بلانے کے طرف اسلام کے حرام اگر نہ پہونچی ہو
اونکو دعوۃ اور مستحب ہے بلانا اگر پہونچی ہو اونکو دعوۃ اور اکثر بلانا ساتھ لکھنے خط کے ہوتا ہے خصوصا بادشاہون اور امیرون کو چنانچہ حضرت
نے نامے لکھے مین کافر بادشاہون کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری کے اور حضرت جب پھرے حدیبیہ سے تو ارادہ کیا یہ کہ لکھین نامہ طرف قیصر روم
کے پس عرض کیا لوگون نے کہ وہ نہین پڑھتے ہین نامہ کو مگر یہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نے مہر چاندی کی اور رکھدوائین بیچ اوسکے تین
سطرین ایک سطر مین محمد اور دوسرے مین رسول اور تیسرے مین اللہ اور رکی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہے کرامۃ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی ش ح ع
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ
وَبَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلَیْہِ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیَّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی ھِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ
بِدَاعِیَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَ
یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ
وَقَالَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ** روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف قیصر یعنے بادشاہ روم کے
درحالیکہ بلاتے تھے اوسکو طرف اسلام کے اور بھیجی نامہ اپنا طرف اوسکے ساتھ دحیہ کلبی صحابی کے اور حکم کیا اوسکو یہ کہ پہونچاوے
اوس نامہ کو طرف حاکم بصری کے تاکہ پہونچاوے حاکم بصری اوس نامہ کو قیصر کے پس ناگہان اوس نامہ مین لکھا تھا شروع کرتا ہون مین ساتھ

بسم

نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہی یہ نامہ صادر ہی طرف محمد کے سے کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اُسکا ہی طرف ہرقل کے کہ بڑا صاحب ہی روم کا
سلام ہی اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی یعنے ساتھ اسلام لانے کے اور امور خیر کرنے کے ایپر پیچھے اسکے پس تحقیق مین بلاتا ہون تجکو ساتھ بلانے
اسلام کے کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنے ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کے سے اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنے
ایک ثواب بسبب ایمان لانے کے نبی اپنے پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانے کے مجپر اور اگر منہ پھیریگا تو یعنے قبول اسلام سے پس تجپر ہوگا گناہ
تابعدارون اور رعیت تیرے کا یعنے تجپر ساتھ گناہ تیرے کے گناہ تابعدارون تیرے کا بھی ہوگا بسبب اسکے کہ تابع ہونگے وہ تیرے استمرار کفر مین اور اے
اہل کتاب آؤ طرف کلمہ اور دین کے کہ برابر اور شترک ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یعنے نہین مختلف اُسمین رسول اور کتابین وہ کلمہ یہ ہی کہ
نہ بندگی کرین ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کرین ساتھ اوسکے کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنے جیسا کہ نصاریٰ نے
حضرت عیسیٰ کو رب ٹھہرایا پس اگر منہ پھیرین یعنے اہل کتاب قبول ان بات سے پس کہو تم اے مومنو کہ گواہ رہو اے کافرو کہ ہم ہین مسلمان نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسیین بدلے
اریسین کے اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلے بداعیۃ الاسلام کے ف قیصر بادشاہ روم کو کہتے ہین جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسرے اور بادشاہ
حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ پیش تے اور تشدید
بے اور بادشاہ ہند کو راے کہتے ہین اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نے نامہ لکہا ہرقل تھا اور دحیہ ساتھ زیر دال کے صحابی ہی حضرت
جبرئیل اکثر انہین کی صورت مین اوترتے تھے حضرت نے جب انکو ہرقل کے پاس بھیجا تو وہ ایمان لایا اور بھیجا انکا سنہ چھ مین ہوا اور بصریٰ
نام ایک شہر کا ہی شام مین اور بسم اللہ الخ کہا ابن مالک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکھنے سے یہ ہی کہ اول بسم اللہ لکھے
اور نام مکتوب عنہ کا بھی پہلے لکھے کتاب ہون مین کہ یہ بات کلام اللہ سے بھی سمجھی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنا بر اسکے کہ واو
واسطے مطلق جمع کے ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نے اوسکو خطاب کرکر سلام علیک کہا اسلیے کہ وہ کافر تھا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کرے
ہدایت کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ جایز ہی ابتدا کرنی ساتھ سلام کے واسطے غیر اہل اسلام کے کنایۃً شرع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ إِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَّدْفَعَهٗ إِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ
فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ إِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَهٗ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا نامہ اپنا طرف کسریٰ کے
ساتھ عبداللہ بن حذافہ سہمی کے پس حکم کیا اُسکو یہ کہ پہونچا دے نامہ طرف سردار بحرین کے کہ نام ایک جگہ کا ہی پس پہونچایا حذافہ نے نامہ
سردار بحرین کو پس پہونچایا سردار بحرین نے نامہ کسریٰ کو پس جب پڑھا کسرے نے پھاڑ ڈالا اُسکو کہا ابن مسیب نے بد دعا کی اون پر یعنے کسرے پر
اور اسکے تابعدارون پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نے ف
پس مارا پرویز کو اسکے بیٹے نے کہ شیرویہ نام تھا اُسکا اور بعد چھ مہینے کے اسکا بیٹا بھی مرگیا اور آئی انکی بادشاہت نحوست اور لعنت ابدالآباد
کو شرح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى كِسْرٰى وَإِلٰى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ
يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نامہ طرف کسرے کے اور طرف قیصر کے اور طرف نجاشی کے اور طرف ہر سرکش کے درحالیکہ بلاتے تھے انکو

طرف اللہ کے اور نہیں تھا یہ نجاشی کہ جسکو حضرت نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے وہم
ہوا ہی اُسکو کہ کہا یہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرت نے نماز پڑھی مدینہ مین غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرت کا اور اونکے اصحاب کا اور نام اُسکا
اصحمہ تھا جب اُسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا مر گیا مرد صالح بھائی تمہارا اصحمہ اٹھو اور نماز پڑھو اُسپر اور تھے یہ دونون مسلمان اور
منقول ہی کہ ۶ھ مین لکھے حضرت نے نامے اطراف کے بادشاہون کو اور بھیجا عمرو بن ضمیری کو پاس نجاشی کے اور جب دیکھا نجاشی نے نامہ آنحضرت
کا تو تخت سے اوتر کر زمین پر بیٹھا اور چوما نامے کو اور دونون آنکھون پر رکھا اور حکم کیا ساتھ پڑھنے نامے کے اور جب مطلع ہوا اُسکے مضمون پر اسلام
لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر مین جا سکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت مین اور بھیجا اپنے
بیٹے کو تحفہ لیکر حضرت کے پاس اور بیٹا اسکا راہ مین مرا پھر حضرت نے دوسرا نامہ لکھا اُسکو اور وہ دونون نامے موجود ہین اُسکی اولاد مین اب تک
تعظیم کرتے ہین اُسکی اور برکت طلب کرتے ہین ساتھ اسکے فتدبر ش ح وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّةٍ اَوْصَاهُ فِیْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ
اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا وَاِذَا لَقِیْتَ
عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَیَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی
الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰی دَارِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا
ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِیْنَ وَعَلَیْهِمْ مَا عَلَی الْمُهَاجِرِیْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ یَکُوْنُوْنَ کَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْرِیْ
عَلَیْهِمْ حُکْمُ اللّٰہِ الَّذِیْ یَجْرِیْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَکُوْنُ لَهُمْ فِی الْغَنِیْمَةِ وَالْفَیْءِ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا
فَسَلْهُمُ الْجِزْیَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَکُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ
فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰہِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰہِ وَذِمَّةَ نَبِیِّهٖ وَلٰکِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ
وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّکُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِکُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰہِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ
اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ
اَتُصِیْبُ حُکْمَ اللّٰہِ فِیْهِمْ اَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر یا چھوٹے لشکر پر نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکی کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو
بیچ حق اُن لوگون کے کہ ساتھ اُسکے ہوتے مسلمانون سے ساتھ نیکی کے یعنے سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اُن سے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور جاؤ
جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنے واسطے رضامندی اُسکی کے اور بول بالی کرتے دین اُسکے کی لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے
ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنے اعضا مانند ناک کان وغیرہ کے نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو
لڑکون کو اور جسوقت کہ ملاقات کرے تو اے امیر اپنے دشمنون سے مشرکین میں سے پس بلا اُنکو طرف تین چیزون کے یا کہا طرف تین خلال کے پس
جو چیز ان تین چیزون میں سے قبول کرین تجھسے اور اختیار کرین مشرک پس قبول کر اُن سے اور باز رہ اُن سے یعنے اُن سے زیادہ تکلیف نہ کر
پھر بلا اُنکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کیا تجھسے پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُن سے پھر بلا اُنکو طرف نقل کرنے یعنے چلے آنے کی اپنے ملک سے
یعنے دار الحرب سے طرف ملک مہاجرین کے یعنے دار الاسلام کے اور خبر دے اُنکو یہ کہ اگر کرین وہ یہ یعنے اپنے ملک سے چلے آوین دار الاسلام مین

پس واسطے اُنکے ہی وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہی اور اُنپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہی پس اگر نہ قبول کرین اُٹھ آنا ملک سے پس خبر دے اُنکو
یہ کہ وہ ہونگے مانند گنوارون مسلمانون کے جاری کیا جاویگا اُنپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانون پر یعنے واجب ہونا نماز
اور زکوۃ وغیرہما کا اور قصاص اور دیت اور مانند اُنکے کا اور نہوگا واسطے اُنکے غنیمت اور فئی مین کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کرین ساتھ مسلمانون کے
یعنے اور مہاجرون کے لیے بغیر جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا پس یہ مثل اُنکے ہونگے پس اگر وہ قبول نکرین یہ پس سوال کر اُنسے جزیہ کا پس اگر
اُنہون نے قبول کیا تجسے پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُن سے پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ اُن سے اور جس وقت گھیرے تو ایک
قلعہ والونکو اور بستی والونکو یعنے کفار کو پس چاہین تجسے یہ کہ دے تو واسطے اُنکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اُسکے کا پس نہ دے تو اُنکو ذمہ اللہ کا اور
ذمہ نبی اُسکے کا ولیکن دے تو اُنکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یارون کا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یارون کا سہل تر ہی اس سے
کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اُسکے کا اور اگر گھیرے تو ایک قلعہ والون کو اور چاہین وہ تجسے یہ کہ نکالے تو اُنکو اوپر حکم اللہ کے پس نکال
اُنکو اوپر حکم اللہ کے ولیکن نکال تو اُنکو اپنے حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہونچیگا تو حکم اللہ کو اُنمین یا نہین یعنے کیا جاتا ہی تو کہ وہ
حکم کہ اُنکے نکالنے کا کیا ہی تو نے صواب ہی نزدیک خدا کے اور موافق حکم اُسکے کے ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حاکم مجتہد کا ہی خطی و مصیب
نقل کی یہ مسلم نے ف پہلے جو لفظ ثم ادعہم کا فرمایا بیان اُسکا یہ ہی کہ جب بھیجا تا تو نے چیزون مذکورہ کو بطریق اجمال کے پس جان حکم اُنکا
بطریق تفصیل کے پس بلا اُنکو پہلے طرف اسلام کے کہا نووی نے کہ سب صحیح مسلم کے نسخون مین ثم ادعہم ہی ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ
صواب روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کے چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین بھی بغیر لفظ ثم کے ہی اسلیے کہ یہ تفسیر خصال کی ہی
نہ غیر انکا اور کہا مازری نے کہ ثم یہان زائد ہی وار د ہوا ہی واسطے افتتاح کلام کے اور یہ بیان پہلے چیز کا ہی تین چیزون مین سے اور لفظ
مع المسلمین تک اسی کا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسرے لڑنا ہی اور حضرت نے جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نے کہ ہجرت
ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکہ کے اور وہ چیز کہ واسطے مہاجرون کے یعنے ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہ استحقاق تھا حضرت کے
زمانے مین اسلیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تھا مہاجرین پر وقت نکلنے سے طرف جہاد کے جسوقت کہ حکم کیا انکو امام نے برابر ہی کہ ہون کافی ؤ
لوگ مقابل دشمن کے ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کے کہ نہین تھا واجب اُنپر نکلنا طرف جہاد کے اگر ہون مقابل دشمن کے وہ لوگ کہ
کفایت کرین اور یہی معنے ہین اس قول حضرت کے وعلیہم ما علی المہاجرین یعنے جہاد اور مانند اعراب مسلمانون کے کہ رہتے ہین جنگل مین دار الکفر
مین اور غنیمت اور فئی کے ایکہی معنے ہین کہ اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے ہاتھ لگے اور بعضون نے فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سے
ہاتھ لگے اور فئی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کے ہاتھ آوے اور ذمہ یعنے عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنے اسکے یہ ہین کہ اگر توڑا انہون نے
عہد اللہ کا اور رسول اسکے کا نہین جانے گا تو کہ کیا کرے ساتھ اُنکے یہانتک کہ اذن دیا جاوے تمکو ساتھ وحی کے اور مانند اُنکے کے اُن کے
حق مین اور یہ متعذر ہی تجپر بسبب دور رہنے تیری جگہ اُترنے وحی کے سے بخلاف اسکے کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو جب اور تا یہ ہیگا انکو کرے گا ساتھ
اُنکے قتل کرنے انکے سے یا مقرر کرنے جزیہ سے یا بندی کرنے انکے سے وغیر ذلک بحسب مصلحت کے کہ دیکھ لے گا انکے حق مین تو ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْہَا الْعَدُوَّ وَانْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ
الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْہُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا
اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَہَازِمَ الْاَحْزَابِ اِہْزِمْہُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بعضے دنون اپنے کے وہ دن کہ ملاقات کی اوسمین دشمن سے
یعنے جہاد مین انتظار کیا یعنے نہ لڑے اُن سے یہانتک کہ ڈھلا آفتاب پھر کھڑے ہوے لوگون مین یعنے خطبہ فرمایا پس فرمایا ای آدمیو نہ آرزو کرو
دشمنون کے ملنے کی یعنے نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو اسلیے کہ اُسمین طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منع ہے اور مانگو اللہ سے عافیت پس
جسوقت کہ ملو تم یعنے دشمنون سے پس صبر کرو اور جانو یہ کہ بہشت نیچے سایہ تلوارون کے ہے یعنے قریب ہے پھر دعا کی یا الٰہی اوتارنے والے کتاب کے
اور چلانے والے ابر کے اور شکست دینے والے جماعت کافرون کے شکست دے انکو اور مدد دے ہمکو کافرون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ڈھلا آفتاب حکمت اسوقت کے انتظار مین یہ تھی کہ وہ وقت چلنے ہواؤن اور نشاط نفسون کا ہے اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث
شریف مین آیا ہے کہ اسوقت مین کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور اعمال اوٹھائے جاتے ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہے
اُسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہے چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو شروع ۞ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اِلَیْہِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْہُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ
عَلَیْہِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَانْتَہَیْنَا اِلَیْہِمْ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَکِبَ وَرَکِبْتُ خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَۃَ وَاِنَّ
قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَیْنَا بِمَکَاتِلِہِمْ وَمَسَاحِیْہِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰہِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَلَجَاُوْا اِلَی الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جہاد کرتے ساتھ ہمارے کسی قوم سے یعنی حضرت جہاد کرتے کسی قوم سے اور ہم حاضر ہوتے حضرت
کیجد متمین نہ تھے کہ جہاد کرین ساتھ ہمارے یہانتک کہ صبح کرتے اور دیکھتے طرف اُنکے پس اگر سنتے اذان باز رہتے اُن سے اور اگر نہ سنتے
اذان تو غارت کرتے انکو کہا انس نے پس نکلے ہم طرف خیبر کے پس پہونچے ہم طرف اُنکے رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار
ہوے اور سوار ہوا مین پیچھے ابوطلحہ کے اور تحقیق قدم میرے البتہ لگتے تھے قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنے بسبب اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی سواری پاس تھی ہمارے سواری کے کہا انس نے پس نکلے خیبر والے طرف ہمارے ساتھ تھیلون اور بیلچون اپنے کے یعنے ساتھ اسباب زراعت
کے زراعت کیلیے بے خبر ہمارے آنے سے پس جب دیکھا اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئے محمد قسم ہے اللہ کی آئے محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف
قلعہ کے پس جب دیکھا انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بھاگتے فرمایا یعنے از راہ تفاول کے ساتھ شکست پانے اُنکی کے اللہ بڑا ہے اللہ
بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنے مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتے ہین بیچ میدان ایک قوم کے پس بُری ہوئی صبح اُس قوم کی
کہ ڈرائے گئے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور دیکھتے طرف اُنکے یعنے تامل کرتے اُنکے حال مین اور استدلال کرتے اُنکے
عقائد پر ساتھ افعال اُنکے کے اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شہر کفار کا ہے لیکن پھر بھی تامل کرتے واسطے احتمال اسکے کہ شاید مسلمان ہون پس
پس اگر اذان سنتے تو نہ لوٹتے اور اگر نہ سنتے تو لوٹتے بسبب علامت کفر کے اسلیے کہ ترک کرنا اذان کا اسوقت مین مسلمانون سے متصور نہ تھا
کہا خطابی نے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ اذان شعار اسلام سے ہے اور نہین جایز ترک کرنا اُسکا اگر ایک شہر کے لوگ متفق ہون ترک کرنے
اذان پر تو واجب ہے امام پر قتال کرنا اُنسے اسیطرح فضلاے حنفیہ نے لکھا ہے اور تحقیق ہم الخ یہ جملہ مستانفہ ہے بیان واسطے سبب خرابی خیبر کے اور ڈرائے
گئے ہین یعنے کفار یعنے بُری ہے صبح اُنکی بسبب نازل ہونے عذاب اللہ کے ساتھ قتل کے اور غارت کرنے کے اور یہ نکالا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس آیہ سے انبغدنا استعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء صباح المنذرین کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہی تکبیر کہنا وقت ملنے کے دشمن سے اور جائز ہی استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ مثل ایسے حال کے امور محققہ کے اور ایسی مثل ہی
جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فتح مکہ کے کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علما نے کہ مکروہ ہی اس شے جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کے
محاورات میں اور کلام لغو میں واسطے تعظیم اللہ تعالی کے کتابوں میں بلکہ تصریح کی ہی بعضے علما ہمارے نے ساتھ اسکے کہ کفر ہی رکھنا کلام اللہ تعالی
کا جگہ کلام اپنے کے اسطرح کہ خطاب کرے ایک شخص کو کہ نام اسکا یحیی ہو وقت دینے کتاب کے ساتھ اس آیہ کے یا یحیی خذ الکتاب
بقوت اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہ کہا کے اور داخل ہو کے اور مانند انکے کے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق
الباطل نہیں ہی قبیلہ استشہاد سے بلکہ قبیلہ امتثال سے ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اسی
طرح کہنا رب زدنی علما کا موجب قل رب زدنی علما کے اور مانند انکے کے بجالانا حکم الہی کا ہی پس یہ مستحب ہی ۱۲ ش ح ع وَعَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ
انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں
قتال میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے جسوقت کہ نہ قتال کرتے اول دن انتظار کرتے یہانتک کہ چلتیں بادیں اور
آتا وقت نماز کا یعنے [illegible] روایت کیا یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کے مشروع نہیں تھا
کہ اول روز میں قتال واقع نہوتا غالبا احوال مختلف تھا کبھی روز میں اور کبھی دوپہر ڈھلے ۱۲ ش ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**
فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہی نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ نہ لڑتے اول دن کے انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب اور چلتی بادیں اور نازل ہوتی نصرت یعنے ہو فتح کی یا
حاصل ہو نا فتح کا برکت دعاے مسلمین کے بعد نماز کے مجاہدین کے لیے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ
حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ
لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی قتادہ سے کہ نقل کی نعمان بن مقرن سے کہ کہا جہاد کیا میں نے
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹہرتے یعنے باز رہتے شروع کرنے جہاد کے
یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنے اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت دوپہر ہوتی یعنے بیچ میں
کہ وہ وقت چاشت ہی قریب دوپہر کے ٹھہرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر یعنے دوپہر ڈھلنے پس جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر یعنے اور نماز پڑھتے
انتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ نے تھا کہا جاتا یعنے صحابہ کہتے تھے بیچ ملنے اس فعل کے
کہ اس جہت سے تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہیں بادیں نصرت کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے لشکروں اپنے کے بیچ نماز اپنی کے

بیٹھ بعد نماز کے اور بیان نماز میں جیسے کہ بیچ پڑھنے قنوت کے حدیثیں الحمن ہیں نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا أَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عصام مزنی سے کہ کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے اور فرمایا جب تم دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتے ہیں قتل نہ کرو کسی کو نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے بیچ جنگل اور میں کوئی علامت ہے باقی شعار اسلام سے پس نہ قتل کرو کسی کو یعنی یہاں تک کہ تمیز کر و مومن کو کافر سے عَ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلَى أَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ إِلَى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَأِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوْكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے ابی وائل سے کہ کہا لکھا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس کے یعنی سرداروں انکے کے یہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کیطرف سے ہے طرف رستم اور مہران کے کہ داخل ہیں بیچ جماعت فارس کے سلام اسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی اما بعد از سلام کے جانو تم کہ ہم بلاتے ہیں تمکو طرف اسلام کے یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سے پس ہلاک و پشیمان ہو گے اسلیے کہ تحقیق ساتھ میرے ایک قوم ہے کہ دوست رکھتے ہیں قتل کرنے کو یا مارے جانے کو راہ خدا میں جیسے کہ دوست رکھتے ہیں اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتے ہیں قتال میں یا خوش ہوتے ہیں اور لذت پاتے اسمیں اور سلام اوپر اسکے کہ پیروی کرے ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنہ میں بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ باب ہے لڑنے کا جہاد میں ف یعنی اسمیں وہ حدیثیں ہیں کہ رغبت دلائی ہے حضرت نے اسمیں جہاد کی اور بیان کیا ہے ثواب جہاد کا ع اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے جابر سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن جنگ احد کے خبر دو تم اگر میں مارا جاؤں یعنی شہید ہوں پس کہاں ہونگا میں بہشت میں یا دوزخ میں فرمایا بہشت میں پس پھینک دیں اسنے کھجوریں کہ تھیں اسکے ہاتھ میں یعنی واسطے جلدی حاصل ہونے شہادت کے اور داخل ہونے کے بہشت میں پھر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا نہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوے یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتے ساتھ غیر اسکے کے یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کے اور متوجہ ہوئے سفر دور دراز کو اور جنگلوں بے آب و گیاہ کو اور بہت سے دشمنوں کو پس کھول کر کہدیا حضرت نے

مسلمانوں کو احوال اس غزوہ کا تا درستی کریں سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرت نے صحابہ کو ساتھ راہ و روش اپنے کے ارادہ رکھتے تھے
نقل کی یہ بخاری نے **ف** توریہ کے معنی چھپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنے اگر حضرت چاہتے کہ ایک جگہ جہاد کو جائیں تو لوگوں میں
ایسا مشہور کر دیتے کہ اور جگہ جاوینگے اور یہ اسلیے تھا کہ دشمن غافل رہین یہ قسم خدعہ سے تھا جیسا کہ آیا ہے الحرب خدعۃ اور یہ توریہ بطریق
تعریض اور کنایہ کے تھا نہ ساتھ قول صریح کے جیسا ایک بار نے جہاد کا ارادہ کرتے تو اعلان اور جگہ کا اور بغیت اسکی راہ کی پوچھتے حیثیں
طرف نکالتے صریحانہ کہتے تھے کہ میں فلان جگہ جاتا ہوں ... جہاد کہ جہاد تبوک ہے اشارہ طرف اس جہاد کے کیا
معلوم و معروف تھا بہ نسبت کعب بن مالک اور کعب ایسے جو حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے مدینہ ہی میں رہ گئے تھے چنانچہ قصہ اس کا مشہور اور مذکور ہے
قرآن مجید میں یعنے وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کے بڑا تھا اسمیں اور دور و دراز اسیے کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کے ہے چودہ منزل
مدینہ سے اور یہ اخیر غزوہ حضرت کے غزوہ میں تھا کہ سنہ نو میں ہوا اور بڑی تکلیف پہنچی وہاں اونٹوں میں شرح **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لڑائی فریب ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے مکر و فریب کرنا لڑائی میں زیادہ مفید ہوتا ہے بہت لڑنے سے اور فریب اسطرح
دے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا پھر یکایک حملہ کرے پس اسطرح اور مانند اسکے
فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور لفظ خدعہ ساتھ زبر اور پیش خ اور جزم دال کے ہے اور زبر افصح ہے یعنے حرب تمام ہوتی ہے ساتھ
ایک فریب کے اور ساتھ زیر خ کے بھی آیا ہے یعنے نوع از فریب اور ساتھ پیش خ اور زبر دال کے یعنے جنگ بہت فریب دینے والی ہے
یعنے آدمی کے خیال میں کچھ کچھ ڈالتی ہے جب جنگ کرتا ہے تو امر خلاف اسکے ظاہر ہوتا ہے جیسے ضحکہ اور لعبہ کہتے ہیں اسکو کہ
بہت ہنستا ہے اور بہت کھیلتا ہے اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ جایز ہے فریب کرنا ساتھ کفار کے لڑائیمیں مگر جس صورتمیں کہ اسمین
نقض عہد و امان ہو تو نکرے شرح **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ**
مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں لیجاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتوں کو انصار میں سے ساتھ اپنے جسوقت کہ جہاد کرتے
حضرت یعنے مع صحابہ کے پانی پلاتیں یہ عورتیں یعنے غازیوں کو اور دوا کرتیں زخموں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جہاد میں لیجانا بڑی بوڑھیوں کا واسطے مصلحت پانی پلانے کے اور دوا کرنے کے جایز ہے اور اگر واسطے مصلحت مباشرت و صحبت کے
لیجاوین تو لونڈیاں بہتر ہیں نہ آزاد بیبیاں شرح **وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ**
غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ام عطیہ سے کہ کہا غزوے کیے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے پیچھے رہتی تھی میں انکے ڈیروں میں پس تیار کرتی تھی
میں واسطے انکے کھانا اور دوا کرتی تھی میں زخمیوں کی اور خبرگیری کرتی تھی میں بیماروں کی نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ
بن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سے اور لڑکوں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہ قتل کیجاوے عورت اور لڑکا اور نہ اپاہج اور نہ اندھا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیے جاوین

فقال السهیلی ... الکذب ... التعریض ... الاضطرار ... ابو حنیفة ... حسن الانتصار ... التعریض ... ۲۱۲

حالت قتال اپنے مین اور عورت بلکہ قتل کیجاوے اگرچہ نہ قتال کرے اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیے کہ بادشاہ کے قتل مین انکی شوکت ٹوٹتی ہے ۔ **وعن** الصعب بن جثامۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اھل الدار یبیتون من المشرکین فیصاب من نسائھم وذراریھم قال ھم منھم وفی روایۃ ھم من آبائھم متفق علیہ روایت ہے صعب بن جثامہ سے کہا پوچھے گئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دیار سے یعنے کافرون سے کہ رہتے ہین شہرون مین شبخون کیے جاوینا پس ماری جاوین عورتین انکی اور اولاد انکی فرمایا کہ وہ بھی اونہین مین سے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے عورت کو اور لڑکون کو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مین ماری جاوین تو کچھ مضائقہ نہین کہ یہ بھی کافر ہین مانند بڑے مردون کے حکم قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونے انکے بڑے مردون لڑنے والے سے

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولھا یقول حسان وھان علی سراۃ بنی لؤی حریق بالبویرۃ مستطیر وفی ذلک نزلت ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کاٹنے درخت کھجورون بنی نضیر کے اور جلانے انکی کا حکم فرمایا اور اُسکے حق مین کہا ہے حسان نے شعر اور آسان ہوا سیر سرداران بنی لوی کے جلانا بویرہ کا پھیلا ہوا اور اسی مین یہ آیۃ اوتری جو کچھ کہ کاٹا تم نے درخت کھجور سے یا چھوڑا تم نے اُسکو کھڑا ہوا اُسکی جڑون پر پس ہے کاٹنا بسبب حکم اللہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہے قبائل یہود سے جب اونہون نے توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کے قتل کرنے کا تو نازل ہوئی وحی ساتھ اُس چیز کے کہ قصد کیا اونہون نے پس جلاوطن کیے گئے طرف خیبر کے اور جلائی گئین کھجورین انکی اور خراب کیے گئے گھر اُنکے اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کے اور لوی ساتھ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کے اولاد نضر بن کنانہ سے ہے کہ حضرت کے اجداد سے ہین اور مراد بنی لوی سے اشراف قریش ہین یعنے اصحاب حضرت کے اور بویرہ نام ایک جگہ کا ہے کہ جہان کھجورین بنی النضیر کی تھین اور روایت کیا گیا ہے کہ جب حضرت نے حکم کیا بنی نضیر کی کھجورون کے کاٹنے کا تو اونہون نے کہا یا محمد آپ منع فرماتے تھے فساد کرنے سے زمین مین پس یہ کھجورین کیون کاٹین اور جلائین پس آیہ مذکورہ اوتری تو اس سے معلوم ہوا کہ جایز ہے کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا ۔

وعن عبد اللہ بن عون ان نافعا کتب الیہ یخبرہ ان ابن عمر اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغار علی بنی المصطلق غارین فی نعمھم بالمریسیع فقتل المقاتلۃ وسبی الذریۃ متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عون سے یہ کہ نافع نے لکھا طرف ابن عون کے درحالیکہ خبر دیتا تھا نافع اُسکو یہ کہ ابن عمر نے خبر دی اُسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تھے وہ اپنے مواشی مین بیچ مکان مریسیع کے پس قتل کیا اُنکے لڑنے والے کو اور بندی پکڑا اُنکی عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی مصطلق بطن ہے خزاعہ مین سے اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے وہان پانی تھا بنی مصطلق کا اور لڑنے والون سے مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکھتے تھے لڑنی کی یعنے مرد عاقل و بالغ اور ذریت سے مراد ہین عورتین اور لڑکے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا کفار کا اور لے لینا اُنکے اموال کا حالت غفلت مین بیچ

وعن ابی اسید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لنا یوم بدر حین صففنا لقریش وصفوا لنا

إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابی اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کے جسوقت کہ صف باندھی ہمنے واسطے لڑنے قریش کے اور
صف باندھی قریش نے واسطے لڑنے ہمارے کے جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہارے یعنے ایسے کہ تیر پہونچ سکے اُن تک تب مارو اُن کو
تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کے ہے جسوقت کہ نزدیک پہونچین وہ تمہارے پس تیر مارو اُنکو اور باقی رکھو تیر یعنے سب تیر نہ خرچ
کر ڈالو کچھ باقی بھی رکھو تا وہ غالب نہون تم پر بسبب نہ ہونے تیر تمہارے کے نقل کی یہ بخاری نے وَحَدِيثُ سَعْدٍ هَلْ
تُنْصَرُونَ سَنَذْكُرُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور حدیث سعد کی کہ سر اسکا ہل تنصرون ہے ذکر کرین گے ہم بیچ باب فضل الفقراء کے اور حدیث براء کی کہ سر اوسکا یہ
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا ہے بیچ باب المعجزات کے آ رہا ہے گا انشاء اللہ تعالے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے رَسُولُ اللّٰهِ
کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر مین ایک رات نقل کی یہ ترمذی نے **ف** تعبیہ کیا یعنے مہیا کیا لڑائی کے لیے ساتھ
ہتیارون کے اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم مین سے اُس جگہ کہ مناسب تھے اُسکے لیے رات کو تا دن کو اُسی طرح کھڑے
رہین بیچ **وَعَنِ** الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حٰمٓ
لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مہلب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے غزوہ
خندق مین اگر شب خون کرین تم پر دشمن پس چاہیے کہ ہووے علامت تمہاری لفظ حم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف**
علامت سے غرض یہ تھی تا پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون اور یہ قرار داد سپاہیون کا ہے کہ ایک بولی اپنی مین مقرر کر لیتے ہین تا علامت رہے
اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہے خصوصاً وقت شبخون کے کہ اشتباہ اُسمین اکثر ہوتا ہے حاصل یہ کہ اپنے لوگون کو کہدیتے ہین کہ جب ہم
پوچھین کون تو یہ بولے بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی مین پلول کہتے ہین اور معنے اسکے یہ ہین اے اتارنے والے حم کے مدد نہ دیئے
جاوین کافر بیچ ح **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدَ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھی علامت مہاجرین کی عبداللہ اور علامت انصار کی
عبدالرحمن یعنے کسی اور غزوے مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس شب خون کیا ہم نے
کفار پر در حالیکہ قتل کرتے تھے ہم اُنکو اور تھی علامت ہماری اُس رات یعنے پہچان اپنے لوگون کی کلمہ اَمِتْ اَمِتْ یعنے مار
اے خداے تعالے دشمنون نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا تھے صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکروہ رکھتے آواز کو وقت لڑنے کے یعنے سوائے ذکر اللہ جل جلالہ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** عادت ہے لڑنے
والون کی کہ وقت لڑائی کے آواز بلند کرتے ہین یعنے شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتے ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی

کچھ حقیقت نہ جانتے تھے اسلیے کہ اسمین قرب الہی نہین بلکہ بلند کرتے تھے اپنی آوازین ساتھ ذکر اللہ کے کہ اسمین مطلب پایا دنیا اور فخر کی بو ہ
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ أَيْ
صِبْيَانَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا قتل کرو مشرکون
کی بڑی عمر والے اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنے لڑکے انکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف مراد بڑی عمر والون سے یا توجوان ہین مقابل
لڑکون کے یا وہ بڈہے کہ قوی اور قادر ہون لڑنے پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب راے اور تدبیر ہو لڑائی مین ع
وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ قَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عروہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی طرف اسکے یعنے جبکہ امیر کر کر
بہیجا اسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کے اور جلادے یعنے کہیتیان اور درخت اور گہر انکے نقل کی یہ ابو داود نے ف ابنا نام ایک
جگہ کا ہی شام مین اور اس سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہرون کفار کا جائز ہی م ح وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
ابی اسید سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے جسوقت کہ قریب آوین تمہارے کفار پس تیر مارو انکو اور مت سونتو تلوارین
یہانتک کہ قریب پہونچین وہ تمہارے نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ
قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً
وَلَا عَسِيفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی رباح بن ربیع سے کہ کہا تہے ہم ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوے مین پس
دیکہا لوگونکو کہ جمع ہو رہے ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نے ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہو رہے ہین یہ پس آیا وہ شخص اور کہا
جمع ہو رہے ہین ایک عورت پر کہ ماری گئی ہی وہ پس فرمایا نہ تہے یہ لڑتی یعنی پس کیون مارا اسکو اور تہے اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نے
ایک شخص کو اور کہا کہدے واسطے خالد کے کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابو داود نے ف مراد مزدور سے وہ مزدور ہی
کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کے لیے ہو م ع ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلِحُوا
وَأَحْسِنُوا فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یعنے مجاہدون کو وقت بہیجنے کے جہاد کے لیے روانہ ہو ساتھ نام خدا کے اور توفیق و تائید خدا کے اور اوپر دین رسول خدا کے نہ مارنا
تم نہایت بوڑہے کو اور نہ چہوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح
کرو تم آپسمین ساتھ ترک تنازع کے یا کفار سے اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنے اور نیکی کرو یعنے آپسمین اسلیے کہ خدا تعالے
دوست رکہتا ہی نیکی کرنے والون کو نقل کی یہ ابو داود نے ف نہایت بوڑہے کو یعنے مگر جبکہ ہو لڑنے والا یا صاحب راے و تدبیر تو
اس صورت مین اسکو بہی مارو اور ظاہر یہ ہی کہ لفظ صغیر بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنے لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہونچا ہو اور استثنا
کیا گیا ہی اس سے وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنے والا اور نہ عورت کو یعنے جبکہ نہو وہ لڑنے والی اور نہو ملکہ اور صاحب راے

لڑائی مین نموع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوْهُ فَنَادٰى مَنْ
يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰى عُتْبَةَ
وَاَقْبَلْتُ اِلٰى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا
عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن جنگ بدر کا
آگے بڑھا یعنے لڑنے کے لیے کفار مین سے عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اُسکے بیٹا اوسکا یعنے ولید اور بھائی اُسکا یعنے شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی
عتبہ نے کون ہے کہ نکلے میدان مین لڑنے کے لیے پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانون نے انصار مین سے یعنے نکلے میدان مین صف مین
لڑنے کے لئے ساتھ عتبہ اور ہمراہیون اُسکی کے پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی اُن جوانون نے اسکو کہ ہم انصار مین پس کہا
عتبہ نے نہین حاجت ہمکو بیچ تمہارے یعنے تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکہتے ہین سواے اسکے نہین کہ ارادہ کرتے ہین ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش
اور مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو تو اے حمزہ کھڑا ہو تو اے علی کھڑا ہو تو اے عبیدہ بیٹے حارث کے پس
متوجہ ہوئے حمزہ طرف عتبہ کے یعنے لڑنے کے لیے اور مارا اسکو اور متوجہ ہوا مین یعنے حضرت علی طرف شیبہ کے یعنے اور قتل کیا مین نے اسکو
اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نے اُن دونون مین سے مقابلے والے اپنے کو پھر حملہ کیا
ہمنے ولید پر پس قتل کیا ہمنے اسکو اور اوٹھالائے ہم عبیدہ کو یعنے معرکہ مین سے نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهُ
وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھیجا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے پس بھاگے لوگ بھاگنا پس آئے ہم مدینہ مین پس چھپ رہے اُسمین یعنے بسبب حیا کے اور کہا
ہمنے یعنے اپنے دل مین یا آپسمین ہلاک ہوئے ہم یعنے گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنون سے پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم ہین بھاگنے والے فرمایا حضرتؐ نے یعنے واسطے دفع خجالت اُنکی کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو اور مین جماعت تمہاری
ہون نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داود کے مانند اسکے ہے اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو کہا ابن عمر نے پس نزدیک
ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہمنے ہاتھ اُنکے کا اور فرمایا حضرتؐ نے مین جماعت مسلمانون کی ہون ف حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو عکر کے معنی ہین میل کرنا
اور پھر آنا لڑائی مین یعنے اگر بھاگے لڑائی مین سے بہ نیت اسکے کہ مدد لیکر پھر لڑائی مین آوینگے گناہ نہین اور جماعت مسلمانون کی ہون یعنے
مددگار و ناصر تمہارا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کے کیا بسبب عظمت و برکت کے جیسے کہ قرآن مجید مین آیا ہے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً
وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سر اسکا یہ ہے وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اسکا ابغونی فی ضعفائکم
ہے بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہیگا اللہ تعالے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہے ثوبان بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا

گویا اوپر اہل طائف کے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف منجنیق ایک آلہ ہے کہ پھینکے جاتے ہیں ساتھ اُسکے پتھر ۴ **بَابُ**
حُكْمِ الْاُسَرَاءِ باب ہے بیچ بیان حکم قیدیوں کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ
بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نے یعنے راضی ہوا
اُس قوم سے کہ داخل ہوتے ہیں بہشت میں بیچ زنجیروں کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کھینچے جاتے ہیں طرف جنت کے ساتھ
زنجیروں کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے کفار زبردستی پکڑے جاتے ہیں اور زنجیر و بیڑیوں میں قید کر کر دارالاسلام میں داخل
کیے جاتے ہیں اللہ تعالے اُنکو ایمان نصیب فرماتا ہے پس داخل ہونگے جنت میں یعنے ایمان اُنکا سبب ہوا دخول جنت کا ۴
وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ
يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِيْ
سَلَبَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اسحال میں کہ
حضرت تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ حضرت کے یاروں کے پاس باتیں کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
ڈھونڈو اُسکو اور قتل کرو اُسکو پس قتل کیا میں نے اُسکو پس دیا حضرت نے مجکو اسباب اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ**
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ
رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهٗ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى
جَمَلَهٗ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ
رَاْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ
مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلمہ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہے قیس سے پس اُس وقت میں کہ ہم طعام چاشت کا کہاتے تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کے پس بٹھایا اُسکو اور شروع کیا دیکھنا اور حالانکہ ہم میں تھی سستی یعنے بسبب لاغری اور پیادہ
پائی کے اور کمی سواری کے یعنے دیکھا کہ ہم میں سواریاں کم ہیں اور بعضے ہمارے پیادہ پا تھے ناگہان نکلا وہ یعنے ہمارے درمیان میں سے دوڑتا پس آیا وہ
اپنے اونٹ کے پاس پس کھڑا کیا اُسکو یعنے بعد سوار ہونے کے اُسپر پس دوڑایا اُسکو اونٹ نے اور نکلا میں دوڑتا ہوا یعنے پیچھے اُسکے یہانتک کہ پکڑی میں نے مہار
اونٹ کی اور بٹھایا میں نے اُسکو پھر نکالی میں نے تلوار اپنی اور ماری اُسکے سر پر پھر لایا میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اسحال میں کہ اُسپر تھا اسباب اُسکا اور ہتیار اُسکے
پس سامنے آئے میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نے قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نے کہ سلمہ بن اکوع نے مار ڈالا فرمایا واسطے اُسکے ہے اسباب اُسکا
سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ
نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جبکہ نکلے بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے

کسی شخص کو واسطے بلانے سعد کے پس آئے سعد بن معاذ سوار ایک گدھے پر پس جب نزدیک پہونچے سعد فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کے پھر آئے سعد اور بیٹھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلے ہیں اوپر حکم تمہارے کے کہا سعد نے پس تحقیق میں حکم کرتا ہوں یہ کہ مارے جاویں لڑنیوالے یعنی جو کہ قابل لڑنے کے ہیں اور یہ کہ بندے کیے جاویں لڑکے اور عورتیں فرمایا تحقیق حکم کیا تو نے بیچ انکے ساتھ حکم بادشاہ کے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ تعالے راضی ہو بسبب اسکے اور ایک روایت میں ہے ساتھ حکم اللہ تعالے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سے ہیں اور سردار اُسکے اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہیں یہود کی حلف انکے اور عہد وامان انکے میں تھے پس جب آنحضرت نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ لغزا کے سنہ پانچ میں پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتھ عہد سعد بن معاذ کے اوترے یعنی کہا کہ جو کچھ سعد حکم کریں ہم اختیار کرینگے انھوں نے خیال کیا تھا کہ ہم انکے عہد وامان میں ہیں رعایت ہماری حال کی کرینگے اور ہمارے خلاصی میں کوشش کرینگے پس جب اوترے آنحضرت نے سعد کو بلوایا جبکہ نزدیک ہوا کھڑے ہو تم الخ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کرے اور کھڑا ہو جاوے وقت آنے اُسکے لیے اور حجت پکڑی ہے ساتھ اسکے جمہور نے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں تھا یہ امر کھڑے ہونیکا تعظیم کے لیے بلکہ اس سبب سے تھا کہ سعد بن معاذ بیمار تھے بسبب اسکے کہ زخم تیر کا انکی رگ میں تھا کہ غزوہ خندق میں تیر لگا تھا اور طاقت اوترنے کی سواری پرسے نہ رکھتے تھے پس فرمایا لوگوں کو کہ جاؤ اور مدد کرو اوترنے میں ۔ ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے کہا جاتا تھا اسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہے شہر کا پس باندھ دیا اسکو ایک ستون سے ستونوں مسجد نبوی کے سے پس نکلے طرف اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے یا کیا ہے گمان تیرا بیچ اسکے کہ کیا معاملہ کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے اے محمد خیر و خوبی ہے یا نزدیک میرے بہت مال ہے اگر قتل کروگے تم یعنی مجکو قتل کروگے خون والے کو یعنی اُسکو کہ مستحق قتل ہے پس اسمیں اقرار ہے اپنی تقصیر کا یا مراد یہ ہے کہ اسکو مار ڈالوگے تو خون اسکا ساقط نہیں بلکہ قوم میری بدلہ لے گی پس اسمیں دعوے ہے اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے اوپر قدر دان کے یعنی سلوک اور اسکا بدلہ میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاوگے مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی میں نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدر دان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والیکو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاوگے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اسکو اُسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اُسکو کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی میں نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدر دان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاوگے مال سے جسقدر چاہو فَقَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ
الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيَّ وَوَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ
مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کے کہ نزدیک تھے مسجد کے پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندہ اسکے ہیں اور رسول اسکے اے محمد قسم ہے خدا کی نہ تھا روئے زمین پر کوئی منہ یعنے
ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے منہ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا یعنے اب منہ تمہارا محبوب تر سارے مونہوں سے طرف میرے قسم ہے خدا کی نہ تھا
کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر سارے دینوں کا طرف میرے قسم ہے اللہ کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میرے طرف شہر
آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب تر سارے شہروں کا طرف میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتے ہو
پس بشارت دی اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے ساتھ اسکے کہ تجکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور
فرمایا اسکو عمرہ کرنیکو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اسکو کہنے والے نے بے دین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور بے دین نہیں ہوا میں قسم ہے اللہ کی نہیں پہونچے گا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیں اسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے
اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا
ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کے اگر
ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کے تو البتہ چھوڑ دیتا میں انکو واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری نے ف
جبیر نے یہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہے
پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہے اور اسکا ایک احسان تھا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پھرے تو اسنے دفع کیا شر کو انکے حضرت سے اسلیے
حضرت نے کلام مذکور کو واسطے تالیف و ترغیب جبیر کے اسلام پر فرمایا ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ
وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَعْتَقَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ اسی
آدمی مکہ کے اترے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنے سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتیار باندھے ہوئے ارادہ کرتے تھے دغا کا غافل پا دیں اور
آزار پہونچا دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا انکو اور ایک روایت
میں ہے کہ آزاد کر دیا انکو پس نازل کی اللہ تعالے نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکھا ہاتھ انکا تم سے اور تمہارا ہاتھ انسے مکہ میں اور
نواح اسکے میں نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ
يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُّخْبِثٍ وَّكَانَ اِذَا ظَهَرَ

عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى قَامَ
عَلٰی شَفَةِ الرَّكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ تَوْبِيْخًا وَتَصْغِيْرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا ذکر کیا
واسطے ہمارے انس بن مالک نے ابی طلحہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کے ساتھ چوبیس شخصوں کے سرداروں کفار
قریش سے پس ڈالے گئے وہ بیچ ایک کنوئیں کے کنووں بدر کے سے کہ وہ ناپاک اور ناپاک کرنیوالا تھا اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ غالب
آتے کسی قوم پر تو ٹھہراتے اُس میدان یعنے میدان جنگ میں تین رات پس جبکہ ہوا بدر میں تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نے ساتھ باندھنے
کجاوے کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اُسپر کجاوہ اسکا پھر چلے حضرت اور ساتھ اُنکے اصحاب اُنکے یہانتک کہ کھڑے ہوئے
اوپر کنارے کنوئیں کے پھر شروع کیا پکارنا اون کا ساتھ ناموں انکے کے اور ناموں باپوں اونکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے
اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہے تمکو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اُسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ خبر کہ وعدہ
کیا تھا ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنے ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہے تم پر پس آیا پائی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا رب تمہارے نے
حق یعنے تمہارے عذاب کا اور یہ استفہام توبیخ ہے پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہو ان بدنوں سے کہ نہیں روح
واسطے اُنکے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں تم زیادہ سُننے والے واسطے اُس چیز کے
کہ کہتا ہوں میں اُنسے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ نہیں تم زیادہ سُننے والے اُنسے ولیکن وہ جواب نہیں دیتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور
زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا قتادہ نے کہ زندہ کیا اُنکو اللہ تعالے نے یہانتک کہ سنایا اُنکو قول حضرتؐ کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کے اور واسطے عذاب کے اور
افسوس کے اور واسطے پشیمانی کے ف اس حدیث سے حضرت شیخ عبدالحق وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہے اور اکثر علماء حنفیہ نے انکار کیا ہے اور جواب
اسکے کئی طرح پر دیے ہیں جو چاہے فقہ کی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے دیکھ لے ۱۲ مؤلف وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا
اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُوْا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰی حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ
النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَ
اَذِنُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مروان اور مسور بن مخرمہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے [illegible]
جسوقت کہ آئے حضرت کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال کیا اونہوں نے حضرت سے یہ کہ پھیر دیں [illegible]
مال اُنکے اور بندی اُنکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک دو چیزوں میں سے یا بندی یا مال

کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کی ہمنے بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ لائق اُسکے ہے پھر فرمایا اما بعد اسکے یعنے حمد وثنا کے پس تحقیق بھائی تمہارے یعنے دینی بھائی یا نسبتی کہ ہوازن ہیں آئے توبہ کرکر یعنے شرک وگناہوں سے اور تحقیق میں نے مناسب دیکھا کہ پھیر دوں طرف اُنکے بندی اُنکی پس جو شخص چاہے تم میں سے یہ کہ بخوشی پھیر دے بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم میں سے یہ کہ ہو یعنے ہمیشہ رہے اوپر نصیبے اپنے کے یہاں تک کہ دیں ہم اُسکو عوض اسکا اول اُس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت میں سے پس چاہیے کہ کرے یعنے جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کی بندی سے بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگوں نے یعنے بعضوں نے یا سبھوں نے بغیر تمیز کے کہ تحقیق خوش ہوئے ہم ساتھ اُسکے یعنے پھیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہیں جانتے ہیں کہ کون راضی ہوا تم میں سے اور نہیں جدا کر سکتے اُسکو اُس سے کہ نہیں راضی ہوا پس پھر جاؤ یہانتک کہ لاویں طرف ہمارے سردار تمہارے امر تمہارا یعنے تفصیل پس پھر گئے لوگ پس کلام کیا اُنسے سرداروں اُنکے نے پھر پھر کر آئے لوگ حضرت کے پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا یعنے پھیرنے بندی کا نقل کی یہ بخاری نے

ف ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئے وہ حضرت کے پاس مسلمان ہوکر بعد اُسکے کہ لوٹا گیا مال اُنکا اور بندی کی گئی اولاد اُنکی اور تقسیم کی گئی صحابہ میں اور غزوہ ہوازن کہ اُسکو غزوہ حنین بھی کہتے ہیں واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اُسمیں بہت ہاتھ لگی اور حضرت نے اذن چاہا صحابہ سے پھیر دینے بندی کی اسلیے کہ اموال اُنکے اور بندی اُنکی ہو گئی تھی ملک مجاہدین کی پس نہیں جائز تھا پھیرنا اُنکی ملک کا بغیر اذن اُنکی کے خ ع

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفٍ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا تھے ثقیف ہم قسم بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرت کے سے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص کو بنی عقیل میں سے پس مضبوط باندھا صحابہ نے اُسکو اور ڈالا اُسکو سنگستان میں پس گذرے اُسپر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کس سبب سے پکڑا گیا ہوں میں فرمایا بسبب تقصیر ہم قسموں تیرے کے کہ ثقیف ہیں یعنے اونہوں نے دو مسلمانوں کو قید کیا تھا تجکو اُنکے بدلے میں قید کیا پس چھوڑا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی جگہ اور تشریف لے گئے پھر پکارا اُسنے حضرت کو ای محمد ای محمد پس رحم کھایا اُسپر حضرت نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اُسنے تحقیق میں مسلمان ہوں پس فرمایا اگر کہتا تو اُس کلمہ کو اُس حالت میں کہ تو مالک ہوتا اپنے امر کا یعنے حالت اختیار میں بطریق رغبت کے پہلے قید ہونے کے کہتا تو چھٹکارا پاتا تو پورا چھٹکارا یعنے دنیا میں چھٹکارا پاتا قید سے اور عقبی میں دوزخ سے کہا راوی نے پھر چھوڑ دیا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے اُن دو شخصوں کے کہ قید کیا تھا اُنکو ثقیف نے نقل کی یہ مسلم نے

ف ثقیف نام قبیلہ کا ہے ہوازن میں سے وہ حلیف یعنے ہم قسم تھے بنی عقیل کے کہ یہ بھی ایک قبیلہ ہے اور عرب میں قبائل آپسمیں ہم قسم و ہم عہد ہوتے تھے کہ نیک و بد میں ایک دوسرے کا شریک ہوا کرے جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسمیں جاہلیت کے موافق حق کے تھی ثابت رہی اور جو خلاف حق کے تھی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی ہی کافی ہے اور قید کیا الخ یعنے بدلے میں اُن دو صحابیوں کے کہ قید کیا تھا اُنکو ثقیف نے عادت یوں تھی کہ حلیف کو بسبب جرم حلیف کے گرفتار کرتے تھے اور حضرت نے بھی موافق عادت اُنکی کے یہ فعل کیا اور ظاہر مصلحت اسمیں تھی اور حرہ ساتھ زے کے نام ایک زمین کا ہے ظاہر مدینہ میں کہ اسمیں پتھر سیاہ ہیں اور میں مسلمان ہوں گویا خبر دی اسلام سابق سے پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوی کرے کہ میں مسلمان ہوں تو قبول نہ کیا جاوے قول اُسکا

مگر ساتھ تلوار کے اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ مین اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلیے اسلام اسکا نہ قبول کیا کہ جانا کہ یہ از روی نفاق کے بالطریق اضطرار کے کہتا ہے اسلیے حضرت نے اسکو دار الحرب مین جانے دیا جانا کہ یہ جھوٹا ہے پس یہ خصائص حضرت کے سے ہے ۞ح ح ۞

اَلْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ يَاْجَجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جب بھیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیوں اپنے کے یعنے جبکہ غالب ہوئے اوپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دن بدر کے پس قتل کیا بعضوں کو اور قید کیا بعضوں کو اور طلب کیا اُن سے بدلا تو اہل مکہ نے لوگوں کو بھیجا مال لیکر واسطے چھوڑانے قیدیوں اپنے کے پس اُسوقت بھیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے کچھ مال اور بھیجا اُس مال مین ایک ہار اپنا کہ تھا یعنے اول نزدیک خدیجہ کے کہ داخل کیا تھا زینب کو ساتھ اس ہار کے ابی العاص پر یعنے اُنکے جہیز مین دیا تھا جب دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہار کو رقت کی واسطے زینب کے رقت سخت یعنے دل اندر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کے اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار اُنکے گلے مین رہتا تھا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہ کہ چھوڑ دو تم واسطے زینب کے قیدی اُسکا کہ ابو العاص ہے اور پھیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطے اُسکے ہے یعنے مال کہ بدلے مین ابو العاص کے بھیجا ہے تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یعنے مال پھیر دیتے ہین ہم اور ابو العاص کو چھوڑ دیتے ہین اور تھے حضرت کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنے وقت چھوڑنے اُنکے یہ کہ چھوڑ دے راہ زینب کی طرف اُنکے یعنے حضرت کے پاس مدینہ مین آنے دے مانع نہو اور بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے اور فرمایا تم ٹھہرے رہنا تم بیچ بطن یاجج کے یہانتک کہ آوین تمہارے پاس زینب پس ساتھ رہنا تم اُنکے یہانتک کہ لاؤ انکو نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** حضرت زینب بیٹی حضرت کی تھین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بھانجے تھے حضرت خدیجہ کے اور خاوند حضرت زینب کے وہ بھی بدر مین قید ہوئے تھے اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تھین سب اولاد حضرت کی اُنہین سے ہوئی سوا حضرت ابراہیم کے کہ ماریہ سے تھے اور حضرت زینب کہ ابو العاص کافر کے نکاح مین تھین تو سبب یہ تھا کہ اسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تھا اور حضرت نے جو دو شخصون کو بھیجا زینب کے لانے کے لیے باوجودکہ محرم شرعی نہ تھے تو یہ مخصوص اسی مقام مین تھا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرت کے اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہین اور بطن یاجج نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کے آٹھ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نے ساتھ یای تحتانیہ اور زیر پہلے جیم کے لکھا ہے اور ساتھ نون اور جیم اور حاء مہملہ کے بھی علماء نے ضبط کیا ہے چنانچہ بیچ اکثر نسخون مشکوۃ اور مصابیح کے اسیطرح ہے اور حضرت زینب جب ہجرت کر کر مدینہ سے مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ ہی مین رہے دین کفر پر اور بعد ازان اتفاق پڑا انکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب نزدیک مدینہ کے پہونچے تو مسلمانون نے چاہا کہ اُنسے مال چھین لیوین تو خبر حضرت زینب کو پہونچی تو وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہے عہد و پیمان مسلمانون کے ایک یعنے جب ایک مسلمان نے کافر کو امان دے تو سب کو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرت نے کہ ہان ایک ہے کہا حضرت زینب نے کہ گواہ رہیے ای رسول خدا کے کہ مین نے امان دی ابو العاص کو صحابہ نے جب یہ حال دیکھا تو بغیر ہتھیار کے ابو العاص کے پاس گئے اور کہا ای ابو العاص تو شرفائے قریش سے اور پیغمبر کے چچا کا بیٹا ہے مسلمان ہو جا تا یہ سب مال تیرے ہی پاس رہے ابو العاص نے کہا یہ جو تم

کتے ہو بُری بات ہے حاشا مین اپنے اسلام کو ساتھ اس اموال کے پلید کرون پس ابو العاص مکہ کو لوٹے اور اموال لوگون کے سپرد انکے کیے اور کہا اے اہل مکہ اموال تمہارے تمکو پہونچ چکے او نہون نے کہا پہونچ چکے گواہ رہو کہ مین مسلمان ہوں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بعد از ان ہجرت کر کر مدینہ کو آئے حضرت نے زینب کو سپرد انکے کیا ساتھ نکاح جدید کے یا قدیم کے اسمین اختلاف ہے اور آنحضرت ابو العاص سے محبت رکھتے تھے اور بہت راضی تھے انسے اور شہید ہوئے وہ دن یمامہ کے حضرت ابو بکر کی خلافت مین ق ح ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکھی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہ شرح سنہ مین ف امام کو اختیار ہے کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہوں تو چاہے قتل کرے انکو اور چاہے غلام کر کر رکھے اور چاہے چھوڑ دے انکو آزاد کر کر واسطے ذمہ مسلمانون کے اور منت رکھی یعنی چھوڑ دیا بغیر عوض کے یہ منسوخ ہے ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مار ڈالنے عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکون کو فرمایا آگ نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ عبارت ہے ضائع ہونے سے یعنی اگر صلاحیت رکھتی آگ اسکی کہ ہوتی مددگار غمخوار تو وہ ہوتی ع وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جبرئیل اوترے حضرت پر پس کہا واسطے انکے اختیار دے انکو یعنی اپنے یارون کو بیچ قیدیون غزوہ بدر کے کہ قتل کرین قیدیون کو یا بدلے لین یعنی مال لیکر چھوڑ دین انکو اس شرط پر کہ مارے جاوین صحابہ مین سے آئندہ مانند انکے یعنی گنتی مین کہ ستر تھے عرض کیا صحابہ نے اختیار کیا ہمنے بدلہ لینا اور یہ کہ مارے جاوین ہم مین سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف دن جنگ بدر کے ستر کفار قریش مارے گئے اور ستر بندی کر کر لائے گئے حضرت کے پاس حضرت نے مشورہ کیا انکے مقدمہ مین ابو بکرؓ سے کہ کیا کیا چاہیے انکو مار ڈالئے یا فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے ابو بکر نے کہا کہ اختیار کیجیے انکو مارنے نہین شاید کہ خدا تعالی توبہ نصیب کرے انکو اور توفیق اسلام کی دے اور لیجیے انسے فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اسکے اصحاب آپکے اور حضرت عمرؓ نے کہا گردن مارئیے انکی کہ یہ سب پیشوا کفر کے ہین اور خدا تعالی نے تمکو بے نیاز کیا ہے مال لینے سے پس مختار کیا حضرت نے صحابہ کو کہ ایک چیز دو چیزون مین سے اختیار کرو قتل یا فدا لیکن فدا با این شرط کہ مارے جاوین ستر آدمی سال آئندہ تم مین سے اور فتح کافرون کی ہوگی اونہون نے یہی اختیار کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوہ احد مین ستر تن مسلمانون نے شہید ہوئے کہ حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بھی اونہین مین تھے پھر حاضر ہوئے حضرت عمرؓ حضرت کے پاس پس دیکھا کہ آنحضرت اور حضرت ابو بکرؓ رو رہے ہین کہا اونہون نے کیون روتے ہین آپ فرمائیے تا مین بھی روؤن پس فرمایا حضرت نے کہ روتا ہون تیرے یارون پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجھپر عذاب انکا نزدیک اس درخت سے اشارہ کیا اس درخت کیطرف کہ نزدیک تھا اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا حضرت نے اگر بھیجا جاتا عذاب نجات نپاتا اُس سے مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بھی اس مشورہ مین شریک حضرت عمر کے تھے اور صحابہ نے یہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیون بدر کے کہ شاید وہ مسلمان ہوجاوین اور بسبب رغبت شہادت اپنی کے سال آئندہ مین اور بسبب رحم کے اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب وہ اختیار دیے گئے اور اختیار کی ایک چیز دو چیزون مین سے تو عتاب اونپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکے ہے جواب یہ کہ یہ اختیار دینا بطریق امتحان کے تھا کہ دیکھین پسندیدہ حق اختیار کرتے ہین یا اس چیز کو کہ دل انکا چاہتا ہے پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیے گئے اسپر اور تورپشتی نے بعید جانا ہے حدیث

تخییر کو بسبب ہونے اسکے کے مخالف اُس تخییر کے کہ ظاہر قرآن ہے اور ترمذی نے بھی اُس پر حکم غرابت کا کیا ہے اور طیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھ غرابت کے موجب طعن نہیں اسلیے کہ غریب کبھی صحیح بھی ہوتی ہے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عطیہ قرظی سے کہ کہا تھا میں بیچ قیدی قریظہ کے روبرو لائے گئے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے دیکھتے صحابہ یعنے زیر ناف کھول کر لڑکوں کو کہ قید میں آئے تھے پس جس کسیکے جمے ہوتے بال یعنے زیر ناف کے وہ شخص مارا جاتا اسلیے کہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا قتال کرنیوالوں سے اور جسکے نہ جمے ہوتے نہ مارا جاتا یعنے اسلیے کہ وہ ذریت ہے پس کھولی زیر ناف میرے پس پایا اسکو کہ نہ جمے تھے بال پس ٹھہرایا مجکو قیدی میں نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہا تورپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالوں کا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ نہ کہتے بخوف قتل کے

﴿ع﴾ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکھا طرف حضرت کے غلاموں کے مالکوں نے کہا اے محمد قسم اللہ کی نہیں نکلے یہ طرف تمہارے رغبت کرنے کو بیچ دین تمہارے کے اور سوا اسکے نہیں کہ نکلے ہیں بھاگ کر غلامی سے یعنے واسطے خلاصی ہونے کے غلامی سے پس کہا کتنے لوگوں نے یعنے صحابہ میں سے کہ سچ کہا انکے مالکوں نے یا رسول اللہ پھیر دیجیے انکو طرف انکے پس غصہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہیں دیکھتا میں تمکو کہ باز آؤ اے گروہ قریش یعنے نافرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بھیجیگا اللہ تم پر اس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنے اوپر پھیرنے اُن غلاموں کے اور لاحق کرنے انکے دار الحرب میں بعد لانے اسلام کے اور قبول نکیا پھیرنا انکا اور فرمایا یہ ہیں آزاد کیے ہوے خدا تعالے کے نقل کی یہ ابو داود نے ف حضرت غصہ اسلیے ہوئے کہ ان لوگوں نے معارضہ کیا حکم شرع کا انکے حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی انکے مالکوں کے دعوی کی اور حکم شرع انکے حق میں یہ تھا کہ وہ ہو گئے تھے بسبب نکلنے کے دار الحرب سے آزاد بعد اسلام کے نہیں جائز تھا پھیرنا انکا پس تھی مدد کرنی انکے مالکوں کی زیادتی پر ﴿ع﴾

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس بلایا خالد نے انکو طرف اسلام کے پس اچھی طرح نہ کہہ سکے بسبب اضطراب کے کہ اسلام لائے ہم یعنے نکہہ سکے کلمہ اسلام کا کماحقہ پس شروع کیا کہ کہتے تھے صبانا صبانا یعنے نکلے دین اپنے سے طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل از یعنے

بعضونکا اور نبدی کرنا یعنے اور دینگا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کے ہم مین سے قیدی اسکا یعنے باقی رہا قیدی ہر ایک کا ہم مین سے اسکے ہاتھ مین یہانتک کہ جب ہوا ایکدن حکم کیا خالد نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم مین سے قیدی اپنے کو پس کہا مین نے یعنے ابن عمر نے قسم اللہ کی نہین قتل کرونگا مین قیدی اپنے کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے رفیقون مین سے اپنے قیدی کو یہانتک کہ آئے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہمنے یہ قصہ حضرت سے پس اوٹھائے حضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی تحقیق مین ظاہر کرتا ہون بیزاری اور بیرضائی اپنی طرف تیرے اُس چیز سے کہ کی خالد نے دو بار فرمایا حضرت نے یہ کلام نقل کی یہ بخاری نے ف یہانتک کہ جب ہوا الخ یہان یہ مضمون محذوف ہے کہ دیئے ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتھ محافظت اُنکے کے اُسدن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتھ قتل کرنے اُنکے کے جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتھ قتل کرنے اُنکے اور یہانتک کہ آئے ہم الخ یہان بھی یہ محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنے کو بلکہ محفوظ رکھے گا اُسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرت کے پس محفوظ رکھی ہمنے یہانتک کہ آئے ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرت نے کلام مذکور سے خالد کے حق مین اسلیے فرمایا کہ خالد نے تامل و احتیاط نکی تا ظاہر ہوتی مراد اُنکی کہ صبانا سے کیا مراد رکھتے ہین اور یہ کلمہ احتمال اختیار کرنے دین اسلام کا بھی رکھتا ہے لیکن چونکہ صریح اسلمنا سے عدول کیا قبول نکیا خالد نے قول اُنکا اور حمل کیا بد دینی ہونے پر ع ح **بَابُ الْأَمَانِ** باب ہے بیچ بیان امن دینے کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ روایت ہے ام ہانی بیٹی ابی طالب کے سے کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال فتح مکہ کے پس پایا مین نے اُنکو نہاتے اسحال مین کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیے ہوے تھین حضرت کا ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا مین نے پس فرمایا کون ہے یہ کہا مین نے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہے ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوے اپنے غسل سے کھڑے ہوے پس نماز پڑھی آٹھ رکعت یعنے چاشت کی لپیٹے ہوے ایک کپڑے مین پھر فارغ ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کہا بیٹے ماں میری کے نے کہ علی ہین یہ کہ وہ قتل کرنیوالے ہین اُس شخص کو کہ پناہ دی مینے اُسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اُسکو کہ پناہ دی تو نے اے ام ہانی کہا ہانی نے اور یہ وقت تھا وقت چاشت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی مینے دو شخصونکو کہ ناتے وار تھے میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہم نے اُسکو کہ امان دی تو نے ف ہبیرہ ام ہانی کے خاوند کا نام ہے کہ بعد از اسلام ام ہانی کے اس سے تفریق واقع ہوئی اور یہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سے تھا ام ہانی نے اسکو امان دی اور حضرت علی اُسکی امان کو قبول نکرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اُسکو مار ڈالین پس ام ہانی نے حضرت کے پاس حاضر ہوکر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام ہانی کے گھر مین نہاتے تھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اپنے مکان مین نہا رہے تھے یا حضرت فاطمہ کے گھر مین پس تطبیق انمین یون دیجاوے کہ تقدیر یہ ہے کہ پایا مین نے اُنکو نہاتے اپنے گھر مین یا حمل کیے جاوین تعدد واقعہ پر واللہ اعلم ش ح ع ح

الفصل

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت البتہ لیتی ہے واسطے قوم کے یعنے پناہ دیتی ہے مسلمانون پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنے اگر مسلمان عورت امان دے ایک قوم کو کافرون سے تو لازم ہے سب مسلمانون کو کہ امان دین اُسکو اور توڑین نہین اُسکو شرح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰی نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن حمق سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دے کسی شخص کو اسکی جان پر پھر مار ڈالے اسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا دن قیامت کے نقل کی شرح السنہ مین **ف** یہ کنایہ ہے فضیحت کرنے اُسکے سے روبرو خلائق کے اور حدیثون مین آیا ہے کہ روز قیامت کے عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتھ اسکے شرح وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سلیم بن عامر سے کہ کہا تھا درمیان معاویہ کے اور درمیان رومیون کے عہد وصلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور تھے معاویہ سیر کرتے تھے طرف شہرون اُنکے کے تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذرے وہ وقت کہ عہد اُسوقت تک کا کیا تھا غارت کرین اوپر یعنے یکایک اوپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنے مکان مین بیٹھے رہتے اور اُسوقت چلتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گھوڑے عربی پر یا ترکی پر اس حال مین کہ وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنے واجب ہے کہ تم وفاے عہد کرو نہ عہد شکنی یعنے تم کہ پھرتے ہو ایام صلح مین دشمنون کے شہرون کیطرف داخل غدر کے ہے نہ وفا پس دیکھا لوگون نے پس ناگہان وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچھا اُس سے معاویہ نے اسباب کو یعنے یہ کہ پھرنا ہمارا ایہان کیون غدر ہے پس کہا عمرو نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے اُسکو یہانتک کہ گذرے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اُنکے اوپر برابری کے یعنے آگاہ کرے اُنکو اور کہدے کہ صلح کہ ہم مین اور تم مین تھی اب نرہی اب ہم اور تم برابر ہین کہا سلیم بن عامر راوی نے پس پھرے معاویہ ساتھ لوگون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** نہ باندھے عہد یعنے متغیر نکرے عہد کو کسی طرح تمام اس کلام سے مراد ہے نہ تغیر کرنا عہد کا والا شد عہد کہ معنی باندھنے اور محکم کرنے کے ہے محمود ہے شرح وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَتْنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا بھیجا مجکو قریش نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میرے دل مین اسلام پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین قسم خدا کی نہین پھر کر جاؤنگا طرف اُنکے کبھی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدونکو لیکن پھر جا تو پس اگر رہی تیرے

دل میں وہ چیز کہ تیرے دل میں ہے اب پس پھر آیا کہا ابو رافع نے پس گیا میں پھر آیا میں حضرت کے پاس اور مسلمان ہوا میں یعنے اظہار اسلام کیا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** حضرت نے اسکو روکا اسلیے نہیں کہ جواب موافق مدعا انکے کے وے آوے اور پھر آئینطرف ہمارے کفار کے پاس سے پھر اسلام لا دینے لیکن اظہار نکر بلکہ وہاں جا پھر وہاں سے آنکر اظہار اسلام کر ناع **وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے نعیم بن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کو کہ آئے تھے مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو قسم ہے خدا کی اگر نہوتی شریعت یہ کہ ایلچی نہیں مارے جاتے ہیں البتہ مارتا میں گردنیں تمہاری نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے **ف** مسیلمہ کذاب نے دعوے نبوت کا کیا تھا اور نام اون دونوں شخصوں کا ایک کا عبد اللہ بن رواحہ اور ابن اثال تھا اور اونہوں نے حضرت کے سامنے آنکر کہا اشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ اسلیے حضرت خفا ہو کر کلام مذکور فرمایا ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہیں زیادہ کرتا اسکو یعنے اسلام زیادہ نہیں کرتا اس قسم میں مگر قوت کو یعنے اسلام میں بسبب عہد وسوگند زیادہ تر دیتا ساتھ اسکے نہیں رکھتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے نقل کی یہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان کے سے عمرو سے اور کہا یہ حسن ہے **ف** پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد وقسمیں کہ زمانہ جاہلیت میں اوپر مدد کرنے آپس کے ہوں پورا کرو موجب قول اللہ تعالیٰ کے اوفوا بالعھود اور مراد وہ عہد قسمیں ہیں کہ زبان نرکھیں دین میں جیسیکہ اللہ تعالے نے فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ جو قسمیں اور عہد ایام جاہلیت میں فتنوں اور قتال پر واقع ہوئیں منع کیا گیا ہے پورا کرنا انکا اسلام میں موجب قول آنحضرت کے لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہوں جاہلیت میں اوپر نصرۃ مظلوم اور صلہ ارحام کے اور مانند انکے پس اسلام مقوی اور موید انکا ہے موجب اسحدیث حضرت کے ایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہے بیچ واجب ہونے مدد کرنے باہم کے اور کہا طیبی نے کہ تنکیر لفظ حلفا میں محتمل دو وجہوں کو ہے ایک تو یہ کہ جنس کے لیے ہو یعنے کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسرے یہ کہ نوع کے لیے ہو سکتا ہو نہیں ہے ظاہر وجہ دوسری ہی ہے اور موید ہے اسکو قول مظہر کا یعنے اگر قسم کھائی ہو تم نے جاہلیت میں کہ مدد کرے بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان ہو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو ولیکن پیدا کرو قسم اسلام میں کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا ع **وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ** اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رضی کی کہ ابتدا اسکی یہ ہے المسلمون تتکافؤ دماؤھم بیچ کتاب قصاص کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تھے مسیلمہ کذاب کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا واسطے اون دونوں کے آیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق میں رسول خدا کا ہوں کہا اون دونوں نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اگر ہوتا میں قتل کرنیوالا ایلچیوں کو البتہ قتل کرتا میں تم دونوں کو کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ جاری ہوئی سنت

یہ کہ الحجی نہ مارا جاوے یعنے اگرچہ یا سزا اور بحث کیے اور مستحق قتل ہو نقل کی یہ احمد نے **ف** الحیوانی جو جواب یا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کے تابعدار ہونیکا اور پھر حضرت نے جو فرمایا امنت باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طابق اور علم اور نعلی کی ساتھ عذاب نکلنے کے ہے اور اسمیں رمز ہے ساتھ انکار نبوت اس کی کے اور تکذیب کے جو اسکی ہے **نوع**

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُوْلِ فِيْهَا

باب ہے بیچ بیان تقسیم کرنے غنیمتوں کے اور خیانت کرنے کے مال غنیمت میں **ف** غنیمت اُس مال کو کہتے ہیں کہ کفار سے حاصل ہو ساتھ قتال کے اور بغیر قتال کے جو حاصل ہو اسکو فئی کہتے ہیں **نوع**

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَیَّبَہَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس نہیں حلال تھی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہم سے یہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اُس غنیمت کو واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ حرف ف کلمہ فلم تحل میں عاطفہ ہے کہ عطف کیا ہے اُس کلام پر کہ پہلے اس سے ہے پس یہ تتمہ ہے کلام سابق کا جیسے کہ تیسری فصل میں ابی ہریرہ سے مذکور ہے اور اگلی امتوں میں یہ معمول تھا کہ جب جہاد کرتے تو جمع کرتے غنیمت کو پس اگر اوترتی آگ آسمان سے اور جلا دیتی اسکو تو جانتے یہ جہاد انکا مقبول ہوا اور نہیں تو نہیں **نوع** **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَۃٌ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَضَرَبْتُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِہٖ بِالسَّیْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّۃً وَجَدْتُ مِنْہَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ اَمْرُ اللّٰہِ ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَۃٌ فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَکَ یَا اَبَا قَتَادَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُہٗ عِنْدِیْ فَاَرْضِہٖ مِنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لَاہَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِہٖ فَاَعْطَانِیْہِ فَابْتَعْتُ بِہٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَاِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال غزوہ حنین کے میں کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا پس جب کہ ملے ہم یعنے جماعت مسلمانوں کی ساتھ کافروں کے لڑنے کے لیئے ہوئی مسلمانوں کو صورت شکست کی پس دیکھا میں نے ایک شخص کو مشرکین میں سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس مارا میں نے اسکو پیچھے اُسکے سے اوپر رگ گردن اسکی کے ساتھ تلوار کے پس کاٹی میں نے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھ پر پس پوچھا مجکو بھینچا کہ پائی میں نے اُس سے بو موت کی یعنے قریب مرگ ہوا پھر پایا اسکو موت نے پس چھوڑ دیا مجکو پھر ملا میں عمر بن خطاب سے پس کہا میں نے کیا حال ہے لوگونکا کہ بھاگتے ہیں پس کہا حکم ہے اللہ کا یعنے یہ قضا وقدر الٰہی سے ہوا ہے پھر پھرے مسلمان یعنے بعد شکست کے لڑنے کے لیے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسیکو یعنے کافروں میں سے واسطے اُسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطے اُسکے ہے اسباب اسکا پس کہا میں نے یعنے اپنے دل میں کون شخص گواہی دیگا واسطے میرے کہ میں نے اُس مشرک کو مارا ہے پھر بیٹھا میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلے کے یعنے جو شخص قتل کرے پس کہا میں نے کون گواہی دیگا واسطے میرے پھر بیٹھ گیا میں پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اُسکے پس کھڑا ہوا میں پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کیا ہو واسطے تیرے ای ابو قتادہ یعنے کھڑا ہوتا ہی اور بیٹھتا ہی تو مانند صاحب غرض اور طالب حاجت کے پس خبر دی مین نے حضرت
کو کہ مین نے فلانے مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہی ابو قتادہ اور اسباب اُس مشرک کا میرے پاس ہی پس راضی کرو اُسکو مجھسے یعنے دیجیے
اُسکو عوض اُس اسباب کے تاکہ ہو یہ میرے لیئے یا راضی کر دیجیے اُسکو ساتھ مصالحت کے آپس مین پس کہا ابو بکر نے نہ یون چاہیئے قسم خدا کی سوقت
نہ قصد کرینگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کے شیرون خدا کے سے کہ ابو قتادہ ہی کہ لڑتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کے لئے پھر دیوین تجکو
اسباب اُسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکرؓ نے پس دی ابو قتادہ کو اسباب اُس مشرک کا پس دیا اُس شخص نے مجکو اسباب
اُسکا پس خرید امین نے ساتھ اسکے ایک باغ کہ تھا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تھا کہ جمع کیا مین نے اُسکو اسلام مین نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس غزوہ مین مسلمانونکو تھوڑی سے شکست ہوئی تھی اور حضرت بجاے خود قائم تھے خچر سفید پر سوار اور عباس بن
عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوئے روکتے تھے حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتے تھے حملہ کرنیکے لیئے اور فرماتے تھے انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسہم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسہم سہما لہ و
سہمین لفرسہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیئے واسطے آدمی اور واسطے گھوڑے اسکے تین حصے ایک حصہ
اُسکا اور دو حصے گھوڑے اسکے لیئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسپر عمل اکثر آئمہ کا ہی اور بعضو کے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم کا
بھی یہی ہی اسلیئے کہ حضرت نے سوار کو دو حصے دیے چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آویگی اور اسطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علیؓ اور ابی موسی اشعریؓ سے
اور ہدایہ مین ابن عباس سے اور ابن عمرؓ سے بھی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سے مختلف آئی تو ترجیح دیگئی روایت غیر اونکے کی **وعن**
یزید بن ہرمز قال کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسألہ عن العبد والمرأۃ یحضران المغنم ہل یقسم لہما فقال
لیزید اکتب الیہ انہ لیس لہما سہم الا ان یحذیا وفی روایۃ کتب الیہ ابن عباس انک کتبت تسألنی ہل کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وہل کان یضرب لہن بسہم فقد کان یغزو بہن یداوین المرضی ویحذین
من الغنیمۃ واما السہم فلم یضرب لہن بسہم رواہ مسلم اور روایت ہی یزید بن ہرمز سے کہ کہا لکھا نجدہ حروری نے
طرف ابن عباس کے درحالیکہ پوچھتے تھے ابن عباس سے حال غلام اور عورت کے سے کہ حاضر ہون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوے واسطے
اون دونون کے پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہ کہ لکھ تو طرف نجدہ کے یہ کہ نہین واسطے اون دونون کے حصہ معین مگر یہ کہ دیے جاوین
وہ کچھ اور بیچ ایک روایت کے ہی کہ لکھا طرف اُس کے ابن عباس نے کہ تحقیق تو نے لکھا تھا درحالیکہ پوچھتا تھا مجھسے کیا تھے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتون کے اور کیا تھے مقرر کرتے واسطے اون کے حصہ پس تحقیق تھے حضرت جہاد کرتے
ساتھ اون کے کہ دوا کرتین بیمارون کی اور دی جاتین کچھ غنیمت مین سے ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے اون کے نقل
کی یہ مسلم نے **ف** نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتھ حرورا بالمد کے اور قصر کے کہ نام ایک گانو کا ہی نواح کوفہ سے
کہ اول اجتماع خوارج کا وہین ہوا تھا اور اُسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچھ غنیمت مین سے لیکن حصہ سے
کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اون کے لیئے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ غلام کو دیا اُسصورتین ہی کہ قتال کرے اور عورت
کو اُسصورتین کہ دوا کرے بیمارون کی **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظہرہ مع رباح غلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاری قد اغار علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقمت على أكمة فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل وأرتجز أقول
أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فما زلت أرميهم وأعقر بهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله عليه
وسلم إلا خلفته وراء ظهري ثم اتبعتهم أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون
شيئا إلا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى
رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن
فقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير فرساننا اليوم أبو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم أعطاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا ثم أردفني
رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين إلى المدينة. رواه مسلم

اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ اپنے ساتھ رباح کے کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور میں تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہم نے ناگہاں عبدالرحمن فزاری نے کہ کافر تھا لوٹا اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو پس کھڑا ہوا میں اوپر ایک ٹیلہ کے اور سامنے کیا منہ طرف مدینہ کے اور پکارا میں نے تین بار یا صباحاہ یعنے خبردار رہو دشمن آ پہنچے پھر نکلا میں پیچھے اوس قوم کے اور مارتا تھا ان کو ساتھ تیروں کے اور رجز پڑھتا تھا میں کہتا تھا میں ہوں بیٹا اکوع کا اور آج کا دن دن ہے ہلاک ہونے کمینوں کا یعنے ہلاک ہونے تمہارا آج کا دن ہے پس ہمیشہ رہا میں تیر مارتا ان کو اور کونچیں کاٹتا تھا میں سواریوں اونٹوں کی یہاں تک کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر ڈالا میں نے اوسکو پس پشت اپنے پھر پیچھے لگا میں اونکے درحالیکہ تیر مارتا تھا ان کو یہاں تک کہ ڈالدیں انہوں نے زیادہ تیس چادروں سے اور تیس نیزے ہلکے ہوتے تھے یعنے تاکہ ہلکے ہوں اور جلد جاسکیں اور نہیں ڈالتے تھے وہ کوئی چیز مگر کرتا تھا میں اوس پر نشان پتھر کی تاکہ پہچانیں اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکے یعنے اگر پیچھے سے آویں یہاں تک کہ دیکھا میں نے سوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملے ابو قتادہ سوار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ عبدالرحمن کے یعنے پہنچے اوس سے […] پس قتل کیا ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر سواروں ہمارے کا آج کے دن ابو قتادہ ہے اور بہتر پیادوں ہمارے کا سلمہ ہے کہا سلمہ نے پھر دئیے مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا پس جمع کیا دونوں کو واسطے میرے ساتھ پھر پیچھے بٹھلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضبا تھا درحالیکہ پھرنے والے تھے طرف مدینہ کے نقل کی اس کو مسلم نے **ف** رضع جمع راضع کی ہے جیسے رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتے ہیں اور آرام ساتھ مد حرف اول کے جمع ارم کی جیسے اعناب جمع عنب کی یعنے علامت و نشانہ کہ جنگلوں میں واسطے راہ کے یا دفینہ کے قائم کرتے ہیں اور عادت عرب کی تھی کہ جو چیز کہ لوٹ لیتے اور اپنے ساتھ نہ لیجا سکتے تو اوس پر علامت کر دیتے تاکہ وقت پھرنے کے پہچان لیں اور حصہ دیا […] باوجود حصے کے خلاف مذکور کے اور حصہ پیادہ کا لینے دیا جو حصہ سوار کا ساتھ حصہ پیادہ کے بسبب اسکے کہ بہت […] اور امام کو […] زیادہ حصے اسکو کہ نہایت ہی محنت جہاد میں کی ہو اوسکو زیادہ رغبت ہو جیسی کرنے جہاد میں۔ وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لأنفسهم خاصة سوى قسمة عامة الجيش. متفق عليه. اور روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زیادہ دیتے بعض اون شخصوں کو کہ بھیجتے تھے لشکروں میں سے واسطے انہوں

اونکے کے خاص سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنے حضرت بعضے غازیونکو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت میں سے واسطے رغبت دلانے کے قتال مین نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ
الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوائے حصہ ہمارے کے خمس مین سے
پس پہونچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتے ہین اونٹنی بوڑھی بڑی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهٗ فَاَخَذَهَا
الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ
فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے
کہا بھاگ گیا گھوڑا اونکا پس پکڑا اوسکو دشمنون نے یعنے کافرون نے پھر غالب ہوئے کافرون پر مسلمان پس پھیر دیا گیا وہ گھوڑا
ابن عمرؓ کو یعنے اونکو غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت مین ہے کہ بھاگ گیا غلام
عبداللہ کا اور جا ملا روم مین پس غالب آئے اوپر مسلمان پس پھیر دیا عبداللہ پر یعنے غلام کو خالد بن ولید نے اور یہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھا جسمت ہوا انتقال اونکا اور نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمان کے غلام بھاگے ہوئے
پکڑ لین تو مالک نہین ہوتے واجب ہے پھیر دینا اوسکا اوسکے مالک کو پہلے قسمت کے اور بعد اوسکے اور یہی قول ہمارا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر بھاگ جاوے
غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اوسکو تو نہین مالک ہوتے اوسکے وہ نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور صاحبین نے
کہا کہ مالک ہو جاتے ہین وہ اوسکے اور یہی کہا مالک اور احمد رح نے لیکن اگر مرتد ہو کر بھاگا کا اور اونھون نے پکڑ لیا تو مالک ہوتے ہین اوسکے اتفاقا اور اسیطرح اگر
اونٹ بھاگ کر چلا گیا اور اونھون نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہین اوسکے نزدیک **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ
وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور
روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ چلا مین اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے کہ دیا آپنے بنی مطلب کو خمس خیبر مین سے
اور چھوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین بہ نسبت آپکے پس فرمایا سوائے اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین کہا جبیر نے اور نہین
تقسیم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنی عبد شمس کے کہ عثمان وغیرہ تھے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبیر وغیرہ تھے کچھ نقل کی یہ بخاری نے **ف**
اور ہم یعنے مین اور عثمان اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کے ہین بہ نسبت آپکے اسلیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہین اور یہ یون ہے کہ ہاشم اور
مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹے عبد مناف کے ہین اور عبد مناف چوتھے جد ہمارے اور آپکے ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل
بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
تھے اور ایک ہین یعنے مانند شیء واحد کے ہین بسبب اسکے کہ تھے وہ موافق اور محب آپمین اور مددگار پس نہ تھی درمیان اونکے مخالفت جاہلیت مین اور
اسلام مین تفصیل اوسکی یہ ہے کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے بسبب مخالفت اور عداوت آپکے عہد باندھا تھا کہ ساتھ بنی ہاشم کے مناکحت اور بیع و شرا نکرین یہانتک
کہ پھیر کرین وہ اونکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تئین پس اوسوقت مین بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتھ متحد و موافق تھے اور نہین تقسیم کیا الخ یعنے اسلیے کہ نہ تھی درمیان
اونکے اور درمیان بنی ہاشم کے موافقت بلکہ مخالفت ظاہر تھی پس اسلیے محروم کیا اونکو خمس سے باوجودیکہ وہ ذوی القربیٰ سے تھے **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ

عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹھہرو بیچ اوسکے پس حصہ تمہارا بیچ اوسکے ہے اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکے کی پس تحقیق
پانچواں حصہ اوسکا واسطے اللہ اور رسول اوسکے کے ہے پھر وہ واسطے تمہارے نقل کی یہ مسلم نے ف ٹھہرو بیچ اوسکے یعنے بغیر قتال کے کہ فتح
کر دیا اوس بستی کو رہنے والوں اوسکے نے اور صلح کی ساتھ تمہارے کہ اوسکو فیئ کہتے ہیں اور حصہ تمہارا الخ یعنے وہ خاص تمہارے ہی لیے نہیں ہے بلکہ مشترک ہے
درمیان تمہارے اور درمیان اونکے کہ نہیں نکلے ہیں تم میں سے لشکر مسلمانوں سے اسلیے کہ مثل اس مال کے ہوتا ہے فیئ اور فیئ نہیں خاص ہے واسطے نکلنے والوں
لڑنیکے لیے اور جس بستی نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تم نے اوسکو ساتھ جنگ اور قہر اور غلبہ کے اور پھر وہ یعنے بقیہ مال اوسکا واسطے تمہارے ہے کہا
ابن ملک نے یعنے یہ مال ہوگا غنیمت لیا جاویگا اوس سے پانچواں حصہ واسطے اللہ اور رسول اوسکے کے اور تقسیم کیا جاوے گا باقی اوپر حق اور اس سے
یہ معلوم ہوا کہ مال فیئ میں سے خمس نکالا جاوے اور کہا شافعی نے کہ خمس نکالا جاوے اوسمین بھی مانند مال غنیمت کے پس یہ حدیث حجت ہے اوپر اوس کے اور کہا بعضے علما نے
ہمارے شارحین میں سے کہ مراد ساتھ قسم پہلی کے وہ ہے کہ فتح کیا اوسکو لشکر نے اس حال میں کہ آنحضرتؐ اونمین نہ تھے پس وہ لشکر کے لیے ہے اور مراد دوسری قسم سے
وہ ہے کہ آنحضرتؐ اونمین تھے پس لیتے تھے خمس اور باقی اونکے لیے تھا ۱۲ ح وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہ
کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق بعضے اشخاص تصرف کرتے ہیں بیچ مال خدا کے یعنے غنیمت میں اور فیئ میں اور
زکوۃ میں ناحق یعنے بغیر استحقاق کے پس واسطے اونکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے ف آگ ہے یعنے ہمیشہ کو اگر حلال جانیں اوسکو ورنہ الا
جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالے ۱۲ ث وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ
فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَتَمُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت میں پس بڑا گناہ بتلایا
اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پھر فرمایا کہ نہ پاؤں میں ایک تمہارے کو اس حال میں کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہو اوسکی گردن پر
اونٹ کہ واسطے اوسکے آواز ہو یعنے جو کوئی غنیمت میں سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز کرتا ہوا آئیگا کہیگا وہ شخص اے رسول
خدا کے فریاد رسی کرو میری یعنے شفاعت کرو میری پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا یعنے نہیں دفع کر سکتا میں تجھسے
عذاب اللہ کا تحقیق پہونچا دی میں نے تجکو شریعت نہ پاؤں میں تم میں سے کسیکو کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ اوسکی گردن پر گھوڑا
ہو واسطے اوسکے ہو آواز پس کہیگا اے رسول خدا کے فریاد رسی کرو میری پس کہونگا میں نہیں مالک میں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دی تجکو یعنے

تمہارے شفاعت نہ پاؤں کسی کو تم میں سے کہ آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر بکری ہو واسطے اوسکے آواز ہو کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری
پس کہونگا نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا دی میں نے تجھکو شریعت نہ پاؤں میں کسی ایک تمہارے کو آوے دن قیامت کے اس حالت میں کہ
اوسکی گردن پر ہو کوئی شخص چلاتا ہوا یعنی بردہ غنیمت کے بندوں میں سے خیانت کیا ہو کہ واسطے اوسکے ہو آواز پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس
کہونگا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا دی میں نے تجھکو شریعت نہ پاؤں میں کسی ایک تمہارے کو آوے دن قیامت کے اس حالت میں کہ اوسکی
گردن پر کپڑے ہوں یعنی کپڑے کہ غنیمت میں سے خیانت کرلیے ہوں کپڑے کہ ہلتے ہوں بغیر جنبش ہوا کے بیچ دن قیامت بغیر تعلق کے مانند کپڑوں
صوفیہ ہمارے کے پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کر میری پس کہونگا نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا دی میں نے تجھکو نہ پاؤں میں کسی
تمہارے کو آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کرو میری پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں واسطے تیرے
کسی چیز کا تحقیق پہونچا چکا میں تجھکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی معنے اس کے اور یہ لفظ مسلم کے ہیں اور یہ لفظ پورے ہیں یعنے مسلم کے بہ نسبت الفاظ بخاری کے

وَعَنْہُ قَالَ اَھْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا یُقَالُ لَہٗ مِدْعَمٌ فَبَیْنَمَا مِدْعَمٌ یَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَہٗ سَھْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَہٗ فَقَالَ النَّاسُ ھَنِیْئًا لَہُ الْجَنَّۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ الشَّمْلَۃَ الَّتِیْ اَخَذَھَا یَوْمَ خَیْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْھَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَیْہِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِکَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاکٍ اَوْ شِرَاکَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاکٌ مِّنْ نَّارٍ اَوْ شِرَاکَانِ مِنْ نَّارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحفہ بھیجا کسی شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہ کہا جاتا تھا اوسکو مدعم پس اوتارتا تھا
کجاوہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ناگہاں پہونچا اوسکو تیر کہ پھینکنے والا اوسکا معلوم نہ تھا پس قتل کیا اوس تیر نے مدعم کو پس کہا لوگوں نے
مبارک ہو واسطے مدعم کے بہشت یعنے اسلیے کہ شہید ہوا حضرت کی خدمت میں پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں قسم اوس
ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ چادر کہ لی تھی مدعم نے دن خیبر کے غنیمت میں سے کہ نہ پہونچی تھی اوس چادر کو تقسیم یعنے
لیا تھا اوسکو قبل تقسیم کے البتہ شعلہ مارتی ہے وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جب سنا یعنے وعید شدید لوگوں نے یعنے اونہوں نے کہ سہل جانا تھا خیانت
کو غنیمت میں اور گمان کیا تھا کہ حقیر چیز پر مواخذہ نہیں ہوگا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پس فرمایا یہ ایک تسمہ ہے آگ سے یا دو تسمے ہیں آگ سے یعنے خیانت کرنی انکی موجب عذاب آگ دوزخ ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف اسمیں وعید شدید ہے بیچ حق اوس شخص کے کہ کھا وے اوس مال میں سے کہ متعلق ہیں ساتھ اوسکے حقوق مسلمانوں کے مانند مال اوقاف
اور بیت المال کے اسلیے کہ بسیار حقوق ہوتے ہیں اوسکا مشکل ہے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ کِرْکِرَۃُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِی النَّارِ فَذَھَبُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَۃً قَدْ غَلَّھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا تھا اوپر ثقل یعنے بعضے غزوہ میں اوپر اسباب حضرت کے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا
اوسکو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بیچ دوزخ کے ہے پس شروع کیا لوگوں نے دیکھنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق
خیانت کیا تھا اوسکو غنیمت میں سے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا طیبی نے حرف لفظ فذہبوا میں عاطفہ ہے کہ عطف ہے محذوف پر یعنے سنا اوس خبر کے
حضرت سے اور جانا کہ یہ وعید بسبب خیانت کے ہے کہ غنیمت میں کی ہے پس شروع کیا دیکھنا الخ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نُصِیْبُ فِیْ مَغَازِیْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْکُلُہٗ وَلَا نَرْفَعُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہتے ہم پہنچتے بیچ غزوہ اپنے کے شہد اور انگور کو پس کھاتے ہم اوسکو اور

اوٹھاتے اور غلول نقل کی یہ بخاری نے ف نہ اوٹھاتے اور نہ لیجاتے حضرت کے پاس تقسیم کے لیے یعنے آنحضرت روا رکھتے اوسکو اور اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر اسکے
کہ جائز ہے غازیونکو کھانا طعام غنیمت میں سے پہلے تقسیم کے بقدر حاجت کے جبتک کہ دار الحرب میں ہیں ۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ اِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا پہونچا میں ایک تھیلی کو کہ بھری ہوئی تھی چربی سے دن خیبر کے
پس اوٹھایا میں نے اوسکو اور چمٹایا اپنے سے اور کہا میں نے یعنے اپنے دل میں یا بات سے نہ دونگا آج کے دن کسیکو اس میں سے کچھ پس پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہان
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے طرف میرے یعنے اس فعل میرے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
مَا اُعْطِيْكُمْ فِيْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہے ما اعطیکم بیچ باب رزق ولاۃ کے یعنے اور مصابیح
والے نے یہاں ذکر کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِيْ
عَلَى الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِيْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے بزرگی دی مجکو انبیاء پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اوپر امتوں کے اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتیں نقل کی یہ ترمذی نے
ف بسبب اسکے بیان جو بزرگی کا یا مراد یہ ہو کہ اور بزرگیاں بھی دین اور یہ بزرگی بھی دی کہ حلال کین غنیمتیں ۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ
عِشْرِيْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنے دن حنین کے
جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اوسکے لیے ہے اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نے اوسدن بیس شخصونکو اور لیے اسباب اونکے نقل کی یہ دارمی نے
وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السَّلَبِ
لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عوف اور خالد بن الولید سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ اسباب
مقتول کے کہ وہ قتل کرنیوالے کے لیے ہے اور نہ خمس نکالا اوس اسباب میں سے یعنے جیسا کہ غنیمت میں سے نکالتے تھے نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ وَكَانَ قَتَلَهُ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا حصہ سے زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے تلوار ابو جہل کی اور تھے
ابن مسعود کہ قتل کیا تھا ابو جہل کو نقل کی یہ ابو داود نے ف ابو جہل کو دو انصاریوں نے مارا تھا اور ابن مسعود بھی تھے اور قتل کیا تھا
اسی سبب سے تلوار اوسکے اسباب میں سے تھی ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل اسکی قصہ بدر میں گذر چکا ہے وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ
خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَ لِيْ
بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ انْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ اور روایت ہے عمیر غلام ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں غزوہ خیبر میں ساتھ
مالکوں اپنے کے پس کلام کیا مالکوں نے میرے مقدمہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا اونھوں نے حضرت سے
یعنے معلوم کروایا حضرت کو یہ کہ میں مملوک ہوں پس حکم کیا مجکو کہ اوٹھاؤں ہتھیار اور ہوں ساتھ مجاہدوں کے پس پہنایا گیا میں تلوار
یعنے ایک تلوار میری گردن میں ڈالدی پس ناگہان میں کھینچتا تھا اوسکو یعنے زمین پر بسبب صغر سن کے یا کوتہ قدی کے پس حکم کیا

آنحضرت نے میرے لیے یعنے وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑسی چیز کے غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے حضرت کے روبرو ایک منتر کہ تھا میں پڑھتا اوسکو دیوانو پر پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور بہنے دینے بعضے منتر کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے مگر تحقیق روایت ابوداؤد کی تمام ہوئی نزدیک ایک المتاع کے **ف** کلام کیا میرے مقدمہ میں یعنے میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کے لیے لیجلیں یا خدمت کیلیے اور ظاہر ہے بعضے کلمات منتر کے اچھے ہونگے اور بعضے قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور پڑھنے اچھونکے ہے **وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ اَنَّهٗ قَالَ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ** اور روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا بانٹی گئی خیبر یعنے غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کے پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار اور پانسو آدمیونکا اونمیں تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح ہے اور عمل اکثر ائمہ کا اوسی پر ہے اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اوسنے کہا تین سو سوار اور نہ تھے وہ مگر دو سو سوار **ف** ساتھ اس حدیث مجمع کے دلیل پکڑی ہے اونھوں نے کہ سوارونکو دو حصے دیتے ہیں جیسیکہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اسلیے کہ جب تین سو سوارونمیں ہر سوکو دو دو حصے دیے تو چھ حصے گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادونکو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہیں کہ سوارونکے لیے تین تین حصے ہیں حساب درست نہیں بیٹھا اسلیے کہ حصے سوارونکے اس تقدیر پر نو ہوتے ہیں اور حصے پیادونکے بارہ پس سب حصے اکیس ہوتے ہیں اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ حدیث ابن عمر کی کہ ناطق ہے ساتھ اسکے کہ سوار کے تین حصے ہیں قوی تر اور ثابت تر ہے واللہ اعلم اور حنیفہ جو انکی حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وجہ اوسکی اوپر مذکور ہو چکی ہے اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کے روایات مختلفہ آئی ہیں ایک روایت میں آیا ہے دو سو اور سوار دو سو ہے **وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہے حبیب بن مسلمہ فہری سے کہا حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنے اگر اوٹھتی ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتداء غزوہ کے اور مشغول ہوتے بیچ جنگ دشمنوں کے پہلے پہونچنے لشکر کے دیتے حضرت اونکو چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے اونکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت اونمیں سے بیچ جنگ دشمنونکے مشغول ہوتی تو دیتے اونکو تہائی مال غنیمت میں سے اور باقی میں اونکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اسلیے کہ تردد اونکا جنگ میں اور مشقت اور خطر وقت پھرنیکے زیادہ ہے کیونکہ ابتدا میں لشکر آتا ہے اور مدد کرتا ہے بخلاف پھرنیکے کہ سب پھرتے ہیں اوس وقت میں جنگ کرنی مشکل تر و سخت تر ہے اور حصہ زیادہ دینا بسبب مشقت و سعی کے ہے قتال میں **وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہے حبیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصے زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکالنے کے یعنے ابتدا جہاد میں اور زیادہ دیتے تہائی پیچھے خمس نکالنے کے جسوقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اوپر کی حدیث میں جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتدا جہاد میں اور تہائی کا وقت پھرنیکے تو نہ بیان کیا کہ پہلے خمس نکالنے کے دیتے تھے یا بعد اوسکے اور یہاں بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد ازاں چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے ہیں **وَعَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا**

رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُقَالُ لَہٗ مَعْنُ بْنُ یَزِیْدَ فَاَتَیْتُہٗ بِہَا فَقَسَمَہَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ
اَعْطَانِیْ مِنْہَا مِثْلَ مَا اَعْطٰی رَجُلًا مِنْہُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ
الْخُمُسِ لَاَعْطَیْتُکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی الجویریہ جرمی سے کہ کہا پائی مین نے زمین روم مین ایک تھلیا سرخ کہ اوسمین دینار
تھین بیچ زمانہ خلافت معاویہ کے اور تھا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے بنی سلیم سے کہا جاتا تھا اوسکو معن
بن یزید پس لایا مین اوسکے پاس تھلیا پس بانٹا اوسے اون دینارونکو درمیان مسلمانونکے یعنے مجاہدونکے اور دیا مجکو اوسمین سے مانند اوس
چیز کے کہ دیا ایک شخص کو اونمین سے یعنے برابر سبکے دیا کچھ زیادہ ندیا پھر کہا اگر نہ سنا ہوتا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین حصہ زیادہ دینا
مگر پیچھے خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنے زیادہ اور وسے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنے حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنے زیادہ حصہ دینا بعد خمس کے ہوتا ہے اسپر
اوس مال مین ہوکہ اوس مال مین خمس ہے اور خمس اوس مال مین ہوتا ہے کہ بقہر و غلبہ کافرونسے لین کہ اوسکو غنیمت کہتے ہین اور وہان قتال ہوا ہواور
یہ مال فئی ہے اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل بھی نہین ہوگا ح وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْہَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْہَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْہَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ
سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَ اَصْحَابَہٗ اَسْہَمَ لَہُمْ مَعَہُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا آئے ہم یعنے حبشہ سے اور پایا ہمنے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطے ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سے اور نہین تقسیم کیا واسطے
کسیکے کہ غائب تھا فتح خیبر سے اوسمین سے کچھ مگر واسطے اوس شخص کے کہ حاضر تھا ساتھ اونکے مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور یارون اونکے کو
حصے دیے کشتی والونکو ساتھ اونکے کہ حاضر تھے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ابو موسیٰ یمن سے مکہ مین تشریف لائے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کر
حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابیطالب اور اور صحابہ بھی وہان ہجرت کر کر گئے تھے جب اونھون نے خبر حضرت کی ہجرت کی سنی تو کشتی مین بیٹھکر سب
روانہ مدینہ کو ہوے اور حضرت کی خدمت مین پہونچے جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضے کہتے ہین کہ حصہ دینا اونکو اس سبب تھا کہ آنا اونکا پہلے جمع کرنے غنیمت کے
تھا اگرچہ بعد از قتال کے تھا اور یہ تاویل اونکی ہے کہ قائل ہین ساتھ اوسکے کہ جو کوئی حاضر ہوا اوسوقت مین شریک ہوتا ہے جیسکہ ایک قول شافعی کا ہے
اور اور جو قائل اسکے نہین ہین کہتے ہین کہ یہ دینا ساتھ رضا غازیونکے تھا اور یہ قول ظاہر تر ہے ح وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ
وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَہُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْہَمَیْنِ
رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے یزید بن خالد سے یہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا گیا دن فتح
خیبر کے پس ذکر کیا صحابہ نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے خبر مرنے اوسکیکے پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے یار پر یعنے
مین نہین نماز پڑھنے کا اسکے جنازہ کی پس متغیر ہوے چہرے لوگونکے بسبب اسکے یعنے بسبب نماز نہ پڑھنے حضرت کے کہ کیا سبب ہے اسکا پس
فرمایا کہ تحقیق یار تمھارے نے خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنے مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اوسکا پس پائین ہمنے پوتھین
پوتھیون یہود کے سے کہ نہ برابر تھین دو درہمونکے یعنے قیمت اونکی دو درہمونسے کم تھی نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ
فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِہِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیُقَسِّمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا فِیْمَا

كنت اصبته من الغنيمة قال اسمعت بلالا نادى ثلاثا قال نعم قال فما منعك ان تجيء به فاعتذر قال كن انت تجيء به
يوم القيامة فلن اقبله عنك رواه ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت پہونچتے
غنیمت کو یعنی ارادہ کرتے اوسکے تقسیم کرنے کا حکم فرماتے بلال کو یعنی ندا کرنیکا پس ندا کرتے بلال لوگوں میں پس لاتے لوگ
غنیمتیں اپنی یعنی جو کچھ لوٹ کا مال ہوتا والا پس پانچواں حصہ اوسمیں سے نکالتے اور تقسیم کرتے اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدوں کے
پس لایا ایک شخص بعد اوسکے یعنی بعد بانٹ چکنے کے ایک مہار بالوں کی پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہ ایسی چیز تھی کہ جو پائی تھی ہم نے
غنیمت میں سے فرمایا کیا سنا تھا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے تین بار کہا کہ ہاں یعنی سنا تھا پس فرمایا پس کس چیز نے منع کیا تجھکو اس سے کہ لاتا تو اوسکو پس عذر کیا
اوسنے یعنی کچھ بیجا عذر کر لانیکے فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح لاویگا تو اوسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا میں اسکو تجھسے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف حضرت نے جو نہ اوس سے اسلیے نہ قبول کی کہ اوسمیں سب مجاہدوں کا حق تھا اور وہ متفرق ہوگئے تھے مشکل تھا ہر ایک کا حصہ پہونچانا اونتک ۱۲ ع
وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوه رواه ابوداؤد اور
روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر نے اور عمر نے جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالے کا غنیمت میں سے اور مارا اوسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مارا اوسکو بطور تعزیر کے اور
بعضے اہل علم نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہے ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتے ہیں اسباب اوسکا جلا دیجیے سوا حیوان اور مصحف کے
اور اوس چیز کے کہ خیانت کی ہے اسلیے کہ حق مجاہدوں کا ہے اور تینوں اماموں کے نزدیک اسباب نہ جلائے لیکن تعزیر ہو جائے اور حمل کیا ہے اس حدیث کو زجر و وعید
وعن سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من يكتم غالا فانه مثله رواه ابوداؤد اور روایت ہے
سمرہ بن جندب سے کہا کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص کہ چھپاوے خیانت کرنیوالے کو یعنی غنیمت میں یعنی اوسکے اظہار اوسکا
دیوے کہ فلانے نے خیانت کی ہے پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالے کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن ابي سعيد قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن شرى المغانم حتى تقسم رواه الترمذي اور روایت ہے ابی سعید سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خریدنے
غنیمتوں کے سے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاویں یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان
تباع السهام حتى تقسم رواه الدارمي اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہ کہ بیچے جاویں حصے یہانتک
کہ تقسیم کیے جاویں نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی اگر کوئی بیچے حصہ اپنا پہلے تقسیم کے تو جائز نہیں بسبب عدم ملک کے نزدیک ایک کے اور کہ موقوف رکھتا ہے ملک کو
قسمت میں اور بسبب جہل تعیین مبیع کے اور صفت اوسکی مالک سے پہلے تقسیم کے ۱۲ ن وعن خولة بنت قيس قالت سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ان هذا المال خضرة حلوة فمن اصابه بحقه بورك له فيه ورب متخوض فيما شاءت به نفسه من
مال الله ورسوله ليس له يوم القيمة الا النار رواه الترمذي اور روایت ہے خولہ بنت قیس سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے تحقیق یہ مال سبز و شیریں ہے یعنی نظر میں اچھا معلوم ہوتا ہے اور دلوں میں پیارا پس جو شخص پہنچے اوسکو ساتھ حق اوسکے یعنی بوجہ حلال
برکت دیجاتی ہے واسطے اوسکے بیچ اوسکے اور بہت سے تصرف کرنیوالے ہیں اوس چیز کے کہ چاہتا ہے اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کے سے اور رسول کے سے یعنی غنیمت
کے مال اوسکی بیچ بلا حکم خدا اور رسول کے نہیں واسطے اوسکے دن قیامت کے مگر آگ نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم تنفل سيفه ذا الفقار يوم بدر رواه ابن ماجة وزاد الترمذي وهو الذي رأى فيه الرؤيا يوم احد

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سے زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تھا دن بدر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اور وہ تلوار وہ ہے کہ دیکھا تھا حضرت نے خواب میں بیچ امر کے دن احد کے ف حصہ سے زیادہ لی یعنی پسند کرکر زیادہ حصہ کے لی غنیمت میں سے کہ یہ بات اور کو سوا آنحضرت کے جائز تھی اور ذوالفقار ملک تھی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر میں پس زیادہ حصہ سے لیا حضرت نے اوسکو اور کہتے ہیں کہ ٹوٹتی نہیں وہ پاس ہی حضرت کے نہ اور تلواریں حضرت کی اور قاموس میں لکھا ہے کہ وہ ملک تھی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کے وہ کافر مارا گیا پھر حضرت نے بخشی وہ تلوار حضرت علی کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیے کہتے ہیں کہ فقار کہتے ہیں استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت میں مہرے تھے مثل اوسکے اور خواب یہ تھا کہ آنحضرت نے ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان میں سے پھر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اوس سے جیسے کہ تھی پس تعبیر ہوئی اوسکی ساتھ شکست کے کہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ہے وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین میں سے یعنی غنیمت شترک میں سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ جسوقت دبلا کردے اوسکو پھیر دے اوسکو غنیمت میں اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین میں سے یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت پرانا کرے اوسکو پھیر دے اوسکو غنیمت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جس صورت میں سوار ہونا باعث دبلاپے کا نہو تو نہیں مضائقہ سوار ہونیکا لیکن یہ اونمیں ملکہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا باعث دبلاپے کا ہوتا ہے ہے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے محمد بن ابی المجالد سے نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا کہا میں نے کیا تھے تم پانچواں حصہ نکالتے طعام کا بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پہونچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تھا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سے مقدار اوس چیز کے کہ کفایت کرتا اوسکو پھر پھر جاتا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پانچواں حصہ نکالتے تھے الخ یعنی نکالتے تھے خمس اوسمیں سے یا جو کچھ کہ جنس طعام سے ہے خارج تھا ہر شخص کہ جو کچھ چاہتا تھا اوسمیں تصرف کرتا تھا اور جواب کا مطلب یہ ہے کہ طعام سے خمس نہ لینا چاہیے ولیکن چاہیے کہ زیادہ بھی قدر کفایت سے نہ ہو ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ ایک لشکر نے غنیمت پائی بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اون سے پانچواں حصہ یعنی بیچ اوس چیز کے کہ کھایا اوس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے قاسم سے کہ مولی عبد الرحمن کے ہیں سے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تھے ہم کھاتے اونٹ جہاد میں یعنی غنیمت کے اونٹ ذبح کرتے اور کھاتے اور نہ تقسیم کرتے ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتے ہم البتہ پھرنے والے طرف ڈیروں اپنے کے یعنی سفر میں اس حال میں کہ خورجیاں ہماری لو اونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتیں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا ابن ہمام نے کہ جب مسلمان نکلیں دارالحرب سے نہیں جائز ہے کہ کھاویں چارہ کو کھلاویں غنیمت

مین سے اور نہ کھادین اوس سے اسلیے کہ ضرورۃ وقوع ہوئی اور اباحت کہ تھی دارالحرب مین باعتبار ضرورۃ کے تھی اور جبکہ ساتھ زائد ہو طعام یا گھانس و دانہ
بھیرد او سکو طرف غنیمت کے جبکہ تقسیم ہوئی ہو دارالحرب مین اگرچہ نفع اوٹھایا ہو ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ
النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ادا
کرو تاگا اور سوئی یعنے مال غنیمت مین سے اسقدر بھی نہ چھپا رکھو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنے غنیمت مین یا مطلق اسلیے کہ تحقیق خیانت کرنا
عار ہوگا خیانت کرنیوالو نپر دن قیامت کے نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ
ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا
الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے
پس لی پشم اوسکی اوسکے کوہان مین سے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہ ہے کہ نہین واسطے میرے اس مال فئی مین سے کچھ اور نہ یعنے پشم مذکور اور اوٹھائی
اونگلی اپنی یعنی جس انگلی پر پشم لی تھی اوسکو اوٹھایا لوگونکے دکھانیکے لیے مگر خمس اور خمس بھی تمھین پر خرچ کیجاتی ہے یعنے تمھارے مصالح مین قسم
ہتیار اور گھوڑے وغیر ذالک سے پس ادا کرو تاگے اور سوئی کو پس کھڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکے ہاتھ مین ایک ٹکڑا تھا بالونکی رسی کا پس کہا کہ لیا تھا مینے اوسکو تاکہ
درست کرون مین ساتھ اوسکے پالان نیچے کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد عبدالمطلب کے پس وہ واسطے تیرے ہے
یعنے جو چیز کہ میرا اور اونکے حصہ کی ہے معاف کیا مینے اوسکو تیرے لیے اور جو کچھ کہ اور مجاہدون کے حصہ کا ہے اوسکو بخشوا نا اونسے چاہیے پس کہا اوس شخص نے
جس وقت کہ پہونچی یہ رسی اس حد کو یعنے گناہ کو کہ دیکھتا ہون مین پس نہین حاجت مجکو اوسمین اور پھینک دیا اوس رسی کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ
وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہا
نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تھا غنیمت مین کا یعنے اوسکو سترہ کیا پس جبکہ سلام پھیرا لی پشم
اونٹ کی پہلو سے پھر فرمایا نہین حلال ہے واسطے میرے تمھاری غنیمتون مین سے مانند اسکے مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بھی خرچ کیا
جاتا ہے بیچ حاجتون تمھاری کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پہلو سے یعنی کوہان کی ایک جانب سے پس ہوگا قصہ متعدد یا اوسکے پہلو پس ہوگا قضیہ متعدد
ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ
اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ
مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهٗ وَفِيْهِ اَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ

وَاِنَّمَا الْخُمُسُ وَهُوَ شَيْءٌ وَّاحِدٌ وَّشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ ذوی القربیٰ کا کہ قرآن مجید میں حصہ اونکا خمس آیا ہے درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا میں حضرت کے پاس اور عثمان بن عفان پس کہا ہمنے یا رسول اللہ یہ بھائی ہمارے بنی ہاشم میں سے نہیں انکار کرتے ہم بزرگی اونکی کا بسبب ہمکو آپکے کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالیٰ نے بنی ہاشم میں یعنے پس وہ افضل ہمسے ہوے بسبب ہونے اونکے کے قریب تر آپسے بہ نسبت ہمارے اسلیے کہ جد آپکے اور جد اونکے ایک ہیں کہ وہ ہاشم ہیں اگرچہ جد ہمارے اور جد اونکے بھی ایک ہیں یعنے عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب اسکے سے کہ دیا بھائیوں ہمارے کو یعنی بنی مطلب کو اور چھوڑا آپنے ہمکو یعنے خمس میں جو ذوی القربیٰ کا حصہ ہے اوسمیں سے آپ نے ہمکو نہ دیا اور سوا اسکے نہیں کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر اونمیں سے تھے اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان اونمیں سے تھے اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہے یعنے اسلیے کہ باپ اونکے بھائی ہاشم کے ہیں اور باپ ہمارے بھی اسطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اسطرح سے اور داخل کیں اونگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اونگلیوں میں نقل کی یہ شافعی نے اور بیچ روایت ابی داؤد اور نسائی کی مانند اسکے ہے اور اوسمیں یوں ہے کہ ہم اور بیٹے مطلب کے نہیں جدا ہوتے جاہلیت میں اور اسلام میں اور سوا اسکے نہیں کہ ہم اور وہ ایک چیز ہیں اور داخل کیں ایک ہاتھ کی اونگلیاں دوسرے ہاتھ کی اونگلیوں میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ اَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْاٰخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِيْ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا تحقیق میں البتہ کھڑا تھا صف جنگ میں دن جنگ بدر کے پس دیکھا میں نے دائیں اپنے اور بائیں اپنے پس ناگہاں میں تھا درمیان دو لڑکون انصار کے کہ نو عمر تھے پس آرزو کی میں نے یہ کہ ہوتا میں درمیان دو شخصوں قوی تر اور دلیر تر کے ان دونوں جوانوں سے یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت میں کہ یہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہیں مبادا بھاگ جاویں اور مجھکو بھی معیوب کریں پس چوکا مجھکو ایک نے اون دونوں میں سے اور کہا اے چچا میرے آیا پہچانتا ہے تو ابو جہل کو کہ کونسا ہے اور کہاں ہے کہا میں نے کہاں جانتا ہوں پس کیا ہے غرض تجھکو طرف اوسکے اے بھتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ تحقیق وہ برا کہتا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ میں ہے البتہ اگر دیکھوں میں اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکے سے یہانتک کہ مرے بہت جلد باز ہم میں سے یعنے جسکی موت پہلے آئی ہوگی وہ پہلے مریگا میں یا وہ کہا عبد الرحمن نے تعجب کیا میں نے بسبب اس کہنے اوسکے کے کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھتے ہیں کہا عبد الرحمن نے اور چوکا مجھکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اوسکے یعنے مانند بات پہلے کے پس نہ دیر لگی میں نے کہ دیکھا میں نے طرف ابو جہل کے کہ پھرتا ہے لوگوں میں یعنے کفار میں پس کہا

مین تھے اون دونون لڑکونکو کیا نہین دیکھتے تم اوس شخص کو کہ پہرتا ہی یہ وہی یار تمہارا کہ پوچھتے تھے مجھسے حال اوسکا یعنے دیکھو ابوجہل یہی ہی کہا عبدالرحمن نے
پس جلدی کی دونون لڑکون نے ابوجہل کیطرف ساتھ تلوارون اپنی کے پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پہر پہیرے دونون طرف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے اور خبر دی آپکو یعنے اس معاملہ سے پس فرمایا کونسے نے تم دونونمین سے قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایکنے اون دونونمین سے کہ مین نے قتل کیا اوسکو پس
فرمایا کیا پونچھ ڈالین ہین تمنے اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف دونون تلوارونکے پس فرمایا تم دونونے قتل کیا اوسکو
اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اسباب ابوجہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونون شخص یعنے قتل کرنیوالے ابوجہل کے معاذ بن عمرو بن جموح اور
معاذ بن عفرا تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفرا ساتھ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آیندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو
بیٹون عفرا کے نے اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک تھا بیٹا عفرا کا توجیہ اوسکی یہ ہی کہ دونون ایک ماں سے تھے کہ نام اوسکا عفرا تھا اور باپ دونونکے مختلف پس
ایک یعنے عمرو کے باپکا نام جموح ہی اور باپ دوسریکا اور تھا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کیطرف اور دوسرا انکی طرف اور قسطلانی نے لکھا ہی کہ دوسرا
یعنے معاذ بیٹا حارث کا ہی اور اس مقام مین دو شبہ اور وارد ہوتے ہین ایک تو یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے مارا ہی پس کیا وجہ تخصیص ایک کے سا
دینے اسباب کی کیا ہی جواب یہ کہ شاید دونون شریک ہون مارنے مین ولیکن جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے وغیرہ سے باز رکہا وہ ایک ہوا اور دوسرے نے بھی
اگرچہ زخم پہونچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے سے باز رکہا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نے قتل کیا ہی بسبب خوش کرنے دوسرے کے
تھا اور شبہ دوسرا بیچ فصل دوسری کے حدیث ابن مسعود کی مین گذرا کہ حضرت نے تنفیل کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہ بھی آیا ہی کہ ابن مسعود نے مارا ابوجہل کو
پس وجہ اوسکی کیا ہی جواب یہ کہ ابن مسعود نے پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نے ایک چیز اسباب میں سے کہ وہ شمشیر تھی
اور بعضے یارون مالک کے سے نقل کیا گیا ہی کہ امام مختیر ہی اسباب مین جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے دیوے اور اس قول مین جھگڑا اون دونون اشکال کا ہی تمت
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
فَوَجَدَہٗ قَدْ ضَرَبَہُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہی کہ دیکھے واسطے
ہمارے کہ کیا کیا ابوجہل نے یعنے کیا ہی حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہی پس گئے ابن مسعود پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تھا اوسکو دو بیٹون عفرا کے نے
یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا یعنے قریب المرگ ہوا کہا انس نے پس پکڑی ابن مسعود نے ڈاڑھی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہی پس کہا ابوجہل نے کیا تو
زیادہ ہی اوس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنے زیادہ اوس شخص سے کوئی نہین ہی کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنے مجھسے زیادہ قریش مین کوئی بڑے
درجہ کا نہین ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے عار نہین ہی
مجھپر بیچ قتل کرنے تمہارے مجکو سوا اسکے کہ مارنے والے میرے زراعت کرنیوالے ہین پس اگر غیر اونکے قتل کرتے مجکو تو خوب تھا
میرے نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نے ساتھ اسکے طرف بیٹون عفرا کے کہ جنہون نے قتل کیا تھا اوسکو اور وہ دونون انصار مین سے تھے اور انصار
صاحب کھیتیون اور کھجورونکے تھے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا
جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ
اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ
اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

عه ذریا لکس سے ہٹا یاکس عن فلان مالای تجاوزا ح عنہ ۱۲

لھا

لھما قال الزھری فنری ان الاسلام الکلمۃ والایمان العمل الصالح اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑ دیا یعنی نہ دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وہ بہتر تھا اونمیں طرف میری یعنی دین میں پس کھڑا ہوا میں اور کہا میں نے یعنی حضرت سے کیا ہے واسطے فلانے کے یعنی کیا سبب ہے کہ آپ نے اوسکو نہ دیا قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلکہ جانتا ہو تو اوسکو مسلمان کہا سعد نے اس کلام کو تین بار اور جواب دیا حضرت نے اوسکو ساتھ مانند اوس کلام اول کے پھر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں دیتا ہوں ایک شخص کو اور حال انکہ غیر اوس کا بہت پیارا ہوتا ہے نزدیک میرے اوس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوے وہ شخص دوزخ میں اپنے منہ کے بل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یون آیا ہے کہ کہا زہری نے پس جانتے ہو نہیں اور اعتقاد کرتا ہون کہ اسلام کلمہ ہے یعنی کلمہ شہادت کا اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہے عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہے **ف** بلکہ جانتا ہو تو اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تصدیق دل اور صدق باطن سے عبارت ہے امر باطن ہے اوسپر اطلاع ممکن نہیں لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہر سے ہے متیقن ہے پس کہہ مسلمان جانتا ہون اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تھا سعد پر کہ سامنے حضرت کے سبحت لا آئی بیر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہے اور مستبعد جانا اوسکے نہ دینے کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکے الخ یعنی مال کے دینے سے لازم نہیں آتی محبت و تفضیل اور لازم نہیں ہے کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کے ہو بلکہ دیا جاتا ہے کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے فافہم اور کفر میں نہ پڑے پس مبالغہ کیا سعد نے سوال کرنیکے ساتھ یعنی اوسکے سفارش کرنیکے ساتھ اور اوسکے مومن کامل الایمان ہونے کا یقین کرنا جو اوسکے ممکن نہیں اور اسلام کلمہ ہے الخ یہ پوشیدہ نہیں ہے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے اسلام عمل صالح اور انقیاد اور کلام ہے اور ایمان تصدیق ہے لیکن بنا اوسکی تمامتر ملاحظہ ساتھ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی تھا بیچ حکم کرنیکے ساتھ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالحہ خبر دیتے ہیں ایمان پر اور صادر ہوتے ہیں سبب تصدیق قلبی کے اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کے ساتھ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتھ عمل صالح کے فافہم **وعن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسھم ولم یضرب لاحد غاب غیرہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہے بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق میں بیعت کا کام ہون واسطے اوسکے پس معین کیا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت میں سے اور نہیں معین کیا واسطے کسیکے کہ غائب تھا بدر سے سوائے حضرت عثمان کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** سبب حضرت بدر میں نہ پہنچے تو یہ تھا کہ حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تھیں حضرت عثمان کی پس حضرت نے حضرت عثمان کو واسطے بیمار داری حضرت رقیہ کے چھوڑ دیا تھا اور جب غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کا کام کے لیے گیا ہے اور میں بیعت اوسکی طرف سے کرتا ہوں پس حضرت نے بایاں ہاتھ اپنا اوپر داہنے ہاتھ اپنے کے مارا اور کہا یہ ہاتھ عثمان کا ہے اور حصہ اونکے لیے نکالا غنیمت میں سے **وعن رافع بن خدیج** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل فی قسم المغانم عشرا من الشاء ببعیر رواہ النسائی اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریوں کو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہ نسائی نے **وعن ابی ھریرۃ** قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل ملک بضع امرأۃ وھو یرید ان یبنی بھا ولما یبن بھا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع سقوفھا ولا رجل اشتری غنما او خلفات وھو ینتظر ولادھا فغزا فدنا من القریۃ صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور اللھم احبسھا علینا

قوله وعن ابن عمر ... ایضا رواه ابو داود ... (حاشیہ)

فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَاْسٍ مِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَ: ثُمَّ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نے انبیاء میں سے یعنی یوشع بن نون نے پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہے ایک عورت سے اور وہ چاہتا ہے کہ لاوے عورت کو اپنے گھر میں اور صحبت کرے اوس سے اور ابتک نہیں لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہے گھر اور نہیں باندھی چھت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہیں بکریاں گابھن یا اونٹنیاں حمل والیاں اور وہ منتظر ہو جننے اونکے کا پھر نکلے وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک پہنچے اوس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکھتے تھے اوسمیں وقت نماز عصر کے یعنے آخر وقت میں یا قریب نماز عصر کے یعنے قریب اخیر وقت عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہے یعنی ساتھ چلنے کے اور میں بھی حکم کیا گیا ہوں ساتھ فتح کرنے اس بستی کے اے اللہ ٹھہرا اوسکو ہمپر پس ٹھہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نے اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنے آگ تا کہ کھاوے مال غنیمت کا پس نہ کھایا اوسکو پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق تمہارا: .. قع ہوئی ہے خیانت مال غنیمت میں پس چاہیے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ میں سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتھ ایک شخص کا ساتھ ہاتھ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمہارے ہے خیانت پس لائے وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کے پس رکھدیا اوسکو پس آئی آگ اور کھالیا اسکو اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت میں اس عبارت کو کہ پس نہ حلال تھی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہمسے پھر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اون نبی علیہ السلام نے اون لوگونکو اپنے ساتھ چلنے جہاد کے لیے سے منع اسلیے کیا کہ دلکو جو تعلق کہیں ہوتا ہے تو سست ہوتا ہے پس فوت ہوتی ہے مصلحت اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ امور مہمہ میں فارغ ہونا چاہیے تعلقات سے تا بخوبی سر انجام پاوے اور ٹھہرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ میں آیا ہے کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ نہیں ٹھہرایا گیا آفتاب کسیکے لیے سوا یوشع بن نون کے پس یہ دلالت کرتی ہے کہ یہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام سے ہے حال آنکہ ٹھہرایا گیا ہے حضرت کے لیے بھی پس ممکن ہے تطبیق ان میں اسطرح کہ مراد حضرت کی یہ ہے کہ نہیں ٹھہرایا گیا کسی پیغمبر کے لیے غیر میرے مگر یوشع بن نون کے لیے تھا اور احتمال ہے کہ یہ قول پہلے ٹھہرنے آفتاب کے ہو حضرت کے لیے اور حضرت کے لیے روکا گیا ہے آفتاب دوبار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پھیرا اوسکو اللہ تعالیٰ نے حضرت کے لیے یہانتک کہ نماز عصر پڑھی اور دوسری بار شب معراج کے دوسرے دن چنانچہ مواہب میں مفصل مذکور ہے اور ایک دفعہ بحکم حضرت حضرت علی کے لیے پھیرا ہے کہ حضرت اونکے زانو پر لیٹے تھے پس اوس حالمیں وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹھا سکے اور عصر کی نماز اونکی فوت ہوگئی پھر حضرت نے دعا کی اونکے لیے اور آفتاب پھر آیا یہ بھی مواہب میں مفصل مذکور ہے لیکن بعضے علما نے اسمیں کلام بھی کیا ہے اور آئی آگ الخ اگلی امتوں میں حکم الٰہی یوں تھا کہ غنیمت جنگل میں رکھدیتے تھے اور آگ آسمان سے آتی اور اوسکو جلا دیتی اور یہ علامت قبولیت کی تھی ع وَعَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ وَفُلَانٌ شَهِيْدٌ حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ اَلَا اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا حدیث کی ہمکو عمر نے جبکہ ہوا دن خیبر کا آئے کئی شخص صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے

اور کہا یہی مضمون نہے اونکی تکو کہ فلاں شہید ہے فلاں شہید ہے یعنی نام اون لوگون کے لیتے تھے کہ شہید ہوئے تھے اوس دن یہانتک کہ گذرے ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تھا پس کہا کہ فلانا شہید ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہیں یعنی شہید نہیں تحقیق مین نے دیکھا ہے اوسکو دوزخ مین بسبب ایک چادر کے کہ چرائی تھی مال غنیمت مین سے یا کہا بسبب کملی خط دار کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے خطاب کے جا اور پکار دے تین بار لوگون مین یہ کہ نہیں داخل ہونگے جنت مین یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمر نے پس نکلا مین اور پکارا مین نے تین بار کہ خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں داخل ہونگے بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہ مسلم نے ف مومن کہا ابن ملک نے کہ مومن عرف مین وہ ہے کہ ایمان لاوے حضرت پر اور اونکی شریعت پر اور جسنے خیانت کی پس گویا نہ اوسنے تصدیق کی حضرت کی بسبب جاری نہونے اوسکے اوپر موجب تصدیق اونکی کے اور نہ شمار کیا حضرت نے اوسکو مومنون مین ازراہ زجر و تشدید کے یا کہا جاوے کہ مراد مومنون سے متقی ہین یعنی بچنے والے گناہون سے اور مراد دخول سے دخول بلا عذاب اور یہ جو فرمایا کہ مین نے اوسکو دوزخ مین دیکھا اور نصوص دلالت کرتی ہین اسپر کہ دخول دوزخ مین حقیقۃ ہوگا بعد حشر کے پس یہ روایت حمل کیجاویگی اوپر وجہ تمثیل کے کہ وہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ ہوگا ایسا جیسیکہ تمثیل ہوی حضرت پر داخل ہونا بلال کا جنت مین پہلے مرنے اوسکے کے ان عذاب قبر حق ہے لیکن وہ اور طرح ہوتا ہے نہ اسطرح لٹکتا ہو یا احتمال ہے یہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جاتا ہو نہیں اوسکو بیچ ایسے گناہ کے کہ واجب کرنیوالا ہے دوزخ کو جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم الآیۃ ع

باب الجزیۃ یہ باب ہے بیچ بیان جزیہ کے ف جزیہ اوس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی سے یہ مشتق ہے جزا سے بمعنی بدلہ کے اسلیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہے ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے

الفصل الاول فصل پہلی عن بجالۃ قال کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ عم الاحنف فاتانا کتاب عمر بن الخطاب قبل موتہ بسنۃ فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شہد عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذہا من مجوس ہجر رواہ البخاری روایت ہے بجالہ تابعی سے کہا تھا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن خطاب کا ایک برس پہلے وفات اونکی سے مضمون اوسکا یہ تھا کہ جدا کرو محرم کو آتش پرستون سے اور نہ لیتے تھے حضرت عمر جزیہ مجوس سے یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمن بن عوف نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے نقل کی یہ بخاری نے ف محرم اوسکو کہتے ہین کہ نکاح کرنا اوس سے حرام ہو مانند ماں اور بیٹی وغیرہ کے آتش پرست اونسے نکاح کیا کرتے تھے پس حضرت عمر نے فرما بھیجا کہ اونمین تفریق کرو یعنی نکاح تڑوا دو اونکا اگرچہ اہل ذمہ کو اونکے دین پر چھوڑ رکھتے ہین اور یہ بات اونکے دین مین درست تھی لیکن چونکہ یہ امر شنیع مخالف شعار اسلام تھا اوسکے موقوف کرنیکا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہے بحرین مین اور بعضون نے کہا کہ نام ایک شہر کا ہے یمن مین قریب بحرین کے اور اتفاق رکھتے ہین جمہور اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور ہمارے نزدیک لیا جاتا ہے بت پرستون عجم کے سے بھی اور امام شافعی نے اسمین اختلاف کیا ہے [illegible] ذکر حدیث بریدۃ اذا امر امیرا علی جیش فی باب الکتاب الی الکفار اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ [illegible] بوقت [illegible] لیکن اسکو ہمنے شمار کیا بیچ باب الکتاب الی الکفار کے

الفصل الثانی فصل دوسری عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل حالم یعنی محتلم دینارا او عدلہ من المعافری ثیاب تکون بالیمن رواہ ابو داود روایت ہے معاذ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی و حاکم کرکر حکم کیا اونکو یہ کہ لیوین ہر حالم یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اوسکے معافری کہ قسم ہے ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہے یمن مین نقل کی یہ ابو داود نے ف بالغت کہا ابن ہمام نے نہیں ہے جزیہ عورۃ پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اوس بڈھے پر کہ نہیں قادر لڑنے پر اور نہ کسب پر اور نہ اوس محتاج پر کہ قادر نہو کام کرنے پر اور یہ حدیث ظاہر مین دلیل ہے امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک غنی اور فقیر برابر ہین جزیہ مین بسبب مطلق ہونے

یعنی بعض نسخہ مین ہے ۱۲

حدیث کے اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس درہم ہین
کہ ہر مہینے مین دو درہم دے اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین کہ ہر مہینے مین ایک درہم دے اور ہدایہ مین لکھا ہی
کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے اور انکار نہین کیا اوسکا کسینے مہاجرین و انصار مین سے اور اس حدیث
مین ایک ایک دینار جو لینے ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہی اسپر کہ یہ بطریق صلح کے تھا اسلیے کہ یمن نہین فتح کیا گیا تھا عنوۃ یعنے لڑکر
بلکہ ازراہ صلح کے پس واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہ کہ اہل یمن فقیر تھے پس مقرر کیا اونپر جو کچھ کہ مقرر تھا فقرا پر۔ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِیْ اَرْضٍ وَّاحِدَۃٍ وَّلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ جِزْیَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق دو قبلے ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہ
احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف نہین لائق الخ یعنی دو دین ایک مین مین بطریق مساوات نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب مین
کہ درمیان کافرونکے ذلیل ہونا اونکا نہین اور کافرونکو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کے نہ رہنے دے اور بادجود قبول جزیہ کے بھی اونکو نہ اونکے رسمونکے
کا اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتونمین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتے ہین اور یہ چاہیے نہین بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سے
ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضونے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف جلا وطن کرنے یہود و نصاریٰ کے جزیرہ عرب سے تا اوسمین دو قبلے
نہون باعتبار اسکے کہ اہل کتاب و اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا
کرتا تھا اور اب مسلمان ہو گیا پہلے ادا جزیہ کے تو مطالبہ نکیا جاوے اوس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین۔ ح وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی اُکَیْدِرِ دُوْمَۃَ فَاَخَذُوْہُ فَاَتَوْا بِہٖ فَحَقَنَ لَہٗ دَمَہٗ
وَصَالَحَہٗ عَلَی الْجِزْیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اوسکو
خالد نے اور اونکے ہمراہیون نے اور لے آئے اوسکو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اوسکے خون اوسکا اور صلح کی اوس سے جزیہ پر نقل کی یہ
ابوداؤد نے ف اکیدر ساتھ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کے بادشاہ تھا دومہ کا اور دومہ ساتھ پیش اور زیر دال کے اور
جزم واو کے نام ہی ایک شہر کا شہرون شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تھا اوسکے لیے حضرت نے حکم دیا تھا کہ مار نہین تو
میرے پاس لے آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا۔ ح وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ اُمِّہٖ
عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ عُشُوْرٌ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے جد سے یعنے اپنے نانا سے اونے نقل کی
باپ اپنے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ عشر یعنے دسوان حصہ اوپر یہود و نصاریٰ کے ہی اور نہین
مسلمانون پر دسوان حصہ یعنے بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف مراد دسوان حصہ مال تجارت کا ہی نہ دسوان حصہ
صدقات کا اسلیے کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی بیچ حاصل زمین اونکی کے اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاریٰ پر جو کچھ کہ لازم ہی
عشر سے وہ ہی کہ صلح کی گئی ہی اونسے اوسپر وقت عقد ذمہ کے اور شرط کی گئی ہی اونپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر لازم نہین
مگر جزیہ اور یہ قول شافعی کا ہی انتہے اور ہمارے نزدیک یہ ہی کہ اگر وہ لیتے ہون ہم سے دسوان حصہ وقت داخل ہونے ہمارے کے
شہرون اونکے مین تجارت کے لیے تو لینگے ہم بھی اونسے اوسوقت کہ آوینگے وہ شہرون ہمارے مین اور اگر وہ نہ لیتے ہونگے ہمسے

تو ہم بھی نہیں لیتے اونسے ہیں وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَنَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنے مسلمان گذرتے ہیں ایک قوم پر یعنے وقت نکلنے کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہیں ہماری اور نہ وہ دیتے ہیں وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے اونپر حق سے یعنے حق اسلام کہ وہ خبرگیری کرنی اور مدد کرنی ساتھ مینہ وقت اور مانند اوسکے اور نہ ہم لیتے ہیں اونسے یعنے زبردستی پس حاصل ہوتا ہے ہمکو بسبب اسکے اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کریں وہ یعنے ضیافت کرنیسے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنے زبردستی ف یہ لوگ ذمی تھے اور شرط کیلئی تھی اونسے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا گذرے اونکے یہاں سے اوسکی ضیافت کریں پس مسلمان جو جہاد کے لیے نکلتے اور وہاں پہونچتے تو وہ نہ ضیافت کرتے اور نہ بیچتے غلہ وغیرہ اونکے ہاتھ اونھوں نے تنگ ہوکر یہ حال حضرت سے عرض کیا اوسپر حضرت نے یہ حکم دیا اور جس صورت میں کہ شرط نہوا اونپر اور اوترنے والا غیر مضطر ہو تو نہیں جائز لینا اونکے مال کا بغیر اونکی خوشی کے ۞

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ہے عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلٰى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلٰى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ ذٰلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ رَوَاهُ مَالِكٌ ۔ روایت ہے اسلم سے یہ کہ عمر بن الخطاب نے معین کیا جزیہ سونے والوں پر یعنے جسکے ہاں سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم باوجود اسکے مقرر کیا رزق مسلمانوں کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہ مالک نے ف اور مہمانی الخ عطف تفسیری ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ جائز ہے یہ کہ صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے اور شرط کیجاوے اونپر ضیافت اونکی کہ گذریں اونپر مسلمان زیادہ اصل جزیہ سے ۞

بَابُ الصُّلْحِ باب ہے بیچ بیان صلح کے ف صلح اسم ہے مصالحہ اور صلوح سے ضد فساد کی یعنی تباہی کے اور آنحضرت نے صلح کی کفار مکہ سے چھٹے سال ہجرت میں اوپر ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک اور جب تین سال گذرے تو کافروں نے عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنے بنی بکر کے اوپر لڑائی خزاعہ کے کہ حلیف تھے حضرت کے اور قصہ اوسکا مذکور ہے بڑی کتابوں میں ۞

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ روایت ہے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا دونوں نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب آپکے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جا کا ہے قریب مدینہ کے قلادہ باندھا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرہ کے لیے اور چلے یہانتک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ اوترتے جاتے ہیں مکے والے اونپر اوس طرف سے بیٹھ گئی ساتھ حضرت کے اونٹنی حضرت کی پس کہا لوگوں نے حل حل کہ اونٹ کے اوٹھانیکے لیے یہ لفظ بولتے ہیں

اڑ کی قصوا نہیں اڑی قصوا نہیں کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اڑی قصوا نہ اور نہیں عادت اوسکو اڑنے کی ولیکن روکا اوسکو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ ہاتھی ابرہہ کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے لایا تھا روکا تھا اسیطرح قصوا کو روکا تا واقع نہو لڑائی اور خونریزی حرم میں بیچ وقت اوسکے سے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے دست قدرت میں ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی بات کہ اوس میں ہو تعظیم اللہ تعالیٰ کے حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح میں جو کچھ قریش مجھسے وہاں کی تعظیم کی بات طلب کرینگے قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس اوٹھی وہ پھر یکسو ہوئے اونسے یعنی راہ اہل مکہ کے سے اور متوجہ ہوئے اور طرف یہانتک کہ اوترے بیچ نہایت جانب حدیبیہ کے ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوس میں یعنی ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا اوس پر اوتر پڑے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ درنگ کی لوگوں نے یہانتک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی نچوڑا پانی کو درنگ کرے اور نچھوڑے ملکہ سب کھینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش میں سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدیں تیر کو پانی میں پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش مار تا رہا پانی واسطے اونکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کے کہ سیراب کرے اونکو یہانتک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور تھوڑا پانی باقی تھا ف حدیبیہ نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے کہ اکثر اوسکا حرم میں ہے اور وہ نو کوس ہے مکہ سے اور بیچ دس اور کتنے سو کے اخ بضع کہتے ہیں مابین تین سے نو تک کو اور یہاں مبہم لائے تعین نکیا اسلیے کہ روایتیں اونکی گنتی میں مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں چودہ سو اور بعضی میں پندرہ سو اور بعضی میں ایک ہزار وچار سو یا زیادہ اور یہ عبارت غریب ہے اسلیے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار پانسو وغیر ذلک او تطبیق ان روایات میں یوں دیکھی ہے کہ پہلے حضرت ساتھ چار سو صحابہ کے نکلے بعد ازان نوبت بنوبت زائد ہوتے گئے پس جسنے کہ اول دیکھا کہ ایک ہزار چار سو دیکھے بعد ازان اور فوج آئی اونکو نہ دیکھا اور جسنے دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور جسنے تحقیق و تعین نکی کہا ہزار وچار سو یا زیادہ ع فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ اُكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰى اَنْ لَا يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهٰجِرَاتٍ الْاٰيَةَ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرُدُّوْهُنَّ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرُدُّوا الصَّدَاقَ پس اسوقت میں کہ صحابہ اسیطرح تھے ناگہان آیا یعنی واسطے صلح کے بدیل بن ورقاء خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث یہانتک کہ کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکیونکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے حضرت علی کو لکھ تو یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہے خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھ محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ ہوں اور اگر جھوٹا جانتے ہو تم مجکو لکھ اے علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم میں سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیر دو اوسکو ہمپر یعنی پس قبول کیا یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور یہاں بھی حدیث میں اختصار ہوا ہے اور روایت ہے بخاری سے کہ اوس میں اسقدر مذکور ہے پس جبکہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی لکھنے صلحنامہ کے سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھڑے ہو اور ذبح کرو یعنی جانور

ہدی کے پھیر بھیجدو اور پھر آئیں کتنی ایک عورتیں مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت کہ آویں تمہارے پاس عورتیں مسلمان ہجرت کر کر آخر آیہ تک پس منع کیا مسلمانونکو اللہ تعالی نے یہ کہ پھیر دیں اونکو اور حکم کیا مسلمانونکو یہ کہ پھیر دیں مہر صرف بھیجدو یہ حکم احصار کا ہی پس نزدیک شافعی کے ذبح کیجاوے ہدی اگرچہ حرم میں نہو اسلیے کہ حدیبیہ میں حل سے ہے نہ حرم سے اور ہمارے نزدیک حرم میں ذبح کرنا شرط ہے اور اوسکا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ بعض حدیبیہ حرم میں ہے اور بعض حل میں اور مؤلف نے یہاں بھی اختصار کیا ہے چنانچہ یہ بات صحیح بخاری میں دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے اور پھیر دیں مہر یعنے اگر خاوند کافر عورتوں مسلمان کی بیچ طلب اونکے آویں اور مہر وہ دیچکے ہوں تو مہر اونکا پھیر دیا جاوے اور تفسیر مدارک وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم پھیر دینے مہر کا اور طلب کرنیکا اوسوقت میں ہوا تھا پھر منسوخ ہوا اور صلح مردونکے پھیر دینے پر ہوئی تھی جب عورتیں آئیں تو اللہ تعالی نے حکم بھیجا کہ صلح میں مردونکا پھیرنا قرار پایا تھا نہ عورتونکا پس عورتونکو بعد امتحان کے نہ پھیرنا چاہیے ؛ ح

ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهُ اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَّهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ اُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَّوْ كَانَ لَهُ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهُ سَيَرُدُّهُ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ بْنُ اَبِيْ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ؏

پھر پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش میں سے تھے اور وے تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے اوسکی تلاش میں دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون شخصونکے یعنے بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابو بصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہونچے وہ ذو الحلیفہ میں اوترے اسحال میں کہ کھاتے تھے کھجوریں اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دونو میں سے قسم خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں یہ تلوار تیری اے فلانے اچھی ہے دکھلا مجکو تا دیکھوں میں طرف اوسکے پس قدرت دی اوس شخص نے ابو بصیر کو اوپر دیکھنے تلوار کے پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنے مر گیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ میں اور داخل ہوا مسجد میں دوڑتا ہوا یعنے بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق میں بھی مارا جاتا ہوں یعنی ڈرتا ہوں قتل سے یا قریب ہوا میں اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وائے ہو ماں اسکی کو یہ ابو بصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہے اگر ہوتا واسطے اسکے کوئی مددگار تو مددگار ہوتا اوسکی پس جب سنی ابو بصیر نے یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگے اوسکو طرف کافرونکے پس نکلا ابو بصیر مدینہ سے یہانتک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافرونکے پاس سے اور ملا ابو بصیر کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نہ نکلتا تھا قریش سے کوئی شخص کہ اسلام لایا تھا مگر کہ ملتا تھا ساتھ ابو بصیر یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سنتے تھے وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر یہ کہ پیچھا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لے لیتے مال اوسکا پس بھیجا قریش نے کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال میں کہ قسم دیتے تھے حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ اوٹھیں اور حضرت میں ساتھی کہ نکریں کچھ مگر یہ کہ بھیجیں کسیکو طرف ابو بصیر کے

اور یاروں اوسکے کہ آویں مدینہ میں اور تعرض نکریں قافلہ ہمارے کو پس جب کہلا بھیجیں حضرت اونکو یا ور وہ چلے آویں آپکے پاس پس جو کوئی آوے حضرت کے
پاس مکہ سے ہم میں سے مسلمان ہو کر پس وہ امن میں ہے اور نہ پھیریں اوسکو ہماری طرف یعنے پشیمان ہوئے قریش اس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کریں ہم اس
شرط سے باز آئے پس بھیجا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یاروں اوسکے کے یعنی اور منع کیا تعرض سے اور اپنے پاس بلا بھیجا نقل کی یہ
بخاری نے ف اگر ہوتا واسطے اوسکے الخ اسکے ایک معنی تو وہ ہیں جو مذکور ہوے اور دوسرے معنی اوسکے یہ ہیں کہ کاشکے کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اوسکو کہ نہ آوے
میرے پاس تا پھیر ندوں اور سونپ ندوں اوسکو اونکے تئیں اور یہ معنے انسب ہیں ساتھ سیاق حدیث کے اور جب سنی ابو بصیر نے الخ ابو بصیر نے معلوم کیا یہ حضرت کے
اس قول سے مسعر حرب لو کان لہ احد اسلیے کہ یہ شعر ہی اسپر کہ نہ حضرت ٹھکانا دینگے اوسکو اور نہ مدد کرینگے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا ہے وہ سہیل کہ صلح
کے لیے آیا تھا اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکہ میں اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے قید میں پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ میں آیا تھا اوسکو حضرت نے
پھیر دیا تھا بعد بہت سی تکرار کی اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آملا ۞ ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهٗ اِلَيْهِمْ
وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ
وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ فَرَدَّهٗ اِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا صلح کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر کہ جو آوے حضرت کے پاس مشرکوں میں سے یعنے مسلمان ہو کر پھیر دیں اونکو طرف مشرکوں کے
اور جو آوے مشرکوں کے پاس مسلمانوں میں سے نہ پھیر دیں اوسکو اور اسپر کہ داخل ہوں حضرت مکہ میں سال آئندہ اور ٹھہریں اوسمیں تین دن یعنے اور
اس سال میں نہ آویں اور یہ کہ نہ داخل ہوں مکہ میں مگر اس حال میں کہ تھیلے میں ڈالے ہوے ہوں ہتھیار اور تروار اور کمان اور مانند اسکے پس آیا
ابو جندل اس حال میں کہ چلتا تھا بیڑیوں میں پس پھیر دیا حضرت نے اوسکو طرف مشرکوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جلبان کہتے ہیں
چمڑے کے تھیلے کو کہ اوسمیں ہتھیار وغیرہ رکھکر زین سے باندھ لیتے ہیں اور بیان مراد یہ ہے کہ ہتھیار میانوں وغیرہ میں ہوں ننگے اور کھلے لیکر بصورت
حملہ اور قہر اور مستعد لڑائی کے نہ آویں اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائے تھے مکہ ہی میں اونکو مشرکوں نے قید کر رکھا تھا جن ایام میں کہ صلح حدیبیہ ہوئی
وہ حضرت کے پاس بھاگ کر آئے حضرت نے بسبب عہد کے اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کر اے ابو جندل اور امید رکھ ثواب کا ہو
اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیفوں کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہے علما نے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطوں کا تھا بسبب ضعف حال مسلمانوں کے
اور بعاجز ہونے اونکے کے مقابلہ کفار سے یا بسبب احرام اور حرم اور عدم اذن کے اور بہت سی مصلحت کے لیے تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکے
بہت سے ظاہر ہوے کہ مکہ فتح ہوا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت میں یہ فرمانبرداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہے
۞ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا
مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا
اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
شرطیں کیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم میں سے نہ پھیریں اوسکو تمہارے اور جو آوے تمہارے پاس ہم میں سے پھیر دو اوسکو ہمپر پس عرض کیا
صحابہ نے یعنے متعجب ہو کر یا رسول اللہ کیا لکھدیں ہم یہ فرمایا کہ ہاں تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص جاویگا ہم میں سے طرف اونکے پس دور کیا ہوگا اوسکو
اللہ نے یعنی اپنی رحمت سے اسلیے کہ مرتد ہوگا اور جو آویگا ہمارے پاس اونمیں سے قریب ہے کہ کر دیگا اللہ واسطے اوسکے کشادگی اور خلاصی نقل کی

مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے بیعت لینے عورتوں کی تو تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے امتحان کرتے عورتوں کا یعنے جو عورتیں ملت آتیں اور اظہار ایمان آتیں ساتھ اس آیت کے اے نبی جسوقت آویں تیرے پاس عورتیں ایمان والیاں بیعت کریں تجسے پس جو اقرار کرلی ساتھ اس شرط کے انمیں سے فرماتے واسطے اوسکے تحقیق بیعت کی میں نے تجھسے درانحالیکہ کلام کرنیوالے تھے حضرت ساتھ اوسکے ساتھ کلام کے قسم ہے خدا کی نہیں ہاتھ لگا حضرت کا ہاتھ سے کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی بیچ بیعت کرنیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ اس آیت کے مضمون اس آیت کا یہ ہے کہ بیعت لی ان سے ان سب شرطوں کہ شریک نکریں ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نکریں اور نہ زنا کریں اور اپنی اولاد کو مار نہ ڈالیں جیسے کہ عادت تھی انکی اور بہتان نکریں اور عصیان نکریں اور یہ آیت تفسیر ہے اس آیت کی کہ گذری یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوھن بیعت اگرچہ ہاتھ سے تھی زبانی ہی ہوتی تھی کہ بیعت لی میں نے تیری اور جیسے اب تو ملوا سطرح مرید کرتے ہیں کہ ہاتھ اپنا پانی میں ڈالتے ہیں اور عورتیں بھی ہاتھ پانی میں ڈالتی ہیں اور ایک انکا عورت پکڑلیتی ہی جاتے اس تکلف کی نہیں اتفاقا برابر حسن ہے اور یہ حدیث بیعت کرنیکی باب الصلح میں اسلئے لائے کہ قضیہ صلح حدیبیہ میں بیعت بھی واقع ہوئی تھی اور اسکو بیعت الرضوان کہتے ہیں آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین میں ذکر اوسکا ہے پس بتقریب حدیث بیعت عورتونکی اگرچہ حدیبیہ میں نتھی بیان ذکر کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے مسور اور مروان سے یہ کہ صلح کی تھی انہوں نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک امن میں رہیں لوگ اور اوپر درمیان ہمارے جامہ دانی بند ہو اور یہ کہ چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہ ابوداود نے **ف** جامہ دانی بند ہو مراد یہ ہے کہ درمیان ہمارے سینے پاک مکر اور کینہ اور فساد اور دغا سے اور وفادار صلح کے ہوں اور مراد خیبہ سے یہ ہے کہ نہ لیوے بعضا ہمارا مال بعضے کا پوشیدہ اور نہ اسکا ظاہر وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ وَكَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے کہ نقل کی کتنے ایک بیٹوں اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کہ انہوں نے نقل کی اپنے باپوں سے اونہوں نے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنیوالے پر یعنے ذمی پر یا مستامن پر یا نقص کرے حق اوسکا یا تکلیف دے اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے یعنی جزیہ لے زیادہ طاقت اوسکی سے اگر ذمی ہو اور زیادہ لے عشر مال تجارت سے اگر حربی مستامن ہو کہ واسطے تجارت کے آیا ہو یا لیوے اوس سے کچھ بغیر خوشی اوسکی کے پس میں جھگڑونگا اوسے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان

تھی عورتوں کے اوس وقت بھی بیعت کی یہ فرمایا واسطے تاکید بیعت کی غرض تمکو اوس چیز کے کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم یعنی حضرت نے از راہ شفقت کے مقید کیا مبایعت کو ساتھ استطاعت کے کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا بہت رحم کرنیوالے ہیں بیچ حق ہمارے کے ہمسے اپنے نفسوں پر کہا میں نے یا رسول اللہ بیعت کر ہمسے مراد رکھتے تھے بیعت سے یہ کہ مصافحہ کیجیے ہمسے یعنی وقت بیعت کے ہاتھ ملائیے ہمارے ہاتھ سے پس فرمایا سواے اسکے نہیں کہ کہنا میرا واسطے سو عورتوں کے مانند کہنے میرے کی ہے واسطے ایک عورت کے یعنی فقط زبانی بیعت میں کفایت کرتا ہے حاجت ہاتھ پکڑنے کی نہیں اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بھی نہیں ہے جدا جدا ایک ہی قول کافی ہے سبکے لیے

نقل کی یہ ف اصل الکتاب بیاض فقط واسطے بعد سنیدی بیعونی ہوا ہے لیکن حاشیہ میں بعض نسخوں سے حوالہ لکھدیا ہے رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطأ ومن حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع امیمۃ الحدیث قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث ابن المنکدر کذا فی نسخ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْبَعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے براء بن عازب سے کہا عمرہ کیا یعنی ارادہ عمرہ کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ میں یعنی سنہ چھ ہجری میں پس انکار کیا اہل مکہ نے یہ کہ چھوڑیں حضرت کو کہ داخل ہوں مکہ میں یعنی حضرت کو مکہ میں نہ آنے دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نے اہل مکہ سے اسپر کہ داخل ہوں یعنی سال آیندہ میں عمرہ کو اور رہیں تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہ نے نام شریف حضرت کا اسطرح یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نے کہا مشرکوں نے نہیں اقرار کرتے ہم ساتھ رسالت تمہاری کے پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تمکو مکہ کے آنے سے ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسطرح لکھو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہوں رسول اللہ اور میں ہوں محمد بن عبد اللہ یعنی دونوں صفتیں لازم ہیں آپس میں نہیں جدا ہوتیں برابر ہے کہ دونوں ذکر کیجاویں یا ایک پھر فرمایا علی بن ابیطالب کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نے قسم ہے اللہ کی نہیں مٹاؤنگا میں تمکو کبھی پس لیا حضرت نے یہ صلحنامہ یعنی حضرت علی کے ہاتھ سے حال آنکہ نہیں لکھ جانتے تھے پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد بن عبد اللہ نے نہ داخل ہو مکہ میں ساتھ ہتھیاروں کے مگر اسطرح سے کہ تلواریں ہوں غلافوں میں اور یہ کہ نہ نکالے مکہ کے لوگوں میں سے کوئی اگر ارادہ کرے کوئی حضرت کے ساتھ جانیکا یعنی بعد داخل ہونیکے جو مکہ سے نکلیں تو کسیکو اونمیں سے لیکر نہ نکلیں اور یہ کہ نہ منع کریں اپنے یاروں میں سے کسیکو اگر ارادہ کرے رہنیکا مکہ میں پس جبکہ داخل ہوئے حضرت مکہ میں یعنی سال آیندہ اور گذر گئی مدت یعنی تمام ہوئی کہ تین دن قرار پائی تھی آئے کفار قریش علی کے پاس اور کہا کہو واسطے صاحب اپنے کے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلو ہمارے شہر سے پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت علی نے جو عذر کیا گویا وہ سمجھے کہ امر ایجاب کے لیے نہیں ہے ورنہ مخالفت نکرتے اور حقیقت میں مخالفت نہیں تھی بلکہ عین موافقت ہے کہ بسبب نہایت محبت کے کہا اور اختلاف واقع ہوا ہے علما میں بیچ لکھنے آنحضرت کے کہ بعضے تو کہتے ہیں کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھ سکتے تھے بسبب اسکے کہ اللہ تعالی نے اونکو امی فرمایا ہے اور امی وہی ہوتا ہے کہ نہ پڑھ سکے اور نہ لکھ سکے اور بعضوں نے کہا لکھا حضرت نے بعد ازاں کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت اونکی ہے اور منکر اسکی تاویل کرتے ہیں کہ مراد کتابت سے امر ساتھ کتابت کے ہے اور یہ مجازا مشہور ہے اہل زبان میں جیسے کہ کہتے ہیں بنا کیا امیر نے شہر یعنی حکم کیا

یعنی صلحنامہ لکھتے ۱۲

یعنی جو عورت مسلمان ہو کر آئے ۱۲

ساتھ

ساتھ بنا کر نکلے نہ کہ اسیر ہو کر اپنے ہاتھ سے بنا کر آتا ہو

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

یہ باب ہے بیچ بیان نکالنے یہود کے جزیرۂ عرب سے ف جزیرہ اوس زمین کو کہتے ہیں کہ احاطہ کیا ہو اوسکو دریا نے اور جزیرۂ عرب وہ ہے کہ احاطہ کیا ہے اوسکو دریائے ہند اور دریائے شام اور دجلہ اور فرات نے یا عدن سے اطراف شام تک طول میں اور جدہ سے بیچ عراق تک عرض میں کذا فی القاموس۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا اوس وقت کہ تھے ہم مسجد میں نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے پس فرمایا چلو طرف یہود کی پس نکلے ہم ساتھ حضرتؐ کے یہانتک کہ آئے ہم مدرسہ یہود کے میں پس کھڑے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرت سے جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہے یعنی وہ خالق اور مالک اوسکا ہے اور واسطے رسول اوسکے کے یعنی بہ نیابت اور خلافت اور تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ جلاوطن کروں تمکو اس زمین سے یعنی جزیرۂ عرب سے پس جو شخص پاوے تم میں سے مال اپنے سے کوئی چیز یعنی مشکل ہو لیجانا اوسکا مانند زمین وغیرہ کے پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ خطبہ فرمانے کو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سے اوپر مالوں کے یعنی اونکو خیبر میں رہنے دیا کھجوریں اور زراعت وغیرہ اونکی اونہیں کے طور پر رکھیں اور اونکے محاصل میں سے آدھوں آدھ ٹھہرالیا اور جزیہ مقرر کیا اور نیز اور فرمایا تھا کہ ٹھہرا دینگے ہم تمکو جبتک کہ ٹھہرا دے تمکو اللہ یعنی جبتک کہ حکم اوسکا ہو ساتھ نکالنے تمہارے کے اور تحقیق دیکھا میں نے مناسب جلاوطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمرؓ نے اوسکا یعنے جلاوطن کرنیکا آیا اونکے پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق میں سے پس کہا اے امیر المومنین کیا نکالتے ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹھہرایا تھا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور معاملہ کیا تھا ساتھ مالوں پر پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا گمان کرتا ہے تو کہ تحقیق بھول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجھسے فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سے اس حال میں کہ دوڑیگی ساتھ تیرے اونٹنی تیری راتوں کو پیچھے راتوں کے یعنے ایک وقت تجھپر آویگا کہ راتوں رات یہاں سے نکل جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نے کہ یہ کلمہ تھا از راہ ہنسی کے ابو القاسم کا کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا کے یہ حضرتؐ نے ہنسی سے نہیں فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کے پھر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمرؓ نے اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تھی واسطے اونکے میوہ سے یعنے کھجوریں وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنے پالان اور رسیاں وغیرہ ذلک نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزوں کے فرمایا نکال دینا

مشرکونکو جزیرۂ عرب سے یعنی مکہ مدینہ اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیوں سے مانند اوسکے جو کہ تھا مین سلوک کرتا اونسے یعنی جب آتے وہ ہر مین دیا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہوں وہ اور اوسکے
کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباس نے پس بھلایا گیا مین اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا قاضی عیاض نے احتمال ہے کہ
تیسری چیز یہ قول ہو حضرت کا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نے موطا مین ۞ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا
اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہ کہا خبر دی مجھکو عمر بن خطاب نے یہ کہ اونھون نے سنا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے البتہ نکالونگا مین یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے یہانتک کہ نہ چھوڑونگا مین مگر
مسلمان کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مین ہے اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ البتہ نکالونگا مین یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ نہین فصل دوسری مصابیح کی مین مگر حدیث ابن عباس کی
کہ ہرا اوسکا یہ ہے لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب الجزیہ مین پس بسبب تکرار کے نہین ذکر کی مین نے اوسکو واسطے احتراز کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ عمر بن خطاب نے
جلاوطن کیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سے یعنی جزیرۂ عرب سے اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالیں یہودیونکو
خیبر سے اور تھی زمین یعنی جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اوسپر واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے کے اور واسطے مسلمانونکے پس سوال کیا یہود نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑ دیں اونکو یعنی اونکی زمینونمین اس شرط پر کہ کیا کریں کام یعنے درختونکو پانی دیا کریں اور واسطے اونکے ہو آدھون آدھ
میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہراوینگے ہم اسپر جبتک کہ چاہین پس ٹھہرائے گئے یہانتک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمر نے اپنی خلافت
مین طرف تیما اور اریحا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

بَابُ الْفَيْءِ

باب ہے بیچ بیان فی کے ف فی اوس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے
ہاتھ لگے بغیر لڑائی کے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ سب مسلمانونکے لیے ہے اوسمین خمس اور قسمت نہین اور اختیار اوسکا حضرت کو تھا جسکو چاہین
دین جسکو چاہین نہ دین جسکو چاہین کم اور جسکو چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اوسکو غنیمت کہتے ہین اوسکا حکم یہ ہے کہ پانچوان حصہ نکالکر باقی
مجاہدین مین تقسیم کر دین پیادے کو اکہرا اور سوار کو دوہرا ۱۲ح مولانا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ
قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ
سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے
کہ کہا فرمایا حضرت عمر نے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کیا اپنے رسول کو بیچ اس مال کے ساتھ ایک چیز کے کہ نہین دی وہ چیز کسیکو سوائے
حضرت کے پھر پڑھی یہ آیہ جو چیز دی اللہ نے اپنے رسول کو اونسے لفظ قدیر تک پڑھی پس تھا یہ مال خالص واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
خرچ کرتے تھے اپنے گھر کے لوگونپر خرچ برس روز کا اوس مال مین سے پھر لیتے مابقی کو پس گردانتے اوسکو بیچ جگہ گردانے مال اللہ کے یعنی صرف کرتے اوسکو

مصالح مسلمین میں اور دیتے تھے جسکو چاہتے تھے محتاج و مساکین میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیۃ ما افاء اللہ الخ سورۂ حشر میں ہے ترجمہ ساری آیۃ کا یون ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا اور خاص اونکے لیے مقرر کیا نہیں دوڑاتے تھے اوسپر گھوڑے اور اونٹ یعنے مشقت نہیں کھینچی تھی قتال کرنے مین اوسپر بلکہ پیادہ پا گئے تم ولیکن اللہ تعالیٰ مسلط کرتا ہے اپنے رسولونکو جسپر کہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اسطرحکا ہے کہ حاصل نہیں کیا ہے تمنے اوسکو بقتال وغلبہ اسلیے کہ گانون اونکے دو کوس تھے مدینہ سے سب پیادہ پا گئے تھے سوا آنحضرت کے پھر مسلط کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کو اونپر اور اونکے اموال پر جیسی کہ عادت خدا تعالیٰ کی ہے کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولونکو اعدا دین پر پس امر اوسکا سپرد حضرت کے ہے جسکو چاہیں دیں اور جہان چاہیں خرچ کریں نازل ہوئی یہ آیۃ اوسوقت کہ طلب کی صحابہ نے قسمت کو کذا فی التفاسیر پس اسطرحکا مال کفار کا کہ اوسکو فیٔ کہتے ہیں تقسیم نہیں کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کے اور سپرد تھا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آتا ہے احادیث مین جو کچھ آپ حضرت عمل فرماتے تھے اوسمین مذہب ہمارا تو اوسمین یہ ہے اور نقل کیا اوسمین طیبی نے مذہب شافعی اسطرحسے کہ حضرت کے لیے فیٔ مین چار خمس اور پانچوان حصہ خمس کا تھا پس تھے حضرت کے لیے اکیس حصے پچیس حصون میں سے اور چار باقی ذوی القربی اور یتیمون اور مسکینون اور ابن سبیل کے لیے اور تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ مصرف فیٔ کے بعد آنحضرت کے پس کہا ایک قوم نے کہ وہ ائمہ کے لیے ہے بعد حضرت کے اور امام شافعی کے اسمین دو قول ہین ایک تو یہ کہ وہ مقاتلین کے لیے ہے اور دوسرا یہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہے اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث مین آیا ہے کہ ذخیرہ نہین کرتے تھے آنحضرت کوئی چیز کل کے لیے پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکھتے تھے جواب یہ کہ نفی ذخیرہ کرنیکی اپنے نفس کے لیے ہے اور عیال کے لیے تھا اور آنحضرت اپنی بیبیونکے لیے نفقہ ایک سال کا دیتے تھے کبھی کبھی اور کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہ منافی توکل کی نہین ہے

وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک سے کہ نقل کی حضرت عمر سے کہ کہا تھا اموال بنی نضیر کا اوس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑاتے تھے مسلمانون نے اوسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خاص خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے مابقی کو بیچ ہتھیارونکے اور چارپایونکے بسبب سامان کرنیکے راہ خدا مین یعنے جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَّاحِدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** روایت ہے عوف بن مالک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتا اونکے پاس مال فیٔ بانٹتے اوسکو اوسیدن پس دیتے بیوی والیکو دو حصے اور دیتے مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا مین پس دیے مجکو دو حصے اور تھی میری بیوی پھر بلایا گیا پیچھے میرے عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکھتا تھا پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہ ابو داود نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَهٗ شَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے بیچ اول وقت آنے فیٔ کے ساتھ آزاد کیے گیونکے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی اول فیٔ بیچ آزاد کیے گیونکو دیتے تھے اسلیے کہ وہ بے ٹھکانا اور بے سہارے ہوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مراد آزاد کیے گیون سے مکاتب ہین اور بعضون نے کہا مراد منفردین لطاعۃ اللہ ہین **ع** **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا**

خرز فقسمها للحرة والامة قالت عائشة كان ابی یقسم للحر والعبد رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم لائے گئے تھیلا اوسمین تھے نگینے پس بانٹا اونکو واسطے بیبیونکے اور لونڈیونکے کہا حضرت عائشہ نے تھے باپ میرے یعنے حضرت ابوبکر تقسیم کرتے واسطے
آزاد و غلام کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** پس معلوم ہوا کہ نگینے مخصوص ساتھ عورتونکے نہ تھے ولیکن حضرت نے تخصیص کی تھی **ع** وعن مالک
بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفئ فقال ما انا احق بهذا الفئ منکم وما احد منا باحق به من
احد الا انا علی منازلنا من کتاب الله عزوجل وقسم رسوله صلی الله علیه وسلم فالرجل وقدمه والرجل وبلاءه
والرجل وعیاله والرجل وحاجته رواہ ابوداود اور روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا ذکر کیا عمر بن خطاب نے ایک دن
فئی کا اور کہا نہیں مین لائق تر ساتھ اس فئی کے تمسے اور نہین کوئی ہم مین سے لائق تر ساتھ اس فئی کے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہین کتاب اللہ
عزوجل سے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت و سعی اوسکی اور شخص اور عیال اوسکے اور شخص اور
حاجت اوسکی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** نہین مین لائق تر الخ یہ بات حضرت عمر نے دفع توہم کے لیے فرمائی کہ توہم جاتا تھا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کے تھے لائق تر ہوں
اوسکے جیسے کہ آنحضرت تھے اوسکی نفی کی کہ مین بھی حق اسکا نہین ہون بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہین کوئی ہم مین سے لائق تر ساتھ اسکے کسی سے
لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہین کہ بیان کیا گیا ہے کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالیٰ کے للفقراء المہاجرین تین آیتون تک اور قول اللہ تعالیٰ کے والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیۃ تک وغیرہا اور آیتین کہ دلالت کرتی ہین اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے
یہ عطف کیا گیا ہے کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہے موافق تقسیم حضرت کے کہ رعایت کرتے تھے اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور
اہل و عیال والیکی اور مانند اونکے جیسے تفصیل کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنے فئی کے مین لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا
اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیے جیسی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکے موافق اوسکو دیجیے **ع** وعنه قال قرأ عمر ابن
الخطاب انما الصدقات للفقراء والمساکین حتی بلغ علیم حکیم فقال هذه لهؤلاء ثم قرأ واعلموا انما غنمتم من
شیء فان لله خمسه وللرسول حتی بلغ وابن السبیل ثم قال هذه لهؤلاء ثم قرأ ما افاء الله علی رسوله من اهل القری
حتی بلغ للفقراء والذین جاؤا من بعدهم ثم قال هذه استوعبت المسلمین عامة فلئن عشت فلیاتین الراعی وهو
بسرو حمیر نصیبه منها لم یعرق فیها جبینه رواہ فی شرح السنة اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پڑھی حضرت عمر بن خطاب نے
یہ آیۃ کہ بیچ بیان مصارف زکوٰۃ کے ہے سوا اسکے نہین کہ صدقے یعنے زکوٰۃ واسطے فقیرون اور مسکینونکے ہے یہانتک کہ پہونچے علیم حکیم تک اور کہا یعنی
زکوٰۃ واسطے اون لوگونکے ہے یعنی اون اشخاص کے کہ ذکر کیے گئے اس آیۃ مین پھر پڑھی یہ آیۃ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے ہے جانو کہ تحقیق وہ چیز کہ غنیمت مین
لی ہے تمنے کچھ پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچوان حصہ اوسکا اور واسطے رسول کے یہانتک کہ پہونچے لفظ وابن السبیل تک پھر کہا کہ یہ یعنی مال خمس کا
واسطے ذوی القربیٰ وغیرہ کے ہے پھر پڑھی یہ آیۃ کہ بیچ بیان حکم فئی کے ہے جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیونمین سے یہانتک کہ پہونچے اس آیۃ
تک واسطے فقیرونکے اور اون لوگونکے کہ آئی اونکے پیچھے پھر کہا کہ اس آیۃ نے پورا کیا مسلمانونکو سبکو پس اگر زندہ رہا مین پس البتہ پہونچیگا چرواہی
کو اس حال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہے ایک موضع کا حصہ اوسکا اوس مال فئی سے نہ پسینہ لاویگی اوسمین پیشانی اوسکی نقل کی یہ
شرح السنہ مین **ف** ایک نسخہ مین یون ہے ثم قرأ والذین جاؤا پس تقدیر یہ ہوگی یہانتک کہ پہونچے للفقراء دو آیتون تک کہ پھر پڑھی آیۃ
والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیۃ نے پورا کیا الخ یعنی اس آیۃ مین سب مسلمانونکو بیان مذکور ہے بخلاف پہلی دونون آیتونکے کہ ایک

خاص ہی اہل ذکوۃ کے لیے اور دوسری اہل خمس کے لیے اور آنحضرت عمر کی یہ تھی کہ فی میں سے خمس نکالیے جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے ہیں و لیکن تمام
مصالح مسلمانوں کے لیے ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکے لیے اور پر تفاوت درجات جیسے کہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسی طرف گئے ہیں سوا امام شافعی کے
جیسا کہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا بھی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابوبکر برابر ہی دیتے تھے رعایت نکرتے تھے سبقت وغیرہ کی اور
فرماتے تھے کہ اونہوں نے عمل کیا ہی خدا کے لیے اجر اونکا اللہ پر ہی اور ساتھ تفضیل کے اموال میں دخل نہیں اور حضرت عمر زیادہ دیتے تھے حضرت عائشہ کو
بہ نسبت حفصہ کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کے اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سے اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سے اور حاصل اثر
مذکا یہ ہی کہ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اگر زندہ رہا میں اور شہر کثرت سے ہوے اور مال فی کے بہت ہاتھ لگے تو مسلمانوں کو اوس میں سے پہونچیگا اگرچہ
وے شہروں اور مواضع میں رہتے ہونگے اور محنت اور مشقت اوسکے حاصل کرنے میں نکی ہوگی ۝ ع ح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ
اَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ
حُبُسًا لِنَوَائِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ
اَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی مالک سے کہ کہا تھا بیچ اوس چیز کے کہ حجت پکڑی ساتھ اوسکے حضرت عمر نے یہ کہ کہا حضرت عمر نے تھے واسطے حضرت کے تین صفایا بنو النضیر
اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تھا اونکی زمین سے تھا محبوس یعنے مقرر واسطے حاجات حضرت کے یعنے واسطے ضیافت مہمانوں کے اور
ہتھیار و سواری مجاہدوں کے وغیر ذلک اور حاصل فدک تھا محبوس واسطے مسافروں کے کہ مال اپنے پاس نرکھتے تھے اگرچہ وطن میں مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تھا اوسکو
حضرت نے تین حصے دو حصے درمیان مسلمانوں کے اور ایک حصہ واسطے خرچ اہل عیال اپنے کے پس جو کچھ بچتا خرچ اہل وعیال اونکے سے کردانتے اوسکو درمیان فقرا
مہاجرین کے نقل کی یہ ابوداود نے ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر کے پاس در مقدمہ فدک کے تو حضرت
عمر نے دلیل پکڑی ساتھ اوسکے کہ کہا حضرت عمر نے الخ اور تھا یہ روبرو صحابہ کے پس نہ انکار کیا کسی نے اوپر بعد ازاں حضرت عمر نے اون دو صحابیوں کو دیا فدک یعنی اوسکو
عامل کیا کہ بطور حضرت کے صرف کرتے رہیں اوسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتے ہیں کہ چھانٹ لے امام اپنے لیے غنیمت میں سے کوئی چیز بعد تقسیم کے غنیمت سے
اور یہ بات خاص حضرت ہی کے لیے ہی کہ خمس کے ساتھ اور بھی کچھ لے لیں جو چاہیں لونڈی یا غلام یا تلوار یا گھوڑا وغیر ذلک اور یہ بعد حضرت کے
اور کسی امام کے لیے درست نہیں اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلا وطن کرنے اونکے کے ہاتھ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریات خیبر سے
اور تھی حضرت کے لیے آدھی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکے سے آدھی زمین اوسکی پر پس وہ بھی خاص حضرت کے لیے تھا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کے
اسلیے تقسیم کیا کہ خیبر کے گانوں بہت تھے بعضے بقہر فتح کیے گئے تھے اونمیں سے حضرت خمس لیتے تھے اور بعضے بصلح فتح کیے گئے تھے بغیر قتال کے وہ فی تھے
خاص حضرت کے لیے تقسیم کرتے تھے اوسکو جہاں مناسب جانتے تھے اپنے حوائج میں اور اپنے اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت و برابری
اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کے اور لشکر مسلمین کے تین حصے ۝ ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ
بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ فَكَانَ
يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ
كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيٰوتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا

حتی مغفر لسبیلہ ثم اقطعہا مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزیز فرأیت امرا منعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ لیس لی بحق وانی اشہدکم انی رددتہا علی ما کانت یعنی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رواہ ابوداود

روایت ہے مغیرہ سے کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کے بیٹوں کو اوس وقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھا واسطے اونکے فدک پس تھے خرچ کرتے اموال اوسکے سے یعنے اہل وعیال اور فقرا و مساکین پر اور احسان کرتے تھے اوس میں سے اور چھوٹے لڑکون بنی ہاشم کے اور نکاح کرتے تھے اوس سے عورتون بے شوہر کا اور مرد بے زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہ نے سوال کیا تھا حضرت سے یہ کہ دیوین فدک واسطے اونکے پس نہ دیا پس رہا اسیطرح سے بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے ابو بکر صدیق کیا بیچ اوسکے موافق اوس چیز کے کہ کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں یعنے خرچ کرتے تھے حضرت کے اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور مین جیسیکہ حضرت کرتے تھے پس جبکہ خلیفہ کیے گئے حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوس چیز کے کہ کیا تھا دونون صاحبون نے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر نے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی بھی پھر جاگیر کیا اوسکو مروان نے یعنے اپنے لیے اور اپنے توابع کے لیے بیچ خلافت حضرت عثمان کے یا اپنی بادشاہت مین پھر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کے لیے پس دیکھی مین نے ایک چیز کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو نہین واسطے میرے ہے اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اسپر کہ تحقیق مین نے پھیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تھا یعنے آنحضرت کے زمانے مین اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کے زمانے مین نقل کی یہ ابوداود نے **ف** جاننا چاہیے کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کے کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سے تھی اور باقی رہی بعد حضرت کے اور واقع ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہے مناسب یہ ہے کہ کچھ اوس سے نقل کرین ہم کتب صحاح مین بسبب شہرت اس کلام اور جاری ہونے اوسکے کے زبان خاص وعام پر اور واقع ہونے کچھ بیچ افہام کج رو کے پس صحیح بخاری مین منقول ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہ ایکروز حضرت عمر بن خطاب نے مجکو اپنے پاس بلایا مین بیٹھا تھا اونکے پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص دروازے پر بیٹھے ہوے اذن چاہتے ہین آنیکے لیے کہا آنے دے پس وہ آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباس وعلی اذن چاہتے ہین حکم ہے تو آنے دین کہا آنے دے جب وہ آئے تو عباس نے کہا یا امیر المؤمنین حکم کر درمیان ہمارے اور انکے اور وہ جھگڑتے تھے بیچ اوس اموال کے کہ فئ کیا تھا اللہ تعالے نے اپنے رسول پر اموال بنی نضیر سے پس تب کہا اور کیا آپسمین علی وعباس نے پس کہا اون لوگون نے کہ بیٹھے تھے یا امیر المؤمنین حکم کر درمیان ان دونو کے اور خلاصی دو ایک کو دوسرے سے پس کہا حضرت عمر نے صبر اور مہلت کرو قسم دیتا ہون مین تمکو اوس خدا کی کہ اوسکے حکم سے قائم ہین آسمان وزمین آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین چھوڑتے ہین ہم یعنے گروہ انبیا میراث جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے کہا اون صحابہ نے کہ بیٹھے تھے ہان فرمایا ہے بلاشبہ پھر متوجہ ہوے حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتے ہو تم کہ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا کہا علی وعباس نے ہان فرمایا ہے کہا عمر نے پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر سے کہ پروردگار تعالے نے مخصوص کیا اپنے رسول کو اس فئ مین ساتھ اوس چیز کے کہ ندی کسیکو سوا اونکے پھر پڑہی یہ آیۃ ما افاء اللہ علے رسولہ ساری آیۃ پس تھا یہ اموال خاص آنحضرت کے لیے پھر قسم خدا کی جمع نکیا اس اموال کو تمہارے پاس اور ایثار نکیا ساتھ اوسکے تمپر اور تحقیق دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہارے یہانتک کہ باقی رہا اوس اموال سے پس تھے آنحضرت کہ خرچ کرتے اوپر اہل وعیال اپنے کے اوس مال مین سے پھر لیتے اور صرف کرتے اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات تک پھر بعد حضرت کی وفات کے ابو بکر نے کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابو بکر نے اور عمل کیا اوسطرح کہ عمل کرتے تھے آنحضرت پھر متوجہ ہے حضرت عمر علی اور عباس پر اور کہا کہ اوس وقت تمین برائی سے یاد کرتے تھے تم ابو بکر کو اور کہتے

[illegible]

ف قصہ فدک وغیرہ

تھے

تھے کہ ابوبکر اس عمل مین خطا پر ہے اور ایسا تھا کہ جو تم کہتے تھے اور خدا جانتا ہے کہ ابوبکر اس کام مین صادق تھے اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے
پھر وفات دی اونکو خدا نے پس کہا مین نے کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکر کا ہون پس لیا مین نے اوس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مین نے اوس مین
اوسطرح کہ عمل کیا تھا آنحضرت نے اور ابوبکر نے اور خدا جانتا ہے کہ مین اس قول مین صادق ہون اور اس امر مین نیکوکار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہون پھر بعد از
دو سال کے آئے تم دونون میرے پاس اور سخن تم دونونکا ایک ہی تھا پس کہا مین نے تمکو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم وارث نہین چھوڑتے ہین جو کچھ کہ
چھوڑتے ہین صدقہ ہے پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرون مین اوس مال کو تمھارے تئین پس کہا مین نے اگر چاہتے ہو تم سپرد کرون مین تمکو باین شرط کہ لازم کرو لیئے پر
یہ کہ عمل کرو اوسمین اسطرح کہ عمل کیا اوسمین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے اور مین نے جبسے کہ خلیفہ ہوا مین وگرنہ کلام نکرو مجھسے اس باب مین
پس کہا تمنے کہ سونپ دو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا مین نے تمکو آیا التماس کرتے ہو تم اور چاہتے ہو مجھسے کہ حکم کرون برخلاف اوسکے پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکے اذن
سے برپا ہے آسمان و زمین حکم نہین کرونگا مین غیر اوسکے جبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوسکے کام سے اور تمسے نہین ہو سکتا سپرد و مجھکو کفایت کرونگا مین تمکو
اوسکی مشقت اور تکلیف سے کہا زہری نے کہ راوی حدیث کا ہے پس خبر دی مین نے اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نے کہ سچ کہا مالک بن اوس نے مین نے سنا ہے
حضرت عائشہ سے کہتی تھین بھیجا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے عثمان کو ابوبکر کے پاس واسطے طلب کرنے میراث کے اوس چیز سے کہ فئی کیا تھا اللہ
تعالے نے اپنے رسول پر صلی اللہ علیہ وسلم پس رد کیا مین نے اون بیبیون پر اور کہا مین نے کہ نہین ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے میراث نہین چھوڑتے ہین ہم جو کچھ کہ چھوڑتے ہین صدقہ ہے نہین کھاتی آل محمد مگر اس مال سے پس باز آئین عورتین آنحضرت کی طلب کرنے میراث سے اور رجوع کی
ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی مین نے اونکو کہا عروہ نے تھا یہ صدقہ حضرت علی کے ہاتھ مین منع کیا حضرت علی نے عباس کو اوس سے اور غلبہ کیا اوسپر بعد ازان حضرت
حسن بن علی کے ہاتھ مین تھا بعد ازان حضرت حسین کے پاس بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسن کے پاس کہ یہ دونون نوبت رکھتے تھے اوسکو بعد ازان زید
بن حسن رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کے پاس رہا اور یہ صدقہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ راستی کے یہ حدیث بخاری کا مختصر ہے اور یہ حدیث کتاب المغازی مین
بیچ قصہ بنی نضیر کے ہے اور کتاب الخمس مین بھی مانند اسکے آیا ہے ساتھ تفاوت بعضے الفاظ کے اور یہ بھی بخاری مین ہے حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ اور
عباس آئے حضرت ابوبکر کے پاس اس حالمین کہ طلب کرتے تھے میراث زمین فدک سے اور حصہ خیبر سے پس کہا ابوبکر نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے میراث نہین چھوڑتے ہین ہم جو کچھ چھوڑینگے ہم صدقہ ہے کہ کھاتی ہے آل محمد اس مال مین سے قسم خدا کی قرابت رسولخدا کی محبوب تر ہے نزدیک میرے
کہ صلہ کرون مین ساتھ اوسکے اور نگاہ رکھون مین حق اوسکا اس سے کہ صلہ کرون مین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری و مسلم اور
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی سے لایا ہے اور کہا کہ کہا ابوداؤد نے کہ طلب و سوال عباس و علی کے حضرت عمر سے یہ تھی کہ اس مال کو درمیان اونکے آدھا آدھا
بانٹ دین اور سونپ دین نہ یہ کہ نہ جانتے تھے قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہین چھوڑتے ہین وہ نہ طلب کرتے تھے مگر صواب کو پس حضرت عمر نے کہا کہ مین نام تقسیم کا اوسپہ
نہین رکھتا ہون چھوڑتا ہون اوسکو بحال خود جیسیکہ ہے اور لایا ہے بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سے کہ عائشہ نے خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کیا ابوبکر صدیق سے بعد وفات آنحضرت کے کہ دیوین اونکو میراث اونکی اوس چیز سے کہ چھوڑا ہے اونکو رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس چیز سے کہ فئی کیا خدا تعالے نے اونپر پس کہا ابوبکر نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا نورث ما ترکناہ صدقۃ پس غصے ہوئین فاطمہ
اور ہجران کیا ابوبکر سے پس ہمیشہ تھین ہجران کرنیوالی اونسے یہانتک کہ وفات پائی اور زندگی حضرت فاطمہ کی بعد حضرت کے چھ مہینے تھی اور
کہا حضرت عائشہ نے تھین فاطمہ کہ سوال کرتی تھین ابوبکر سے حصہ اپنا اوس چیز سے کہ چھوڑا آنحضرت نے خیبر اور فدک سے اور صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تھا پس انکار
کیا ابوبکر نے اور کہا کہ نہین مین چھوڑنیوالا کسی چیز کو اوس چیز سے کہ عمل کرتے تھے ساتھ اوسکے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہون مین جو کچھ کہ عمل کرتے تھے

اور مین آنحضرت اور مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی چیز کو امر آنحضرت سے میل کرونگا حق سے پس صدقہ اونکا کہ مدینہ مین تھا سپرد کیا اوسکو عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ کو
اور خیبر اور فدک حضرت عمرؓ نے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ صدقہ رسول خدا کا ہین تھے یہ واسطے حقوق حضرت کے کہ پیش آتے تھے اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر تھا پس وہ
ابتک اسی حال پر ہین اور اور روایت مین حضرت ابو بکرؓ کے جواب مین آیا ہے کہ بعد نقل کرنے حدیث لا نورث ما ترکنا صدقۃ کے فرمایا یہ مال جو ہاتھ مین ہے پس جب مرونگا
تو اوسکے ہاتھ مین ہوگا کہ والی امر ہو بعد میرے اور مانند اوسکے اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ سے اور یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث لا نورث
ما ترکنا صدقۃ اور ہونا اموال آنحضرتؐ کا مشترک درمیان مسلمانون کے اور مصالح اونکے کے اور تفویض امر اوسکے کا ساتھ والی کے متفق علیہ ہے درمیان صحابہ کے
حتی کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے اور مخصوص ساتھ ابو بکرؓ کے نہین رضی اللہ عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہان یہ وارد ہوتا ہے کہ اگر دینا اس اموال کا علیؓ
اور عباسؓ کو صواب تھا تو کیون نہ دیا حضرت عمرؓ نے اونکو پہلی بار اور اگر صواب نہ تھا تو کیون دیا آخر کو جواب یہ کہ نہ دیا پہلے اسطرح پر کہ طلب کرتے تھے وہ
یعنی مالک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیۃ کے جیسے کہ آنحضرت تصرف کرتے تھے کہا خطابی نے کہ یہ قضیہ مشکل ہے اسلیے کہ علیؓ اور عباسؓ نے
جب لیا یہ صدقہ حضرت عمرؓ سے شرط مذکور پر اور اونھون نے اعتراف بھی کیا کہ آنحضرت کی میراث نہین اور بزرگون مہاجرین کے نے اوسکی گواہی دی پھر
کیون خصومت کی وجہ اوسکی یہ ہے کہ شرکت تولیۃ مین اونپر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنے حصہ مین مستقل ہو ساتھ تدبیر و تصرف کے پس نہ تقسیم کی
حضرت عمرؓ نے تا نہ جاری ہو اوسپر نام ملک کا اسلیے کہ قسمت املاک مین ہوتی ہے اور ساتھ دراز ہونے زمانے کے گمان ہوتا ہے ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر
اوس سے قضیہ فاطمہؓ زہرا کا ہے اسلیے کہ اگر کہین ہم کہ حضرت فاطمہؓ جاہل تھین ساتھ اس سنت کے تو بعید ہے اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اونکو اس حدیث کے سننے کا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ اشکال آتا ہے کہ بعد سننے حدیث کے ابو بکرؓ سے اور گواہی دینے صحابہ کے ساتھ اوسکے کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ
پہلے سننے حدیث کے سے تھا تو کیون باز نہ آئین غضب سے حتی کہ اتنا طول کھنچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابو بکرؓ سے جواب اسکا کرمانی نے بیچ شرح بخاری کے
یہ لکھا ہے کہ یہ غضب فاطمہؓ کا ایک امر تھا کہ حاصل ہوا بمقتضائے بشریت کے اور جاتا رہا بعد اوسکے اور مراد ہجر سے انقباض اور کدورت طبیعت ہے ملاقات سے نہ ہجران
محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکے کے انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابو بکرؓ اور فاطمہؓ کے جو کچھ کہ واقع ہوا تو گئے ابو بکرؓ فاطمہؓ
کے پاس اور کھڑے رہے اونکے دروازے پر گرمی آفتاب مین اور عذر خواہی کی اونسے اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے ولیکن مین کیا کرون کہ سنا ہے مین نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہین اسپر
پس راضی ہوئین فاطمہؓ اور نقل کیے جاتے ہین اس قضیہ مین اقوال اباطیل کہ نہین اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ
کے سے لکھی گئی ہے بطور اختصار کے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کا ترجمۂ مذکور مین دیکھے واللہ الہادی والموفق **کتاب الصید**
والذبائح باب ہے بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیے گئے کے ف شکار کرنا حلال ہے غیر حرم مین واسطے غیر محرم کے اور شکار کے
مباح ہونے پر وارد ہوئی ہے کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کے کہ امام مالک کے مذہب مین ہے لکھا ہے کہ مکروہ ہے
شکار کرنا لہو و لعب کے لیے اور بے قصد لہو و لعب کے مباح ہے اور ثابت نہین ہوا ہے کہ حضرتؐ نے بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی ہے ع ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ
كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ
اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ فَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ
اَيُّهُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ

وَاِنْ وَجَدْتَّهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاۤءِ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ کہا کہا واسطے میرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ چھوڑے تو اپنے کتے کو یعنے ارادہ کرے تو چھوڑنے کتے معلم کا شکار کے لیے پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتے نے شکار کو واسطے تیرے اور پایا
تو نے اوسکو زندہ پس ذبح کرے اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصداً حرام ہوگا اسلیے کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تو نے شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتے نے
اور نہ کھایا اوسمین سے پس کھا اوسکو اور اگر کھایا پس نکھا پس سوائے اسکے نہیں کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے اور اگر پاوے تو ساتھ کتے اپنے کے کتا غیر کا
اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نے اونمین سے پس نہ کھا اسلیے کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ کسنے اون دونو نمین سے مارا اوسکو یعنے اگر دوسرے کتے نے مارا ہو
شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکے چھوڑنے مین بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پھینکے تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب رہا شکار تجھ سے ایکدن میں پایا تو نے تو اوسمین
کچھ نشان سوائے نشان تیر اپنے کے پس کہا تو اگر چاہے اور اگر پاوے تو اوسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکھتا ہو پس نکھا یعنی بسبب احتمال اسکے کہ پانی سے
مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ذکر کر نام خدا کا جیسیکہ وقت ذبح کے ذکر کرتے ہین اسلیے کہ چھوڑنا کتے کا بمنزلہ چلانے چھری کے ہی پس ضرور ہی کہنا
بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کرے بسم اللہ بھولکر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصداً وقت چھوڑنے کتے کے پھر ڈانٹا کتے کو اور وہ ٹھہر رہا اور
بسم اللہ کہی بعد ٹھہرنیکے اور پکڑا اوسنے شکار کو اور مار ڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنے کتے کا طرف شکار کے مسلمان یا کتابی
شرط ہی اور اگر کتا بطور خود چلا جاوے اور زخمی کرے تو حلال نہین اور اسیطرح اگر وقت چھوڑنیکے بسم اللہ نکہی مگر یہ کہ زندہ پاوے اور ذبح کرے تو وہ
داخل شکار کے نہین اور بند رکھا الخ اسلیے کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ معلم کتے کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنے
کتے وغیرہ مین یہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہین اور ذی مخلب یعنے پنجہ گیر مین یہ ہی کہ پھر آوے جبکہ بلایا جاوے بعد چھوڑنیکے پس اگر باز
وغیرہ شکار مین سے کھا لیوے تو اوس شکار کا کھانا درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کھا لیوے تو نہ کھایا جاوے اور اگر بعد تین بار چھوڑنے کے ایکبار بھی کھاوے تو
وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور اگر کتا غیر کا یعنے کتا کہ نہچھوڑا ہوا اوسکو کسی نے یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کے قصداً
یا چھوڑا ہوا اوسکو اوسنے کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کے اور اگر غائب رہا الخ کہا علما ہمارے نے کہ شرط ہی حلال ہونیکی ساتھ پھینکنے
تیر کے کہنا بسم اللہ کا اور پہونچنا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹھ رہے شکار کے ڈھونڈھنے سے اگر غائب ہو شکار اسحال مین کہ تیر اوسکے لگا ہوا ہو اسلیے کہ روایت
کیا ہی ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نے اپنے معجم مین ابی رزین سے اونھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے مقدمہ شکار
کہ چھپ گیا تھا شکار سے فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نے مانند اسکے عائشہ سے بطریق مرفوع کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو
کوئی چھوڑی کتا شکار پر پھر مار ڈالے وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکے اور شرط یہ ہی کہ ہو جارحہ
معلم اور نہین حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ✽ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ
مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ
فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتے ہین کتے سدھے ہوؤنکو فرمایا کھا
اوس چیز کو کہ پکڑ رکھین کتے تیرے لیے کہا مین نے اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مین نے تحقیق ہم پھینکتے ہین تیر بے پر ونکا فرمایا کھا اوس
چیز کو کہ زخمی کر دے یعنی جس شکار مین وہ تیر سیدھا جا لگے بھال کیطرف سے اور مار ڈالے اوسکو کھا لے اور وہ چیز کہ پہونچے ساتھ چوڑان اپنی یعنی لگے اسطرح
کہ زخمی نکرے شکار کو پس قتل کرے اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معراض کہتے ہین اوس تیر کو کہ پر نہین ہوتا
اوسمین اور چوڑا ہوتا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہی کہ مارا جاوے ساتھ غیر تیز چیز کے لکڑی ہو یا پتھر یا کچھ اور اتفاق رکھتے ہین

علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی انی کے تو حلال ہی اور اگر قتل کرے اوسکو ساتھ چوڑاوانے کے تو نہین حلال اور
کہا علمانے کہ نہین حلال ہی وہ شکار کیا گیا اوسکو ساتھ بندقہ کے یعنے گولی اور غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور معراض کے چوڑا لگنے سے اسلیے نہین
حلال ہوتا کہ ضرور ہی اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہوں معنی ذبح کے اور چوڑا او معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسلیے اگر قتل کرے اوسکو بندقہ ثقیلہ تو حرام
ہوتا ہی شکار اسلیے کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کے لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام کرتا بسبب تحقق
موت کے ساتھ زخم کے اور اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کے رخ سے کھایا جاوے والا نہین اور اگر مارے شکار کے پتھر تو اگر ہو پتھر بھاری
نہ کھایا جاوے اگرچہ زخمی کرے بسبب احتمال اسکے کہ اوسنے قتل کیا ہو ساتھ ثقل اپنے کے اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اوسمین تیزی اور زخمی کر دے وہ تو کھایا جاوے
بسبب تیقن موت کے ساتھ زخم کے اور اصل اسمین یہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کے ساتھ یقین کے تو کھایا جاوے اور اگر حاصل ہو ساتھ ثقل کے
یا شک ہو اوسمین تو نہ کھایا جاوے وجوبًا یا احتیاطًا ۞ ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْکِتَابِ
اَفَنَاْكُلُ فِیْ اٰنِیَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِكَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ
مِنْ اٰنِیَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِیْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ
فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ
ذَكَاتَهٗ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا مین نے یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کے آیا کھاوین ہم بیچ
باسنوں اونکے اور ہم بیچ زمین شکار کے ہین یعنے وہان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتھ کمان اپنی کے یعنے تیر سے اور ساتھ کتے اپنے کے کہ نہین ہی
سدھا ہوا اور ساتھ کتے اپنے کے کہ سدھا ہوا ہی پس کیا درست ہی واسطے میرے فرمایا ایپر وہ چیز کہ ذکر کیا تو نے باسنوں اہل کتاب کے سے پس اگر پاؤ تم سوا
اون باسنوں کے پس نہ کھاؤ اونکے باسنوں مین اور اگر نہ پاؤ سوا اونکے باسنوں کے پس دھوؤ اونکو اور کھاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تو نے ساتھ کمان اپنی
پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنے اول تیر مارنے مین پس کھا اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نے ساتھ کتے سدھے ہوئے اپنے کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنے وقت
چھوڑنے اوسکے کے پس کھا اور جو شکار کیا تو نے ساتھ کتے غیر سدھے اپنے کے پس پایا تو ذبح کرنا اوسکا یعنے زندہ پایا اور ذبح کیا پس کھا اوسکو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ کھاؤ اونکے باسنوں مین یعنے واسطے احتیاط کے بموجب قول آنحضرت کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز
فرمایا استعمال ظروف اونکے سے کہ مستعمل ہین اونکے ہاتھوں مین اگرچہ بعد دھونے کے ہو اور نفرت کرنی کر مخالطت اونکی سے بطریق مبالغہ کے اور یہ
تقوی ہی اور رہا بعد اسکے حکم فتوی کا ہی اور دھوؤ اونکو یہ امر وجوب کے لیے ہی جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کے لیے ہی جبکہ ہو خلاف
اوسکے اور کہا ابن مالک نے کہ حکم کیا آنحضرت نے ساتھ دھونے ظروف کفار کے بیچ اون باسنوں کے کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور تیقن نہو تو
کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا ہی نووی نے کہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر اور ظروف سوا اونکے ظروف کے پائے جاوین تو اونکے ظروف
مین دھوکر بھی نہ کھاوے ولیکن فقہانے لکھا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکے ظروف کا بعد دھونے کے بلا کراہت خواہ پائے جاوین اور ظروف یا نہ
پائے جاوین پس حمل کیا جاوے کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتے ہین اونمین گوشت سور کا اور پیتے ہین اونمین
شراب اور مقرر ہی نجاست کے لیے پس یہ مکروہ ہین واسطے گھناونے ہونے اونکے ہر چند کہ دھوئے جاوین اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین
کہ مستعمل نہین ہین غالبًا نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابو داؤد نے اپنے سنن مین ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پھینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو تجھ سے یعنی شکار پھر پاوے تو شکار یعنے اور نہ پاوے تو اوسمین مگر اثر تیر اپنے کا پس کھا جبتک کہ نہ متغیر ہو نقل کی یہ مسلم نے ف کہا علما نے کہ یہ بطریق استحباب کے ہے ورنہ بدبو کرنا گوشت کا موجب حرمت اوسکے کا نہیں ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے گوشت بو کیا ہوا کھایا ہے اور کہا نووی نے کہ نہی کھانے گوشت بدبودار سے محمول ہے تنزیہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کھانے بدبودار مگر یہ کہ خوف ہو اوسمین ضرر کا ۔ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ حق اوس شخص کے کہ پاوے شکار اپنے کو بعد تین دن کے پس کھا اوسکو جبتک کہ نہ بو کرے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہان کتنی قوم ہین کہ قریب ہے زمانہ اونکا ساتھ شرک کے یعنی نو مسلم ہین اور ہنوز احکام اسلام کے تمام وکمال نہین سیکھے ہین لاتے ہین ہمارے پاس گوشت نہین جانتے ہین ہم آیا ذکر کرتے ہین اوسپر نام خدا کا یا نہین فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کھاؤ نقل کی یہ بخاری نے ف معنی حدیث کے یہ نہین ہین کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہے بسم اللہ کہنے ذبح کرنیوالے کے بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہے وقت کھانے کے اور تم جو نہین جانتے ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کے صحیح ہے کھانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگون مین سے کہ صحیح ہے کھانا ذبح کیے ہوئے اونکے کا بسبب حمل کرنے حال مسلمانکے صلاح پر اور گمان نیک کرنیکے ۔ **وَعَنْ** أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الطفیل سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت علی آیا مخصوص وممتاز کیا ہے تمکو یعنی اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کسی چیز کے یعنی احکام کے کہ اوروں کو وہ نہ معلوم ہوئے ہون پس فرمایا حضرت علی نے کہ نہین خاص کیا ہمکو ساتھ کسی چیز کے ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اوسکے لوگونکو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میرے کے ہے یعنی نہین جانتا مین کہ آیا وہ خاص ہین ساتھ ہمارے یا عام ہین سبکے لیئے پھر پس نکالا حضرت علی نے ایک کاغذ کہ اوسمین تھے یہ احکام کہ لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کرے جانور سوائے نام اللہ کے اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ چرائے نشان زمین کا اور ایک روایت مین ہے جو شخص کہ تغیر تبدیل کرے علامات زمین کی اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ لعنت کرے اپنے باپکو اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ ٹھکانا دے بدعتی کو نقل کی یہ مسلم نے ف نشان زمین کا یعنی پتھر وغیرہ حد کا کہ جدا ہوتی ہین اوس سے حد و یعنی تغلب سے زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہے اور لعنت کرے اپنے باپکو سے مراد یا کسی کے باپکو لعنت کرے وہ اسکے باپکو لعنت کرے چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسی نے لعنت کی اور ٹھکانا دے بدعتی کو اور حمایت کرے بدعتی کی کہ دین مین کچھ بات نکالے کہ اصل مین نہتھی اور خلاف سنت اور تغیر کرنیوالے سنت کی ہو ۔ **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنے والے ہیں دشمنوں سے یعنی کفار سے کل کو اور نہیں ساتھ ہمارے چھریاں یعنی شاید چھریاں ساتھ نہوں کیا پس ذبح کروں ساتھ کھپاچ کے فرمایا جو چیز کہ بہا دے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوسپر پس کھا یعنے جائز ہے کھانا اوس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہا دے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اور یہ اتفاق ہے علماء کا سوا دانت اور ناخن کے اور بیان کرونگا تجھسے حال ہر ایک کا یہ دانت پس ہڈی ہے اور ایسا ناخن پس چھریاں ہیں حبشیونکی اور پہنچے ہم لوٹ اونٹوں اور بکریونکی پس بھاگا اونمیں سے ایک اونٹ پس مارا اوسکو ایک شخص نے تیر سے پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اون اونٹونکے یعنی درمیان اونکے بھاگ جانے والے اور نفرت رکھنے والے ہیں لوگوں سے مانند بھاگنے والے اور نفرت رکھنے والونکے جنگلی جانوروں میں سے پس جسوقت کہ غالب ہوں تمپر اون اونٹوں میں سے کوئی اونٹ پس کرو ساتھ اوسکے اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح روا نہیں اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہیں جانتا میں بعد بحث اور تفتیش کے واسطے منع ہونے ذبح کے ساتھ ہڈی کے معنی کہ عقل میں آویں اور اسیطرح کہا شیخ عبدالسلام نے اور حدیث میں ایک قید فرمایا ہے کہ دانت سے جائز نہیں اسلیے کہ ہڈی ہے اور نووی نے کہا کہ علت اوسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہے خون سے جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ اوسکے جانور اور ہڈیکے نجس کرنے سے نہی واقع ہوئی ہے اسلیے کہ خوراک جنات کی ہے اور ایسا ناخن الخ یعنے ناخن سے ذبح کرنے میں تشبیہ ہے ساتھ حبشیوں کے اس فعل شنیع میں کہ مخصوص ہے ساتھ اونکے اور حبشی کافر ہیں نصاریٰ اور ہمکو حکم ہے ساتھ مخالفت کرنے اونکی کے اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنے سے ساتھ دانت اور ناخن کے مطلق ہے تینوں اماموں کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں اون دانتوں اور ناخنوں سے کہ بجائے خود ہوں منہ اور ہاتھ میں اور جائز ہے اون دانتوں اور ناخنوں سے کہ اوکھڑے ہوں اور مضائقہ نہیں ہے اوس ذبح کے کھانیکا ولیکن یہ ذبح مکروہ ہے اور شارح بھی یہی حکم لکھتا ہے دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہے اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہے کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت وا فر الاوداج اور یہ حدیث رافع کی محمول ہے بغیر اوکھاڑے پر اسلیے کہ حبشی اسیطرح کرتے تھے اور کرو ساتھ اوسکے اسیطرح معنی یہ ہیں کہ اگر بھاگ جانور گھر کا پلا ہوا قسم اونٹ اور گائیں اور بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کے ہے بیچ حکم ذبح کے پس تمام اجزا اوسکے جائے ذبح کے ہیں اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اسلیے ہے کہ توحش اسمیں بہت ہوتا ہے اور ایسا ہی حکم اوس صورت میں ہے کہ اونٹ وغیرہ کنوئیں اور مانند اوسکے میں گر پڑے پس ذبح دو قسم پر ہے اختیاری اور اضطراری اختیاری ساتھ جراحت کے ہے درمیان لبہ اور لحیین کے اور کاٹنے رگونکے یا ساتھ نحر کے یعنی نیزہ وغیرہ مارنیکے سینہ میں اور اضطراری ساتھ زخمی کرنیکے ہے جس جگہ ہو ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ تھا واسطے اونکے ریوڑ چرتا تھا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ میں پس دیکھی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ میں کہ مرتی ہے پس توڑا ایک ٹکڑا پتھر کا پس ذبح کی بکری ساتھ ٹکڑے پتھر کے پھر پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعب نے یہ کہ حلال ہے کھانا اوسکا یا نہیں پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو ساتھ کھانے اوسکے نقل کی یہ بخاری نے ز وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر حتی کہ قتل کرنے میں اور ذبح کرنے میں پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص میں یا حد میں پس اچھی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنے میں تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت ذبح کرو کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے

نوٹ رفع راوی کا ہے عنہ جو حبشیوں کے ساتھ اوس پیر زمانے کے پالے گئے تو اون کا شمار نہیں کرون کی ۱۲

ع سینہ اور دیں بیچ سی گرجانا اور شیخ ۱۲

کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور مذبوح کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** آرام دے الخ یعنی چھوڑ دے اوسکو تا مر جاوے اور سرد ہو جاوے اوپر کا جملہ اور یہ بیان ہے احسان کرنیکا ذبح میں کہ تیز چھری جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہو جانے دے کہا ہے علماء ہمارے نے کہ مکروہ ہے پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈا ہونیکے اور مستحب ہے یہ کہ نہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور پانوں کھینچکر نہ لیجاوے ذبح کی جگہ اوسکو کہ ارادہ اوسکے ذبح کا رکھتا ہے ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانہ ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اوسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جیسکہ بیان چور نگ کاٹتے ہیں بکری وغیرہ کو یا کسی جانور جیتے پر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہیں اس سے منع فرمایا یا یہ معنی ہیں کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور بغیر دانہ پانی کے یہانتک کہ مرجاوے ع **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹھہراوے نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمیں روح ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمیں روح ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہی تحریم کے لیے ہے بموجب قول حضرت کے لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمیں عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہے ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے سے منہ پر یعنی آدمی کے یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ مارے اور منع فرمایا داغ دینے منہ پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدھا اس حال میں کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اوسکے منہ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہے اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حضرت نے داغنے والے کو باوجود اسکے کہ منع کیا گیا ہے لعنت کرنے مسلمان کے جواب یہ کہ احتمال ہے کہ داغنے والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ بد دعا ہو یا اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہوا اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع ہے بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوٰۃ و جزیہ کا داغنا سوا منہ کے بعضو ان کے مستحب کہا ہے اور جائز غیر انکے کے لیے اور مقصود تمیز و تعیین ہے اور آدمی کے داغنے میں اخبار و آثار و اقوال [illegible] مختلف آئے ہیں بعضے اقوال دلالت کرتے ہیں اسپر کہ اچھا نہیں اور بعضے اوپر [illegible] اور بعضے اوپر نہی کے اوس سے اور فعل دلالت [illegible] آنحضرت نے بھیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنے اور داغا اور جب زخمی ہو سعد بن معاذ داغ دیا آنحضرت نے انکو [illegible] داغ دیا اور داغا اسعد بن زرارہ کو اور لکھا ہے علماء نے کہ نہی محمول ہے اسپر کہ باختیار [illegible] اور اگر ضرورت ہو جائز ہے کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکھا ہے علماء نے کہ داغنا اسباب میں سے ہے کہ کرنا اوسکا قادح [illegible] اور اگر ظن غالب یہاں بھی حاصل ہو [illegible] اور مختار یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے مگر وقت حصول ظن [illegible] مختصر ہے علاج [illegible] سبب ہے کہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ [illegible]

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ [illegible] **بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ** [illegible]

فِي يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا گیا میں صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ چبا کر کھجور اوسکے تالو کو لگاویں پس پایا میں نے حضرت کو اس حالت میں کہ اونکے ہاتھ میں تھا آلہ داغ دینے کا داغ دیتے تھے زکوۃ کی اونٹوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبد اللہ بن ابی طلحہ بھائی تھے انس کے ماں کی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تھے اونکی ماں کے اور کھجور چبا کے بچہ کے تالو کو لگانی سنت ہے اور یہ داغنا سوائے منہ کے تھا اور نہی خاص منہ پر داغنے سے ہے یا بلا عذر وہ ؏ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَيْئًا حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ہشام بن زید سے کہ نقل کی انس سے کہا گیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ تھے بیچ جگہ بند ہونے جانوروں کے پس دیکھا میں نے حضرت کو کہ داغتے ہیں کسی عضو بکریوں وغیرہ کو کہا ہشام نے گمان کرتا ہوں میں انس کو کہ کہا بیچ کانوں اونکے کے یعنی بکریوں وغیرہ کے کان داغتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کان داغنا منہ کے حکم میں نہیں اسلئے کہ منہ پر داغنے تو منع ہی فرمایا ہے بعضے کان کاٹنے کو داغنے اگرچہ جائز ہوتے ہیں ؏ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدَنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّيْنٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ ایک ہمارا ہو پہنچا شکار کو اس حال میں کہ نہیں ساتھ اوسکے چھری کیا ذبح کرے ساتھ پتھر سفید کے یا ٹکڑے لکڑی کے پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُوْرَةِ اور روایت ہے ابی العشراء سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ اونھوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نہیں ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کی ران میں البتہ کفایت کریگا تجھے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے کہ یہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہے کہ گرا ہو کنوئیں میں یعنی یہ حکم بیچ ذبح اضطراری کے ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورۃ میں ہے **ف** یہ تفسیر اعم ہے تفسیر ابو داؤد کی سے واسطے مشتمل ہونے اوسکے اونٹ بھاگے ہوئے کو ؏ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکھلایا تو نے کتا ہو یا باز پھر چھوڑا تو نے اوسکو یعنے ایک کو ان دونوں میں سے شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کھا اوس جانور کو کہ پکڑ رکھا تجھپر کہا میں نے اگرچہ مار ڈالا اوسنے فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتے یا باز نے شکار کو اور نکھایا اوسمیں سے کچھ پس سوا اسکے نہیں کہ پکڑ رکھا ہے اوسکو تجھپر نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عدی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اوسمیں اگلے دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانے تو یہ کہ تیرے تیر نے قتل کیا اوسکو اور نہ دیکھے اوسمیں نشان کسی درندہ کا پس کھا یعنی اگر نشان درندہ کا پاوے تو مت کھا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور تیر کا پاوے تو بھی مت کھا نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کئے گئے ہم

کھانے شکار کتے مجوس کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے جو شکار کرے مجوسی اپنے کتے سے یا مسلمان کے کتے سے حلال نہیں کھانا اسکا مگر زندہ پاوے
اور ذبح کرے اسکو اور اگر مسلمان مجوسی کے کتے سے شکار کرے تو حلال ہے اور اگر مسلمان و مجوسی دونوں کتے کے چھوڑنے میں یا تیر کے لگانے میں شریک
ہوں اور ماریں شکار کو تو حلال نہیں اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہیں حلال ہے اگر کتے وغیرہ سے شکار کرے تو وہ بھی نہیں درست
ترجمہ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ
غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ثعلبہ
خشنی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم ہیں اہل سفر گذرتے ہیں یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہیں پاتے ہم سوا باسن انکے فرمایا پس
اگر نہ پاؤ تم سوا باسن انکے کے پس دھوو انکو پانی کے ساتھ پھر کھاؤ انمیں اور پیو نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ
عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا
اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے
کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاری کے سے کہ کھاؤں یا نہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پوچھا حضرت
سے ایک شخص نے پس کہا اس شخص نے کہ تحقیق کھانوں میں سے ایک کھانا ہے یعنے کھانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہوں میں اس سے پس فرمایا حضرت نے کہ
نہ ادھر ادھر کھینچے تیرے کچھ یعنے شک و شبہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکے نصرانیہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنے مشابہ ہوا تو بسبب اسکے
ملت نصرانیہ کے یعنے کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ واقع ہوتا ہے انکے دل میں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ اور یہ بیچ معنی تعلیل کے ہے اور معنی یہ ہیں کہ پرہیز کر
اور بے دلیل شک شبہہ میں مت پڑ اور یہ ملت حنیفیہ سہل ہے کہ ظاہر پر ہے اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کے اسلیے کہ یہ داب نصاری کے سے ہے اور
تخصیص نصرانیہ کی اس سبب سے کی کہ سائل عدی بن حاتم تھے اور نصرانی تھے پہلے اسلام کے ترجمہ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا منع کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے مجثمہ کے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ کھڑا کیا جاوے اور مانند نشانہ کے ٹھہرا کر تیر سے ماریں نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ
تفسیر مجثمہ کی کسی راوی نے کی ہے اور نہی اسکی اسلیے کی کہ یہ قتل ذبح نہیں ہے پس فعل منع ہے اور اس جانور کا کھانا حرام ہے مرنے والا وَعَنْ
الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ
مِّنَ الطَّیْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِیْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ یُّنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ
یُدْرِکُهُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْهُ فَتَمُوْتُ فِیْ یَدِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے
یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خیبر کے کھانے ہر کچلی والے کے سے درندوں میں سے یعنے جو حیوان کہ پھاڑتا ہے کچلے سے مانند شیر اور
بھیڑیے اور چیتے اور ریچھ اور بندر اور سور اور مانند انکے کے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے پرندوں میں سے یعنے جو کہ شکار کرتا ہے پنجہ سے مانند باز اور
چرغ اور مانند انکے اور منع فرمایا کھانے گوشت گدہوں گھر کے پلے ہوؤں سے یعنے بعد اسکے کہ حلال تھا کھانا اسکا اور منع فرمایا مجثمہ سے اور
منع فرمایا کھانے اس جانور کے سے کہ چھین لیا جاوے درندے سے اور مر جاوے پہلے ذبح کرنے کے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیوں پکڑی ہوئی میں
جہاد کے سے اسی حالت میں کہ ہوں حاملہ یہانتک کہ جنیں وہ چیز کہ بیچ پیٹ انکے ہے کہا محمد بن یحیی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم یعنے شیخ اسکے معنی

مجثمہ کے سے پس کہا یہ کہ وہ باندھا جاوے پرندہ یا او یعنی جو پرندہ پھر تیر سے مارا جاوے۔ پوچھے گئے ابو عاصم معنون خلیہ کے سے پس کہا بھیڑیے یا اور کسی درندہ نے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور مر جاوے اسکو کوئی پس چھین لیوے اس سے اس جانور کو پھر مر جاوے اسکے ہاتھ مین پہلے ذبح کرنے اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسٰى هِيَ الذَّبِيحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطہ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسی نے بیان اسکا کہ وہ یہ کہ جانور ذبح کیا جاوے اس سے چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پھر چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ مر جاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اہل جاہلیت کاٹتے تھے تھوڑا سا پوست جانور کے حلق کا اور چھوڑ دیتے تھے اسکو یہانتک کہ وہ مر جاتا تھا اور اسکو شریطہ اس سبب سے کہا کہ شرط یعنی نشتر مارنے کے ہے ماخوذ ہے شرط حجام سے یا شرط بمعنی علامت کے ہے اور اسکو اضافت طرف شیطان کے اسلیئے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ہوتا ہے اسکے ہے **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ** اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماں کے پیٹ مین ہے ذبح کرنا ماں اسکی کا ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور نقل کی ترمذی نے ابی سعید سے **ف** یعنے ذبح ہونا ماں کا کافی ہے واسطے حلال ہونے پیٹ کے بچہ کے پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اسکے پیٹ مین بچہ مر گیا حلال ہے کھانا اسکا تینون اماموں کا یہی مذہب ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک حلال ہے خواہ بال نکلے ہون یا نہین اور امام مالک کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اسکی اور نکلے ہون بال اسکے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال نہین ہے کھانا اسکا مگر یہ کہ نکلے زندہ اور ذبح کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بھی یہی ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جب گر پڑے شکار پانی مین کھانا نہ چاہیے اسکو باحتمال اسلئے کہ شاید پانی سے مرا ہو پس حرام کیا کھانیکو وقت وقوع شک کے بیچ سبب نکلنے جان کے اور یہ موجود ہے اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنے ماں کے مرا ہے یا دم گھٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلے اور بعد ہے ذبح کرنا اسکا بالاتفاق اور ترجیح اس حدیث کے کلام ہے نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم ت ح **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہا ہمنے یا رسول اللہ نحر کرتے ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہین ہم گائین اور بکری کو پس پاتے ہین ہم اسکے پیٹ مین بچہ یعنے مردہ کیا پھینک دین اسکو یا کھاوین اسکو فرمایا کھاؤ اسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اسکا ذبح کرنا ماں اسکی کا ہے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینہ مین اور یہ سنت ہے اونٹ مین اگرچہ ذبح بھی جائز ہے اور ذبح کاٹنا حلق کی رگونکا یہ بکری وغیرہ مین سنت ہے ت ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا کو پس اس چیز کو کہ زیادہ ہو اس سے بڑی ہووے یا چھوٹی ہووے بغیر حق اسکے کے کہ وہ منتفع ہو تا کہ ساتھ کھانے اسکے سوال کریگا اس سے اللہ قتل اسکے سے یعنے عتاب و عذاب کریگا اس پر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہے حق اسکا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اسکو یعنے نہ مارے اسکو اور طرح اور کھاوے اسکو اور نہ کاٹے سر اسکا اور پھینک دے اسکو نقل کی یہ

یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** کھاوے اسکو یعنے منتفع ہو ساتھ اسکے اور نہ پھینکدے اسکو پس ضائع کرے اسکو کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا
کہ مکروہ ہی ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کے انتہی اور اشبہ یہ ہی کہ کراہت تحریمی ہی اور اسی لیئے منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے اون جیونٹیون
کے سے کہ نہین کھائے جاتے ہین جیسیکہ آئے آتا ہی کہا طیبی نے کہ حق اسکا عبارت ہی منتفع ہونے سے ساتھ اسکے جیسیکہ کاٹنا اسکا اور پھینکدینا اسکا
عبارت ہی ضائع کرنے حق اسکے سے پس ہوگا قول حضرت کا ولا یقطع راسہ پھیری بہا مانند تاکید کے واسطے سابق کے **تم وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ**
قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتَ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ
وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھِیَ مَیْتَۃٌ لَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سے کہ کہا آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین اس حال مین کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹون کے اور کاٹ لیتے تھے چکتیان دنبونکی یعنے کھانیکے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ
جو چیز کاٹی جاوے جانور سے اس حال مین کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہی نہ کھائی جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یعنے جو عضو جانور
زندہ سے کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہی اسکا کھانا درست نہین **تم** مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ**
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لِقْحَۃً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی بِھَا الْمَوْتَ فَلَمْ یَجِدْ مَا یَنْحَرُھَا
بِہٖ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِہٖ فِیْ لَبَّتِھَا حَتّٰی اَھْرَاقَ دَمَھَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤُدَ وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَذَکَّاھَا بِشِظَاظٍ روایت ہی عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا قبیلہ بنی حارثہ سے
یہ کہ وہ تھا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تھی بیانے کے بیچ درے کے درون پہاڑ احد کے سے پس دیکھا اسمین اثر موت کا یعنے اونٹنی مرنے لگی پس نہ پائی اسنے
کوئی چیز کہ نحر کرے اسکو ساتھ اسکے پس لی ایک میخ اور چبھو دی میخ یعنے تیز طرف اسکے سینہ کے اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پھر خبر دی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے اس ماجری کی پس حکم کیا اسکو ساتھ کھانے اسکے نقل کی یہ ابو داود اور مالک نے اور ایک روایت مین یعنی ہی کہ
کہا پس ذبح کیا اسکو ساتھ لکڑی تیز کے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا قَدْ ذَکَّاھَا**
اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جانور دریا مین مگر کہ ذبح کیا ہی اسکو
خدا نے واسطے بنی آدم کے نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنے حلال ہی بغیر ذبح کے اور شکار کرنا اور نکالنا اسکا دریا سے حکم ذبح کا رکھتا ہی ظاہر اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ سب جانور دریا کے حلال ہین خواہ آپ جاوین خواہ شکار کرے اور زمین سے اوپر حلال ہونے مچھلی کے اتفاق ہی سب علماء کا
اور اور جانور مین اختلاف ہی کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نہین حلال سوائے مچھلی کے اور جو مچھلی پانی مین بغیر آفت سردی و گرمی کے مر کر پانی کے اوپر آجاوے وہ
حرام ہی اور سردی یا گرمی سے مرے تو حلال ہی **تم بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ** باب ہی بیچ بیان کتے کے **ف** یعنے اس باب مین حکم کتوں کا مذکور ہی
کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہین جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہین جائز **تم اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوا کتے مواشی کے یا شکاری کے کم کیا جاتا ہی
ثواب عمل اسکے سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قیراط آدھے دانگ کو کہتے ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہی نزدیک
اللہ تعالے کے اور اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کے سبب پالنے کتے کے بعضون نے تو کہا ہی کہ سبب داخل نہونے ملائکہ رحمت کے ہی گھر مین اور
بعضون نے کہا کہ سبب ایذا پہونچانے کے لوگونکو اور بعضون نے کہا سبب اسکے کہ با سنونین ... وہ التے ہین وقت غفلت کے اور نہین جوتے انکو لوگ **تم**

نقصان عمل اسکا ...

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ اِنْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوائے کتے مواشی کے یا شکار کے یا کھیتی کے کم ہوتا ہے ثواب اسکے سے ہر روز موافق قیراط کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بھی مثل حدیث سابق کے ہے لیکن یہاں کتا کھیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطے محافظت زراعت کے لیے پالا ہو اور نقصان ثواب کے مقدار قیراط کے کہا اور وہاں مقدار دو قیراط کی اور یہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتوں کے ہے کہ بعضے ان میں بہت ایذا پہونچاتے ہیں انسے نقصان بقدر دو قیراط کے ہوتا ہے اور بعضے کمتر ہیں ایذا پہونچانے میں انسے بقدر ایک قیراط کے ہوتا ہے اور یا باعتبار مکانوں کے کہ بعضے مکانوں میں کتے کے پالنے سے نقصان بقدر دو قیراط کے عمل ہوتا ہے تا مکہ مدینہ کے بسبب بزرگی انکی کے اور غیر انکے میں بقدر ایک قیراط کے یا دو قیراط شہروں میں اور قریوں میں اور ایک قیراط جنگلوں میں یا بسبب اختلاف زمانوں کے کہ پہلے ساتھ نقصان ایک قیراط کے حکم کیا اور جب مخالطت ساتھ کتوں کے اور الفت ساتھ انکے زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتھ نقصان دو قیراط کے کیا انتہی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَةِ بِکَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی کتے مدینہ کے یہانتک کہ عورت آتی تھی جنگل سے ساتھ کتے اپنے کے اسکے کتے کو بھی قتل کرتے تھے ہم پھر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے انکے سے اور فرمایا لازم ہے تمپر قتل کرنا کتے سیاہ خالص دو نقطوں والے کا کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ حکم کرنا ساتھ قتل کرنے کتوں کے مخصوص تھا ساتھ مدینہ مطہرہ کے کہ جگہ اوترنے وحی اور ملائکہ کے تھی پس ضرور ہے پاک کرنا اسکا کتوں سے کہ مانع ہیں دخول ملائکہ سے اور تخصیص عورت کی بسبب اسکے ہے کہ جو عورتیں جنگلوں میں تھیں انکو احتیاج کتوں کی بہت تھی یا تنبیہ عورتوں کی اتفاقی ہے واللہ اعلم اور دو نقطوں والے یعنی جسکے آنکھوں پر دو نقطے سفید ہوتے ہیں اور شیطان اسکو کہا بسبب خبث اسکی کے اور بہت ایذا پہونچانے کے بسبب اسکے کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی کرنے میں اور دور تر ہوتا ہے شکار کرنے سے حتی کہ امام احمد اور اسحق نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار کتے سیاہ کا اسلئے کہ وہ شیطان ہے اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر قتل کرنے کتے عقور یعنی کٹ کھنے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکھتے ہیں اس کتے میں کہ نہیں ضرر اسمیں کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے سب کتوں کے پھر منسوخ کیا گیا یہ سوائے کتے سیاہ کے پھر ٹھہری شرع اوپر نہی کے قتل کرنے تمام اون کتوں کے سے کہ نہیں ضرر انمیں یہانتک کہ کتا سیاہ یک رنگ بھی انتہی شرح ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے یا کتوں مدینہ کے اور یہ ظاہر تر ہے سوائے کتے شکاری کے یا کتے بکریوں کے یا مواشی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا کتے مواشی کی یہ تعمیم بعد تخصیص ہے بسبب اسکے مویشی میں در توسیع کے لئے ہو اور جیسے کہ اسکے پہلے ہے یا لفظ او شک راوی کے لئے ہے کہ لفظ غنم کہا یا ماشیہ واللہ اعلم شرح ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا کُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کُلَّ اَسْوَدَ بَهِیْمٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہیں جماعتوں میں سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے اون سبکے پس قتل کر ڈالو ان میں سے ہر کتے

سیاہ خالص کے تئیں نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نے اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نے یہ عبارت اور نہیں کوئی گھر والے کہ پالیں کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہے
ثواب عمل اون کے سے ہر روز ایک حصہ معین مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا ف ایک جماعت ہیں الخ موجب قول اللہ تعالے کے ومامن دابۃ فی الارض
ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہے شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہیں ہے کوئی راہ طرف قتل سب کے بسبب مذکور کے تو پس قتل کرو ان خاص کو
حضرت نے مکروہ رکھا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتوں مخلوق خدا تعالے کے سے اسلئے کہ نہیں کوئی خلق خدا کی مگر کہ اسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت پس جب نہیں
انکے مارنے کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدون اون کے کو کہ وہ سیاہ یکرنگ ہیں اور باقی رکھو ماسوا انکے کو تاکہ منتفع ہو تم بسبب انکے نگہبانی میں ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے درمیان چارپایوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنے
مینڈھوں اور ہاتھیوں اور بیلوں اور سوا انکے اور چارپایوں کو لڑاوے اور جانور پرندوں کا بھی یہی حکم ہے یعنے مرغ اور لعل اور بٹیر وغیرہ ذالک سے لڑاتے نہیں
ہیں اور جب جانوروں کا لڑانا منع ہوا تو آدمیوں کا لڑانا بطریق اولے منع ہوگا اور یہ بہت ہے بعض بلاد میں ع

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

یہ باب ہے بیچ بیان اس چیز کے کہ حلال ہے کھانا اسکا اور باب اس چیز کا کہ حرام ہے کھانا اسکا ف جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہے
حرمت اسکی کتاب اللہ سے وہ میتہ ہے اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بغیر نام خدا تعالی کے چنانچہ آیۃ قل لا اجد فیما اوحی الی
اثبات اسکا کرتی ہے بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزوں کو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہوں گھر کے پلے ہوؤں کے
اور سوا انکے پس بعضے تو متفق علیہ ہیں بسبب قطعیت احادیث کے اور بعضے مختلف فیہ ہیں درمیان آئمہ کے بسبب اختلاف احادیث کے اور پیدا ہوئی ہے اختلاف اس
آیۃ سے ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہے ہمارے علما نے اوپر حرام ہونے جانوروں پانی کے سوا مچھلی کے اور ہدایہ میں لکھا ہے
کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سے گئے ہیں طرف مطلق حلال ہونے تمام جانوروں دریائی کے اور استثنا کیا ہے بعضوں نے سوا کتے اور انسان پانی
کے کو اور امام شافعی کے نزدیک مطلق دریا کے جانور حلال ہیں بدلیل قول اللہ تعالے کے احل لکم صید البحر اور قول حضرت کے بیچ شان دریا کے ہو الطہور
ماؤہ والحل میتتہ اور ہمارے لیئے دلیل ہے قول اللہ تعالے کا ویحرم علیہم الخبائث اسلئے کہ سوا مچھلی کے جو جانور ہے دریا کا خبیث ہے اور مراد خبیث سے
یہ ہے کہ پلید جانے اسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوا مچھلی کے جو چیز کہ ہے طبیعت سلیم اسکو خبیث جانتی ہے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جانور صاحب کچلے کا ہے درندوں سے یعنے جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے
پس کھانا اسکا حرام ہے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ
مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر
کچلے والے کے سے درندوں میں سے اور کھانے ہر چنگل گیر کے سے پرندوں میں سے یعنے جو کہ پنجوں سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے
کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدہے گھر کے پلے ہوؤں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گدہے وحشی کہ
انکو گورخر کہتے ہیں حلال ہیں بالاتفاق ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ
الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانا گوشت

گدہون گہرکے پلے ہوئے تکے سے اور اذن فرمایا بیچ کہانے گوشت گہوڑون کے نقل کی بیخاری اور مسلم نے **ف** آئمہ اتفاق رکہتے ہین اوپر اباحت گوشت گہوڑیکے سوائے امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کے یہ حضرت شیخ نے لکہا ہے اور بعد اسکے بہت روایتین کراہت کی امام صاحب سے نقل کی ہین لیکن کفایت المنتہی سے نقل کیا ہے کہ بعضون نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے رجوع کی ہے قول حرمت گوشت گہوڑیکے سے تین دن پہلے وفات اپنی سے اور اسی پر فتوی ہے انتہی اور در مختار مین لکہا ہے کہ گوشت گہوڑیکا حلال نہین ہے امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک حلال ہے اور کہا بعضون نے کہ امام ابوحنیفہ نے رجوع کی ہے حرمت اسکی سے تین دن پہلے مرنیکے وعلیہ الفتوی عمادیہ انتہی اور میرے استاد بزرگوار جناب مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفاً بہی اسی روایت پر فتوی دیتے ہین **وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ انہون نے دیکہا گورخر پس قتل کیا اسکو یعنے اور پوچہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جواز کہانے اسکے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتہ تمہارے گوشت اسکے سے کچہ کہا ابو قتادہ نے کہ ساتہ ہمارے ہے پانون اسکا پس لیا حضرت نے اسکو اور کہایا اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا بہگایا ہمنے یعنے شکار کرنیکے لیئے خرگوش کو مر الظہران مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان حرمین تیرے مکہ کے پس پکڑ لیا اسکو مینے پہر لایا مین اسکو ابوطلحہ کے پاس پہر ذبح کیا اسکو اور بہیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کولا اسکا اور دونون رانین اسکی پس قبول کیا حضرت نے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اگر کہانا اسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتے اسکو اور نہ فرماتے اُس سے پس قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور بیچ کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمہ کے لکہا ہے کہ خرگوش حلال ہے بالاتفاق **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پٹرا گوہ نہ کہاتا ہون مین اسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پٹرا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہے اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہے ساتہ ہوا کے اور چالیس دن مین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے اور دانت نہین ٹوٹتے اسکے اور کہا بعضے نے کہ نہ کہانا اسکا بسبب کراہت طبع کے تہا اور نہ حرام کرنا اسلیئے تہا کہ نہ وحی کی گئی تہی حضرت کو اسکے حق مین کچہ اب تک اور آتی ہے حدیث جو دلالت کرتی ہے حرمت پر بموجب اسی حدیث کے امام ابوحنیفہ کے نزدیک حرام ہے کہانا اسکا اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک مضایقہ نہین اسلیئے کہ انکا مذہب بموجب حدیث شیخین کے ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ خالد بن ولید نے خبر دی انکو یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ پر اور میمونہ خالہ تہین خالد کی اور خالہ تہین ابن عباس کی پس پایا خالد نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک میمونہ کے گوہ بہنی ہوئی پس آگے کیا میمونہ نے گوہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اٹہا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہ اپنا گوہ سے پس کہا خالد نے کیا حرام ہے گوہ یا رسول اللہ فرمایا نہین لیکن نہین تہی بیچ زمین قوم میری کی پس پاتا ہون مین اپنے تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اُس سے یعنے طبعی کراہت ہے مجکو اُس سے کہا خالد نے پس کہینچ لیا مین نے اسکو اور کہایا اسکو اس

عالمین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے طرف میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہی گوہ کے کھانے سے جو آگے آتی ہے یہ قصہ اُسکے بیان کا
ہے پس یہ حدیث منسوخ ہو گئی ہوگی واللہ اعلم ؃ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا
جہاد کئے ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات جہاد تھے ہم کھاتے ساتھ حضرت کے ٹڈی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ معہ نہین ہے
مسلم مین اور نہ ترمذی مین اور خالی ہین اکثر روایتین اس زیادتی سے اور جسنے کہ زیادہ کیا ہے یہ معنی مراد رکھے ہین کہ ہم کھاتے تھے اور ہمراہ حضرت کے تھے اور
اور آنحضرت انکار نہین کرتے تھے ہمپر نہ یہ کہ آنحضرت اور وہ ساتھ کھاتے تھے اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کے ہے ولیکن ثابت ہے کہ آنحضرت نے
نہین کھائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ مین کھاتا ہون اور نہ حرام کرتا ہون ؃ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ
فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَہُ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَہْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ عَظْمًا
مِنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا
اِنْ کَانَ مَعَکُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا جہاد
کیا مین نے ساتھ لشکر خبط کے اور امیر کئے گئے تھے ابو عبیدہ پس بھوکے ہوئے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی یعنی اتار دیا
پر نہ دیکھی ہمنے مانند اُسکے بڑا ایسے مین کہا جاتا تھا اُس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہمنے اُسمین سے آدھے مہینے تک پھر لی ابو عبیدہ نے ایک ہڈی اُسکی
ہڈیون مین سے یعنی پسلو کی ہڈی کھڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اُسکے نیچے سے پس جب آئے ہم اُس جہاد سے یعنی مدینہ مین ذکر کیا ہمنے روبرو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ اُسکا پس فرمایا کھاؤ رزق کو کہ نکالا اللہ نے طرف تمہارے یعنی خوب کیا تمنے کہ کھایا اگر باقی رہا ہو اُس سے
کچھ کھلاؤ ہمکو اگر اس جنس سے اور رزق پاؤ کھاؤ تم اور کھلاؤ ہمکو اگر ہو ساتھ تمہارے یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اُسمین سے تمہارے پاس ہمکو بھی کھلاؤ یہ کہنا آنحضرت کا
خوش کرنیکے لئے اور تاکید حلال ہونے اسکے لئے فرمایا کہ یہ نجانین کہ سبب اضطرار کے حلال ہے کہا جابر نے پس بھیجا ہمنے طرف حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اُسمین سے پس کھایا حضرت نے اُسمین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبط ساتھ زبر کے ... پتے درخت کے کہ جھاڑے
جاتے ہین لاٹھی سے اور یہ نام اس غزوہ کا اسلئے رکھا گیا کہ بسبب اضطرار کے پتے درختون کے کھاتے تھے یہانتک کہ زخمی ہوگئے منہ اُنکے اور
مانند چھپّر اونٹون کے ہوگئے تھے اور یہ جہاد سنہ ... مین پہلے صلح حدیبیہ سے ہوا تھا اور ... مین لکھا ہے کہ عنبر جو خوشبو ہے یہ گوبر ہے ایک جانور دریائی کا
یا ایک چشمہ سے نکلتا ہے کہ وہ دریا مین ہے اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بھی ہے کہ اُسکے پوست کی سپر بنتی ہے اور آدھے مہینے اور بعضی روایت مین ایک
مہینا آیا ہے اور بعضی مین آیا ہے کہ کھایا اُس سے لشکر نے اٹھارہ دن اور تطبیق ان روایات مین یون دیجاوے کہ آدھے مہینے تک سارا لشکر کھاتا
تھا اور بعد ازان لشکر اٹھارہ دن تک یعنی آدمی لشکر مین سے اور ... سے مہینے تک کھاتے رہے واللہ اعلم بالصواب ؃ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہُ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَاءً
وَفِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گرے مکھی بیچ برتن
تمہارے کے یعنی اس پانی کا ہو یا کھانے پس چاہیئے کہ غوطہ دے اُسکو ... پھر پھینکدے اُسکو سو واسطے کہ بیچ ایک پنکھ اُسکے کے ...
شفا ہے اور دوسرے مین بیماری نقل کی یہ بخاری نے ف ... کہ مکھی رکھے پر کو پہلے ... جس مین بیماری ہے ...

بھی ڈوبے اور دفع بیماری کرے اور ضرر نہ پہونچے ف ح وَعَنْ مَيْمُونَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے میمونہ سے یہ کہ ایک چوہا گر پڑا گھی میں اور مر گیا پس پوچھے
گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے حال سے پس فرمایا پھینکدو اُس چوہے کو اور گھی گرد پیش اُسکے کو اور کھاؤ اُس گھی کو نقل کی یہ بخاری نے ف
یعنے باقی گھی کو کھاؤ یہ جمے ہوئے گھی کا حکم ہے اور پتلا گھی سارا نجس ہو جاتا ہے اور نہیں جائز کھانا اُسکا اتفاقاً اور بیچنا اسکا اور نہیں اکثر اماموں کے نزدیک
اور جائز رکھا ہے اُسکو امام ابو حنیفہ نے اور اختلاف کیا ہے بیچ نفع اُٹھانے کے اُس سے بعضوں نے کہا جائز نہیں نفع اُٹھانا اُس سے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے ساتھ
جلانے اسکے چراغ میں اور ملنے کے کشتیوں پر اور مانند اُسکے کے پر اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اظہر قول شافعی کا دو قولوں میں سے ولیکن مکروہ ہے اور امام مالک
اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں اور ایک روایت امام مالک سے یہ ہے کہ جائز نہیں جلانا اسکا بیچ مسجدوں کے ف ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِي اَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ
اِنَّهُ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ نام اسکا ابتر ہے پس تحقیق
یہ دونوں قسم کے سانپ اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو یعنے مجرد دیکھتے آنکھ کے اندھا ہو جاتا ہے بسبب خاصیت زہر کے کہ اُن میں رکھی ہے اور گرا دیتے
ہیں حمل یعنے عورت حاملہ جو اُسکو دیکھے تو حمل اُسکا گر پڑے بسبب خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ اُسوقت کہ میں حملہ
کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اُسکو پکارا مجکو ابو لبابہ انصاری صحابی نے کہ مت مار اسکو پس کہا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم کیا ہے ساتھ قتل کرنے تمام سانپوں کے پس کہا ابو لبابہ نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بعد حکم کرنے کے مارنے گھر کے رہنے
والے سانپوں سے اور وہ ہیں آباد کرنیوالے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آباد کرنیوالے گھر انکو کہ ہمیشہ گھر میں رہتے ہیں یہ نام انکا رکھا گیا ہے
بڑی عمر ہونے اُنکے کے جنکو بھومیا کہتے ہیں کذا فی النہایۃ اور توربشتی نے کہا کہ آباد کرنیوالے گھر کے جن ہیں گھر میں رہنے والے اور روایت کیا طبرانی نے
ابن عباس سے مرفوعاً اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے ابن مسعود سے اور طبرانی نے جریر سے اُسنے عثمان بن ابی العاص سے
مرفوعاً اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہیں سوائے گھر کے رہنے والے سانپوں پر بسبب حدیث سابقہ
گذشتہ اور آیندہ کے ف ح وَعَنْ اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ
سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ
اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهِ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ
فَاِنِّي اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوٰى
اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ
حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِي اَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

فانتظمها به ثم خرج فركزه في الدار فاضطربت عليه فما يدرى ايهما كان اسرع موتا الحية ام الفتى قال فجئنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم وذكرنا ذلك له وقلنا ادع الله يحييه لنا فقال استغفروا لصاحبكم ثم قال ان لهذه البيوت عوامر فاذا
رأيتم منها شيئا فحرجوا عليها ثلاثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبكم وفي رواية ثم
قال ان بالمدينة جنا قد اسلموا فاذا رأيتم منه شيئا فآذنوه ثلاثة ايام فان بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو
شيطان رواه مسلم اور روایت ہے ابی سائب سے کہا داخل ہوئے ہم ابو سعید خدری رضی کے پاس پس اس وقت کہ ہم تھے بیٹھے ہوئے [illegible]
ہمنے نیچے تخت انکے کے ایک حرکت پس دیکھا ہمنے پس ناگہاں اسمین تھا ایک سانپ پس کھڑا ہوا میں تا قتل کروں اسکو اور ابو سعید نماز پڑھتے [illegible] اشارہ
کیا طرف [illegible] کہ بیٹھ گیا میں پس جب فارغ ہوئے ابو سعید اشارہ کیا طرف ایک حجرے کے کہ گھر میں تھا پس کہا کیا دیکھا تو نے اس حجرے کو
پس کہا میں نے کہ ہاں کہا ابو سعید نے کہ تھا [illegible] حجرے میں ایک نوجوان ہم میں سے نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نے پس نکلے ہم یعنی ہم اس
نوجوان کے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف خندق کی اور تھا وہ جوان [illegible] مانگتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رخصت وقت
دوپہر کے یعنی گھر میں جانے کی بسبب محبت دلہن کے پھر آتا تھا طرف اہل اپنے کے اور رات کو گھر میں رہتا صبح کو پھر آتا پس ایک دن [illegible] مانگی
مانگی اسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دن پس فرمایا اسکو حضرت نے لے ہتھیار اپنے [illegible] تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تیرے بنی قریظہ سے
کہ وہ ایک قبیلہ ہے یہود میں سے [illegible] اس غزوہ میں قریش کے ساتھ مل کر [illegible] پس لئے اس جوان نے ہتھیار اپنے پھر رجوع کیا یعنی طرف اہل اپنے کے پس
ناگہاں بیوی اسکی درمیان دونوں دروازوں کے کھڑی تھی یعنی اندر اور باہر کے دروازے کے درمیان میں [illegible] کیا جوان نے طرف اس عورت کے
ساتھ نیزے کے تاکہ مارے اسکو ساتھ اس نیزے کے اور حال یہ کہ پہونچی تھی اسکو غیرت اس سبب باہر آ کھڑے [illegible] کہا عورت نے واسطے
اسکے [illegible] اپنا نیزہ اپنے [illegible] داخل ہو گھر میں [illegible] جس نے نکالا مجھکو پس [illegible] وہ جوان پس ناگہاں تھا ایک سانپ
بڑا کنڈلی مارے پڑا [illegible] پر تھا کیا جوان نے اسکے ساتھ نیزے کے [illegible] اسکو ساتھ اسکے پھر نکالا اندر سے اور گاڑ دیا نیزہ کو
بیچ صحن گھر کے پس تڑپا سانپ [illegible] دونوں میں سے سانپ یا جوان تھا جلد
دونوں [illegible] کہ ابو سعید نے پس آئے ہم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible] اور کہا ہم
دعا کیجیے اللہ تعالے سے کہ زندہ کرے اسکو [illegible] واسطے [illegible] تحقیق ان گھروں میں یعنے
جن رہنے والے ہیں [illegible] کافر پس دیکھو تم [illegible] سانپ [illegible] اسکو
اسلیے کہ تحقیق وہ کافر یعنی جنات [illegible] علیہ وسلم [illegible] مار ڈالو [illegible] روایت میں فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مدینہ میں جن ہیں [illegible] مسلمان ہوئے [illegible] تین دن
پس اگر ظاہر ہو واسطے تمہارے پیچھے اسکے پس قتل کرو اسکو سوائے اسکے نہیں وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف [illegible] علما نے
کہ سوال صحابہ کی یہ تھی کہ اسطرح کچھ چاہیں حقیقت گویا کہ انہوں نے گمان کیا کہ یہ موت جوان کی موت حقیقی نہیں [illegible] استغفار کرو
یعنی دعا زندہ کرنے کی کیا چاہتے ہو بخشش چاہو اسکے لیے کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنے کی کہ وہ برباد ہو گیا اور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی میں ہے
اگر پھر نکلے گا تو ہم مار ڈالیں گے آگے تو جان اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتے آنحضرت انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داؤد علیہما السلام ان لا تظہروا
لنا اور وہ شیطان ہے یعنی پس نہیں وہ جن مسلمان بلکہ یا تو جن کافر ہے اور یا سانپ ہے اور یا اولاد ابلیس ہے اور شیطان آپکو کہا واسطے کہ [illegible] سکے کے اور بچانے اسکے کے

ساتھ آگاہ کرنے کے اور جو سرکش جن اور انس اور جانوروں میں تو نام شیطان کہا جاتا ہے ۱۲ وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام شریک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بیان اُسکی خباثت کا کیا اور یہ زہریلا اور موذی ہے اور لوگوں کے کھانے پینے میں ضرر اُسکا عظیم ہے تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے ۱۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے ف فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنے چھوٹا سا فاسق یعنے وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہے کہ جو مارے جاتے ہیں حل و حرم میں اور فسق لغت میں نکلنے کو کہتے ہیں اور مراد شرع میں خروج طاعت سے اور طریق حق سے ہے ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ میں لکھے جاتے ہیں اُسکے لیے سو نیکیاں اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ میں لکھی جاتی ہیں نیکیاں کم اس سے اور تیسری چوٹ میں مارنے سے کم اس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں رغبت دلائی ہے اور جلدی کرنے کی اُسکے مارنے میں ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹا ایک چیونٹی نے ایک نبی کو انبیا میں سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیوں کے کہ جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالے نے اُس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجکو ایک چیونٹی نے جلا دیا تو نے ایک جماعت کو جماعتوں میں سے کہ تسبیح کرتی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ معنے یہ ہیں کہ حکم کیا ساتھ جلانے درخت کے کہ اُسمیں چیونٹیاں تھیں اور سبب اُسکا یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اُن نبی علیہ السلام نے کہا تھا اے رب عذاب کرتا ہے تو اہل قریہ کو بسبب گناہ ان کے حالانکہ اُنمیں مطیع بھی ہوتے ہیں پس ارادہ کیا اللہ تعالے نے کہ دکھاوے اُنکو غیرت اُسمیں پس مسلط کی اُنپر گرمی یہانتک کہ جگہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کے پھر غالب ہوئی اُنپر نیند پس جبکہ وہ سوئے تو کاٹا اُنکو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلانے سب چیونٹیوں کے یا تو بسبب جلانے کے اُس چیونٹی خاص کو یا واسطے بچنے اُسکے کے موذی اور جائز ہے قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سے منقول ہے کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے سے ہر جاندار کے مگر یہ کہ ایذا دے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مراد قریہ نمل سے بل چیونٹیوں کا ہے اور وحی کی الخ یہ عتاب ہے اللہ تعالے کے طرف سے اُن پیغمبر پر لکھا ہے علما نے کہ محمول ہے یہ اسپر کہ جائز تھا بیچ شریعت اُن پیغمبر کے قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اُسکا عتاب اس سبب سے ہوا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شرع میں جائز نہیں جلانا حیوان کا اگرچہ جوں اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المؤمنین میں محمد بن مسلمہ سے قتل کرنے چیونٹی کے لایا ہے کہ کہا اگر ایذا دے تجکو مار اُسکو اور اگر ایذا نہ دے مت مار اور کہا فقیہ نے کہ اسی پر فتوی دیتے ہیں ہم اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹی کا پانی میں اور جلانا نہ جاویں گھر چیونٹیوں کے بسبب ایک چیونٹی کے کذا فی جامع الفقہ ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گر پڑے چوہا گھی میں یعنے اور مرجاوے اسمیں پس اگر ہو گھی جما ہوا یعنے جمنے والا ہوتو پھینک دو اُسکو اور گرد اُسکے کو اور کھاؤ باقی گھی کو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہ ہو اُسکے یعنے نہ کھاؤ اُسکو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور نقل کی یہ دارمی

ابن عباس سے وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سفینہ سے کہ کھایا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حباری یعنی تغدری وہ جانور ہے کہ مشہور ہے شکل اسکی حمق میں ۱۲ مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے جلالہ کے سے اور پینے دودھ اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابوداود کی یوں ہے کہ کہا منع فرمایا حضرت نے سواری کرنی جلالہ کے سے **ف** جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کھانا اسکا اور عادت پڑی ہو اسکو نجاست کھانے کی اور نہیں مشکل یہ ہے کہ اگر کھاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو نہیں جلالہ اور نہیں حرام کھانا اسکا مانند مرغی کے اور اگر ہمیشہ نجاست کھاتا ہو یہانتک کہ بو آنے لگے اسکے گوشت و دودھ میں تو حلال نہیں کھانا اسکا مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کھلایا جاوے چیز پاک یہانتک کہ اچھا ہو جاوے گوشت و دودھ اسکا درست ہوگا دودھ پینا اور گوشت کھانا اسکا اور یہ قول امام ابوحنیفہ اور شافعی و احمد کا ہے اور امام مالک کے نزدیک بعد زائل ہونے بو کے گوشت ... اور ... میں لکھا ہے جبتک کہ بند کیا جاوے مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو نہیں حلال کھانا انکا اور سواری سے منع فرمایا بسبب گندہ ہو جانے بو اسکے کے کہ پیدا ہوتا ہے گوشت اسکے سے ۱۲ مع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بن شبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گوہ کے سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے گوہ کے جیسے مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہو ۱۲ ح وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے بلی کے سے اور کھانے مول اسکے سے نقل کی یہ ابوداود و ترمذی نے **ف** کھانا گوشت بلی کا حرام ہے باتفاق اور بیچنا اسکا اور کھانا اسکے مول کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کے گوشت گدھوں بستی کا اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والے کو درندوں سے اور ہر پنجہ والے کو پرندوں میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خالد بن ولید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑوں کے سے اور خچروں سے اور گدھوں کے سے نقل کی یہ ابوداود و نسائی نے **ف** کھانے گوشت گھوڑے کے سے یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف حدیث صحیح ... کہ ... گوشت گھوڑے کے ... نہیں ... حکم منع ہونے گوشت گھوڑے کا اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے ساتھ احادیث کے ... ۱۲ مولانا وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے خالد سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن خیبر کے پس آئے یہود اور شکایت کی یہ کہ تحقیق لوگوں نے جلدی کی طرف کھجوروں ان کی یعنی باغ کھجوروں کے درختوں پر سے میوہ توڑ لیتے ہیں اور ... پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہیں حلال مال ان شخصوں کے کہ جنسے عہد ہے مگر ساتھ حق اموال کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** سابق یعنے

جبتک عمدہ ہے اگر وہ ذمی ہے تو حق مال کا اسے جزیہ ہے اور اگر وہ مستامن ہے اور مال تجارت کا ہے تو اسے عشر ہے ؂ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال کیے گئے واسطے ہمارے دو مردے بے ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہیں نقل کی یہ احمد و ابن ماجہ اور دارقطنی نے **وَعَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاْكُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ الْاَكْثَرُوْنَ عَلٰى اَنَّهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى جَابِرٍ** اور روایت ہے ابی زبیر سے کہ نقل کی جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو یعنے مچھلی کو پھینکدیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اُسسے پانی یعنے خشک ہوگیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اُسکو اور جو مچھلی کہ مر جاوے دریا میں یا پانی میں اور اوپر آجاوے پس مت کھاؤ اُسکو نقل کی یہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے اور کہا محی السنہ نے اکثر اسپر ہیں کہ یہ حدیث موقوف ہے جابر پر یعنے جابر ہی کا قول ہے نہ حدیث حضرت کی **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام ابو حنیفہ کی بیچ حرام ہونے مچھلی طافی کے اور اسی طرح منقول ہے ایک جماعت صحابہ سے اور مالک و شافعی کے نزدیک مضائقہ نہیں اُسکے کھانے کا بسبب مطلق فرمانے حضرت کے احل لکم المیتتان پس میتہ بحر یعنے مچھلی ہر صورت میں حلال ہونے کی اور ہم کہتے ہیں کہ میتہ بحر وہ ہے کہ ڈالدے اسکو بحر تا موت منسوب ہو طرف اُسکے نہ وہ کہ خود مری ہو اسمیں بغیر آفت کے ؂ **وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ ضَعِيْفٌ** اور روایت ہے سلمان سے کہا پوچھے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حال اور حکم ٹڈی کے سے پس فرمایا حضرت نے ٹڈیاں اکثر لشکر اللہ کی ہیں نہ کھاتا ہوں میں اُنکو یعنے اسلیے کہ مکروہ رکھتا ہوں طبعاً اور نہ حرام کرتا ہوں اُنکو یعنے اور دون پر شرعاً بموجب حدیث گذشتہ کے احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ ضعیف ہے **ف** یعنے لشکر [illegible] جب غضب [illegible] تاکہ کھاجاوے [illegible] یہاں تک کہ کھیتی [illegible] حلال ہے کھانا اُسکا [illegible] ؂ **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ اِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہے [illegible] منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے مرغ کو سے اور فرمایا تحقیق وہ اذان دیتا ہے نماز کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** [illegible] حضرت [illegible] اسوقت آواز کرتا تھا مرغ اور [illegible] صبح ہوکر اپنی آواز سے آگاہ کرتا ہے وقت نماز [illegible] اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعضے اچھی خصلت حیوان میں بھی مانع ہوتی ہے اُسکے [illegible] ؂ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہے اُسی سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مرغ کو اسلیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے ؂ **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ لَيْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کہا ابو لیلیٰ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ

ظاہر ہو سانپ گھر میں پس کہو واسطے اُسکے کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہیں تجھسے ساتھ عہد نوح کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داؤد کے یہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو پس اگر پھر نکلے پس مار واُسکو نقل کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** عہد کیا تھا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی میں ۱۲ ع

وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہیں جانتا میں ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچائی اُنہوں نے حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپوں کے اور فرماتے کہ جو شخص چھوڑے قتل کرنا انکا واسطے خوف بدلا لینے کے پس نہیں وہ ہم میں سے یعنے طریقہ پر ہمارے نہیں ہے بسبب مارنے موذی کے اور نہ توکل کرنیکے قضاء و قدر الٰہی پر نقل کی شرح السنہ میں **ف** واسطے خوف بدلا لینے کے یعنے نہ مار بخوف اسکے کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لے جیسے اور یہ کبھی واقع ہوتا ہے کہ ایک سانپ کو مارا اُسکے جوڑے نے آنکر کاٹا اور بدلا لیا الغرض یہ مادہ اُسکی آتی ہے اور اگر وہ نر آتا ہے اور عادت تھی جاہلیت میں کہ کہا جاتا تھا مت مار سانپ کو اگر مارو گے تو جوڑا اُسکا آئیگا بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول اعتقاد سے ۱۲ ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے جبسے کہ لڑائی کی ہمنے انسے اور جو شخص چھوڑے کسی کو ان سانپوں میں سے سبب خوف لینے بخوف ضرر کے پس نہیں ہے ہم میں سے نقل کی ابوداؤد نے **ف** اور ایک روایت میں ہے [illegible] یعنے نہیں صلح کی ہمنے سانپوں سے جبسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان انکے لڑائی اور دشمنی مراد یہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کے جبلی ہے کہ ایک دوسرے کو مارتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ مراد وہ عداوت ہے جو درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت میں پس منع کیا اسکو داروغوں نے پس داخل کیا اسکو سانپ نے منہ میں اپنے پھر وسوسہ ڈالا اُسنے واسطے آدم و حوا کے یہانتک کہ کھایا انہوں نے درخت منع کیے گئے سے پس نکالے گئے وہ اُسسے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ خطاب ہے آدم و حوا و ابلیس و سانپ کو اور بعضے [illegible] خوبصورت پس مسخ کیا گیا اس قول پر یہ ہے کہ مقتضی عداوت [illegible] واسطے سانپوں کے واسطے انسان کی طرف [illegible] افعال عقلا جیسے کہ اس آیت میں وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ اور الوان کہنا چاہیے تھا ساجدات ما سالمناہن میں جاربناہن ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپوں کو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلا لینے کا انکے پس نہیں وہ مجھسے نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح کے سانپ مارنے چاہییں مگر استثنا کیے جاوینگے اس حکم سے عوامر بیوت یعنی گھر کے رہنے والے یا مراد قتل بعد انذار کے جیسے کہ حدیث ابی سائب کے گذرا ۱۲ ع

وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ فَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عباس سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکھتے ہیں یہ کہ صاف کریں چاہ زمزم کو پس تحقیق اسمیں ہیں یہ سانپ یعنے سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے انکے نقل کیا ابوداؤد نے **ف** یہاں سب چھوٹے سانپوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور مابعد کی حدیث میں ہے ایک قسم کے مارنے کو منع فرمایا سبب یہ ہے کہ جب زمزم کا [illegible] سے ممکن نہ تھا [illegible] استثنا بعض کا [illegible] ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب

[illegible] نکو کر دیا [illegible] اس کی یہ ابو داؤد نے **ف** اُسکے مارنے سے شاید اسلیے منع فرمایا کہ وہ ضرر نہیں پہونچاتا

ہے **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ فَلْیَغْمِسْهُ کُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گر پڑے مکھی بیچ برتن ایک تمہارے کے پس غوطہ دو اسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اُسکے کے بیماری

ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور تحقیق مکھی بچاتی ہے ڈالتے ہوئے اپنے اُس بازو کو کہ اسمیں بیماری ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے مکھی ساری کو یعنی تاکہ دوا کی بازو سے دفعیہ

ہو جاوے اسکی بیماری کا نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سُمًّا وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السُّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ**

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ گر پڑے مکھی طعام میں پس غوطہ دو اسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اسکے کے

زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے [illegible] آگے کرتی ہے زہر کے بازو کو اور پیچھے کرتی ہے شفا کے بازو کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ**

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے سے چار جانوروں کے کیڑی کو اور مکھی شہد کی اور ہدہد کو اور لٹورے کو نقل کی

یہ ابو داؤد اور دارمی نے **ف** [illegible] فرمایا [illegible] ہلاکت کرنا اسکا جائز ہوا اور بعضون نے کہا کہ

وہ اس چیونٹی کے بیچ میں ہے جو [illegible] پاؤں [illegible] اسکے کوئی کام ہوتا ہے اور شہد کی مکھی سے اسلیے منع فرمایا کہ اسمیں منفعت ہے

کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہے اور ہدہد [illegible] ایک پرندہ ہوتا ہے سر اور پر اور بڑی چونچ کا اور اکثر بڑے بڑے پر ہوتے ہیں اور

آدھا سفید اور آدھا سیاہ [illegible] اور بعضون نے کہا کہ شکار کرتا ہے چڑیوں کو [illegible] جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا بسبب حرام ہونے

کھانے اُنکے [illegible] لوگ [illegible] کہا جاتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ جو ہوتی ہے پس یہی حکم ہے ایک اور صرد سے اور اسلیے اور

نحوست [illegible] فرمایا [illegible] نکالنا [illegible] اُنکے دلوں سے اعتقاد نحوست اُسکے کا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَاْکُلُوْنَ اَشْیَاءَ وَیَتْرُکُوْنَ اَشْیَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ وَاَنْزَلَ کِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَلْاٰیَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے اہل

جاہلیت کے کہاتے کتنی چیزیں یعنی بمقتضا خواہش اپنے کے اور چھوڑتے یعنی نہ کہاتے کتنے چیزون کو واسطے نفرت کے پس بھیجا اللہ نے اپنے نبی کو اور

نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر [illegible] اسکے [illegible] حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے پس جو چیز حلال

کی اللہ نے پس وہ حلال ہے یعنی [illegible] اسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہے [illegible]

[illegible] نہیں پاتا میں بیچ اُس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف میری حرام اوپر کہانیوالے کے کہ کہاوے اُسکو مگر یہ کہ

ہو طعام مردار یا خون آخر [illegible] نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کی اللہ نے ساتھ بھیجنے نبی کے اور اور

نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اُسکو اور پڑھی آیۃ یعنی واسطے رد کرنے فعل اُنکے کے کہ کہاتے تھے جو چاہتے اور ترک کرتے وہ چیز کہ مکروہ

رکھتے گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہے کہ حلال کیا اُسکو اللہ نے اور رسول اُسکے نے اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اور رسول اُسکے نے نہ یہ کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے ہو وحی کی گئی یعنے قرآن میں یا اُس چیز میں کہ وحی کی گئی طرف تیرے مطلق اور تعیین ہو اسکے حرام ہونا نہیں جانا
جاتا مگر ساتھ وحی کے نہ ساتھ خواہش نفسانی کے اور بعد لفظ دما کے باقی آیۃ یہ ہے مسفوحًا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقًا اُہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ میں یہی
چیزیں حرام کی گئیں اور سوائے انکے اور بعض چیزوں کی حرمت ثابت ہوئی ہے سنت سے ولیکن ابن عباس نے آیۃ پڑہی و سنت کی حرام چیزیں پڑہیں بسبب کثرت
انکی کے ع ح وَعَنْ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اِنِّيْ لَاُوْقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زاہر اسلمی سے کہا تحقیق میں البتہ
جلاتا تھا نیچے ہانڈی کے آگ ساتھ گوشت گدھوں کے ناگہان پکارا پکارنے والا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
منع فرماتے ہیں تمکو کھانے گوشت گدھوں کے سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ
اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے
پہونچاتے تھے اس حدیث کو حضرت تک حضرت نے فرمایا کہ جن تین قسم کے ہیں ایک قسم ہے انکے پر ہیں اوڑتے ہیں ہوا میں اور ایک قسم سانپ ہیں اور کتے اور ایک
قسم ہیں اوترتے منزل میں اور کوچ کرتے ہیں نقل کی یہ شرح سنہ میں

بَابُ الْعَقِيْقَةِ

باب ہے بیچ بیان عقیقہ کے ف عقیقہ مشتق ہے عق سے عق
شق یعنی اصل پھاڑنے کے اور یہاں نام ان بالوں کا ہے کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونے کے یہ نام اسلئے ہوا کہ وہ مونڈے جاتے ہیں تو ہوئی اسی
سبب سے عقیقہ اسی بکرے کو بھی کہتے ہیں کہ ذبح کی جاتی ہے اوس وقت اور نزدیک اکثر علماء کے عقیقہ سنت ہے نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت میں امام احمد
واجب ہے اور اگرچہ احادیث سے سنت ہونا اسکا معلوم ہوتا ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے دو قول ہیں تحقیق عقیقہ میں بھی مختلف ہیں ہمارے نزدیک عقیقہ سنت
نہیں اور امام محمد نے اپنے موطا میں لکھا ہے کہ ہمکو ایسا پہونچا ہے کہ عقیقہ رسم جاہلیت سے تھا اور اول اسلام میں بھی تھا معمول بعد اسکے منسوخ کیا قربانی نے
ہر ذبح کو کہ پہلے اُسکے تھا اور نسخ کیا روزہ رمضان کے نے ہر روزہ کو کہ پہلے اسکے تھے اور نسخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلے اسکے تھا اور
نسخ کیا زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلے اسکے تھا انتہی ٭

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے عقیقہ ہے پس بہاؤ خون یعنی ذبح کرو
اُسکے طرف سے جانور اور دور کرو اُس سے اذیٰ یعنی بال اسکے اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس لائے جاتے تھے لڑکے کہ پیدا ہوتے تھے پس دعا ساتھ برکت کے کرتے تھے آپ یعنے کہتے بارک اللہ علیک و تحنیک کرتے تھے انکی نقل کی یہ مسلم نے
ف تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا کچھ اور میٹھی چیز چبا کر لڑکے کے تالو میں لگا دی اور یہ سنت ہے چاہیے کہ نیک بخت تحنیک کرے ٭ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ
اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ ثُمَّ حَنَّكَهٗ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے یہ کہ وہ حاملہ ہوئیں ساتھ عبداللہ بن زبیر کے مکہ میں کہا اسماء نے پس جنی میں قبا میں
پھر لائی میں اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رکھا میں نے اسکو گود میں آپ کی پھر ایک کھجور منگوائی حضرت نے کھجور اور چبایا اُسکو
پھر آپ نے ڈالا اسکے منھ میں یعنے رکھی وہ کھجور کہ مخلوط تھی ساتھ لعاب کے اسکے منھ میں پھر لگائی وہ کھجور اسکے تالو میں پھر دعا کی

[illegible] سلم یا علیہ بس تھے علیہ مدینہ بیر اول مولود کہ پیدا کیے گئے اسلام میں [illegible]

[illegible] ایک وضع قریب مدینہ منورہ کے بعد ہجرت کے عقبہ تھا اول ان میں سے تھے اور تین زوجہ ان تھے [illegible]

[illegible] اور نعمان بن بشیر انصاری [illegible]

[illegible] بعد ہجرت کے پہلے عبد اللہ کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِہَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ** روایت ہے ام کرز سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قرار دو تم جانوروں پرندوں کو انکے گھونسلوں پر کہا ام کرز نے اور سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اپنے عقیقہ مین اور لڑکی کے طرف سے ایک بکری اور نہیں ضرر کرتا تمکو نر ہون وہ یا مادہ یعنے یہ خیال نکرو کہ بیٹے کے طرف سے نر چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ نقل کی ابوداود نے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے [illegible] قول رادی کا [illegible] غلام [illegible] ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** اور تم الخ مکنات ساتھ زیر میم اور زیر کاف اور [illegible] کاف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ [illegible] کاف کے جمع مکان کے یعنے جانور رہا ان گھونسلا [illegible] اور بعض نے کہا کہ مکنات ساتھ زیر میم اور زیر کاف کے اور زبر بھی آیا ہے جمع مکنہ سو سمار کے اور یہان متعلق [illegible] ان پر [illegible] ہوں [illegible] تو [illegible] گھونسلوں سے اڑانے انکے سے یا انہی پر تشریف [illegible] یہ کہ عادت عرب کی تھی جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو [illegible] دن پاتا ہوا اسکو اڑاتا پس اگر وہ داہنی طرف اوڑتا تو اسکو مبارک جانتا اور اس کام کو لیے جاتا اور اگر بائیں طرف اڑتا تو اسکو نحس جانتا اور اس کام کے لیے نجاتا پس نہی کی گئی اس کی اسکو طلب کرنے مین **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَہَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ لٰکِنْ فِیْ رِوَایَتِہِمَا رَہِیْنَۃٌ بَدَلَ مُرْتَہَنٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَیُدَمّٰی مَکَانَ وَیُسَمّٰی وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَیُسَمّٰی اَصَحُّ** روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکا گروہی ہے بسبب بدلے عقیقہ اپنے کے ذبح کیا جائے واسطے اسکے ساتوین دن اور نام رکھا جاوے یعنے ساتوین دن اور مونڈا جاوے سر اسکا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے لیکن بیچ روایت ابوداود اور نسائی کے لفظ رہینۃ کا بدلے مرتہن کے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداود کے لفظ یدمی ہے جگہ ویسمی کے اور کہا ابوداود نے کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہے **ف** لفظ رہینۃ مین مبالغہ کے لیے ہے یا بتاویل نفس ہے رہا یہ کہ معنے گرو ہونے لڑکے کے عوض عقیقہ کے کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہیں ہے تا معذب و ماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کے امام احمد نے تو یہ کہا کہ معنے اسکے یہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہے شفاعت کرنے سے بیچ حق والدین کے جبتک کہ عقیقہ نہ کرین اسکا اور بعضے نے معنے کیے ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہے بھلائیون سے اور سلامتی آفات سے اور زیادہ نشو و نما سے جب تک کہ عقیقہ اسکا نہ کرین اور یہ حقیقت مین راجع طرف گرفت والدین کے ہوتا ہے کہ ترک عقیقہ انہوں نے کیا اور بعضوں نے کہا کہ گرو ہے ساتھ اذی اور پلیدی کے اسلیے کہ حدیث مین آیا ہے فاسیطوا عنہ الاذی یعنے دور کرو بچہ سے اذی یعنے بال و میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کے ہے تدمیہ سے بمعنے خون آلودہ کرنے کے پس ایک روایت مین یدمی جگہ ویسمی کے واقع ہوا ہے اور ابوداود نے کہا کہ لفظ ویسمی صحیح تر ہے اور قتادہ نے تفسیر اسکی

کی ہو کہ جب ذبح کرے بکری کو تو تھوڑے سے بال اسکے لیکر مقابل گون گردن کے رکھیں تاکہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتھ اس خون کے کہ ذبح کی جگہ سے نکلے اور لڑکے کے تالو پر رکھیں تا مانند ایک خط کے روان ہو اسکے سر پر بعد ازان اسکے سر کو دھو ڈالیں اور سر مونڈیں اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ تدمیہ نکریں اسلیے کہ یہ تحریف کسی راوی کی ہو اسلیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا کیا اور یہ فعل نہیں کیا اور یہ بھی لکھا ہو کہ یہ فعل ساتھ قواعد جاہلیت کے بہت مشابہ ہو جیسے کہ تیسری فصل میں آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علماء نے کہ روایت ابی داود کی وہم ہو ہمام سے کہ وہ راوی حدیث ہے ہو اور جو کچھ کہ آئی ہو تفسیر اسکی قتادہ سے منسوخ ہو اور خطابی نے کہا کیونکر حکم کریں ساتھ نجس کرنے سر کے اور آلودہ کرنے اسکے کے ساتھ خون کے حالانکہ امر فرمایا ہو ساتھ دور کرنے اذی اور نجاست خشک کے بدن اسکے سے لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتھ خلوق کے اور زعفران کے بجائے خون کے تجویز کیا ہو بعضے علماء نے واللہ اعلم * ع ح وعن محمد بن علی بن الحسین عن علی بن ابی طالب قال عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بشاۃ وقال یا فاطمۃ احلقی راسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فوزناہ فکان وزنہ درہما او بعض درہم[1] رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل لان محمد بن علی بن الحسین لم یدرک علی بن ابی طالب اور روایت ہو محمد بن علی بن حسین سے یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسینؓ سے کہ نقل کی علی بن ابی طالب نے کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آنحضرتؐ نے ای فاطمہ مونڈ تو سر اسکا اور تصدق دے ہموزن بالون اسکے کے چاندی پس وزن کیا ہمنے بالون کو پس تھا وزن بالون کا ایک درہم یا کم درہم سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہو اور اسناد اسکی نہیں متصل اسواسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکے کا ساتھ ایک بکری کے بھی ہوتا ہو اور ابو داود نے بھی ابن عباس سے نقل کیا ہو کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حسینؓ کی طرف سے ایک ایک دنبہ جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہو اور نسائی نے ابن عباس سے دو دو دنبہ روایت کیے ہیں اور بریدہ سے مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرتؐ نے حضرت حسن اور حسینؓ کی طرف سے اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہو ولیکن حدیث عن الغلام شاتان اقوی اور اصح ہو اسلیے کہ ایک جماعت نے صحابہ میں سے اسکو روایت کیا ہو اور وجہ دوسری بیچ ترجیح دو بکری کے بیٹے کی طرف سے یہ ہو کہ قول فعل سے اقوی اور اتم ہو کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکھتا ہو اور یہ بھی ہو کہ فعل دلالت کرتا ہو جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نے کہا کہ اس باب میں حدیث آئی ہو حضرت علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہو احتمال ہو کہ لڑکے کے حق میں اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور پس حدیث میں جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہو کہ بجواز کے بیان بیچ اکتفا کرنے کے ساتھ اقل کے یا دلالت کرتی ہو حدیث اسپر کہ نہیں لازم آتا ذبح کرنے دو بکریوں کا سے یہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہو یہ کہ ذبح کیا ہو حضرتؐ نے اسکی طرف سے ایک دنبہ پیدا ہونے کے دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور بسبب اسکے حاصل ہو جاتی ہو تطبیق روایات میں یا عقیقہ کیا آنحضرتؐ نے ایک دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی یا حضرت فاطمہؓ کو ساتھ دوسرے دنبہ کے پس نسبت کی آنحضرتؐ کی طرف کہ انہون نے عقیقہ کیا ساتھ ایک دنبہ کے حقیقۃ اور ساتھ دو دنبون کے مجازا واللہ اعلم اور مونڈ تو سر اسکا الخ یعنی حقیقۃ یا حکم کر کسی کو کہ سر مونڈے اور یہ امر استحباب کیلیے ہو اور اسی طرح امر وزن کرنے کا بھی استحباب کیلیے ہو * وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا رواہ ابو داود وعند النسائی کبشین کبشین اور روایت ہو ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابو داود نے اور نزدیک نسائی کے دو دو دنبہ * وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال

[1] قولہ او بعض درہم یحتمل ان یکون الشک من الراوی او یکون بمعنی بل ۱۲ ح

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْعُقُوْقَ کَاَنَّہٗ کَرِہَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَہٗ فَاَحَبَّ اَنْ یَنْسُکَ عَنْہُ فَلْیَنْسُکْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَیْنِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھوں نے اپنے دادا سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سے پس فرمایا نہین دوست رکھتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکھا حضرتؐ نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اُسکے لڑکا پس چاہیے یہ کہ ذبح کرے اُسکی طرف سے پس چاہیے کہ ذبح کرے لڑکے کی طرف سے دو بکریان اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف نہین دوست رکھتا الخ یعنی جو کوئی چاہیے یہ کہ نہو فرزند اُسکا عاق واسطے اُسکے بڑی عمر مین تو ذبح کرے اُسکی طرف سے عقیقہ اُسکی چھوٹی عمر مین اسلیے کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہو اور اللہ تعالی دوست نہین رکھتا عقوق کو اور یہ تمہید ہو اس قول حضرتؐ کی ومن ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ رکھا الخ یہ کلام کسی راوی کا ہو کہ آنحضرتؐ نے ناپسند کیا نام رکھنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہو عقوق سے اور دوست رکھا یہ کہ نام رکھا جاوے بہتر اُس سے مانند ذبیحہ اور نسیکہ کے کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نے کہا کہ یہ کلام غیر مستوی ہو اسلیے کہ آنحضرتؐ نے چند احادیث مین لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکھتے اس نام کو تو کاہے کو ذکر فرماتے اُسکو لیکن یہ بات خوب ہو کہ کہا جاوے کہ احتمال ہو کہ سائل نے گمان کیا یہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتھ عقوق کے اشتقاق مین یہ چاہتا ہو کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کر دیا حضرتؐ نے کہ امر خلاف اُسکے ہو کذا ذکر علی اور کئی احتمال ذکر کیے ہین جو چاہیے مرقاۃ مین دیکھ لے اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے صاحب نہایہ کی سی تقریر لکھکر لکھا ہو کہ بعضی حدیثون مین جو ذکر عقیقہ کا آیا ہو پہلے اس کراہت سے ہوگا **وعن** اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہو ابی رافع سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کے اُس وقت کہ جنا اُنکو حضرت فاطمہ نے مانند اذان نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو ف اس سے معلوم ہوا کہ اذان دینا لڑکے کے کان مین بعد پیدا ہونے کے سنت ہو اور مسند ابو یعلی موصلی کے بیچ حضرت حسین سے بطریق مرفوع منقول ہو کہ جسکے ہان لڑکا پیدا ہوا اور وہ اذان دے اُسکے داہنے کان مین اور تکبیر کہے بائین کان مین تو نہین ضرر کریگی اُسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح اور کہا نووی نے کتاب روضہ مین کہ مستحب ہو یہ کہ کہے لڑکے کے کان مین انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ روایت ہو بریدہ سے کہ کہا تھے ہم بیچ جاہلیت کے جسوقت کہ پیدا ہوتا کسی کے ہان ہم مین سے لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اُسکے کو خون اُسکا پس جب آیا اسلام تھے ہم ذبح کرتے بکری ساتوین دن اور مونڈتے سر اُسکا اور لگاتے اُسکے سر کو زعفران نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے یہ کہ اور نام رکھتے ہم یعنی ساتوین دن ف جاننا چاہیے کہ بموجب اکثر احادیث کے عقیقہ ساتوین دن ہو اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ساتوین دن نہ ہو تو چودھوین دن کرے اور اگر چودھوین دن نہو تو اکیسوین دن و الا اٹھائیسوین دن والا انتیسوین دن و علی ہذا القیاس اور بعضی روایتون مین آیا ہو کہ آنحضرتؐ نے بعد ظہور نبوت کے عقیقہ اپنا کیا اسلیے کہ معلوم نہ تھا کہ پیدا ہونے کے دن ہوا تھا یا نہین لیکن بیچ اسناد اس حدیث کے ضعف ہو اور خالی بعد سے بھی نہین ہو واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کے ہڈیان عقیقے کی توڑتے ہین اور نزدیک مالک کے نہین توڑتے اور شافعی کی کتابون مین مذکور ہو کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بانٹ دے تو بہتر ہو اور اگر شیرین پکاوے تو بہتر ہو بسبب تفاول کے ساتھ حلاوت یعنی اچھے ہونے اخلاق لڑکے کے ہو

کِتَابُ الْاَطْعِمَۃِ

یہ کتاب ہو بیچ بیان کھانون کے ف یعنی اسمین قسمین کھانے کی

مذکور ہین اور کیا کیا حضرت نے کھائی ہین اور کیا کیا نہین کھائی اور احکام و آداب کھانے کے اور پینے کے مذکور ہین ۱۲ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ کہا تھا مین لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ہاتھ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کے یعنی کبھی بمقتضائے عادت لڑکون کے ہاتھ رکابی مین ہر طرف ڈالتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کھا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور کھا اس جانب سے کہ متصل تیرے ہو یعنی اپنے آگے سے کھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گئے ہین جمہور علما طرف اسکے کہ تینون امر اس حدیث مین استحباب کے لیے ہین اور اسی طرح حکم حمد کرنے کا آخر کھانے مین استحباب کے لیے ہے اور بعضون نے کہا کہ امر داہنے ہاتھ سے کھانے کا وجوب کے لیے ہے اور جمہور کے نزدیک یہ بھی ہے کہ اگر کئی آدمی کھانے بیٹھین تو سب بسم اللہ کہین اور بعضے علما کے نزدیک کہ امام شافعی بھی انھین مین ہین بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہے اور بسم اللہ کہنی وقت پینے پانی اور دودھ وغیرہ کے مانند بسم اللہ کہنے کے ہے وقت شروع کھانے کے ۱۲ ع ح **وعن** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَیَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہے کھانے کو بسبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اوسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** حلال جانتا ہے الخ یعنی قادر ہوتا ہے اوس کھانے پر یہ معنی ظاہر ہے اور بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ برکت لیجاتا ہے کھانے کی گویا کہ شیطان کھا گیا اوسکو اور یا یہ مراد ہے کہ صرف کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ۱۲ ع ح **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنے گھر مین یعنی رہنے کی جگہہ پر پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کے اور وقت کھانا کھانے اپنے کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعدارون سے نہین جگہہ اس گھر مین تمکو اور نہ کھانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گھر مین پس نہ یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے گھر کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعدارون سے پائی تمنے جگہہ اور جب نہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کھانے اپنے کے کہتا ہے شیطان پائی تمنے جگہہ اور کھانا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ کھاوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنے ہاتھ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر امر آئین وجوب کے لیے ہے جیسے کہ گئے ہین طرف اسکے بعضے علما اور موید ہے اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نے دیکھا ایک شخص کو کھاتے بائین ہاتھ سے پس فرمایا کہ کھا اپنے داہنے ہاتھ سے کہا اوسنے کہ نہین طاقت رکھتا مین فرمایا پس نہ طاقت رکھیو تو پس نہ اوٹھا سکا وہ ہاتھ طرف منھ اپنے کے بعد اسکے اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دیکھا سبیعہ اسلمیہ کو کھاتے بائین ہاتھ سے پس بد دعا کی حضرت نے اوسپر پس پہونچا اوسکو طاعون پس مرگئی وہ اور جمہور نے حمل کیا ہے اسکو زجر و سیاست پر ۱۲ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِہَا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھاوے ایک تمھارا ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے اور نہ پیوے ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے اسلیے کہ شیطان کھاتا ہے ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے اور پیتا ہے ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے

ف کہا توربشتی نے کہ معنی یہ ہین کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہی اپنے دوستون کو اُس کام پر اور کہا طیبی نے کہ حدیث محمول ہو ظاہر اپنے پر اور حسن بن سفیان نے روایت کی ہی اپنے مسند مین ساتھہ سند حسن کے ابو ہریرہ سے کہ جب کھاوے ایک تمھارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھہ سے اور پیوے داہنے ہاتھہ سے اور لیوے داہنے ہاتھہ سے اور دیوے داہنے ہاتھہ سے اسلیے کہ شیطان کھاتا ہی بائین ہاتھہ سے اور پیتا ہی بائین ہاتھہ سے اور دیتا ہی بائین ہاتھہ سے اور لیتا ہی بائین ہاتھہ سے ع **وعن** كعب بن مالكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھہ تین انگلیون کے یعنی ساتھہ انگوٹھے اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاٹتے تھے ہاتھہ اپنا یعنی بعد فارغ ہونے کے کھانے سے پہلے پونچھنے سے یعنی ساتھہ رومال وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف کھانا وہی لے کر تین انگلیون سے کھانا سنت ہو پس نہ ملادے ساتھہ انکے چوتھی اور پانچوین کو مگر واسطے ضرورت کے اور ہاتھہ اپنا یعنی انگلیان اور پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے پھر اسکے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو اور طبرانی نے روایت کیا عامر بن ربیعہ سے اس طرح کہ تھے حضرت کھاتے ساتھہ تین انگلیون کے اور استعانت کرتے ساتھہ چوتھی انگلی کے اور بیچ حدیث مرسل کے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ساتھہ پانچ انگلیون کے اور شاید کہ یہ محمول ہو پتلی چیز کے کھانے پر یا یہ کہ کبھی اس طرح کھاتے ہون بیان جواز کے لیے اور اکثر اوقات عادت تین ہی انگلیون سے کھانے کی تھی اور بعضی روایت مین بعد لفظ یمسحہا کے لفظ التی کا بھی آیا ہی اور یہ بھی زیادہ کیا ہی ثم یغسلہا یعنی ہاتھہ چاٹتے پھر دھوتے اسکو ع **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھہ چاٹنے انگلیون کے اور رکابی کے اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ بیچ کس انگلی یا نوالے کے ہی برکت نقل کی یہ مسلم نے ف حرف واو والصحفة مین مطلق جمع کے لیے ہی پس رکابی وغیرہ پہلے چاٹی جاوے پھر انگلی اور لفظ ایہ ساتھہ ت تانیث کے ہی اور ترجمہ اسی کا لکھا گیا ہی اور بعضے نسخون مین ایہ ساتھہ ضمیر کے ہی یعنی بیچ کس کھانے کے برکت ہو آیا اُس کھانے مین کہ کھایا ہی اُسمین کہ چاٹا ہی اور موید ہی اسکی حدیث آیندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ سنت چاٹنا انگلیون کا ہی اور اُٹھانا اُس چیز کا کہ لگا ہی انگلیون مین نہ داخل کرنا انگلیون کا منہہ مین بمبالغہ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ کھاوے ایک تمھارا پس نہ پونچھے ہاتھہ اپنا یعنی کسی چیز سے یہان تک کہ چاٹ لے انگلیان ہاتھہ کی یا چٹواوے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چٹواوے یعنی کسی اور سے اُن لوگون مین سے کہ گھن نہ آوے انکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکون اور خادم کے اسلیے کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہی اس سے اور اُنھین کے حکم مین شاگرد ہین اور وہ لوگ کہ تبرک جانتے ہین اسکو ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَاْنِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهِ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہی ایک تمھارے کے پاس نزدیک ہر چیز کے کامون اسکے سے یہان تک کہ حاضر ہوتا ہی نزدیک طعام اسکے کے پس جس وقت کہ گرے ایک تمھارے سے لقمہ پس چاہیے کہ دور کرے اُس چیز کو کہ لگی ہی اُس لقمہ کو مٹی وغیرہ سے پھر چاہیے کہ کھاوے اُسکو اور نہ چھوڑ دے اُسکو واسطے شیطان کے پھر جبکہ فارغ ہو کھانے سے پس چاہیے کہ چاٹ لے انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کون سے طعام اسکے کے ہی برکت نقل کی یہ مسلم نے ف دور کرے الخ اور اگر نجاست پر پڑے تو دھو ڈالے اُسکو اگر ممکن ہو ورنہ کھلاوے اُسکو کتے بلی وغیرہ کو اور چھوڑنا اُسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہی حقیقت پر کہ وہ کھاتا ہی یا کنایہ ہی ضائع کرنے لقمہ کے سے اور

حقیر جاننے اُسکے سے۔ اور متخلق ہونے سے ساتھ اخلاق متکبرون کے کہ اُسکے اٹھا کر کھانے کو ننگ جانتے ہین اور یہ اعمال شیطان سے ہین اور پھر واسطے تاکید دفع تکبر اور حاصل کرنے تواضع کے فرمایا پھر جبکہ فارغ ہوا انگ ہوح **وعن** اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھاتا مین تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا سفر السعادۃ کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہے ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے دوسرے یہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسرے یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھاوے اور یہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نے چوتھی قسم یہ بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اُسکے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہے کھانے مین کہ جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کے بیٹھے اور تفسیر کیا ہے اکثرون نے تکیہ کرنے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانبون مین سے اسلیے کہ اسطرح کھانا ضرر کرتا ہے کہ کھانا گلے وغیرہ مین سہولت سے نہین پہونچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین لکھا ہے کہ نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ منھ کے بل پڑ کر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونون زانو کھڑے کر کر جیسے کتا بیٹھتا ہے یا دونون پاؤن پر بیٹھے یعنی اگر دونون پنیان دانو کھڑا رکھے اور بیٹھے بائین زانو پر ہاح ع **وعن** قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِيْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا نہین کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ تشتری مین اور نہ پکائی گئی حضرت کے لیے چپاتی کہا گیا واسطے قتادہ کے کہ کس چیز پر کھاتے تھے کہا دسترخوانون پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** خوان پر جیسے کہ خوان پر کھانا طریقہ چین والون کا اور متکبرون کا ہے تا جھکنا نہ پڑے کھانے کے لیے اور سکرجہ ساتھ پیش سین کے اور کاف اور رائے مشددہ مضمومہ کے ہے اور بعضون نے زبر رے کا صواب جانا ہے معنی تشتری یا پیالی کہ چٹنی یا اچار وغیرہ اُسمین رکھتے ہین دسترخوان پر تا اُس سے رغبت کھانے کی طرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرت کے دسترخوان پر وہ نہوتی تھین جیسے کہ فراغت والون اور چین والون اور متکبرون کے دسترخوانون پر ہوتی ہین اور نہین پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کے لیے چپاتی اور نہ کھایا اُسکو ہرگز خواہ پکایا ہو اُنکے لیے یا غیر اُنکے کے لیے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے کہ نہین کھائی حضرت نے چپاتی کذا قیل اور چونکہ ہے نفی کرنے کھانے کے خوان پر جگہہ سوال کی تھی کہ پھر کھانا کاہے پر رکھکر کھاتے تھے بجائے خوان کے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہین بخلاف کھانے کے تشتری وغیرہ مین کہ منفی مطلق ہے پس کہا گیا قتادہ سے الخ اور کس چیز پر کھاتے تھے یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کی سنت کے تھے اور سوال کرنا اُنکے احوال سے حقیقت مین سوال کرنا حضرت کے احوال سے تھا یا یہ کہ ضمیر یاکلون کی حضرت اور صحابہ کی طرف پھیرین اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کھانا کھانا سنت ہے اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہے اگر نیت تکبر کی نہو ع ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُّرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہین جانتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سے یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہین دیکھی بکری مسمط کی ہوئی ساتھ آنکھون اپنی کے کبھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** سمیط اُس بکری کو کہتے ہین کہ بھونی جاتی ہے چمڑے سمیت بعد از دور کرنے بالون کے ساتھ پانی گرم کے اور یہ عادت چین والون سے ہے اسلیے خاص اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ تاکید کے لیے ہے جیسے کہ کہتے ہین کتبہ بیدہ ومشی برجلہ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِّنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہین دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اُسوقت سے کہ بھیجا اُنکو اللہ نے رسول کر کر یہانتک کہ قبض

روح کی انکی اللہ تعالیٰ نے اور کہا سہل نے کہ نہیں دیکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھلنی اسوقت سے کہ بھیجا انکو اللہ نے یہانتک کہ وفات دی انکی اللہ نے
کہا گیا یعنی سہل سے کہ کس طرح تھے تم کھاتے جو یعنی روٹی اسکی بن چھنی کہا سہل نے تھے ہم پیستے جو کو اور پھونکتے اسکو پس اڑجاتی وہ چیز کہ اڑجاتی یعنی بھوسی اسکی اور وہ
چیز کہ باقی رہتی تر کرتے ہم اسکو یعنی پانی میں گوندھ لیتے اور پکاتے اسکی روٹی پھر کھاتے ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف** بھیجا انکو اللہ نے کہا عسقلانی نے
کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ سہل نے احتراز کیا ساتھ اس کہنے کے اسوقت سے کہ تھا پہلے رسالت کے اسلیے کہ تشریف لے گئے تھے آنحضرت ان ایام میں
دو بار جانب شام کے تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کھائی اور اور لوگ وہاں کے فراغت والے تھے ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت نے انکے پاس دیکھی ہو اور بعد
ظہور نبوت کے تنگی معاش مشہور ہے اسوقت میں کیا مذکور تھا ایسی چیز دن کا اور اس حدیث میں بیان ہے آنحضرت کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنے طعام کا
پس نہیں متوجہ ہوتے طرف اسکے مگر اہل حماقت اور اہل غفلت ؀ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نہیں عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
طعام کو کبھی اگر رغبت ہوتی اسکی کھاتے اسکو اور اگر ناخوش جانتے چھوڑ دیتے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** اَنَّ رَجُلًا كَانَ
يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ وَكَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ
وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ
فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ
ایک شخص تھا کھاتا کھانا بہت پھر مسلمان ہوا اور کھانے لگا کم پس ذکر کیا گیا یہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تحقیق مومن کھاتا ہے ایک انتڑی میں
اور کافر کھاتا ہے سات انتڑیوں میں نقل کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسی اور ابن عمر سے مسند اس حدیث سے فقط یعنی جو کچھ کہ اسناد کیا گیا ہے اس
حدیث سے طرف آنحضرت کے کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت میں یہ قصہ مذکور نہیں ہوا کہ ایک شخص تھا
کھاتا الخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہے اور بیچ اور روایت مسلم کے ابی ہریرہ سے آیا ہے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہان آیا ایک
مہمان اور وہ تھا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اس شخص نے دودھ دوہا ہوا اسکا پھر
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے پس پیا اسکو بھی یہانتک کہ پیا دودھ سات بکریوں کا پھر تحقیق اس مہمان نے صبح کی پس اسلام
لایا پھر حکم فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی پس پیا دودھ اسکا پھر فرمایا ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے
پس نہ پی سکا سارا دودھ اسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن پیتا ہے ایک انتڑی میں اور کافر پیتا ہے ساتھ انتڑیوں میں **ف** کہتے ہیں کہ
آدمی کے پیٹ میں سات انتڑیاں ہوتی ہیں اور یہاں مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیوں سے قلت حرص کی اور کثرت حرص کی ہے یعنی مسلمان حرص کم
کرتا ہے کھانے کی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہے اور یہ باعتبار اکثر و اغلب کے ہے یا مراد ہے ایک شخص خاص کہ حالت اسلام میں کم کھانے لگا اور حالت کفر میں
زیادہ کھاتا تھا یا مراد مومن کامل ایمان ہے کہ بسبب برکت ذکر الٰہی کے اور نور و معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہے رغبت اور اہتمام کھانے کی طرف اسکو بہت
نہیں ہوتا بخلاف کافر کے اور حقیقت میں تنبیہ ہے اسپر کہ مومن کی شان سے یہ ہے کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور اکتفا کرے

حد ضرورت پر اور خالی رکھے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیر ذلک کا ہو آیا ہو کہ ایک فقیر ابن عمرؓ کے
پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ بار دیگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت اسکی یہ لکھی ہو علما رنے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت میں اور جو کوئی مشابہت
کافروں کے ساتھ رکھے صحبت اسکے ساتھ نہ رکھنی چاہیے اور ہمیشہ کم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہو اور خلاف اسکا مذموم
ہاں بھوک کہ حد افراط کو پہونچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوے جسمانی کی ہو اور کار سے باز رکھے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہو ح ع و
عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَۃِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَۃِ کَافِی الْاَرْبَعَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور
روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہی تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہی چار کو نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو طعام کہ سیر کردے دو کو کفایت کرتا ہی تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہی انکو طاعت پر اور دور کرتا ہی
ضعف کو اُنسے نہ یہ کہ سیر کر دیتا ہی تین کو اور اسی طرح جملہ ما بعد کو سمجھ لے اور غرض یہ ہو کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے پیٹ بھرنے سے کم پر اور صرف
کرے زائد کو طرف اور محتاج کے ح ع و عن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ
وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی الثَّمَانِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو جابر سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کھانا ایک کا کفایت کرتا ہو دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہی آٹھ کو نقل کی یہ
مسلم نے ف اسمین بھی وہی تاویل ہو کہ جو اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بجاے ثلث ربع کے فرمایا اور اس حدیث مین بطریق تضاعف کے
یہ اختلاف بسبب تفاوت احوال و اشخاص کے ہی آیا ہو کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایک قحط سالی مین کہ قصد کیا مین نے کہ بھیجون اوپر ہر گھر والون کے مثل عدد
اُنکے کے یعنی تا اُنکے طعام مین شریک ہون اسلیے کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہی آدھا پیٹ کھانے مین ہر تقدیر یہان رغبت دلائی ہو اوپر خبر گیری کرنے غربا کے
اور قناعت کرنیکے قدر کفایت پر ح ع و عن عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ التَّلْبِیْنَۃُ مُجِمَّۃٌ لِفُؤَادِ الْمَرِیْضِ
تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تلبینہ راحت
دیتا ہی بیمار کے دل کو دور کرتا ہو بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تلبینہ بنایا جاتا ہو آٹے اور دودھ سے کہ مثل حریرہ کے ہوتا ہی اور کبھی
اسمین شہد بھی ڈال دیتے ہین سفید ہوتا ہو مانند دودھ کے اسلیے اسکو تلبینہ کہتے ہین مشتق لبن سے ح ع و عن اَنَسٍ اَنَّ خَیَّاطًا دَعَا النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَہٗ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِیْرٍ وَمَرَقًا فِیْہِ دُبَّاءٌ وَقَدِیْدٌ
فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَی الْقَصْعَۃِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ یَوْمَئِذٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہو انس سے یہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کھانے کے کہ تیار کیا تھا اسکو یعنی دعوت کی آپ کی پس گیا مین
ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اسمین تھا کدو اور گوشت خشک پس دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش
کرتے تھے کدو کنارے پیالہ کے سے پس ہمیشہ مین دوست رکھتا ہون کدو پیچھے اس دن کے یعنی بسبب محبت رکھنے حضرتؐ کے اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
انس جو ساتھ حضرتؐ کے گئے یا تو آپکی بھی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرتؐ کے تھے بتبعیت حضرتؐ کے گئے رضا عرفی جانکر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جائز ہو دراز کرنا ہاتھ کا جوانب پیالہ مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نہو صاحب طعام اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قبول کرے دعوت محتاجون اور
اہل حرفہ کی اور رغبت کرے اس چیز پر کہ آگے لاوین اور کھلاوے خادم کو ساتھ اپنے اور مسنون ہو محبت کدو کی اور اسی طرح مسنون ہو محبت ہر اس
چیز کی کہ دوست رکھتے تھے اسکو حضرتؐ ح ع و عن عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ

شَاةٍ فِي يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن امیہ سے یہ کہ اُنھوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کے سے کہ تھا آپکے ہاتھ میں پھر بلائے گئے طرف نماز کے پس ڈالدیا شانہ کو اور اُس چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھ اُسکے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے کاٹنا گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کے ہے اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہے کاٹنا اُسکا چھری سے اور اُسکو تکلفات عجمیوں کے سے گنا ہے جیسے کہ دوسری فصل میں آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجابت کرے داعی حق کی اور حاضر ہووے نماز میں اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہ اس صورت میں ہے کہ نہو خوف ضائع ہونے طعام کا اور نہو احتیاج شدید اُسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پانے طعام کا بعد اُسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا لازم نہیں آتا ہے ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** حلوا ساتھ مد اور قصر کے اطلاق کیا جاتا ہے اُس چیز پر کہ بنے مٹھاس اور چکنائی سے کذا فی مجمع البحار اور بعضوں نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہیں پس اس صورت میں لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کے ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرت کے سامنے آتا تو اس طرح رغبت سے تناول فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہے ع ح **وعن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگوں سے لاون پس کہا اُنھوں نے کہ نہیں نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اُسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھ اُسکے اور فرماتے تھے اچھا لاون ہے سرکہ اچھا لاون ہے سرکہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** مکرر فرمایا واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ تعریف سرکہ کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کھانے میں اور باز رکھنا نفس کو لذائذ سے اچھی بات ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ میں روٹی لاون سے نہیں کھانے کا اور پھر کھاوے سرکہ سے تو حانث ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ سرکہ لاون انبیا کا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کے کتب طب میں بہت لکھے ہیں + ع ح **وعن** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھمبی من سے ہے اور پانی اُسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ کھمبی اُس من سے ہے کہ نازل کی اللہ تعالیٰ نے اوپر موسیٰ علیہ السلام کے **ف** کماۃ ساتھ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کے اور بروزن رحمت کی ہے وہ ایک چیز سفید ہوتی ہے مانند چربی کے کہ اُسکو شحم الارض بھی کہتے ہیں اور ہندوستان میں اُسکو کھمبی کہتے ہیں اور وہ حلال ہے اگرچہ مکروہ جانیں اُسکو یہاں والے بسبب عدم عادت کے پس فرمایا حضرت نے کہ وہ جملہ من سے ہے کہ قوم موسیٰ علیہ السلام پر اُتری تھی جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سے جو اُسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہے اُسکو ساتھ اُسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت و کلفت آسمان سے اُترتی تھی یہ بھی بے مشقت زمین سے نکلتی ہے یا منفعت میں مشابہ اُسکے ہے والامن بنی اسرائیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کے کہ آسمان سے آتی تھی اور یہ ویسی ہی نہیں اور پانی اُسکا شفا ہے آنکھ کے لیے کہا بعضوں نے کہ جس صورت میں کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤں کے اور بعضوں نے کہا مفرد اور یہ ظاہر ہے بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اُسکا کتاب الطب الرقی میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ + ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن

جعفر سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے کھجور تازی ساتھ ککڑی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونوں کو ملا کر منہ میں رکھ لیتے اور نوش فرماتے اسلیے کہ کھجور میں حرارت ہوتی ہے اور ککڑی میں برودت دونوں ملکر معتدل ہو جاتے ہیں اور اعتدال اصل ہے پس دونوں کے میں کہ معتدل ما حضر باعث تعدیل مزاج کی ہوتی ہے اور بہت نفع بخشتی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے کھانا دو طعام کا اور وسعت کرنا کھانوں میں لا خلاف نہیں ہے علماء میں بیچ جواز اسکے اور بعضے علماء سے جو کراہت اسکی منقول ہے تو محمول ہے اوپر عادت کرنے توسع اور تنعم کے اور کثرت کرنے اسکے کے بغیر مصلحت دینی کذا قال الطیبی ۱۲ ت ح وعن جابر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران نجنی الکباث فقال علیکم بالاسود منہ فانہ اطیب فقیل اکنت ترعی الغنم قال نعم وھل من نبی الا رعاھا متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مر الظہران کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مکہ کے چنتے تھے پھل پختہ پیلو کے درخت کے پس فرمایا قصد کرو لینے سیاہ پھل کا اس سے کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے یعنی بہت مزہ دار ہوتا ہے پس کہا گیا کیا آپ نے چرائی ہیں بکریاں فرمایا ہاں نہیں کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں اسنے بکریاں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا گیا انکے چونکہ پایا حضور نے جنگلیوں اور چرانے والے بکریوں کی ہے اور وہ اسکا اچھا برا ہونا خوب جانتے ہیں تو لوگوں نے سوال مذکور کیا اور نہیں کوئی نبی الخ مراد یہ ہے کہ نہیں رکھا اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کا دنیا داروں اور بادشاہوں اور شہریوں میں بلکہ چرانے والے بکریوں کے اہل فقر اور متواضعوں میں اس حرفہ سے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چراتے تھے حضرت شعیب کی اجرت اور حکمت اس میں یہ تھی کہ غذائے حلال کھاویں اور عمل ہاتھ اپنے سے [illegible] چرانے بکریوں کے یہ فائدہ اور زیادہ تھا کہ تنہائی اور خلوت ساتھ اللہ تعالیٰ کے حاصل ہوتی تھی اور [illegible] کا اور شفقت ضعفا پر سیکھتے تھے چنانچہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ اے موسیٰ تو جانتا ہے کہ میں نے تجھکو کیوں نبوت دی ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے اسکو فرمایا یاد کر اس دن کو کہ تو چراتا تھا بکریاں وادی ایمن میں تو بھاگی ایک بکری تو دوڑا پیچھے اسکے اور رنج و تعب پہنچا تجھے اسمیں اور جب تو پہونچا اس بکری کے پاس تو تو نے نہ اسکو مارا اور نہ غصہ کیا اسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج میں ڈالا تو نے اپنے تئیں بھی اور مجھکو بھی [illegible] جب دیکھی وہ نرمی اور رحمت و شفقت تجھ سے [illegible] پر تو رحمت کی میں نے تجھ پر نبوت دی اور برگزیدہ کیا ۱۲ ع ت وعن انس قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقعیا یاکل تمرا وفی روایۃ یاکل منہ اکلا ذریعا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے اوپر ہیئت اقعا کے کھاتے تھے کھجوریں اور ایک روایت میں ہے کہ کھاتے تھے کھجوریں [illegible] جلد نقل کی یہ مسلم نے ف مراد اقعا سے یہاں یہ ہے کہ کولہے زمین پر رکھے اور زانو کھڑے رکھے اور جلدی اسلیے کھاتے تھے کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کھاتے تھے تاکہ فارغ ہوکر اس کام میں مشغول ہوں ۱۲ ح وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کھجوروں کے یعنی دو دو اکٹھی کھاوے یہانتک کہ اذن طلب کرے اپنے ساتھ والوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا سیوطی نے کہ یہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کے تھا اور بعد از حصول غنا اور وسعت حال کے منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کے منع کرتا تھا میں تمکو جمع کرنے کھجوروں کے سے اور جب فراخ کیا اللہ تعالیٰ نے رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ نہیں اور ثواب یہ ہے کہ اگر ساتھ والے شریک طعام خرچ کرنے میں برابر ہوں تو ساتھ کھانے کے بقدر خرچ کرنے کے ملزوم ہے تجاوز کرنا اس سے اور بیچ غیر اس صورت کے ادب اور نگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہے گو ساتھ صریح اذن کے یا دلالت اذن کے پس نہی سابق شامل دونوں صورتوں کو ہوگی اور اباحت و استثناء بیچ غیر صورت شرکت کے ہے ۱۲ ح وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اہل بیت عندھم التمر وفی روایۃ

قال يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع اهله قالها مرتين او ثلاثا رواه مسلم روایت ہے عائشہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہیں کھجور کہ رہتے اس گھر کے لوگ کہ انکے پاس کھجور نہیں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اے عائشہ وہ گھر کہ نہ ہو کھجور اس میں بھوکے ہیں اہل اسکے فرمایا اسکو
دو بار یا تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ مراد اہل مدینہ ہیں اور وہ لوگ کہ قوت انکا کھجور ہے اور کہا نووی نے کہ اس میں بیان ہے فضیلت کھجور کا اور
جواز ذخیرہ کرنے کا گھر والوں کے لیے اور رغبت دلانی اس پر ع وعن سعد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تصبح
بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم ولا سحر متفق عليه اور روایت ہے سعد سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے کہ جو شخص کھاوے وقت صبح کے یعنی پہلے کھانے کسی چیز کے سات کھجوریں کہ انکو عجوہ کہتے ہیں نہیں ضرر کرتا اسکو اس دن زہر اور نہ سحر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف عجوہ ایک قسم کھجوروں مدینہ کی سے ہے کہ مائل بسیاہی ہوتی ہیں اور افضل قسم ہے مدینہ کی کھجوروں میں اور کہتے ہیں کہ اصل اسکی لگائی ہوئی حضرت کی ہے اور مراد
زہر سے زہر قاتل ہے کہ مشہور ہے یا شامل ہے سانپ اور بچھو اور مانند انکے کو اور خاصیت مذکور اس کھجور میں ساتھ پیدائش الٰہی کے ہے جیسے کہ اور نباتات میں خاصیت
رکھی ہے اور حضرت کو یہ بات وحی سے معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سے یہ خاصیت ہے اس میں اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کے کسیکو معلوم
نہیں اور علم اسکا توقیفی ہے یعنی موقوف ہے اوپر سننے کے حضرت سے مثل اعداد رکعات وغیرہ کے ع ح وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ان في عجوة العالية شفاء وانها ترياق اول البكرة رواه مسلم اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کے شفا ہے اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکھتی ہے یعنی بیچ زہر وغیرہ کے اول وقت میں یعنی نہار منہ کھانا اسکا نقل کی یہ مسلم نے ف
عالیہ نام ایک جگہ کا ہے مدینہ مطہرہ میں جانب مسجد قبا کے اور نواح و دیہات اس نواح کو عالیہ کہتے ہیں کہ زمین نجد اس جانب میں ہے اور جانب دوسری کو کہ
اسکے مقابلہ میں ہے سافلہ کہتے ہیں اور تہامہ اس جانب میں ہے اور ادنیٰ عالیہ کا کوس ہے اور اعلیٰ اسکا آٹھ کوس مدینہ سے ہے اور شفا ہے یعنی شفا اللہ ہے بہ نسبت
اور جا سکے عجوہ کے یا تغلیبہ ہے واسطے اطلاق سابق کے اور تریاق ساتھ زیر اور پیش ت کے ہے دوا مرکب ہے مشہور کہ نافع ہوتی ہے زہر وغیرہ کو ع ح
وعنها قالت كان يأتي علينا الشهر ما نوقد فيه نارا انما هو التمر والماء الا ان يؤتى باللحيم متفق عليه
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا گذرتا تھا ہم پر مہینا کہ نہ جلاتے تھے ہم اس میں آگ یعنی واسطے پکانے کے نہ تھا قوت ہمارا مگر کھجور اور پانی مگر یہ کہ
لایا جاتا کچھ تھوڑا گوشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مگر یہ الخ یعنی غذا ہماری کھجور سو پانی تھا مگر یہ کہ بھیجتا کوئی گوشت تو وہ کھاتے یا معنی یہ ہیں کہ آگ
نہ جلاتے تھے ہم اور نہ پکاتے تھے کچھ مگر کہ کچھ گوشت کہ کہیں سے ہم پہونچتا تو اسکے پکانے کے لیے آگ جلاتے ع ح وعنها قالت ما شبع
آل محمد يومين من خبز بر الا واحدهما تمر متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں پیٹ بھر کھاتے آدمیوں حضرت کے دو دن گیہوں کی
روٹی سے مگر کہ ایک ان دونوں میں سے ہوتی تھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دو دن متصل گیہوں کی روٹی نہیں کھاتے تھے قید گیہوں کی
روٹی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی ہم پہونچتی ہو ع وعنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وما شبعنا من الاسودين
متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا وفات کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں پیٹ بھرا ہمنے دو سیاہ چیزوں سے یعنی کھجور اور
پانی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سیاہ چیز کھجور ہے اور پانی کو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کے اور اس طرح کلام عرب میں بہت آتا ہے
جیسے کہ بولتے ہیں ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتے ہیں اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کے اور طفیل کے ہے اور مقصود کھجور ہی ہے ورنہ پانی سے سیری
مطلوب نہیں ہوتی اور پانی میں کمی نہ تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ قوت انکا کھجور بھی بطریق سیری کے نہ تھا ع ح وعن النعمان بن بشير
قال الستم في طعام وشراب ما شئتم لقد رأيت نبيكم صلى الله عليه وسلم وما يجد من الدقل ما يملأ بطنه رواه مسلم

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا کیا نہیں تم چین کرنے والے بیچ کھانے اور پینے کے کہ وسعت کرتے ہو اسمین جو چاہتے اور جس طرح چاہتے ہو البتہ تحقیق دیکھا مین نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت مین کہ نہیں پاتے تھے ناکارہ کھجور اس قدر کہ بھر دے پیٹ انکے کو نقل کی یہ مسلم نے

ف کیا نہیں تم یہ خطاب کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کے اور نبی تمہارے اضافت انکی طرف الزام کے لیے ہے جبکہ نہ اختیار کیا انھون نے طریقہ حضرت کا بیچ اعراض کرنے کے دنیا سے اور اللہ تعالیٰ ان کی سعادت حدیث اول مین بیان کیا کہ بعض ایام گذرتے تھے کہ کھانا انکا سوائے کھجور کے نہ تھا اور دوسری حدیث مین کہا کہ وہ بھی بطریق سیری کے نہ تھا بعد ازان کہتے ہین کہ اچھی کھجور ہونا سب نہ تھا بلکہ ناکارہ سے کہ سوائے فقر اس کے کوئی نہ کھاوے چونکہ آنحضرت نے اختیار کیا تھا فقر اور تجرید کو اللہ تعالیٰ نے اسی مقام مین قائم رکھا اور حقیقت مین وہ بسبب قلت اور تنگی کے نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقویٰ اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کے تھا ٭ ع ح وعن اَبِی اَیُّوبَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَکَلَ مِنْہُ وَبَعَثَ بِفَضْلِہٖ اِلَیَّ وَاِنَّہٗ بَعَثَ اِلَیَّ یَوْمًا بِقَصْعَۃٍ لَمْ یَاْکُلْ مِنْہَا لِاَنَّ فِیْہَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُہٗ اَحَرَامٌ ھُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اَکْرَھُہٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِہٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ مَا کَرِھْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ لایا جاتا انکے پاس کھانا کھاتے اس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میرے پاس اور تحقیق انھون نے بھیجا میرے پاس ایک روز ایک بڑا کھانا تھا اسمین نہ کھایا تھا اسمین سے اسلیے کہ تھا اسمین لہسن پس پوچھا مین نے حضرت سے کہ کیا حرام ہے لہسن یعنی آپ پر ورنہ اگر مطلق حرام ہوتا تو انکے پاس کیون بھیجتے فرمایا کہ نہیں ولیکن مکروہ رکھتا ہون مین اسکو بسبب بو اسکی کے کہا ابو ایوب نے پس تحقیق مین بھی مکروہ رکھتا ہون اس چیز کو کہ مکروہ رکھی آپ نے نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت جو ہجرت کر کر مکہ سے مدینہ مین رونق افزا ہوئے تو اول ابو ایوب انصاری کے ہان اترے تھے اور شاید کہ یہ ذکر بیچ ہوتے کھانے بھیجنے کا انہین دنون کا ہے اور مکروہ رکھتا ہون الخ یہان عیب کرنا طعام کا نہیں ہے بلکہ بیان ہے مانع کا حضور مسجد سے اور خطاب ملائکہ سے اور کہا نووی نے کہ اسمین تصریح ہے ساتھ اباحت لہسن کے ولیکن مکروہ ہے اسکے لیے کہ ارادہ کرے حاضر ہونے جماعت کا اور لاحق ہے ساتھ اسکے ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتے تھے لہسن کو ہمیشہ اسلیے کہ وہ متوقع رہتے تھے آنے وحی کے ہر ساعت اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ لہسن اور پیاز اور گندنے کے آنحضرت کے حق مین پس کہا بعض علماء ہمارے نے کہ حرام نہیں یہ چیزین اور صحیح تر یہ ہے انکے نزدیک کہ مکروہ تنزیہی ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے واسطے کھانے والے اور پینے والے کے یہ کہ باقی چھوڑے اس چیز سے کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے اور تقسیم کرے اسکو محتاج ہمسایون کو اور مکروہ رکھی آپ نے اسمین اشارہ ہے طرف کمال متابعت کے یا ارادہ رکھتے ہون وہ حاضر ہونے جماعت کا ٭ ع ح وعن جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَھَا رِیْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْھَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیے کہ یکسو رہے ہمسے یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہیے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ رہے اپنے گھر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک ہانڈی کہ اسمین تھا ہرا اول قسم ترکاریون کی سے یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سے کہ لیجاؤ اسکو یعنی فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنے اصحاب مین سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اس شخص کی طرف التفات کر کر کہا کہ تم کھاؤ مین نہیں کھاتا اسلیے کہ مین سرگوشی کرتا ہون اس شخص سے کہ نہیں سرگوشی کرتا تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد ہماری مین ظاہر لفظ مفرد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کے لیے ہے اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطے تعظیم کے ہے لیکن چونکہ مشترک ہے علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگون اور علماء کے ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد جنس ہو اور بعضی روایات مساجدنا بھی آیا ہے وہ صریح ہے سب مساجد کے لیے آور ولیقعد مین لفظ او اگر شک راوی کا ہے تو مراد یہ ہے کہ آنحضرت نے فلیعتزل

فرمایا فلیعتزلنا یا فرمایا فلیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ گھر میں بیٹھے اور کسی کے ساتھ صحبت نہ رکھے کیا مسجد میں کیا غیر مسجد میں
اور احتمال ہے کہ او شک راوی کا نہو بلکہ تنویع اور تقسیم کے لیے ہو اور متعلق ساتھ لفظ شک کے یعنی فلیعتزل مسجدنا کے ہو اور معنی یہ ہوں کہ بعد کھانے اُنکے کے مسجد میں آنا
مکروہ ہے کہ وہاں حضور ملائکہ اور رسول اللہ اور صحابہ کرام کا ہے ولیکن عوام لوگوں سے صحبت رکھنا مباح ہے یا یہ بھی ترک کرے اور گھر کے گوشہ میں بیٹھے اور مطلق صحبت ترک کرے
کہ یہ اولی ہے اور فرمایا اس شخص سے انی یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتوں سے اور معنی یہ ہیں کہ میں کلام کرتا ہوں اُنسے اور تو نہیں کلام کرتا اُنسے پس جائز ہے واسطے تیرے
وہ چیز کہ نہیں جائز ہے واسطے میرے اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب اپنے کی اور خوشی اسکی کرے **وعن المقدام**
بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ رواہ البخاری اور روایت ہے مقدام بن
معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی واسطے تمہارے اسمیں نقل کی یہ بخاری نے
ف یعنی جو چیز کہ پیمانہ میں ناپتی ہے قسم غلہ سے اُسکو وقت قرض دینے لینے کے اور بیچنے اور مول لینے کے اور پکانے کے لیے دینے کے ناپ تول کر دیا لیا کرو تا اندازہ
اُسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچو اور بحکم شارع کے اُسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کے خاصیت ہے خصوصاً جبکہ رعایت کرے سنت کی اور قصد کرے
بجا آوری حکم آنحضرت کا کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری نے مثل اسکی تقریر مظہر کی نقل کر کے لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہو اس حدیث میں اور اُس
حدیث میں کہ روایت کی گئی ہے حضرت عائشہ رض سے کہ انہوں نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں کہ نہیں تھا میرے پاس کچھ کہ کھاوے
اُسکو جاندار سوائے تھوڑے سے جو کے کہ بخاری میں تھے پس میں اسمیں سے ایک مدت تک کھاتی رہی پھر میں نے اُسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت
اسکی جواب اسکا یہ ہے کہ ناپنا وقت بیع شرا کے مامور بہ ہے واسطے اقامت عدل کے اور اسمیں خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنے کے احصار و ضبط ہے اور وہ
منہی عنہ ہے فرمایا حضرت نے خرچ کر اے بلال اور مت ڈر کہ صاحب عرش سے کمی کرنے کا **وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا**
رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اٹھایا جاتا دسترخوان انکا یعنی کھانا کھا چکتے فرماتے حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ
یعنی خالی ریا و سمعہ سے برکت کی گئی اسمیں یعنی حمد با برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کی گئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہو اس سے اے رب ہمارے
نقل کی یہ بخاری نے **ف** غیر مکفی الخ کو کئی طرح پر علماء نے تصحیح کیا ہے اور معنی اسکے بیان کیے ہیں اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو طول ہو تا ہم حاصل
اسکا یہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑھا ہے اور منصوب یا ایک کو منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ یہ یا تو صفات و احوال
حمد کے ہیں یعنی حمد کہ کفایت نہ کیجاوے اُس سے اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہوئے اُس سے بلکہ لازم ہو بطریق دوام کے بسبب متواتر ہونے نعمتوں کے
یا صفات طعام کے ہیں کہ اُس سے بھی کفایت اور ترک اور استغنا نہیں یا صفات پروردگار تعالی کے ہیں کہ ساتھ کسی چیز کے اُس سے کفایت نہیں کر سکتا اور وہ
کافی ہے سب کو اور ترک کرنا طلب قرب اُسکے کا اور استغنا فضل اُسکے سے نہیں کر سکتے ہیں **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ان اللہ تعالی لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی راضی ہوتا ہے بندہ سے بسبب اسکے کہ کھاوے لقمہ اور حمد کرے اُسکی اوپر اسکے یا پیوے ایکبار پینا پس حمد کرے اُسکی اوپر نقل کی
یہ مسلم نے **ف** اکلہ ساتھ زبر ہمزہ کے ہے یعنی ایکبار کھانا یہانتک سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتھ پیش ہمزہ کے بھی یعنی لقمہ کے ہے **وسنذکر حدیثی**
عائشۃ وابی ہریرۃ ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالی
اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثیں عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اُنکی یہ ہے ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہے گا اللہ تعالی

یعنی مصابیح میں یہ دونوں حدیثیں کتاب الاطعمہ میں مذکور ہیں اور ہم نے وہاں ذکر کی ہیں + **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا کَانَ اَعْظَمَ بَرَکَۃً مِنْہُ اَوَّلَ مَا اَکَلْنَا وَلَا اَقَلَّ بَرَکَۃً فِیْ اٰخِرِہٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ ھٰذَا قَالَ اِنَّا ذَکَرْنَا اسْمَ اللّٰہِ حِیْنَ اَکَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَکَلَ وَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ فَاَکَلَ مَعَہُ الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نزدیک کیا گیا کھانا پس نہ دیکھا میں نے کوئی کھانا کہ زیادہ تر ہو برکت میں اس کھانے سے بیچ ابتداء وقت کھانے ہمارے کے اور نہ دیکھا میں کمتر برکت میں بیچ آخر وقت کھانے اسکے کہ کہا ہم نے یا رسول کیونکر تھا حال اس کھانے کا کہ اول میں ویسی برکت رکھتا تھا اور آخر میں ایسا بے برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تھا ہم نے نام اللہ کا اسوقت کہ کھانا شروع کیا تھا ہم نے پھر بیٹھا آخر میں وہ شخص کہ کھایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کھایا ساتھ اسکے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کے پس اس سبب سے یہ بے برکتی آخر میں ہوئی نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** ذکر کیا تھا ہم نے نام اللہ کا اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنے کی حاصل ہوتی ہے ساتھ بسم اللہ کہنے کے لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہے اور مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفساء کے لیے بھی اگر نہ قصد کریں ساتھ اسکے تلاوت کا والا حرام ہے اور نہیں مستحب ہے بیچ کھانے مکروہ وحرام کے بلکہ اگر بسم اللہ کہے شراب پیتے پر تو کافر ہوتا ہے اور کھانا شیطان کا محمول ہے حقیقت پر نزدیک جمہور علماء اگلے پچھلوں کے اور بعضے علماء کا قول ہے یہ نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایکی جماعت میں سے کافی ہے اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنی شرط نہیں یہ حدیث حجت ہے اوپر ان کے **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس بھول جاوے نام لینا اللہ کا اوپر کھانے پر یعنی ابتدا میں اور یاد آوے درمیان میں پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** نام لینا اللہ کا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہے ابتداء کھانے میں ولیکن بسم اللہ افضل ہے اور محیط میں ہے کہ اگر کہے لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتداء وضو میں تو ہوتا ہے ادا کرنے والا سنت کا اور اسی طرح کھانے میں اور اگر بسم اللہ کہنی بھول جاوے ابتداء وضو میں پھر کہے درمیان وضو میں تو نہیں حاصل ہوتی سنت بخلاف کھانے کے + **وعن** اُمَیَّۃَ بْنِ مَخْشِیٍّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَّاْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِہٖ اِلَّا لُقْمَۃٌ فَلَمَّا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطٰنُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے امیہ بن مخشی سے کہا تھا ایک شخص کھاتا پس نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اسکے طعام میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اٹھایا اس لقمہ کو طرف منہ اپنے کے کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا ہمیشہ شیطان کھاتا تھا ساتھ اسکے پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اسکے کے تھی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ قی کرنی محمول ہے حقیقت پر یا مراد یہ ہے کہ برکت جو جاتی رہی تھی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کے اسکو پھیر دیا گویا کہ وہ اسکے پیٹ میں امانت تھی پس جبکہ بسم اللہ کہی پھر آئی طرف طعام کے + **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِہٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ فارغ ہوتے طعام اپنے سے کہتے سب تعریف واسطے اس اللہ کے کہ کھلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعِمُ الشَّاکِرُ کَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا کر شکر کرنے والا مانند روزہ دار صبر کرنے والے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ف ادنی درجہ شکر کا یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب کھانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہ ہے کہ باز رکھے اپنے نفس کو مفسدات صوم سے اور مانند روزہ دار الخ یہ تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہ کہ تشبیہ ہے مقدار میں یا ایسا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے زید کعمرو معنے اسکے یہ ہیں کہ زید مشابہ عمرو کے ہے بعض خصلتوں میں نہ یہ کہ ہم مثل ہے سب خصلتوں میں اور اسمیں اشعار ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اسلیے کہ مشبہ بہ اقوی ہوتا ہے مشبہ سے ہ ع وعن ابی ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل وشرب قال الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے کھلایا اور پلایا اور آسانی سے اتار آسکو اور کی واسطے اسکے راہ نکلنے کی نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا پڑھا میں نے توریت میں یعنی پہلے اسلام لانے کے یہ کہ تحقیق سبب برکت کھانے کا وضو کرنا ہے بعد اسکے پس ذکر کیا میں نے یعنی یہ مضمون توریت کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانے کی وضو ہے پہلے اسکے اور وضو پیچھے اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف مراد وضو سے پہلے کھانے کے دھونا ہاتھوں کا ہے اور بعد کھانے دھونا دونوں ہاتھوں اور منھ کا ہے اور برکت طعام کی سبب پہلے وضو کے یہ ہے کہ اسکے سبب سے کھانے میں زیادتی ہوتی ہے اور بعد کھانے کے وضو سے برکت یہ ہے کہ اسکے سبب سے سکون ہوتا ہے نفس کو اور سبب ہوتا ہے وطاعات اور تقویت کا عبادات میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال حسنہ میں ہ ع وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے پس آگے لایا گیا انکے کھانا پس کہا بعضے صحابہ نے کیا نہ لاویں ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق وجوب کے ساتھ وضو کے یعنی بعد حدث کے جس وقت کہ کھڑا ہوں میں طرف نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے یعنی ابن عباس سے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے ف جس وقت کہ کھڑا ہوں میں الخ یعنی ارادہ کروں میں کھڑا ہونے کا واسطے نماز کے اور یہ باعتبار اغلب کے ہے ورنہ واجب ہے وضو واسطے سجدہ تلاوت کے اور چھونے مصحف مجید کے اور حالت طواف کے اور گویا کہ سمجھے آنحضرت کہ صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کھانے کے واجب ہے پس نفی کی آنحضرت نے خوب طرح کہ لائے حرف حصر کا اور یہ منافی نہیں ہے جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو لیکن مراد وضو سے وضو نماز ہے نہ وضو طعام اور یہ ظاہر ہے اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہے اور اگر مراد وضو سے بیچ جملہ الا ناتیک بوضوء وضو طعام رکھیں اور بیچ جملہ انما امرت بالوضوء کے وضو نماز تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور چونکہ دھونا ہاتھوں کا اول کھانے کے سنن اور آداب سے ہے نہ واجب ترک کیا اسکو تعلیم جواز کے لیے اور حاصل معنوں کا یہ ہوگا کہ یہ وضو یعنی دھونا ہاتھوں کا اول کھانے کے کہ تم مجھسے درخواست کرتے ہو واجب اور مامور بہ نہیں اگر کروں تو ضرر نہیں رکھتا ہاں یہاں وضو ایک اور ہے کہ وہ وضو نماز ہے اور وہ واجب ہے ہ ع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بقصعۃ من ثرید فقال کلوا من جوانبہا ولا تاکلوا من وسطہا فان البرکۃ تنزل فی وسطہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داؤد قال اذا اکل احدکم فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن یاکل من اسفلہا فان

اَلبَرَکَۃَ تَنزِلُ مِن اَعلَاہَا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لایا گیا روبرو حضرت کے پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہ کھاؤ
کناروں اسکے سے اور نہ کھاؤ درمیان اسکے سے اسلیے کہ برکت اترتی ہے اسکے درمیان میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابو داؤد کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا کھانا پس نہ کھاوے پیالہ کے اوپر سے ولیکن کھاوے
اسکے نیچے سے اسلیے کہ برکت اترتی ہے اوپر اسکے سے ف ثرید اسکو کہتے ہیں کہ ٹکڑے روٹی کے توڑ کر شوربے میں بھگو دے اور کھاوے کناروں اسکے سے
اسمیں مقابلہ بیچ کا ساتھ جمع کے ہے یعنی کھاوے ایک شخص جانب اسکے سے اور برکت اترتی ہے اسکے درمیان میں اسلیے کہ درمیان افضل جگہ ہے پس لائق تر ہے ساتھ اترنے
برکت کے اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکھنا اسکا آخر کھانے تک مناسب ہے واسطے بقا برکت کے طعام میں اور فنا کرنا اسکا خوب نہیں اور اوپر اسکے
ظاہر ہے کہ مراد اوپر سے درمیان ہے اور نیچے سے مراد ہر کنارہ یعنی اپنے آگے سے کھاوے ع وعن عبد الله بن عمرو قال ما رُئِيَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مُتَّکِئًا قَطُّ وَلَا یَطَاُ عَقِبَہٗ رَجُلَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا
نہیں دیکھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ہوئے تکیہ لگا کر کبھی اور نہ چلتے پیچھے حضرت کے دو آدمی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تحقیق تکیہ لگانے کی اوپر
ہو چکی ہے اور دو آدمی پیچھے جانے سے مراد یہ ہو وے یعنی بسبب نہایت تواضع کے صحابہ کے آگے برابر چلتے تھے جیسے روش بادشاہوں اور متکبروں کی ہے کہ وہ میانہ
میں چلتے تھے یا پیچھے انکے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے و یسوق اصحابہ اور دو کی قید سے معلوم ہوا کہ کبھی ایک آدمی مانند انس وغیرہ کے پیچھے حضرت کے ہوتا تھا
بنا بر ضرورت کے اور یہ منافی تواضع کے نہیں ہے ع وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِخُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَّھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَسَحْنَا اَیْدِیَنَا
بِالْحَصْبَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ کھانا لایا گیا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی اور گوشت اس
حالت میں کہ حضرت تھے مسجد میں پس کھایا حضرت نے اور کھایا ہمنے ساتھ انکے پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی حضرت نے اور نماز پڑھی ہمنے ساتھ انکے اور نہ زیادہ کیا
ہمنے اسپر کہ پونچھ ڈالے ہمنے ہاتھ اپنے ساتھ کنکریوں کے کہ مسجد میں تھیں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی بعد کھانے کے پانی سے ہاتھ نہ دھوئے ہمنے یا تو اس سبب سے کہ اسمیں جلدی
تھی بسبب تعجیل نماز کے یا بسبب ترک تکلف کے اور عمل کرنے کے رخصت پر غیر واجب میں لیکن تا کہ وہ بھی محبوب الہی ہے مانند عمل کرنے کے عزیمت پر اکثر اوقات میں احیاء العلوم میں منقول ہے
صحابہ اشنان یا صابون کا دھونا نہیں جانتے تھے رومال انکے بعد کھانے کے پاشنے پاؤں ہمارے کے یعنی کھا کر ہاتھ ایڑیوں سے پونچھ لیتے تھے جیسے رومال سے پونچھتے ہیں اور
ظاہر یہ ہے کہ [illegible] وغیرہ کے شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہے سب کو اللہ تعالی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کھانا مسجد میں
جائز ہے اور [illegible] حدیثوں میں آیا ہے خصوصا کھانا کچی پیاز اور مانند انکے کا اور یکجا تو علما نے کہ جائز ہونا اسکا مقید ہے ساتھ اسکے کہ آلودہ نہ ہو ساتھ
اسکے مسجد واجب الاحترام و مکروہ ہے اور کتب فقہ میں مذکور ہے کہ غیر معتکف مسجد میں کھاوے پیوے نہیں اور نہ سووے اور نہ خرید و فروخت کرے کہ مکروہ ہے
مگر کہ مسافر ہو وے سواے مسجد کے جگہ نہ رکھتا ہو اور کہا ہے علما نے کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے تا یہ چیزیں
مباح ہو ویں اور ثواب پاوے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے بحث قول اکل و کان معہ کے لکھا ہے کہ شاید حضرت معتکف ہونگے یا مہمانوں کے ساتھ کھایا ہو اور کیا ہو
بیان جواز کے لیے کہ وہ مباح ہے اگرچہ اولی یہ ہے کہ بیچ مسجد کے نہ ہو ع وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ
فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کھانا لایا گیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پس اٹھا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تھا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتوں سے نوچ کر کھایا اسمیں سے نقل کی یہ ترمذی
اور ابن ماجہ نے ف اس طرح کھانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کے تھا پس مستحب ہوا اس طرح کھانا اور طیبی نے کہا کہ دوست رکھنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تھا کہ گلنا خوب ہوا اور جلد ہضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے یا اسلیے کہ دور ہوتا ہے نجاست کی جگہوں سے اور شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ کہا نہ تھا گوشت دست کا محبوب تر حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتے تھے مگر بعد ایک مدت کے اور گوشت دست کا جلد گلتا ہے پسند رکھتے تھے اسکو اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ ترین اور خوش ترین گوشتوں کا گوشت پشت کا ہے ح ع **وعن عائشة** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقطعوا اللحم بالسكين فانه من صنيع الاعاجم وانهسوه فانه اهنأ وامرأ رواه ابو داود والبيهقي في شعب الايمان وقالا ليس هو بالقوي اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتھ چھری کے یعنی چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اسواسطے کہ ہے یہ فعل عجمیوں کا اور دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اسکو کس واسطے کہ دانتوں سے کھانا لذیذتر اور خوب گوارا ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا دونوں نے کہ یہ حدیث نہیں قوی یعنی باعتبار سند کے بلکہ ضعیف ہے **ف** عجمی کہتے ہیں سوا عرب کو اور یہاں اہل فارس مراد ہیں کہ وہاں کے لوگ اور اکثر چھریوں سے کاٹ کر کھاتے تھے اور کبھی حضرت سے بھی چھری سے کاٹ کر کھانا ثابت ہوا ہے پس تطبیق یہ ہے کہ اگر گوشت نرم و پختہ ہو دانتوں سے کھاوے چھری سے کاٹ کر نہ کھاوے اور اگر سخت ہو جائز ہے چھری سے کاٹ کر کھانا اور نہی اسمیں تنزیہی ہے ع **وعن ام المنذر** قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل وعلي معه ياكل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي مه يا علي فانك ناقه قالت فجعلت لهم سلقا وشعيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي من هذا فاصب فانه اوفق لك رواه احمد والترمذي وابن ماجة اور روایت ہے ام المنذر انصاریہ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ آپکے تھے حضرت علی اور ہمارے خوشے کھجور کے لٹکے ہوئے تھے پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اسمیں سے اور حضرت علی بھی حضرت کے ساتھ کھانے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے باز رہو اسکے کھانے سے اے علی اسواسطے کہ تو نقاہت رکھتا ہے یعنی ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضروری ہے کہا ام منذر نے کہ پس تیار کیے میں نے انکے لیے یعنی حضرت کے لیے اور انکے ہمراہیوں کے لیے چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی اسمیں سے کھا اسلیے کہ تحقیق یہ بہت موافق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضروری ہے بلکہ کہا بعض اطبا نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہے اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہے ع **وعن انس** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه الثفل رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا انکو نیچے کا کھانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** طریقہ آنحضرت کا تھا کہ اور کی حاجتوں کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے تھے پس پہلے اوپر کا کھانا اہل و عیال کو اور مہمانوں کو اور محتاجوں کو بانٹ دیتے تھے اور جو بچتا نیچے کا کھانا وہ اپنے لیے رکھتے بسبب رعایت کرنے طریق تواضع اور صبر کے اور اسمیں وہی اکثر اغنیا متکبرین کہ عار کرتے ہیں نیچے کے کھانے سے اور پھینک دیتے ہیں اسکو ہ ع **وعن نبيشة** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل في قصعة فلحسها استغفرت له القصعة رواه احمد والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے نبیشہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھاوے پیالہ میں پھر چاٹے اسکو استغفار کرتا ہے واسطے اسکے پیالہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر یہ ہے کہ پیالہ حقیقت میں استغفار کرتا ہے اور لکھا ہے علما نے کہ چاٹنے سے تواضع اور بری ہونا ہے تکبر سے اور وہ سبب مغفرت گناہوں کا ہے اور نسبت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیے ہے کہ وہ سبب ہوا استغفار کا ح ع **وعن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بات وفي يده غمر لم يغسله

فاصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ رواہ الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال مین کہ اسکے ہاتھ مین ہو چکنائی کہ نہ دھویا اسکو پس پہونچی اسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینے والون جانور ون مین سے
کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتے ہین پس نہ ملامت کرے وہ مگر اپنے تئین یعنی چکنے ہاتھون سو کر آپ سبب اس ایذا کا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ نے **وعن** ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید من
الحیس رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے
نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ثرید روٹی سے یعنی ٹکرے روٹی کے شوربے مین بھیگے ہوئے اور حیس اس طعام کو کہتے ہین کہ خرما اور روغن اور آٹے یا
قروت سے بناتے ہین مانند مالیدہ کے ہے **وعن** ابی اسید الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
الزیت وادھنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ابی اسید
انصاری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اسکو اسلیے کہ یہ روغن نکلتا ہے درخت بابرکت سے
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** درخت بابرکت سے کہ نام اسکا زیتون ہے اسمین خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتے ہین اور شجرہ مبارکہ بیچ
آیہ اللہ نور السموات والارض آخر آیہ تک مین مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہتیرے اسکا زمین شام مین ہوتا ہے اور سورۃ والتین والزیتون مین اسکی قسم
کھائی ہے اللہ تعالی نے اور عرب خصوصاً اہل شام شیرین اسکے کو کھاتے ہین اور تیل کو چراغ مین جلاتے ہین اور بدن پر ملنے سے بدن کو بہت منفعت ہوتی ہے
وعن ام ہانئ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعندک شیء قلت لا الا خبز یابس وخل فقال
ہاتی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ام ہانی سے
کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس ہے کچھ یعنی کھانا کہا مین نے نہین کچھ کھانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لا نہین
خالی لاون سے وہ گھر کہ اسمین سرکہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** حضرت نے طلب کیا ام ہانی سے طعام مذکور آپکی خوشی خاطر کے سبب
اور واسطے آگاہ کرنے کے اور قناعت کرنے کے اوپر قوت پر کہ حاضر ہو **وعن** یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال رایت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ من خبز الشعیر فوضع علیہا تمرۃ فقال ہذہ ادام ہذہ واکل رواہ ابو داؤد
اور روایت ہے یوسف بن عبد اللہ ابن سلام سے کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پھر رکھی اسپر کھجور اور فرمایا یہ کھجور لاون ہے اس
روٹی کے ٹکڑے کا نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** سعد قال مرضت مرضا اتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع
یدہ بین ثدیی حتی وجدت بردہا علی فؤادی وقال انک رجل مفؤود ائت الحارث بن کلدۃ اخا ثقیف
فانہ رجل یتطبب فلیاخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجاہن بنواہن ثم لیلدک بہن رواہ ابو داؤد اور روایت ہے سعد
بن ابی وقاص سے کہ کہا کہ بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید پس آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے میری پس رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون
چھاتیون میری کے یعنی میرے سینہ پر یہانتک کہ پائی مین نے سردی دست مبارک کی اپنے دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکھتا ہے
جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف مین کا ہے اسلیے کہ وہ شخص طب جانتا ہے پس چاہیے لیوے وہ سات کھجورین عجوہ مدینہ سے کہ افضل اقسام کھجور
سے ہے پس چاہیے کہ کوٹے انکو گٹھلیون سمیت پھر چاہیے کہ رکھے انکو تیرے منہ مین نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تھی کہ
حکم فرمایا حضرت نے اسکو طبیب کے پاس جانے کا اور آپ بیان علاج کا کیا اور بیچ بیان علاج کے دوا کے بنانے کو حوالے حکیم کے کیا جواب اسکا

یہ ہے کہ اول آپ نے حوالہ طبیب کا کیا تا وہ کچھ علاج کرے اور پھر چونکہ علاج آسان یاد آیا کہ اسمین نفع جلد ہے از راہ شفقت کے بیان فرمایا اور چھوڑا کہ طبیب اسکو علاج دور در از مین ڈالے اور چونکہ بنانا اسکا اور کیفیت استعمال اسکی کی طبیب کو آسان تر تھی اسکے حوالہ فرمایا اور لکھا ہے علما نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کافر سے جائز ہے اسلیے کہ حارث بن کلدہ ابتداء اسلام مین مرا ہے اور اسلام لانا اسکا ثابت نہیں ہوا ہے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَیَقُوْلُ یُکْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کھاتے خربزہ ساتھ کھجور تازہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے یہ کہ فرماتے حضرت توڑی جاتی ہے گرمی اسکی یعنی کھجور کی ساتھ سردی اسکی یعنی خربزہ کے اور سردی خربزہ کی ساتھ گرمی کھجور کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** کہا طیبی نے کہ شاید مراد خربزہ سے خربزہ کچا ہے کہ وہ بارد ورطب ہوتا ہے وا نا پختہ گرم ہے نہیں اوجہ اسکے نسبت کجھور کے ہے اور کہا جمہور نے کہ مراد بطیخ سے خربوزہ ہے کہ وہ سرد ہوتا ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُہٗ وَیُخْرِجُ السُّوْسَ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور کہنہ کہ اسمین کیڑے پڑ گئے ہوئے تھے پس شروع کیا حضرت نے کہ چیرتے تھے اسکو اور نکالتے تھے کیڑے اسمین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے منع فرمایا حضرت نے چیرنے کھجور کے سے پس نہی محمول ہے کھجور تازہ پر واسطے دفع وسوسہ کے یا کرنا اسکا محمول ہے بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ طعام نجس نہیں ہوتا کیڑے کے پڑنے سے انتہی اور مطالب المومنین مین لکھا ہے کہ اگر کیڑا انجیر مین یا سیب مین پڑ گیا ہو تو حلال ہے کہ احتراز اس سے ممکن نہین ولیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اسکا حکم مکھی اور بھڑ اور پشہ اور ہر اس جانور کا ہے کہ خون بہتا نہیں رکھتا کہ کھانا اسکا حرام ہے اور اگر پانی اور کھانے مین پڑ جاوین تو پلید نہیں ہوتا ہے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِیْ تَبُوْکَ فَدَعَا بِالسِّکِّیْنِ فَسَمّٰی وَقَطَعَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کے پس منگوائی چھری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ مثل بسم اللہ کہنے کے ہے اول طعام مین یا اول ذبح مین جیسا کہ بعضے عوام الناس کدو کو کرتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ اسمین دلیل ہے اوپر طہارت پنیر کے اسلیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو پنیر بھی نجس ہوتا کیونکہ پنیر نہیں بنتا بدون انفحہ کے **وعن** سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَی الْاَصَحِّ اور روایت ہے سلمان سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال ہونا اسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب مین اور جس چیز سے کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اس قسم سے ہے کہ معاف کیا اس سے یعنی استعمال کرنے اسکے سے اور مباح کیا کھانا اسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ حدیث موقوف ہے **ف** یعنی ان تین چیزوں کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہیں یا حرام ایک تو گھی کو پوچھا ظاہرا ابتداء اسلام مین شبہہ پڑا ہو گا اسکے حلال ہونے مین بعضے آدمیوں کو اسلیے پوچھا دوسرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ اشتباہ اور سوال کی ہے کہ جستہ سے بنتا ہے اور تیسرے پوچھا فرا کو کہ ساتھ زیر ف اور الف ممدودہ کے ہے اور اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہے جمع فری کی کہ ساتھ زیر ف اور الف مقصورہ کے ہے بمعنی گورخر کے اور بعضوں نے جمع فرو کی کہا بمعنے پوستین کے چنانچہ اسلیے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس مین لایا ہے اور اس سے سوال کیا واسطے حذر

کرنے کے فعل اہل کفر سے کہ پوستین جلد مردار کا بناتے تھے بغیر دباغت کے اور اپنی کتاب میں یعنی پاؤ صحیح بیان کیا بالجمل ساتھ قول اپنے کے
وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوے ساتھ اکثر اشیاء کے کہ ثابت ہوا ہے حرام ہونا انکا ساتھ حدیث کے
اور نہیں ہیں مصرح کتاب اللہ میں اور داخل جملہ حدیث کا دلیل ہے اوپر اسکے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اور موقوف ہے دینی قول سلمان کا جزو حدیث آنحضرت کی
موقوف قول و فعل اسکو کہتے ہیں جسکے مرفوع قول فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ﴿ح﴾ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وددت ان عندی خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ
فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ھذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ وقال ابو داؤد ھذا حدیث منکر
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نزدیک میرے روٹی ہو سفید گیہوں کی تر کی گئی ہو
ساتھ گھی اور دودھ کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم میں سے اور بنایا اسکو روٹی کو پھر لایا اسکو پس فرمایا کس باسن میں تھا گھی اسکا کہا کہ گوہ کے چمڑے کے کپے میں
تھا فرمایا اٹھا لو اسکو میرے آگے سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ابو داؤد نے کہ یہ حدیث منکر ہے ﴿ف﴾ حضرت نے اسکے اٹھانے کا حکم کیا
بسبب تنفر طبع کے گوہ سے اسلیے کہ نہ تھی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کی کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث خالد کی نہ واسطے نجاست جلد اسکی کے والا حکم
کر دیتے اسکو پھینک دینے کا اور منع فرماتے اسکے کھانے سے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور تر کرنا اس طرح کرنی بموجب خواہش نفس کے مخالف
عادت شریفہ کے تھی اسلیے ابو داؤد نے اسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور بصورت صحت اس حدیث کے توجیہ اسکی ممکن ہے کہ کیا یہ حضرت نے
واسطے بیان جواز کے ﴿ح﴾ وعن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الثوم الا مطبوخا رواہ الترمذی وابو داؤد
اور روایت ہے علی سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے لہسن کے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ﴿ف﴾ پکنے سے
بو جاتی رہتی ہے اور ایسا ہی حکم ہے پیاز اور مانند اسکے کا اور نہی اسمیں تنزیہی ہے ﴿ح﴾ وعن ابی زیاد قال سئلت عائشۃ عن البصل
فقالت ان آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی زیاد سے کہا
کہا پوچھا گیا میں حضرت عائشہؓ کو منہ پیاز سے یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہے یا حرام ہے پس کہا تحقیق آخر کھانا کہ کھایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے وہ کھانا تھا کہ اسمیں پیاز تھی نقل کی یہ ابو داؤد نے ﴿ف﴾ یعنی پکی ہوئی پیاز تھی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے پیاز لہسن
نہیں کھایا مگر حدیث حضرت عائشہؓ میں آیا ہے کہ بیچ طعام کے کھایا ہے اور امت کو بھی اس سے منع فرمایا پس بعضے کہتے ہیں کہ نہی خام کے کھانے سے ہے نہ پختہ کے اور صحیح تر
یہ ہے کہ نہی خام سے بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور حرام نہیں آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کے حدیثیں وارد کرنے والی اوپر اباحت
کھانے پیاز اور لہسن اور گندنا و مانند انکے کے لایا ہے پختہ ہوں یا خام اسکے لیے کہ کھاوے اور اپنے گھر میں بیٹھے اور جب تک بو باقی ہو مسجد میں نہ آوے
کہ یہ مکروہ ہے اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہے اور یہی قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بھی یہی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ کھانا آنحضرت کا آخر میں
اس طعام کو کہ اسمیں پیاز تھی واسطے تعلیم جواز کے تھا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم ﴿ح﴾ وعن ابنی بسر السلمیین
قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر رواہ ابو داؤد
اور روایت ہے دو بیٹوں بسر کے سے کہ سلمی تھے کہا دونوں نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگے لائے ہم حضرت کے
مسکہ اور کھجور یعنی اور کھایا حضرت نے اسکو اور تھے حضرت دوست رکھتے مسکہ اور کھجور کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ﴿ح﴾ وعن عکراش بن ذؤیب
قال اتینا بجفنۃ کثیرۃ الثرید والوذر فخبطت بیدی فی نواحیہا واکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین

يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہا لایا گیا ہمارے آگے بڑا پیالہ کہ بہت تھا اسمین ثرید اور بوٹیان پس دوڑایا مین نے ہاتھ اپنا پیالہ کے ہر جانب مین اور کھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے پس پکڑ لیا ساتھ بائین ہاتھ اپنے کے داہنا ہاتھ میرا پھر فرمایا اے عکراش کھا ایک جگہ سے یعنی اپنے آگے سے اسلیے کہ تحقیق یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لایا گیا ہمارے آگے ایک طباق کہ اسمین کھجورین تھین رنگ برنگ کی پس شروع کیا مین نے کھانا اپنے آگے سے اور جولانی کی ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سے کھاتے تھے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے دکھانے کے لوگون کو کہ چاہین تو کھجورین ہر طرف سے کھاوین اور جیسے کہ تعلیم ساتھ فعل کے کی ساتھ قول کے بھی کی پس کہا اے عکراش کھا جہان سے چاہے تو اسلیے کہ یہ ایک رنگ نہین پھر لایا گیا ہمارے پاس پانی پس دھوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور ملی تراوت اپنے ہاتھ کی اپنے منھ پر اور ہاتھون پر کہنیون تک اور اپنے سر پر اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اُس کھانے سے کہ متغیر کیا اسکو آگ نے یعنی یہ وضوء عرفی بسبب اُس طعام کے ہے کہ پکایا گیا آگ سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ایک قسم کا کھانا ہے اور ہر جانب مین یکسان ہاتھ ہر طرف دوڑانا سوائے حرص وطمع کے نہین ہے یعنی اگر طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا بمقتضائے میل طبیعت کے ہر جانب سے کھاتے جبکہ کھانا ایک ہی ہوا ور ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتھ دوڑانا معیوب و مکروہ ہے اور جہان سے چاہے تو ظاہر یہ ہے کہ بیچ کی جگہ مستثنیٰ ہے اسلیے کہ وہ جگہ اُترنے برکت کی ہے اور احتمال بھی ہے کہ نہ کھانا بیچ میں سے مخصوص ہو ساتھ کھانے ایک رنگ کے اور یہ ایک رنگ نہین کہا ابن ملک نے کہ اُس سے سمجھا گیا کہ اگر میوہ بھی یک رنگ ہو تو ہاتھ ہر جانب مین دوڑانا منع ہے مانند طعام کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدھر سے چاہے کھاوے ٭ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہونچتی اہل بیت آپکے کو تپ امر کرتے ساتھ حساء کے پس تیار کیا جاتا پھر حکم کرتے اُنکو پس پیتے اُسمین سے اور تھے فرماتے تحقیق حساء البتہ قوت دیتا ہے دل غمگین کو اور دور کرتا ہے دل بیمار سے رنج وبیماری کو جیسے کہ دور کرتی ہے ایک تمھاری یعنی جماعت عورتون کی میل کو ساتھ پانی کے منھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** حساء ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبھی شیرینی بھی اسمین ڈال لیتے ہین اور اہل مکہ اسے حریرہ بھی کہتے ہین اور تلبینہ بھی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نے خطاب کیا عورتون کو اسلیے کہ مبالغہ کرتی ہین وہ بیچ چھڑانے میل کے اور پاک کرنے منھ کے یا جسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تھین ٭ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کہ افضل قسم ہے کھجور کی جنت سے ہے اور اسمین شفا ہے زہر سے اور کھنبی من سے ہے اور پانی اُسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جنت سے ہے یعنی اصل عجوہ کا بہشت سے آئی ہے یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سودمند اور راحت بخش ہے کہ گویا بہشت سے ہے اور اظہر اور اصوب

معنی اول مین اور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہو چکا ہی ہے الفصل الثالث فصل تیسری عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بہا منہ فجاء بلال یؤذنہ
بالصلوۃ فالقی الشفرۃ فقال ما لہ تربت یداہ قال وکان شاربہ وفاء فقال لی اقصہ لک علی سواک او قصہ علی سواک
رواہ الترمذی روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا مہمان ہوا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکرات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مہمان ہوے ایک شخص کے یہان پس اس شخص نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بھوننے پہلو اسکے کے پس بھونا گیا پھر
لی آنحضرت نے چھری اور کاٹنے لگے میرے لیے ساتھ چھری کے اس پہلو مین سے پس آئے بلال خبر دینے آنحضرت کو نماز کی پس ڈال دی چھری اور فرمایا یعنی
بطریق تعجب کے کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ اسکے کہا مغیرہ نے اور تھین لبین اسکی بڑھی ہوئین پس فرمایا مجھکو کہ کتر دون مین لبین تیری
تیرے لیے مسواک پر یا فرمایا کتر لبین مسواک پر نقل کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہون الخ یہ کنایہ ہی خواری اور فقر سے اور یہ بد دعا ہی کہ عرب
بولا کرتے ہین وقت ملامت کرنے کے کسیکو اور مراد ساتھ اسکے حقیقت موضوع لہ کی نہین تھی بلکہ یون ہی بطریق عادت کے بولا کرتے ہین اور مراد نرمی
ملامت اور سرزنش کی لیتے ہین اور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال کا ساتھ نماز کے وقت مشغول ہونے کے طعام مین حالانکہ وقت بہت تھا
اور احتمال یہ بھی ہی کہ فرمایا یہ آنحضرت نے برعایت حال ضیافت کرنے والے کے اور تھین لبین اسکی الخ معنی اس عبارت کے کئی طرح بیان کیے گئے ہین
ایک تو یہ کہ ضمیر شاربہ کی پھرتی ہی طرف مغیرہ کے کہ راوی حدیث کا ہی اور ظاہر یہ تھا کہ کہتا وکان شاربی ساتھ ضمیر متکلم کے یہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتھ ضمیر
غائب کے یہ تفنن کلام مین ہی کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کے تجرید و التفات کہتے ہین پس مراد یہ ہی کہ تھین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبون کے نیچے رکھکر
لبون کو چھری سے کاٹ ڈالون اور یا فرمایا الخ یہ شک راوی ہی یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکھکر یعنی انہین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور
نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسری توجیہ یہ ہی کہ ضمیر شاربہ کی حضرت کی طرف پھرے یعنی مغیرہ کہتے ہین کہ تھین لبین آنحضرت کی دراز پس فرمایا مجھکو کہ
کترون مین انکو تیرے لیے یعنی تیرے تبرک کے لیے کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیرے پاس بطریق تبرک کے رہین یا انکو کہا کہ کوتاہ کر بال لبون میری کے الخ
وعن حذیفۃ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدء رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانہا تدفع فذہبت لتضع یدہا فی الطعام
فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الشیطن یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بہذہ الجاریۃ لیستحل بہا فاخذت بیدہا فجاء بہذا الاعرابی لیستحل
بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدہا زاد فی روایۃ ثم ذکر اسم اللہ واکل رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تھے
ہم جسوقت کہ حاضر ہوتے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کھانے پر تو نہ رکھتے ہم ہاتھ اپنے یعنی کھانے مین ہاتھ نہ ڈالتے یہان تک کہ شروع
کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکھتے ہاتھ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتھ ڈالتے اور شتابی نکرتے اور تحقیق ہم حاضر ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایکبار ایک کھانے پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دھکیلی جاتی ہی یعنی گویا کوئی اسکو ڈالے دیتا ہی کھانے پر یعنی نہایت بھوک سے بے اختیار کھانے پر
گری پڑتی پس چاہا کہ رکھے ہاتھ اپنا کھانے مین یعنی بغیر لینے نام خدا کے پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا پھر آیا ایک گنوار گویا دھکیلا
جاتا ہی یعنی اسنے بھی چاہا کہ ہاتھ ڈالے کھانے مین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا بھی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہی کھانا اپنے لیے اور قادر ہوتا ہی اسکے کھانے پر بسبب نہ لینے نام خدا کے کھانے پر اور تحقیق شیطان لایا اس

لڑکی کو اور باعث ہوا اسکے آنے پر تا کہ حلال کرے طعام اپنے لیے بسبب کھانے اس لڑکی کے بغیر کہنے بسم اللہ کے اور پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا پھر لایا
شیطان اس اعرابی کو تا حلال کرے کھانے کو بسبب اسکے پس پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا بھی قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکے دست قدرت مین ہے تحقیق ہاتھ
شیطان کا میرے ہاتھ مین ہے ساتھ ہاتھ اس لڑکی کے زیادہ کیا حذیفہ نے یا مسلم نے ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نے نام خدا کا اور کھایا کھانا نقل کی یہ
مسلم نے ف ایک روایت مین بجاے مع یدہا کے مع یدہما آیا ہے یعنی ساتھ ہاتھ لڑکی اور اعرابی کے اور یہ ظاہر ہے اور روایت یدہا کی مخصوص ساتھ لڑکی کے ہے اور یہ منافات
نہیں رکھتا کہ ہاتھ اعرابی کا بھی ہو اسلیے کہ اول فرمایا ہے کہ ہاتھ اعرابی کا بھی پکڑا مین نے چونکہ لڑکی اول آئی تھی اور اول ہاتھ اسکا پکڑا تھا خاص اسی کو ذکر کیا اور

وعن عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَشْتَرِیَ غُلَامًا فَاَلْقٰی بَیْنَ یَدَیْہِ تَمْرًا فَاَکَلَ الْغُلَامُ فَاَکْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ کَثْرَۃَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّہٖ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا یہ کہ خریدین غلام پس ڈالین آگے اسکے کھجورین پس کھائین غلام نے بہت کھجورین
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہت کھانا سبب اور علامت بے برکتی کی ہے اور حکم کیا ساتھ پھیر دینے اسکے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

وعن اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْمِلْحُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے انس بن
مالک سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سالن تمہارے کا نمک ہے نقل کی ابن ماجہ نے ف اسواسطے کہ کمتر ہے محنت تیار ہونے مین اور قریب تر ہے
طرف قناعت کے اسی سبب سے قناعت کی ہے اسپر اکثر عارفین نے پس نہین منافی ہے یہ قول آنحضرت کا سید الادام فی الدنیا والآخرۃ اللحم **و**

عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّہٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ
روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکھا جاوے کھانا یعنی روبرو پس نکال ڈالو پاپوشین اپنی اسلیے کہ نکالنا
پاپوشون کا بہت راحت بخشنے والا ہے واسطے قدمون تمہارے کے **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّہَا کَانَتْ اِذَا اُتِیَتْ بِثَرِیْدٍ اَمَرَتْ بِہٖ
فَغُطِّیَ حَتّٰی تَذْہَبَ فَوْرَۃُ دُخَانِہٖ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ہُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَکَۃِ رَوَاہُمَا
الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے یہ کہ وہ تحقیق جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک انکے حکم کرتین ساتھ اسکے ڈھانک دینے کا پس ڈھانکا جاتا یہانتک
کہ جاوے جوش اور غلبہ دھوئین اسکے کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہو جاتی اور فرماتین کہ تحقیق سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے یہ بہت بڑا ہے واسطے برکت کے نقل کی یہ دونون حدیثین دارمی نے ف ذکر ثرید کا اتفاقی ہے بسبب اسکے کہ اکثر کھانا وہان کا
ثرید تھا اور کھانے کا بھی یہی حکم ہے اور جامع صغیر مین یہ روایت نقل کی ہے ابردوا بالطعام فان الحار لا برکۃ فیہ اور روایت کی بیہقی نے مرسل نہی
عن الطعام الحار حتی یبرد **وعن** نُبَیْشَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ فِیْ قَصْعَۃٍ ثُمَّ لَحِسَہَا تَقُوْلُ لَہُ
الْقَصْعَۃُ اَعْتَقَکَ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقْتَنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ کھاوے پیالہ مین پھر چاٹے اسکو کہتا ہے واسطے اسکے پیالہ یعنی زبان حال سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہتا ہے زبان قال سے کہ آزاد کرے تجھکو اللہ آگ
دوزخ سے جیسے کہ آزاد کیا تو نے مجھکو شیطان سے یعنی کھانے اسکے سے یا خوش ہونے اسکے سے نقل کی یہ رزین نے ف اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ
اور دارمی کی روایت مین آیا ہے استغفرت لہ القصعۃ اور روایت کیا طبرانی نے عرباض سے من لعق الصحفۃ ولعق اصابعہ اشبعہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ

بَابُ الضِّیَافَۃِ
باب ہے بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اسکے کے اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالے کے ف ضافت مہمان
ہوا اضافت مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور مستحبات سے ہے چنانچہ

اکثر حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر اور بعضون کے نزدیک سوائے ایک روز کی واجب ہی اور بعد اسکے مستحب اور ضیافت آٹھ قسم پر ہی چنانچہ بیان اسکا باب الولیمے

ابتدا مین ہو چکا **الفصل الاول** فصل پہلی عن اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ وَفِیْ رِوَایَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ ایذا دے اپنے ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت مین یعنی بخاری کی بدلے جار کے یعنی بدلہ اُس جملہ کے کہ اسمین ذکر جار کا ہی یہ آیا ہی جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ ملاتے رکھے ناتے اپنے کو یعنی احسان کرے ناتے والون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایمان رکھتا ہو الخ نہین ہی مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ مبالغہ ہی بیچ بجالانے ان افعال کے جیسے کہ کہتے ہین بیٹے کو رغبت دلانے کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہی تو اطاعت کر میری یا یہ مراد ہی کہ جو ہو کامل الایمان یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہی کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اُس سے اور تین روز تک کھانا کھلاوے پہلے روز بجسب مقدور اپنے کے کچھ تکلف سے کھلاوے بقصد ادا کرنے حقوق کے اور باقی مین جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہو دونون پر اور بعد تین دن کے صدقہ ہی چاہے کھلاوے چاہے نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اسکا یہ ہی کہ ایذا نہ پہونچاوے اُسکو والا شیخین کے روایت مین آیا ہی فلیکرم جارہ اور روایت شیخین کی مین آیا ہی فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کرے اُسکی اُس چیز مین کہ محتاج ہو وہ اُسکا اور دفع کرے اُس سے برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کیا ہی حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہے تجھسے مدد کر اُسکی اور اگر قرض مانگے تجھسے قرض دے اُسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اُسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اُسکی اور اگر مرے اُسکے جنازے کے ساتھ جا اور اگر اُسکو خوشی حاصل ہو مبارکباد دے اُسکو اور اگر مصیبت پہونچے تعزیت کر اُسکی یعنی تسلی دے اور اُسکے مکان کے پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اُسکی ہوا رکے مگر باذن اُسکے اور اگر خرید ے تو میوہ تو بطریق تحفہ کے بھیج اُسکے لیے اور اگر نہ کرے یہ تو لے آ اُسکو گھر مین پوشیدہ اور نہ لیکر نکلے اُسکو فرزند تیرا تاکہ رنجیدہ ہو بسبب اُسکے فرزند اُسکا اور مت ایذا دے اُسکو ساتھ دھوئین ہانڈی اپنی کے مگر یہ کہ کچھ اسمین سے اُسکو بھی دے کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی حق ہمسایہ کا قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہی نہین پہنچتا ہی حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہی اللہ تعالی اُسپر روایت کی یہ غزالی نے اربعین مین اور چاہیے کہ کہے بھلی بات الخ یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنے کا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوے اُسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے کہ کلام کرے ساتھ اُسکے اور اگر نہ ظاہر ہو اُسکو بھلائی اُسکی برابر ہی کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہی یا مکروہ ہی یا مباح ہی پس باز رہے اُس سے پس کلام مباح کو ترک کرے بخوف اسکے کہ منجر ہو طرف حرام کے اور ملاتے رکھے ناتے کو اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہین ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرت پر بسبب نہ ڈرنے اسکے کے شدت عذاب سے کہ ہوتا ہی ناتے کے کاٹنے پر وعن اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جَائِزَتُهٗ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ وَالضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنے کی زمانہ تکلف و احسان کرنے کا ساتھ مہمان کے ایک دن اور ایک رات ہی اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہی بعد اسکے جو کچھ کہ دیوے پس وہ خیرات ہی اور نہین درست ہی مہمان کو یہ کہ ٹھہرے نزدیک

مہمانی کرنے والے کے بعد تین دن کے بغیر استدعا اسکی کے یہانتک کہ تنگی مین ڈالے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہایہ جزری مین بیچ معنوں حدیث
کے لکھا ہے کہ تین روز مہمانی کرے اول روز مین تکلف کرے جو ہوسکے اور روز دوسرے اور تیسرے مین آگے لاوے مہمان کے جو کچھ کہ حاضر ہووے بے تکلف بعد ازان
بقدر دیوے کہ بسبب اُسکے قطع مسافت ایک رات دن کی کرسکے اور یہ ہی مراد ساتھ جائزہ کے اور معنی جائزہ کے ہین بخشش اور تحفہ اور لطف اور مراد بیان
وہ چیز ہے کہ قوت ایک دن کا ہو اور بسبب اُسکے منزل کو پہونچ جاوے اور بعد جائزہ کے جو کچھ دین صدقہ اور خیر زائد و احسان ہے پس باین معنی جائزہ متاخر
ہو گا ضیافت سے اور زائد ہو گا اُسپر اور احتمال ہے کہ یہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرتے ہین اور داخل ہو تین دن مین کذا قال الشیخ
رح اور ابو داود کی عبارت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہے اول روز فرمایا میرے استاد یگانہ آفاق مولانا اسحق نے
کہ ہم بھی جائزہ کے معنے اسی طرح جانتے ہین اور نہین درست الخ لکھا ہے علما نے کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کے اور مرض کے زیادہ تین دن سے
ٹھہرے تو اپنے پاس سے کھاوے صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے مح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ
يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہا مین نے واسطے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق آپ بھیجتے ہین ہمکو یعنی جہاد کے لیے یا اور کام کے لیے پس اُترتے ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتے وہ ہماری پس کیا حکم
فرماتے ہو یعنی آیا مہمانی بزور لیوین یا نہین پس فرمایا واسطے ہمارے کہ اگر اُترو تم کسی قوم پر پس دیوین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہے واسطے مہمان کے پس قبول
کرو پس اگر نہ کرین یہ یعنی مہمان کا حق نہ دین پس لو اُنسے حق مہمانون کا کہ لائق ہے واسطے مہمانون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت
کرتا ہے وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیوین تو بزور لے لیوے اور یہان حجت ہے ایک جماعت کو علماء مین سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہین اور جمہور علماء
اس حدیث کو تاویل کرتے ہین کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ یہ محمول ہے اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کے اور بیشک اس صورت مین ضیافت واجب ہوگی
اور اگر نہ کرین لینا اُسکا بجبر جائز ہوگا دوسرے یہ کہ یہ حکم اول اسلام مین تھا کہ خبرگیری فقرا اور محتاجون کی واجب تھی اُسوقت مین جب وسعت ہوئی
مسلمانون کو تو یہ حکم منسوخ ہوا تیسرے یہ کہ یہ بیچ صورت اُترنے کے اہل ذمہ پر تھا کہ بیچ عقد ذمہ کے شرط کی گئی تھی کہ اگر مسلمان لشکران اُترین
ضیافت کرین اُنکی واجب تھی ضیافت بسبب عقد ذمہ کے چوتھے یہ کہ یہ محمول ہے اسپر کہ اگر بطریق معاوضہ لیوین بدلے کے نہ دیوین اور مہمانون کے پاس وہ چیز نہین ہو
اور مہمان مضطر ہین تو بزور خرید کرلین مح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ
فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ
الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ
الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ
اَضْيَافًا مِّنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا
وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گھر سے پس ناگہان ملے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے پس فرمایا کس چیز نے نکالا تمکو تمہارے گھرون سے اسوقت یعنی کون سی چیز باعث ہوئی نکلنے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت مین عادت نہ تھی نکلنے کی کہا بھوک نے نکالا ہمکو یعنی شدت بھوک سے نکل آئے ہین فرمایا اور مجھکو بھی قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے البتہ نکالا اس چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اٹھو پس اٹھے وہ ساتھ حضرتؐ کے پس آئے حضرت ایک شخص کے یہان انصار مین سے کہ نام انکا ابوالہیثم تھا پس ناگہان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر مین پس جب دیکھا حضرتؐ کو اسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوش وقت آئے اور اہل مین آئے یعنی اپنے لوگون مین آئے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان ہے فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اسنے کہ گیا ہے تا میٹھا پانی لاوے ہمارے لیے ناگہان آیا وہ شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دونون یاران انکے کے یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کے پھر کہا اسنے الحمد للہ نہین کوئی آج کے دن بزرگتر باعتبار مہمانون کے مجھسے یعنی میرے مہمان آج کے دن بزرگتر ہین اورون کے مہمانون سے کہا راوی نے پس گیا وہ شخص یعنی لے گیا انکو اپنے باغ مین اور بچھا دیا بچھونا انکے لیے پھر گیا اپنے کھجور کے درخت پاس اور لایا انکے پاس خوشہ کھجورون کا اسمین کھجورین نیم پختہ بھی تھین اور خشک بھی اور تر و تازہ بھی پس کہا اسنے کھاؤ اس سے اور لی اسنے چھری یعنی بکری ذبح کرنے کے لیے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودھ والی سے یعنی بکری دودھ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اسنے واسطے آنحضرتؐ کے اور یارون انکے کے بکری پس کھایا وہ بکری اور کھایا اسمین سے اور اس خوشہ مین سے اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بھر کھانے سے اور پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکر و عمرؓ کے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے البتہ پوچھے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گھرون سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہ نعمت نقل کی یہ مسلم نے ف بھوک نے نکالا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے اظہار الم و محنت کا احباب سے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کے نہو اور بھوک جب دور کی لگے اور مانع ہو نشاط عبادت اور کمال تلذذ سے ساتھ عبادت کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اسکے دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کے اسباب جلبیہ سے اور سعی کرنی اسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہے اور جانا بھی نزدیک دوستون کے اور طلب کرنا طعام کا انسے وقت تیقن کے ساتھ قبول کرنے انکے کے بے تکلف اسوقت مین مباح ہوتا ہے بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہے اور آیا ہے کہ جب صحابہ بھوکے ہوتے تھے حضرتؐ پاس حاضر ہوتے اور دیکھنے جمال باکمال کو رنج بھوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور اٹھو خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کے یا تو مجازاً یعنی دیا اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہین اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اس سے بنا بر ضرورت کے اور اذن دینا اسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر زوج کے درصورتیکہ امن ہو فتنے سے اور تیقن ہو اسکا کہ خاوند راضی ہوگا اسکے آنے سے اور کہا الحمد للہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کھانے سے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اس چیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بھرا الخ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کھانا حضرتؐ کے زمانہ مین بھی تھا اور روا ہے اور اسکی کراہت مین جو کچھ آیا ہے تو وہ محمول ہے اسپر کہ عادت اور مداومت نکرے اسپر کہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہے حال محتاجون سے اور پوچھے جاؤگے الخ یہ سوال بعضون کے حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضون سے واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت و کرامت کے بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اسکے کا کیا یا نہین نسأل اللہ العافیة ج م + **وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول مین اسکے یہ لفظ ہے کان رجل من الانصار باب ولیمہ مین کہ کتاب النکاح مین گذرا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ كَانَ لَهُ

[illegible]

اَنْ یَعْقِبَھُمْ بِمِثْلِ قِرَاہُ ۔ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو مسلمان مہمان ہوا کسی کے یہاں پس صبح کی
مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اُسکی نہ کی ہو گا حق اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنی اُسکے کا یہانتک کہ لیوے واسطے اُسکے مثل مہمانی اُسکی کے یعنی مقدار سیری اور
کفایت مہمان کے مال اور زراعت اُسکی سے یعنی جسکے یہاں مہمان ہوا ہے نقل کی یہ دارمی اور ابو داود نے اور بیچ اور روایت ابو داود کے یون ہے جو شخص کہ مہمان ہوا
ایک قوم کے یہاں اور نہ مہمانی کی اُنھون نے اُسکی پہونچتا ہے مہمان کو یہ کہ پیچھا کرے اور لیوے اُس سے بقدر مہمانی اپنی کے ف ظاہر اس حدیث سے
بھی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہے تاویل اور توجیہ اُسکی بھی وہی ہے کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبہ بن عامر کے ❊ ح وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ
الْجُشَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ یَقْرِنِیْ وَلَمْ یُضِفْنِیْ ثُمَّ مَرَّ بِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ اَقْرِیْهِ اَمْ
اَجْزِیْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالک بن نضلہ سے کہ صحابی تھے کہا کہا مین نے
یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرون مین کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت میری کا پھر گذرے وہ شخص مجھپر بعد اسکے
کیا مہمانی کرون مین اُسکی یا بدلہ لون مین اُس سے یعنی مین بھی وہی معاملہ کرون جو اُسنے کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اُسکی روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی
برائی کے بدلے مین برائی نکرنی چاہیے بلکہ نیکی کرنی چاہیے ❊ بدی را بدی سہل باشد جزا ❊ اگر مردی احسن الی من اسا ❊ ح وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ غَیْرِهٖ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰی سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَلَّمَ ثَلٰثًا وَرَدَّ عَلَیْهِ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَلَمْ یُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِیْمَةً اِلَّا هِیَ بِاُذُنِیْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَیْکَ وَلَمْ اُسْمِعْکَ
اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَکْثِرَ مِنْ سَلَامِکَ وَمِنَ الْبَرَکَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَیْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِیْبًا فَاَکَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ
قَالَ اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے
یا غیر اُنکے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنے کے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام ہے تم پر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن مین گھر مین پس
کہا سعد نے اور اوپر تمھارے بھی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی چپکے یہانتک کہ سلام کیا حضرت نے تین بار اور جواب دیا سعد نے
اُنکو تین بار اور نہ سنایا اُنکو یعنی یہ جواب سلام کا پکار کر نہ دیا کہ حضرت سنتے پس پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کے اور پیچھے پیچھے حضرت کے آئے
سعد اور کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمھارے نہین سلام کیا آپنے کسی بار مگر کہ وہ سنتا ہے دونون کانون میرے کے یعنی مین سنتا تھا
اور تحقیق جواب دیا مین نے تمکو ولیکن نہ سنایا مین نے آپ کو دوست رکھا مین نے یہ کہ بہت حاصل کرون مین سلام تمھارے اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکے
پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتھ حضرت کے تھے سعد کے گھر مین پس حاضر کیے سعد نے آگے حضرت کے انگور خشک یعنی کھائے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس جب فارغ ہوئے کہا کھاوین کھانا تمھارا نیک لوگ اور استغفار کرین تمھارے لیے فرشتے اور افطار کرین نزدیک تمھارے روزہ دار نقل کی یہ
شرح السنہ مین ف یہ دعا کی آنحضرت نے اُنکے حق مین ❊ ح وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِیْمَانِ
کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَّتِهٖ یَجُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اٰخِیَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْهُوْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْاِیْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَکُمُ
الْاَتْقِیَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہے ابی سعید سے
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گھوڑے کے ہے بیچ رسی اپنی کے جولانی کرتا ہے پھر پھر جاتا ہے طرف رسی
اپنی کے اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہے پھر پھر جاتا ہے طرف ایمان کے پس کھلاؤ اپنا کھانا متقیون کو اور دو عطا اپنی سب مسلمانون کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

اور ابونعیم نے کتاب حلیہ مین ف آخیہ کہتے ہین اس لکڑی کو کہ دونون سرے اُسکے دیوار مین مضبوط گاڑ دیتے ہین اور اُسمین رسی سے گھوڑے وغیرہ
کو باندھ دیتے ہین اور اُسکے پاس گھانس وغیرہ ڈال دیتے ہین پس فرمایا کہ حال مومن کا بنسبت ارتباط ایمان کے حال اُس گھوڑے کا سا ہی کہ آخیہ سے
بندھا ہوا ادھر اُدھر جولانی کرتا ہی پھر لوٹتے آخیہ کے پاس آکھڑا ہوتا ہی یعنی ایسے ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبھی گرفتار گناہ مین ہوجاتا ہی لیکن آخر کو نادم ہوتا ہی
اور استغفار کرتا ہی اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کرکر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہی اور یہی مراد ہی اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتا ہی الخ اور پس کھلاؤ الخ یہ
جزا شرط محذوف کی ہی یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس قوی کردن چیزین کو کہ وسائل ہین درمیان تمھارے اور درمیان ایمان کے کہ عمدہ اُنکا کھانا
کھلانا ہی اور تخصیص اسکی متقیون کے لیے اسلیے کی کہ وہ کھاکر عبادت کرینگے اُسکا ثواب تمکو بھی ہوگا اور دعا کرینگے تمھارے حق مین قبول ہوگی پس تخصیص
اتقیا کے ساتھ کھانا کھلانے کی اس سبب سے ہی اور مطلق احسان و اعانت سب سے کی کرنی چاہیے جیسے کہ فرمایا دو عطا اپنی الخ مت **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى
اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ
الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا
وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تھا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک
کٹھرا اُٹھاتے تھے اُسکو چار شخص یعنی جب کھانا اُسمین ڈالا جاتا تو ایسا بھاری ہوجاتا کہ چار آدمی اُٹھاتے یا بسبب بڑا ہونے کے خالی بھی ایسا بھاری تھا
کہا جاتا تھا اُسکو غرا پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑھتے نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹھرا اور تیار کیا جاتا ثرید اُسمین پس جمع ہو بیٹھتے گرد اُسکے لوگ پس جب بہت
ہوجاتے لوگ گھٹنون پر بیٹھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہ کے پس کہا ایک گنوار نے کیا ہی یہ بیٹھنا یعنی لائق آپ کے رتبہ کے نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے کردانا مجھکو بندہ تواضع کرنے والا یعنی اور اس طرح بیٹھنا اقرب ہی طرف تواضع کے اور نہین گردانا مجھکو سرکش ضدی پھر فرمایا
کھاؤ اُسکے کنارون سے اور چھوڑ دو اُسکی بلندی یعنی بیچ کا کھانا برکت دیجاویگی اُسمین نقل کی یہ ابوداود نے ف غرا کے معنی ہین روشن یہ نام اُسکا اسلیے
کیا گیا کہ بسبب بڑے ہونے کے ظاہر و کشادہ تھا اور برکت دیجاویگی یعنی اس طرح کھانا سبب ہی کثرت برکت کا کٹھرے مین بخلاف اسکے کہ جب کھایا جاوے
درمیان مین سے تو برکت منقطع ہوجاتی ہی اسفل اسکے سے مرع **وعن** وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے نقل کی وحشی
کے دادا سے یہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہین یعنی بہت اور پیٹ نہین بھرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتے ہین قناعت کا
اور قوت کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کھاتے ہو عرض کیا اُنھون نے کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاویگی
تمھارے لیے اُسمین نقل کی یہ ابوداود نے ف وحشی کے دادا کا نام بھی وحشی بن حرب تھا وہ قاتل تھا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرت کا
کہ روز احد کے اُنکو قتل کیا تھا جب وہ کافر تھا پھر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اُسنے اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا
ہر ایک باعث برکت ہی اور اگر دونون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہی لیس علیکم جناح ان تاکلو
جمیعا او اشتاتا محمول ہی رخصت پر واسطے دفع حرج اُس شخص کے فرمایا کہ کھاوے اکیلا مرع **الفصل الثالث** فصل تیسری
عَنْ اَبِيْ عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ

ع [illegible]

ے ذروۃ الشئ [illegible]

ط [illegible]

ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَیْهِ ثُمَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَیْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ
اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَهُ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ
لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ کَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ اَوْ کِسْرَةٍ
سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهُ اَوْ جُحْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے ابی عسیب سے کہ کہا نکلے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے پس گذرے مجھ پر پس بلایا مجھکو پس نکلا میں طرف آنکے پھر گذرے ابی بکر صدیق پر پس بلایا انکو پس نکلے وہ طرف حضرت کے
پھر گذرے عمر پر پس بلایا انکو پس نکلے وہ طرف آنکے پھر چلے آنحضرت یہان تک کہ آئے ایک باغ میں کہ تھا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کھلا ہمکو کھجور پس لایا وہ
خوشہ کھجورون کا اور رکھا اسکو پس کھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آنکے صحابہ نے پھر منگوایا پانی ٹھنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نے اور صحابہ نے پھر فرمایا کہ البتہ
سوال کیے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کے کہا راوی نے پس لیا حضرت عمر نے خوشہ خرما اور مارا اسکو زمین پر یہان تک کہ بکھرین کھجورین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاوینگے اس سے دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچھے جاؤگے ہر نعمت قلیل وکثیر سے مگر تین چیزون سے
سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتھ اسکے بھوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو اسمین مارے گرمی اور سردی کے
نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** بعض انصار کا احتمال ہے کہ ہو وہ ابو الہیثم اور قضیہ ہو متعدد اور یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہو انصار سے
اور مارا اسکو الخ یہ واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خوف وہیبت الٰہی کے بیچ سوال ہونے کے امور جزئیہ اور کلیہ سے اور لفظ حجر ساتھ پیش ت مہملہ کے ہے
بمعنی حجرہ کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں ساتھ پیش جیم کے ہے بمعنی سوراخ کے یعنی چھوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہے کے کہ بہ تکلف داخل ہو اسمین بسبب گرمی
اور سردی کے ✽ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ
وَلَا یَرْفَعُ یَدَهُ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَهُ فَیَقْبِضُ یَدَهُ وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ لَهُ فِی الطَّعَامِ حَاجَةٌ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بچھایا جاوے
دسترخوان پس نہ اُٹھ کھڑا ہو کوئی شخص یہان تک کہ اُٹھایا جاوے دسترخوان اور نہ اُٹھاوے ہاتھ اپنا اگرچہ پیٹ بھر گیا ہو یہان تک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے
کہ اگر عذر کرے یعنی اگر اُٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ کھانے سے کھینچے پہلے ہاتھ کھینچنے قوم کے تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے اسلیے کہ شرمندہ کرتا ہے ہمنشین اسکے کو پس سمیٹ لیگا
وہ ہاتھ اپنا اور شاید کہ ہو واسطے اُسکے کھانے کی خواہش نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اس سے نکلا ہے علما نے کہ ہاتھ کھانے سے
نہ کھینچے پہلے ہمراہیون کے اگر وہ بعد ہاتھ کھینچنے اُسکے کے ملاحظہ اور شرم کرین کھانے میں اور اگر کم خور ہو تو تھوڑا تھوڑا کھاوے تا آخر تک موافقت
مہمانون کی کرسکے ✽ح وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَهُمْ اَکْلًا
رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقر سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے ساتھ لوگون کے ہوتے آخر سب کے از روئے کھانے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں یعنی مرسل چنانچہ
لفظ مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ میں ہے **ف** امام محمد باقر تابعی ہین سماع ہے انکو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبد اللہ سے
پس یہ حدیث مرسل ہے اور آخر سب کے الخ یعنی آخر تک کھاتے تھے حضرت اور ہاتھ پہلے نہ کھینچتے تھے قوم سے یا اول میں نہ کھاتے یا کم کھاتے اور آخر
میں کھاتے تا لوگ شرمندہ نہون اور ہاتھ کھانے سے نہ کھینچین ✽ح ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کھانا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام پس پیش کیا گیا ہمارے طعام پس کہا ہمنے نہیں رغبت رکھتے ہم اسکی یعنی واقع میں بھوکے تھے لیکن بحسب عادت کے اس طرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کرو بھوک اور جھوٹ کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی بھوکی ہو اور بہ تکلف جھوٹ کہتی ہو کہ ہم بھوکے نہیں پس دو ضرر حاصل کرتے ہو ایک دنیا کا کہ رنج بھوک کا ہے اور دوسرا دین کا گناہ جھوٹ کا ہے ۲ ح **وعن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اکٹھے ہوکر اور مت کھاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہے ساتھ جماعت کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ہے یہ کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنے کے دروازہ گھر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ سے اور ابن عباس سے اور کہا بیہقی نے کہ اسکی سند میں ضعف ہے ف سنت سے ہے یعنی عادت قدیم اور فطرت سلیمہ سے ہے یہ بات یا میری سنت اور طریقہ سے ہے اور ضعف ہے لیکن قوت حاصل ہے بسبب تعدد اسناد کے معہذا فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہے ۲ ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور بھلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اُس گھر کے کہ کھایا جاوے اسمیں طعام چھری سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف کوہان اونٹکا پہلے سب اعضا سے کاٹتے ہیں اور کھاتے ہیں بسبب زیادہ لذیذ ہونے اسکے کے پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چھری جلد پہونچتی ہے اُس سے زیادہ جلد خیر پہونچتی ہے اُس گھر میں کہ جسمیں کھانا کھلایا جاتا ہے مہمانوں کو ۲ ح **بَابٌ** یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے ف اور بعضے نسخے میں ہے باب فی اکل المضطر ۲ ح وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ **الْفَصْلِ الْأَوَّلِ** اور یہ باب خالی ہے فصل اول سے ف اور بعضے نسخے میں لفظ والثالث کا بھی واقع ہوا ہے بعد لفظ الاول کے اسلیے کہ اس باب میں فصل ثالث بھی نہیں لیکن نسخہ اول صحیح تر ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مصنف درپے حال مصابیح کے ہے کہ فصل اول اس باب میں نہیں لکھتے اور لانا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار میں ہے اور فعل اُسکا ہے احتیاج اُسکے بیان کی نہیں رکھتا اور یہ بھی ہے کہ مصنف عادت اُسکے بیان کی نہیں رکھتا جیسے کہ باب تغطیۃ الاوانی کہ آگے آویگا فصل تیسری نہیں رکھتا اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے ع **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عن** الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے فجیع عامری سے یہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حال ہے واسطے ہمارے مردار سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمہارے کی کہا ہمنے شام کو ایک پیالہ پیتے ہیں دودھ کا اور صبح کو پیتے ہیں ایک پیالہ کہا ابونعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابونعیم کا ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ اپنے کی موجب بھوک کا ہے پس حلال کیا واسطے اُنکے مردار اس حالت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کیا حال ہے الخ مقصود اُسکا سوال کرنا حالت اضطراری سے ہے کہ

اُسمین مردار اور جو کچھ کہ حرام ہی کھانا اُسکا حلال ہوجاتا ہی یعنی حد اضطرار کی کیا ہی اور بھوک کس قدر رہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت یہ ہی کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہی ہمارے لیے مردار سے اور مقصود یہ نہین ہی اور نہ جواب اسکا ہی بلکہ مقصود وہ ہی کہ جو اول مذکور ہوا اور یہ لفظ ابو داود کے ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہی ما یحل لنا المیتۃ ساتھ پیش ی کے یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہی ہمارے لیے مردار کے کھانے کو اور یہ عبارت ظاہر تر ہی بیچ دلالت مقصود کے کذا قال التوربشتی اور کب ہی مقدار طعام تمھارے کی یعنی کس قدر طعام پاتے ہو بیان کرو تا حال تمھاری بھوک کا معلوم ہو کہ بسرحد اضطرار کو پہونچی ہی یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فقیر عامری تھا تا حکم عام ہو اور فقیر جواب مین بھی صیغہ جمع کا لایا کہ کہا کہا بیچ جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھ زبر کے کہتے ہین صبح کے کھانے پینے کو اور غبوق ساتھ زبر کے کہتے ہین شام کے کھانے پینے کو اور بیان تفسیر کی ساتھ پینے پیالہ دودھ کے یہ ہی کہ کہا ابونعیم نے انتہی پس یہ تفسیر راوی کی ساتھ سماع کے ہو یا واقع ہوئی ہو اور روایتون مین حاصل یہ کہ یہ تفسیر راوی کی معتبر ہی اور قسم باپ تیرے کی انتہی یہ قسم کھانی حضرت نے پہلے منع ہونے سے ہی یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کھانے کا پیچھے نازل ہوا ہی یا بغیر قصد حضرت کی زبان سے بحسب عادت کے نکل گئی ہی اور اس حالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اس حالت مین کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو پاتے تھے گویا فرمایا کہ یہ کیا کفایت کریگا جماعت کو بلکہ سب بھوکے رہتے ہوگے یہ حالت اضطرار کی ہی کہ جس مین حلال ہی مردار

ح وعن ابی واقد اللیثی ان رجلا قال یا رسول اللہ انا نکون بارض فتصیبنا بہا المخمصۃ فمتی تحل لنا المیتۃ قال ما لم تصطبحوا او تغتبقوا او تحتفئوا بہا بقلا فشانکم بہا معناہ اذا لم تجدوا صبوحا او غبوقا ولم تجدوا بقلۃ تاکلونہا حلت لکم المیتۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی واقد لیثی سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتے ہین ایک زمین مین یعنی کبھی ایک ایسی جگہ مین پہونچتے ہین کہ کچھ کھانے کی قسم سے نہین پاتے ہین پس پہونچتی ہی ہمکو اُس زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بھوک کی پس کب حلال ہوتا ہی ہمارے لیے مردار فرمایا جس وقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے یا نہ پاؤ اُس زمین مین قسم ترکاری سے یعنے کچھ تمکو میسر نہو پس حال تمھارا ساتھ مردار کے ہی یعنی کھاؤ مردار اب راوی حاصل معنے حدیث کے بیان کرتا ہی کہ معنی حدیث کے یہ ہین جس وقت کہ نہ پاؤ تم کھانے پینے کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گھانس اور پتون درخت کے سے کہ کھاؤ اور ساتھ اُسکے سد رمق کرو حلال ہی واسطے تمھارے مردار نقل کی یہ دارمی نے ف جاننا چاہیے کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہی اسلیے کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کے دودھ پینے پر صبح کو اور شام کو اثبات بھوک اور مخمصہ کا کیا اور کھانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط کیا نہ پانا کھانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے بھی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانے گھانس و پتون کے بھی بھوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کے اختلاف ہی درمیان علماء مذہب کے مذہب امام ابوحنیفہ رح کا یہ ہی کہ حلال نہین کھانا مردار سے مگر بیچ حالت خوف و ہلاک کے واسطے سد رمق کے اور اسی قدر کہ سد رمق کرے یعنی جان بچ رہے اور ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی ہی اور یہ تنگ ہی اور ساتھ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام شافعی رح کا یہ ہی کہ جب اس مقدار نپاوے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کی منقضی ہو حلال ہی کھانا مردار کا بیان تک کہ رد اگر حاجت اپنے نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوے اور اس قول مین دائرہ مسامحت کا اور رخصت کا وسیع ہی حاصل یہ کہ معتبر نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے سد رمق ہی اور نزدیک اور اماموں کے حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اُنکی حدیث اول ہی اور باوجود ایک پیالہ دودھ کے روز مین اور ایک پیالہ کے رات مین کہ بیشک وشبہہ سد رمق اور اقامت نفس اُس سے حاصل ہو جاتی ہی اگرچہ سیری حاصل نہو کھانا مردار کا حلال کیا پس معلوم ہوا کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اُسکے مردار مباح ہو نہ حاصل ہونا سیری کا ہی اور کھانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہی اور دلیل امام ابوحنیفہ رح کی

دوسری حدیث ہی جیسے کہ تقریر کی مین نے اور یہ جواب دیتے ہین حدیث اول کا اور تطبیق دیتے ہین دونون حدیثون مین اس طرح کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو پیا اور ایک شام کو کہ حدیث اول مین آیا ہی بسبیل اشتراک کے تھا قوم مین نہ واسطے ہر ایک کے جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا اطعمکم مین دلالت کرتا ہی اسپر اور سوال فجمیع حدری کا انتہا نفس کے لیے نہ تھا بلکہ جانب قوم سے تھا کہ انکی طرف سے آن کر سوال کیا اور اسی لیے کہا بحیل الناہ اور اسمین شبہہ نہین کہ ہونا پیالہ کا جماعت کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کے لیے اور ہرگز ذرہ بھی بھوک کو نہین دفع کرتا ہان اگر ہر ایک کے لیے ایک ایک پیالہ ہو کفایت ہی کذا قال التورپشتی ٭ تمت

بَابُ الاَشْرِبَۃِ

یہ باب ہی بیچ بیان پینے کے طریق کے

الفصل الاول

فصل پہلی عَن اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَنَفَّسُ فِی الشَّرَابِ ثَلٰثًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِی رِوَایَۃٍ وَیَقُولُ اِنَّہٗ اَرْوٰی وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ روایت ہی انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے درمیان پانی پینے کے تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت میں اور فرماتے حضرت کہ اس طرح پینا یعنی تین دفعہ کرکر خوب سیراب کرتا ہی اور دفع کرتا ہی پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہی بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہی اور بہت سبک جاتا ہی ف دم لیتے یعنی تین دم میں پیتے اور یہ باعتبار اکثر کے ہی اسلیے کہ بعضی روایتون مین دو دم میں بھی پیا آیا ہی حضرت کا اور تین دم یا دو دم جو پیتے تو ہر بار برتن منہ سے جدا کر لیتے ٭ ع وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے دہانے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف علت نہی کی یہ ہی کہ پانی گرتا ہی بدن پر گرتا ہی اور دفعۃً پینا معدہ کو مضر ہوتا ہی اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ٭ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَاخْتِنَاثُھَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُھَا ثُمَّ یُشْرَبَ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑنے مشکون سے یعنی منہ موڑ کر پینے سے اور روایت کیا راوی نے ایک روایت مین یہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہ کہ الٹے سر اسکا پھر پیوے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے مشک کے دہانے سے پیا ہی چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل مین آویگی اس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے کہا کہ نہی بڑی مشک مین ہی کہ فراخ ہوتا ہی دہانہ اسکا اور پینا آنحضرتؐ کا محمول ہی چھوٹی مشک پر اور بعضون نے کہا منع دوام اور عادت کرنے سے ہی تا دہانہ مشک مین رفتہ رفتہ بدبو آنے لگے اور اگر کا ہے گاہے ہو ممنوع نہین یا اباحت درصورت ضرورت واحتیاج کے ہی اور نہی درصورت عدم احتیاج وضرورت کے تا مبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک شخص نے پانی مشک کے دہانہ سے پیا اسکے اندر سے ایک سانپ نکل آیا یا نہی ناسخ اباحت کی ہی واللہ اعلم ٭ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپنے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہوکر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِئْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑا ہوکر پس جو کوئی بھولے سے کھڑا ہوکر پیوے تو چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ امر استحباب کے لیے ہی پس مستحب ہی کھڑے ہوکر پینے والے کے لیے قے کر ڈالنا اسکا بموجب اس حدیث صحیح صریح کے اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی قبیلہ تادیب وارشاد سے ہی طرف اولی کے نہ یہ کہ نہی تحریمی ہی کہ معارض ہو اسکے وہ کہ روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرتؐ نے کیا خلاف اسکے جیسا کہ آگے آتا ہے ٭ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَھُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا اس حال مین کہ تھے کھڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ

حَوَائِجِ النَّاسِ فِيْ رَحْبَةِ الْكُوْفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ اُنھوں نے نماز پڑھی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جھگڑے لوگوں کے بیچ چبوترہ کوفہ کے یہان تک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنے پہلے وضو سے دفع پیاس کے لیے اور دھویا منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پانون اپنے پھر کھڑے ہوئے حضرت علیؓ اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت مین کہ وہ کھڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکھتے ہین پینا کھڑے ہو کر یعنی جانتے ہین کہ ہر پینا کھڑے ہو کر مکروہ ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا مین نے نقل کی یہ بخاری نے

ف ذکر کیا راوی نے الخ یعنی نیچے کا راوی بھول گیا اُس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پانون کے ذکر و تفصیل حاصل یہ کہ نیچے کا راوی بھول گیا تفصیل قول اوپر کے راوی کی کہ آیا اُسنے کہا مسح کیا حضرت علیؓ نے سر کو اور دھویا پانون اپنے کو چنانچہ ظاہر یہی ہے کہ مسح کیا سر اور پانون اپنے کو جیساکہ روایت کیا گیا ہے اُنسے ایک روایت مین اور مراد ساتھ مسح پانون کے دھونا خفیف ہے یا موزے پہنے ہوئے تھے اُنپر مسح کیا اور اس حالت مین الخ یہ تاکید ہے تاتوہم نکرین کہ بعد کھڑے ہونے کے بیٹھکر پیا ہو بلکہ اُسی طرح کھڑے ہوئے پانی وضو کا پیا اور بانتا چاہیے کہ حدیثون مین نہی آئی کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت کا اور صحابہؓ کا برخلاف اسکے ثابت ہوا مواہب لدنیہ مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہ کہا اُنہون نے دیکھا مین نے ابوبکر صدیقؓ کو کہ پیتے تھے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک نے کہا کہ پہونچا مجھکو کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تھے پانی کھڑے ہوئے پس دفع تعارض انمین یون کہا جاوے کہ نہی واسطے تنزیہ کے ہے یا یون کہا جاوے کہ نہی اُس صورت مین ہے کہ عادت کرین لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اور فعل حضرتؐ کا واسطے بیان جواز کے تھا اور سوائے اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنیٰ ہے نہی سے بلکہ اُنکو کھڑے ہو کر مستحب ہے پینا اسلیے بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہے کہ پانی زمزم اور پانی وضو کا کھڑے ہو کر پیوین نہ اور پانی ۱۲ ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار مین سے یعنی ابو الہیثم نام کو رپر اور ساتھ حضرت کے تھے ایک یار اُنکے یعنی ابوبکر صدیق پھر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اُس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تھا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس پانی پرانی مشک مین یعنی لاتا ہو ہین ہم اُسکو اور اگر نہو تیرے پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سے پی لیگے منہ لگا کر پس کہا اُس شخص نے کہ میرے پاس ہے پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چھپر کے کہ تھا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پھر دودھ دوہا اُس پانی پر بکری گھر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اُس شخص نے کہ آیا تھا ساتھ حضرتؐ کے نقل کی یہ بخاری نے ف کرعنا کے معنے ہین پی لینگے کر سے اور کرع کہتے ہین اُس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چھوٹی سی نہر کو کہتے ہین یعنے پی لینگے نہر سے بغیر ہاتھ اور برتن کے بیچ منہ لگا کر اور بعضون نے کہا کہ کرع کہتے ہین پینے پانی کو ساتھ منہ کے بغیر برتن اور ہاتھ کے جیسے کہ پیتے ہین چارپائے کہ اکارع اپنے یعنی پانون پانی مین داخل کرتے ہین کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی ہے نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس وہ نہی تنزیہی ہے اور یہ پینا بیان جواز کے لیے تھا ۱۲ ع

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَاكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے برتن میں چاندی کے سوا اسکے نہیں کہ بلا دیگا بیچ پیٹ اپنے کے آگ دوزخ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ ہے کہ جو شخص کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے بیچ برتن چاندی اور سونے کے یعنی اسکا حال بھی یہی ہوتا ہے ف اجماع ہے سب اماموں کا اسپر کہ حرام ہے مرد اور عورت کو کھانا اور پینا چاندی اور سونے کے برتن میں اور اسی طرح حرام ہے اور استعمال میں لانا ان کا مثل وضو کرنے کے اور تیل رکھنے کے اور مانند اسکے اور اگر چاندی کے برتن میں کوئی چیز ہو تو اسکو نکالکر اور برتن وغیرہ میں رکھے پھر کھاوے اور اگر تیل وغیرہ ہو تو ہاتھ سے نکالکر بائین ہتیلی پر رکھے پھر داہنے ہاتھ سے لگاوے اور اگر برتن ہی سے ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی میں سے لگایا تو یہ درست نہیں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ پینا برتن مفضض میں جائز ہے جبتک منھ لگانے کی جگہ چاندی ہو اور اسی طرح برتن مضبب سونے اور چاندی سے مثل تخت اور کرسی اور زین کے جائز ہے اور پیالہ یا استواری کے لیے ہوتا ہے نہ واسطے زینت کے ۔ ع ع

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور نہ پیو کوئی چیز بیچ برتن سونے اور چاندی کے اور نہ کھاؤ بیچ رکابیوں اور پیالوں سونے اور چاندی کے اسلیے کہ یہ چیزین واسطے کافرون کے ہین دنیا مین اور یہ واسطے تمھارے ہین آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ پہننا ریشمی کا مستثنیٰ ہے اس سے بقدر چار انگشت کے کپڑے کے کنارے مین یعنی چار انگشت کی چوڑی سنجاف ریشمی لحاف وغیرہ مین لگانی جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے مین ریشم ہووے اور بانے مین سوت تو جائز ہے پہننا اسکا اور اگر سوت تانے مین ہو اور ریشم بانے مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین اسطرح کا کپڑا جائز ہے اور مباح ہے ریشمی کپڑا یا پارچہ خارش مین اور کثرت جوؤن مین ع ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِيْ عَلٰى يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ الْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا دوہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گھر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودھ اسکا ساتھ پانی کنوئین کے کہ تھا انس کے گھر مین پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودھ کا پس پیا آنحضرت نے کچھ دودھ اسمین سے اور بائین طرف حضرت کے بیٹھے تھے ابوبکر صدیق اور داہنی طرف حضرت کے بیٹھا ہوا تھا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نے کہ دیجیے ابوبکر کو یا رسول اللہ یعنی دودھ بچا ہوا پس دیا آنحضرت نے اس گنوار کو کہ تھا داہنی طرف حضرت کے پھر فرمایا مقدم ہے داہنا پھر داہنا اور ایک روایت مین ہے جو داہنی طرف کے ہین وہ زیادہ حقدار ہین داہنی طرف کے ہین حقدار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب جانا تم نے کہ داہنی طرف کے حقدار ہین تو تم بھی اپنی طرف والون کی رعایت کیا کرو یعنی ابتدا انھیں سے کیا کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس کے گھر مین ظاہر یہ تھا کہ کہتے ہمارے گھر مین تھا ولیکن یہ تفنن عبارت ہے اور اسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتے ہین اور وہ بکری بھی انس کے گھر مین تھی کہ آنحضرت وہان تشریف لے گئے تھے اور دونون لفظ ایمن ساتھ پیش نون کے ہین یعنی مقدم ہے داہنا پھر داہنا یعنی اول اسکو دیا جاوے کہ داہنی طرف ہو پھر اسکو کہ اسکے پہلو مین ہو اسی طرف اسی ترتیب سے دیتا جاوے تا آخر نوبت اسکی پہونچے کہ بائین طرف ہے اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر نون کے ہے دونون لفظون مین یعنی دونگا مین

دائین کو پھر دائین کو اور یہ جو مذہب پیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی دائین طرف کی کسی چیز کے دینے میں یعنی اگرچہ دائین طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والے کے اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابوبکرؓ پر بہ سبب دائنی طرف ہونے اسکے کے اور اسمین دلیل ہے اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کے کہ باوجود فضل اور قرب حضرت ابوبکرؓ کے اور شفاعت حضرت عمرؓ کے رعایت اعرابی کے حق کی ترک نہ کی اور حضرت عمرؓ نے جو عرض کیا یاد دلانے کے لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابوبکرؓ کا ۱۲ ح **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اسمین سے اور دائین طرف حضرت کے تھا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباسؓ اور بڈھے بیٹھے تھے بائین طرف حضرت کے پس فرمایا حضرت نے اے لڑکے تو اذن دیتا ہے یہ کہ دون مین اسکو بوڑھون کو پس کہا اس لڑکے نے کہ نہیں ہون مین ترجیح دیتا اپنے پر کسیکو ساتھ دینے بچے ہوئے آپکے کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرت نے بچا ہوا اس لڑکے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے دایان ہے اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے بائین طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائین طرف والے کو دے رہا یہ کہ حضرت نے یہان اذن طلب کیا ابن عباسؓ سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہے اذن طلب کیا سبب یہ تھا کہ ابن عباسؓ کے قرابتی تھے وہ بوڑھے قریش مین سے اور اطمینان تھا کہ ابن عباسؓ کو ناگوار نہین ہونے کا انکا دینا اور انکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابوبکر کا راسخ ہوگا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تھا پس تالیف قلوب اسکے کی نہ اذن چاہنے مین دیکھی اور فقہاء اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ ایثار طاعات مین جائز نہین پس فقہاء تو یہ کہتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہے مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکھتا تھا اسکو ایثار کیا یعنی کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑھی یا کپڑا کہ جسسے ستر ڈھانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ ننگے پڑھی روا نہین حرام ہے اور اگر صف اول مین قریب امام کے بیٹھا تھا اپنی جگہ اوروں کو دی اور آپ پچھلی صف مین آنکر نماز پڑھی تو یہ اچھا نہین مکروہ ہے اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے جو طاعات مین ایثار منقول ہے غالباً وہ بسبب غلبہ حال کے ہو واللہ اعلم ۱۲ ح **وحدیث** اَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم باب معجزات مین انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم کھاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ ہم چلتے تھے اور پیتے تھے اس حال مین کہ کھڑے ہوتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** کہا علماء نے کہ کھانا چلنے مین اور پینا کھڑے ہوئے اصل جواز رکھتا ہے اور مختار اور اولی یہ ہے کہ کھانا چلنے مین اور سوا خلاف ادب کے ہے اور اسی طرح پینا کھڑے ہوئے جیسے گذرا ۱۲ ح **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کھڑے ہوکر یعنی ایکبار یا دوبار بیان جواز کے لیے یا بنا بر ضرورت کے اور بیٹھے ہوئے تمام اوقات مین ۱۲ ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے

ابن عباسؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دم لیا جاوے برتن مین یعنی پیالہ وغیرہ مین وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اسمین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اسلئے منع اسکو فرمایا کہ تا آب دہن پانی مین نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت نکرے اور کبھی منہہ سانس بدبو متغیر ہوا ہو ہوا دا پانی کو بدبودار کردے اور اسلیے کہ دم لینا پانی مین چارپایون کا فعل ہو کہا بعضون نے کہ اگر ہو پھونکنا ٹھنڈا کرنے کے لیے صبر کرے یہان تک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے نہین اور اگر پانی مین تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے نہ انگلی سے نکالے اور نہ پھونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہو طبیعت اس سے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پیو تم پانی ایک دم مین مانند پینے اونٹ کے ولیکن پیو دو دمون مین اور تین دمون مین اور بسم اللہ کہو جس وقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جس وقت کہ تم سر اٹھاؤ باسن کو اپنے منہ سے یعنی ہر بار مین یا آخر مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ادنی درجہ دو دمون مین پینا ہو کہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے ولیکن اسمین شبہہ نہین کہ تین دمون مین پینا بہتر اور لوار نہ ہو جیسے کہ اوپر گذرا اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کرو اور احیاء العلوم مین لکھا ہو کہ اول دم مین کہے الحمد للہ اور دوسرے دم مین رب العالمین زیادہ کرے اور تیسرے دم مین الرحمن الرحیم اور یہ دعا بھی منقول ہو الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ قَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہو ابی سعید خدریؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی مین پس کہا ایک شخص نے کہ تنکے ونکے پڑے ہوے دیکھتا ہون مین بیچ برتن یعنی پس کیا کرون اگر پھونکون نہین تو وہ کیونکر نکلے فرمایا پھینکدے تو اسکو یعنی تھوڑا سا پانی پھینکدے تاکہ وہ تنکا نکل جاوے اور کہا اس شخص نے پھونکنے کی ضرورت اسلئے بھی ہوتی ہے کہ نہین سیراب ہوتا ہون مین ایک دم سے لازم آیا کہ پانی پیتے وقت دم لے اور اسی سے دم مین پیوسے کہا آنحضرت نے پس جدا کر پیالہ منہ سے یعنی باہر اپنے منہ سے پھر دم لے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعنہ** قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِی الشَّرَابِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہو ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** سوراخ سے مراد جگہہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہو اور منع اس سے اسلیے فرمایا کہ بوجہ ٹوٹے ہونے کے گرفت اسکی اچھی طرح نہین ہوتی اور پانی اسمین سے گر پڑتا ہو اور نیز وہ جگہ اچھی طرح صاف نہین ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہو اور یہ جو ذکر کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ تو نہین باسن کی نہین ہو بلکہ جگہ ٹوٹی ہوا اسکی مراد ہی **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَۃٍ مُّعَلَّقَۃٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہو کبشہؓ سے کہ نام ہو ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کے سے کھڑے ہوے پس کھڑی ہوئی مین طرف منہ مشک کے پس کاٹ لیا مین نے اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہو **ف** یعنی بقدر دہانہ مشک پر دہن مبارک لگا تھا اتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کے یا واسطے ادب کے تاکہ کوئی اسکو منہ نہ لگائے جیسے کہ حدیث ام سلیم کی مین بیچ فصل اول کے صورت صریح آئی ہو کہ کہا کاٹا مین نے دہانہ مشک کا تا کوئی اور بعد منہ آنحضرت کے اسکو لگاکے نہ پیوے **وعن** الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّهْرِیِّ

عن ... صلی اللہ علیہ وسلم ... نقل کی یہ ... انھوں نے نقل کی حضرت عائشہ رض سے کہا تھی محبوب بین
پینے کی چیزون ... پیغمبر خدا ... روایت کیا ... بہتر ... روایت آگئی زہری سے کہ نقل کی حضرت سے
بطریق ارسال ف ... نتیجہ کا شبہ اس سے حاصل ہوجاتا ہو تطبیق ان دو حدیثون میں اور حدیث
... حدیث میں کہا احب الشراب الحلو البارد اور صحیح وہ روایت ... یعنی اس حدیث کو زہری نے وہ
... ایک تو مسند کہ زہری عن عروۃ عن عائشہ ... دوسری مرسل کہ ... حضرت عائشہ رض کا نہیں واسطہ عبارت سے یہ
معلوم ہوتا ہے کہ ذکر ... وہ کہ بھی نہیں اور زہری بھی تابعی ہیں و لیکن ... بخلاف اسناد
متصل کے کہ بعضے رجال اسکے ضعیف ہیں ☆ع ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم
طعاما فلیقل اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس شیء
یجزئ من الطعام والشراب الا اللبن رواہ الترمذی وابو داود روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا طعام پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے ... بہتر اس سے اور جسوقت کہ پلایا جاوے
ایک تمھارا دودھ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے ... دودھ میں اور زیادہ ... کہ ... بہتر ہے اسلیے کہ
دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں یا یہ وجہ کہ نہیں ہے کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کھانے اور پینے کے ... کے ... اور بسبب بھی نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداود نے ☆ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ھی عین بینھا
وبین المدینۃ یومان رواہ ابو داود روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تھا واسطے انکے میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضون نے
کہ سقیا ایک چشمہ ہے کہ درمیان اسکے اور درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے نقل کی یہ ابوداود نے الفصل الثالث فصل تیسری عن
ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب فی اناء ذھب او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک فانما یجرجر فی
بطنہ نار جھنم رواہ الدارقطنی روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کے یا چاندی کے
یا اس باسن میں کہ اسمین ہو کچھ سونے چاندی سے پس سوائے اسکے نہیں کہ ہلاویگا پینا اسکے پیٹ میں آگ دوزخ کی نقل کی یہ دارقطنی نے ف اسمین ہو
کچھ الخ یعنی میخین وغیرہ لگی ہون سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اگر یہ میخین چھوٹی ہون بقدر حاجت حرام و مکروہ نہیں اور اگر بہت اور
چوڑی ہون حرام ہین اور مذہب امام ابوحنیفہ میں جس باسن میں میخین وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہون ... پانی پینا جائز ہے بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی نہ ہو
چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہے اسکی دلیل اور حدیثین ہونیکی ☆ع باب النقیع والانبذۃ باب ہے بیچ بیان نقیع اور
نبیذ وغیرہ کے ف حضرت کے پینے کی چیزون میں سے ایک نقیع ہے اور ایک نبیذ نقیع یہ ہے کہ انگور یا کھجورین پانی میں ڈال رہے بغیر پکانے کے تا اسکی
شیرینی پانی میں آجاوے یعنی شربت بنجاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور نافع بدن کا نقیع خرما ہے ہضم طعام کو نافع ہوتا ہے اور نقیع
انگور بیچ رفع فضول حرارت کے اور نبیذ بھی اسی طرح بنتا ہے لیکن اسکو رہنے دیتے ہیں تا تیزی اور کچھ تغیر بھی ظاہر ہو نہ تغیر فاحش کہ
حد نشہ کو پہونچے اور اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بعد تین روز کے تناول نفرماتے تھے جیسے کہ آگے آویگا اور یہ بھی نافع ہے بدن کو بیچ
زیادتی قوت اور حفظ صحت کے اور اگر حد نشہ کو پہونچے حرام ہے اور نبیذ سوائے انگور اور کھجور کے اور چیزون کی بھی بنتی ہے جیسے کہ نہایہ میں لکھا ہے کہ نبیذ بنتی ہے
کھجور سے بھی اور انگور سے اور شہد سے بھی اور گیہون سے بھی اور جو سے بھی وغیر ذلک چنانچہ اسلیے مصنف نے انبذہ صیغہ جمع کا لایا تا دلالت کرے اوپر تعدد انواع اسکی کے ☆ع الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدحی ھذا الشراب کلہ العسل والنبیذ والماء واللبن
رواہ مسلم روایت ہے انس سے کہا البتہ تحقیق پلایا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنے کے پینے کی چیزین سب شہد اور نبیذ اور پانی
اور دودھ نقل کی یہ مسلم نے ف پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تھا آیا ہے کہ اس پیالہ کو نضر بن انس نے میراث انس سے آٹھ لاکھ درم کو خریدا اور بخاری نے
وہ پیالہ بصرہ مین دیکھا اور اسمین پانی پیا نہ ہے طالع لکھے ع وعن عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی سقاء یوکا اعلاہ ولہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشاء وننبذہ عشاء فیشربہ غدوۃ رواہ مسلم روایت ہے عائشہ سے کہا
تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مشک مین کہ بند کیجاتی تھی اوپر کی جانب اسکی اور واسطے اسکے تھا دہانہ نیچے کی طرف
وغیرہ ڈالتے تھے ہم مشک مین صبح کو پس پیتے حضرت اسکو رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے حضرت اسکو صبح کو نقل کی یہ مسلم نے ف فرمایا کہتے ہین
توشہ دان کے دہانہ کو اور بیان مراد یہ ہے کہ اس مشک مین دہانہ نیچے کی جانب مین بھی تھا جیسے پکھال مین ہوتا ہے یعنی سر مشک باندھتے تھے اور نیچے کے
دہانہ مین سے نکال کر پیتے تھے اور اسطرح نبیذ بنانی غالباً ہوا سے گرم زمین ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اسمین جلد ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ایک شب و روز سے
حتی کہ تین رات دن تک بھگو رکھنا آیا ہے وہ جاڑے کا ہی زمانہ ہوگا ع وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ
اول اللیل فیشربہ اذا اصبح یومہ ذلک واللیلۃ التی تجیء والغد واللیلۃ الاخری والغد الی العصر فان بقی شیء سقاہ
الخادم او امر بہ فصب رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تھی واسطے انکے اول شب میں
پیتے تھے اسکو جسوقت کہ صبح کرتے اسدن اور اس رات کو آتی اگلے دن اور دوسری رات اور اس سے اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچھ پلاتے اسکو خادم کو
یا حکم فرماتے پھینک دینے کا پس پھینکی جاتی نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت جو نہ پیتے اور خادم کو پلا دیتے سبب یہ تھا کہ تغیر آ رہا جاتی تھی نہ یہ کہ حد نشہ کو پہنچی تھی
اور اسکے پھینکنے کا حکم کرتے اگر پہنچتی حد نشہ کو پس اونچا یہ کسلیے ہے نہ شک کے لیے امر کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ کھاوے
اپنا اوپر کا کھانا اور اپنے مملوک کو کھلاوے نیچے کا کھانا ع وعن جابر قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجدوا
سقاء ینبذ لہ فی تور من حجارۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ نبیذ ڈالی جاتی واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشک میں پس جبوقت
نہ پاتے مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کے لیے پتھر کے باسن مین نقل کی یہ مسلم نے وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن
الدباء والحنتم والمزفت والنقیر وامر ان ینبذ فی اسقیۃ الادم رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کے اور لاکھی باسن کے اور روغن دار ال کے اور لکڑی کے باسن کے اور حکم فرمایا یہ کہ نبیذ ڈالی جاوے بیچ مشک چمڑے کے
نقل کی یہ مسلم نے ف ان ظروف مین نبیذ بنانے سے ابتدائے اسلام مین منع فرمایا تھا بخوف اسکے کہ نشہ جلدی سے آوے اور نہ معلوم ہو حال اسکا پس جب گذرا
زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہے ع
وعن بریدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نھیتکم عن الظروف فان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمہ وکل
مسکر حرام وفی روایۃ قال نھیتکم عن الاشربۃ الا فی ظروف الادم فاشربوا فی کل وعاء غیر ان لا تشربوا مسکرا رواہ مسلم
اور روایت ہے بریدہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تھا تمنے کہ اصل حرمت
واسطے ظروف کے ہے اور یون نہین ہے اسلیے کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہے اس چیز کو کہ حرام ہے اور حرام نہین کرتا اس چیز کو کہ حلال ہے اور حکم یہ ہے کہ جو چیز نشہ لاوے
حرام ہے یعنی جس ظرف مین ہووین اور جو چیز نشہ نہ کرے حلال ہے جس ظرف مین کہ ہو اور ایک اور روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

منع کیا تھا میں نے تم کو پینے کی چیزوں سے یعنی ظروف مذکورہ میں مگر بیچ ظروف چمڑے کے یعنی اور اب نسخ کیا میں نے اس حکم کو اور مباح کیا میں نے پینا سب ظروف میں سو پیو ہر ظروف میں لیکن نہ پیو چیز نشے لانے والی کو نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَہَا بِغَیْرِ اِسْمِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی مالک اشعری سے یہ کہ انھوں نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ پیوینگے بعضے لوگ میری امت میں سے شراب کو نام رکھینگے اس شراب کا ساتھ غیر نام اسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگے بسبب پینے شراب کے ساتھ ناموں نبیذ و شربتوں مباحہ کے جیسے کہ ماء العسل اور مانند اسکے کے اور گمان کرینگے کہ یہ حرام نہیں ہے اسلیے کہ نہ انگور کی ہے اور نہ کھجور کی اور یہ مفید نہیں ہوگا انکو اسکے اباحت میں اسلیے کہ حکم یہی ہے کہ ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے کسی چیز سے بنی ہو کذا قال الشارح اور ظاہر عبارت یہ ہے کہ شراب پیوینگے ولیکن اسکا نام ایک نام اپنی طرف سے رکھ لینگے اور شراب نہیں کہینگے تا لوگ نجانیں کہ شراب پیتے ہیں اور یہ نام رکھنا کچھ فائدہ نہیں دیگا انکو معتبر مسمے ہے نہ اسم ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ لَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹھلیا سبز کی سے کہا میں نے کیا پیویں ہم ٹھلیا سفید میں فرمایا نہ نقل کی یہ بخاری نے ف ٹھلیا سبز سے کہ تمام اسکا ختم ہوا اور جو کہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز سے اباحت نبیذ ٹھلیا غیر سبز کی سمجھے انھوں نے کہا کہ پیویں ہم ٹھلیا سفید میں حضرت نے فرمایا سفید میں بھی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہے اور سبب اسکے کہ اکثر ٹھلیاں کہ انمیں نبیذ بناتے تھے اس زمانے میں سبز ہوتی تھیں ولیکن حکم سبز اور سفید کا ایک ہی ہے اور یہ بھی منسوخ ہے جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے

باب تغطیۃ الاوانی وغیرہا

یہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے باسنوں اور غیرہ باسنوں کے ف یعنی اس باب میں وہ حدیثیں ہیں کہ وارد ہوئی ہیں بیچ ڈھانکنے باسنوں کے رات کو وقت سونے کے اور ایک نسخہ صحیح میں لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہے یعنی یہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے باسنوں کے اور سوا باسنوں کے جیسے کہ بند کرنا دروازے کا اور بجھانا چراغوں کا اور سوا اسکے کا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَہَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْہُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْہِ شَیْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَۃَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَۃً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِیْلَۃَ فَاَحْرَقَتْ اَہْلَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا یَفْتَحُ بَابًا وَّلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَہْلِ الْبَیْتِ بَیْتَہُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْہَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْہَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَّنْزِلُ فِیْہَا وَبَاءٌ لَّا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَّیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ

روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت ہو اول شب کا یا فرمایا شام کرو تم پس بند رکھو تم اپنے لڑکوں کو یعنی نکلنے گھر کے سے روکو انکو اسلیے کہ شیطان یعنی جن پھیلتے ہیں اس وقت پس جب گذرے ایک ساعت رات سے پس چھوڑ دو لڑکوں کو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے دروازے کے اسلیے کہ شیطان

نہین کھولتا دروازے سے بند کیے ہوئے کو یعنی ساتھ ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہی کہ دروازون اور دیوارون مین پیٹھ جاوین ولیکن بسبب
ذکر خدا کے مجال بیٹھنے کی نہین رکھتے اور باندھو دہانے اپنی مشکون کے یعنی جسمین پانی ہوتا کہ انمین کوئی کیڑا پتنگا وغیرہ نہ گر پڑے اور ذکر نام خدا کا یعنی
وقت باندھنے دہانے کے اور ڈھانکو واپنے باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈھانکنے کے اگرچہ عرض مین رکھو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت
ڈھانکنے کی اسی قدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑاؤ پر باسن کے رکھدو تو چیز یہ بھی کافی ہی رفع کراہت اور ضرر مین کہ ہوتا ہی بدون ڈھانکنے مثل تصرف کرنے شیاطین کے
اور مانند اسکے کرو اور بجھاؤ اپنے چراغون کو یعنی سوتے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی یہ الفاظ مشترک ہین درمیان بخاری اور مسلم کے اور حاصل
ہر ایک کی روایت مین یہ مضمون ساتھ الفاظ مختلفہ کے بھی آیا ہی جیسے کہ کہا اور ایک روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو باسنون کو اور
بند کرو منہ مشکون کا اور بند کرو دروازے اور اپنے پاس بٹھا رکھو لڑکون کو شام کے وقت یعنی ادھر ادھر جانے نہ دو اسلیے کہ تحقیق واسطے جنون کے ہی
پھیلنا اور اچک لینا اور بجھاؤ چراغون کو نزدیک سونے کے اسلیے کہ تحقیق چوہا اکثر اوقات بعضے وقت کھینچے جاتا ہی بتی کو پس جلا دیتا ہی گھر کے لوگون کو اور
ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اور بند کرو دروازون کو اور گل کرو چراغون کو اسلیے کہ تحقیق شیطان
نہین کھولتا مشک کو اور نہین کھولتا دروازے کو اور نہین کھولتا باسن کو یعنی بسبب لینے نام خدا کے پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈھانکنے کو مگر اسی قدر کہ
عرض مین رکھے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اس باسن پر یعنی وقت رکھنے لکڑی کے پس چاہیے کہ کرے اسلیے کہ تحقیق چوہا جلا دیتا ہی اوپر گھر کے لوگون کے گھر ان کا
اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ نہ چھوڑو مواشی اپنے کو اور نہ اپنے لڑکون کو جس وقت کہ غائب ہو آفتاب یہان تک کہ جاتی رہے اول تاریکی رات کا یعنی
[illegible] اسلیے کہ تحقیق شیطان [illegible] جاتے ہین [illegible] غائب ہوتا ہی آفتاب یہان تک کہ جاتا رہے اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون
آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اسلیے کہ تحقیق سال بھر مین ایک رات ہی کہ اترتی ہی [illegible] نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اوپر
ڈھکنا یا مشک پر کہ نہو اوپر سر بند یا کہ اترتی ہی [illegible] بات [illegible] روایت متفق علیہ ہو بخاری کی روایت [illegible] لفظ عند المسا کا آیا ہی [illegible] کہ متعلق ہو
ساتھ [illegible] فعل کے [illegible] ممتد ہو [illegible] شام سے وقت عشا [illegible] بند کرے [illegible] اور ڈھانکے باسن کا ہی اور اگر تعلق ہو ساتھ الفاظ کے جیسے کہ
دلالت کرتا ہی سیاق حدیث کا [illegible] انسب ہی اور حاصل معنون کا یہ ہی [illegible] کام کرو [illegible] اول شب مین [illegible] وقت [illegible] کا ہی اور جب [illegible]
گذرے تو چھوڑو لڑکون کو اور کرو یہ کام [illegible] اور اس توجیہ سے موافق ہو جاتی ہی [illegible] ساتھ لفظ متفق علیہ کے اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] عقل کا اور [illegible] مصروف کرنا لڑکے [illegible] شیاطین [illegible] حضرت [illegible] شیطان [illegible]
[illegible] اور کہا قرطبی نے کہ تمام [illegible] کے قبیل ارشاد [illegible] مصلحت [illegible] احتمال [illegible] کہتے ہین [illegible] درمیان
اور عشا کے سوتی [illegible] درمیان [illegible] اور عشا کے [illegible]
[illegible] مذکور ہین [illegible]

وعنہ قال جاء ابو حمید رجل من الانصار من النقیع بإناء [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم الا خمرتہ ولو ان تعرض علیہ عودا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا لایا ابو حمید ایک شخص ہی انصار سے
نقیع سے کہ نام ہی ایک جگہ کا لایا باسن بھرا ہوا دودھ سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کھلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ ڈھانکا
تو نے اسکو اگرچہ ڈھانکنا اتنا ہی ہوتا ہی کہ عرض مین رکھ لیتا اسپر ایک لکڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نہ چھوڑو تم آگ کو گھروں میں یعنی اس آگ کو کہ خوف ہو جلنے کا اس سے جس وقت کہ سونے لگو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آگ شامل ہے چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلوں لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا نہ ہو تو نہیں مضائقہ ہے انکے رکھنے کا اور اس نہی میں داخل نہیں واسطے انتفاء علت کے کذا قال النووی کہتا ہے بندۂ ضعیف کہ اگر آگ بھی گھر میں اسطرح رکھیں کہ خوف جلنے کا اس سے نہ ہو جیسے کہ جاڑے میں بقصد شب بیداری کے یا کسی اور مصلحت کے گھر میں دابا رکھتے ہیں امید ہے کہ یہی قیاس پر ممنوع نہ ہو **وعن** ابی موسیٰ قال احترق بیت بالمدینة علی اهله من اللیل فحدث بشانه النبی صلی الله علیه وسلم قال ان هذه النار انما هی عدو لكم فاذا نمتم فاطفؤها عنكم متفق علیه اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ جل گیا ایک گھر مدینہ میں اسطرح کہ گر پڑا گھر والوں پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اسکا ۔ بہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوائے اسکے نہیں کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے کہ جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جس وقت کہ سونے لگو تم پس بجھا دو اسکو اور دور کرو ضرر اسکا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** جابر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم نباح الكلاب ونهیق الحمیر من اللیل فتعوذوا بالله من الشیطن الرجیم فانهن یرین ما لا ترون واقلوا الخروج اذا هدأت الارجل فان الله عز وجل یبث من خلقه فی لیلته ما یشاء واجیفوا الابواب واذكروا اسم الله فان الشیطن لا یفتح بابا اذا اجیف واذكر اسم الله علیه وغطوا الجرار واكفؤا الآنیة واوكوا القرب رواه فی شرح السنة روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس وقت کہ سنو تم آواز کتوں کی اور آواز گدھوں کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندہ ہوئے سے اسلیے کہ تحقیق کتے اور گدھے دیکھتے ہیں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی شیطان کو اور لشکر اسکے کو دیکھتے ہیں اور کم کرو نکلنا یعنی گھر سے جس وقت کہ تھم جاویں پانوں چلنے پھرنے سے یعنی آمد و رفت لوگوں کی چھوٹے بڑے کی موقوف ہو تو تم بھی کم نکلا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہے اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیر ذلک رات کو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوپر اسلیے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازے کو جس وقت کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوپر اسکے اور ڈھانکو باسن یعنی جن میں پانی ہو اور الٹا کر کر رکھو باسنوں کو یعنی جس وقت کہ خالی ہوں اور باندھو منہ مشکوں کے نقل کی یہ حدیث محی السنہ نے شرح السنہ میں **وعن** ابن عباس قال جاءت فأرة تجر الفتيلة فالقتها بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخمرة التي كان قاعدا عليها فاحرقت منها مثل موضع الدرهم فقال اذا نمتم فاطفؤا سرجكم فان الشيطن يدل مثل هذه على هذه فيحرقكم رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک چوہا اسحال میں کہ کھینچ لایا ایک بتی پس ڈالدی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بوریے پر کہ بیٹھے تھے حضرت اسپر پس جلا دیا اسمیں سے بقدر درہم کے پس فرمایا حضرت نے جس وقت کہ سوؤ تم پس گل کرو چراغ اسلیے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہے مثل اس چوہے کے موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہے شیطان اور باعث ہوتا ہے تمہارے جلنے کا یہاں حیلہ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اس باب میں تیسری فصل مصنف نے نہیں لکھی اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے اور وجہ اسکے بیان نہ کرنے کی اوپر ذکر کی گئی ہے ۔

کتاب اللباس کتاب ہے بیچ بیان لباس کے **ف** لباس مصدر ہے بمعنی ملبوس کے جیسے کتاب بمعنی مکتوب کے اور ماضی اور مضارع اسکے باب علم یعلم سے آتے ہیں اور مصدر اسکا لبس بھی آیا ہے ساتھ پیش لام کے اور لبس ساتھ زبر لام کے بمعنی التباس و خلط کے ہے اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہے ۔

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس قال كان احب الثياب الى النبي صلى الله عليه وسلم ان يلبسها الحبرة متفق عليه روایت ہے انس سے کہ کہا تھی حبرہ محبوب ترین کپڑوں کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو پہنتے تھے یعنی نہ واسطے اور مصلحتوں کے قسم دینے اور بچھانے اور سوائے اسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبرہ ساتھ زبر ب کے اوپر وزن عنبہ کے ایک قسم افضل ہے چادروں یمن کی سے کہ اسپر خطوط سرخ ہوتے ہیں

اور کبھی سبز اور سرخ کی بنی جاتی ہی لکھا ہی علما نے کہ اسی سبب سے حضرت اُسکو دوست رکھتے تھے اور بعضون نے کہا دوست رکھتے تھے اُسکو بسبب بہت نفع اُسکے کے سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑون مین سے ہی اور وارد ہوا ہی انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب اور بعضون نے کہا کہ دوست رکھتے تھے اسکو بسبب اسکے کہ خطوط سرخ ہوتے تھے اسمین اور وہ میل خوردہ ہوتا ہی ع **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ آستینین ایسی تنگ تھین کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینین نہ چڑھ سکین آستینون کے نیچے سے ہاتھ نکالے دھونے کے لیے اور یہ بھی آیا ہی کہ یہ ماجرا سفر کا ہی اور کہا بعضون نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین یعنی سفر مین حضر مین اسلیے کہ آستینین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تھین اور کہا ابن حجر نے کہ قول ائمہ کا اسمین یہ ہی کہ اقسام بدعات مذمومہ سے ہی فراخ کرنا آستینون کا انتہی اور ممکن ہی یہ کہ حمل کیا جاوے قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کے اور صحابہ سے جو منقول ہی وہ محمول ہی فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہی ملتقی مین کہ وہ کتب ائمہ ہمارے کی سے ہی مستحب ہی فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے ع **وعن** ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین متفق علیہ اور روایت ہی ابی بردہ سے کہ کہا نکالی طرف ہمارے حضرت عائشہ رض نے ایک چادر پیوندی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے جو دعا کی تھی اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا یہ اُسی کا اثر تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی بے رغبتی حضرت کی دنیا اور دنیا کے زرق و برق سے پس لازم ہی امت کو پیروی اس حضرت کے ہر خصلت کی ع **وعن** عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام علیہ ادم حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اُسپر چمڑے کا بھرا ہوا اُسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور شمائل ترمذی مین آیا ہی حضرت حفصہ رض سے کہ تھا بچھونا حضرت کا ٹاٹ کا ع **وعنہا** قالت کان وساد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتکئ علیہ من ادم حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتے اُسپر چمڑے کا بھرا ہوا اُسکا پوست خرما تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف** تکیہ کرتے یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی بنانا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے لیکن بغیر اسراف اور انہماک کے تنعم مین ہو اور آنحضرت دوست رکھتے تھے تکیے کو اور تکیہ کرتے تھے اُسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دے تو رد نہ کرے اور ان احادیث سے اور مانند انکے سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہ تھا کہ زہد کرتے تھے دنیا مین اور اعراض کرتے تھے متاع اور لذات دنیا سے اور لباس بھی موٹا اور بچھا پرانا پہنتے اور آیا ہی کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتے اور تکلف نکرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس و قیمتی بھی پہنا ہی لیکن فی الفور کسی کو بخشدیا ہو قید رکھنی نفیس کپڑے کی اور عادت پکڑنی اُسکی اور تکلف کرنا اُسمین خلاف سُنت ہی اگرچہ اصل اباحت رکھتا ہی اور اگر کپڑا موٹا او حقیر بسبب بخل اور خسّت کے یا واسطے اظہار زہد کے یا طمع اور سوال کے لوگون سے بطریق ریا و سمعہ کے پہنے ہیچ ہی بلکہ اکثر اہل خیر و دیانت نے بقصد ستر حال و عفت اور اظہار غنا کے کپڑے نفیس پہنکر اپنے تئین چشم اغیار سے چھپایا ہی اور حاصل یہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کے نہو تو نہین مضائقہ اُسکا اور میانہ روی ہر جگہ محمود ہی ع **وعنہا** قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی نحر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا اُس وقت کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے اپنے گھر مین بیچ گرمی دوپہر کے کہا کہنے والے نے واسطے ابوبکر صدیق رض کے یہ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے ڈھانکے ہوئے سر اپنا چادر کے کونے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ڈھانکنا سر کا تھا واسطے گرمی کے ہو یا اسواسطے

کہ نہ پہچانے حضرت کو کوئی اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث ہجرت کا کہ بعد از قضیہ بیعت عقبہ کے آنحضرت منتظر تھے حکم ہجرت کے اور حضرت ابوبکر التماس رفاقت کی اس سفر میں حضرت سے رکھتے تھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ اگر حکم ہجرت کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا تا کہ حکم ہجرت کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کے گھر میں وقت قیلولہ تشریف لے گئے اور خبر دی کہ حکم ہجرت کا پہونچا اور حکم ہوا کہ ان دنوں میں ادا تو فیق ہوگا پس رات کو کھڑکی کی راہ سے کہ پیچ دیوار گھر ابوبکر کے تھی طرف جبل ثور کی جانب اس کے ہو نکلے اور وہاں تین دن پنہاں ہوئے الی آخر القصہ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ فراش للرجل وفراش لامرأتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بچھونا واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت اسکے کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی آدمی کے لیے تین بچھونے چاہیئے اگر میسر ہوں ایک تو اپنے لیے اور دوسرا بی بی کے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور عذر کے تنہا سووے والا بی بی کے ساتھ سونا اولی ہے اور موافق تر ساتھ سنت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمان کے لیے کہ آوے تو رات کو اسپر سووے یہ تین بچھونے کافی ہیں اور زیادہ ان سے اسراف ہے جیسے کہ فرمایا کہ چوتھا اگر ہو تو شیطان کے لیے نسبت شیطان کی طرف اس سبب سے کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل مفاخرت ہے تو مذموم اور ہر مذموم منسوب اسکی طرف ہے یا اسلیے شیطان کی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہے حاجت سے اسپر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسی کی عادت کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اسکے یہاں بہت آتے ہوں تو ظاہر یہ ہے کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہے کہ واسطے مفاخرت و زینت کے ہو **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ازارہ بطرا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دیکھیگا اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی نظر رحمت سے طرف اس شخص کے کہ دراز کرے یعنی ٹخنے سے نیچے کرے ازار اپنی از راہ تکبر و اترانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے ازار دراز کرے تو حرام نہیں لیکن مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے دراز کرے مانند سردی یا بیماری کے تو مکروہ بھی نہیں **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہاں تک کہ گھسٹتا جاوے از راہ تکبر کے نہیں دیکھیگا اللہ تعالے طرف اسکے دن قیامت کے یعنی نظر رحمت و عنایت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا یا عمامہ یا دوپٹہ یہ سب منع میں داخل ہیں **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بینما رجل یجر ازارہ من الخیلاء خسف بہ فھو یتجلجل فی الارض الی یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ایک شخص گھسیٹتا تھا ازار اپنی از راہ تکبر کے دھسایا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہے زمین میں قیامت تک نقل کی یہ بخاری نے **ف** احتمال ہے یہ کہ شخص کو اس امت سے ہو کہ حضرت نے خبر دی کہ کسی وقت میں یہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع اسکے کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ شخص اگلی امتوں میں سے ہو کہ اس حال میں گرفتار ہوا اور یہ قول صحیح ہے اسی لیے اس حدیث کو بخاری نے ذکر بنی اسرائیل میں لایا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے قارون ہے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نیچی ہو ٹخنوں سے از قسم ازار کے وہ آگ میں ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** وہ آگ میں ہے یعنی ٹخنے سے نیچی جتنی قدر سے قدم پر ازار لٹکتی ہے وہ آگ دوزخ میں ڈالا جاویگا اور بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ یہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ میں سے ہے اور فکر ورزی کا اکثر پیچ حق ازار کے آیا ہے اور وعید شدید اسمیں آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے لٹکائے ہوئے ازار نماز پڑھتا تھا اسکو حضرت نے ساتھ اعادت وضو

اور نماز کے حکم فرمایا چنانچہ یہ روایت اوائل کتاب مین مذکور ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شعبان کی پندرھوین شب مین سب بخشے جاتے ہین مگر عاق اور مدمن خمر اور مسبل ازار نہین بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہی کہ درازی سب کپڑون مین جاری ہی یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت و سنت سے ہو درازی منوع ہی اور تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اسکے کے ہی کہ لباس اکثر لوگون کے عہد نبوت مین چادر و ازار تھے اور فصل دوسری مین ابن عمر سے آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول مین بھی ابن عمر سے کہ پس اس حدیث سے گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور عزیمت

(یعنی اسبال ازار مین اور قمیص اور عمامہ مین ہی جو شخص کہ دراز کرے کوئی چیز کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے اخیر حدیث تک)

یعنی اولویت ازار مین نصف پنڈلی تک ہی اور ازار آنحضرت کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنون کے اوپر تک ہی اور حکم دامن قبا و پیراہن کا بھی یہی ہی اور سنت آستینون مین بند دست تک ہی اور اسبال عمامہ مین ساتھ چھوڑنے شملہ کے ہی زیادہ عادت سے عرض مین اور طول مین اور نہایت اسکی نصف پشت تک ہی اور زیادہ اس سے بدعت اور داخل درازی منوع کے ہی اور یہ فراخی اور درازی کہ بعضے شہرون کے بیچ مین متعارف ہوئی ہی خلاف سنت ہی اور جو درازی کہ بطریق تکبر کے ہی حرام ہی اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شائع ہو مکروہ ہی اور درازی عورتون کے لیے بھی حرام ہی لیکن جائز ہی بقدر ایک بالشت کے یا دو بالشت کے زیادہ بہ نسبت مردون کے بلکہ مستحب ہی بقصد ستر کے کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ رض **تنبیہ** کہتا ہی مؤلف اس کتاب کا کہ اسوقت اسکے خیال مین آیا کہ جو ہر حدیث مین ترجمہ کرتا ہی اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کے اس عبارت کا ترجمہ لکھا ہی رواہ الترمذی مثلا اس سے کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہی اور ان عبارتون کا ترجمہ بارہا گذر چکا ہی پس اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرہ بھی شعور رکھتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن جہان عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے بھی ایسا ہی کیا ہی اور مولانا اسحق صاحب کا ترجمہ اسکے بین انہون نے بھی اسی طرح لکھوایا تھا اول نسخہ

وعن جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِىَ فِىْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِىَ فِىْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے آدمی بائین ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش مین اور یہ کہ لپیٹے بدن پر کہ ہاتھ بھی اندر آ جاوین یا گوٹ مارکر بیٹھے ایک کپڑے مین اس حالت مین کہ کھولے ہو ستر اپنا **ف** نہی بائین ہاتھ سے کھانے کی تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا تحریمی ہی اور ایک جوتے سے چلنے مین بدہیئتی اور خلاف وقار ہی اور اگر جلدی ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہوگا اور لپیٹے بدن پر یعنی چادر کو اسطرح لپیٹے کہ تمام بدن ڈھک جاوے کہ ہاتھ بھی اندر ہی رہین اور کوئی طرف کپڑے کی اٹھا وے نہیں کہ ہاتھ اس سے نکال سکے اور نہ رہے اسلیے کہ اسطرح کا اوڑھنے والا ہو جاتا ہی مانند ٹھوس پتھر کے اور اسطرح کے اوڑھنے کو عرب مین صما کہتے ہین اسلیے کہ بند کر دیتا ہی منافذ کو جیسے کہ صخرہ صماء کہتے ہین یعنی سخت پتھر جسمین کہ کوئی شگاف یا سوراخ نہو

اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی اشتمال صماء نماز مین اور وہ یہ ہی کہ لپیٹ لیوے ساتھ ایک کپڑے کے سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور نہ چھوڑے جگہ ہاتھ کے نکلنے کی اور امام محمد کے نزدیک شرط ہی کہ ازار نہ پہنے ہو اور دورون کے نزدیک یہ شرط نہین اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہی کہ فقہا اشتمال صماء اسکو کہتے ہین کہ لپیٹ لیوے بدن پر ایک کپڑا کہ اسکے ساتھ وہ [illegible] ایک جانب اسکی اٹھا کر [illegible] کہ کھل جاتا ہی بعض ستر اسکا اور حاصل یہ کہ اگر متحقق ہو اس سے کھلنا ستر کا تو وہ حرام ہی اور اگر احتمال ہو کھلنے ستر کا تو مکروہ ہی اور گوٹ مارکر بیٹھنا اسطرح ہی کہ دونون چوتڑون پر بیٹھے اور پنڈلیان کھڑی کرلے اور دونون ہاتھ اپنے لپیٹ لیوے یا کپڑا پیچھے اور دونون پانون پر پیٹھ اسطرح بیٹھے اسصورت مین منع ہی کہ فقط چادر ہی اسکے پاس ہو کہ اگر لپیٹے گا تو ستر کھل جاویگا والا جائز ہی بلکہ مستحب ہی غیر حالت صلوۃ مین کہ آنحضرت کبھی سامنے گوٹ مار کر ساتھ چادر کے اور ساتھ ہاتھ کے بھی بیٹھتے تھے اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اسکے لپیٹنے سے ستر نہ کھلے جائز ہی **وعن** [illegible]

وَاَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر اور انس اور ابن الزبیر اور ابی امامہ سے اُنھون نے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنے گا اُسکو آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ محمول ہے حلال جاننے والے پر یا زجر و تہدید پر یا ایک مدت پر پہلے داخل ہونے جنت کے اسلیے کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نے کہ تاویل اسکی اکثرون کے نزدیک یہ ہے کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتھ سابقین فائزین کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہے احمد نے جویریہ سے من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار ۔ **وعن** ابن عمر قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ پہنتا ہے ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطے اُسکے آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہین حصہ واسطے اُسکے اعتقاد آخرت سے یا نہین ہے حصہ پہنے حریر کے سے آخرت مین جیسے کہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الآخرۃ پس ہوگا کنایہ نہ داخل ہونے سے جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کے ولباسھم فیھا حریر پس اس صورت مین کافر کے حق مین تو ظاہر ہے اور مومن کے حق مین بطریق تغلیظ کے ہے یا یہ کہ نہین داخل ہوگا ابتداء یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ کپڑے آگ کے بدکارون کے ساتھ ۔ **وعن** حذیفۃ قَالَ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرَبَ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَالذَّھَبِ وَاَنْ نَاْکُلَ فِیْھَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اُسنے منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیین ہم بیچ باسن چاندی اور سونے کے اور یہ کہ کھاوین ہم اُسمین اور منع کیا پہنے حریر اور دیباج کے سے کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور یہ کہ بیٹھین ہم اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی سونے کا اور حریر کا اوپر ہوچکا ہے اور فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے کہ جیسے استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہے ایسے ہی حرام ہے پہنانا اُسکا لڑکون کو اور گناہ ہوتا ہے پہنانے والے کو اور کہا امام ابوحنیفہ رح نے کہ نہین مضائقہ ہے حریر کے بچھانے کا اور سونے کا اُسپر اور اسی طرح اگر تکیے اور پردے حریر کے ہون تو نہین مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ یہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہے تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہ پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول لاباس کے اسلیے کہ پرہیزگار وہ شخص ہے کہ چھوڑ دے مالا باس بہ بخوف اسکے کہ ہو اُسمین باس اور یہی معنی ہین اس حدیث مشہور کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابوحنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونے اس نہی کے تحریمی اور نصوص تحریم پہنے حریر کی نہین مشتمل اسکو اسلیے کہ بیٹھنے پر نہین اطلاق کیا جاتا ہے پہننا پس اسلیے حکم کیا ساتھ تنزیہ کے ۔ **وعن** علی قال اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃُ سِیَرَاءَ فَبَعَثَ بِھَا اِلَیَّ فَلَبِسْتُھَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِھَا اِلَیْکَ لِتَلْبَسَھَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِھَا اِلَیْکَ لِتُشَقِّقَھَا خُمُرًا بَیْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خطدار پس بھیجا اُسکو طرف میرے پس پہنا مین نے اُسکو پس پہچانا مین نے غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ تحقیق مین نے نہین بھیجا تھا اسکو طرف تیرے تاکہ پہنے تو اُسکو سوا اسکے نہین کہ بھیجا تھا مین نے اسکو طرف تیرے تاکہ پھاڑ کر اُسکو اوڑھنیان کر کر تقسیم کر دے درمیان عورتون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہننا حضرت علی نے یہ سمجھکر کہ حضرت نے پہننے کے لیے بھیجا ہے اگر جائز ہوتا پہننا اسکا تو حضرت کاہیکو بھیجتے اور حضرت اسی لیے غصہ ہوے کہ اکثر تار اسمین ریشمی تھا اسی لیے خفا ہوے کہ کیون نہ سوچے وہ کہ یہ لباس متقی کا نہین ہے یعنی اگرچہ ریشم اسمین اسقدر تھا کہ جائز تھا پہننا اُسکا لیکن انکی شان سے بعید تھا پہننا اسکا ۔ **وعن** عمر اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْہِ الْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَۃَ وَضَمَّھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّہٗ خَطَبَ بِالْجَابِیَۃِ فَقَالَ نَھٰی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کے اور اٹھائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا اُن دونوں کو یعنی اسقدر حریر اگر لباس میں ہو مباح ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ کے کہ نام ہے ایک شہر کا شام میں پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے **ف** پہلی روایت سے مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا اَخْرَجَتْ جُبَّۃً طَیَالِسَۃً کِسْرَوَانِیَّۃً لَھَا لِبْنَۃُ دِیْبَاجٍ وَفَرْجَیْھَا مَکْفُوْفَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ وَقَالَتْ ھٰذِہٖ جُبَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُھَا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُھَا فَنَحْنُ نَغْسِلُھَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسما بیٹی ابوبکرؓ کی سے یہ کہ انھوں نے نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی انمیں ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور دکھی میں تھے دونوں کشادگیاں اُسکی لگی ہوئیں ساتھ ریشمی کپڑے کے اور کہا اسما نے کہ یہ ہے جبہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک عائشہؓ کے پس جبکہ وفات کی گئیں حضرت عائشہ لیا میں نے اُسکو یعنی مجھکو پہنچا وہ میراث میں اسلیے کہ یہ بہن تھیں حضرت عائشہؓ کی اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اُسکو یعنی کبھی کبھی اور ہم دھوتے ہیں اُسکو واسطے بیماروں کے طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** طیالس ساتھ زیر لام کے جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہے کہ وہ معرب تالسان کا ہے معنی چادر کے کہ سوف سیاہ کی ہوتی ہے اور یہ جبہ سیاہ صوف ہوتا ہے اور کسروانیہ نسبت ہے طرف کسریٰ کے ساتھ زیر کاف کے اور بعضوں نے کہا ساتھ زبر کاف کے معرب خسرو کہ لقب ہے بادشاہ فارس کا اور دونوں کشادگیاں اُسکی کہ ایک آگے ہوتی ہے اور ایک پیچھے جیسے کہ بعضے جبوں میں معلوم ہے کہ آگے پیچھے دامن میں چاک کھلے ہوتے ہیں لیس راوی کہتا ہے کہ دیکھا میں نے دونوں چاکوں کو اوپر سنجاف حریری لگی ہوئی تھی اور غرض اسما کی نکالنے اس جبہ کے سے اور دکھلانے اسکے کے سے لوگوں کو ظاہر کرنا ہے نعمت و برکت کا اور ہونا اسکا نزدیک اُنکے تھا اور بیان کرنا اِسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف لگی ہو تو جائز ہے پہننا اسکا اور حضرت نے پہنا ہے اور اگر کوئی کہے کہ دوسری حدیث عمران بن حصین سے حدیث آئی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں پہنتا میں قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہ حدیث منافی اسکے ہے جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ حدیث عمران کی محمول ہے اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سے ہو اور اس حدیث میں کلام اس سے یا یہ کہ حدیث عمران کی میں بیان ورع کا ہے اور حدیث اسما میں اصل جواز اور بعضوں نے کہا کہ تحمل ترقہ قمیص میں جبہ سے زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ معمول ہے اور دھوتے ہیں ہم الخ یعنی پلاتے پانی دھویا ہوا اسکا اور طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اسکے یعنی ساتھ پانی اسکے کے یا ساتھ نفس جبہ کے ساتھ رکھنے اسکے کے سر پر اور آنکھوں پر اور ساتھ برکت حاصل کرنے کے ساتھ لگانے ہاتھ کے اور بوسہ دینے کے واسطے امید ہے **وعن** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ بِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّھُمَا شَکَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَھُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا رخصت دی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے کھجلی کے کہ تھی اُن دونوں کو یعنی کھجلی بسبب جوؤں کے تھی جیسے کہ آگے کی روایت میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ کہا انسؓ نے یہ کہ اُن دونوں نے شکایت کی جوؤں کی پس رخصت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بیچ پہننے کرتے ریشمی کے **ف** موفرین لکھا کہ ریشم گرم اور مفرح ہے اور پہننا اسکا دفع کرتا ہے جوؤں کو **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْھُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا دیکھے مجھپر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وہ کپڑے کسنبہ کے رنگے ہوئے پس نہ پایا تحقیق یہ کہ قدر کے کپڑون سے ہین کہ نہین تمیز کرتے وہ حلال حرام مین اور نہین فرق کرتے بیچ لباس مردون اور عورتون
سنہ مین پس نہ پہنو تو انکو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبداللہ نے کہا مین نے دھو ڈالون مین انکو فرمایا حضرت نے بلکہ جلا دے انکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہی شارحین نے
کہ امر آنحضرت کی جلانے سے مبالغہ ہی بیچ نکالنے اسکے کے ملک سے بیع کے یا ہبہ کے غرضکہ جسطرح ہو اپنے سے جدا کرنا چاہیے اور حکم دھونے کا اس سبب سے کیا
کہ کپڑا کسنبا اگرچہ مردون کو حرام یا مکروہ ہی لیکن عورتون کے لیے مکروہ نہین پس اسکے دھونے مین ضائع کرنا مال کا ہی پس پایا نہ اپنی عورتون کو دیدے
یا بیچ ڈالے یا اور عورتون کو دیدیوے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاوین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبداللہ بن عمرو بنظر ظاہر امر کے گئے اور ان کپڑون کو
جلا دیا جب دوسرے دن حضرت کے پاس حاضر ہوئے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیون نہ پہنایا تونے ان کپڑون کو اپنی عورتون کو اسلیے کہ وہ ان کا پہننا
عورتون کو اور بقرینہ اس روایت کے حمل کیا ہی شارحین نے جلانے کو اوپر خلاف ظاہر کے اور یہ جو بعضون نے لکھا ہی کہ امر جلانے کا مبالغہ ہی بیچ کھو دینے اثر
اسکے کے یہ خلاف روایت و درایت کے ہی **تنبیہ** بیچ پہننے کسنبے کے علما کو اختلاف ہی بعضے اسکو مطلق حرام جانتے ہین اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہین کہ
بعد بننے کے رنگا ہو حرام ہی اور اگر بعد رنگنے کے بنا ہو مباح ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بو اسکی زائل ہوئی ہو مباح ہی والا حرام اور بعضے کہتے ہین کہ پہننا اسکا
مجالس مین مکروہ ہی اور اگر گھر مین پہنے درست ہی اور مختار مذہب حنفی مین کراہت تحریمی ہی اور نماز اس سے مکروہ اور بیچ رنگ معصفر کے سوا کسنبے کے بھی اختلاف ہی
اور شیخ قاسم حنفی نے کہ بڑے علمائے متاخرین مصر سے ہین اور استاد قسطلانی کے ہین فتوی دیا ہی کہ حرمت بسبب رنگ کے ہی [illegible]

وسنذکر حدیث عائشة خرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات غداة في مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ کی کہ سرا اسکا یہ ہی خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ام سلمة قالت كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص رواه الترمذي وابو داود. روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا تھا بہت محبوب کپڑون مین سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے
ف اسلیے کہ اس سے اعضا خوب ڈھکتے ہین اور سبک ہوتا ہی بدن پر اور پہننے والا اسکا بہت متواضع ہوتا ہی اور جو چیز محبوب ہو محبوب حضرت کی
نزدیک ہوگی البتہ اسمین اسرار اور انوار ہونگے کہ غیر اسکے مین نہونگے جیسے حکم تمام مستحبات کا ہی **وعن** اسماء بنت يزيد قالت كان كم قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الرسغ رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا تھی آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچے تک نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** بعضی روایتون مین سر انگشت تک بھی آستین حضرت کی آئی ہی اور آیا ہی کہ کرتا حضرت کا ٹخنے سے اونچا تھا

وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لبس قميصا بدأ بميامنه رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ داہنی طرف قمیص کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میامن جمع میمنہ
کی ہی معنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہی کہ جانب یمین یعنی داہنی قمیص کی شامل آستین کو ہی اور اس حصہ کو کہ یمین ہی نیچے تک یعنی گلے وغیرہ کو

وعن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ازرة المؤمن الى انصاف ساقيه لا جناح عليه فيما بينه وبين الكعبين ما اسفل من ذلك ففي النار قال ذلك ثلث مرات ولا ينظر الله يوم القيمة الى من جر ازاره بطرا رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندھنے مومن کے آدھی پنڈلیون تک ہی یعنی اولی تو یہ ہی اور نہین گناہ مومن کامل پر بیچ

پہنچے تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کے اور جو نیچے ہو سو نیچے اسکے پس بیچ آگ کے ہے کہا یہ تین بار اور نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ دن
قیامت کے طرف اُس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** سالم عن ابیه عن النبی صلی اللہ
علیه وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامة من جر منها شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیه یوم القیمة رواه ابوداود
والنسائی وابن ماجة اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
درازی بیچ تہبند کے اور پیرہن کے اور پگڑی کے ہے جو شخص کہ لٹکا کر کھینچے انمیں سے کچھ ازراہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی درازی کہ حرام یا مکروہ ہے فقط ازار ہی میں نہیں جیسے کہ مشہور ہو گیا ہے بلکہ پیرہن اور عمامہ میں بھی ہوتی ہے چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا
بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کے پہلی فصل میں ہو چکا ہے **وعن** ابی کبشة قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم بطحا رواه الترمذی وقال هذا حدیث منکر اور روایت ہے ابی کبشہ سے کہ کہا اُسنے تھیں ٹوپیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابیوں کی سر سے لگی ہوئیں نہ بلند نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** کہا اکثر شارحین نے کمام ساتھ زبر کاف کے جمع کمہ کی ہے ساتھ پیش کاف کے
جیسے قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتے ہیں ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتھ پیش بے کے اور جزم طا کے جمع بطحا کی ہے بمعنی زمین مستوی سنگستان کے یعنی تھیں ٹوپیاں
اُنکی ... اور مبسوط لگی ہوئی سر سے نہ دراز و بلند کی ہوئی اوپر ... اور بعضوں نے کہا کمام جمع کم کی ہے جیسے آستین ... جیسے خفاف ساتھ زیر قاف کے جمع قف مضموم القاف
کی ہے بمعنی زمین بلند کے اور بطحا کے معنی ... کشادہ ... اسلیے کہ زمین بطحا کشادہ بھی ہوتی ہے یعنی آستینیں انکی نہیں تھیں رومی یا ہندی
بلکہ تھیں چوڑی بمقدار بالشت کے **وعن** ام سلمة قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حین ذکر الازار فالمرأة یا رسول اللہ
قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنها قال فذراعا لا تزید علیه رواه مالک وابوداود والنسائی وابن ماجة وفی
روایة الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامهن قال فیرخین ذراعا لا یزدن علیه اور روایت ہے
ام سلمہ سے کہ کہا اُنہوں نے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت ... ذکر کیا ازار کا کہ ... پس کیا کام کرے
عورت اور کیا حکم ہے اسکی ازار کا یعنی اگر دراز کرے تو حد اسکی کہاں تک ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکاوے اور دراز کرے عورت ازار اپنی
ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے اور بعضوں نے کہا ٹخنوں سے پس کہا ام سلمہ نے اُسوقت کھل جائیگا ستر ہے یعنی اگر ایک بالشت بھر ازار زیادہ ڈھیلی
تو بھی احتمال کھلنے ستر کا ہے بسبب درازی پنڈلی اسکی کے پس فرمایا اگر کھلا رہتا ہے اسقدر بھی تو دراز کرے ایک گز یعنی ایک ہاتھ اور معنی یہ ہیں کہ دراز کرے بقدر ایک بالشت
یا ایک گز کے کہ پہونچے یہ مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈھکے رہیں بیچ مبالغہ کیا ہے نہی کے زیادتی ت ساتھ قول اپنے کے کہ نہ زیادہ کرے عورت ایک گز پر نقل کی یہ
مالک اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کے ابن عمر رضہ سے یوں آیا ہے پس کہا ام سلمہ نے اسوقت کھلے رہینگے قدم انکے فرمایا پس
لٹکاویں ایک ہاتھ بھر نہ زیادہ کریں اس پر **وعن** معاویة بن قرة عن ابیه قال اتیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فی رهط من مزینة
فبایعوه وانه لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصه فمسست الخاتم رواه ابوداود اور روایت ہے معاویہ بیٹے قرہ سے
اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا اُسنے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے یعنی واسطے بیعت اسلام کے پس بیعت کی انہوں نے
حضرت سے اس حال میں کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے گھنڈیاں کھلی ہوئی پس داخل کیا میں نے ہاتھ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کے پس ہاتھ پھیرا میں نے مہر نبوت پر نقل کی یہ
ابوداؤد نے **ف** گریبان آنحضرت کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تھا چنانچہ بہت حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسپر شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعضے لوگ کہ انکو
علم سنت کا نہیں گمان کرتے ہیں کہ رکھنا گریبان پیراہن کا سینہ پر بدعت ہے یہ قول انکا باطل ہے **وعن** سمرة ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتے ہین اور کفن دو سفید اپنے مردون کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بہت پاک ہوتے ہین بسبب اسکے کہ بہت دھوئے جاتے ہین بسبب جلدی میلے ہونے کے بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خورہ ہوتا ہے اور اس سبب سے نہین دھویا جاتا ہے مگر بعد دیر کے اور بہت پاکیزہ ہوتا ہے بسبب نہ ملنے کے اور رنگوں مین اور خوشتر ہے بسبب میلان طبع سلیم کے طرف اُسکے اور جہان کہ ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ اختیار کیا ہے بعض صوفیہ نے کپڑا نیلہ وغیرہ بسبب قلت محنت دھونے اُسکے کے پس وہ خارج ہے اس حکم سے پہنانا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہے کفن مین اسلیے کہ میت روبرو ہوتا ہے ملائکہ کے جیسے کہ پہننا اُسکا افضل ہے واسطے اُسکے کہ حاضر ہو محافل مین مانند داخل ہونے کے مسجد مین واسطے جمعہ اور جماعت کے اور ملاقات علماء کے اور بزرگون کے لیکن عید مین بعضون نے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو نظر کرنے کر طرف اظہار مزید نعمت کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ آنحضرت اوڑھتے تھے چادر سرخ یعنی سرخ خطون کی عیدین مین اور جمعہ مین

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندھتے شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان دونون مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عوف سے کہ کہا پگڑی بندھائی مجھکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگے میرے اور پیچھے میرے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی دونون طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹھ پر جاننا چاہیے کہ باندھنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثین اُسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہے کہ دو رکعتین عمامہ سے بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سے اور جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ مین افضل ہے لیکن دائمی نہین آنحضرت کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار مین اُڑس لیتے اور چھوڑتے سر دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیچھے ہوتا تھا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دو مونڈھون کے اور چھوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہے کتا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر تا نیم پشت اور درازی اُسکی زیادہ اس سے بدعت ہے اور داخل اسبال اور اسراف ممنوع کا اور اگر بطریق تکبر کے ہو حرام ہے ورنہ مکروہ و خلاف سنت اور لکھا ہے محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملے کی بوقت نماز کے بھی موافق سنت کے نہین اور صواب یہ ہے کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہے اور سنن زوائد کے مقابلہ سنن ہدی کے اور اسکے ترک مین گناہ و برائی نہین اگرچہ اُسکے فعل مین ثواب و فضیلت ہے اور بعضون نے جو سنت مؤکدہ کہا ہے خلاف تحقیق کے ہے اور کنز مین کہا مستحب ہے پہننا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈھون کے وکذا فی غیرہ من کتب الحنفیہ

وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہے رکانہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کے پگڑی باندھنی ہے ٹوپیون پر نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی نہین درست **ف** اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے اور سکوت کیا اُس سے اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونون کے اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ ہم دستار باندھتے ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندھتے ہین بغیر ٹوپی کے اور دوسرا احتمال یہ کہ ہم دستار باندھتے ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتے ہین بغیر عمامہ کے اور لکھا ہے شارحین نے کہ مراد معنی اول ہین اسلیے کہ دستار باندھنی مشرکون کی تحقیق معلوم نہین پس ٹوپی پہننا ہی کافی ہوا واقع ہے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتوں کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردوں
امت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف لفظ مرد شامل ہے لڑکوں کو بھی لیکن از بسکہ وہ مکلف نہیں ہیں
[illegible] پہنانا انکو [illegible] لڑکوں پر [illegible] حرام ہے [illegible]
[illegible] وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسألک خیرہ وخیر
ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ رواہ الترمذی وابو داود [illegible] ابی سعید خدری سے کہ [illegible]
[illegible] یا کرتا یا چادر پھر کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے [illegible] جیسا
[illegible] اور کوئی [illegible] اسکا [illegible]
[illegible] تیرے برائی اسکی سے اور برائی اس چیز سے کہ بنایا گیا ہے
واسطے [illegible] ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وعن معاذ بن انس عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی
ہذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ الترمذی وزاد ابو داود ومن
لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر
اور [illegible] کے سبب [illegible]
[illegible]
[illegible] اور دیا مجھکو [illegible]
[illegible] وعن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ اذا اردت اللحوق
بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان قال محمد بن اسمعیل صالح بن حسان منکر الحدیث [illegible]
[illegible] مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اگر چاہتی ہے تو ملنا ساتھ میرے
دنیا اور آخرت میں پس چاہیے کہ کفایت کرے تجھکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچ تو ہمنشینی دولتمندوں کی سے اور نہ پرانا گن کپڑے کو اور
نہ پھینک اوسے اسکو سبب [illegible] پیوند لگاوے تو اسکو نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث صالح بن حسان
کی سے اور کہا محمد بن اسمعیل نے یعنی بخاری نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے یعنی حدیث اسکی منکر ہے ف مانند توشہ سوار کے رغبت دلائی حضرت نے
اوپر قناعت کرنے کے تھوڑی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیے ہو کہ وہ تیز جاتا ہے منزل پر جلد پہنچتا ہے پس اسکو تھوڑا سا توشہ کافی ہے بخلاف
پیادہ کے کہ سفر میں دیر لگتی ہے اسلیے اسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہے نہ بچ تو الخ اسلیے کہ ہمنشینی انکی باعث ہوتی ہے محبت شہوات ولہو اسکی

اسلیے فرمایا اللہ تعالی نے ولا تمدن عینیک الی غ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بچو ہمنشینی موتی کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا اغنیا اور پیوند کر کے
تو پہنے اسکو ایک یا اسمیں غنیمت ولائی او پر کفایت کرنے کے کپڑے حقیر پر چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ایام خلافت میں ایک روز خطبہ پڑھتے تھے بارہ پیوند تہبند
باندھے ہوئے تھے ع ح **وعن** أبي أمامة إياس بن ثعلبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تسمعون ألا تسمعون إن
البذاذة من الإيمان إن البذاذة من الإيمان رواه أبو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اسکا ایاس بن ثعلبہ ہے کہ کہا انسے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں سنتے تم کیا نہیں سنتے تم یعنی سنو تحقیق کہنگی کپڑوں کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے تحقیق کہنگی کپڑوں کی
اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی تواضع لباس میں اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان سے ہے کہ ایمان لانا
ترک پر اور زینون آخرت کی پر باعث اسکا ہوا ہے ع ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لبس ثوب شهرة
في الدنيا ألبسه الله ثوب مذلة يوم القيامة رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا میں پہناویگا اسکو اللہ تعالی کپڑا ذلت کا دن قیامت کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
ف کپڑا شہرت کا یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے کہ بسبب اسکے اپنے تئیں لوگوں میں معزز و مشہور کرنا چاہے اسکو اللہ تعالی پہناویگا کپڑا
ذلیل و حقیر کہ ساتھ اسکے ذلیل ہوویگا اور نہ عزت کریگا اسکو دن قیامت کے اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالی کی خوشی کے لیے
دنیا میں پہناویگا اسکو اللہ تعالی کپڑا عزت کا عقبیٰ میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہرت کے کپڑے سے کپڑے حرام ہیں کہ مباح نہیں پہننا انکا اور بعضوں نے کہا
کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے اور خوار رکھنے فقرا کے اور دل شکستہ کرنے انکے کے پہنے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی و منساف کے پہنے یا بقصد اظہار زہد
و پارسائی کے پہنے اور بعضوں نے تاویل کیا ہے کپڑے کو ساتھ نفس اعمال کے کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئیں ساتھ اسکے مشہور کرے اور اسمیں شک نہیں کہ وجہ
اول ظاہر ہے اور موافق ہے ساتھ سیاق حدیث کے ع ح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم
رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے اسی ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مشابہت کرے ساتھ کسی قوم کے پس وہ انہیں سے ہے
نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی مشابہ کرے اپنے تئیں ساتھ کفار کے مثلا لباس وغیرہ میں یا ساتھ فساق و فجار کے یا ساتھ اہل تصوف و صلحا کے
پس وہ انہیں سے ہے یعنی گناہ و خیر میں [illegible] کے لکھے ہیں [illegible] بات کو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق میں ہو یا افعال میں ہو یا لباس میں ہو یا کھانے
ہو یا پینے میں ہو یا رہنے میں یا بولنے میں یا مکان بنانے میں وغیرہ ذلک ع ح **وعن** سويد بن وهب عن رجل من أبناء أصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه وفي رواية
تواضعا كساه الله حلة الكرامة ومن تزوج لله توجه الله تاج الملك رواه أبو داود وروى الترمذي منه عن معاذ بن
أنس حديث اللباس اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا اولاد صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نقل کی اسنے اپنے باپ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا اس حال میں کہ قادر ہو اسپر اور ایک روایت میں لفظ تواضعاً کا آیا
آیا ہے یعنی چھوڑ دے کپڑا زیب و زینت کا پہننا بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کے پہناویگا اسکو اللہ تعالی جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اسکو دیگا کہ باعث
رفعت و بزرگی کا ہو گا یا بزرگی اسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت میں بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ کے اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہناویگا اسکو
یعنی جو شخص فروتنی کرے اللہ کے لیے بلند قدر کرتا ہے اسکو اللہ
اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے جملہ اس حدیث سے حدیث لباس کی معاذ بن انس سے **ف** قادر ہو اسپر یعنی اس کپڑے کے
پہننے پر اور ترک کیا ہو اللہ کے ڈر کے سے یا امید ملنے مرتبہ آخرت کے یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کے اور نکاح کرے واسطے خدا کے یعنی نکاح کرے کسی الٰہی غرض کے

کردہ نہ اسکے برابر ہو کچھ فوقیت مین اور نہ عزت مین اور نہ غنا مین محض اللہ کی رضا کے لیے یا واسطے محفوظ رکھنے نفس کے فتنہ سے اور محافظت دین کی کے اور طلب نسل کے ہو
اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت مین تاج و بادشاہت عطا فرماویگا اسکو یا یہ کنایہ ہے توقیر اسکی سے دنیا اور آخرت مین اور حدیث لباس کی کہ کہا من ترک لباس
جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج تتر الخ ؏ ع ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے
اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے یہ کہ دکھلایا جاوے اثر نعمت اُسکی کا
اوپر بندے اسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب دے اللہ تعالی بندے کو نعمت تو ظاہر کرے اُسکو یعنی کپڑے پہنے لائق حال
اپنے کے بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت و شکر گزاری اسکی کے اور تا محتاج واسطے طلب زکوۃ و صدقات کے اسکی طرف رجوع کرین نہ بقصد
تکبر اور اترانے کے اس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا … اور گویا یہ حجت کہ ان … کا ہے اور اسی طرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندے کو دیوے
مثل علم و فضل کے چاہیے کہ ظاہر کرے اسکو تا لوگ فائدہ اٹھاوین اس سے اگر کوئی کہے کہ پہلی حدیث مین رغبت دلائی ترک زینت پر اور اسمین رغبت دلائی
زینت کرنے پر پس دفع تعارض کا کیونکر ہو جواب یہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تا کہ نہ اعراض کرے اس سے وقت حاجت کے اور نہ تکلف کرے واسطے
کپڑون مکلف کے جیسے کہ دیکھی جاتی ہے عادت لوگون کی یہان تک کہ علما و صوفیہ مین بھی پس جو شخص کہ کپڑے ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کے پہنے کپڑے پر
اور نظافت پر پس نہین اچھا اسلیے کہ یہ خست و دناءت ہے ؏ ح وعن جابر قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرا فرأی رجلا
شعثا قد تفرق شعرہ فقال ما کان یجد ھذا ما یسکن بہ راسہ ورای رجلا علیہ ثیاب وسخۃ فقال ما کان یجد ھذا
ما یغسل بہ ثوبہ رواہ احمد والنسائی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک
شخص پراگندہ بال کہ پراگندہ تھے بال اُسکے سر کے پس فرمایا کیا نہین پاتا یہ شخص اس چیز کو کہ سمیٹے اور درست کرے ساتھ اسکے بال سر اپنے کے اور دیکھا ایک
اور شخص کو کہ تھے اسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہین پاتا یہ شخص اس چیز کو کہ دھوئے ساتھ اسکے کپڑے اپنے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف یعنی صابون
وغیرہ … اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح بدن و ستھرائی کپڑون کی نزدیک آنحضرت کے محبوب تھی اور خلاف اسکا مکروہ اور یہ جو آیا ہے کہ البذاذۃ من الایمان تو بذ
بذاذۃ سے قناعت کرنی … پس منع … نظافت … کہ حق مین آیا ہے انما من الدین اور نہین مستلزم ہے بذاذۃ ذلت کو نزدیک
اہل یقین کے واللہ اعلم ؏ ح وعن ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب دون فقال
الک مال قلت نعم قال من ای المال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من الابل والبقر والغنم والخیل والرقیق
قال فاذا اتاک اللہ مالا فلیر اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ رواہ النسائی وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح
اور روایت ہے ابی الاحوص سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ تھے بدن پر میرے کپڑے ناکارہ پس
فرمایا مجھکو کیا ہے تیرے پاس مال کہا مین نے کہ ہان فرمایا کس قسم کا مال ہے کہا مین نے ہر قسم کا مال ہے تحقیق دیا ہے مجھکو اللہ تعالی نے اونٹ گائین بکری
گھوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہے تجھکو اللہ تعالی نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنے اسکے تجھکو نقل کی یہ نسائی نے
اور شرح السنہ مین روایت کی ہے ساتھ اور لفظون کے کہ مصابیح مین مذکور ہین یعنی عبارت مختلف ہے اور مضمون دونون کا ایک ہے ف یعنی پہن لباس اچھا
تا کہ جانین لوگ کہ تو غنی ہے اور اللہ نے دین تجھکو نعمتین اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ یہ بات حاصل ہوتی ہے بیچ پہننے کپڑے اچھے اور ستھرے اور نئے کے بقدر مقدور کے بغیر واسطے
کہ مبالغہ کرے نفاست مین اور ساتھ باریکی پہننے مین اور اوپر تلے پہننے مین اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منع فرماتے تھے شہرتین سے یا ایک کپڑے سے

اور موٹے سے اور نرم سے اور سخت سے اور دراز سے اور کوتاہ سے ولیکن میانہ ہو اسکے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ تنگی کپڑے کی محمود ہے اور از افعال
ایمان سے ہے بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کے دنیا میں اور تواضع اور انکسار کے ہو اور اگر بسبب بخل و خست کے ہو باوجود قدرت کے تو قبیح و مذموم ہے **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا گذرا ایک شخص اس حال میں کہ اسپر تھے دو کپڑے سرخ پس سلام کیا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس
نہ جواب دیا آپ نے اسکو سلام کا نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر
کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنے کے مستحق جواب دینے اور اکرام کرنے کا نہیں ہوتا اور بچھونا ریشمی اگرچہ یہ بھی کہ وہ ہے مانند پہننے کے نزدیک صاحبین
اور منع تھے امام اعظم رح کے نزدیک یہ مباح ہے اور [illegible] اور بچھونا کہ وہ ہے تکیہ کہ جو ہے اسپر اور سونا اسپر جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
مکروہ ہے نزدیک صاحبین [illegible] **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ
وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيرِ وَقَالَ أَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سوار ہوتا میں زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہیں پہنتا میں کسمبا اور نہیں پہنتا میں
پیراہن کہ سنجاف ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبو مردوں کی ایسی چاہیے کہ بو ہو اور رنگ نہ ہو مانند گلاب و عطر وغیرہ کے کہ تازہ [illegible]
اور خوشبو عورتوں کی چاہیے کہ رنگ رکھتی ہو اور بو نہ ہو مانند زعفران اور مہندی اور [illegible] باہر نہ نکلیں اور [illegible] مردوں کی بو
نقل کیا یہ ابوداود نے **ف** ارجوان ساتھ پیش ہمزہ اور جیم کے اور بیچ میں [illegible] معنی زین پوش ریشمی سرخ کے اور معنی یہ ہیں کہ نہیں [illegible] ارجوانی
اسواسطے کہ [illegible] زین پر ارجوان ہو کذا قالہ بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ میں لکھا ہے کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ اسمیں
[illegible] پھول نکلتے ہیں اور رنگ نہایت [illegible] اسکے ہوتا ہے اسکو بھی ارجوان کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ارجوان ایک رنگ سرخ ہے اور قاموس میں کہا ارجوان
[illegible] ہوتا ہے [illegible] اسکا [illegible] مبالغہ [illegible]
[illegible] اطلاق [illegible] طریق اولی [illegible]
[illegible] اور تقوی پر اور [illegible]
[illegible] اور حدیث خبری بمعنی امر کے اور معنی یہ ہیں کہ ہو خوشبو مردوں کی بے رنگ کے اور خوشبو عورتوں کی رنگ ہو [illegible]
اور [illegible] ظاہر ہو [illegible] پوشیدہ ہو [illegible] عورتوں کی [illegible] پوشیدہ اور [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible] **وعن** أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ
فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ریحانہ سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے دانتوں کے تیز کرنے سے اور
گودنے سے اور بال اکھاڑنے سے اور [illegible] مرد کے ساتھ مرد کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور [illegible] عورت کے ساتھ عورت کے بدون حائل ہونے
کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگاوے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیوں کے یا لگاوے مونڈھوں پر ریشمی کپڑا مانند عجمیوں کے اور منع کیا لوٹ سے اور
سوار ہونے سے اوپر زین چیتے کے چمڑے کے اور منع کیا پہننے چھاپ کے سے مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** دانتوں کے تیز کرنے سے

عرب میں عورتیں بڑھیاں دانتوں کے سرے تیز کیا کرتی ہیں اور باریک تا مشابہ جوانوں کے ساتھ ہوں اس سے حضرت نے منع فرمایا اور گودنے سے یعنی سوئی سے بدن گود کر نیل یا سرمہ بھرتی ہیں اس سے بھی منع فرمایا اور بال اکھاڑنے سے یعنی سفید بال داڑھی اور سر کے چننے یا اکھاڑنے سے بال داڑھی اور بھون کے واسطے زینت کے یا عورتیں جو بال چہرے پر سے اکھاڑتی ہیں یعنی پیشانی کے بال چنتی ہیں اس سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزوں سے یہ ہے کہ لازم آتی ہے تغییر خلقت الٰہی کی اور ارتکاب ہوتا ہے تکلف مذموم کا اگرچہ عورتوں کو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضوں نے بالوں کے اکھیڑنے کو ساتھ اکھیڑنے بالوں سر اور داڑھی کے وقت مصیبت کے تفسیر کیا ہے اور مخواب ہونے مرد کے سے الخ یعنی دونوں ایک کپڑے میں ننگے سوویں اور ظاہر اطلاق ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو نہی مقید ساتھ اس حال کے کہ نہوں دونوں ستر ڈھکے ہوئے اور ایسے ہی دونوں احتمال عورتوں کے حق میں ہیں اگر خوف فتنہ اور فساد کا خود ظاہر ہے اور بغیر اسکے بھی خالی ترک ادب اور بیحیائی سے نہیں اور استر ریشم کا الخ یعنی ریشمی کپڑا بچھانا حرام ہے مردوں کو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہے اور مونڈھوں پر ریشمی کپڑے سے مراد علم حریر ہے زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ڈالنا کپڑے حریر کا ہو مانند دوپٹے کے کندھے پر بطریق تکبر کے اور چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے سے اسلیے منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضے مشائخ نے لکھا ہے کہ بیٹھنا اوپر چمڑے چارپایوں درندوں کے موجب وحشت اور تفرقہ وقت کا ہے اور بسبب صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کے یعنی پہننا چھاپ کا بغیر احتیاج کے محض زینت کے لیے مکروہ تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے بدلیل اسکے کہ صحابہ پہنتے تھے حضرت کے عصر میں اور خلفا کے وقت میں اور کوئی انکار نہیں کرتا تھا ع ح **وعن علي** قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسي والمياثر رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة وفي رواية لابي داود قال نهى عن مياثر الارجوان اور روایت ہے علی سے کہا منع کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چھاپ سونے کی سے اور پہننے قسی کے سے اور استعمال میاثر کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور یہ ایک روایت ابو داؤد کے یوں ہے کہ کہا حضرت علی نے کہ منع فرمایا آنحضرت نے میاثر ارغوانی سے یعنی سرخ سے **ف** سونے کی چھاپ پہننی چاروں علما کے نزدیک حرام ہے اور بعضے صحابہ مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے جو پہننا اسکا منقول ہے بنا نہی سے ہوگا اور قسی ساتھ زبر قاف اور تشدید سین مکسورہ کے نسبت ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک شہر کا شہروں مصر کے سے وہاں کے کپڑے کو قسی کہتے ہیں لمعات بعض شراح نے کہ وہ ایک قسم کپڑے کی ہے کہ اسمیں خطوط ریشمی ہوتے ہیں انتہی پس نہی تنزیہ کے لیے ہوگی بنا بر ورع کے اور کہا ابن ملک نے کہ نہی اسوقت ہے جب کہ ہو ریشمی یعنی کا ریشمی ہونا پایا اسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کے لیے ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ملا ہوا ساتھ ریشم کے اور میاثر ساتھ زیر میم کے جمع میثرہ کی ہے ساتھ زیر میم کے زین پوش سرخ کو کہتے ہیں اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہے اور نہی بھی اس صورت میں ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے کہ ہو نہی اس صورت میں بھی کہ سوتی ہو اس صورت میں نہی تنزیہی ہوگی بسبب ترفہ اور تنعم کے اور مشابہت کے ساتھ متکبران عجم کے ع ح **وعن معاوية** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تركبوا الخز ولا النمار رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتے کے چمڑے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** خز زمانہ سابق میں نام ایک کپڑے کا تھا کہ بنا جاتا تھا صوف اور ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اسکو پہنا ہے پس نہی اسے بعلت تشبہ کے ساتھ عجمیوں کے ہوگی بطریق تکبر کیا سکو زین پر بچھانے اور اگر مراد خز سے وہ ہو کہ اب معروف ہے کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ حرام ہے مطلقًا اور اسی معنی پر محمول ہے اس حدیث میں کہ آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانیں گے خز اور حریر کو اور لکھا ہے علما نے کہ یہ قسم زمان نبوت میں نہ تھی پس خبر دینی اسکی مانند غیب کے معجزہ آپکا ہے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکھا ہے کہ بعض شراح نے علماء ہمارے سے لکھا ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا ہے کہ تمام یا اکثر اسمیں ریشم ہو ع ح **وعن البراء بن عازب** ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الميثرة الحمراء رواه في شرح السنة اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی یہ بغوی نے

شرح السنہ میں ۔ وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ التَّیْمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَھُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ وَبِھَا رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ اور روایت ہے ابی رمثہ تیمی سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرت کے بال تھے تھوڑے سے یعنی سر اور داڑھی میں کہ غالب آیا تھا اُن پر بڑھاپا یعنی سفیدی اور بڑھاپا اُنکا سرخ تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت صاحب وفرہ تھے اور ان بالوں میں اثر تھا مہندی کا ف سبز تھے یعنی نرے سبز تھے یا خطوط سبز تھے انمیں اور صحیح یہ ہے کہ بالوں سفید حضرت کے کئی روایتیں آئی ہیں انس کہتے ہیں کہ نہ گنے میں نے بیچ سر اور داڑھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر چودہ بال سفید اور ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ بڑھاپا آنحضرت کا قریب بیس بالوں سفید کے تھا اور ایک روایت میں سترہ بھی آئے ہیں اور وفرہ ساتھ زبر واو اور جزم فے کے اُن بالوں کو کہتے ہیں کہ کانوں کی لو تک ہوں اور بڑھاپا انکا سرخ تھا یعنی وہ چند بال خضاب کیے ہوئے تھے مہندی سے اور بعضوں نے کہا کہ مراد سرخی بڑھاپے سے یہ ہے کہ سفید خالص نہ تھے بلکہ مائل بسرخی تھے جیسے کہ معمول ہے کہ ابتدا سے بڑھاپے میں اول بال بھورے ہوتے ہیں پھر سفید اور اختلاف ہے درمیان محدثین اور فقہا کے کہ آنحضرتؐ نے خضاب کیا ہے یا نہیں اکثر محدثین اسپر ہیں کہ نہیں کیا اور بڑھاپا انکا حد خضاب کو نہیں پہونچا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور ایسا حال تھا کہ اگر تیل سر میں ڈالتے تو سفیدی بالوں کی چھپ جاتی اور لا معلوم ہوتے رہتے اور فقہا بجد ہیں بیچ اسکے اثبات میں اور اس حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ انھیں چند بالوں سفید کو خضاب کرتے تھے اور احتمال یہ بھی ہے کہ قصداً انکو خضاب نہ کرتے تھے بلکہ آنحضرت کبھی واسطے دھونے اور صاف کرنے کے مہندی سر میں ڈالتے تھے اور یہ بال بسبب اُسکے رنگین ہوجاتے تھے اور یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ موے مبارک انس کے پاس دیکھا خضاب کیا ہوا کہتے ہیں کہ وہ نہ خضاب تھا کہ آنحضرتؐ نے لیا تھا بلکہ انس بسبب ادب اور تبرک کے اُسکو خوشبو میں رکھتے تھے وہ مشابہ خضاب کے معلوم ہوتا تھا یا انس نے آپ اسکو خضاب کیا تھا واسطے تقویت اسکی کے واللہ اعلم اور یہ جو بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت خضاب کرتے تھے کبھی سرخ اور کبھی نہ مراد یہ ہے کہ دھوتے تھے داڑھی شریف کو ساتھ مہندی اور زعفران کے واسطے پاک و صاف کرنے کے اور موے شریف خود سیاہ تھے ساتھ اسکے رنگین ہوجاتے تھے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی اُسَامَةَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ قِطْرِیٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے بیمار پس باہر تشریف لائے تکیہ کیے ہوئے اُسامہ پر اور حضرت پر کپڑا تھا قطری کا کہ بطور ہدیہ کے ڈالا تھا اُسکو پس نماز پڑھائی صحابہ کو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف قطر ایک قسم ہے چادر کی کہ اسمیں خط ہوتے ہیں سرخ اور کچھ کھردرے سے ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ قطر ایک بستی ہے ضلع بحرین میں وہاں کا تھا وہ کپڑا اور یہ ذکر مرض موت کا ہے اور یہ آخری نماز تھی کہ ابوبکر امامت کرتے تھے پس آنحضرت حجرہ شریف سے نکلے اور ابوبکر کے پہلو میں بیٹھے اور امامت کی چنانچہ تفصیل سے بیان اسکا باب الامامۃ میں ہے ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ وَکَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَیْہِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْیَھُوْدِیِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْہِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْہُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِیْدُ اِنَّمَا تُرِیْدُ اَنْ تَذْھَبَ بِمَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاھُمْ وَاٰدَاھُمْ لِلْاَمَانَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے اور تھے حضرت جب بیٹھتے یعنی بہت اور پسینا آتا آپ کو تو بھاری ہوجاتے وہ کپڑے آپکے بدن مبارک پر یعنی تو دقت کھینچتے اس سے پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلانے یہودی کے نام اسکا وہاں مذکور نہوا پس کہا میں نے اگر بھیجتے طرف اس یہودی کے کسی کو پس خریدتے اُس سے دو کپڑے بوعدہ فراغت یعنی اس وعدہ پر کہ کہیں سے کچھ آویگا تو مول اسکا ادا کرینگے تو مناسب ہے تا ایذا نہ کھینچیں ان کپڑوں سے پس بھیجا حضرت نے کسی کو طرف اُس یہودی کے یعنی کپڑا خریدنے کے لیے بوعدہ مذکور پس طلب کیا اُسنے اُس سے کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نے کہ تحقیق میں جانتا ہوں اس چیز کو کہ ارادہ کرتے ہو تم سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا ادھار دو پیرا اور مول نہ دو اور یہ ظاہر خطاب اسکو کیا کہ تحریر نے گیا تھا اور حقیقت میں خطاب

آنحضرت کو تھا پس جب وہ شخص پھر کر آیا اور چلا گیا اس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بھی جانتا ہے
کہ جھوٹ کہتا ہے اسلیے کہ تحقیق جانتا ہے یعنی توریت سے کہ میں سب لوگوں سے متقی زیادہ ہوں اور خوب ادا کرنے والا ہوں انکی امانت کو نقل کی یہ ترمذی
اور نسائی نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج اشرف کو اس سے ایذا ہوئی اور واسطے ترفہ اور استراحت کے قصد خریدنے اچھے کپڑے کا
بطریق قرض کے کیا اور شقاوت اس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ میں تھی ہے وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِعُصْفُرٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَانْطَلَقْتُ فَاَحْرَقْتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ اَحْرَقْتُهٗ قَالَ اَفَلَا كَسَوْتَهٗ بَعْضَ اَهْلِكَ فَاِنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے کہ کہا دیکھا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ مجھ پر تھا کپڑا رنگا ہوا کسنبھ کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانی میں نے کراہت
آنحضرت کی یعنی اس کپڑے کے پہننے سے پس گیا میں اور جلا دیا میں نے اس کپڑے کو پس فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کے کہا جلا دیا میں نے
اس کپڑے کو فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے اسکو اپنی بعضی عورتوں کو اسلیے کہ تحقیق نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کپڑے کے عورتوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس سے معلوم
ہوا کہ کسنبھ کے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہے مرد کو وعن هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلٰى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ
بُرْدٌ اَحْمَرُ وَعَلِيٌّ اَمَامَهٗ يُعَبِّرُ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ہلال بن عامر سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ خطبہ فرماتے تھے خچر پر اس حال میں کہ انپر تھی چادر سرخ یعنی سرخ خطوں کی اور حضرت علی آگے کھڑے ہوئے تھے حضرت کے بیان کرتے جاتے تھے حضرت کے کلام کو بڑے
لوگوں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بسبب کثرت خلائق کے آواز مبارک حضرت کی دور والوں کو نہ پہونچتی تھی حضرت علی آواز بلند سے کلام مبارک سمجھاتے
جاتے تھے وعن عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ
الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تیار کی گئی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر سیاہ پس پہنا اسکو پس جب پسینا آیا
انکو بیچ اسکے پائی انہوں نے بو صوف کی پس پھینک دیا اسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کے نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں
کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے گوٹ مارے ہوئے ساتھ چادر کے کہ پڑے تھے پھندنے اسکے حضرت کے قدموں پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف گوٹ مارے ہوئے اسطرح کے
بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونوں گھٹنے کھڑے کر دیتے ہیں اور دونوں ہاتھ یا کوئی کپڑا گھٹنوں کے لپیٹ کر بیٹھتے ہیں سہارے کے لیے ہے وعن
دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا
قَمِيْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ وَاْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
دحیہ بن خلیفہ سے کہ کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے قباطی پس دیا اسمیں سے مجھکو ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑے پس بنا ایک کا اسمیں سے پیراہن
اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو کہ اوڑھنی بنا دے پس جب پیٹھ پھیری دحیہ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت کو یہ کہ لگا دے نیچے اسکے ایک کپڑا تا ظاہر نہ ہوں
بال و بدن اسکے یعنی بسبب باریک ہونے اسکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف قباطی جمع قبطیہ کی ہے وہ ایک قسم کپڑے کی ہے مصر کے کپڑوں میں سے کہ باریک اور سفید ہوتا ہے
وعن اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکے پاس اس حال میں کہ وہ اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں پس فرمایا ایک پیچ دے سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
یعنی سر اور گلے کے نیچے ایک پیچ دے نہ دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردوں کے ساتھ نہ ہو کذا قال الطیبی و ظاہر یہ ہے کہ دوسرا پیچ بندھا ہے کہ عادت ہے عرب کی عورتوں کی

کہ سر کو کپڑے سے ڈھانکتی ہیں مانند عصابہ کے یعنی جیسے رومال زچہ اپنے سر پر باندھتی ہیں پس حضرت نے منع فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہے زیادہ نہ لپیٹیں تا اسراف اور مشابہت نہ ہو ساتھ عمامہ مردوں کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مردوں کا سا لباس پہننا اور مشابہت کرنی انکے ساتھ درست نہیں جیسے کہ عکس اسکا نہیں درست ہے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد اللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما زلت اتحراھا بعد فقال بعض القوم الی این فقال الی انصاف الساقین رواہ مسلم روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ گذرا میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ بیچ تہبند میرے کے تھا لٹکنا پس فرمایا اے عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنے کو پس بلند کیا میں نے اسکو پھر فرمایا اور اٹھا پس اور اٹھایا میں نے پس ہمیشہ کوشش اور قصد کرتا ہوں میں اس کام کو کہ اٹھانا تہبند کا ہے بعد حکم کرنے حضرت کے پس کہا بعضے لوگوں نے کہ کہاں تک اٹھاتے ہو تم کہا آدھی پنڈلیوں تک نقل کی یہ مسلم نے ف انتحریہا کی ضمیر فعلۃ کی طرف پھرتی ہے چنانچہ ترجمہ اسی کے موافق ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ضمیر پھرتی ہے طرف رفعہ وغیرہ کے یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہوں اسپر کہ ہو بلندی ازار میری کی موافق اندازہ آنحضرت کے ع

وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقال ابو بکر یا رسول اللہ ازاری یسترخی الا ان اتعاھدہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست ممن یفعلہ خیلاء رواہ البخاری اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دراز کرے کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے نظر رحمت نہیں کریگا اللہ طرف اسکے دن قیامت کے پس کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ ازار میری لٹکی آتی ہے یعنی آپ سے بغیر اختیار میرے کے اور کبھی پہونچتی ہے ٹخنے اور قدم تک مگر یہ کہ ہر وقت خبر گیری کرتا ہوں یعنی اور اکثر مجھ سے خبر گیری نہیں ہو سکتی ہے بسبب مانع شرعی یا عرفی کے پس کیا حکم اسمیں ہے پس فرمایا واسطے ابی بکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو ان لوگوں میں سے نہیں ہے کہ ازار لٹکاتے ہیں ازراہ تکبر کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی لٹکانا اسکا بغیر قصد کے نہیں ضرر کرتا خصوصًا اس شخص کو کہ نہ ہو عادت اسکی تکبر کی ولیکن افضل متابعت ہی ہے اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کے لٹکانے میں تکبر ہے ع

وعن عکرمۃ قال رایت ابن عباس یاتزر فیضع حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظہر قدمیہ ویرفع من موخرہ قلت لم تاتزر ھذہ الازرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتزرھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ تہبند باندھتے تھے پس رکھتے کنارہ تہبند اپنے کا آگے کی جانب اسکے سے پشت قدم اپنے پر اور اونچا رکھتے تھے پیچھے اسکے سے کہا میں نے یعنی ابن عباس کو کیوں تہبند باندھتے ہو تم اسطرح یعنی کبھی کبھی کہا ابن عباس نے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تھے اسطرح یعنی کبھی کبھی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے عدم اسبال میں ع

وعن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملائکۃ وارخوھا خلف ظھورکم رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم رکھو تم پگڑیاں باندھنی اسلیے کہ پگڑیاں علامت ہیں فرشتوں کی یعنی بدر کے دن آئے تھے دستار باندھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مسومین اور چھوڑو شملے پیچھے پشت اپنی کے یعنی اسلیے کہ ملائکہ بھی آئے تھے اسی ہیئت سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

وعن عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیھا ثیاب رقاق فاعرض عنھا وقال یا اسماء ان المراۃ اذا بلغت المحیض لن یصلح ان یری منھا الا ھذا وھذا واشار الی وجھہ وکفیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ تحقیق اسماء بیٹی ابی بکر کی آئیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ اوپر تھے کپڑے باریک پس منہ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور فرمایا کہ اے اسماء تحقیق عورت جسوقت آپہنچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہیں درست یہ کہ دیکھا جاوے اس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنے کے اور ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ

ابوداؤد نے ف یہ ستر عورت ہے عورت کے لیے اور حجاب یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلے رو برو لوگوں کے اگرچہ بدن نہ کھلے ہو اور یہ جو احوال ذکر ہوا مطہرات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بدن عورت کا باریک کپڑے میں سے معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ ہونے کا رکھتا ہے **وعن**
أَبِي مَطَرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا اشْتَرَى ثَوْبًا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ فَلَمَّا لَبِسَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيَاشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي
ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابی مطر سے کہا دیکھا میں نے حضرت علیؓ نے خریدا ایک کپڑا
تین درہم کو پس جب پہنا اسکو کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جسنے نصیب کی مجھکو کپڑے والی زینت کے سے وہ چیز کہ زینت کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے لوگوں میں
اور چھپاتے ہیں ساتھ اسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علیؓ نے کہ اسی طرح سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یعنی بعد پہننے کپڑے کے نقل کی یہ احمد نے
وعن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ
بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا اسنے کہ پہنا
حضرت عمرؓ بن خطاب نے کپڑا اپنا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اسکے ستر اپنا اور زینت
کرتا ہوں میں ساتھ اسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب
تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر قصد کرے اس
کپڑے کا کہ پرانا ہو گیا ہے پس صدقہ دے اسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کے اور بیچ محافظت خدا کے اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کے جیتے اور مرتے یعنی دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ
احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے کہ
نقل کی اپنی ماں سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکر صدیقؓ کی پاس عائشہؓ کے اس حال میں کہ اوپر اسکے اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑی وہ اوڑھنی حضرت عائشہؓ نے
اور پہنائی اسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہ مالک نے ف حفصہ بھتیجی تھیں حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے دیکھکر خفا ہوئیں اور واسطے ادب کے
انکی اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالے اور اسکے بدلے موٹی اوڑھنی اڑھا دی **وعن** عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ
وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهَا
دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور
روایت ہے عبدالواحد بیٹے ایمن کے سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ گیا میں حضرت عائشہؓ کے پاس اور اوپر انکے تھا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا
حضرت عائشہؓ نے اٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کے دیکھ طرف اسکے پس تحقیق یہ تکبر کرتی ہے اور نہیں راضی ہوتی پہننے اس کپڑے کے سے گھر میں
یعنی چہ جائے آنکہ اسکو پہن کر باہر نکلے اور تحقیق تھا واسطے میرے اس طرح کے کپڑوں میں سے ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے میں پس تھی
کوئی عورت کہ زینت کی جاتی مدینہ میں واسطے بیاہ کے یا اور شادی کے مگر بھیجتے طرف میرے کسی کو عاریت مانگنے اس کرتے کو نقل کی یہ بخاری نے ف
حضرت عائشہؓ نے بیان کیا حال فقر اور تنگی معیشت اپنے کا آنحضرت کے زمانہ میں ہے **وعن** جَابِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
قَبَاءَ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ قَدْ أَوْشَكْتَ مَا انْتَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ

جبرئیل فجاء عمر یبکی فقال یا رسول الله کرهت امرا واعطیتنیه فما لی فقال انی لم اعطکه تلبسه انما اعطیتکه تبیعه فباعه بالفی درهم رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پہنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن قبا ریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطے حضرت کے پھر جلدی ہی سے اتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سے اور بھیجا اسکو طرف عمرؓ کے پس کہا صحابہ نے کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجھکو اسکے پہننے سے جبرئیل نے پس آئے حضرت عمرؓ روتے ہوئے یعنی یہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپنے ایک چیز کو یعنی اس قبا کے پہننے کو اور دی مجھکو یعنی تاکہ پہنوں اسکو پس کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق میں نے نہیں دی تجھکو کہ پہنے تو اسکو سوائے اسکے نہیں کہ دی میں نے تجھکو تاکہ بیچے تو اسکو پس بیچی وہ حضرت عمرؓ نے بدلے دو ہزار درہم کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال انما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الثوب المصمت من الحرير فاما العلم وسدى الثوب فلا باس به رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہننا اس کپڑے سے کہ نرا ریشم ہو پس لیکن علم یعنی بطور دھاری کے کہ ریشم کی ہو بقدر چار انگشت کے اور تانا کپڑے کا کہ ریشم کا ہو پس نہیں مضائقہ اسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** جس کپڑے میں تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہے پہننا اسکا اور صاحبین کے نزدیک لڑائی میں مباح ہے اور جس میں تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہے بالاتفاق اور عکس اسکا بھی مکروہ ہے مگر لڑائی میں پس لڑائی میں صاحبین کے نزدیک نرا ریشمی بھی مباح ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جس میں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہے مطلقا ۱۲ع **وعن** ابی رجاء قال خرج علینا عمران بن حصين وعليه مطرف من خز وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انعم الله عليه نعمة فان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده رواه احمد اور روایت ہے ابی رجاء سے کہا کہ نکلے ہم پر عمران بن حصین اس حال میں کہ اوپر تھا مطرف خز کا اور کہا عمران نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو دیوے اللہ تعالیٰ نعمت پس اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھا جاوے اثر نعمت اسکی کا اوپر بندے اسکے کے نقل کی یہ احمد نے **ف** مطرف ایک تہ بند ہوتا ہے کہ دونوں طرف اسکے کنارہ ہوتا ہے اور قاموس میں کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کے چادر خز کی مربع دھاری دار پس لفظ خز کا تاکید کے لیے ہوگا اور خز کہتے ہیں اس کپڑے کو کہ نرا ریشم کا بنتا ہے بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہے ریشم و صوف سے وہ مباح ہے یہاں یہی مراد ہے ۱۲ع **وعن** ابن عباس قال كل ما شئت والبس ما شئت ما اخطأتك اثنتان سرف ومخيلة رواه البخاري في ترجمة باب اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا کھا جو چیز کہ چاہے تو یعنی مباحات میں سے اور پہن جو چیز کہ چاہے تو جب تک نہ پہونچیں تجھکو دو چیزیں اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہوتا توسع کا طعام و لباس میں بعلت اسراف و تکبر کے ہے اور جب کہ نہوں تو مباح ہے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** اور انسؓ سے روایت ہے بطریق مرفوع کے ان من السرف ان تأكل كل ما اشتهيت اور قیاس اسپر یہ ہے کہ اسراف ہے یہ بھی کہ پہنے تو جس چیز کو دل چاہے ۱۲ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم يخالط اسراف ولا مخيلة رواه احمد والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کے اور صدقہ دو یعنی جو کچھ کہ زیادہ ہو تمسے اور پہنو جب تک کہ نہو اسراف اور نہ تکبر نقل کی یہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احسن ما زرتم الله في قبوركم ومساجدكم البياض رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالیٰ سے اسمیں بیچ قبروں اپنی کے اور مسجدوں اپنی کے سفید کپڑا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مسجد بیت اللہ ہے وہاں عبادت کے لیے گیا تو گویا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے گیا پس وہاں سفید کپڑا پہن کر جانا بہتر ہے اور بعد مرنے کے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے پس سفید کفن بہتر ہے ۱۲ع

باب الخاتم

یہ باب ہے بیچ بیان پہننے چھاپ کے یعنی انگوٹھی اور مانند اسکے کے قسم زیور سے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال اتخذ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہا اُسنے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں یہ زیادہ آیا ہے اور پہنا اسکو بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پھینک دیا اُسکو پھر بنوائی چھاپ چاندی کی کھودا گیا اُسمیں مُحَمَّد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کھودے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے کہ یہ ہے اور تھے حضرتؐ جب پہنتے چھاپ کرتے نگینہ اسکا اپنی ہتیلی کی طرف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سونے کی یعنی پہلے حرام ہونے سونے کے مردوں پر کہا امام محمد نے موطا میں کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ چھاپ پہنے سونے کی یا لوہے کی یا کانسے وغیرہ کی اور نہ چھاپ پہنے مگر چاندی کی اور عورتوں کو جائز ہے انگوٹھی وغیرہ سونے کی پہننی بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ انگوٹھی چاندی کی عورتوں کو پہننی مکروہ ہے اسلیئے کہ یہ پہننا امر مردوں کا ہے اور عورتوں کو تشبہ ساتھ مردوں کے مکروہ ہے پس اگر عورت چاندی کی انگوٹھی پہنے تو متغیر کرے اسکے رنگ کو ساتھ ملمع وغیرہ کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ معتبر اسمیں حلقہ ہے نہ نگینہ اور پھینکنے کی یعنی بعد اُترنے وحی کے بیچ حرمت اُسکی کے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ وارد ہوئی ہیں حدیثیں بیچ پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں پہننے کی بھی حدیثیں آئی ہیں اور عمل اسی پر ہے اور اول منسوخ ہے اور ابن عدی وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ داہنے ہاتھ میں چھاپ پہنتے تھے پھر بائیں میں پہننے لگے اور صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے کہ اسمیں روایتیں مختلف آئی ہیں بعضی میں تو یوں آیا ہے کہ داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور بعضی میں یہ کہ بائیں میں پہنتے تھے اور سب حدیثیں صحیح ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ کبھی داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں میں اور امام نووی نے کہا کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے چھاپ کے داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں اور ہمارے مذہب میں داہنے ہاتھ میں پہننا اولی ہے اسلیئے کہ وہ اشرف ہے پس لائق ہے ساتھ زینت و اکرام کے اور حضرتؐ نے جو لوگوں کو دیکھا کہ حریص ہیں میرے اتباع پر مانند نقش مہر میری کے کھودیں پس اس سے منع فرمایا اور منع اسلیئے فرمایا کہ حضرتؐ وہ مہر خطوں پر کر کر بادشاہوں وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور بھی اسی طرح کھودتا تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مہر چاندی کی مباح ہے اسکو لیئے کہ محتاج ہو مہر کرنے کا مانند قاضی وغیرہ کے اور جب کہ حاجت نہو تو ترک اسکا افضل ہے اور جب کہ چھاپ پہنے تو لائق ہے یہ کہ ہو نگینہ ہتیلی کی طرف بائیں ہاتھ کے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علیؓ سے کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کپڑے سے اور کسنبے کے رنگے سے اور پہننے انگوٹھی سونے کی سے یعنی مردوں کو اور منع فرمایا پڑھنے قرآن کے سے رکوع میں نقل کی یہ مسلم نے ف تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علیؓ کے دوسری فصل کتاب اللباس کے بیچ گذر چکی اور منع پڑھنے قرآن کے سے رکوع میں اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ بجائے تسبیح کے رکوع میں قرآن پڑھے اور اسی طرح سجدہ میں اور دوسرے یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ اضطراب کرے اور بغیر تمام کرنے قرأت کے رکوع میں چلا جاوے کہ بعض قرأت رکوع میں واقع ہووے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلٰى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی انگشتری سونے کی بیچ ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرتؐ نے انگشتری اسکے ہاتھ سے اور پھینک دیا اسکو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمہارا طرف انگارے کے آگ دوزخ سے پس پہنتا ہے اسکو اپنے ہاتھ میں یعنی سونے کے پہننے سے آگ دوزخ سے ہاتھ جلایا جاوے گا پس کہا گیا اُس شخص کو بعد تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اٹھا لے انگشتری اپنی اور فائدہ اٹھا تو ساتھ اسکے یعنی بیچ ڈال یا دیدے کسی عورت کو کہا اس شخص نے نہ قسم خدا کی نہیں لونگا میں اسکو کبھی حالانکہ تحقیق پھینک دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف

اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑے جیسے کہ فرمایا حضرت نے اِذَا رَاٰی اَحَدُ مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ الخ ۔ ع ۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ اِنَّھُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَۃُ فِضَّۃٍ نُقِشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ کَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَۃَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰہُ سَطْرٌ ۔ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسریٰ بادشاہ فارس کے اور قیصر بادشاہ روم کے اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا یہ کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے یعنی خط کو بدون مہر کے پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کے حلقہ کی نقش کیا گیا اسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطرین محمد ایک سطر یعنی نیچے کی سطر میں اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر میں یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر میں اسم پاک تھا ف اسمین ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکے کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھ میں اور محل استبعاد ہے ذکر کیا اسکو واسطے بیان جواز کے اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ نگینہ بھی چاندی کا تھا اور بعضی میں آیا ہے کہ حبشی تھا چنانچہ بیان اسکا آویگا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد یا ین ہیئت تھی

اللہ
رسول
محمد

اور بعضے حواشی میں یہ ہیئت لکھی ہے کہ (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کے ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تھی اور بعد انکے عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں اور بعد انکے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی اور اخیر خلافت انکی میں ہاتھ معیقیب کے سے کہ خادم انکے تھے کنوئیں اریس میں گر پڑی اور بہت ڈھونڈھی گئی اور لکھا ہے علماء نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ انکے عہد میں تھا اور بعد انکے ہوا گم ہونا اس مہر کا تھا کہ اسمین ایک برکت تھی کہ باعث انتظام و التیام کی تھی جیسے کہ مہر حضرت سلیمانؑ کی میں ۔ واللہ اعلم ۔ ع ۔ وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ خَاتَمُہٗ مِنْ فِضَّۃٍ وَکَانَ فَصُّہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔ اور روایت ہے اسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی انگوٹھی انکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کی یہ بخاری نے ۔ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّۃٍ فِیْ یَمِیْنِہٖ فِیْہِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ کَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہے اسی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ دائین ہاتھ اپنے کے اسمین نگینہ تھا حبشی تھے حضرت کرتے نگینہ انگشتری کا اس جانب کہ متصل ہتھیلی کے ہے یعنی اندر کی جانب کرتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ اس معنی کہ عقیق کا تھا اسلیے کہ کان اسکی یمن اور حبشہ میں ہے یا اور قسم کا نگینہ تھا کہ حبشہ میں ہوتا ہے یا سیاہ تھا رنگ حبشیون کے یا حبشہ میں اسکو بنایا تھا یا بنانے والا اسکا حبشی تھا اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے ساتھ ہونے اسکے کے چاندی سے اور بر تقدیر معنی اول کے حمل اوپر تعدد انگوٹھیوں کے کرنا چاہیے ۔ ع ۔ وَعَنْہُ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلَی الْخِنْصَرِ مِنْ یَدِہِ الْیُسْرٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے اسی انس سے کہ کہا تھی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین اور اشارہ کیا انس نے طرف چھنگلیا بائیں ہاتھ کے نقل کی یہ مسلم نے ۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ اِصْبَعِیْ ھٰذِہٖ اَوْ ھٰذِہٖ قَالَ فَاَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا حضرت علیؓ نے منع فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مہر پہنوں میں بیچ اس انگلی اپنی کے یا اسمین کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرتؓ نے طرف بیچ کی انگلی کے اور اس انگلی کے کہ متصل ہے اسکے یعنی انگلی شہادت کے نقل کی یہ مسلم نے ف انگوٹھے اور چھنگلیا کے پاس کی انگلی میں پہننا انگوٹھی کا ثابت نہیں ہوا نہ حضرتؐ سے اور نہ صحابہؓ سے اور نہ تابعینؒ سے پس ثابت ہوا استحباب پہننے انگوٹھی کا چھنگلیا میں اور اسطرف میل کیا ہے شافعیہ نے اور حنفیہ نے اور یہ مردوں کے حق میں ہے اور عورتوں کو جائز ہے کہ پہنیں سب انگلیوں میں اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چھاپ کا بیچ کی انگلی میں اور شہادت کی انگلی میں ۔ ع ۔

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ

فی یمینہ رواہ ابن ماجۃ ورواہ ابوداؤد والنسائی عن علی روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے داہنے ہاتھ اپنے میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے حضرت علی سے **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یسارہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے بیٹے عمر کے سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنے بائیں ہاتھ میں نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ہذین حرام علی ذکور امتی رواہ احمد وابوداؤد والنسائی اور روایت ہے حضرت علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکھا اسکو اپنے داہنے ہاتھ میں اور لیا سونا پس رکھا اسکو اپنے بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا کہ تحقیق یہ دونوں حرام ہیں اوپر مردوں امت میری کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **وعن** معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن رکوب النمور وعن لبس الذہب الا مقطعا رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے معاویہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونے سے اوپر پوست چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے یعنی مردوں کو مگر بہت کم نقل کی ابوداؤد نے

ف یہ اباحت تھوڑے سے سونے کی بھی منسوخ ہوئی مولانا نے کہا ہے جواز تھوڑے سے سونے کا حنفیہ کے نزدیک محمول ہے اوپر کہ لمع سونے کا کرنا یا میخ سونے کی نگینہ میں لگانی یا تھوڑے کام بطور دھاریوں کے یا سنجاف کے کپڑوں پر کرنا کہ یہ جائز ہے انکے نزدیک ... **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل علیہ خاتم من شبہ ما لی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال ما لی اری علیک حلیۃ اہل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ قال من ورق ولا تتمہ مثقالا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی قال محی السنۃ وقد صح عن سہل بن سعد فی الصداق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل التمس ولو خاتما من حدید اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوئے تھا انگشتری پیتل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا ہوں میں تجھ سے بو بتوں کی یعنی یہ اسلیے فرمایا کہ بت پیتل کے بناتے تھے پس پھینک دیا اسنے اسکو پھر آیا وہ شخص اس حال میں کہ پہنے ہوئے تھا انگشتری لوہے کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا پس پھینک دیا اسکو بھی پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤں میں انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اسکو مثقال بھر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے کہا محی السنہ رح نے کہ تحقیق صحت کو پہونچا ہے اور صداق میں آیا ہے سہل بن سعد سے بیچ مقدمہ مہر کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے ارادہ رکھتا تھا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطے مہر بیوی کے اگرچہ ہو انگشتری لوہے کی **ف** زیور دوزخیوں کا یعنی بعضے کافر دنیا میں اسکا پہنتے ہیں یا دوزخ میں کفار کو طوق وزنجیر لوہے کا پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر اسکو الخ یہ نہی ورع اور ادب کے لیے ہے کہ اولی یہ ہے کہ ہو انگشتری کم مثقال سے اسلیے کہ ... سونے اور چاندی میں کراہت ہے اور بس قدر ضرورت سے زیادہ نہ چاہیے اسلیے پہننا دو انگشتریوں کا اور زیادہ اس سے مکروہ ہے ولیکن بنانا انگشتریوں متعدد کا مکروہ نہیں ہے اگر نوبت نوبت پہنے اور کہا قاضی خان نے مکروہ ہے پہننا لوہے پیتل کی انگوٹھی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہے کی ہو اس سے معلوم ہوا کہ نہی تحریم کے لیے نہیں ہے یعنی اگر نہی تحریم کے لیے ہوتی تو حضرت کاہے کو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرواتے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ مبالغہ ہے خرچ کرنے مال کے واسطے مہر کے اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو یہ مانند اس قول آدمی کے ... اگرچہ پایہ مٹی خاک کی ہو اور لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکے اشیا متقوم سے باہر نہیں اور احتمال ہے کہ نہی لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے بعد حدیث سہل کے ہو اسلیے کہ حدیث سہل کی تھی پہلے ... اور حدیث بریدہ کی بعد اسکے پس وہ حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کی بیچ بیان ... گذر چکی ہے **وعن** ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ عشر خلال الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر الازار والتختم بالذہب والتبرج بالزینۃ لغیر محلہا والضرب

بالکعاب والرُّقی اِلّا بالمعوّذات وعقد التمائم وعزل الماء لغیر محلّہ وفساد الصبی غیر محرّمہ ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس خصلتوں کو یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکھتے تغیر کرنا بڑھاپے کا اور لٹکا کر تہبند کو کھینچ چلنا یعنی ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا یعنی مردوں کو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کھیلنا ساتھ نردوں کے اور مکروہ رکھتے تھے منتر کو سوائے معوذات کے اور باندھنا منکوں اور کوڑیوں کا اور عورت کے ستر سے باہر گرانا منی کا بے محل اور فساد کرنا لڑکے کا درحالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اسکے کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** خلوق ایک خوشبو ہے مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور یہ تھی خاص مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کو لگانا اسکا درست ہے اور بعضی حدیثیں اسکے اباحت میں وارد ہوئی ہیں اور بعضی نہی میں اور حدیثیں نہی کی بہت ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ وہ ناسخ اباحت کی ہیں اور مردوں کو اسکے استعمال سے اسلیے منع فرمایا کہ وہ عورتوں کی خوشبو ہے اور تغیر کرنا بڑھاپے کا خواہ ساتھ اکھاڑنے سفید بالوں کے ہو خواہ ساتھ خضاب سیاہ کے بخلاف خضاب مہندی کے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق بسبب وارد ہونے احادیث کے اسمیں اور سفید بالوں کے اکھاڑنے میں بحث ... ہے اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت و خوبی کا غیر محل اپنے کے محل ساتھ زیر کے ہے بمعنی موضع حل کے یعنی وہ جگہ کہ حلال ہے عورت کو ظاہر زینت کا وہ اسکا زوج اسکا ہے اور محارم مثل باپ بھائی وغیرہ کے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن اوآبائھن الآیۃ اور لفظ محل ساتھ زبر کے بھی آیا ہے حلول سے اور کھیلنا ساتھ زیر کا یعنی کعب بمعنی مہروں نردوں کے کہ ساتھ انکے کھیلتے ہیں اور مانند قرعہ کے پھینکتے ہیں اور مراد نہی ہے کھیلنے سے ساتھ نرد کے اور وہ حرام ہے نزدیک اکثر علماء صحابہ وغیرہم کے اور شطرنج کھیلنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہمارے نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہے بمعنی افسون کرنے کے اور معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انھیں کے حکم میں ہیں وہ دعائیں منقول حدیث سے اور تعویذ ساتھ اسماء الٰہی کے اور بعضوں کے نزدیک مراد معوذات سے وہ آیات قرآنی ہیں کہ مشتمل ہیں اوپر معنی استعاذہ کے خواہ یہ سورتیں ہوں خواہ غیر انکے حاصل یہ کہ رقیہ کرنا ساتھ قرآن اور اسماء اللہ تعالیٰ کے جائز ہے اور ساتھ غیر اسکے کے حرام ہے خصوصاً ساتھ ان الفاظ کے کہ معانی انکے معلوم نہوں کہ وہاں خوف کفر کا ہے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے بمعنی منکوں و ہڈیوں کے کہ واسطے دفع نظر کے لڑکوں کے گلے میں ڈالتے تھے ایام جاہلیت میں اور دین اسلام میں اس سے ممانعت آئی اور بعضوں نے کہا کہ تمائم سے مطلق منتر جاہلیت کے مراد ہیں اور آیات قرآنی اور دعائیں اور اسماء الٰہی لکھکر گلے میں ڈالنے جائز ہیں جیسے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی سے کہ حصن حصین میں مذکور ہے معلوم ہوتا ہے اور مکروہ رکھتے تھے گرانے منی کو باہر عورت کے ستر سے وقت انزال کے بخوف حمل کے غیر محل عزل میں کہ وہ عورت حرہ ہے بغیر اسکی رضا کے باہر گرانا منی کا جائز نہیں بخلاف لونڈی کے وہ محل عزل ہے عزل اس سے مکروہ نہیں اور مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکے کو مراد ہے اس سے صحبت کرنی اس عورت سے کہ دودھ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہو جاتی ہے وہ اور خراب اسکے دودھ اسکا فاسد یعنی خراب ہو جاتا ہے اور لڑکے کو خلل کرتا ہے ضعف وغیرہ لاحق ہو جاتا ہے اور مجامعت عورت کو حالت دودھ پلانے میں غیل کہتے ہیں ساتھ زبر غین کے اور ذکر اسکا باب المباشرت میں ہو چکا ہے اور درحالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اسکے کا یعنی مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکے کو اور جماع عورت کو حالت دودھ پلانے میں لیکن حرام نہیں کرتے تھے اسکو اسلیے کہ وطی عورت منکوحہ کی حلال ہے اور مجرد احتمال ہے کہ متضرر ہو لڑکا سو مذکور کا حرام نہیں ہوتی ع ع **وعن** الزبیر بن ابن الزبیر ان مولاۃ لھم ذھبت بابنۃ الزبیر الی عمر ابن الخطاب وفی رجلھا اجراس فقطعھا عمر وقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع کل جرس شیطان رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن زبیر سے یہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی انکی لے گئی زبیر کی بیٹی کو طرف عمر بن الخطاب کے اور اسکے پاؤں میں گھنگرو تھے پس کاٹ ڈالا انکو حضرت عمر نے اور کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی قرین کرتا ہے اسکو شیطان نزدیک اسکے اسلیے کہ اوپر وہ مزمار شیطان ہے جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے الجرس مزامیر الشیطان ع ع **وعن** بنانۃ مولاۃ عبد الرحمن بن حیان الانصاری کانت عند عائشۃ اذ دخلت علیھا بجاریۃ وعلیھا

جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بنانہ سے کہ وہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کی ہے کہ تھی وہ نزدیک حضرت عائشہؓ کے ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہؓ کے پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنے ہوئے تھی گھنگرو آواز کرتے تھے وہ پس کہا حضرت عائشہؓ نے یعنی اُس عورت کو کہ لڑکی کو لائی تھی نہ لاوے اُس لڑکی کو میرے گھر مگر یہ کہ کاٹ ڈالے گھنگرو اسکے اسلیے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے فرشتے اُس گھر میں یعنی رحمت کے کہ اسمیں گھنٹا ہوتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ اَنَّ جَدَّهٗ عَرْفَجَةَ بْنَ اَسْعَدَ قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبدالرحمن بن طرفہ سے یہ کہ دادا اسکا عرفجہ بن سعد کاٹی گئی تھی ناک اسکی دن کلاب کے پس بنائی اُسنے ناک چاندی کی پس بدبودار ہوئی وہ ناک اُسپر پس حکم کیا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بناوے ناک سونے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کلاب نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں لڑائی واقع ہوئی تھی عرفجہ کی ناک وہاں کٹ گئی تھی اور سبب اس حدیث کے مباح رکھا ہے علما نے سونے کی ناک کا بنوانا اور اسی طرح باندھنا دانتوں کا چاندی کے تاروں سے لیکن محمد کے نزدیک جائز ہے سونے کے تاروں سے بھی ہے ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِنْ نَارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُطَوِّقَ حَبِيْبَهٗ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُسَوِّرَ حَبِيْبَهٗ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکھے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر اُنکے کو حلقہ آگ کا یعنی کان میں یا ناک میں پس چاہیے کہ پہناوے اسکو حلقہ سونے کا یعنی سونے کے حلقہ پہنانے کی سزا یہ ہے کہ پہنایا جاویگا اسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کی گردن میں طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے اُسکے گلے میں طوق سونے کا اور جو شخص چاہے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے کڑا سونے کا لیکن لازم ہے تمپر استعمال چاندی کا پس تصرف کرو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف فالعبوا بہا یعنی لہو و لعب کرو ساتھ چاندی کے اور بناؤ زیور اسکا اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ زینت اور زیور دنیا داخل ہے لہو و لعب میں اگرچہ مباح ہو یا حب ساتھ عورتوں کے زیور وا کے لعب بازی کریں تو گویا یہ لہو و لعب ساتھ زیور کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ لعب کرنا ساتھ ایک شی کے تصرف کرنا ہے اُس میں جس طرح کہ چاہیے یعنی کرو چاندی سے جس قسم کے چاہو تم قسم زیوروں سے واسطے عورتوں کے نہ مردوں کے سوا مہر اور زیور تلوار اور اور ہتیاروں کے ہے ع وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونے کا پہنایا جاویگا اُسکی گردن میں مانند اُسکے آگ سے دن قیامت کے اور جو عورت ڈالے اپنے کان میں بالی یا بالا سونے کا ڈالیگا اللہ تعالیٰ اُسکے کان میں مانند اُسکے آگ سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تُحَلِّيْنَ بِهٖ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے بہن سے حذیفہ کی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت عورتوں کی کیا نہیں ہے واسطے تمہارے بیچ چاندی کے وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتھ اُسکے یعنی کافی ہے کہ زیور چاندی کا بناؤ خبردار ہو تحقیق نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ زیور بناوے سونے کا کہ ظاہر کرے اُسکو یعنی پہنے مگر کہ عذاب کی جاویگی سبب اسکے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی سونا خالص پہننا منع ہے اور سب ہے

وعید کا اور چاندی پہننی مباح ہے حال آنکہ عورتوں کو دونوں مباح ہیں پس ان حدیثوں کی علما نے کئی توجیہ بیان کی ہیں بعضوں نے کہا اول یہی حکم تھا پیچھے منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کے کہ روایت کی گئی حضرت علیؓ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور سونا حرام ہے اوپر مردوں امت میری کے یعنی سمجھا گیا اس حدیث سے کہ عورتوں کو سونا اور حریر پہننا حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ وعید ان حدیثوں میں کہ مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جو زکوۃ نہ ادا کرے اسکے حق میں یہ وعید ہے اور بعضوں نے کہا وعید اس عورت کے حق میں ہے کہ سونا پہن کر اجنبی مردوں کے روبرو ظاہر کرے ۔

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْنَعُ اَھْلَ الْحِلْیَةِ وَالْحَرِیْرِ وَیَقُوْلُ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْیَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِیْرَھَا فَلَا تَلْبَسُوْھَا فِی الدُّنْیَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے زیور والوں اور حریر والوں کو یعنی پہننے انکے سے اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا میں نقل کی یہ نسائی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهٗ قَالَ شَغَلَنِیْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْیَوْمِ اِلَیْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَیْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اسکو فرمایا مشغول کیا مجھکو اسنے تم سے آج کے دن طرف اسکے دیکھنا ایک دفعہ اور طرف تمہارے دیکھنا ایک دفعہ پھر پھینک دیا اسکو نقل کی یہ نسائی نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ انگشتری سونے کی تھی مولانا **وعن** مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَکْرَهُ اَنْ یَلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَیْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَکْرَهُهٗ لِلرِّجَالِ الْکَبِیْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِیْرِ رَوَاهُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالکؒ سے کہا میں مکروہ رکھتا ہوں یہ کہ پہنائی جاویں لڑکے کچھ بھی سونے سے اسلئے کہ پہونچا ہے مجھکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگشتری سونے کی سے یعنی جب انگشتری منع ہوئی تو اور چیز بطریق اولی منع ہوئی پس میں مکروہ رکھتا ہوں واسطے مردوں کے بڑے ہوں وہ یا چھوٹے نقل کی یہ امام مالک نے موطا میں **ف** سونے کی طرح چاندی بھی نہیں درست مگر مہر جائز ہے اور حریر بھی انہیں کے حکم میں ہے ۔

باب النعال یہ باب بیچ بیان پاپوشوں کے ہے **ف** نعال جمع نعل کی ہے نعل اسکو کہتے ہیں کہ بچایا جاوے پانوں بسبب اسکے زمین سے اور وہ ساتھ وقت ہر قوم کے مختلف ہے اور مراد بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہے کہ متعارف دیار عرب کا ہے اور وہ بھی کئی اقسام کی ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے ساتھ صیغہ جمع کے لایا ۔

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْهَا شَعْرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھے اسمیں بال نقل کی یہ بخاری نے **وعن** اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھے واسطے اسکے دو تسمے نقل کی یہ بخاری نے **ف** قبال ساتھ زیر قاف کے پاپوش کے تسمہ کو کہتے ہیں کہ دو انگلیوں کے بیچ میں پہنا جاتا ہے پس آنحضرت کی پاپوش میں دو تسمے تھے ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان انگوٹھے کے اور اس انگلی کے کہ پاس اسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کے اور اس انگلی کے کہ متصل اسکے ہے کہ اسکو بنصر کہتے ہیں زبان عربی میں اور یہ پاپوش عرب میں مثل چپل کے ہوتی ہے کہ جسکو میاں پہنکر مسجد میں جاتے ہیں ۔ **وعن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا یَقُوْلُ اسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوہ میں کہ غزوہ کیا اسکو یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کے لیے یہ فرمایا بہت سے لو تم پاپوشیں اسواسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کے ہے جب تک کہ پاپوش پہنے رہتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مانند سوار کے ہے بیچ جلد چلنے کے اور سلامتی پانوں کے آفات سے اور اسمیں تعلیم ہے اسیر کہ اسباب سفر کہ حاجت پڑے ساتھ اسکے ساتھ رکھے ۔ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی

بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ داہنے پاؤن کے یعنی اول داہان پاؤن ڈالے جوتے مین اور جس وقت کہ اتارے پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ بائین طرف کے یعنی اول بایان پاؤن نکالے جوتے سے چاہیے کہ ہو داہان پاؤن پہلے پہننے مین اور آخر ہو اتارنے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف ضابطہ اسمین یہ ہے کہ جو امر فضیلت رکھتا ہے ابتدا ساتھ داہنے کے اسمین مستحب ہے اور جو کہ ایسا نہین ہے اسمین ابتدا ساتھ بائین کے ہے پس پہننا جوتے کا وسیلہ ہے دخول مسجد اور اعمال خیر کا بخلاف اتارنے کے اور مسجد مین جاوے تو پہلے داہان پاؤن رکھے اور نکلتے ہوئے پہلے بایان نکالے اور پاخانے مین جاوے تو بایان پاؤن پہلے رکھے اور نکلے تو داہان پہلے نکالے اور داہنے پاؤن کو بزرگی ہے بہ نسبت بائین کے پس اکرام کرے اسکا اور اکرام اسکا یہ ہے کہ جوتا پہنے تو پہلے اسکو ڈالے اور نکالتے ہوئے پیچھے اسکو نکالے تا زیادہ رہے جوتے مین اور یہ باعث ہے اسکی عزت و حرمت کا اسی طرح مسجد وغیرہ کے جانے اور نکلنے مین سمجھ لے ۞ **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا ایک پاپوش مین چاہیے کہ ننگا کرے دونون پاؤن کو یا پاپوش پہنے دونون مین یعنی پاؤن مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پہنے تو دونون مین پہنے اور اتارے تو دونون سے اتارے ایک پاؤن مین پہننا اور ایک ننگا رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ خلاف ادب و مروت کے ہے اور سبب لغزش پاؤن کا ہے خصوصاً جب کہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہے بعضے علماء نے ساتھ اسکے ایک ہاتھ نکالنے کو آستین سے یعنی یہ بھی ایسا ہی ہے کہ ایک ہاتھ آستین مین رکھے اور ایک آستین نکال کر کندھے پر ڈالے اور ایسے ہی ایک پاؤن مین جوتا پہننا اور ایک مین موزہ ۞ ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت ٹوٹ جاوے تسمہ کسی کی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش مین یہان تک کہ درست کرے تسمہ اسکا اور نہ چلے ایک موزہ مین اور نہ کھاوے بائین ہاتھ سے اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کے یعنی جبکہ نہ ہو اسکے ستر پر کچھ اس کپڑے مین سے اور نہ اوڑھے کپڑے کو اس طرح سے کہ لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھ بھی اندر لپٹے جاوین اور ہاتھ کے نکالنے سے ستر نظر آئے نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے واسطے جوتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قبال یعنی تسمے کہ انگلیون مین پہنے جاتے ہین دوہرے تھے تسمے انکے یعنی اکہرے نہین اور استوار ہون نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** یہ اس صورت مین ہے کہ کھڑے ہو کر پہننے مین مشقت ہو یعنی ایسا جوتا ہو کہ بسبب پہننے اور باندھنے تسمے کے ہاتھ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتے مین ۞ **وَعَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے اسنے نقل کی حضرت عائشہ سے کہ کہا بعضے وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش مین اور ایک روایت مین یون ہے کہ تحقیق حضرت عائشہ چلین ایک پاپوش مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ صحیح تر ہے یعنی از راہ اسناد کے یا معنون کے **ف** حدیثون مین کہ نہی آئی ہے ایک پاؤن مین جوتا پہن کر چلنے سے یہ حدیث مخالف انکے ہے اور حدیث کی صحت مین کلام کیا ہے علماء نے اور لکھا ہے کہ برتقدیر صحت کے یہ حال نادر تھا اور صحن گھر مین تھا نہ باہر یا واسطے ضرورت کے یا واسطے بیان جواز کے تا کہ جانین کہ حرام نہین ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو نہی ہے محمول کراہت تنزیہی پر ہے کہ ترک اسکا واسطے

بیان صلح جوازکے آیا ہی اور وہ فعل نسبت شارع کے مکروہ نہین ہوتا اسلیے کہ بیان جواز واجب ہی اسپر چنانچہ بیچ مقدمہ کھڑے ہوکر پانی پینے آنحضرت کے یہ نکتہ لکھا ہی موہب لدنیہ
مین شرح **وعن** ابن عباس قال من السنة اذا جلس الرجل ان يخلع نعليه فيضعهما بجنبه رواه ابو داؤد اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا تحقیق سنت سے ہی جسوقت کہ بیٹھے آدمی یہ کہ اوتارے پاپوس اپنی اور رکھے انکو اپنے پہلو کی طرف نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جوتے سمیت نہ بیٹھے بلکہ اتار کر بیٹھے کہ ادب
اسمین ہی اور رکھے اسکو بائین پہلو کی طرف واسطے تعظیم داہنی طرف کے اور سامنے بھی نہ رکھے واسطے تعظیم قبلہ کے اور نہ پیچھے رکھے واسطے خوف چوروں کے **ع**
وعن ابن بريدة عن ابيه ان النجاشي اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهما رواه
ابن ماجة وزاد الترمذي عن ابي بريدة عن ابيه ثم توضأ ومسح عليهما اور روایت ہی ابن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ
نجاشی نے بطور تحفہ کے بھیجے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موزے سیاہ سادے یعنی غیر منقش پس پہنا حضرت نے انکو یعنی طہارت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے
اسروایت کی ترمذی نے ابی بریدہ سے ساتھ اضافت باپ کے طرف بریدہ کے اور اسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کی یہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرت نے اور مسح کیا اوپر **ف**
نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نے موزے پہنے بدون پوچھنے اور تفتیش کرنے اس بات کے کہ یہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہی یا نہین مردار کا ہی یا مذبوح کا ان چیزون کی کچھ
تفتیش کی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اس سے حکم معلوم ہوا کورے کپڑے کا اور بوریون کا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوا انکے اور چیزون کا بھی اگر ظاہر مین نجاست
نہو حکم طہارت کا ہی مولانا من الشرح

باب الترجل

یہ باب ہی بیچ بیان کنگھی کرنے کے **ف** ترجل کہتے ہین عربی مین کنگھی کرنے کو عام ہی کہ سر مین
ہو یا داڑھی مین لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کے کنگھی کرنے مین ہوتا ہی اور تسریح کا داڑھی مین

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشة قالت
كنت ارجل راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض متفق عليه روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی مین کنگھی کرتی سر مبارک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مین اسحال مین کہ مین حائضہ ہوتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہی اور مخالطت ساتھ
اسکے جائز ہی **ع** **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب
وتقليم الاظفار ونتف الابط متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرت پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا
اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینے اور لبین لینین اور ترشوانا ناخونون کا اور اکھیڑنا بغلون کے بالون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فطرة اسکو کہتے ہین یعنی
یہ پانچ چیزین سب انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین سنت ہین اور یہ حدیث فطرت کی بیچ ابتداء کتاب کے باب السواک مین گذر چکی ہی اور وہان دس چیزین
فطرت سے کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہ قصد حصر نہین ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ دس چیزین جملہ فطرت سے ہین اور یہان ان مین سے پانچ بیان کین اور بیان
مفصل انکا وہان ہو چکا ہی فانظر ثمہ **ع** **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين اوفروا اللحى واحفوا الشوارب
وفي رواية انهكوا الشوارب واعفوا اللحى متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکون کی یعنی وہ بڑھاتے ہین
مونچھین اور پست کرتے ہین داڑھیان تم مخالفت انکی کرو کہ بڑھاؤ داڑھیان اور پست کرو لبین اور ایک روایت مین ہی خوب پست کرو لبین اور چھوڑ دو داڑھیان نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال وقت لنا في قص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان
لا نترك اكثر من اربعين ليلة رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا معین کیا گیا واسطے ہمارے بیچ کتروانے لبون کے اور
ترشوانے ناخونون کے اور دور کرنے بال بغلون کے اور مونڈنے بال زیر ناف کے یہ کہ نہ چھوڑین ہم زیادہ چالیس دن سے نقل کی یہ مسلم نے
ف کہا ابن ملک نے کہ آیا ہی بعضی روایت مین ابی عمر سے کہ حضرت ترشواتے تھے ناخون اور لبین اپنی ہر جمعہ مین اور مونڈتے بال زیر ناف کے بیس دن مین
اور اکھیڑتے بال بغلون کے چالیس دن مین اور قنیہ مین لکھا ہی کہ افضل یہ ہی کہ ترشواوے ناخون اپنے اور کتروا وے لبین اور بال زیر ناف کے مونڈے اور غسل کرے

اپنے بدن کو ساتھ نہانے کے ہر ہفتہ میں ایکبار پس اگر نہ کرسکے تو ہر پندرہ دن میں اور نہیں چھوڑنا چاہیے ترک اسکے کو زیادہ چالیس دن سے پس ہفتہ افضل ہے اور پندرہ روز اوسط میں اور چالیس دن ابعد اور نہیں عذر چالیس دن سے زیادہ میں اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہمارے نزدیک انتہی کہا مظہر نے کہ ابی عمر اور ابی عبداللہ لاحق سے منقول ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کترتے لبیں اور ناخون اپنے ہر جمعہ میں پہلے اس سے کہ نکلیں طرف نماز جمعہ کے اور کہا بعضوں نے کہ مونڈتے تھے بال زیر ناف کہ [illegible] اکھیڑتے تھے بال بغلوں کے چالیس دن میں اور بعضوں نے کہا ہر مہینے میں انتہی اور یہ اعدل الاقوال ہے ۔ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوہم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہیں خضاب کرتے ہیں پس مخالفت کرو انکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام اسمیں آگے آویگا اور صحابہ وغیرہم خضاب سرخ منہدی کا کرتے تھے اور کبھی زرد بھی کرتے تھے اور بیچ خضاب منہدی کے حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور لکھا ہے علما نے کہ خضاب منہدی کا مردوں کی علامتوں سے ہے اور سب علما کے نزدیک جائز ہے اور بعضے فقہا نے اسکو مستحب کہا ہے مردوں کے لیے اور عورتوں کے لیے اور اسکی فضیلت میں حدیثیں بھی لاتے ہیں کہ نزدیک محدثین کے مطعون اور منسوب بضعف ہیں اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ امر ساتھ خضاب کے اسکے لیے ہے کہ بال اسکے سفید محض ہوں مانند بالوں ابی قحافہ کے کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہیں نہ اسکے لیے کہ گر پڑے ہوں بال اسکے اور یہ بھی لکھا ہے کہ سلف اختلاف رکھتے ہیں بیچ کرنے خضاب کے بحسب اختلاف احوال کے اور بعضوں نے کہا یہ موقوف ہے عادت شہروں پر اسلیے کہ نکلنا عادت شہر والوں سے موجب شہرت کا ہے اور مکروہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ جسکا بڑھاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا بہ نسبت خضاب کرنے کے تو اسکو نہ کرنا خضاب کا اولی اور احسن ہے اور جسکا بڑھاپا بدنما ہو اسکو خضاب کرنا اور چھپانا عیب کا اولی ہے ۔ **وعن** جابر قال اُتِیَ بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ہذا بشیء واجتنبوا السواد رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائے گئے ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق رضی کے دن فتح مکہ کے اور اسی روز مسلمان ہوئے اور سر انکا اور داڑھی انکی مانند ثغامہ کے تھی سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو انکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نہ کرو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثغامہ نام ایک گھانس کا ہے کہ سفید ہوتے ہیں شگوفے اور پھل اسکے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہے اور مطالب المومنین میں لکھا ہے کہ بعضے علما نے کہا ہے کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطے ہیبت کے بیچ نظر دشمنوں دین کے کرے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت نفس کے اور دستیاری عورتوں کے کرے مکروہ ہے نزدیک اکثر مشائخ کے اور صحت کو پہونچا ہے کہ امیر المومنین ابوبکر رضی خضاب کرتے تھے ساتھ منہدی اور وسمہ کے ولیکن رنگ اسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل بسیاہی ہو اور بعضے صحابہ سے جو اسمین نقل کیا گیا ہے اسی پر محمول ہے اور بیچ باب خضاب سیاہ کے وعید شدید آئی ہے چنانچہ دوسری فصل میں آتی ہے حاصل یہ کہ خضاب منہدی کا باتفاق جائز ہے اور سیاہ میں مختار حرمت و کراہت ہے ۔ **وعن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اہل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ وکان اہل الکتاب یسدلون اشعارہم وکان المشرکون یفرقون رءوسہم فسدل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے موافقت اہل کتاب کی بیچ اس چیز کے کہ نہیں حکم کیے گیے اسمیں اور تھے اہل کتاب چھوڑتے اپنے بالوں کو یعنی بدون مانگ نکالنے کے یوں ہی پڑے رہتے تھے بال اور تھے مشرک مانگ نکالتے اپنے سر میں پس چھوڑتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کے بطور اہل کتاب کے پھر مانگ نکالنے لگے پیچھے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سدل چھوڑنا سر کے بالوں کا گرد سر اور جمع نہ کرنا جوانب انکی کو اور فرق یہ کہ آدھے بال ایکطرف جمع کرے اور آدھے ایک طرف اور قاموس میں کہا کہ فرق راہ درمیان بالوں سر کے یعنی مانگ اور حضرت جب اول مدینہ میں تشریف لائے تو سدل کرتے تھے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کے کہ عادت انکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالوں کا ہے گرد سر کے اور تخصیص ساتھ پیشانی کے نہیں لیکن انتہا سدل کا فرق سے پیشانی میں ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے تخصیص کیا اور طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہاں چھوڑنا بالوں کا ہے پیشانی پر اور

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریفہ اول میں سدل کی تھی بعد ازاں فرق قرار پایا پس بعضے کہتے ہیں کہ سدل منسوخ ہوا اسلیے کہ رجوع طرف فرق کے وحی سے تھی اسلیے کہ آنحضرت مامور تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کے اس چیز میں کہ مامور نہ تھے اسمیں پس مخالفت انکی بھی بسبب ورود امر کے ہوا اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے یہ کہ شرع انبیائے سابق کی شرع ہماری ہے جب تک کہ مامور نہووین ہم ساتھ مخالفت اسکے لیکن اس چیز میں کہ تبدیل و تغیر انکی معلوم نہو اور ظاہر عبارت یحب موافقتہم اسپر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت مخیر تھے اسمیں اور اگر شریعت ہوتا تو وجوب لازم ہوتا اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر متفرق ہوتے بال حضرت کے تو مانگ نکالتے ورنہ چھوڑ دیتے انکو یعنی بال خود بخود متفرق نہ کرتے سدل و فرق ہیں اور بال خود رکھتے انکو پس سدل و فرق دونوں جائز ہیں لیکن فرق افضل ہے واللہ اعلم ع ح **وعن** نافع عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قيل لنافع ما القزع قال يحلق بعض رأس الصبي ويترك البعض متفق عليه وألحق بعضهم التفسير بالحديث اور روایت ہے نافع سے انہوں نے نقل کی ابن عمر سے کہا ابن عمر نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے قزع سے کہا گیا واسطے نافع کے کہ کیا ہے قزع کہا مونڈا جاوے کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ملایا بعضے راویوں نے تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی معنی قزع کے حضرت ہی نے بیان فرمائے **ف** مونڈا جاوے کچھ سر الخ کہا نووی نے کہ قزع کہتے ہیں مونڈنے بعض سر کو مطلق اور یہی صحیح تر ہے اسلیے کہ یہ معنی راوی نے بیان کیے ہیں اور ظاہر کے مخالف بھی نہیں پس واجب ہے عمل اسپر اور تخصیص لڑکے کی بسبب جاری ہونے عادت کے ہے والا مکروہ ہے لڑکے کو بھی اور بڑے کو بھی چنانچہ اسلیے روایات فقہیہ میں مطلق لائے ہیں اور کراہت بسبب مشابہت کفار کے اور بدہیئتی کے ہے ع ح قزع کے معنی جو راوی نے بیان کیے اور نووی نے اسکو صحیح کہا وہ اس میں ہے اور بعض اور اہل لغت سے چوٹیاں کہا الاخفی ع مولف **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى صبيا قد حلق بعض رأسه وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوا كله او اتركوا كله رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ تحقیق مونڈا گیا تھا بعض سر اسکا اور چھوڑا گیا تھا بعض سر اسکا پس منع فرمایا لڑکے کے پرورش کرنے والوں کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑو تمام سر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ سر منڈانا ماسوائے حج و عمرے کے جائز ہے اور مرد اختیار رکھتا ہے سر منڈانے کا اور سر میں بال رکھنے کا لیکن افضل یہی ہے کہ منڈوائے سر سوائے حج و عمرے کے جیسے کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوائے حضرت علی کے جیسے کہ ابتدائے کتاب میں بیچ باب الجنابۃ کے بیان اسکا گذرا ع ح **وعن** ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بيوتكم رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور لعنت کی ان عورتوں کو کہ مشابہ ہوتی ہیں ساتھ مردوں کے اور فرمایا کہ نکالو مخنثوں کو اپنے گھروں سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مخنث اس کو کہتے ہیں کہ تشبہ کرے ساتھ عورتوں کے لباس میں اور ہاتھ پاؤں رنگین کرنے میں ساتھ مہندی کے اور آواز میں اور کلام کرنے میں اور حرکات و سکنات میں اور خنث کے معنی لغت میں نرمی اور شکستگی کے ہیں اور مخنث ساتھ زبر نون مشددہ اور زیر اسکے ہے اور اول مشہور تر ہے اور مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت میں اوپر اوضاع و اخلاق عورتوں کے واقع ہوا اور دوسرا یہ کہ بتکلف اپنے تئیں مشابہ عورتوں کے کرتا ہے اور لعنت اور مذمت خاص اسکے حق میں ہے نہ اول کے کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی ان عورتوں کو کہ مشابہ کرتی ہیں اپنے کو ساتھ مردوں کے نقش میں اور لباس میں اور اور امور میں اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کے لکھا ہے کہ مہندی لگانی سنت ہے عورتوں کو اور مکروہ ہے مردوں کو بغیر عذر کے بسبب مشابہت کے ساتھ عورتوں کے انتہی اور اس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ عورت کو بھی بالکل خالی رہنا مہندی سے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ مردوں کے ع ح **وعنه** قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاري اور روایت ہے اسی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے مردوں مشابہت کرنے والوں کو ساتھ عورتوں کے اور عورتوں مشابہت کرنے والیوں کو ساتھ مردوں کے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة

۳۱ یعنی سر منڈانے میں حضرت علی کی [illegible]

والواشمۃ

وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو کہ ملاوے بال اپنے ساتھ بالوں اور عورت کے یعنی درازی کے لیے اور لعنت کی اُس عورت کو کہ ملواوے اپنے بالوں کو ساتھ اور کے بال کے اور لعنت کی گودنے والی کو اور گدوانے والی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالوں کا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علما نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہے نفع اٹھانا آدمی کے بالوں سے اور تمام اجزا اسکے سے بسبب بزرگی اسکی کے اور سوا اسکے آدمی کے جانور کے پاک بال ہوں تو اسکا یہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اسکو ملانا انکا بھی حرام ہے اور اگر ہو خاوند یا سید تو اسکی تین صورتیں ہیں اور صحیح تر اُن میں سے یہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند کے یا سید کے تو جائز ہے اور کہا مالک اور طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالوں میں ممنوع ہے خواہ بال ہوں یا صوف یا سوا اسکے اور دلیل پکڑی ہے انھوں نے ساتھ حدیثوں کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھ بالوں کے پس نہیں مضائقہ ہے ساتھ ملانے صوف وغیرہ کے اور باندھنا بالوں کا ساتھ ڈورے سرخ کے کہ مشابہت ساتھ بالوں کے نہ رکھیں جائز ہے بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہ کہ سوئیاں یا مانند انکے کے جلد میں چبھوئی جاتی ہیں یہاں تک کہ خون بہنے لگتا ہے پھر اسمیں سرمہ یا نیل بھر دیتے ہیں اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہے فاعل و مفعول پر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہے نجس ہو جاتی ہے پس اگر ممکن ہوا ازالہ اُسکا ساتھ علاج کے تو واجب ہے ازالہ اُسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر جرح کے تو پس اگر خوف ہو اس سے تلف کا یا فوت ہونے عضو کا یا منفعت اسکے کا یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر میں تو نہیں واجب ازالہ اُسکا جبکہ توبہ کی نہیں باقی رہیگا اسپر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا ان میں سے تو لازم ہے ازالہ اسکا اور گنہگار ہے بسبب تاخیر اسکی کے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں کو اور گدوانے والیوں کو اور ان عورتوں کو کہ چنوادیں بال منہ پر سے اور لعنت کی سوہن کروانے والیوں کو دانتوں پر واسطے حسن کے کہ تغیر کرنے والی ہیں اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود کے پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہونچی مجھکو یہ بات کہ تم لعنت کرتے ہو یعنی عورتوں کو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعود نے کہ کیا ہے مجھکو کہ لعنت نہ کروں اسکو لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکو کہ وہ ملعون ہے بیچ کتاب اللہ کے پس کہا اس عورت نے کہ تحقیق پڑھا میں نے اُس چیز کو کہ درمیان دو دفتیوں کے ہے یعنی پڑھا میں نے سارا قرآن پس نہ پایا بیچ اُسمیں جو کہتے ہو تم کہا ابن مسعود نے اگر پڑھتی تو اُسکو یعنی تامل سے اور سمجھکر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہیں پڑھی تو نے یہ آیت کہ جو دیں تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اُسکو اور جس چیز سے کہ منع کریں تمکو پس باز رہو یعنی اُس سے کہا اس عورت نے کہ ہاں یہ آیت تو پڑھی ہے میں نے کہا ابن مسعود نے پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چنوادیں بال الخ یہ مکروہ ہے مگر جو ڈاڑھی یا مونچھیں نکلیں عورت کی تو انکا منڈوانا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور چننے والی کو نامصہ کہتے ہیں اس روایت میں ذکر اسکا نہیں فصل ثانی میں ہے اور سوہن کروانے والیوں کو یعنی تکلف کرے اور فرق کروا دیتی ہیں دانتوں میں کہ عرب کے نزدیک فرق ہونا دانتوں میں پسندیدہ ہے اور اکثر چھوٹی عمر کی عورتوں کے دانت ایسے ہوتے ہیں اور جب بڑھیاں ہوتی ہیں اور دانت بڑے ہوتے ہیں اور یہ فرق نہیں رہتا تو تکلف کرتی ہیں واسطے اظہار حسن جوانی کے اور مشابہت کے ساتھ جوانوں کے اور لفظ المغیرات صفت ہے عورتوں مذکورہ کی یعنی یہ عورتیں مذکورہ ایسی ہیں کہ تغیر کرتی ہیں پیدایش اللہ تعالیٰ کی کو اور لفظ خلق اللہ محمول ہے تغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کے ہے واسطے وجوب لعنت کے اور علت بیچ حرمت مثلہ اور منڈانے داڑھی وغیرہ کے بھی یہی ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر تغیر حرام ہو اسلیے کہ یہ علت مستقل نہیں ہے علت حرمت کی نہی شارع کی ہے اور حکمت نہی میں یہ ہے پس حاصل یہ ہوا کہ شارع نے بعض تغیرات کو مباح کیا ہے اور

بعضے کو حرام اور عورت مذکورہ کے کلام کے یہ معنی ہیں کہ خبر دی گئی ہوں میں یہ کہ تم خبر دیتے ہو لعنت خدا سے یا لعنت کرتے ہو اپنی طرف سے عورتوں مذکورہ چاروں کو
نہیں ہے لعنت انکی مذکور کتاب اللہ میں اور نہیں جائز ہے لعنت کرنی انکو نہ لعنت کرے گا سو پر اس سے پس جب ابن مسعود دلیل لائے حدیث و قرآن سے اور بیچ موجود حدیث کے
شبہ تھا جو اسکا قرآن میں بظاہر مستبعد معلوم ہوا اُسکو اور آخر جملہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جب بندے مامور ہوئے ساتھ باز رہنے اس چیز کے کہ منع کیا اُسکو
رسول نے اور منع کیا رسول نے انکو اشیاء مذکورہ سے اس حدیث وغیرہ میں تو ہوئیں تمام منہیات انکی ذکر کی گئی قرآن میں اور کہا طیبی نے کہ اس میں اشارہ ہے طرف اسکے
کہ لعنت کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنے اللہ تعالیٰ کے ہے پس واجب ہے یہ کہ عمل کیا جاوے اسپر ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر یعنی
ٹوک کی حق ہے اور منع کیا گودنے سے نقل کی یہ بخاری نے ف حق ہونی یعنی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاصیت رکھی ہے اسمیں کہ تاثیر کرتی ہے آدمی وغیرہ میں مانند سحر کے
ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تحقیق
دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جما دیا تھا تاکہ جوئیں نہ پڑیں اور غبار سے محفوظ رہیں
اور اسطرح حالت احرام میں اکثر کرتے ہیں غرض مذکور کے لیے پس یہ بیان حالت احرام کا ہے یا کسی اور سفر کا ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ زعفران ملے مرد بدن کو یا کپڑے کو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ یہ عادت عورتوں کی سے ہے اور بعضے صحابہ سے جو منقول ہے استعمال خلوق کا کہ نام خوشبو سے مرکب کا ہے زعفران وغیرہ سے وہ محمول ہے
نہی سے پہلے پر ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِيصَ الطِّيبِ
فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کے پاتی میں یہاں تک
کہ پاتی میں چمک خوشبوئی کی حضرت کے سر میں اور داڑھی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر اشکال وارد کرتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ خوشبوئی
مردوں کی وہ چیز ہے کہ پوشیدہ ہو رنگ اسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبوئی میں جبتو چمک ہوتی تھی اسکا جواب یہ ہے کہ مراد رنگ سے اس حدیث میں
وہ رنگ ہے کہ اُسکے ظہور میں زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کے اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک و عنبر کا جائز ہے کذا قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل
صندل کے بھی جائز ہے ع وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ
قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہا کہ تھا ابن عمر جسوقت کہ دھونی لیتے خوشبوئی کی
دھونی لیتے اگر کی بغیر ملونے مشک وغیرہ کے یعنی کبھی نری اگر کی دھونی لیتے اور کبھی دھونی لیتے کافور کی کہ ڈالتے اسکو ساتھ اگر کے پھر کہا ابن عمر نے کہ اسی طرح سے دھونی
لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبھی نری اگر کی اور کبھی کافور اسکے ساتھ ملا کر نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے
ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے لبیں اپنی اور تھے ابراہیم دوست خدا کے کرتے یہ یعنی وہ بھی لبیں کترتے تھے نقل کی یہ ترمذی نے ف
یعنی کترنا لبوں کا سنت قدیم ہے کہ حضرت ابراہیم کرتے تھے اور انبیاء علیہم السلام بھی کرتے تھے چنانچہ بیچ شرح لفظ فطرۃ کے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے پس
تخصیص حضرت ابراہیم کا بسبب تعظیم انکی کے ہے یا ابتدا اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہے جیسے کہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبیں اپنی پس نہیں ہم میں سے نقل کی

احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی ہماری سنت اور طریقہ پر چین اور ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں اسکے کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے یا یہ تہدید ہے واسطے تارک اس سنت کے یا دُرولایا اسکو مرتبے سے پھر نہیں اس ملت سے ۔ ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یاخذ من لحیته من عرضها وطولها رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کیا اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیتے داڑھی اپنی سے عرض میں سے اور طول میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یعنی داڑھی کو سب طرف سے درست و برابر کرتے تھے بال بڑھے ہوئے کتر کر اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اعفا کے اور توفیر داڑھی کے کہ حدیثوں میں امر ساتھ اسکے واقع ہوا ہے اسلیے کہ منع کوتاہ کرنے داڑھی سے ہے مانند عجمیوں کے اور لینا بالوں کا طول میں سے واسطے برابر کرنے اور اصلاح کے منافی اسکے نہیں اسلیے کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ وہ لیتے تھے داڑھی کے طول و عرض میں سے اور کہا ابن ملک نے کہ برابر کرنا داڑھی کے بالوں کا سنت ہے اور احیا میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے داڑھی کے دراز کرنے میں پس بعضوں نے کہا کہ اگر مٹھی میں پکڑ کے مرد داڑھی کو اور مٹھی کے نیچے سے کتر ڈالے تو نہیں مضائقہ اسکا چنانچہ کیا ہے یہ ابن عمر نے اور ایک جماعت نے تابعین میں سے اور اچھا جانا اسکو شعبی اور ابن سیرین نے اور مکروہ جانا اسکو حسن اور قتادہ نے اور تابعین کے ایک گروہ نے اور کہا چھوڑنا اسکا اچھا ہے بموجب قول آنحضرت کے اعفوا اللحی انتہی ۔ ع وعن یعلی ابن مرة ان النبی صلی الله علیه وسلم رای علیه خلوقا فقال الک امراة قال لا قال فاغسله ثم اغسله ثم اغسله ثم لا تعد رواه الترمذی والنسائی اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبو کا ہے مرکب بنی ہے زعفران وغیرہ سے پس فرمایا کیا تیرے لیے بیوی ہے کہا نہیں فرمایا پس دھو ڈال اُسکو پھر دھو اُسکو پھر دھو اُسکو پھر نہ استعمال کر اسکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف کیا تیرے لیے بیوی ہے بیوی کے ہونے سے سوال اسلیے کیا کہ اگر بیوی ہو اور اُسنے خلوق ملی ہو اور اسکے بدن یا کپڑے سے مرد کے بدن یا کپڑے کو پہونچی تو معذور ہے اگر قصداً آپ استعمال کرے معذور نہوگا اور دھونا نہیں یا دھونا چاہیے اسکو جیسے کہ اسکو فرمایا یہ سوال کی بھی بیان کی ہے شارحین نے نہ یہ کہ اگر واسطے خاطر عورت کے ملے معذور ہے جیسے کہ ظاہر حدیث سے وہم جاتا ہے اور دھو ڈال یعنی تین بار دھو حکم کیا تین بار دھونے کا واسطے مبالغہ کے اور ظاہر یہ ہے کہ اسلیے تین بار دھونے کو فرمایا کہ رنگ اُسکا نہیں چھوٹتا بغیر دھونے تین بار کے ۔ ع وعن ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقبل الله صلوة رجل فی جسده شیء من خلوق رواه ابو داود اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اُس شخص کی کہ ہو اُسکے بدن میں کچھ خلوق سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کہا سید نے کہ مراد نفی ثواب نماز کامل کی ہے واسطے مشابہت کے ساتھ عورتوں کے اور کہا ابن ملک نے کہ اسمیں تہدید و زجر ہے استعمال خلوق سے ۔ ع وعن عمار بن یاسر قال قدمت علی اهلی من سفر وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی الله علیه وسلم فسلمت علیه فلم یرد علی وقال اذهب فاغسل هذا عنك رواه ابو داود اور روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا آیا میں گھر کے لوگوں پاس سفر سے اس حال میں کہ پھٹ گئے تھے دونوں ہاتھ میرے پس لیپ کیا گھر والوں نے میرے ہاتھوں پر خوشبو زعفران ملی ہوئی کا پس آیا میں صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا میں نے حضرت کو پس نہ جواب دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ظاہراً یہ خستگی بسبب سفر معلوم ہوتی ہے عذر اُنکے کے بھی یا نہ پسند آیا حضرت کو ملنا اُنکا ساتھ اس خوشبو کے ۔ ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم طیب الرجال ما ظهر ریحه وخفی لونه وطیب النساء ما ظهر لونه وخفی ریحه رواه الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشبو مرد کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کے اور خوشبو عورت کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بو اُسکی یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مراد وہ رنگ ہے کہ اُسمیں زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کے اور لکھا ہے

علماء نے کہا اس عورت کے حق میں ہے کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنے خاوند کے پاس استعمال کرے خوشبو تو جس طرح کی ہو روا ہے **وعن** انسؓ قال کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سُکّۃ یتطیب منہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سکہ کہ نام ایک خوشبو کا ہے یا مرکب ہے خوشبو سے لگاتے تھے اس میں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر دھن رأسہ وتسریح لحیتہ ویکثر القناع کان ثوبہ ثوب زیات رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے اسی انسؓ سے کہ کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگھی اپنی داڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرتؐ کا کپڑا تھا تیلی کا نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** بہت کرتے تھے کنگھی الخ اور روایت میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے ہر روز کے کنگھی کرنے سے منع فرمایا وہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور کثرت کنگھی سے یہ نہیں لازم آتا کہ ہر روز کرتے تھے بلکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اس چیز پر بھی کہ بحسب حاجت کے کرے اور کرنا کنگھی کا سنت ہے لیکن یہ جو بعد ہر وضو کے کیا کرتے ہیں اسکی کچھ اصل صحیح سنت میں نہیں اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہے کہ ڈالتے تھے سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تا عمامہ میلا نہ ہو پس وہ کپڑا تیل سے اس کپڑے تیلی کے سا ہو جاتا تھا نہ یہ کہ اور کپڑے حضرتؐ کے تیلی کے سے ہوتے تھے اسلئے کہ یہ منافی لطافت سے کہ حضرتؐ کی مزاج مبارک میں تھی بعید ہے اور آنحضرتؐ دوست رکھتے تھے کپڑے سفید کو **وعن** ام ہانیٔ قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا بمکۃ قدمۃ ولہ اربع غدائر رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا ام ہانی نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ میں ایک دفعہ یعنی بروز فتح مکہ کے اور آنحضرتؐ کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے کہ دو دائیں طرف تھے اور دو بائیں طرف نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عائشۃ قالت اذا فرقت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ صدعت فرقہ عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ بین عینیہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جس وقت کہ مانگ نکالتی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں چیرتی میں مانگ انکی تالو پر سے اور چھوڑتی میں بال حضرتؐ کی پیشانی کے درمیان دونوں آنکھوں انکی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** چیرتی مانگ الخ یافوخ کہتے ہیں سر کے بیچ کو یعنی اس جگہ کو کہ لڑکے کے سر پر لپکتی رہتی ہے یعنی تالو اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی نزدیک تالو کے اور طرف دوسری نزدیک پیشانی کے محاذی مابین دونوں آنکھوں کے جیسے کہا اور چھوڑتی میں الخ یعنی کرتی میں مانگ اس طرف کو کہ جانب پیشانی کے ہو محاذی مابین دونوں آنکھوں کے اس طرح کہ ہوتے تھے آدھے بال ناصیہ کے دائیں طرف مانگ کے اور آدھے بائیں طرف اسکے اسی طرح بیان کیے ہیں معنی اس حدیث کے طیبی نے **وعن** عبد اللہ بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دے کر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا قاضی نے کہ غب یہ کہ کرے ایک دن اور ترک کرے ایک دن اور مراد نہی سے مواظبت و اہتمام کرنے سے ہے اسلئے کہ اسمیں مبالغہ اور تکلف ہے زینت کرنے میں اور لفظ غب اوقات میں جیسے کہ وارد ہوا ہے زُر غبا تزدد حبا معنی آنے کے ہر ہفتہ میں اور لفظ غب آپ نے میں ایک روز درمیان اور اسی طرح عیادت مریض میں اور گوشت کھانے میں اور نہی ہر روز کے کنگھی کرنے سے شامل ہے سر اور داڑھی کو سو بعضے لوگ جو بعد ہر وضو کے کنگھی کرتے ہیں موافق سنت کے نہیں اور احیاء میں جو نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ ہر روز دو بار داڑھی میں کنگھی کرتے تھے حدیث کی سند نہیں پائی گئی اور سوا امام غزالی کے احیاء میں کسی اور نے نہیں نقل کی اور احیاء میں بعضی حدیثیں ایسی نقل کی ہیں کہ انکی کچھ اصل ثابت نہیں کہا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی پھر ظاہر یہ ہے کہ نہی ہر روز کے کنگھی کرنے کی مخصوص ساتھ مردوں کے ہے نہ عورتوں کے اسلئے کہ انکو تجمل و تزئین مکروہ نہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہی شامل ہے سبکو غایت یہ کہ عورتوں کو خفت ہو اسلئے کہ بات بزینت میں انکے لیے بہت وسیع ہے اور یہ تقدیر کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی **وعن** عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رجل لفضالۃ بن عبید ما لی اراک شعثا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینہانا عن کثیر من الارفاہ قال ما لی لا اری علیک حذاء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا

اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبید کے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں میں تمکو پراگندہ بال بغیر کنگھی کیے کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے منع کرتے ہمکو بہت چین وعیش کی باتوں سے کہ کثرت کنگھی کی اور تیل کی بھی اسی میں سے ہے کہا اس شخص نے فضالہ کو کہ کیا ہے مجھکو کہ نہیں دیکھتا تیرے پاؤں میں پاپوش کہا فضالہ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو یہ کہ ننگے پاؤں پھرا کریں کبھی کبھی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی واسطے تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور تعود رہونے کے اس پر وقت اضطرار کے اور اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے اور اسکو اچھا جانتے تھے اور ساتھ اسکے حکم فرماتے اور رغبت دلاتے تھے ولیکن بعضے زاہدوں اور اہل ریاضت کو اوپر خلاف اسکے کے بھی رکھتے تھے اور تقریر فرماتے بلکہ امر کرتے اور حاصل یہ کہ کراہت بیچ افراط کے اور مبالغہ کے تنعم اور ترفہ میں اور منہمک ہونے میں بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کے اور تزئین کے ہے جیسے کہ عادت عجمیوں کا اور اہل تنعم اور اتراف کی ہے اور امر ہے ساتھ رعایت توسط اور میانہ روی کے اسمیں نہ ترک طہارت اور نظافت اور خوش ہیئتی کے اسلیے کہ نظافت دین سے ہے جیسا کہ حدیث آیندہ میں فرمایا ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہوں واسطے اسکے بال پس چاہیے کہ اچھی طرح رکھے انکو یعنی دھویا کیا کرے اور تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے اور متفرق نہ رکھے انکو اسلیے کہ ستھرائی اور خوش ہیئتی محبوب ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین اس چیز کی کہ تغیر کرے ساتھ اسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف کتم ساتھ زیر کاف اور تے مخففہ کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید تے کے بھی کہا ہے کہ نام ایک گھانس مشہور کا ہے کہ ملائی جاتی ہے ساتھ وسمہ کے اور رنگے جاتے ہیں اس سے بال اور بعضوں نے کہا کہ کتم بھی وسمہ ہے پھر مراد حدیث سے کیا ہے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے مراد ہے یا ساتھ ہر ایک کے تنہا یہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد استعمال کتم کا ہے تنہا بغیر مہندی کے اسلیے کہ مہندی جب ملائی جاتی ہے ساتھ کتم کے تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور نہی خضاب سیاہ سے صحت کو پہنچ چکی ہے اور کہا کہ شاید حدیث بالحناء او الکتم ہے ساتھ لفظ او کے واسطے تخییر کے لیکن بیچ واتیں تعدد طرق سے ساتھ واو کے آئی ہے نہ ساتھ او کے اور شاید کہ واو معنی او کے ہو واللہ اعلم اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب نری مہندی کا سرخ ہوتا ہے اور نرے کتم کا سبز اور بعضوں کے کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ خضاب نرے کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہے اور کتم کو کہ مہندی میں ملا کر کرے تو سرخ ہوتا ہے مائل بسیاہی کے نہ سیاہی خالص پس مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباس کی کہ بعد حدیث ابن عمر کے آتی ہے اس سے ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم کذا قال الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ خلط مختلف ہوتا ہے اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی غالب ہو سرخ ہوتا ہے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ میں کہ خضاب کریگی ساتھ اس سیاہی کے مانند پوٹوں کبوتر کے کہ جیسے بعضے کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے نہ پاویگی بو جنت کی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف ساتھ اس سیاہی کے یعنی نری سیاہی کے تاکہ نکل جاوے سیاہ مائل بسرخی مانند کتم اور مہندی کے اور نہ پاوینگے بو جنت کی یہ مبالغہ ہے بیچ زجر و تہدید کے خضاب سیاہ پر یا محمول ہے حلال جاننے والے پر اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ اگرچہ داخل ہونگے بہشت میں لیکن اسکی بو سے محظوظ و بہرہ مند نہیں ہونے کے اور بعضے کہتے ہیں کہ بو سے خوشبو کہ موقف میں آویگی اور مسلمان اس سے محظوظ و مسرور ہونگے یہ خضاب کرنے والے اس سے محروم ہونگے اور اس سے معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے ع **وعن** ابن عمر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑے دباغت کیے ہوئے اور بن بالوں کی اور زرد رنگتے داڑھی اپنی کو

ساتھ ورس کے کہ نام ایک گھاس زرد کا ہے جو پیدا ہوتی ہے شہروں یمن کے اور رنگتے ساتھ زعفران کے اور تھے ابن عمر کرتے یہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتے جوتے مذکور اور کرتے خضاب بنا کر
نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس سے کہ کتاب اللباس میں گذری معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا وجہ تطبیق انکے کی
وہاں ذکر کی گئی ہے وعن ابن عباس قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا قال فمر آخر
قد خضب بالحناء والكتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا كله رواه ابو داود
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اُسنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا خوب ہے یہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اُسنے ساتھ مہندی اور وسمہ کے یعنی نرا سیاہ نہ تھا وہ پس فرمایا حضرت نے یہ
بہت اچھا ہے پہلے سے پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئے تھا ساتھ زردی کے پس فرمایا یہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود رواه الترمذي ورواه النسائي
عن ابن عمر والزبير اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب کرو اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے
کہ وہ خضاب نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ نسائی نے ابن عمر اور زبیر سے اور بعضے نسخوں میں ابن زبیر ہے ف احتمال ہے کہ یہ حکم خاص اہل جہاد کے لیے ہو
واسطے اظہار قوت اور خوف دلانے دشمنوں کے ہے وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تنتفوا الشيب فانه نور المسلم من شاب شيبة في الاسلام كتب الله له بها حسنة وكفر عنه بها خطيئة ورفعه بها
درجة رواه ابو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو سفید بالوں کو
اسلیے کہ تحقیق بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے مسلمانوں کو جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھاپے تا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی میں لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اسکے بسبب اُسکے
ایک نیکی اور دور کرتا ہے اُس سے بسبب اسکے ایک خطا اور بلند کرتا ہے واسکا بسبب اسکے ایک درجہ نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے اسلیے کہ بڑھاپا وقار ہے
جیسے کہ تیسری فصل میں آتا ہے کہ اول جو بوڑھے ہوئے بیچ بنی آدم میں ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب انھوں نے بڑھاپا دیکھا داڑھی میں تو کہا کیا ہے یہ اے رب میرے جواب آیا کہ یہ وقار ہے
عرض کیا کہ خداوند زیادہ کر وقار میرا اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور اطاعت کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہوگا آگے مومن کے ظلمات حشر میں
جیسے کہ مذکور ہے اس آیہ میں یسعی نورہم بین ایدیہم و بایمانہم پس پایا توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہو جیسے کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت سے جمال صورت
اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑھوں کو اس عالم میں حاصل ہوتی ہیں بعید نہوا اور بسبب اس حدیث کے مکروہ ہے چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علماء کے ہے وعن
كعب بن مرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من شاب شيبة في الاسلام كانت له نورا يوم القيمة رواه الترمذي
والنسائي اور روایت ہے کعب بن مرہ سے اسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھے ہونے کو اسلام میں ہوتا ہے بوڑھا پنا واسطے
اُسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہاں ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے دنیا اور آخرت میں
تو اسکا چھپانا اور تغیر کرنا خضاب سے کیوں مشروع ہوا جواب یہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب اور مصلحت دینی کے ہے کہ وہ اظہار قوت کا ہے آگے دشمنوں کے
تا وہ ضعیف نجانیں اور دلیر نہوں پھر اگر کوئی کہے کہ اکھیڑنا بالوں کا اس مصلحت کے لیے کیوں جائز نہوا اسکا جواب یہ ہے کہ بال چننے میں اکھیڑنا سفید بالوں کا بجبر
ہوتا ہے اور آخر کو باعث بدہیئتی کا ہوتا ہے بخلاف خضاب کے کہ زیادتی ایک وصف کی ہے اسپر پس فرق ہوا اسمیں اور اُسمیں ہے وعن عائشة قالت كنت
اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وكان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة رواه الترمذي اور
روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھی میں نہاتے ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے یعنی دھرا تھا درمیان میں میرے اور حضرت کے اور تھے حضرت کے بال

اور کئی احتمال لکھے ہیں بیچ مرقات شرح ملا علی قاری کی میں دیکھئے ۱۲

اوپر جمہ کے اور نیچے وفرہ سے نقل کی یہ ترمذی نے ف سر کے بالوں کے تین نام ہیں ایک تو جمہ ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے اور دوسرے وفرہ ساتھ زبر واو اور جزم
فے کے اور تیسرے لمہ ساتھ زیر لام اور تشدید میم کے پس جمہ بال کندھوں تک اور وفرہ لوؤں تک اور لمہ بیچ بیچ کانوں اور کندھوں کے یعنی کانوں سے نیچے اور کندھے سے اوپر
پس کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی کہ بال حضرت کے اسوقت میں اوپر جمہ سے اور نیچے وفرہ سے یعنی لو سے اور کندھوں سے اونچے تھے کہ جسکو لمہ کہتے ہیں اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالوں کے آتا ہے جیسے
شمائل میں آیا ہے تضرب جمتہ اذنیہ ح **وعن** ابن الحنظلیۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نعم الرجل خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ
الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن حنظلیہ سے کہ ایک شخص ہے صحابیوں میں سے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے خریم اسدی اگر نہوتے لمبے بال اسکے اور درازی تہبند اسکے کی پس پہونچی یہ خبر خریم کو
پس لی اسنے چھری پس کاٹ ڈالے ساتھ اسکے بال اپنے کانوں تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک نقل کی یہ ابوداؤد نے ف خریم اسدی بھی
صحابی تھے قبیلہ بنی اسد سے حضرت نے انکے حق میں کلام مذکور فرمایا اور درازی بالوں کی اگرچہ مذموم ومکروہ نہیں لیکن شاید کہ آنحضرت نے انہیں بسبب درازی بالوں کے تنبیہ فرمایا
کیا ہوگا اس سبب سے کہ سنایت فراخی اور اسراف معلوم ہوا کہ اگر بھائی مسلمان میں کوئی بات خلاف شرع ہو اور اسکا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہے جبکہ یہ جانے کہ وہ سنیگا تو باز رہیگا اس سے
ع **وعن** انس قال كانت لی ذؤابۃ فقالت لی امی لا اجزها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمدها ويأخذها رواه ابوداؤد
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے واسطے میرے گیسو پس کہا واسطے میرے ماں میری نے نہ کاٹ انکو کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھینچتے انکو اور پکڑتے انکو نقل کی یہ
ابوداؤد نے ف یعنی ازراہ پیار کے پس بسبب تبرک تھیں یکساں انکی کترنی نہ تھیں اور کراہیت درازگی بالوں کی کہ مذکور ہوئی سبب مذکور سے تھی یہ منافی اسکے نہیں ہے ع
وعن عبد الله بن جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم امهل ال جعفر ثلاثا ثم اتاهم فقال لا تبكوا على اخي بعد اليوم ثم قال
ادعوا لي بني اخي فجيء بنا كانا افراخ فقال ادعوا لي الحلاق فامره فحلق رؤسنا رواه ابوداؤد والنسائي اور روایت ہے عبد اللہ
بن جعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہونچنے خبر شہادت جعفر کے تین دن تک یعنی چھوڑ رکھا انکو کہ روتے تھے اور
غم کرتے تھے جعفر پر اور نہ آئے حضرت انکے پس پھر آئے انکے پاس یعنی انکی تسلی کے لیے اور فرمایا مت روؤ اوپر بھائی میرے کے بعد آج کے دن کے پھر فرمایا بلاؤ
میرے پاس میرے بھتیجوں کو یعنی عبد اللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹے جعفر کے ہیں پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تھے پھر فرمایا بلاؤ واسطے میرے نائی کو پس حکم کیا اسکو
سر مونڈنے کا پس مونڈے سر ہمارے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف جعفر بیٹے ہیں ابوطالب کے اور بھائی حضرت علی کے پس جعفر آنحضرت کے چچیرے بھائی ہوئے اور مہلت دی انکے
اہلبیت کو تاکہ مرے ہوئے پر رونا اور غمگین ہونا مناسبت پر بغیر نوحہ کرنے کے جائز ہے تین دن تک اور بعد آج کے دن کے کہ نہایت ماتم داری کی تین دن ہیں اس سے معلوم ہوا کہ
تین دن سے زیادہ رونا اور غم رکھنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیے اور حضرت نے ان لڑکوں کے سر مونڈنے کا حکم کیا باوجودیکہ رکھنا بالوں کا افضل ہے سوائے بعد فراغ حج
یا عمرہ کے اسلیے کہ انکی ماں اسماء بنت عمیس مشغول مصیبت میں تھیں کنگھی کرنی اور دھونا وغیرہ بالوں کا ان سے نہیں ہوتے کا جوئیں وغیرہ پڑجاوینگی بالوں میں ع
وعن ام عطية الانصارية ان امرأة كانت تختن بالمدينة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم لا تنهكي فان ذلك احظى
للمرأة واحب الى البعل رواه ابوداؤد وقال هذا الحديث ضعيف وراويه مجهول اور روایت ہے ام عطیہ انصاری سے کہ تحقیق ایک عورت تھی
ختنہ کرتی مدینہ میں یعنی عورتوں کا پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر تو بیچ کاٹنے چمڑے کے اسلیے کہ نہ مبالغہ کرنا اسمیں بہت لذت دیتا ہے
عورت کو اور محبوب تر ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کے یعنی اگر بیچ کاٹنے اس موضع کے مبالغہ کرے تو نہ خاوند لذت پاتا ہے اور نہ بیوی نقل کی یہ ابوداؤد نے
اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکے مجہول ہیں ف احتمال ہے کہ مراد راوی سے جنس راوی ہیں یعنی سب راوی چنانچہ موید ہیں اسکے یہ الفاظ

جو ایک نسخہ صحیحہ میں تھے ہیں وہ روایۃ مجہولۃ اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد یہ ہو کہ احد رواتہ مجہول چنانچہ موید اسکے یہ الفاظ ہیں جو ایک نسخہ میں آگئے ہیں وفی رواتہ
مجہول لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور حاکم نے اپنے مستدرک میں ضحاک بن قیس سے اور اسکے لفظ یہ ہیں یا تحفضی ولا تنہکی فانہ انظر للوجہ واحظی
عند الزوج **وعن** كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ
يَكْرَهُ رِيْحَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کریمہ بیٹی ہمام کی سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہؓ سے حکم خضاب کرنے منہدی کا یعنی سر میں
پس کہا عائشہؓ نے کچھ مضائقہ نہیں ولیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو تھے دوست میرے یعنی آنحضرتؐ مکروہ رکھتے تھے بو اسکی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے
ف ظاہر یہ ہے کہ مکروہ رکھنا حضرتؐ کا خضاب منہدی کو خاص بالوں میں تھا اسلیے کہ آگے کی حدیث میں آتا ہے کہ بیعت نہ لی حضرتؐ نے ہند سے بسبب خالی ہونے ہاتھوں
اسکے کے منہدی سے **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدَ ابْنَتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّهُمَا
كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھ سے پس فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجھ سے یعنی
ساتھ زبان کے بیان تک کہ تغیر کرے تو دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی منہدی لگا دے تو پس گویا کہ دونوں ہاتھ تیرے ہاتھ درندے کے ہیں نقل کی یہ ابوداود نے **ف**
ہند بنت عتبہ بیوی ہے ابوسفیان کی اور ماں معاویہ کی دن فتح مکے کے اسلام لائی تھیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت غیر دن فتح مکے کے ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو
منہدی لگانی ہاتھوں میں مستحب ہے اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردوں کے ہے **وعنها** قَالَتْ اَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَّرَاءِ
سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ اَيَدُ رَجُلٍ اَوْ
يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِيْ بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے
کہ کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پس پردہ سے کہ اسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرتؐ نے ہاتھ اپنا
یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا ہاتھ عورت کا کہا اس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرتؐ نے اگر ہوتی تو عورت
یعنی رعایت کرنے والی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے ساتھ منہدی کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** اسمیں تاکید ہے استحباب منہدی لگانے کی
عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ
وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی گئی ملانے والی اور ملوانے والی یعنی بالوں کا اور چنوانے والی اور
گدوانے والی اور چننے والی اور چنوانے والی یعنی بالوں کو اور گودنے والی اور گدوانے والی بغیر بیماری کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں
ذکر ہو چکی ہے اور بغیر بیماری کے یعنی اگر حاجت گودنے کی ہو جاتی ہے اگرچہ باقی رہیں نشان **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس شخص کو کہ پہنے پہناوا عورت کا سا اور لعنت کی اس عورت کو کہ پہنے پہناوا مرد کا سا نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ
اِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے
کہا انہوں نے کہا گیا واسطے عائشہؓ کے کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے پاپوش مردوں کی سی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہ مشابہت
کرے ساتھ مردوں کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی لباس میں یا رفتار اور کلام میں اور عورتوں کو مشابہت کرنی ساتھ مردوں کے عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہے چنانچہ آیا ہے
کہ کانت عائشۃ رجلۃ الرای یعنی عقل انکی مانند عقل مردوں کے تھی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِاِنْسَانٍ
مِنْ اَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا

بابیہما وحلت الحسن والحسین قلبین من فضۃ فقدم فلم یدخل فظنت ان ما منعہ ان یدخل ما رأی فہتکت الستر
وفککت القلبین عن الصبیین وقطعتہ منہما فانطلقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکیان فاخذہ منہما
فقال یا ثوبان اذہب بہذا الی آل فلان ان ہؤلاء اہلی اکرہ ان یاکلوا طیباتہم فی حیاتہم الدنیا یا ثوبان اشتر لفاطمۃ
قلادۃ من عصب وسوارین من عاج رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر
کرتے ہوتا آخر عہد انکا یعنی کلام اور وصیت اور کاروبار انکا ساتھ لوگوں کے اہل انکے سے عہد حضرت فاطمہ کا یعنی سب کو رخصت کر کر اور سب سے
فارغ ہو کر حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا ان سے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی انکو کرتے اور رخصت کرتے اور تھیں
اول انکی کہ آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس وقت آنے کے سفر سے فاطمہؓ یعنی سفر سے آتے تو اول انکے پاس آتے پس آئے آنحضرت ایک جہاد سے اور
حال آنکہ لٹکایا تھا حضرت فاطمہؓ نے ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازہ پر یعنی زینت کے لیے اسلیے کہ اگر پردہ کے لیے ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہ ہوتا اور پہنائے تھے حضرت حسنؓ اور
حسینؓ کو دو کڑے چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادہ کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو پس تشریف لائے آنحضرت اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہؓ کے گھر میں
پس گمان کیا حضرت فاطمہؓ نے یہ کہ اس چیز نے کہ منع کیا حضرت کو داخل ہونے سے وہ ہے کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردہ کا اور پہنانا کڑوں کا حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو پس پھاڑ ڈالا
حضرت فاطمہؓ نے پردہ اور اتار لیے دونوں کڑے دونوں صاحبزادوں کے ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑے کو ان دونوں کے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے
حضرت کے پاس روتے ہوئے پس لیا حضرت نے زیور کو ان دونوں سے اور فرمایا اے ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلاں کے یعنی لیجا قرابتیوں کا کہ محتاج تھے نام لیا اسلیے
کہ یہ اہل بیت میرے ہیں مکروہ رکھتا ہوں میں یہ کہ کھاویں لذائذ اپنے بیچ زندگانی اپنی کے دنیا میں یعنی لذت حاصل کریں اچھے طعاموں سے اور پہنیں لباس نفیس گویا کھانا
طیبات کا کنایہ ہے لذت حاصل کرنے سے اور چین کرنے سے بلکہ اختیار کرتا ہوں میں انکے لیے فقر و ریاضت تاکہ ہووے درجے انکے بلند اور نہ ہوں مشابہ ان لوگوں کے جنکے حق میں اللہ تعالی نے
فرمایا ہے اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا اور چونکہ آنحضرت نے شکستہ دلی حضرت فاطمہ کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کے فرمایا اے ثوبان خرید کر واسطے فاطمہ کے ایک ہار عصب کا
کہ دانت ہوتا ہے ایک جانور دریائی کا اسکا ہار بناتے ہیں اور خرید دو کڑے ہاتھی دانت کے یعنی دونوں صاحبزادوں کے لیے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وعن** ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت
لہ مکحلۃ یکتحل بہا کل لیلۃ ثلثۃ فی ہذہ وثلثۃ فی ہذہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمہ اثمد کے
یعنی مداومت کرو اسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے بالوں کو یعنی پلکوں کو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکھوں کی ہیں اور کہا ابن عباسؓ نے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی سرمہ دانی سرمہ لگاتے تھے اس سے ہر شب میں تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ میں یعنی دائیں میں تین بار یعنی پے در پے اسمیں یعنی
بائیں میں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا بعضوں نے کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتے ہیں اور اظہر یہ ہے کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہے کہ خشک کرتا ہے
آنسو کو اور زخموں کو اور قوی کرتا ہے آنکھ کے پٹھوں کو خصوصاً بڈھوں کو اور لڑکوں کو اور ایک روایت میں آیا ہے بالاثمد المروح اور وہ سرمہ ہے کہ ملایا جاوے اسمیں مشک خالص
اور ہر شب میں یعنی پہلے سونے کے جیسے کہ ایک روایت میں آیا ہے عند النوم اور حکمت اس وقت کے لگانے میں یہ ہے کہ آنکھ میں زیادہ ٹھہرتا ہے اور طبقات آنکھ میں سرایت خوب طرح
کرتا ہے **وعنہ** قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتحل قبل ان ینام بالاثمد ثلثا فی کل عین قال وقال ان خیر ما تداویتم
بہ اللدود والسعوط والحجامۃ والمشی وخیر ما اکتحلتم بہ الاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر وان خیر ما تحتجمون فیہ
یوم سبع عشرۃ ویوم تسع عشرۃ ویوم احدی وعشرین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث عرج بہ ما مر علی ملاء
من الملئکۃ الا قالوا علیک بالحجامۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے اسی سے

کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے پہلے سونے کے ساتھ سرمہ اصفہانی کے تین تین دفعہ ہر آنکھ میں کہا ابن عباس نے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے یہ چار چیزیں ہیں لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اُسکے سرمہ اصفہانی ہے پس تحقیق
وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور جماتا ہے بالوں کو اور تحقیق بہترین لوگوں کا بھری ہوئی سینگی کھنچوانا اُس دن میں سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں ہیں اور تحقیق
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذرے وہ کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہ کہا انھوں نے حضرت کو کہ لازم ہے تمکو بھری ہوئی سینگی کھنچوانی
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف لدود ساتھ زبر لام کے کہتے ہیں اُس دوا کو کہ ٹپکائی جاوے بیمار کے منہ میں ایک کی طرف سے اور سعوط
اس دوا کو کہتے ہیں کہ ٹپکائی جاوے ناک میں اور حجامت کہتے ہیں بھری ہوئی سینگی کھینچنے کو اور مَشی ساتھ زبر میم اور زیر شین اور تشدید ی کے بروزن فعیل کے دوا
مسہل کو کہتے ہیں مشتق مشی سے ہے بمعنی چلنے کے چونکہ دوائے مسہل سے بار بار چلنا ہوتا ہے دستوں کے لیے اسلیے اسکو مشی کہتے ہیں اور خون بلکہ تمام رطوبات اول مہینے سے آدھے
مہینے تک زیادتی اور غلبہ اور جوش میں ہوتا ہے اور اخیر مہینے میں بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوش کے ہوتا ہے پس ایام وسط مہینے کے مناسب ہیں ساتھ اعتدال کے
خصوصاً یہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ع ح وعن عائشة ان النبی صلى الله عليه وسلم
نهى الرجال والنساء عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال ان يدخلوا بالميازر رواه الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عائشہ
سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو داخل ہونے حماموں کے سے پھر رخصت دی مردوں کو داخل ہونے کی ساتھ تہبندوں کے
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف کہا مظہر نے کہ نہ اجازت دی حضرت نے عورتوں کو حمام میں جانے کی اسلیے کہ تمام اعضا انکے ستر ہیں اور کھولنا انکا نہیں جائز ہے مگر
وقت ضرورت کے کہ مثلاً بیمار ہو تو داخل ہو علاج کے لیے یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کے لیے یا ہو جنبی اور جاڑا ہو سخت اور قادر نہو ہیں پانی کے گرم کرنے پر اور ڈر ہو
ضرر کا استعمال کرنے پانی ٹھنڈے کے سے اور نہیں جائز مردوں کو جانا حمام میں بغیر تہبند کے گھٹنے تک ہے انتہی اور نہیں پوشیدہ ہے کہ ظاہر ہوا کلام سے حکم فرق کا درمیان مردوں
اور عورتوں کے بیچ نہی کے اسلیے کہ عورتیں ساتھ عورتوں کے مانند مردوں کے ہیں ساتھ مردوں کے بغیر فرق کے اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنے عورتوں کے داخل ہونے
حمام کے سے یہ ہے کہ اکثر حیا نہیں کرتی ہیں بعض انکی بعض سے اور ستر کھول دیتی ہیں اور دیکھتی ہیں بعض انکی بعض کو حتی کہ اجنبیوں سے بھی پردہ نہیں کرتیں جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ انکا
بیٹھ سے اور مانند اسکے سے تو بالکل پردہ کرتی ہی نہیں حتی کہ گھر میں جیسا سے حمام میں اور نہ وہ تہبند باندھتی ہیں مگر تھوڑا پس گویا آنحضرت نے دیکھا تو دیکھا حال انکا بیچ کیا
ان سے یہ وہ جانتا واللہ اعلم بالصواب ع وعن ابی الملیح قال قدم على عائشة نسوة من اهل حمص فقالت من این انتن قلن من الشام قالت
فلعلكن من الكورة التى تدخل نساؤها الحمامات قلن بلى قالت فانی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
لا تخلع امرأة ثيابها فى غير بيت زوجها الا هتكت الستر بينها وبين ربها وفى رواية فى غير بيتها الا هتكت سترها فيما بينها
وبين الله عز وجل رواه الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ابی الملیح سے کہ کہا اُسنے آئیں حضرت عائشہ کے پاس کتنی ایک عورتیں اہل حمص سے کہ ایک
شہر ہے شام میں پس کہا حضرت عائشہ نے کہ کہاں کی ہو تم کہا اُن عورتوں نے کہ شام کی [illegible] شاید تم اُس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں اسکی حماموں میں
کہا انھوں نے کہ ہاں فرمایا حضرت عائشہ نے پس تحقیق سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں اُتارتی کوئی عورت کپڑے اپنے بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے
مگر کہ پھاڑا اُسنے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کے بیچ غیر گھر اپنے کے مگر پھاڑا اُسنے پردہ اپنا بیچ اس چیز کے کہ درمیان
اُسکے ہے اور درمیان اللہ کے کہ عزت والا اور بزرگی والا [illegible] نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف
اسلیے کہ عورت حکم کی گئی ہے ساتھ پردہ کرنے کے اور محافظت [illegible] واسطے اسکے یہ کہ کھولے ستر اپنا [illegible]
[illegible] اُسکو اللہ تعالیٰ نے اور کہا طیبی نے

کہ یہ اسلیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے لباس تاکہ ڈھانکے ساتھ اُسکے ستر اپنا اور لباس تقویٰ کا ہے پس اگر نہ تقویٰ کیا اللہ تعالیٰ سے اور کھولا ستر اپنا پھاڑا پردہ
کہ درمیان اُسکے اور درمیان اللہ تعالیٰ کے ہے۔ ع وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح لکم ارض
العجم وستجدون فیها بیوتا یقال لها الحمامات فلا یدخلنها الرجال الا بالازر وامنعوها النساء الا مریضة او نفساء رواہ
ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطے تمھارے زمین عجم کی اور پاؤگے تم اُسمیں گھر کہ کہا جاتا
واسطے اُنکے حمام پس نہ داخل ہوں اُنمیں مرد مگر ساتھ تہبند کے اور منع کرو اُنمیں داخل ہونے سے عورتوں کو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
اور منع کرو الخ یعنی عورتوں کو منع کرو مطلقًا خواہ تہبند باندھے ہوں یا بن تہبند کے اسلیے کہ عورتیں سر سے پانوں تک ستر ہیں اور مردوں کو ڈھانکنے ستر کے ہیں کہ ناف سے
زانو تک ہے باندھنا تہبند کا کافی ہے مگر جب کہ بیمار ہوں عورتیں تو واسطے علاج کے داخل ہوں یعنی تنہا یا تہبند باندھ کر یا جنبی ہوں تو واسطے غسل کے داخل ہوں یا بسبب
کسی اور عذر کے اور بغیر عذر کے عورتوں کو حمام میں جانا جائز نہیں ہے۔ ع وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلا یدخل الحمام بغیر ازار ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل حلیلته الحمام ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلا یجلس علی مائدة یدار علیها الخمر رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل کرے
اپنی عورت کو حمام میں اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے نہ بیٹھے اُس دسترخوان پر کہ دور کیجاتی ہو اُس پر شراب نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ داخل کرے الخ
یعنی اذن نہ دے اپنی بیوی کو حمام میں جانے کا اور اسی کے حکم میں ہے ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہا کہ جو اسکے تحت حکم میں ہیں اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دیوے اسکو اجرت حمام کی اسلیے کہ ہوگا
مددگار اُسکا مکروہ پر اور جانا حضرت کا حمام میں ذکر ہے بعض کتابوں فقہ کے لکھا ہے ولیکن اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اسمیں منسوب بوضع ہے اور
صحیح یہ ہے کہ آنحضرت ہرگز حمام میں نہیں گئے بلکہ حمام کو دیکھا بھی نہیں اور مکہ معظمہ میں جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ آنحضرت نے ایکبار غسل کیا ہوگا وہاں حمام بنا دیا ہے اور
احتمال ہے کہ نام اُسکا حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرت کی پیدایش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کے واقع ہے واللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا حدیثوں میں واقع ہوا ہے
جیسے کہ مذکور ہوا اور نہ بیٹھے الخ یعنی نہ حاضر ہو اُس جگہ کہ دور شراب ہوتا ہو وہاں یعنی پیتے ہوں اسکو شراب خوار پس اگرچہ یہ نہ بھی پیوے تو بھی واجب ہے اسپر منع کرنا اُنکا اُس سے اور
جبکہ یہ بیٹھا اور نہ منع کیا اُنکو اور نہ اعراض کیا اُن سے اور نہ غصے ہوا اُنپر نہیں ہوگا مومن کامل ہے۔ ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ثابت قال سئل انس عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات کن فی راسه فعلت قال ولم یختضب
زاد فی روایة وقد اختضب ابو بکر بالحناء والکتم واختضب عمر بالحناء بحتا متفق علیه روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس
بن مالک خضاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی کہ نے خضاب کیا کہ نہ پس کہا انس نے کہ اگر چاہتا میں کہ شمار کروں میں بال سفید کہ اُنکے سر مبارک میں تھے شمار کرتا میں یعنی
آنحضرت چند بال سفید رکھتے تھے خضاب کیوں کرتے اور اسی لیے کہا ثابت نے کہ نہیں خضاب کیا آنحضرت نے زیادہ کیا انس نے یا ثابت نے انس سے ایک روایت میں یہ عبارت کہ تحقیق خضاب کیا ابو بکر نے
ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمر نے ساتھ نری مہندی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں خضاب کیا یعنی سر مبارک میں پس نفی ہے
یہ خضاب کرنے داڑھی کے کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگے ابن عمر سے اور کلام بیچ خضاب کرنے مہندی اور وسمہ کے اور نری مہندی کے اوپر مذکور ہو چکا ہے
ع وعن ابن عمر انه کان یصفر لحیته بالصفرة حتی تمتلئ ثیابه من الصفرة فقیل له لم تصبغ بالصفرة قال انی
رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بها ولم یکن شیء احب الیه منها وقد کان یصبغ بها ثیابه کلها حتی عمامته
رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ وہ تھے رنگتے اپنی داڑھی ساتھ زردی کے یہاں تک کہ بھر جاتے کپڑے اُنکے زردی سے پس کہا گیا اسکے

کیونکہ رنگتے ہو زردی سے کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے ساتھ زردی کے یعنی ڈاڑھی یا مہندی کو کوئی چیز محبوب تر طرف حضرت کے
زردی سے یعنی خضاب ڈاڑھی میں اور تحقیق تھے حضرت رنگتے ساتھ زردی کے کپڑے اپنے یہاں تک کہ پگڑی بھی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ زردی کے
یعنی ورس کے کہ نام ایک گھاس کا ہے مشابہ زعفران کے اور کبھی اسمیں زعفران بھی ملائی جاتی تھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ابن عمر کی یہ ہے کہ رنگتے تھے حضرت اسی ڈاڑھی کو جیسے کہ اوپر ذکر کیا
اور سیوطی نے کہا کہ بعضوں نے کہا کہ مراد اس حدیث میں رنگنا بالوں کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ رنگنا کپڑوں کا مراد ہے کہا سیوطی نے کہ یہ شبہ ہے اسلیے کہ نہیں نقل کیا گیا
کہ حضرت نے بال رنگے ہوں کتابوں میں کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے انکار کیا اسپر کہ پہنے کسنبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوے اسپر اور صحیح یہ ہے کہ جو قصہ بنایہ نے ذکر کیا
کہ مختار یہ ہے کہ حضرت نے بال رنگے کبھی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نے اس چیز کی کہ دیکھی اور اسمیں وہ سچا ہے اور یہ تاویل مانند متعین کے ہے واسطے تطبیق دینے کے درمیان
حدیثوں کے انتہی اور یہ نہایت مدعا ہے اور رنگتے کپڑے الخ یعنی زرد ہو جاتے تھے بسبب اثر اس زردی کے نہ یہ کہ رنگتے تھے انکو ساتھ اُسکے پھر پہنتے تھے اسلیے کہ نہی آئی ہے زرد
کپڑے کے پہننے سے واللہ اعلم ؏ وعن عثمان بن عبد اللہ بن موہب قال دخلت علی ام سلمة فاخرجت الینا شعرا من شعر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخضوبا رواہ البخاری اور روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا گیا میں ام سلمہ کے پاس پس نکالا ہمارے واسطے ایک بال
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے رنگین نقل کی یہ بخاری نے ف رنگین کہا میرک نے کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نے اور احمد نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور نقل کی یہ
بخاری نے اور اسی طرح ترمذی نے نقل کی ہے شمائل میں انس سے کہ کہا دیکھا میں نے بال آنحضرت کا رنگین اور انس سے یہ بھی گذرا ہے کہ آنحضرت نے خضاب نہیں کیا شاید کہ مراد انکی
ساتھ نفی کے اکثر احوال آنحضرت کا ہے اور ساتھ اثبات کے اقل احوال اور جائز ہے یہ کہ حمل کیا جاوے ایک ان دونوں کا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال کا رنگ متغیر تھا
بسبب رکھنے مہندی کے سر پر واسطے دفع درد سر کے یا بسبب کثرت خوشبو کے اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہ ہے کہ نفی خضاب کی محمول ہے اوپر خضاب سر کے بسبب
بڑھاپے کے اور اثبات یعنی کرنا اُسکا اوپر بال بعض ڈاڑھی کے بسبب سفیدی کے واللہ اعلم پھر دیکھی میں نے روایت بخاری کی کہ کہا تھا پاس ام سلمہ کے بال آنحضرت کی
ڈاڑھی کا کہ اسمیں اثر مہندی اور وسمہ کا تھا پس حمل کیجاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہے مطلق جیسے کہ شمائل میں ہے کہ ابوہریرہ سوال کیے گیے کہ آیا خضاب
کیا تھا آنحضرت نے کہا ہاں ؏ وعن ابی ہریرة قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمخنث قد خضب یدیه ورجلیه
بالحناء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال هذا قالوا یتشبه بالنساء فامر به فنفی الی النقیع فقیل یا رسول اللہ
الا نقتله فقال انی نهیت عن قتل المصلین رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
مخنث کہ تحقیق رنگے تھے اُسنے ہاتھ پاؤں اپنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہے اسکا عرض کیا صحابہ نے کہ مشابہت کرتا ہے ساتھ
عورتوں کے یعنی قول و فعل میں پس حکم کیا آنحضرت نے اسکے نکال دینے کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم
اسکو یعنی اگر فرمایئے تو مار ڈالیں ہم اسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنے نمازیوں کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہرا
یہ کنایہ ہے اسلام سے اور یہ موجب اس قول کے ہے کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑھے تو واجب القتل ہے محمول اوپر ظاہر کے ہے ؏ وعن الولید بن عقبة قال لما فتح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة جعل اهل مکة یأتونه بصبیانهم فیدعو لهم بالبرکة ویمسح رؤسهم فجیء بی الیه وانا
مخلق فلم یمسنی من اجل الخلوق رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ولید بن عقبہ سے کہا کہ جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ تو شروع کیا
مکہ والوں نے کہ لاتے تھے حضرت کے پاس اپنے لڑکے پس دعا مانگتے حضرت واسطے انکے ساتھ برکت کے اور ہاتھ پھیرتے انکے سروں پر یعنی از راہ شفقت کے پس لایا گیا میں بھی
حضرت کے پاس اور میں تھا آلودہ ساتھ خلوق کے کہ نام ایک خوشبوئی کا ہے کہ مرکب ہوتی ہے ساتھ زعفران وغیرہ کے پس نہ ہاتھ لگایا حضرت نے مجھکو بسبب آلودگی
خلوق کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف خلوق خوشبو ہے عورتوں کی ہے پس اسکے لگانے سے لازم آتی ہے مشابہت ساتھ عورتوں کے اور یہ منع ہے مردوں کو ع

وعن ابی قتادۃ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی جمۃ افارجلہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم
واکرمہا قال فکان ابو قتادۃ ربما دھنہا فی الیوم مرتین من اجل قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم واکرمہا۔ رواہ مالک
اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق واسطے میرے ہیں بال مونڈھوں تک آیا پس کنگھی کروں میں انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہاں اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کے کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالوں کو ایک دن میں دو بار سبب فرمانے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے ف ممنوع ہونا میانہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کے سبب تہاون تزئین کے متعلق ہے
لیکن بلحاظ امر اور اہتمام کے ساتھ بجا آوری حکم کے محمود ہے جیسے وارد کرنا انس کی ماں کا گیسوئے انکو سبب کھینچنے اور پکڑنے آنحضرت کے جیسے کہ گذرا ع وعن الحجاج
بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فحدثتنی اختی المغیرۃ قالت وانت یومئذ غلام ولک قرنان او قصتان فمسح
راسک وبرک علیک وقال احلقوا ہذین او قصوہما فان ہذا زی الیہود رواہ ابوداود اور روایت ہے حجاج بن حسان سے کہ کہا
داخل ہوئے ہم یعنی میں اور اہل میرے پاس انس بن مالک کے پس حدیث کی مجھکو بہن میری نے کہ نام اسکا مغیرہ ہے یعنی میں یاد رکھتا ہوں کہ لوگوں کے ساتھ انس کے
پاس گیا میں لیکن کیفیت دخول کی اور تفصیل احوال کی یاد نہیں رکھتا ہوں میں پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اس دن لڑکا تھا اور تیرے تھے دو گیسو گندھے ہوئے
یا کہا تھے قصتان پس ہاتھ پھیرا انس نے تیرے سر پر اور دعا برکت کی تیرے لیے اور فرمایا کہ منڈوا ڈالو ان دونوں کو یا کترو ڈالو ان دونوں کو اسلیے کہ بیشک یہ
ہیئت ہے یہود کی نقل کی یہ ابوداود نے ف یا کہا تھے قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھ پیش قاف اور صاد کے وہ کٹے ہوئے
ان بالوں کو کہ سر کے آگے کی جانب ہوتے ہیں ع وعن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ راسہا
رواہ النسائی اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈوا دے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف عورت کے
سر کے بال بمنزلہ داڑھی کے ہیں مرد کے لیے پس مرد کو داڑھی اور اسکو سر منڈانا حرام ہے ع وعن عطاء بن یسار قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی المسجد فدخل رجل ثائر الراس واللحیۃ فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ کانہ یامرہ
باصلاح شعرہ ولحیتہ ففعل ثم رجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیس ہذا خیرا من ان یاتی احدکم وہو
ثائر الراس کانہ شیطان رواہ مالک اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پس آیا ایک شخص پراگندہ بال
سر کے اور داڑھی کے پس اشارہ کیا طرف اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی داڑھی اور سر
مبارک پر کہ اس سے سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں اسکو ساتھ سنوارنے بالوں اسکے کے اور داڑھی اسکی کے پس سنوارے اسنے بالوں کو پھر آیا
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں یہ بہتر اس سے کہ آوے ایک تمہارا اس حالت میں کہ پراگندہ ہوں بال اسکے سر کے گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن بدہیئت
و پراگندہ بال ہے نقل کی یہ مالک نے ع وعن ابن المسیب سمع یقول ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم
جواد یحب الجود فنظفوا اراہ قال افنیتکم ولا تشبہوا بالیہود قال فذکرت ذلک لمہاجر بن مسمار فقال حدثنیہ عامر بن
سعد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال نظفوا افنیتکم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن مسیب تابعی سے
کہ سنے گئے وہ کہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو اور نہایت ستھرا ہے دوست رکھتا ہے ستھرائی کو کرم کرنے والا ہے دوست رکھتا ہے کرم کو
بخشش والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں ابن مسیب کو کہ کہا اپنے صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو ساتھ
یہودیوں کے کہ صحن گھروں کے کوڑے کرکٹ سے ناپاک و خراب رکھتے ہیں کہا روایت کرنے والے نے ابن مسیب سے کہ پھر ذکر کیا میں نے یہ قول ابن المسیب کا مہاجر بن مسمار

تابعی کہتے ہیں کہ کہا انہوں نے کہ حدیث کی مجھکو یہ عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند قول ابن المسیب کے مگر اس میں تفاوت کہ کہا مہاجر نے ستھرے رکھو صحن اپنے گھروں کے یعنی انکی روایت میں لفظ افنیتکم صریح مذکور ہے گمان کو انہیں دخل نہیں جیسے کہ بیچ روایت ابن المسیب کے تھا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** پاک ہے یعنی نقصانوں اور عیبوں سے اور لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتھ زبر طاء کے ہے یعنی دوست رکھتا ہے خوشحالی اور خوش مقالی کو یا بو سے خوش کو یعنی دوست رکھتا ہے انکے استعمال کو اپنے بندوں سے اور راضی ہوتا ہے انسے ساتھ اس فعل کے اور ایک نسخہ میں لفظ طیب ساتھ زبر طاء کے اور زیری شدہ کے ہے اور مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صف کیا جاوے ساتھ طیبات کے یعنی اچھے عقیدوں اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کے اور نظافت کے معنے میں طہارت ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستھرا رکھنا صحن گھر کا کنایہ ہے کرم اور جود سے اسلیے کہ جب صحن گھر کا ستھرا ہوتا ہے تو لوگوں کو اور مہمانوں کو رغبت اترنے کی اسمیں بہت ہوتی ہے **وعن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِيْ وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے یحیی بیٹے سعید کے سے کہ تحقیق یحیی بن سعید نے سنا سعید بن مسیب سے کہتے تھے حضرت ابراہیم دوست رحمن کے اول آدمیوں کے کہ مہمانی کی مہمان کی یعنی رسم مہمانی کی اول انسے شروع ہوئی اور اول لوگوں کے کہ ختنہ کیا اور اول لوگوں کے کہ کترے لبیں اپنی اور اول لوگوں کے کہ دیکھا بڑھاپا یعنی سفید بال پس کہا اے پروردگار میرے کیا ہے یہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہ وقار ہے یعنی یہ بڑھاپا باعث حلم و وجہ وقار کا ہے کہ سبکو لہو لعب اور ارتکاب معاصی سے باز رکھتا ہے اے ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نے کہ اے رب میرے زیادہ کر مجھکو موجب وقار کہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ مالک نے **ف** اور ذکر کیا سیوطی نے بیچ حاشیہ موطاء کے اور چیزیں جو اول حضرت ابراہیم سے شروع ہوئیں ناخن لینے مانگ نکالنی استرا لینا پائجامہ پہننا خضاب کرنا ساتھ مہندی اور وسمہ کے خطبہ پڑھنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا میں مرتب کرنا لشکر کو جنگ میں میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب سے معانقہ کرنا ساتھ لوگوں کے اور ثرید بنانا

باب التصاویر

یہ باب ہے بیچ بیان تصویروں کے **ف** تصاویر جمع ہے تصویر کی یعنی صورت بنانے کے اور مراد بیان صورتیں جانداروں کی ہیں کہ کرتے ہیں پردوں وغیرہ پر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ابی طلحہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں کہ ہو اسمیں کتا اور نہ اس گھر میں کہ ہوں اسمیں تصویریں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ مراد وہ کتا ہے اور وہ صورت ہیں کہ حرام ہے رکھنا انکا اور جو کہ ایسے نہیں ہیں جیسے کتا واسطے شکار کے یا واسطے محافظت زراعت اور مواشی کے یا صورتیں کہ خوار و پامال ہوں جیسے بچھونوں وغیرہ میں ہونا انکا مانع دخول ملائکہ سے نہیں اور یہ حکم استعمال صورتوں کا ہے اور بنانا صورت جانداروں کا مطلق حرام ہے خواہ بچھونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہے اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا انکے کی اور بے جانداروں کی نہیں حرام اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم عام ہے یعنی کتا اور صورت جاندار کی گھر میں مانع دخول ملائکہ سے ہیں مطلق اگرچہ ان صورتوں میں ہوں کہ رکھنا انکا حرام نہ ہو اور مراد فرشتوں سے غیر اعمال لکھنے والے ہیں اور غیر محافظت کرنے والے کہ جدے نہیں ہوتے آدمی سے کسی حال میں **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِيَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اَنَّهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيْرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے انہے نقل کی میمونہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایک روز غمگین و خاموش یعنی

بیچ بیان جب نگینی کہ حضرت میمونہ سے یا کسی اور بیوی سے یا اپنے دل میں یا بطریق تعجب و تحیر کے فرمایا تحقیق جبرئیل نے وعدہ کیا تھا مجھسے ملاقات کرنے کا آج کی رات پس نہ ملاقات کی مجھسے خبردار ہو قسم خدا کی نہیں خلاف وعدہ کیا جبرئیل نے مجھسے کبھی یعنی پہلا اسکے پھر آیا بیچ دل حضرت کے کہ کتے کا بچہ کہ پڑا تھا نیچے چیرہ حضرت کے یعنی تخت حضرت کے دل میں آیا کہ جبرئیل بسبب اس بچہ کتے کے نہیں آئے پس حکم کیا حضرت نے اسکے کتے کے بچے کے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا حضرت نے اپنے ہاتھ میں پانی پس چھڑکا پانی اسکے بیٹھنے کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملے حضرت سے جبرئیل پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تم نے وعدہ کیا تھا مجھسے ملنے شب گذشتہ کا کہا کہ ہاں لیکن ہم نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ ہو اسمیں کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن پس حکم فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یہاں تک کہ حکم کیا ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کے کہ ہیں چھوٹے باغ میں احتیاج محافظت کی نہیں ہوتی اور چھوڑ دیا بڑے باغوں کے کتوں کو کہ اُن میں احتیاج محافظت کی بہت ہوتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يترك في بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه رواه البخاري اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر میں کسی چیز کو کہ جسمیں تصویریں ہوں مگر توڑ ڈالتے تھے اسکو نقل کی یہ بخاری نے

ف تصالیب جمع تصلیب کی ہے یعنی بنائی صورت صلیب کی یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہیں بگمان اسکے کہ حضرت عیسیٰ کو یہود نے سولی پر کھینچا تھا یہ شکل اسکی ہے کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہے + اور یہاں مراد تصالیب سے مطلق تصویریں ہیں ؏ **وعنها** انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية قالت فقلت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قالت قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة ويقال لهم احيوا ما خلقتم وقال ان البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملئكة متفق عليه اور روایت ہے اسی عائشہؓ سے کہ تحقیق اُنّے خریدا ایک تکیہ کہ اسمیں تصویریں تھیں پس جب کہ دیکھا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر رہے دروازے پر نہ آئے گھر میں پس پہچانی حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں ناخوشی یعنی بسبب اس تکیہ تصویردار کے کہا عائشہؓ نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ پھرتی ہوں میں مخالفت سے طرف خدا اور رسول اسکے کے کیا گناہ کیا میں نے کہ آپ گھر میں نہیں آتے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس تکیہ کا اور کہاں سے لائی تو اسکو کہا عائشہؓ نے کہ کہا میں نے خریدا میں نے اسکو آپ کے لیے تاکہ بیٹھیے آپ اسپر یعنی کبھی اور تکیہ لگائیے اسپر یعنی کبھی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق صورت بنانے والے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا انکو زندہ کرو اس چیز کو کہ بنایا تھا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اسمیں صورت ہے نہیں داخل ہوتے اسمیں فرشتے یعنی اور اسی طرح نہیں داخل ہوتے اسمیں انبیا اور اولیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنها** انها كانت قد اتخذت على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبي صلى الله عليه وسلم فاتخذت منه نمرقتين فكانتا في البيت يجلس عليهما متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق اُنھوں نے ڈالا اپنی شہ نشین پر پردہ کہ اسمیں تصویریں تھیں پس پھاڑ ڈالا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بنائے حضرت عائشہؓ نے اسکے دو تکیے پس تھے وہ دونوں گھر میں بیٹھتے تھے اُن پر تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یہ حدیث ظاہر میں منافات رکھتی ہے ساتھ حدیث پہلی کی اسلیے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہے دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہو پس رکھنا ان دونوں تکیوں کا گھر میں کیونکر ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تصویریں حرام یعنی جاندار کی نہ تھیں اور پھاڑنا پردہ کا بسبب اسکے تھا کہ حدیث مابعد میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے کہ پتھر اور مٹی کو کپڑے سے ڈھانکیں ہم اور اگر فرضاً صورتیں حرام بھی تھیں تو سر اُنکے تکیے کے بننے میں کٹ گئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ معنی ہتک کے قطع اور شگاف کرنا ان صورتوں کا ہے کہ تھیں اسمیں ہیں **وعنها** ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في غزاة فاخذت نمطا فسترته على الباب فلما قدم فرأى النمط

حَتّٰی هَتَکَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَاْمُرْنَا اَنْ نَّکْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک جہاد مین پس لیا مین نے ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانے حضرتؐ کے پس پردہ کیا مین نے اسکا دروازے پر پس جب آئے حضرتؐ یعنی سفر سے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا پس کھینچا اسکو یہان تک کہ پھاڑ ڈالا اسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہین حکم کیا ہمکو کہ پہناوین ہم کپڑے پتھر اور مٹی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نمط ساتھ زبر نون اور میم کے ایک قسم غلیف ہی فرش کی ریشمی تار ہوتے ہین اسمین اور اسکو ہودج پر بھی ڈالتے ہین اور پردہ بھی اسکا بناتے ہین اور شاید کہ وہ مرتبہ کا ہی اور حضرت عائشہؓ نے شاید کہ لٹکایا تھا اسکو زینت کے لیے نہ پردے کے لیے اسلیے عتاب ہوا اور پھاڑا اسکو بعضون نے لکھا ہی کہ اس نمط مین صورتین گھوڑون کی تھین پس حضرتؐ نے تلف کیا اور محو کیا ان صورتون کو لیکن سیاق حدیث یہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پھاڑنا اسکا بسبب صورتون کے نتھا بلکہ بسبب کراہت ڈھانکنے در و دیوار کے تھا ساتھ کپڑے کے جیسے کہ کہا کہ پھر فرمایا الخ اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی اسلیے کہ نہونا امر آلہی کا ساتھ اسکے دلالت نفی پر نہین کرتا اور حضرتؐ نے جو پھاڑا اور غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کے اور ورع اور تقوی انکے کے تھا اور دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوے ڈھانکنے دیوارون وغیرہ سے اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ تغیر کرے بری چیز کو ہاتھ سے اور غصہ کرے وقت دیکھنے اسکے کے **وَعَنْهَا** عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهِئُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سخت لوگون کے ازروے عذاب کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ مشابہت کرتے ہین ساتھ پیدایش خدا تعالی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مشابہت کرتے ہین اپنے فعل کو ساتھ فعل الہی کے صورت بنانے مین یا تقدیر کلام یہ ہی کہ بناتے ہین وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہی مخلوق آلہی سے یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر اعتقاد کرے اسکا تو وہ کافر ہی زیادہ کرتا ہی اللہ عذاب اسکو بسبب زیادتی قبح کفر اسکی کے والا پس حدیث محمول ہی تشدید پر **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ کَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً وَشَعِیْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالی نے اور کون ظالم تر ہی اس شخص سے کہ پیدا کرے مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی صورت بناوے مانند صورت بنانے میرے کے اور یہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہی اسی مواد سے کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہی صورت بناتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ پیدا کیا ہی اگر ہیان دعوی پیدا کرنے کا رکھتے ہین تو پس چاہیے کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی تخصیص بعد تعمیم ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت تر لوگون کے ازروے عذاب کے نزدیک اللہ کے مصور ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جن لوگون پر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ انکے یہ بھی ہین بعضے علماء نے لکھا ہی کہ یہ وعید انکے حق مین ہی کہ صورتین بتون کی بناتے ہین تا عبادت کیے جاوین اور یہ شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو دور نہو اور بعضون نے کہا جو بقصد مشابہت کے ساتھ خدا تعالی کے صورت بناوے وہ بھی کافر ہی اور عذاب اسپر سخت ہی اور جو کہ بغیر اس قصد کے بناوے فاسق ہی نہ کافر اور حکم اسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہی نہ درختون اور مانند انکے کی اور عرف مین اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہی اور دوسرے کو نقاش کہتے ہین اور مجاہد نے تصویر درخت باردار کو بھی مکروہ رکھا ہی اور محققین کے نزدیک تمام یہ بات خالی کراہت سے نہین اور داخل لہو و لعب ہی لا یعنی کے ہی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ کُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا بیچ آگ دوزخ کے ہی پیدا کیا جاویگا واسطے اسکے بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہی اسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباسؓ نے پس اگر ہو تو ضرور

بیان فرمایا لا صورت کا پس بنا صورت درختون کی اور اُن چیزون کی کہ نہین ہے روح اُنمین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پچ صورت بنانے کے اسطے گڑیون کے یعنی گڑیان رخصت ہے لیکن امام مالک نے اسکو مکروہ رکھا ہے خریدنا اسکا مردون کو اور بعضون نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہے **وعنه** قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من تحلم بحلم لم یرہ کلف ان یعقد بین شعیرتین ولن یفعل ومن استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون او یفرون منہ صب فی اذنیہ الآنک یوم القیمۃ ومن صور صورۃ عذب وکلف ان ینفخ فیھا ولیس بنافخ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ دعوی کرے اُس خواب کا کہ نہین دیکھا یعنی جھوٹ خواب بنا لیوے تکلیف دیا جاویگا یہ کہ گرہ لگاوے درمیان دو جَو کے اور ہرگز نہ کر سکیگا یہ اور جو شخص کہ کان لگاوے طرف بات ایک قوم کے حالانکہ وہ قوم اُس شخص کے سننے کو ناخوش رکھتے ہون یا بھاگتے ہون وہ اُس سے ڈالا جاویگا اُسکے کان مین سیسہ روز قیامت کے اور جو شخص بناوے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہ کہ پھونکے روح اُسمین اور نہین پھونک سکیگا وہ روح نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہرگز نہ کر سکیگا یعنی اُسکو عذاب کرینگے اور کہینگے کہ دو جَو کو آپس مین جوڑ دے اور ایک کر دے اور جب نہ کر سکیگا تو پھر عذاب کرینگے پس اسی طرح عذاب مین رہیگا اور مناسبت درمیان فعل اُسکے کے کہ جھوٹا خواب بناتا ہے اور درمیان دو جَو کے گرہ دینے کے یہ ہے کہ جیسے بات خواب کی جھوٹی جوڑ لیتا ہے وہ بھی جوڑے اور جھوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جھوٹ کی ہے ولیکن شدت عذاب اُسپر اس سبب سے ہے کہ وہ متعلق ساتھ عالم غیب کے ہے اور خواب سچا ایک جزو اجزائے نبوت سے اور حکم وحی کا رکھتا ہے پس گویا حق تعالی پر جھوٹ باندھتا ہے اور اُسمین شبہہ نہین کہ یہ اشد ہے اقسام جھوٹ مین اور بعضون نے کہا کہ یہ وعید اُس شخص کے حق مین ہے کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کرے جیسے بعضے مدعی کاذب کرتے ہین یعنی کہا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ اللہ تعالی نے مجھکو نبی کیا اور خبر دی مجھکو کہ فلانا مغفور ہے یا ملعون ہے وغیر ذلک یا حکم کیا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حالانکہ نہ دیکھا تھا کچھ اور ڈالا جاویگا سیسہ اُسکے کان مین یہ وعید اُسکے حق مین ہے کہ سنے واسطے چغلخوری کے اور فساد پھیلانے کے بخلاف اُسکے کہ سنے بات کسی کی اسلیے کہ منع کرے اُنکو فساد سے یا بچے اُنکے شر سے **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہ فی لحم خنزیر ودمہ رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نردشیر کے پس گویا کہ رنگا ہاتھ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نردشیر نام ایک کھیل کا ہے نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہ فارس سے ہے اور رنگا ہاتھ اپنا یعنی داخل کیا ہاتھ اپنا انمین اور تشبیہ لہو اور گوشت سور کے نجس ہونے کے ساتھ اُنکو ذکر کیا تا کہ بہت بیزار ہو اس کھیل سے اور کھیلنا مطلق نرد کے خواہ جوسر ہو یا تختہ نرد یا اور کچھ حرام ہے سب علما کے نزدیک

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل قال اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطآن ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رواہ الترمذی وابو داود روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تھا مین آپکے پاس شب گذشتہ پس نہین منع کیا مجھکو گھر مین آنے سے کسی چیز نے مگر اُسنے کہ تھین دروازے پر تصویرین اور تھا گھر مین کپڑا رنگین منقش کہ اُسکا پردہ بنایا تھا تھین اُسمین تصویرین اور تھا گھر مین کتا پس حکم کرو ساتھ کاٹنے سر تصویرون کے کہ دروازے پر ہین یعنی دروازے کے پردے پر پس کاٹے جاوین سر اُن صورتون کے اور ہو جاوین مانند صورت درخت کے یعنی ہیئت و شکل اُن صورتون کے نہ رہین اور حکم کرو تا کاٹا جاوے پردہ پس بنائے جاوین دو تکیے آگے

یعنی ہو واسطے بیٹھنے اور تکیہ کرنے کے روندن مین آوین اور حکم کرو تا نکالا جاوے کتا گھر مین سے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جو حکم کہ جبرئیل نے کہا
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** فتاوی قاضی خان مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے یہ کہ نماز پڑھے اس حال مین کہ ہون آگے مصلی کے یا اوپر سر اسکے کے یا داہنے
یا بائین یا اسکے کپڑے پر تصویرین یا اور بچھونے مین دو روایتین ہین اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہین بچھونے پر جبکہ نہ سجدہ کرے تصویرون پر اور یہ اس صورت مین ہے کہ
یہ صورت بڑی کہ ظاہر ہون واسطے دیکھنے والون کے بغیر تکلف کے پس اگر چھوٹی ہون یا سر انکا مٹا ہو نہین مضائقہ ہے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَھَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ
وُکِّلْتُ بِثَلٰثَۃٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی ایک گردن دوزخ مین سے دن قیامت کے یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن دراز کے نکلیگا کہ اُسکے دو آنکھین ہونگی دیکھنے والی
اور دو کان ہونگے سننے والے اور زبان بولنے والی کہیگی کہ تحقیق مین متعین کی گئی ہون واسطے تین شخصون کے یعنی متعین کیا ہے اللہ تعالی نے مجھکو اسپر کہ داخل کرون
انکو دوزخ مین اور عذاب کرون انکو ساتھ فضیحت کے روبرو لوگون کے واسطے تکبر کرنے والے عناد کرنے والے کے حق سے کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے ہر شخص کے
کہ پکارے ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے والون کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَۃَ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ قِیْلَ الْکُوْبَۃُ الطَّبْلُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے
ابن عباس سے اُسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حرام کی یعنی آنحضرت کی زبانی شراب اور جوا اور کوبہ یعنی بجانا اسکا اور فرمایا جو
نشہ کی چیز ہے حرام ہے کہا گیا کوبہ طبل ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کوبہ کے معنون مین تین قول ہین علما کے نرد یا بربط یا طبل جیسے کہ مصنف نے
بعضے راویون حدیث کے سے نقل کیا اور طبل کے دوسرے معنے ہین مانند ڈھولکی اور ڈھول وغیرہ کے اور یہان طبل سے وہ طبل مراد ہے کہ لہو ولعب کے لیے ہو نہ طبل
غازیونکا **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَۃِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَالْغُبَیْرَاءُ شَرَابٌ
تَعْمَلُہُ الْحَبَشَۃُ مِنَ الذُّرَۃِ یُقَالُ لَہُ السُّکُرْکَۃُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب سے اور
جوے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ بناتے ہین اسکو حبشی جینے سے کہا جاتا ہے اسکو سکرکہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا جاتا ہے
کہ یہ تفسیر ابن عمر سے منقول ہے یا کسی اور نیچے کے راوی سے **وعن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ کھیلے ساتھ نرد کے پس تحقیق نافرمانی کی اُسنے اللہ کی اور رسول اسکے کی نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ نرد سے کھیلنا قمار ہے حقیقۃً یا صورۃً
اور اوپر گذر چکا ہے کہ مطلق نرد سے کھیلنا حرام ہے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَّتْبَعُ حَمَامَۃً
فَقَالَ شَیْطَانٌ یَّتْبَعُ شَیْطَانَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھے پڑا ہے کبوترون کے کہ کھیل مین اور اُڑانے مین مشغول ہوتا ہے پس فرمایا کہ شیطان ہے پیچھے پڑا ہے شیطان کے
نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اُس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دور ہونے اسکے کے حق سے اور مشغول ہونے
اسکے کے واہیات مین اور کبوتر کو شیطان اسلیے فرمایا کہ باعث بازی اور لہو ولعب کے ہوے اور ذکر خدا اور کار دین و دنیا سے باز رکھا اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی
حرام ہے اور کہا نووی نے کہ پالنا کبوترون کا واسطے انڈے بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانے کے جائز ہے بلا کراہت اور اُڑانا انکا مکروہ ہے
الفصل الثالث فصل تیسری **عن** سَعِیْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّیْ

اِنِّي رَجُلٌ اِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَاِنِّيْ اَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهِ الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ
فِيْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنْ اَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ
فِيْهِ رُوْحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید بن ابی الحسن تابعی سے کہ کہا تھا مین پاس ابن عباس کے ناگہان آیا انکے پاس ایک شخص اور کہا
کہ اے ابن عباس مین ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر پیشہ ہاتھ میرے سے اور تحقیق مین بناتا ہون یہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نے اس پیشہ کو
حرام کیا اور مین سوا اسکے کوئی پیشہ جانتا نہین آیا مجھکو بحکم ضرورت یہ پیشہ جائز ہے یا نہین پس ابن عباس نے جب دیکھا کہ تعلق اسکا ساتھ اس کام کے
سخت ہے اور شاید منع کرنے سے باز نہ آوے روایت کی حدیث حضرت کی پس کہا ابن عباس نے نہین حدیث کرتا مین تجھسے مگر وہ چیز کہ سنی مین نے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ بناوے صورت پس بیشک اللہ عذاب کرنے والا ہے اسکو یہان تک کہ پھونکے اسمین روح اور نہین پھونک سکیگا وہ روح
اسمین ہرگز پس سانس لیا اس شخص نے سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اسکا یعنی بسبب سننے اس وعید کے پس کہا ابن عباس نے وائے ہے تجھکو اگر انکار کرتا ہے تو سب
پیشون سے مگر یہ کہ پیشہ کرے تو مصوری کا پس لازم ہے تجھپر تصویر کھینچنی ان درختون کی اور اس چیز کی کہ نہین اسمین روح نقل کی یہ بخاری نے **ف**
نہین پھونک سکیگا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہوا عذاب اسکو ہمیشہ اور یہ محمول ہے وعید شدید پر یا بر تقدیر حلال جاننے کے اور لفظ ویح بولا جاتا ہے از راہ رحم
اس شخص کے لیے کہ پڑے ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہو اسکا جیسے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ ویل کے کہ وہ
کہا جاتا ہے اسکے لیے کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین الخ + ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ
حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ
تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا جب کہ بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ذکر کیا
بعضی بیویون حضرت کی نے کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاریٰ کو کہتے ہین معرب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تھا یعنی حضرت کی بیماری مین کہ
بیویان باتین واسطے مشغولی خاطر آپکے کرتی تھین بعضی بیویون نے کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ ہین ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کے دیکھا تھا کیا جیسے کہ کہا
اور تھین ام سلمہ اور ام حبیبہ گئین تھین زمین حبشہ کی مین یعنی اور وہان لوگ دین نصاریٰ پر تھے پس ذکر کین ان دونون نے خوبیان کنیسہ کی اور
تصویرین کہ اسمین تھین پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاریٰ ہین جب کہ مرتا ہے انمین سے کوئی مرد
نیکبخت بناتے ہین اسکی قبر پر مسجد پھر بناتے ہین اوپر سر قبر اسکی کے مسجد یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتے ہین پھر تصویرین بناتے ہین اس مسجد مین
یہ تصویرین یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بسبب بنانے مسجد کے قبر پر اور کھینچنے تصویرون کے
اور نماز پڑھنے کی طرف قبر کے جیسے کہ اور حدیثون مین آیا ہے + **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت ترین لوگون کا از روے عذاب کے دن قیامت کے وہ ہے کہ قتل
کرے نبی کو یا قتل کرے اسکو نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنے مین سے اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہو ساتھ علم اپنے کے یعنی موافق علم اپنے کے
عمل نہ کیا **ف** یا قتل کرے اسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صحیح آیا ہے اشد غضب اللہ علی رجل یقتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ

اسلیئے کہ وہ ارادہ رکھتا تھا قتل نبی کا اور فی سبیل کی قید سے احتراز ہے اس قتل سے کہ از راہ حد و قصاص کے ہو۔ **وعن علیؓ انہ کان یقول**
الشطرنج ھو میسر الاعاجم اور روایت ہے علیؓ سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ شطرنج جوا ہے عجمیوں کا **ف** جوا ہے اسکا حقیقۃً یا صورۃً اور تشبیہ
ساتھ اُسکے ممنوع ہے۔ **وعن ابن شہاب ان ابا موسی الاشعری قال لا یلعب بالشطرنج الا خاطئ** اور روایت ہے
ابن شہاب سے کہ تحقیق ابو موسی اشعری نے کہا کہ نہین کھیلتا ساتھ شطرنج کے مگر خطاکار۔ **وعنہ انہ سئل عن لعب الشطرنج**
فقال ھی من الباطل ولا یحب اللہ الباطل روی البیہقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہے
اُسی ابن شہاب سے یہ کہ وہ پوچھے گئے کھیلنے شطرنج کے سے پس کہا کہ یہ کھیلنا ہے باطل مین سے اور نہین دوست رکھتا اللہ باطل کو نقل کین بیہقی نے چارون
حدیثین شعب الایمان مین **ف** ہدایہ مین لکھا ہے کہ مکروہ تحریمی ہے کھیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی
کھیلے شطرنج یا نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا سور کے لہو مین انتہی اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کھیلے شطرنج اور
دیکھنے والا طرف شطرنج کے مانند کھانے والے گوشت سور کے ہے اور بعضی کتابون مین جو امام شافعی سے جائز ہونا شطرنج کا ساتھ کتنی ایک
شرطون کے نقل کیا گیا ہے تو انصاب الاحتساب مین امام غزالی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی یہ مکروہ ہے پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا
امام شافعی سے اول ہوگا پھر رجوع کی انھون نے اُس سے اور در مختار وغیرہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہین سب کھیل سوائے **وعن ابی ھریرۃ**
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی دار قوم من الانصار ودونھم دار فشق ذلک علیھم
فقالوا یا رسول اللہ تاتی دار فلان ولا تاتی دارنا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان فی دارکم کلبا قالوا
ان فی دارھم سنورا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم السنور سبع رواہ الدارقطنی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتے گھر ایک قوم کے انصار مین سے حالانکہ نزدیک اُنکے گھر اورون کے تھے یعنی وہان نہ جاتے پس گران ہوا اُنپر
آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُنکے گھر اور نہ آنا اُنکے گھر پس عرض کیا اُنھون نے یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلانے کے گھر مین اور نہین تشریف لاتے
ہمارے گھر یعنی پس کیا تقصیر کی ہے ہمنے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مین تمہارے گھر مین اسلیئے نہین آتا کہ تمہارے گھر مین کتا ہے کہا
اُنھون نے کہ تحقیق اُنکے گھر مین بلی ہے یعنی اور وہ بھی درندہ ہے مانند کتے کے پس کیا فرق ہے کتے اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ بلی درندہ ہے نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنی البتہ بلی درندہ ہے لیکن نجاست اور شیطنت نہین رکھتی کہ مانع آنے فرشتون کے
ہو بخلاف کتے کے کہ نجس ہے اور اسمین شیطنت ہے کہ ضد ساتھ ملکیت کے رکھتی ہے اور اسی طرح انبیا اور طبیعت ملائکہ کے ہین فقط

الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تیسرا کتاب مظاہر حق کا وصلے اللہ علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین فقط تم

تمّت